الأنوار في شمائل النبي المختار صلى الله عليه وسلم

موسوم بہ

شمائلِ بغوی

مؤلف

امام حسین بن مسعود محی السنہ بغوی
(م ۵۱۰ھ)

مترجم

محمد عابد عمران انجم مدنی فاضل بھیرہ شریف

کرمانوالہ بک شاپ

الأنوار في شمائل النبي المختار صلى الله عليه وسلم

موسوم بہ

شمائلِ بغوی

مؤلف

امام حسین بن مسعود محی السنہ بغوی
(م ۵۱۰ھ)

مترجم

محمد عابد عمران انجم مدنی فاضل بھیرہ شریف

کرمانوالہ بک شاپ
Ph: 042 7249 515

بفیضانِ کرم

حضرت سید السادات پیر محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف حضرت کرماں والے

آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف اوکاڑہ

شمیم باغ ولایت
- حضرت سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

منظر بدر طریقت
- حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت پیر سید صمصام شاہ بخاری مدظلہ العالی

بفیضانِ نظر

سید میر طیب علی شاہ بخاری

سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

زیر سرپرستی

حاجی انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی

زیر اہتمام

سمیع اللہ برکت

اشاعت: نومبر 2009ء

قیمت: روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
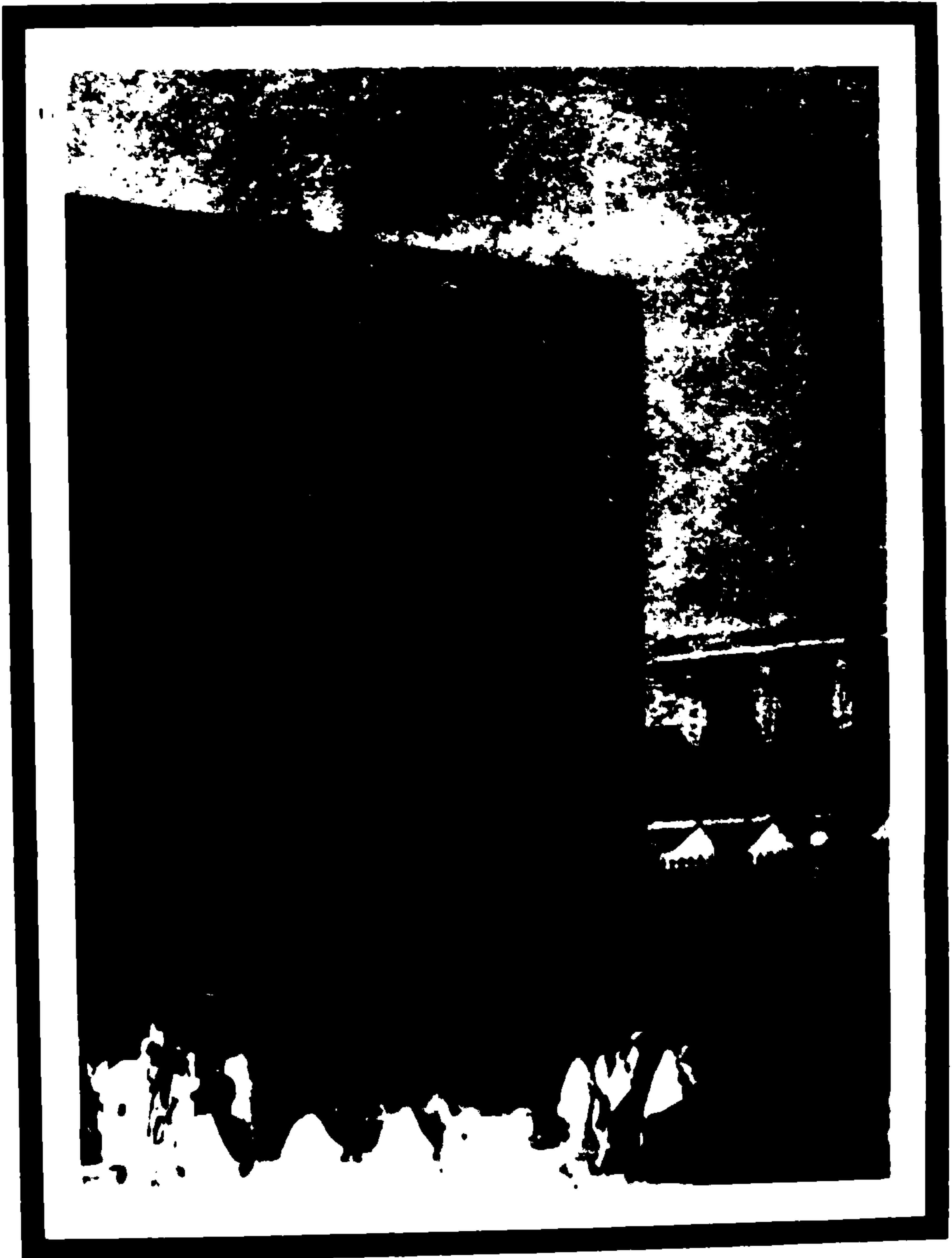
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

القرآن الحکیم

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں،
اے ایمان والو! تم بھی صلوٰۃ بھیجو اور سلام بھیجو سلام بھیجنا

القرآن الکریم

انتساب

☆ اُن گمنام شہداء کے نام کہ جن کا تذکرہ تاریخ کے اوراق میں نہیں ملتا۔

☆ اُن غازیوں کے نام کہ جنہوں نے حرمتِ رسول کریم ﷺ کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔

☆ اُن مؤذّنوں کے نام کہ جو دیارِ کفر میں صدائے بلالی کے ذریعے اللہ اور رسول کے نام کی مالا جپتے ہیں۔

☆ اُن اساتذہ کے نام کہ جو تپتی دوپہروں میں شیشم کے درختوں تلے بیٹھ کر علمِ دین پڑھایا کرتے تھے۔

☆ اُن والدین کے نام کہ جو اپنے جگر گوشے راہِ خدا میں ہبہ کر دیتے ہیں۔

اور

☆ اُن آنسوؤں کے نام کہ جو عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کی آنکھوں سے مصطفیٰ کریم ﷺ کے دیدار کیلئے نصف شب کو جھرنوں کی مانند بہتے ہیں۔

کلماتِ مترجم

میرے پیارے نبی کریم ﷺ (فداہ امی وأبی وعرضی و مالی) نے ارشاد فرمایا:
''تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں''۔

تو جو کامل ایمان والے ہیں وہ حضور سرور کائنات ﷺ کے حقیقی محبّ ہیں۔ اور جو کسی سے محبت کرتا ہے وہ اپنے محبوب کی ہر ہر ادا کو جاننا، تصور ہی تصور میں اسے سوچنا اور بغیر کسی ارادے کے ان اداؤں کو بیان کرنا اور ان پر عمل کرنا چاہتا ہے۔

امام حسین بن مسعود محی السنۃ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الأنوار فی شمائل النبی المختار'' میں رسول اکرم ﷺ کے اقوال و افعال کو بڑے ہی احسن انداز سے پیش کر کے عاشقان رسول کریم ﷺ کی دل بستگی کا سامان فراہم کیا ہے۔

میں نے اس حسین مرقعے کو عربی زبان سے آسان اردو میں ڈھالنے کی سعی کی ہے اور جہاں کچھ اشکال تھا اسے دور کرنے کے لئے میں نے اپنی طرف سے کچھ اضافہ کیا ہے اور جہاں بھی اضافہ کیا ہے اسے بریکٹس کے اندر رکھا ہے تا کہ یہ الفاظ حدیث مبارکہ کے ساتھ خلط ملط نہ ہوں۔

کتاب کے حوالے سے یہ بات عرض کرنا چاہوں گا کہ اس سے پہلے مارکیٹ میں ''شمائل'' کی ترجمہ شدہ کتاب فقط ''شمائل ترمذی'' ہی میسر ہے جو کہ ''شمائل بغوی'' سے مختصر ہے اس لحاظ سے یہ کتاب ''شمائل ترمذی'' کی کمی بھی پوری کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ شافعی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے انہوں نے ''عبادات'' کے باب میں جتنی بھی احادیث مبارکہ ذکر کی ہیں وہ سب مسلک شوافعیہ کی تائید میں ہیں۔ چونکہ میں مسلک احناف سے تعلق رکھتا ہوں اس لئے میں نے کچھ مین

(Main)مسائل یعنی ''رفع الیدین'' اور '' آمین بالجہر'' کو''اضافہ ازمترجم'' کے تحت احادیث نماز کے باب کے بعد ذکر کر دیا ہے۔

بعد ازاں میں ان تمام بزرگوں، دوستوں اور بھائیوں کا شکر گزار ہوں کہ جو وقتاً فوقتاً میری حوصلہ افزائی فرماتے ہیں اور یہ حوصلہ افزائی میرے لئے مہمیز کا کام دیتی ہے خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں اپنے مربی، محسن استاذِ گرامی قدر جناب علامہ محمد اکرم الازہری صاحب کا کہ جنہوں نے ہمیشہ شفقت فرماتے ہوئے مجھے پیش آنے والی مشکلات کو نہایت ہی احسن انداز میں حل فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے اور ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین!

آخر میں اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ میرے لئے، میرے آباؤ اجداد کیلئے اور میرے اساتذہ کیلئے اس کتاب مستطاب کو ذریعہ نجات بنائے اور اپنی جناب عالی میں اور نبی کریم ﷺ کے دربار میں اسے شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم الی یوم الدین۔

احقر العباد

مترجم محمد عابد عمران انجم مدنی

فاضل بھیرہ شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حالاتِ مصنف رحمۃ اللہ علیہ

نام ونسب

آپ کا نامِ نامی اسمِ گرامی حسین بن مسعود بن محمد الفرّاء یا ''ابن فرّاء'' کنیت ابو محمد اور لقب محی السنۃ بغوی ہے۔

آپ فقیہ، محدّث اور مفسّر تھے۔

''بغوی'' کی نسبت

خراسان کے دیہات میں سے ایک دیہات ''بغا'' ہے۔ اسی کی طرف نسبت کی وجہ سے آپ کو ''بغوی'' کہا جاتا ہے۔ یہ دیہات ''ہرات'' اور ''مرو'' شہروں کے درمیان ہے۔

تصانیف

فقہ شافعی میں آپ کی تصنیف ''التھذیب'' حدیث میں ''شرح السنّۃ''، تفسیر میں ''لباب التأویل فی معالم التنزیل'' ہے۔ علاوہ ازیں آپ کی مشہور تصانیف میں سے ''مصابیح السنّۃ'' ''الجمع بین الصحیحین'' اور ''الانوار فی شمائل النبی المختار'' ہیں۔

اس وقت ہمارے ہاتھوں میں آپ کی یہ آخر الذکر تصنیف ''الانوار فی شمائل النبی المختار'' ہے۔

وفات

آپ علیہ الرحمۃ ۵۱۰ ہجری بمطابق ۱۱۱۷ء مرو الروز میں فوت ہوئے۔

ترتیب

الحمد للّٰہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام علٰی رسولہ محمد وآلہٖ اجمعین!
الشیخ الامام الأجل السیّد الزاھد شیخ الاسلام محی السنّۃ ناصر الحدیث رکن الاسلام قدوۃ الأمۃ ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

باب نمبر ۱

باب اختیار النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی السابقۃ

سابقہ لوگوں میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منتخب فرمانا

(۱) قال : اخبرنا ابوالحسن علی بن یوسف الجوینی، اخبرنا ابو محمد محمد بن علی ابن محمد بن شریك الشافعی، اخبرنا عبداللّٰہ بن محمد بن مسلم ابوبکر الجوربذی، حدثنا یونس بن عبدالاعلی الصدفی، اخبرنا بشر بن بکر عن الاوزاعی حدثنی شداد ابو عمار عن واثلۃ بن الاسقع رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم : ”ان اللّٰہ اصطفی کنانۃ من بنی اسماعیل واصطفی من بنی کنانۃ قریشا واصطفی من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم“. صحیح۔

✤ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے بنو اسماعیل میں سے کنانہ کو چنا، بنو کنانہ میں سے قریش کو، قریش میں سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم میں سے مجھے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) چنا۔

(۲) اخبرنا ابوعبداللّٰہ محمد بن الفضل بن جعفر الخرقی، اخبرنا ابو الحسن علی ابن عبداللّٰہ الطیسفونی، اخبرنا ابو عبدالرحمن عبداللّٰہ بن

عمر الجوهری، حدثنا احمد ابن علی الکشمیهنی، حدثنا علی بن حجر، حدثنا اسماعیل بن جعفر عن عمرو بن ابی عمرو مولی المطلب بن عبداللّٰه عن سعید بن ابی سعید عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم قال : "بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتٰی بعثت من القرن الذی کنت منه". صحیح۔

✤✤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے بنی آدم کے زمانوں میں سے بہترین زمانے میں مبعوث کیا گیا۔ زمانے گزرتے گئے یہاں تک کہ مجھے اس خاص زمانے میں مبعوث کیا گیا کہ جس میں سے میں تھا''۔

(۳) اخبرنا ابوالحسن علی بن یوسف الجوینی، اخبرنا ابو محمد محمد بن علی بن محمد بن شریك الشافعی، اخبرنا عبداللّٰه بن محمد بن مسلم، حدثنا یونس بن عبد الاعلی، اخبرنا ابن وهب، اخبرنی یونس بن یزید عن ابن شهاب عن ابی سلمة قال : کان ابو هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه یقول : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم "مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانه ترك منه موضع لبنة فطاف به النظار یتعجبون من حسن بنیانه الا موضع تلك اللبنة لایعیبون سواها، فکنت انا سددت موضع تلك اللبنته، ختم بی البنیان وختم بی الرسل". صحیح۔

✤✤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری اور سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال اس محل کی مثال کی مانند ہے جس کی تعمیر بہت احسن طریقے سے کی گئی اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی۔ دیکھنے والے اس کے گرد گھومے تو اس کی تعمیر کے حسن سے متعجب ہوتے ہیں مگر اس اینٹ کی جگہ کے علاوہ وہ اس میں کسی قسم کا عیب شمار نہیں کرتے تو وہ میں ہی ہوں جس نے اس اینٹ کی جگہ کو پر کیا۔ میرے ساتھ وہ عمارت تکمیل پذیر ہوئی اور میرے ساتھ (سلسلہ) رسالت ختم کیا گیا''۔

(٤) حدثنا السید ابو القاسم علی بن موسی الموسوی، حدثنی ابوبکر احمد

بن محمد ابن العباس البلخي، اخبرنا ابو سليمان حمد بن محمد بن ابراهيم الخطابي، اخبرنا محمد ابن المكي، اخبرنا اسحق بن ابراهيم، حدثنا ابن اخي ابن وهب، حدثنا عمي، حدثنا معاوية بن صالح عن سعيد بن سويد عن عبد الاعلي بن هلال السلمي عن عرباض بن سارية رضي الله تعالٰى عنه عن رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وآله وسلم قال : "اني عند الله مكتوب خاتم النبيين وان آدم لمنجدل في طينته، وساحدثكم بأول امري دعوة ابراهيم وبشارة عيسٰى ورؤيا امي التي رأت حين وضعتني وقد خرج لها نور اضاء ت لها منه قصور الشام"۔

✤ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں اللہ کے ہاں اس وقت بھی خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کا کیچڑ کا پتلا زمین پر پڑا ہوا تھا اور میں عنقریب تمہیں اپنے پہلے معاملے کے بارے میں بتاؤں گا۔ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ ماجدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے اس وقت دیکھا جبکہ مجھے جنا اور ان سے ایک ایسا نور نکلا جس نے ان کے لئے شام کے محلات کو روشن کر دیا۔

(٥) اخبرنا ابو منصور محمد بن عبدالملك المظفري السرخسي، اخبرنا ابو سعيد احمد بن محمد بن الفضل، اخبرنا محمد بن عبدالله الصفار، حدثنا يعقوب بن ابي يعقوب، حدثنا زاهر بن نوح، حدثنا محمد بن ابراهيم، حدثنا يوسف بن محمد المنكدر عن ابيه عن جابر رضي الله تعالٰى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وآله وسلم "ان الله بعثني بتمام محاسن الاخلاق وكمال محاسن الافعال"۔

✤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے محاسن اخلاق کی تکمیل اور محاسن افعال کے کمال کے ساتھ مبعوث فرمایا۔

باب نمبر۲

باب ما خص به النبی ﷺ من الآیات والکرامات

نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص آیات وکرامات

(٦) اخبرنا ابوبکر یعقوب بن احمد بن محمد بن علی الصیرفی. حدثنا ابو محمد الحسن بن محمد بن احمد المخلدی، اخبرنا ابو العباس محمد بن اسحق بن ابراهیم الثقفی، حدثنا قتیبة بن سعید، حدثنا اللیث بن سعد عن سعید بن ابی سعید عن ابیه عن ابی هریرة رضی اللہ تعالٰی عنه ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه والہٖ وسلم قال: "ما من نبی من الانبیاء الا وقد اعطی من الایات ما امن علی مثله البشر. وانما کان الذی اوتیته وحیا اوحاه اللہ الی وارجو ان اکون اکثرهم تابعا یوم القیامة". صحیح.

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ہر ایک پیغمبر کو ایسی نشانیاں ملیں کہ ان نشانیوں پر لوگ اس سے پہلے ایمان لا چکے تھے مگر مجھ کو جو نشانی ملی وہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے جو اس نے میری طرف بھیجی اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن پیروکاروں کے لحاظ سے میں ان سب سے زیادہ (پیروکاروں والا) ہوں گا۔

(۷) اخبرنا ابو عمر عبدالواحد بن احمد الملیحی الهروی، اخبرنا ابو حامد احمد بن عبداللہ بن نعیم السرخسی، اخبرنا ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن مطر الفربری، حدثنا ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری، حدثنا محمد بن سنان، حدثنا هشیم، حدثنا سیار، حدثنا یزید الفقیر، اخبرنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنه ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیه

واٰلہٖ وسلم قال : "اعطیت خمسالم یعطھن احد قبلی نصرت بالرعب مسیرة شهر وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا، فایما رجل من امتی ادرکته الصلاة فلیصل، واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی، واعطیت الشفاعة وکان النبی یبعث الی قومه خاصة وبعثت الی الناس عامة". صحیح.

✤✤ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئیں۔ ایک مہینے کی مسافت سے میری رعب کے ساتھ مدد کی گئی، میرے لئے زمین کو مسجد اور پاکیزہ بنایا گیا تو میری امت کے کسی بھی آدمی کو نماز کا وقت آ لے تو وہ نماز ادا کرلے، میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں کی گئیں۔ مجھے شفاعت عطا کی گئی اور (مجھ سے پہلے) نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث کئے جاتے تھے مگر مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔

(۸) اخبرنا ابو عبداللہ محمد بن الفضل الخرقی، اخبرنا ابو الحسن علی بن عبداللہ الطیسفونی، اخبرنا عبداللہ بن عمر الجوهری، حدثنا احمد بن علی الکشمیهنی حدثنا علی بن حجر حدثنا اسماعیل بن جعفر حدثنا العلاء بن عبدالرحمن عن ابیه عن ابی هریرة رضی اللہ تعالٰی عنه ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم قال : "فضلت علی الانبیاء بست اوتیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا وارسلت الی کافة الخلق وختم بی النبیون". صحیح.

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے چھ چیزوں کے ساتھ انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے۔ میری رعب کے ساتھ مدد کی گئی، میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں میرے لئے (تمام روئے) زمین مسجد اور پاکیزہ بنائی گئی، مجھے تمام مخلوق کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا گیا اور میرے ساتھ سلسلہ نبوت ختم کیا گیا۔

(۹) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبداللہ الصالحی، اخبرنا ابوبکر احمد بن

الحسن الحیری، اخبرنا حاجب بن احمد الطوسی، نبا محمد بن یحیی، حدثنا یزید بن هرون، حدثنا محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم : "نصرت بالرعب واوتیت جوامع الکلم وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا وبینا انا نائم اوتیت بمفاتح خزائن الارض فتلت فی یدی"۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی، مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے، میرے لئے (تمام روئے) زمین مسجد اور پاکیزہ بنائی گئی اور میں سویا ہوا تھا کہ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میرے ہاتھ میں ڈال دی گئیں۔

(۱۰) اخبرنا ابو سعد اسماعیل بن عبدالقاهر الجرجانی، انبانا ابو الحسین عبدالغافر بن محمد الفارسی، انبانا ابو احمد محمد بن عیسی الجلودی، انبا ابو اسحق ابراهیم بن محمد بن سفیان، حدثنا ابو الحسین مسلم بن الحجاج، انبا قتیبة بن سعید ثنا حماد هو ابن زید عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم "ان اللّٰہ زوی لی الارض فرایت مشارقها ومغاربها وان امتی سیبلغ ملکها الی ما زوی لی منها واعطیت الکنزین الاحمر والابیض وانی سالت ربی لامتی ان لا یهلکها بسنة عامة وان لا یسلط علیهم عدوا من سوی انفسهم فیستبیح بیضتهم وان ربی قال : یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانه لا یرد وانی اعطیت لامتك ان لا اهلکهم بسنة عامة وان لا اسلط علیهم عدوا من سوی انفسهم فیستبیح بیضتهم ولو اجتمع علیهم من باقطارها او قال من بین اقطارها حتٰی یکون بعضهم یهلك بعضا ویسبی بعضهم بعضا"۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا تو میں نے اس

کے مشرق ومغرب دیکھ لئے اور عنقریب میری امت کی سلطنت اس حد تک پہنچے گی جس حد تک زمین میرے لئے سمیٹی گئی، مجھے دو خزانے سرخ اور سفید عطا کئے گئے اور میں نے اپنے رب تعالیٰ سے اپنی امت کے لئے سوال کیا کہ وہ اسے عام قحط سے ہلاک نہ فرمائے اور ان پر ان کی جانوں کے سوا کوئی دشمن مسلط نہ فرمائے جو ان کا انڈا پھوڑ دے (یعنی انہیں ان کے صدر مقام سے باہر نکال دے) تو میرے رب کریم نے ارشاد فرمایا۔ اے محمد (فداہ ابی وأمی) جب میں کوئی فیصلہ فرما دیتا ہوں تو وہ رد نہیں کیا جاتا میں نے تیری امت کو یہ چیز عطا فرمادی کہ انہیں عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر ان کی جانوں کے سوا کوئی ایسا دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کا انڈا پھوڑے اگرچہ ان پر کونے کونے سے گرنے لگیں یا فرمایا کہ زمین کے درمیان سے ہر کونے سے ان پر گرنے لگیں حتیٰ کہ ان میں سے بعض بعض کو ہلاک کریں گے اور بعض بعض کو قید کریں گے۔

(۱۱) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انبا احمد بن عبدالله النعيمي، انبا محمد بن يوسف، انبا محمد بن اسماعيل ثنا قتيبة بن سعيد ثنايث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن عقبة بن عامر رضي الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وآله وسلم خرج يوما فصلى على اهل احد صلاته على البيت ثم انصرف الى المنبر فقال: "انى فرط لكم وانا شهيد عليكم وانى والله لانظر الى حوضى الأن وانى قد اعطيت مفاتيح خزائن الارض او مفاتيح الارض وانى والله ما اخاف عليكم ان تشركوا بعدى ولكنى اخاف عليكم ان تنافسوا فيها۔

❖❖ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن باہر نکلے اور شہیدان احد کی نماز جنازہ ادا فرمائی پھر منبر کی طرف تشریف لائے اور فرمایا: "میں تمہارے لئے پیش خیمہ ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور قسم بخدا! میں اب اپنے حوض کی طرف دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی یا زمین کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں اور قسم بخدا! میں تمہارے اوپر اس بات سے خائف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن اس بات سے خائف ہوں کہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگو گے۔

(۱۲) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي، انبا احمد بن عبدالله النعيمي،

انبا محمد ابن یوسف، انبا محمد بن اسماعیل، انبا عبدالعزیز بن عبداللّٰہ ثنا ابراھیم بن سعد عن ابن شھاب عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم قال : "بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینا انا نائم رایتنی اتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی" قال ابو ھریرۃ : فقد ذھب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم وانتم تلفثونھا او ترغثونھا او کلمۃ تشبھھا. صحیح.

✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا، میری رعب کے ساتھ مدد کی گئی اور میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے اور تم اب تک دنیا کو کھا رہے یا دنیا کا دودھ پی رہے ہو یا اسی جیسا کوئی کلمہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

(۱۳) حدثنا ابو طاھر الفارسی، اخبرنا محمد بن ابراھیم الصالحانی. انبا ابو محمد عبداللّٰہ بن محمد بن جعفر المعروف بابی الشیخ، انبا قاسم المطرز، انبا احمد بن محمد بن ماھان حدثنی ابی، انبا سلیمان بن خالد، انبا الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم "اوتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی کفی فقیل لی ھٰذا لک مع مالک عند اللّٰہ لا ینقصک اللّٰہ منہ شیئا" فذھب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم حین ذھب وترکھم فی ھذہ الدنیا یاکلون من خبیصھا من اصفرہ واخضرہ واحمرہ وانما ھو شیء واحد ولکن غیرتم الوانھا التماس الشھوات.

✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میری ہتھیلی

پر رکھی گئیں اور مجھ سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو آپ کا مال ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی آپ کے لئے ہے اس میں سے اللہ تعالیٰ کوئی چیز آپ سے کم نہیں فرمائے گا''۔ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کر کے فرمایا کہ) رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تشریف لے گئے جب تشریف لے گئے اور انہیں اس دنیا میں ہی چھوڑ دیا لوگ اس دنیا کے حلوہ میں سے زرد، سبز اور سرخ حلوہ کھاتے ہیں۔ حالانکہ وہ ایک ہی چیز ہے لیکن تم نے اس کے رنگ خواہشات کو ڈھونڈنے میں تبدیل کر دیئے۔

(١٤) حدثنا ابو طاهر، انبا محمد بن ابراهيم، انبا عبدالله بن محمد بن جعفر، انبا ابن ابی عاصم، انبا محمد بن علی بن شقيق، انبا أبی عن حسين بن واقد عن ابی الزبير عن جابر رضی الله تعالٰی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالٰی عليه واٰله وسلم: "اوتيت بمفاتيح خزائن الدنيا علی فرس ابلق جاء نی به جبريل عليه السلام".

❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت جبرائیل علیہ السلام دنیا کے خزانوں کی کنجیاں ابلق گھوڑے پر لاد کر میرے پاس لائے''۔

(١٥) وحدثنا ابو طاهر، انبا محمد بن ابراهيم، انباء عبدالله بن محمد بن جعفر، انبا ابراهيم بن محمد بن الحسن، انبا سلمة بن الخليل الكلاعی، انبا بقية عن الزبيدی عن الزهری عن محمد بن علی بن عبدالله بن عباس قال: كان ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما يحدث ان الله ارسل الی نبيه صلی الله تعالٰی عليه واٰله وسلم ملكا من الملائكة معه جبريل فقال الملك: يا رسول الله ان الله عز وجل يخيرك بين ان تكون عبدا نبيا وبين ان تكون ملكا نبيا فالتفت رسول الله صلی الله تعالٰی عليه واٰله وسلم الی جبريل كالمستشير له فاشار جبريل بيده ان تواضع فقال رسول الله صلی الله تعالٰی عليه واٰله وسلم: "لابل عبدا نبيا". فما اكل بعد تلك الكلمة طعاما متكئا حتی لحق با لله عز وجل.

❖ محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرمایا کرتے تھے کہ

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ بھیجا تو اس فرشتے نے کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان دو باتوں کے درمیان اختیار دیا ہے کہ آپ چاہیں تو (اللہ تعالیٰ کے) بندے اور نبی ہوں یا بادشاہ اور نبی ہوں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف ان سے مشورہ لینے کے لئے متوجہ ہوئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ عاجزی اختیار کریں۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں! بلکہ میں بندہ اور نبی بننا چاہتا ہوں''۔ اس بات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی ٹیک لگا کر کھانا تناول نہیں فرمایا یہاں تک کہ اللہ رب العزت سے جا ملے۔

(١٦) اخبرنا ابو سعيد عبدالله بن احمد الطاهری، انبا جدی ابو سهل عبدالصمد ابن عبدالرحمن البزاز، انبا ابوبكر محمد بن زكريا العذافری. انبا اسحق بن ابراهيم الدبری، انبا عبدالرزاق، انبا معمر عن قتادة عن مطرف بن عبدالله بن الشخير عن عياض بن حمار المجاشعی رضی الله تعالٰی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالٰی عليه والٰه وسلم: "ان الله عز وجل امرنی ان اعلمكم مما جهلتم مما علمنی يومی هٰذا وانه قال: ان كل مال نحلته عبادی فهو لهم حلال وانی خلقت عبادی حنفاء كلهم فاتتهم الشياطين فاجتالتهم عن دينهم وحرمت عليهم ما احللت لهم وامرتهم ان يشركوا بی ما لم انزل به سلطانا وان الله عز وجل نظر الی اهل الارض فمقتهم عربهم وعجمهم الا بقايا من اهل الكتاب وان الله امرنی ان احرق قريشا، فقلت: يا رب انهم اذا يثلغوا راسی حتٰی يدعوه خبزة، فقال: انما بعثتك لا بتليك وابتلی بك وقد انزلت عليك كتابا لا يغسله الماء تقرؤه فی المنام واليقظة فاغزهم نغزك وانفق ننفق عليك وابعث جيشا نمدك بخمسة امثالهم وقاتل بمن اطاعك من عصاك ثم قال اهل الجنة ثلاثة امام مقسط ورجل رحيم رقيق القلب بكل ذی قربی ومسلم ورجل غنی عفيف متصدق واهل النار خمسة الضعيف الذی لا زبر له

الذين هم فيكم تبع لا يبتغون بذلك اهلا ولا مالا ورجل ان اصبح اصبح يخادعك عن اهلك وما لك ورجل لا يخفى له طمع وان دق الا ذهب به والشنظير الفاحش وذكر البخل والكذب". صحيح.

❖❖ حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس نے مجھے آج کے دن جو سکھایا ہے وہ میں تمہیں سکھادوں جس سے تم ناواقف ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہر وہ مال جو میں نے اپنے بندوں کو عطا کیا ہے وہ ان کے لئے حلال ہے۔ میں نے اپنے تمام بندوں کو حنیف یعنی باطل کو چھوڑ کر حق کی طرف مائل ہونے والا تخلیق فرمایا ہے تو شیطان ان کے پاس آئے اور انہیں ان کے دین سے گمراہ کیا، جو میں نے ان کے لئے حلال کیا تھا اسے ان پر حرام قرار دیا اور انہیں یہ حکم دیا کہ میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہرائیں جس کے لئے میں نے کوئی دلیل ہی نازل نہیں فرمائی۔ اللہ رب العزت نے اہل زمین کی طرف دیکھا تو سوائے چند اہل کتاب کے عرب اور عجم سب لوگوں کو ناپسند فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں قریش کو جلادوں تو میں نے عرض کی اے پروردگار! تب تو وہ میرا سر روئی کی طرح کچل ڈالیں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تجھے اس وجہ سے بھیجا ہے کہ تجھے آزماؤں اور تیری وجہ سے لوگوں کو آزماؤں اور میں نے آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے اسے پانی نہیں دھوسکتا تم اسے نیند اور بیداری کی حالت میں پڑھتے ہو تو ان پر جہاد کر ہم تیری مدد کریں گے، خرچ کر ہم تجھ پر خرچ کریں گے اور حملے کے لئے لشکر بھیج ہم اسی کی مثل پانچ لشکروں سے تیری مدد کریں گے۔ اپنے فرمانبرداروں کے ساتھ اپنے نافرمانوں سے جنگ لڑو۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اہل جنت تین ہیں۔ عادل امام، ایسا آدمی جو مہربان اور نرم دل ہو ہر قریبی رشتے دار اور ہر مسلمان کے لئے اور وہ آدمی جو مالدار ہو پاکدامن ہو اور صدقہ کرنے والا ہو۔ جبکہ اہل جہنم پانچ ہیں۔ وہ کمزور جو بے عقل ہے اور تمہارے درمیان جو لوگ مرد پیشہ ور ہیں وہ اہل وعیال اور مال کے طلبگار نہیں اور ایسا آدمی کہ جو صبح کرے تو تجھے اپنے اہل وعیال اور مال کے بارے میں دھوکہ دے اور ایسا آدمی جس کا طمع اور لالچ مخفی نہیں ہوتا اگرچہ معمولی سا بھی ہو مگر اس کے ساتھ ہی رہتا ہے اور بدخلق فحش گوئی کرنے والا آدمی، علاوہ ازیں بخل اور جھوٹ کا بھی ذکر فرمایا۔

☆☆☆

باب نمبر ۳

باب بدء وحيه ﷺ وصفته فی تلك الحالة

آپ ﷺ کو وحی کی ابتداء اور اس دوران حالت

(۱۷) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحی، انبا احمد بن عبدالله النعيمی، انبا محمد ابن يوسف، انبا محمد بن اسماعيل، انبا يحيی بن بكير، انبا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة ام المومنين رضی الله تعالٰی عنها انها قالت : اول ما بدی به رسول الله صلی الله تعالٰی عليه واٰله وسلم من الوحی الرويا الصالحة فی النوم وكان لا يری رويا الا جاء ت مثل فلق الصبح، ثم حبب اليه الخلاء فكان يخلو بغار حراء فيتحنث فيه وهو التعبد الليالی ذوات العدد قبل ان ينزع الی اهله ويتزود لذلك ثم يرجع الی خديجة فيتزود لمثلها حتٰی جاء ه الحق وهو فی غار حراء فجاء ه الملك فقال : اقراء، قلت: ما انا بقاری، فاخذنی فغطنی حتٰی بلغ منی الجهد ثم ارسلنی فقال : اقراء ، فقلت: ما انا بقاری فاخذنی فغطنی الثانية حتٰی بلغ منی الجهد فقال : اقراء، فقلت: ما انا بقاری، فاخذنی فغطنی الثالثة ثم ارسلنی فقال : (اقرا باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق اقرا وربك الاكرم) (العلق : ۳) فرجع بها رسول الله صلی الله تعالٰی عليه واٰله وسلم يرجف فواده فدخل علی خديجة بنت خويلد فقال : زملونی زملونی، فزملوه حتٰی ذهب عنه الروع، فقال لخديجة واخبرها الخبر لقد خشيت علی نفسی فقالت خديجته: كلا والله ما يخزيك الله ابدا انك لتصل الرحم وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقری الضيف وتعين علی

نوائب الحق فانطلقت به خديجة حتٰى اتت ورقة بن نوفل بن اسد بن عبدالعزى ابن عم خديجة وكان امراء ا تنصر فى الجاهليته، وكان يكتب الكتاب العربى فيكتب من الانجيل بالعربية ما شاء الله ان يكتب وكان شيخا كبيرا قد عمى فقالت له خديجته: يا ابن عم اسمع من ابن اخيك فقال له ورقة: يا ابن اخى ماذا ترى، فاخبره رسول الله صلى الله تعالٰى عليه والٖه وسلم خبر ما راى فقال له ورقة هذاالناموس الذى نزل الله على موسى يا ليتنى فيها جذعا ليتنى اكون حيا اذ يخرجك قومك، فقال رسول الله صلى الله تعالٰى عليه والٖه وسلم اومخرجى هم، قال : نعم لم يات رجل قط بمثل ما جئت به الا عودى وان يدركنى يومك انصرك نصرا مؤزرا ثم لم ينشب ورقة ان توفى وفتر الوحى۔

❖❖ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

''نبی کریم ﷺ کو وحی کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ نیند کے دوران آپ ﷺ کو سچے خواب دکھائی دیتے تھے۔ آپ ﷺ کو جو بھی خواب دکھائی دیتا وہ صبح صادق کی مانند پورا ہوتا تھا۔ پھر آپ ﷺ کو تنہائی محبوب کی گئی تو آپ ﷺ غار حراء میں تنہائی اختیار فرماتے اور اس سے پہلے کہ آپ ﷺ کو اپنے گھر والوں کا شوق پیدا ہو آپ ﷺ راتوں کو عبادت فرمایا کرتے اور اس کے لئے توشہ لے کر جاتے۔ پھر آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس تشریف لاتے اور اسی کی مثل عبادت کے لئے توشہ لے کر جاتے حتیٰ کہ حق آپ ﷺ کے پاس آیا درآنحالیکہ آپ ﷺ غار حراء میں تھے۔ آپ ﷺ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا پڑھیئے تو فرمایا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں تو اس فرشتے نے مجھے پکڑ کر بھینچا حتیٰ کہ میں بہت ہی تنگ ہو گیا پھر مجھے چھوڑا اور کہا۔ پڑھیئے: تو میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ تو اس نے دوسری مرتبہ اتنی زور سے بھینچا کہ میں تنگ ہو گیا۔ پھر کہا پڑھیئے: تو میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں تو اس نے تیسری مرتبہ مجھے بھینچا۔ پھر چھوڑ دیا اور کہا۔ ''اقراء باسم ربك الذى خلق خلق الانسان من علق اقراء وربك الاكرم'' ۔ (العلق ۳) یعنی پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی بڑا کریم ہے''۔ یہ آیت مبارکہ سن کر رسول اللہ ﷺ واپس تشریف

لائے درآنحالیکہ آپ ﷺ کا دل کانپ رہا تھا تو آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور فرمایا مجھے چادر اوڑھادو۔ مجھے چادر اوڑھادو تو انہوں نے آپ ﷺ کو چادر اوڑھادی حتیٰ کہ آپ ﷺ کی گھبراہٹ دور ہوگئی تو آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے یہ واقعہ بیان کرکے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خدشہ ہے۔تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ ہرگزنہیں قسم بخدا! اللہ تعالیٰ آپ کوکبھی بھی رسوانہیں فرمائے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، مشقت برداشت کرتے ہیں جو چیز موجود نہ ہو اسے کما لیتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں اور حقدار کوحق دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو ساتھ لے کر اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد کے پاس گئیں۔ ورقہ دور جاہلیت میں نصرانی ہوگئے تھے وہ عربی کتاب لکھا کرتے تھے تو انجیل کو جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا وہ عربی زبان میں لکھتے تھے وہ بوڑھے اندھے آدمی تھے۔ انہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے چچازاد بھائی! اپنے بھتیجے کی بات ذرا غور سے سنیئے تو ورقہ نے کہا اے بھتیجے! آپ نے کیا دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ دیکھا تھا وہ ان سے بیان کیا تو ورقہ نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ یہ تو وہی ناموس ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا۔ کاش میں جوان ہوتا، کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا وہ لوگ مجھے نکال دیں گے تو انہوں نے کہا ہاں! جو آدمی بھی آپ کی مانند پیغام لے کر آیا اس سے عداوت کی گئی۔ اگر مجھے وہ دن دیکھنا نصیب ہوا تو میں آپ کی سرتوڑ مدد کروں گا۔ پھر ورقہ نہ ٹھہرے حتیٰ کہ انہیں موت آگئی اور وحی آنا بند ہوگئی۔

(۱۸) قال : واخبرنا عبدالواحد المليحي، انبا احمد النعيمي، انبا محمد بن يوسف، انبا محمد بن اسماعيل قال: وحدثني عبدالله بن محمد، انبا عبدالرزاق، انبا معمر قال الزهري فذكر الحديث بهذا الاسناد وزاد ثم لم ينشب ورقة ان.توفي وفتر الوحي فترة حتى حزن النبي صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم فيما بلغنا حزنا غدا منه مرارا كي يتردى من رؤوس شواهق الجبال فكلما اوفى بذروة جبل لكي يلقي نفسه منه تبدى له جبريل فقال : يا محمد انك رسول الله حقا فيسكن لذلك جأشه وتقر نفسه فيرجع فاذا طالت عليه فترة الوحي غدا بمثل ذلك فاذا اوفى بذروة جبل تبدى له جبريل

مثل ذلك.

✤✤ حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی کہ حضرت زہری رضی اللہ عنہ نے ان اسناد کے ساتھ یہی حدیث مبارکہ بیان کی اور اتنا اضافہ کیا کہ ''پھر ورقہ نہ ٹھہرے حتیٰ کہ انہیں موت آ گئی اور وحی آنا بند ہو گئی یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت غمگین ہو گئے اور کئی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کے وقت یہ ارادہ فرمایا کہ اپنے آپ کو پہاڑ کی چوٹی کے سرے سے نیچے گرا دیں تو جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہاڑ کی چوٹی پر اپنے آپ کو گرانے کے لئے جاتے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ظاہر ہوتے اور فرماتے اے محمد (فداہ امی وابی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گھبراہٹ ختم ہو جاتی اور دل قرار پکڑتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لے آتے جب لمبے عرصے کے لئے وحی نہ آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر وہی ارادہ فرماتے اور پہاڑ کی چوٹی پر تشریف لے جاتے تو پھر اسی طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام نمودار ہوتے۔

(۱۹) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انبا احمد بن عبدالله النعيمي، انبا محمد بن يوسف، انبا محمد بن اسماعيل، نبا عبدالله بن يوسف، نبا الليث عن عقيل قال ابن شهاب سمعت ابا سلمة قال : اخبرني جابر بن عبدالله رضي الله تعالىٰ عنه انه سمع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلم يحدث عن فترة الوحي : فبينا انا امشي سمعت صوتا من السماء فرفعت بصري قبل السماء فاذا الملك الذي جاء ني بحراء قاعد على كرسي بين السماء والارض فجئثت منه حتىٰ هويت الى الارض فجئت اهلي فقلت : زملوني فزملوني، فانزل الله : (يا ايها المدثر قم فانذر) الى قوله : (فاهجر) (المدثر ۱ : ۵) ثم حمي الوحي وتتابع. صحيح.

✤✤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ''آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فترۃ الوحی (وحی کا رکنا) کے متعلق بیان فرماتے ہوئے سنا کہ (ارشاد فرمایا) میں پیدل چل رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی تو میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو میں نے دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا وہ زمین اور آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے میں اس سے خوفزدہ ہو گیا حتیٰ کہ زمین پر گر پڑا۔ پھر میں گھر والوں کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے چادر اوڑھا دو تو انہوں نے مجھے

چادر اوڑھا دی۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی "یا ایھا المدثر قم فانذر" سے لے کر "فاھجر" تک (المدثر ۱ تا ۵) اس کے بعد لگا تار وحی آنے لگی۔

(۲۰) اخبرنا ابوالحسن محمد بن محمد الشیرزی، انبا زاھر بن احمد السرخسی، انبا ابو اسحق ابراھیم بن عبدالصمد الھاشمی، انبا ابو مصعب عن مالك عن ھشام بن عروۃ عن ابیه عن عائشة زوج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه واٰله وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنھا ان الحارث بن ھشام سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه واٰله وسلم فقال: یا رسول اللہ کیف یا تیك الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه واٰله وسلم احیانا یا تینی فی مثل صلصلة الجرس وھو اشدہ علی فینفصم عنی وقد وعیت ما قال: واحیانا یتمثل لی الملك رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالت عائشة ولقد رأیته ینزل علیه فی الیوم الشاتی الشدید البرد فیفصم عنه وان جبینه لیتفصد عرقا۔ صحیح۔

✤✤ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

"حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کبھی تو گھنٹی بجنے کی آواز کی مانند آتی ہے اور وہ مجھ پر سب سے زیادہ شدید ہوتی ہے۔ جب وحی آنا موقوف ہوتا ہے تو جو فرشتے نے کہا ہوتا ہے وہ میں یاد کر چکا ہوتا ہوں اور کبھی فرشتہ انسانی صورت میں میرے پاس آتا ہے تو جو وہ کہتا ہے میں یاد کر لیتا ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سخت سردی کے موسم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی اترتے دیکھی تو جب وحی کا سلسلہ موقوف ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک سے پسینہ پھوٹ چکا تھا۔

(۲۱) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انبا النعیمی، انبا محمد بن یوسف الفربری، نبا محمد بن اسماعیل، نبا قتیبة بن سعید، نبا ابو عوانة عن موسی بن ابی عائشة عن سعید ابن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه واٰله وسلم یعالج عن

التنزيل شدة كان يحرك شفتيه فانزل الله تعالٰى : (لاتحرك به لسانك لتعجل به ان علينا جمعه وقرآنه) (القيامة ١٦: ١٧) قال : جمعه فى صدرك ثم تقرؤه : (فاذا قرأناه فاتبع قرآنه) (القيامة : ١٨) قال : فاستمع له وانصت ثم ان علينا ان تقراه قال : فكان رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وآلہٖ وسلم اذا اتاه جبرئيل استمع فاذا انطلق جبرئيل قراه النبى صلى الله تعالٰى عليه وآلہٖ وسلم كما اقراه. صحيح.

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قرآن کریم اترنے میں بڑی تکلیف اٹھاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علينا جمعه وقرآنه'' (القیامۃ ۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سینہ انور میں اس کو جمع کرنا ہمارا فرض ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسے پڑھیں۔ ''فاذا قراناه فاتبع قرآنه'' (القیامۃ ۱۸) فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسے غور سے سنیں اور خاموش رہیں پھر یہ ہمارا فرض ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسے پڑھیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غور سے سنتے اور جب وہ چلے جاتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسے اسی طرح پڑھتے جیسے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پڑھایا ہوتا۔

(٢٢) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انبا عبدالغافر بن محمد، انبا محمد بن عيسى الجلودى، نبا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نبا مسلم بن الحجاج، نبا محمد بن بشار، نبا معاذ بن هشام حدثنى ابى عن قتادة عن الحسن عن حطان بن عبدالله الرقاشى عن عبادة بن الصامت رضى الله تعالٰى عنه قال : كان النبى صلى الله تعالٰى عليه وآلہٖ وسلم اذا انزل عليه الوحى نكس عليه راسه ونكس اصحابه رؤوسهم فلما اتلى عنه رفع راسه. صحيح.

❖ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنا سرانور جھکا لیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اپنے سر

جھکا لیتے اور جب وحی کی حالت دور ہوتی تو آپ ﷺ اپنا سرانور اٹھا لیتے''۔

(۲۳) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انبا عبدالغافر بن محمد، انبا محمد بن عیسی، نبا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نبا مسلم بن الحجاج، انبا محمد بن موسی، انبا عبدالاعلی، نبا سعید عن قتادة عن الحسن عن حطان بن عبدالله عن عبادة بن الصامت رضی الله تعالٰی عنه قال: کان النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم اذا انزل علیه کرب لذلك وتربدوجهه قال: فانزل الله علیه ذات یوم فلقی کذلك فلما سری عنه قال: خذوا عنی قد جعل الله لهن سبیلا الثیب بالثیب والبکر بالبکر الثیب جلد مائة ثم رجما بالحجار والبکر جلد مائة ثم نفی سنة. صحیح.

❖❖ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

''جب نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ اس سے بہت مشقت اٹھاتے اور آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل جاتا۔ ایک دن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر وحی نازل فرمائی تو آپ ﷺ کی وہی حالت ہوگئی جو اوپر مذکور ہے۔ جب اس سے افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

مجھ سے حاصل کرلو۔ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے راہ نکالی ہے۔ اگر شادی شدہ شادی شدہ سے زنا کرے اور کنوارہ مرد کنواری عورت سے زنا کرے تو شادی شدہ کو سو کوڑے مارے جائیں پھر پتھروں کے ساتھ رجم یعنی سنگسار کیا جائے اور کنوارے کو سو کوڑے مارے جائیں پھر ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے۔

(۲٤) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انبا احمد بن عبدالله النعیمی، انبا محمد بن یوسف، نبا محمد بن اسماعیل حدثنی یعقوب بن ابراهیم، نبا اسماعیل، نبا ابن جریج اخبرنی عطاء ان صفوان بن یعلی بن امیة اخبره ان یعلی بن امیة کان یقول لیتنی اری رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم حین ینزل علیه قال: فبینا النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم بالجعرانة وعلیه ثوب قد اظل به معه فیه ناس من اصحابه اذجاء ه

اعرابی علیه جبة متضمخ بطیب فقال : یا رسول اللّٰہ کیف تری فی رجل احرم بعمرة فی جبة بعدما تضمخ بطیب فاشار عمر الی یعلی بیده ان تعال فجاء یعلی فادخل راسه فاذا النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم محمر الوجه یغط کذلك ساعة ثم سری عنه فقال : این الذی سالنی عن العمرة آنفا فالتمس الرجل فاتی به فقال : اما الطیب الذی بك فاغسله ثلاث مرات واما الجبة فانزعها ثم اصنع فی عمرتك کما یصنع فی حجك.صحیح.

❖❖ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ

''حضرت صفوان بن یعلی بن امیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے بیان کیا کہ حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی ہے میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا۔ فرماتے ہیں کہ (ایک دن) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعرانہ کے مقام پر تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر ایک کپڑا تھا جسکے ساتھ سایہ کیا ہوا تھا۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اچانک ایک اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اس نے خوشبو میں لتھڑا ہوا ایک جبہ پہن رکھا تھا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی اس آدمی کے بارے میں کیا رائے ہے جس نے عمرے کا احرام ایک جبے کو خوشبو میں لتھیڑنے کے بعد باندھا؟ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت یعلی رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ آگے آؤ۔ تو حضرت یعلی رضی اللہ عنہ آگے آئے اور اس کپڑے میں اپنا سر داخل کرلیا تو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ مبارک سرخ ہو چکا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دیر خراٹے لیتے رہے پھر یہ حالت موقوف ہوئی تو ارشاد فرمایا کہ وہ آدمی کہاں ہے جس نے ابھی ابھی مجھ سے عمرہ کے متعلق پوچھا تھا۔ اس آدمی کو تلاش کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

خوشبو کو تین مرتبہ دھو کر جبہ اتار دو پھر عمرے میں وہی افعال سرانجام دو جو حج کے دوران سرانجام دیتے ہو۔

(۲۵) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انبا احمد النعیمی، انبا محمد بن یوسف، انبا محمد بن اسماعیل، انبا عبدالعزیز بن عبداللّٰہ، انبا ابراهیم بن سعد الزهری حدثنی صالح ابن کیسان عن ابن شهاب عن سهل بن سعد الساعدی انه قال : رایت مروان بن الحکم جالسا فی المسجد فاخبرنا ان

زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم املی علیہ (لا یستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ) (النساء: من الایۃ ۹۵) قال: فجاء ہ ابن ام مکتوم وھو یملھا علی فقال: یا رسول اللہ لو استطیع الجھاد لجاھدت وکان رجلا اعمی فانزل اللہ علی رسولہ وفخذہ علی فخذی فثقلت علی حتی خفت ان ترض فخذی ثم سری عنہ فانزل اللہ: (غیر اولی الضرر) صحیح۔

❖❖ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں یہ آیت مبارکہ لکھوائی ''لا یستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ'' (النساء۹۵) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں یہ لکھوا رہے تھے کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کاش میں جہاد کی طاقت رکھتا تو جہاد کرتا۔ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل فرمائی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ران میری ران کے اوپر تھی تو مجھ پر اتنا بوجھ پڑا کہ میں خوفزدہ ہو گیا کہ میری ران ریزہ ریزہ ہو جائے گی۔ پھر وحی کی حالت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو افاقہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ ''غیر اولی الضرر'' نازل فرمائی تھی''۔ (یعنی جو بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں)۔

☆☆☆

باب نمبر ۴

باب صفة دعائه ﷺ المشركين وصبره على آذاهم

نبی کریم ﷺ کا مشرکین کو دعوت دینا اور ان کی تکالیف پر صبر کرنا

(٢٦)اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي، انبا احمد بن عبدالله النعيمي، انباء محمد ابن يوسف، نبا محمد بن اسماعيل، نبا يوسف بن موسى، نبا ابو اسامة، نبا الاعمش، نبا عمرو بن مرة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما لما نزلت : (وانذر عشيرتك الاقربين) (الشعراء : ٢١٤) ورهطك منهم المخلصين خرج رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم حتى صعد الصفا وهتف يا صباحاه فقالوا من هذا فاجتمعوا اليه فقال : ارايتم ان اخبرتكم ان خيلا تخرج من صفح هذا الجبل اكنتم مصدقي قالوا ما جربنا عليك كذبا قال : فاني نذير لكم بين يدى عذاب شديد قال: ابولهب تبا لك ما جمعتنا الا لهذا ثم قام فنزلت : (تبت يدا ابى لهب) (المسد : من الاية ١) وقد تب هكذا قراها الاعمش يومئذ. صحيح.

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

''جب آیت مبارکہ ''وانذر عشيرتك الا قربين''(الشعراء۲۱۴) نازل ہوئی یعنی اپنے قبیلے کے مخلص لوگوں کو ڈرائیں تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے حتیٰ کہ صفا پہاڑی پر چڑھے اور پکارے۔ اے قوم والو! تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ وہ سب آپ ﷺ کے پاس اکٹھے ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ اس پہاڑ کی پشت سے ایک لشکر نکلے گا تو کیا تم میری تصدیق کرو گے۔ تو انہوں نے کہا ہم نے بار بار آپ ﷺ کو آزمایا ہے اور جھوٹا نہیں پایا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہیں شدید عذاب سے ڈرانے والا ہوں تو

ابولہب نے کہا تو ہلاک ہو گیا تو نے اسی لئے ہمیں جمع کیا تھا پھر اٹھ کر چلا گیا تو اس وقت آیت مبارکہ "تبت یدا ابی لھب" (اللھب ۱) نازل ہوئی اور ابولہب جہنم رسید ہوا۔" اس دن اسی طرح اعمش نے اسے پڑھا"۔

(۲۷) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انبا عبدالغافر بن محمد، انبا محمد بن عیسی ثنا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نبا مسلم بن الحجاج، نبا ابو کامل الجحدری ثنا یزید یعنی ابن زریع، نبا سلیمان التیمی عن ابی عثمان عن قبیصته بن المخارق وزهیر بن عمرو قالا لما نزلت: (وانذر عشیرتك الا قربین) انطلق نبی الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم الی رضمة من جبل فعلا اعلاها حجرا ثم نادی یا بنی عبد مناف انما مثلی ومثلکم کمثل رجل رای العدو فانطلق یربا اهله فخشی ان یسبقوه فجعل یهتف یا صباحاه. صحیح.

❖❖ حضرت قبیصہ بن مخارق اور حضرت زہیر بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
"جب آیت مبارکہ "وانذر عشیرتك الاقربین" نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہاڑ کی ایک بڑی چٹان کی طرف تشریف لے گئے اور اس کے ایک اونچے پتھر پر تشریف فرما ہوئے اور ندا دی اے بنو عبد مناف! میری اور تمہاری مثال ایسے ہے جیسے کہ ایک آدمی نے دشمن دیکھا تو وہ اپنے اہل و عیال کا محافظ بننے دوڑا۔ اسے خدشہ ہوا کہ دشمن اس سے سبقت لے جائے گا تو وہ پکارنے لگا۔ اے قوم والو! اے قبیلے والو!۔

(۲۸) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انبا احمد بن عبدالله النعیمی، انبا محمد بن یوسف، نبا محمد بن اسماعیل، انبا ابو الیمان، انبا شعیب عن الزهری اخبرنی سعید بن المسیب وابو سلمة بن عبدالرحمن قالا ان ابا هریرة رضی الله تعالٰی عنه قال: قام رسول الله حین انزل الله: (وانذر عشیرتك الا قربین) قال: یا معشر قریش او کلمة نحوها اشتروا انفسکم لا اغنی عنکم من الله شیئا یا بنی عبد مناف لا أغنی عنکم من الله شیئًا یا عباس بن عبدالمطلب لا اغنی عنك من الله شیئا ویا صفیة عمة رسول الله لا

اغنى عنك من الله شيئا ويا فاطمة بنت محمد سليني ما شئت من مالي لا اغنى عنك من الله شيئا. صحيح.

✤✤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

''جب اللہ تعالیٰ نے آیت مبارکہ ''وانذر عشیرتك الاقربین'' نازل فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا اے قبیلہ قریش! یا اسی جیسا کوئی کلمہ ارشاد فرمایا۔ اپنی جانوں کو خرید لو میں تمہیں کسی چیز میں اللہ تعالیٰ سے بے پرواہ نہیں کرسکتا۔ اے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ میں آپ کو کسی چیز میں اللہ تعالیٰ سے بے پرواہ نہیں کرسکتا۔ اے صفیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی! میں آپ کو کسی چیز میں اللہ تعالیٰ سے بے پرواہ نہیں کرسکتا۔ اے فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا میرے مال میں سے جو چاہتی ہے مانگ لے میں تمہیں کسی چیز میں اللہ تعالیٰ سے بے پرواہ نہیں کرسکتا۔

(۲۹) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انبا احمد بن عبدالله النعيمي، انبا محمد بن يوسف، انبا محمد بن اسماعيل، انبا احمد بن اسحق، نبا عبيد الله بن موسى، نبا اسرائيل عن ابى اسحق عن عمرو بن ميمون عن عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : بينما رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم قائم يصلى عند الكعبة وجميع قريش فى مجالسهم اذ قال قائل منهم الا ينظرون الى هٰذا المرأ ايكم يقوم الى جزور آل فلان فيعمد الى فرثها ودمها وسلاها فيجى به ثم يمهله حتٰى اذا سجد وضعه بين كتفيه فانبعث اشقاهم فلما سجد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم وضعه بين كتفيه وثبت النبى صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم ساجدا فضحكوا حتٰى مال بعضهم على بعض من الضحك فانطلق منطلق الى فاطمة وهى جويرية فاقبلت تسعى وثبت النبى صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم ساجدا حتٰى ألقته عنه واقبلت عليهم تسبهم فلما قضى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم الصلاة قال : اللهم عليك بقريش اللهم عليك بقريش اللهم عليك بقريش ثم سمى اللهم عليك بعمرو بن هشام وعتبة بن ربيعة

وشيبة بن ربيعة والوليد بن عتبة وامية بن خلف وعقبة بن ابی معيط وعمارة بن الوليد قال عبدالله فو الله لقد رايتهم صرعی يوم بدر ثم سحبوا الی القليب قليب بدر ثم قال رسول الله صلی الله تعالی عليه واله وسلم : واتبع اصحاب القليب لعنة. صحيح.

✤✤ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے اس وقت تمام قریش اپنی مجلس گاہ میں تھے ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ کیا تم اس آدمی کی طرف نہیں دیکھ رہے تم میں کون ہے جو فلاں قبیلے کے مذبحہ خانے کی طرف جائے اور ان کے جانوروں کا گوبر، خون اور اوجھڑی اٹھا کر لے آئے پھر اسے مہلت دے یہاں تک کہ یہ سجدہ کرے تو وہ سب گندگی اس کے کندھوں کے درمیان رکھ دے۔ تو ان میں سے سب سے بدبخت آدمی وہ لینے چلا گیا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو اس بدبخت نے وہ گندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے درمیان رکھ دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں ہی پڑے رہے تو وہ بدبخت ہنسنے لگے حتی کہ ہنسنے کی وجہ سے ایک دوسرے سے اوپر گرنے لگے تو ایک جاننے والا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اس وقت آپ رضی اللہ عنہا بچی تھیں (اس آدمی نے آپ کو یہ بات بتائی) تو آپ دوڑتی ہوئی آئیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک سجدے میں ہی پڑے ہوئے تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ گندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیچے گرائی اور ان بدبختوں کو کوسنے لگیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تو فرمایا۔ اے اللہ! تو قریش کو پکڑ۔ اے اللہ! تو قریش کو سزا دے۔ پھر نام لے لے کر فرمایا! اے اللہ! عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کو سزا دے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

قسم بخدا! میں نے یوم بدر کو انہیں پچھاڑے ہوئے دیکھا پھر انہیں گھسیٹ کر بدر کے گڑھے میں ڈال دیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گڑھے والے لعنت کے مستحق ہوئے''۔

(۳۰) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انبا احمد النعيمی، انبا محمد بن يوسف، نبا محمد ابن اسماعيل، نبا علی بن عبدالله، نبا الوليد بن مسلم حدثنی الا وزاعی حدثنی يحيی ابن ابی كثير حدثنی محمد بن ابراهيم

التیمی عن عروۃ بن الزبیر قال : قلت لعبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما اخبرنی باشد ما صنعہ المشرکون برسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والٰہٖ وسلم قال : بینا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والٰہٖ وسلم یصلی بفناء الکعبۃ اذ اقبل عقبۃ بن ابی معیط فاخذ بمنکب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والٰہٖ وسلم ولوی ثوبہ فی عنقہ فخنقہ بہ خنقا شدیدا فاقبل ابوبکر فاخذ بمنکبہ ودفع عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والٰہٖ وسلم وقال : (اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللّٰہ وقد جاء کم بالبینات من ربکم) (غافر : من الایۃ ۲۸) صحیح۔

❖❖ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

''میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے اس شدید تکلیف کے بارے میں بتائیے جو مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی۔تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ کے صحن میں نماز ادا فرمارہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط بدبخت لعین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کندھا پکڑا اور اپنا کپڑا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک میں لپیٹ کر بہت سختی سے گلا گھونٹا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور اس کا کندھا پکڑ کر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور ہٹایا اور فرمایا''اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللّٰہ وقد جاء کم بالبینات من ربکم'' (غافر ۲۸) یعنی کیا تم ایک آدمی کو اس وجہ سے قتل کرو گے کہ اس نے کہا ہے کہ میرا رب تعالٰی اللہ رب العزت ہے اور وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے واضح نشانیاں لے کر آیا ہے''۔

(۳۱) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاھر ، انبا عبدالغافر بن محمد، انبا محمد بن عیسی، نبا ابراھیم بن محمد بن سفیان، نبا مسلم بن الحجاج، نبا عبیداللّٰہ بن معاذ ومحمد بن عبدالاعلی القیسی قالا نبا المعتمر عن ابیہ حدثنی نعیم بن ابی ھند عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال ابو جھل ھل یعفر محمد وجھہ بین اظھرکم فقیل نعم فقال : واللات والعزی لئن رأیتہ یفعل ذلک لاطان علی رقبتہ ولا عفرن وجھہ فی التراب قال : فاتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والٰہٖ وسلم وھو یصلی زعم لیطا

علی رقبته قال : فما فجئهم منه الا وهو ينكص على عقبيه ويتقي بيديه قال : فقيل له مالك فقال : ان بيني وبينه لخندقا من نار وهول واجنحة فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم :لو دنا مني لا ختطفته الملائكة عضوا عضوا. صحيح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''ابوجہل نے کہا کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے سامنے اپنا منہ خاک آلود کرتے ہیں تو کہا گیا ہاں! تو اس لعین نے کہا کہ لات اور عزیٰ کی قسم! اگر میں نے اسے ایسا کرتے دیکھ لیا تو میں اس کی گردن روند دوں گا اور اسکا چہرہ مٹی میں رلا دوں گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے کہ وہ بد بخت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک کو روندنا چاہا تو وہ اس سے ایسی ناگہانی میں مبتلا ہوا کہ الٹے پاؤں پھرنے لگا اور اپنے ہاتھوں سے بچاؤ کرنے لگا۔ اس سے کہا گیا کہ تجھے کیا ہوا ہے؟ تو اس بد بخت نے کہا کہ میرے اور اس کے درمیان آگ کی خندق، خوفناک چیزیں اور پنکھ (پر) ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ لعین میرے قریب آتا تو فرشتے اسے اچک کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے''۔

(۳۲) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انبا عبدالغافر بن محمد، انبا محمد بن عيسى، نبا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نبا مسلم بن الحجاج ثني ابو طاهر عمرو بن سرح وحرملة بن يحيى وعمرو بن سواد العامري والفاظهم متقاربة قالوا نبا ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير ان عائشة زوج النبي صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم حدثته انها قالت لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم يا رسول الله هل اتى عليك يوم كان اشد من يوم احد فقال : لقد لقيت من قومك وكان اشد ما لقيت منهم يوم العقبة اذ عرضت نفسي على ابن عبد ياليل بن عبد كلال فلم يجبني الى ما اردت فانطلقت وانا مهموم على وجهي فلم استفق الا بقرن الثعالب فرفعت راسي فاذا انا بسحابة قد اظلتني فنظرت فاذا فيها جبرئيل فناداني فقال : ان الله قد سمع قول قومك لك وما ردوا عليك وقد

بعث اليك ملك الجبال لتامره بما شئت فيهم قال : فنادانى ملك الجبال وسلم ثم قال : يا محمد ان الله قد سمع قول قومك وانا ملك الجبال وقد بعثنى ربك اليك لتامرنى بامرك فما شئت ان شئت ان اطبق عليهم الا خشبين فقال له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم بل ارجو ان يخرج الله من اصلابهم من يعبد الله وحده لا يشرك به شيئا۔ صحيح۔

✤✤ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ آپ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یوم احد سے بھی زیادہ کوئی سخت مرحلہ آیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے تیری قوم سے یوم عقبہ سے زیادہ سخت تکلیف ملی ہے جبکہ میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا تو میں نے جس بات کی خواہش کی تھی اس نے مجھے وہ جواب نہ دیا۔ پھر میں اس حال میں چلا کہ میرے چہرے پر رنج اور تکلیف کے آثار ظاہر تھے اور میں ایسے رنج وغم میں تھا کہ مجھے ہوش نہ تھا جب قرن ثعالب میں پہنچا تو ہوش آیا تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ ایک بادل مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے میں نے دیکھا تو اس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔ انہوں نے مجھے پکار کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ کی قوم نے آپ سے کہا ہے اور جو جواب دیا وہ سن لیا ہے اور آپ کے پاس پہاڑوں پر مامور فرشتہ بھیجا ہے کہ ان کے بارے میں جو چاہیں آپ اسے حکم دیں۔ ارشاد فرمایا کہ پہاڑوں پر مامور فرشتے نے مجھے پکار کر سلام کہا پھر کہا۔ اے محمد (فداہ امی وابی) اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کا کہنا سن لیا ہے۔ میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں آپ کے رب نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ اپنے معاملے کے بارے میں مجھے حکم دیں۔ تو اگر آپ چاہیں تو میں ان پر دونوں طرف کے پہاڑوں کو چپکا دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا۔ نہیں! بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسے آدمی پیدا فرمائے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

☆☆☆

باب نمبر ۵

باب علاماتِ نبوتہ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی نبوت کی علامات

(۳۳) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبدالله الصالحي. انبا ابو عمر وبكر بن محمد المزني ثنا ابوبكر محمد بن عبدالله حفيد العباس بن حمزة. نبا ابو علي الحسين بن الفضل البجلي ثنا عفان ثنا حماد بن سلمة ثنا ثابت عن انس رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم اتاه جبريل وهو يلعب مع الغلمان فاخذه فصرعه فشق عن قلبه فاستخرج منه علقة فقال: هذا حظ الشيطان منك ثم غسله في طشت من ذهب بماء زمزم ثم لأمه واعاده في مكانه وجاء الغلمان يسعون الى امه يعني ظئره فقالوا ان محمدا قد قتل فاستقبلوه وهو منتقع اللون قال انس فكنت ارى اثر المخيط في صدره. صحيح.

✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''رسول کریم ﷺ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو پکڑ کر زمین پر لٹا دیا اور آپ ﷺ کے قلب اطہر سے سینہ چاک کیا اور دل سے خون کا ایک لوتھڑا نکال کر کہا کہ یہ آپ ﷺ کے پاس شیطان کا حصہ تھا پھر دل کو سونے کے تھال میں رکھ کر آب زم زم سے دھویا اور اسے ملا کر دوبارہ اس کی جگہ پر رکھ دیا ادھر وہ بچے دوڑتے ہوئے آپ کی والدہ یعنی حضرت دائی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا کہ محمد ﷺ کو قتل کیا جاچکا ہے۔ تو وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس آئے تو دیکھا کہ آپ ﷺ کی رنگت بدلی ہوئی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے آپ ﷺ کے سینہ مبارک میں سلائی کے نقوش دیکھے ہیں۔

(٣٤) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، نبا السید ابو الحسن محمد بن الحسن العلوی، انبا احمد بن محمد بن عبدالوهاب النیسابوری، نبا محمد بن اسماعیل الصایغ، نبا یحیی بن ابی بکیر، نبا ابراهیم بن طهمان عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة رضی الله تعالٰی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم انی لا عرف حجرا بمکة کان یسلم علی قبل ان ابعث وانی لاعرفه الاٰن۔ صحیح۔

❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مکہ مکرمہ میں میں ایک ایسے پتھر کو جانتا ہوں جو میرے اعلان نبوت سے پہلے مجھے سلام کہا کرتا تھا اور میں اب بھی اسے پہچانتا ہوں''۔

(٣٥) اخبرنا احمد بن عبدالله الصالحی، انبا ابو سعید یحیی بن احمد بن علی الصائغ، انبا ابو الحسن علی بن اسحق بن خوشنام الرقاق الرازی نبا محمد بن ایوب بن ضریس النجلی الرازی ثنا محمد بن الصباح ثنا الولید بن ابی ثور عن السدی عن عباد ابی یزید عن علی رضی الله تعالٰی عنه قال : کنا مع رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم بمکة فرحنا فی نواحیها خارجا من مکة بین الجبال والشجر فلم یمر بشجر ولا جبل الا قال : السلام علیك یا رسول الله۔

❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

فرماتے ہیں کہ ''مکہ مکرمہ میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو مکہ سے باہر پہاڑوں اور درختوں کے درمیان ہمارا آنا جانا رہتا تھا۔ تو نبی کریم ﷺ جس کسی درخت اور پہاڑ کے پاس سے گزرتے وہ پکار اٹھتا۔ ''**السلام علیك یا رسول الله**'' اے اللہ کے رسول ﷺ آپ پر سلامتی ہو۔

(٣٦) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انبا احمد بن عبدالله النعیمی، انبا

محمد بن یوسف، نبا محمد بن اسماعیل ثنا ابراهیم بن حمزة، نبا ابراهیم بن سعد عن صالح بن کیسان عن ابن شهاب عن عبید اللّٰه بن عبداللّٰه بن عتبة عن عبداللّٰه بن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما انه اخبره ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه واٰلهٖ وسلم کتب الی قیصر یدعوه الی الاسلام وبعث بکتابه الیه مع دحیة الکلبی وامره رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه واٰلهٖ وسلم ان یدفعه الی عظیم بصری لیدفعه الی قیصر وکان قیصر لما کشف اللّٰه عنه جنود فارس مشی من حمص الی ایلیاء شکرا لما ابلاه اللّٰه فلما جاء قیصر کتاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه واٰلهٖ وسلم قال حین قراه التمسوا لی ههنا احدا من قومه لا سئلهم عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه واٰلهٖ وسلم قال ابن عباس فاخبرنی ابو سفیان انه کان بالشام فی رجال من قریش قدموا تجارا فی المدة التی کانت بین رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه واٰلهٖ وسلم وبین کفار قریش قال ابو سفیان فوجدنا رسول قیصر ببعض الشام فانطلق بی وباصحابی حتّٰی قدمنا ایلیاء فادخلنا علیه فاذا هو جالس فی مجلس ملکه وعلیه التاج واذا حوله عظماء الروم فقال لترجمانه سلهم ایهم اقرب نسبا الی هٰذا الرجل الذی یزعم انه نبی قال ابو سفیان فقلت انا اقربهم الیه نسبا قال : ما قرابة ما بینك وبینه فقلت هو ابن عم ولیس فی الرکب یومئذ احد من بنی عبد مناف غیری فقال قیصر ادنوه فامر باصحابی فجعلوا خلف ظهری عند کتفی ثم قال لترجمانه قل لا صحابه انی سائل هٰذا الرجل عن الذی یزعم انه نبی فان کذب فکذبوه قال ابو سفیان واللّٰه لولا الحیاء یومئذ من ان تاثر اصحابی عنی الکذب لحدثة عنی حین سالنی عنه ولکن استحییت ان یاثروا الکذب عنی فصدقت ثم قال لترجمانه قل له کیف نسب هٰذا الرجل فیکم قلت هو فینا ذو نسب قال فهل قال هٰذا القول احد منکم قبله قلت لا قال هل کنتم تتهمونه علی الکذب قبل ان یقول ما قال قلت لا قال فهل من آبائه من ملك قلت لا قال

فاشراف الناس يتبعونه او ضعفاؤهم قلت بل ضعفاؤهم قال فيزيدون او ينقصون قلت بل يزيدون قال فهل يرتد احد سخطة لدينه بعد ان يدخل فيه قلت لا قال فهل يغدر قلت لا ونحن الان منه في مدة نحن نخاف ان يغدر قال ابو سفيان ولم تمكني كلمة ادخل فيها شيئا انتقصه به لا اخاف ان يوثر عني غيرها قال فهل قاتلتموه وقاتلكم قلت نعم قال فكيف كان حربه وحربكم قلت كانت دولا وسجالا تدال علينا المرة وتدال عليه الآخرى قال فماذا يامركم به قلت يامرنا ان نعبد اللّٰه وحده ولا نشرك به شياء وينهى عما كان يعبد آباؤنا ويامرنا بالصلاة والصدقة والعفاف والوفاء بالعهد واداء الا مانة فقال لترجمانه حين قلت ذلك له قل له انى سالتك عن نسبه فيكم فزعمت انه ذو نسب وكذلك الرسل تبعث في نسب قومها وسالتك هل قال احد منكم هٰذا القول قبله فزعمت ان لا فقلت لو كان احد منكم قال القول قبله قلت رجل ياتم بقول قد قيل قبله وسالتك هل كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان يقول ما قال فزعمت ان لا فعرفت انه لم يكن ليدع الكذب على الناس ويكذب على اللّٰه وسالتك هل كان من آبائه من ملك فزعمت ان لا فقلت لو كان من آبائه ملك قلت رجل يطلب ملك آبائه وسالتك اشراف الناس يتبعونه او ضعفاؤهم فزعمت ان ضعفاؤهم اتبعوه وهم اتباع الرسل وسالتك هل يزيدون او ينقصون فزعمت انهم يزيدون وكذلك الايمان حتٰى يتم وسالتك هل يرتد احد سخطة لدينه بعد ان يدخل فيه فزعمت ان لا وكذلك الايمان حين تخلط بشاشته القلوب لا يسخطه احد وسالتك هل يغدر فزعمت ان لا وكذلك الرسل لا يغدرون وسالتك هل قاتلتموه وقاتلكم فزعمت ان قد فعل وان حربكم وحربه يكون دولا يدال عليكم المرة ويدالون عليه الآخرى وكذلك الرسل تبتلى ويكون لها العاقبة وسالتك بماذا يامركم فزعمت انه يامركم ان تعبدوا اللّٰه ولا تشركوا به شياء وينهاكم عما كان يعبد آباؤكم ويامركم بالصلاة

والصدقة والعفاف والوفاء بالعهد واداء الامانة قال وهذه صفة نبي قد كنت اعلم انه خارج ولكن اظن انه منكم وان يك ما قلت حقا فيوشك ان يملك موضع قدمي هاتين ولو ارجو ان اخلص اليه لتجشمت لقاه ولو كنت عنده لغسلت قدميه قال ابو سفيان ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم فقرئ فاذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبدالله ورسوله الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى اما بعد فاني ادعوك بداعية الاسلام اسلم تسلم واسلم يوتك الله اجرك مرتين وان توليت فعليك اثم الاريسيين و(يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون) (آل عمران : من الاية ٦٤) قال ابو سفيان فلما قضى مقالته علت اصوات الذين حوله من عظماء الروم وكثر لغطهم فلا ادرى ماذا قالوا وامر بنا فاخرجنا فلما ان خرجت مع اصحابي وخلوت بهم قلت لهم لقد امر امر ابن ابي كبشة هذا ملك بني الاصفر يخافه قال ابو سفيان والله ما زلت ذليلا مستيقنا بان امره سيظهر حتى ادخل الله قلبي الاسلام وانا كاره. صحيح

✤ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ نے شہنشاہ قیصر کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے خط لکھا اور وہ خط حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ شاہ بصریٰ کی طرف بھیجا تا کہ وہ اسے شاہ قیصر کے پاس بھیج دے اور قیصر سے جب اللہ تعالیٰ نے فارس کے لشکر دور بھگائے تو وہ حمص سے پیدل چل کر ایلیاء گیا تا کہ اللہ تعالیٰ کی آزمائش میں شکر بجالائے تو جب قیصر کے پاس رسول اللہ ﷺ کا مکتوب مبارک گیا تو اس نے اسے پڑھ کر کہا کہ ان کی قوم کا کوئی آدمی یہاں تلاش کروتا کہ میں اس سے اللہ کے رسول کے متعلق پوچھوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں قریش کے اس تجارتی قافلے کے ساتھ شام میں تھا جو رسول اللہ ﷺ اور کفار قریش کے درمیان صلح کی مدت کے دوران تجارت کے لئے نکلا تھا۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

ملک شام میں ہمیں قیصر کا قاصد ملا تو وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو لے کر ایلیا آیا۔ بعد ازاں قیصر کے پاس لے گیا اس وقت وہ دربار میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے تاج پہن رکھا تھا اور اسکے اردگرد رومی سردار بیٹھے ہوئے تھے۔ تو اس نے کہا اپنے ترجمان سے کہہ ان سے پوچھو کہ اس آدمی کے قریب ان میں سے نسب کے لحاظ سے کون ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ وہ نبی ہے؟ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نسباً ان کے قریب ہوں۔ قیصر! تیرے اور اس کے بیچ کیا رشتہ داری ہے۔ میں نے کہا وہ میرے چچازاد بھائی ہیں اور آج اس قافلے میں عبدمناف کی اولاد میں سے میرے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ تو قیصر نے کہا کہ اسے میرے قریب کرو اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے کندھوں کے پاس کھڑا کیا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ میرے ساتھیوں سے کہے کہ میں اس (ابوسفیان) سے اس آدمی کے بارے میں پوچھنے لگا ہوں جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ نبی ہے۔ تو اگر یہ جھوٹ بولے تو تم سب اس کی بات جھٹلانا۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ اگر آج کے دن مجھے اس بات سے حیا نہ آتی کہ میرے ساتھی مجھ سے جھوٹ بات نقل کریں گے تو جب وہ سوال کرتا تو میں اپنی طرف سے گھڑ کر جواب دے دیتا لیکن مجھے اس بات سے حیا آئی کہ وہ مجھ سے جھوٹی بات نقل کریں گے لہٰذا میں نے سچ سچ کہا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھو کہ تمہارے درمیان اس آدمی کا نسب کیسا ہے؟ تو میں نے کہا کہ وہ بہت اعلیٰ نسب والا ہے۔ قیصر: تو کیا تم میں سے کسی نے اس سے پہلے بھی یہی بات کہی ہے جو وہ کہتا ہے؟ ابوسفیان: نہیں۔ قیصر: جو بات اس نے کہی اس کے کہنے سے پہلے کیا تم نے کبھی اس پر جھوٹ کی تہمت لگائی؟ ابوسفیان: نہیں۔ قیصر: کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ تھا؟ ابوسفیان: نہیں۔ قیصر: کیا امیر لوگ اس کے پیروکار ہیں یا غریب؟ ابوسفیان: غریب لوگ۔ قیصر: کیا ان میں اضافہ ہوا ہے یا کمی ہو رہی ہے؟ ابوسفیان! اضافہ ہو رہا ہے۔ قیصر! کوئی اس کا دین قبول کر کے پھر اسے ناپسند کر کے اس سے پھرا ہے کہ نہیں؟ ابوسفیان: نہیں۔ قیصر: کیا وہ دغابازی کرتا ہے؟ ابوسفیان: نہیں اب اس کے ساتھ ہماری صلح ہے۔ ہمیں خدشہ ہے کہ وہ دھوکہ دے گا۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ میرے لئے یہ ممکن ہی نہ ہوا کہ میں کسی بات میں کوئی ایسا کلمہ داخل کروں جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیص ہو اور میں اس بات سے بھی خوفزدہ نہ تھا کہ وہ میرے علاوہ کوئی اور نقل کرے گا۔ قیصر: کیا اس نے تمہارے ساتھ اور تم نے اس کے ساتھ جنگ لڑی ہے؟ ابوسفیان: ہاں! لڑی ہے۔ قیصر: اس جنگ میں کس کا پلہ بھاری رہا؟ ابوسفیان: ہمارے اور اسکے درمیان جنگ ڈولوں کی طرح ہے کبھی وہ ہم پر غالب آجاتا ہے اور کبھی ہم

اس پر غالب آجاتے ہیں۔ قیصر: وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ ابوسفیان: اس بات کا کہ ہم ایک اللہ
کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ جنہیں ہمارے آباؤاجداد پوجتے تھے ان سے
روکتا ہے اور نماز، صدقہ، پاکدامنی، وعدہ پورا کرنا اور امانت کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے۔ جب میں نے
اس سے یہ سب کچھ کہا تو اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اسے کہو۔ میں نے تم سے اس کے نسب کے
متعلق پوچھا تو تو نے بتایا کہ وہ اعلیٰ نسب والا ہے اور رسول اسی طرح اپنی قوم میں اعلیٰ نسب کے حامل
ہوتے ہیں۔ پھر میں نے پوچھا کہ یہ بات اس سے پہلے تم میں سے کسی نے کہی ہے تو تو نے بتایا کہ
نہیں۔ تو میں نے سوچا کہ اگر یہی بات تم میں سے کسی نے پہلے کہی ہوتی تو میں یہ کہتا کہ وہ آدمی بھی
اسی بات کے پیچھے پڑا ہے جو اس سے پہلے کہی گئی۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کی اس بات کے
کہنے سے پہلے کیا تم اس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے تو تو نے جواب دیا۔ نہیں۔ تو میں نے جان لیا کہ
جو آدمی لوگوں کے معاملات میں جھوٹ نہیں بولتا وہ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کیسے جھوٹا ہوسکتا ہے۔ پھر
میں نے تجھ سے پوچھا کہ کیا اس کے آباؤاجداد میں کوئی بادشاہ تھا؟ تو تو نے بتایا کہ نہیں تو میں نے سوچا
کہ اگر اس کے آباؤاجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا کہ وہ ایسا آدمی ہے جو اپنے آباؤاجداد کی
سلطنت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا کہ امیر لوگ اس کے پیروکار ہیں یا غریب۔ تو
تو نے بتایا کہ غریب لوگ اور وہی رسولوں کے پیروکار ہیں۔ پھر میں نے پوچھا کہ کیا ان میں اضافہ ہو
رہا ہے یا کمی تو تو نے بتایا کہ اضافہ ہو رہا ہے اور ایمان اسی طرح ہوتا ہے حتیٰ کہ مکمل ہو جائے۔ پھر میں
نے پوچھا کہ کوئی اس کا دین قبول کر کے پھر اسے ناپسند کر کے پھرا ہے کہ نہیں تو تو نے کہا نہیں اور ایمان
کی بشاشت جب دلوں میں رچ جاتی ہے تو اسے کوئی بھی ناپسند نہیں کرتا۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا
کہ کیا وہ دغابازی کرتا ہے تو تو نے بتایا کہ نہیں۔ ایسے ہی رسول دغابازی نہیں کرتے۔ پھر میں نے تجھ
سے سوال کیا کہ کیا تمہارے اور اس کے درمیان لڑائی ہوئی ہے تو تو نے بتایا کہ ہاں اور تمہارے اور ان
کے درمیان لڑائی ڈولوں کی طرح ہوتی ہے یعنی کبھی ان کا پلہ بھاری رہتا ہے اور کبھی تمہارا اور اسی طرح
رسولوں کو آزمایا جاتا ہے اور آخر کار بہتر انجام انہی کا ہوتا ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ وہ تمہیں کس چیز کا
حکم دیتا ہے تو تو نے کہا کہ (وہ نماز، صدقہ، پاکدامنی، ایفاء عہد اور امانت کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے وہ
ت کرنے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے اور جن کی تمہارے آباؤاجداد پوجا
ن کی پوجا نہ کرنے کا حکم دیتا ہے اور) قیصر نے کہا کہ نبی کی یہی صفات ہوتی ہیں۔ میں یہ

تو جانتا تھا کہ اس نبی کا ظہور ہونے والا ہے لیکن اس بات میں شک تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ اگر تو تو نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے تو عنقریب وہ میرے قدموں کی اس جگہ کا بھی مالک ہو جائے گا۔ اگر چہ میں چاہتا ہوں کہ ان کی طرف جانے کے لئے چھٹکارا پاؤں اور ان کی ملاقات کے لئے تکلیف اٹھاؤں۔ اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے قدمین شریفین دھوتا۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مکتوب مبارک منگوایا اور پھر اس کے سامنے پڑھا گیا۔ اس میں یہ لکھا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد اللہ کے بندے اور رسول کی طرف سے شاہ روم ہرقل کی جانب۔ سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ بعد ازاں میں تمہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ مسلمان ہو جا سلامتی پا جائے گا۔ مسلمان ہو جا تو اللہ تجھے تیرا اجر دو مرتبہ عطا فرمائے گا اور اگر تو نے اس سے اعراض کیا تو تجھ پر تیرے تمام ماتحتوں کا بھی گناہ ہوگا اور ''یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سوا بیننا وبینکم الا نعبد الا اللّٰہ ولا نشرك به شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللّٰہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون'' یعنی اے اہل کتاب! اس بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم صرف ایک اللہ کی ہی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے بعض بعض کو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر رب نہ بنائیں۔ تو اگر وہ اعراض کریں تو تم سب کہو کہ سب گواہ ہو جاؤ کہ ہم مسلمان ہیں (آل عمران ۶۴) حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مکتوب مبارک مکمل ہوا تو قیصر کے گرد جو رومی سردار تھے ان کی آوازیں بلند ہوگئیں اور ان کا شور بڑھ گیا۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کہتے تھے ہمیں باہر جانے کا حکم دے دیا گیا۔ جب باہر آنے کے بعد مجھے اپنے ساتھیوں کے ساتھ تنہائی میسر آئی تو میں نے انہیں کہا کہ ابو کبشہ کے بیٹے کا مرتبہ بہت بڑھ گیا ہے یہ بنو اصفر (یعنی رومی) کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے۔ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قسم بخدا! مجھے اس بات کا پختہ یقین رہا کہ عنقریب ان کا معاملہ ظاہر ہو جائے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی شمع روشن کر دی حالانکہ میں اس سے پہلے اسے ناپسند کرتا تھا۔

(۳۷) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انبا احمد بن عبداللّٰہ النعیمی، انبا محمد بن یوسف، حدثنا محمد بن اسماعیل حدثنی یحیی بن سلیمان

حدثني ابن وهب حدثني عمر وهو عمر بن محمد بن زيد بن عبدالله بن عمر ان سالما حدثه عن عبدالله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال ما سمعت عمر لشيء قط يقول اني لا ظنه كذا الا كما كان يظن بينما عمر جالس اذ مر به رجل جميل فقال لقد اخطا ظني او ان هذا على دينه في الجاهلية او لقد كان كاهنهم على الرجل فدعى له فقال له ذلك فقال ما رايت كاليوم استقبل به رجلا مسلما قال فاني اعزم عليك الا ما اخبرتني قال كنت كاهنهم في الجاهلية قال فما اعجب ما جاء تك به جنيتك قال بينما انا يوما في السوق جاء تني اعرف فيها الفزع قالت الم تر الجن وابلاسها وياسها من بعد انكاسها ولحوقها بالقلاص واحلاسها قال عمر صدقت بينما انا عند الهتهم اذ جاء رجل بعجل فذبحه فصرخ به صارخ لم اسمع صارخا قط اشد صوتا منه يقول يا جليح امر نجيح رجل فصيح يقول لا اله الا انت فوثب القوم قلت لا ابرح حتى اعلم ما وراء هذا ثم نادى يا جليح امر نجيح رجل فصيح يقول لا اله الا الله فقمت فما نشبنا ان قيل هذا نبي- صحيح-

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

''میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کسی چیز کے متعلق جب بھی یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرا خیال ہے یہ ایسے ہے تو وہ اسی طرح ہوتی جیسے آپ کا خیال ہوتا۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس سے ایک خوبصورت آدمی گزرا تو آپ نے کہا کہ یہ آدمی دور جاہلیت میں انہی کے دین پر تھا یا ان کا کاہن تھا اگر میں اپنے گمان کو غلط کہوں۔ تو اس آدمی کو بلایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے یہی بات کہی تو اس نے کہا کہ آج کے دن کی طرح میں نے کوئی مسلمان آدمی نہیں دیکھا جو میرے سامنے آیا ہو۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں قطعی حکم دیتا ہوں کہ اس بارے میں مجھے بتا۔ تو اس نے کہا کہ ہاں! میں دور جاہلیت میں ان کا کاہن تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سب سے تعجب خیز بات جو تیرے جن نے کہی ہو کون سی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ایک دن میں بازار میں تھا کہ وہ گھبرایا ہوا میرے پاس آیا اور کہا کہ کیا تو نے جنوں کی حیرانی و پریشانی، واپسی کے بعد مایوسی اور ان کا اونٹوں اور

کملیوں سے ملنا نہیں دیکھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تو نے سچ کہا ہے میں ایک مرتبہ ان کے (جھوٹے) معبودوں کے پاس تھا کہ اچانک ایک آدمی بچھڑا لے کر آیا اور اسے ذبح کیا تو ایک چیخنے والا اتنی سخت آواز میں چیخا کہ اتنی سخت آواز میں نے نہیں سنی۔ اس نے کہا اے جلیح! بہت عمدہ کام ہے ایک فصیح اللسان آدمی یہ کہہ رہا ہے کہ "لا الٰـہ الا انت" یعنی سوائے تیرے (اللہ) کوئی معبود نہیں تو سب قوم والے اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں نے کہا کہ میں تب تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک جان نہ لوں کہ اس کے پیچھے اصل معاملہ کیا ہے پھر آواز آئی کہ اے جلیح! کام بڑا عمدہ ہے ایک فصیح اللسان آدمی کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میں ٹھہرا رہا حتیٰ کہ یہ کہا گیا کہ وہ نبی ہے"۔

(۳۸) اخبرنا ابو سعید عبداللّٰہ بن احمد الطاھری، انبا جدی ابو سھل عبد الصمد ابن عبدالرحمن البزاز، انبا ابوبکر محمد بن زکریا العذافری، انبا اسحق بن ابراھیم الدبری، نبا عبدالرزاق، انبا معمر عن اشعث بن عبداللّٰہ عن شھر بن حوشب عن ابی ھریرة رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منھا شاة فطلبه الراعی حتٰی انتزعھا منه قال فصعد الذئب علی تل واستقر وقال عمدت الی رزق رزقنیه اللّٰہ اخذته ثم انتزعته منی فقال الرجل باللّٰہ ان رایت کالیوم ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من ھٰذا رجل فی النخلات بین الحرتین جبلین یخبرکم بما مضی وما ھو کائن بعدکم قال فکان الرجل یھودیا فجاء الی النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم فاخبرہ واسلم فصدقه النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم ثم قال النبی انھا امارات بین یدی الساعة قد اوشك الرجل ان یخرج فلا یرجع حتٰی یحدثه نعلاہ وسوطه بما احدث اھله بعدہ۔

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

"ایک بھیڑیا ایک ریوڑ کے پاس آیا اور وہاں سے ایک بکری اٹھالی تو چرواہا اس کے پیچھے بھاگا اور اس سے بکری چھین لی۔ تو وہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ کر کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے جو رزق مجھے عطا کیا تھا میں نے اس کا قصد کیا تم نے اسے مجھ سے چھین لیا۔ تو وہ چرواہا کہنے لگا کہ قسم بخدا! میں نے اس دن کی مانند کسی بھیڑیے کو باتیں کرتے نہیں دیکھا تو بھیڑیے نے کہا کہ اس سے

بھی عجیب بات یہ ہے کہ دو پہاڑوں کے درمیان نخلستان میں ایک آدمی ہے جو تمہیں گزشتہ باتیں بتاتا ہے اور جو کچھ آئندہ ہونے والا ہے اس کے متعلق بتاتا ہے۔ وہ چرواہا یہودی تھا تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی بات کی تصدیق فرمائی پھر فرمایا یہ قیامت کی نشانیاں ہیں اور عنقریب ایسا ہوگا کہ ایک آدمی گھر سے نکلے گا تو واپس آئے گا تو اس کے جوتے اور کوڑا اس سے وہ باتیں بیان کریں گے جو اس کے گھر والوں نے اس کے بعد کی ہوں گی۔

(۳۹) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا مسدد، نا ابو عوانة عن ابي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال انطلق النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم في طائفة من اصحابه عامدين الى سوق عكاظ وقد حيل بين الشياطين وبين خبر السماء وارسلت عليهم الشهب فرجعت الشياطين فقالوا ما لكم قالوا حيل بيننا وبين خبر السماء، وارسلت علينا الشهب قالوا ما حال بينكم وبين خبر السماء الا شيء حدث فاضربوا مشارق الارض ومغاربها فانظروا ما هذا الذي حال بينكم وبين خبر السماء فانصرف اولئك الذين توجهوا نحو تهامة الى النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم وهو بنخلة وهو يصلي باصحابه صلاة الفجر فلما سمعوا القرآن استمعوا له فقالوا هذا والذي حال بينكم وبين خبر السماء فهنالك حين رجعوا الى قومهم فقالوا يا قومنا: (انا سمعنا قرآنا عجبا يهدي الى الرشد فآمنا به ولن نشرك بربنا احدا) (الجن ۱ : ۲) فانزل الله على نبيه: (قل اوحي الي) (الجن: من الآية ۱) وانما اوحي اليه قول الجن۔ صحيح۔

✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

''نبی کریم ﷺ گروہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ عکاظ کے بازار کی طرف چلے۔ اس وقت شیاطین اور آسمانی خبروں کے درمیان پردہ حائل ہو چکا تھا اور ان پر شہاب ثاقب گرائے جاتے تھے تو شیاطین واپس لوٹ آئے تو انہوں (کاہنوں) نے کہا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ تو شیاطین نے جواب دیا کہ ہمارے

اور آسمانی خبروں کے درمیان پردہ حائل ہو چکا ہے اور ہم پر شہاب ثاقب گرائے جاتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کوئی نئی چیز حائل ہوئی ہے۔ لہٰذا زمین کے مشرق ومغرب میں پھیل جاؤ اور غور سے دیکھو کہ وہ کیا چیز ہے جو تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوئی ہے۔ تو وہ شیاطین جو تہامہ کی طرف جاتے تھے وہ نبی کریم ﷺ کی طرف لوٹے۔ آپ ﷺ اس وقت ایک نخلستان میں نماز فجر ادا فرما رہے تھے۔ جب انہوں نے قرآن کریم سنا تو بہت غور سے سننے لگے اور پھر کہا۔ قسم بخدا! یہی وہ چیز ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوئی ہے۔ تو وہاں سے جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے تو انہوں نے کہا اے ہماری قوم! "**انا سمعنا قرانا عجبا یهدی الی الرشد فامنا به ولن نشرك بربنا احدا**"۔ (الجن ۲) یعنی بے شک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو ہرگز شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اس وقت اللہ رب العزت نے نبی کریم ﷺ پر یہ آیت مبارکہ "**قل اوحی الی**" (الجن ۱) نازل فرمائی اور آپ ﷺ کی طرف جنات کا قول وحی کیا گیا۔

(٤٠) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انبا عبدالغافر بن محمد، انبا محمد بن عيسى الجلودى، انبا ابراهيم بن محمد بن سفيان، انبا مسلم بن الحجاج، انبا محمد بن مثنى، انبا عبدالاعلى عن داود عن عامر قال سالت علقمة هل كان ابن مسعود شهد مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم ليلة الجن قال فقال علقمة انا سالت ابن مسعود فقلت هل شهد احد منكم مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم ليلة الجن قال لا ولكنا كنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم ذات ليلة ففقدناه فالتمسناه فى الاودية والشعاب فقلنا استطير او اغتيل قال بشرليلة بات بها قوم فلما اصبحنا اذا هو جاء من قبل حراء قال فقلنا يا رسول الله فقدناك وطلبناك فلم نجدك فبتنا بشر ليلة بات بها قوم قال اتانى داعى الجن فذهبت معه فقرات عليهم القرآن قال فانطلق بنا فارانا آثارهم وآثار نيرانهم وسالوه الزاد فقال لكم كل عظم ذكر اسم الله عليه تقع فى ايديكم اوفر ما يكون لحما وكل بعرة علف لدوا بكم فقال رسول الله

صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم : فلا تستنجوا بھما فانھما طعام اخوانکم.
صحیح.

✤✤ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

''میں نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جنات کے واقعے والی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حاضر تھے؟ تو حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ میں سے کوئی جنات کے واقعے والی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا۔ تو انہوں نے فرمایا نہیں حاضر تو نہیں تھا لیکن ایک رات ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گم کر بیٹھے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کیا۔ (آخر کار) ہم نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی اڑا کر لے گیا ہے یا پوشیدہ طور پر دھوکے سے مار ڈالا ہے اور ہم نے وہ رات قوم کے ساتھ بہت بری حالت میں گزاری۔ جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا کی طرف سے تشریف لا رہے تھے تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گم کر بیٹھے تھے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاش کیا لیکن نہ پا سکے۔ تو ہم نے قوم کے ساتھ بہت بری رات گزاری۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرے پاس جنات کا داعی آیا تھا تو میں اس کے ساتھ چلا گیا اور ان پر قرآن کریم کی تلاوت کی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ چلے اور ہمیں ان کے اور ان کی آگ کے نشانات دکھائے پھر فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے توشہ (کھانا) کے بارے میں سوال کیا تو میں نے کہا کہ ہر وہ ہڈی جس پر اللہ تعالٰی کا نام لیا گیا ہو تمہارے لئے توشہ ہے تمہارے ہاتھ میں آئے گی تو اس پر بہت سا گوشت ہوگا اور ہر مینگنی تمہارے چوپایوں کے لئے چارہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان دونوں کے ساتھ استنجاء مت کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائیوں کا کھانا ہیں۔

(۴۱) قال مسلم نبا علی بن حجر، حدثنا اسماعیل بن ابراھیم عن داود بھذا الاسناد الی قولہ وآثار نیرانھم قال الشعبی وسالوہ الزاد وکانوا من جن الجزیرۃ الی آخر الحدیث من قول الشعبی.

(۴۱) اسماعیل بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت داؤد رحمۃ اللہ علیہ سے انہی اسناد کے ساتھ یہی حدیث مبارکہ اس قول تک کہ ''ان کی آگ کے نشانات'' نقل کی ہے۔ حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ جنات

جزیرہ کے رہنے والے تھے۔

(٤٢)اخبرنا عبدالواحد المليحي، انبا احمد النعيمي، انبا محمد بن يوسف، نبا محمد بن اسماعيل، نبا عبدالله بن سعيد هو ابو قدامة، حدثنا ابو اسامة، نبا مسعر عن معن قال : قال سمعت ابى قال سالت مسروقا من اٰذن النبي صلى الله تعالٰى عليه واٰله وسلم بالجن ليلة استمعوا القرآن قال حدثني ابوك يعني عبدالله بن مسعود انه اٰذنت بهم شجرة۔ صحيح۔

✤ حضرت معن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

''میں نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ میں نے حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ اس رات جبکہ جنات نے قرآن کریم غور سے سنا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے متعلق کس نے خبر دی تھی تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے تمہارے والد گرامی یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ

ایک درخت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ جنات آئے ہیں۔

(٤٣) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انبا احمد النعيمي، انبا محمد بن يوسف، نبا محمد بن اسماعيل، نبا موسى بن اسماعيل، نبا عمرو بن يحيى بن سعيد اخبرني جدى عن ابى هريرة رضى الله تعالٰى عنه انه كان يحمل مع النبي صلى الله تعالٰى عليه واٰله وسلم الاداوة لوضوئه وحاجة فبينما هو يتبعه بها فقال من هٰذا فقال انا ابو هريرة فقال ابغني احجارا استنفض بها ولا تاتني بعظم ولا بروثة فاتيتهٗ باحجار احملها فى طرف ثوبى حتّٰى وضعت الى جنبه ثم انصرفت حتّٰى اذا فرغ مشيت فقلت ما بال العظم والروثة قال هما من طعام الجن وانه اتانى وفد جن نصيبين ونعم الجن فسالونى الزاد فدعوت الله لهم ان لا يمروا بعظم ولا بروثة الا وجدوا عليها طعاما۔ صحيح۔

✤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو اور حوائج ضروریہ کے لئے پانی کا ایک برتن اٹھائے رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ میں وہ برتن لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چل رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کی۔ ابوہریرہ ہوں۔ تو ارشاد فرمایا کہ میرے لئے پتھر تلاش کر کے لاؤ جن کے ساتھ میں استنجاء کروں البتہ ہڈی اور لید وغیرہ مت لانا۔ تو میں اپنے کپڑے کے ایک کنارے میں آپ ﷺ کے لئے پتھر رکھ کر لایا اور انہیں آپ ﷺ کے پہلو میں رکھ دیا اور واپس لوٹ آیا۔ حتیٰ کہ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو میں چلا اور عرض کی کہ ہڈی اور لید (نہ منگوانے) کی کیا وجہ ہے۔ تو ارشاد فرمایا کہ یہ جنات کا کھانا ہے میرے پاس نصیبین کے جنات کا وفد آیا اور وہ کتنے اچھے جنات تھے انہوں نے مجھ سے توشے (کھانے) کا سوال کیا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ جس ہڈی اور لید پر سے گزریں اس پر کھانا پائیں۔

(٤٤) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انبا احمد النعيمى. انبا محمد بن يوسف، نبا محمد بن اسماعيل ناعبدالله بن عبدالوهاب. نبا بشر بن الفضل، نبا سعيد بن ابى عروبة عن قتادة عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه ان اهل مالك سالوا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلہٖ وسلم ان يريهم آية فاراهم القمر شقتين حتىٰ راؤا حراء بينهما.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”امام مالک کے قبیلہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں تو آپ ﷺ نے چاند دوٹکڑے کر کے انہیں دکھایا حتیٰ کہ انہوں نے ان دوٹکڑوں کے درمیان غارحراء کو دیکھ لیا۔

(٤٥) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انبا احمد النعيمى، انبا محمد بن يوسف، نبا محمد بن اسماعيل، نبا قتيبة، نبا جرير عن الاعمش عن ابى الضحى عن مسروق قال دخلنا على عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه فقال ساحدثكم عن الدخان ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلہٖ وسلم دعا قريشا الى الاسلام فابطوا عليه فقال اللهم اعنى عليهم بسبع كسبع يوسف فاخذتهم سنة فحصت كل شىء حتىٰ اكلوا الميتة والجلود حتىٰ جعل الرجل يرى بينه وبين السماء دخانا من الجوع قال الله تعالىٰ : (فارتقب يوم تاتى السماء بدخان مبين يغشى الناس هٰذا عذاب اليم) قال : فدعوا :

(ربنا اکشف عنا العذاب انا موٴمنون انی لھم الذکری وقد جاء ھم رسول مبین ثم تولوا عنه وقالوا معلم مجنون انا کاشفو العذاب قلیلا انکم عائدون) (الدخان ۱۰:۱۵) أفیکشف العذاب یوم القیامة قال : وکشف ثم عادوا فی کفرھم فاخذھم اللّٰہ یوم بدر قال اللّٰہ تعالیٰ : (یوم نبطش البطشة الکبریٰ انا منتقمون) (الدخان : ۱۶) صحیح۔

❖ حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ

''ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں عنقریب تمہیں سورۃ دخان یا دھویں کے بارے میں بتاؤں گا۔ (بات اس طرح ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے میں سستی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! حضرت یوسف علیہ السلام کے سات سالوں کی مانند سات سے میری ان کے خلاف مدد فرما تو ایک سال ایسا آیا جو سب کچھ لے گیا حتیٰ کہ انہوں نے مردار اور چمڑا کھایا اور بھوک کی وجہ سے آدمی اپنے اور آسمان کے درمیان دھواں دیکھتا تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''**فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھٰذا عذاب الیم**'' ۔ (الدخان۱۰ تا ۱۱) یعنی سو آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان واضح دھواں ظاہر کردے گا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ دردناک عذاب ہے۔ فرماتے ہیں کہ پھر انہوں نے دعا کی۔ ''**ربنا اکشف عنا العذاب انا موٴمنون انی لھم الذکری وقد جآء ھم رسول مبین ثم تولوا عنه وقالوا معلم مجنون انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون**'' ۔ (الدخان۱۲ تا ۱۵) یعنی اے ہمارے رب! تو ہم سے اس عذاب کو دور کردے بیشک ہم ایمان لاتے ہیں اب ان کا نصیحت ماننا کہاں (مفید) ہوسکتا ہے حالانکہ ان کے پاس واضح بیان فرمانے والے رسول آچکے پھر انہوں نے اس سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے (وہ) سکھایا ہوا دیوانہ ہے۔ بیشک ہم تھوڑا سا عذاب دور کیے دیتے ہیں۔ تم یقیناً (وہی کفر) دہرانے لگو گے''۔ تو کیا قیامت کے دن عذاب دور کیا جائے گا۔ فرماتے ہیں کہ ان سے عذاب دور ہوا تو وہ پھر کفر کی طرف لوٹ آئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بدر والے دن پکڑ لیا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ **یوم نبطش البطشة الکبریٰ انا منتقمون**'' (**الدخان ۱۶**) **یعنی جس دن ہم بڑی سخت گرفت کریں گے تو (اس دن) ہم یقیناً انتقام لے ہی لیں گے۔**

باب نمبر ۶

باب فی معراجه ﷺ

معراج النبی ﷺ

(٤٦) أخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحی، انبا احمد بن النعيمی. انبا محمد بن يوسف، نبا محمد بن اسماعيل، نبا هدبة بن خالد، نبا همام بن يحيى، نبا قتادة عن انس ابن مالك رضی الله تعالٰی عنه عن مالك بن صعصعة ان نبی الله صلی الله تعالٰی عليه واٰله وسلم حدثهم عن ليلة اسری به بينما انا نائم فی الحطيم وربما قال فی الحجر مضطجعا اذ اتانی آت فقد قال وسمعته يقول فشق ما بين هذه الی هذه فقلت للجارود وهو الی جنبی ما يعنی به قال من ثغرة نحره الی شعرته وسمعته يقول من قصه الی شعرته فاستخرج قلبی ثم اتيت بطست من ذهب مملوء ايمانا فغسل قلبی ثم حشی ثم اعيد ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابيض فقال له الجارود هو البراق يا ابا حمزة قال انس نعم يضع خطوه عند اقصی طرفه فحملت عليه فانطلق بی جبرئيل حتّٰی اتی السماء الدنيا فاستفتح قيل من هٰذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجی جاء ففتح فلما خلصت فاذا فيها آدم فقال هٰذا ابوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتّٰی اتی السماء الثانية فاستفتح قيل من هٰذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجی جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيی وعيسی وهما ابنا خالة قال هٰذا يحيی وعيسی فسلم

عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی الی السماء الثالثة فاستفتح قيل من هٰذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قال وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجی ء جاء ففتح فلما خلصت اذا يوسف قال هٰذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتٰی اتی السماء الرابعة فاستفتح قيل من هٰذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل اوقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجی جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادريس قال هٰذا ادريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتٰی اتی السماء الخامسة فاستفتح قيل من هٰذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجی جاء فلما خلصت فاذا هو هارون قال هٰذا هارون فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتٰی اتی السماء السادسة فاستفتح قيل من هٰذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل قد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجی جاء فلما خلصت فاذا موسی قال هٰذا موسی فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالاح والنبی الصالح فلما تجاوزت بكی قيل له ما يبكيك قال ابكی ان غلاما بعث بعدی يدخل الجنة من أمته اكثر من يدخلها من امتی ثم صعد بی الی السماء السابعة فاستفتح جبريل قيل من هٰذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد بعث اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجی جاء فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هٰذا ابوك ابراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم رفعت الی سدرة المنتهی فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل اذان الفيلة قال هذه سدرة المنتهی واذا اربعة انهار نهران باطنان ونهران ظاهران فقلت ماهذان يا جبرئيل قال أما الباطنان فنهران فی الجنة وأما

الظاھران فالنیل والفرات ثم رفع لی البیت المعمور ثم اتیت باناء من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال ھی الفطرۃ انت علیھا وامتك ثم فرضت علی الصلاۃ خسمین صلاۃ کل یوم فرجعت فمررت علی موسی فقال بم امرت قلت امرت بخسمین صلاۃ کل یوم قال ان امتك لا تستطیع خسمین صلاۃ کل یوم وانی واللہ قد جربت الناس قبلك وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجۃ فارجع الی ربك فسلہ التخفیف لامتك فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثلہ فرجعت فامرت بعشر صلوات کل یوم فرجعت الی موسی فقال مثلہ فرجعت فامرت بخمس صلوات کل یوم فرجعت الی موسی فقال بم امرت قلت امرت بخمس صلوات کل یوم قال ان امتك لا تستطیع خمس صلوات کل یوم وانی قد جربت الناس قبلك وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجۃ فارجع الی ربك فسلہ التخفیف لامتك قال سالت ربی حتی استحییت ولکنی ارضی واسلم قال فلما جاوزت نادی مناد امضیت فریضتی وخففت عن عبادی۔ صحیح۔

❖❖ حضرت مالک بن صعصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے لیلۃ الاسراء کا واقعہ بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ میں حطیم میں سویا ہوا تھا بعض دفعہ یہ فرمایا کہ مقام حجر میں پہلو کے بل سویا ہوا تھا کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا اس نے جو کہا میں سن رہا تھا اس نے کہا کہ یہاں سے یہاں تک چیر ڈالو'' (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت جارود رضی اللہ عنہ جو میرے پاس بیٹھے تھے ان سے کہا کہ اس سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ سینے کی دگدگی اور پیڑو تک چیرو اور میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہسلی سے لیکر پیڑو تک''۔ پھر میرا دل نکالا گیا پھر سونے کا ایک طشت جو ایمان سے بھرا ہوا تھا میرے پاس لایا گیا پھر میرے دل کو غسل دے کر اسے بھر دیا گیا اور واپس رکھ دیا گیا۔ بعد ازاں خچر سے چھوٹا اور گدھے سے ذرا بڑا سفید رنگ کا جانور لایا گیا۔'' حضرت جارود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابو حمزہ رضی اللہ عنہ وہ

جانور براق ہے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں!'' وہ جانور اپنی نظر کی انتہاء تک (ایک) قدم اٹھاتا ہے مجھے اس پر سوار کیا گیا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے ساتھ چلے حتیٰ کہ آسمان دنیا آ گیا تو (اس کا) دروازہ کھلوانے کے لئے دستک دی گئی۔ پوچھا گیا کون ہے؟ فرمایا جبرائیل ہوں۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ تو فرمایا (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ پوچھا گیا کہ کیا آپ کو ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ تو فرمایا۔ ہاں! تو کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش آمدید! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے ہی بہترین آنے والے ہیں۔ پھر دروازہ کھولا گیا جب میں آگے گیا تو میں نے وہاں حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا۔ جبرائیل نے کہا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں انہیں سلام کہیں۔ میں نے انہیں سلام کہا تو نہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ صالح بیٹے اور صالح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش آمدید۔ پھر اوپر دوسرے آسمان تک لے جایا گیا اور کھولنے کے لئے کہا گیا۔ پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل ہوں۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ کہا گیا کہ ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا۔ کہا ہاں! تو کہا گیا کہ خوش آمدید! کتنا ہی بہترین آنے والا تشریف لایا ہے۔ پھر دروازہ کھولا گیا۔ جب میں آگے گزرا تو میں نے حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ دونوں خالہ زاد ہیں۔ تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام ہیں انہیں سلام کہیں تو میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید۔ پھر اور اوپر تیسرے آسمان تک مجھے لے جایا گیا اور اسے کھولنے کے لئے کہا گیا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ کہا جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ پھر کہا گیا کہ تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ پوچھا گیا کہ کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ کہا ہاں! تو کہا گیا کہ خوش آمدید! کتنا ہی بہترین تشریف لانیوالا آیا ہے۔ پھر دروازہ کھولا گیا۔ جب میں آگے گزرا تو حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ یوسف علیہ السلام ہیں۔ انہیں سلام کہیں تو میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید! پھر مجھے اور اوپر چوتھے آسمان تک لے جایا گیا اور اسے کھولنے کے لئے کہا گیا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ کہا جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ پھر کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ تو کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ پوچھا گیا کہ کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ کہا ہاں! تو کہا گیا کہ خوش آمدید! کتنا ہی بہترین آنے والا تشریف لایا ہے۔ پھر دروازہ کھولا گیا جب میں آگے گزرا تو حضرت ادریس علیہ السلام کو دیکھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ ادریس علیہ السلام ہیں انہیں سلام کہیں تو میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے میرے سلام کا

جواب دیا اور کہا کہ صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید! پھر اور اوپر پانچویں آسمان تک لے جایا گیا اور اسے کھولنے کے لئے کہا گیا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ تو کہا جبرائیل ہوں کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ تو کہا گیا کہ کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ تو کہا ہاں!! تب کہا گیا کہ خوش آمدید! کتنا ہی بہترین آنے والا تشریف لایا ہے۔ پھر دروازہ کھولا گیا۔ جب میں آگے گزرا تو میں نے حضرت ہارون علیہ السلام کو دیکھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ ہارون علیہ السلام ہیں انہیں سلام کہیں تو میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید! پھر مجھے اور اوپر چھٹے آسمان تک لے جایا گیا اور اسے کھولنے کے لئے کہا گیا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ تو کہا جبرائیل ہوں۔ پھر کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ تو کہا کہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا کہ کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا ہے؟ کہا ہاں تو کہا گیا خوش آمدید! کتنا ہی بہترین آنے والا تشریف لایا ہے۔ جب میں آگے گزرا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں انہیں سلام کہیں تو میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید! جب میں آگے بڑھا تو وہ روئے۔ ان سے کہا گیا کہ کس چیز نے آپ کو رلایا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اس وجہ سے رویا ہوں کہ ایک نوجوان کو میرے بعد مبعوث کیا گیا اس کی امت کے جنت میں داخل ہونے والے میری امت میں سے داخل ہونے والوں سے زیادہ ہوں گے۔ پھر مجھے ساتویں آسمان تک لے جایا گیا تو جبرائیل علیہ السلام نے اسے کھولنے کے لئے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ تو کہا جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا کہ حضرت محمد ﷺ ہیں کہا گیا کہ ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ کہا ہاں! تو کہا گیا کہ خوش آمدید! کتنا ہی بہترین آنیوالا تشریف لایا ہے پھر دروازہ کھولا گیا اور جب میں آگے گزرا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ آپ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ انہیں سلام کہیں تو میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ صالح بیٹے اور صالح نبی کو خوش آمدید۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ کی جانب بلند کیا گیا میں نے دیکھا کہ اس بیری کے بیر مقام ہجر کے مٹکوں کی مانند اور پتے ہاتھیوں کے کانوں کی مانند تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ پھر چار نہریں دیکھیں ان میں سے دو باطنی یعنی پوشیدہ تھیں اور دو ظاہری تھیں۔ میں نے کہا جبرائیل علیہ السلام یہ کیا ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ باطنی نہریں جنت میں بہتی ہیں جبکہ ظاہری ''نیل'' اور ''فرات'' ہیں۔ پھر مجھے بیت المعمور دکھایا گیا بعد ازاں میرے پاس شراب،

دودھ اور شہد کا ایک ایک برتن لایا گیا تو میں نے دودھ کا برتن لیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ وہی فطرت ہے کہ جس پر آپ اور آپ کی امت تخلیق کی گئی ہے۔ پھر مجھ پر ہر دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ میں واپس لوٹا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا کہ آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے میں نے جواب دیا کہ مجھے ہر دن پچاس نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ کی امت ایک دن میں پچاس نمازیں ادا نہیں کر سکے گی کیونکہ قسم بخدا! میں نے آپ سے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے اور بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے بہت کوشش کی ہے اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں واپس جائیے اور اس سے اپنی امت کے لئے تخفیف کا سوال کریں۔ تو میں واپس گیا تو دس کم کردی گئیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پھر وہی کچھ کہا میں پھر واپس گیا تو دس اور کم کردی گئیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا تو انہوں نے پھر وہی کچھ کہا میں پھر واپس گیا تو پھر دس کم کردی گئیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا تو انہوں نے پھر وہی کچھ کہا میں پھر واپس گیا تو مجھے ہر دن دس نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا۔ پھر میں واپس موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا تو انہوں نے پھر وہی کچھ کہا تو میں پھر واپس بارگاہ الٰہی میں گیا تو مجھے ہر دن پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آ گیا تو انہوں نے کہا کہ کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ہر دن پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ کی امت ہر دن پانچ نمازیں ادا نہیں کر پائے گی کیونکہ میں نے آپ سے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے اور بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے تو بہت کوشش کی ہے۔ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کا سوال کریں تو میں نے کہا کہ میں نے بار بار اپنے پروردگار سے سوال کیا ہے اب مجھے اس سے حیا آتی ہے لیکن میں راضی ہوں اور سر تسلیم خم ہے۔ پھر جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو ایک منادی نے ندا دی کہ میں نے اپنا فریضہ نافذ کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف فرمائی۔

(٤٧) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر الجرجانی، انبا عبدالغافر بن محمد الفارسی، انبا محمد بن عیسی الجلودی، نبا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نبا مسلم بن الحجاج، نبا شیبان بن فروخ، نبا حماد بن سلمة، نبا ثابت البنانی عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه ان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم قال اوتیت بالبراق وهو دابة ابیض طویل فوق الحمار ودون

البغل يضع حافره عند منتهى طرفه قال فركبة حتى اتيت بيت المقدس قال فربطته بالحلقة التي يربط بها الانبياء قال ثم دخلت المسجد فصليت فيه ركعتين ثم خرجت فجاء نى جبريل باناء من خمر واناء من لبن فاخترت اللبن فقال جبريل اخترت الفطرة قال ثم عرج بنا الى السماء وساق مثل معناه وقال فاذا انا بآدم فرحب بى ودعا لى بخير وقال فى السماء الثالثة فاذا انا بيوسف اذا هو قد اعطى شطر الحسن فرحب بى ودعا لى بخير ولم يذكر بكاء موسى وقال فى السماء السابعة فاذا انا بابراهيم مسندا ظهره الى البيت المعمور واذا هو يدخله كل يوم سبعون الف ملك لا يعودون اليه ثم ذهب بى الى سدرة المنتهى واذا ورقها كآذان الفيلة واذا ثمرها كالقلال قال فلما غشيها من امر الله ما غشى تغيرت فما احد من خلق الله يستطيع ان ينعتها من حسنها واوحى الى ما اوحى ففرض على خمسين صلاة فى كل يوم وليلة فنزلت الى موسى فقال ما فرض ربك على امتك قلت خمسين صلاة قال ارجع الى ربك فسله التخفيف فان امتك لا تطيق ذلك فانى قد بلوت بنى اسرائيل وخبرتهم قال فرجعت الى ربى فقلت يا رب خفف على امتى فحط عنى خمسا فرجعت الى موسى فقلت حط عنى خمسا فقال ان امتك لا تطيق ذلك فارجع الى ربك فسله التخفيف قال فلم ازل ارجع بين ربى وبين موسى حتى قال يا محمد انهن خمس صلوات كل يوم وليلة لكل صلاة عشر فذلك خمسون صلاة من هم بحسنة فلم يعملها كتبت له حسنة فان عملها كتبت له عشرا ومن هم بسيّئة فلم يعملها لم تكتب شياء فان عملها كتبت سيّئة واحدة قال فنزلت حتى انتهيت الى موسى فاخبرته فقال ارجع الى ربك وسله التخفيف فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم فقلت قد رجعت الى ربى حتى استحييت منه. صحيح.

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرے پاس براق لایا گیا اور براق ایک سفید رنگ کا لمبا سا گدھے سے تھوڑا بڑا اور خچر سے چھوٹا جانور ہے اور اپنی نظر کی انتہاء تک قدم رکھتا ہے میں اس پر سوار ہوا حتیٰ کہ مجھے بیت المقدس لایا گیا تو میں نے اسے اس حلقے کے ساتھ باندھ دیا جس کے ساتھ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی سواریاں باندھا کرتے تھے۔ پھر میں مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا اور دو رکعت نماز ادا کی پھر باہر آیا تو جبرائیل علیہ السلام میرے پاس شراب اور دودھ کا ایک برتن لے کر آئے۔ میں نے دودھ پسند کیا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے فطرت کو پسند فرمایا ہے۔ پھر ہمیں آسمان کی طرف لے جایا گیا۔ پھر گزشتہ حدیث کی مانند ذکر کیا اور فرمایا کہ میں نے آدم علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لئے دعاء خیر کی اور پھر فرمایا کہ تیسرے آسمان میں میری ملاقات یوسف علیہ السلام سے ہوئی انہیں حسن کا آدھا حصہ عطا کیا گیا ہے انہوں نے بھی مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رونے کا تذکرہ نہیں فرمایا۔ فرمایا کہ ساتویں آسمان میں میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی انہوں نے بیت المعمور سے ٹیک لگائی ہوئی تھی اور بیت المعمور ایسی جگہ ہے جہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور دوبارہ ان کی باری نہیں آئے گی۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے جایا گیا اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی مانند اور اس کا پھل مٹکوں کی طرح تھا۔ پھر جب اسے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جس چیز نے ڈھانپا اس نے ڈھانپ لیا تو یہ متغیر ہوگئی اور اللہ کی مخلوق میں سے کوئی بھی اس کے حسن کی توصیف بیان نہیں کرسکتا۔ پھر میری طرف وحی کیا گیا جو وحی کیا گیا تو مجھ پر ہر دن اور رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ آپ کے رب تعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض فرمایا ہے؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں۔ تو انہوں نے کہا کہ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیے اور کمی کا سوال کیجیے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی وجہ یہ ہے کہ میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے تو میں پھر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں واپس گیا اور عرض کی اے پروردگار! میری امت پر آسانی فرما تو پانچ نمازیں کم کردی گئیں۔ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا اور کہا کہ پانچ نمازیں کم کردی گئیں۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ کی امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی۔ اپنے رب کے پاس جائیے اور آسانی یا کمی کا سوال کیجیے۔ تو میں بار بار اپنے پروردگار اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں اور ہر نماز کے بدلے دس کا ثواب ہوگا تو اس طرح یہ پچاس نمازیں ہو جائیں گی جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا مگر اس

ارادے پر عمل نہ کیا میں اس کے لئے ایک نیکی لکھ دوں گا اور اگر اس پر عمل کرلیا تو میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دوں گا اور جس نے برائی کا ارادہ کیا مگر اس پر عمل نہ کیا تو میں کچھ نہ لکھوں گا اور اگر عمل کرلیا تو صرف ایک ہی برائی لکھوں گا تو میں موسیٰ کے پاس آیا اور ان سے یہ بات بیان کی تو انہوں نے کہا کہ اپنے رب کے پاس جائیے اور تخفیف کا سوال کیجیے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ میں بار بار اپنے پروردگار کے واپس گیا حتیٰ کہ اب مجھے اس سے حیا آتی ہے۔

(٤٨) اخبرنا عبدالواحد المليحى انا احمد النعيمى، انبا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نبا يحيى بن بكير، نبا الليث عن يونس عن ابن شهاب عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال كان ابو ذر يحدث ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم قال فرج عنى سقف بيتى وانا بمكة فنزل جبريل ففرج صدرى ثم غسله بماء زمزم ثم جاء بطست من ذهب ممتلئ حكمة وايمانا فافرغه فى صدرى ثم اطبقه ثم اخذ بيدى فعرج بى الى السماء فلما جئت الى السماء الدنيا قال جبرئيل لخادم السماء افتح قال من هٰذا قال جبرئيل قال هل معك احد قال نعم معى محمد صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم فقال ارسل اليه قال نعم فلما فتح علونا السماء الدنيا اذا رجل قاعد على يمينه اسودة وعلىٰ يساره اسودة اذا نظر قبل يمينه ضحك واذا نظر قبل شماله بكى فقال مرحبا بالنبى الصالح والابن الصالح قلت لجبريل من هٰذا قال هٰذا آدم وهٰذه الاسودة عن يمينه وشماله نسم بنيه فاهل اليمين منهم اهل الجنة والاسودة التى عن شماله اهل النار فاذا نظر عن يمينه ضحك واذا نظر قبل شماله بكى حتىٰ عرج بى الى السماء الثانية فقال لخازنها افتح فقال لها خازنها مثل ما قال الاول قال انس فذكر انه وجد فى السموات آدم وادريس وموسى وعيسى وابراهيم ولم يثبت كيف منازلهم قال ابن شهاب فاخبرنى ابن عباس واباحبة الانصارى كانا يقولان قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم : ثم عرج بى حتىٰ ظهرت لمستوى اسمع فيه صريف الاقلام قال ابن حزم وانس بن مالك قال النبى صلى الله

تعالٰی علیہ والہٖ وسلم : وفرض اللّٰہ علی امتی خمسین صلاۃ فرجعت بذلك حتّٰی مررت علی موسی فقال ما فرض اللّٰہ لك علی امتك قلت فرض خمسین صلاۃ قال فارجع الی ربك فان امتك لا تطیق فراجعنی فوضع شطرھا فرجعت الی موسی فقلت وضع شطرھا فقال راجع ربك فان امتك لا تطیق فرجعت فراجعت فوضع شطرھا فرجعت الیہ فقال ارجع الی ربك فان امتك لا تطیق ذلك فراجعتہ فقال ھی خمس وھی خمسون لایبدل القول لدیّ فرجعت الی موسی فقال راجع ربك فقلت استحییت من ربی ثم انطلق بی حتّٰی انتھی بی الی سدرۃ المنتھی وغشیھا الوان لا ادری ما ھی ثم ادخلت الجنۃ فاذا فیھا حبائل اللولو واذا ترابھا مسك. صحیح ورواہ مسلم عن حرملۃ بن یحیی عن ابن وھب عن یونس وقال فاذا ھی جناب اللولو.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں میرے گھر کی چھت کھول کر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے میرا سینہ کھول کر اسے آب زم زم سے دھویا پھر سونے کا ایک تھال جو کہ حکمت اور ایمان کے ساتھ بھرا ہوا تھا وہ لائے اور میرے سینے میں انڈیل دیا پھر سینے کو ملا دیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف بلند ہوئے۔ جب آسمان دنیا تک پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کے خادم سے کہا کہ اسے کھولو۔ اس نے کہا کہ کون ہے؟ تو کہا جبرائیل علیہ السلام ہوں اس نے کہا کہ آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ کہا ہاں! میرے ساتھ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ تو اس نے کہا کہ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ تو کہا کہ ہاں! جب اسے کھولا گیا تو آسمان دنیا میں بلند ہوئے۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کے دائیں طرف بھی اور بائیں طرف بھی سیاہ رنگ کی مخلوق تھی جب وہ دائیں طرف دیکھتا تو مسکراتا اور جب بائیں طرف دیکھتا تو روتا۔ اس نے کہا کہ صالح نبی اور صالح بیٹے کو خوش آمدید! میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور یہ سیاہ مخلوق جو ان کے دائیں اور بائیں ہے وہ ان کے بیٹوں یعنی اولاد کی ارواح ہیں۔ ان میں سے دائیں طرف والے جنتی ہیں اور بائیں طرف والے جہنمی ہیں۔ جب آپ علیہ السلام دائیں جانب دیکھتے ہیں تو

مسکراتے ہیں اور جب بائیں جانب دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو جبرائیل علیہ السلام نے اس کے دربان سے کہا کہ اسے کھولو تو اس نے بھی آپ کو وہی کچھ کہا جو پہلے خادم نے کہا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمانوں میں حضرت آدم، ادریس، موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات فرمائی اور یہ چیز ثابت نہیں کی کہ ان کی منازل کیسی تھیں۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوحبہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

پھر مجھے اوپر لے جایا گیا حتیٰ کہ اس جگہ کے برابر چلا گیا جہاں مجھے قلموں کے چلنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔

ابن حزم اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں میں واپس لوٹا تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض فرمایا ہے؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں فرض کی ہیں تو انہوں نے کہا کہ اپنے رب کے پاس واپس جایئے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی تو میں واپس گیا تو نصف کم کر دی گئیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ نصف کم کر دی گئیں تو انہوں نے کہا کہ اپنے رب کے پاس جایئے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی میں پھر واپس گیا اور رب تعالیٰ سے رجوع کیا تو نصف پھر کم کر دی گئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا اور کہا کہ آدھی اور کم کر دی گئیں تو انہوں نے کہا کہ اپنے رب کے پاس جایئے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی تو میں پھر اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں گیا تو باری تعالیٰ نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں اور وہ پچاس کے برابر ہیں۔ میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کے پاس جایئے تو میں نے کہا کہ اب مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر مجھے چلایا گیا حتیٰ کہ میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ گیا اور اسے ایسے رنگوں نے ڈھانپا ہوا تھا جنہیں میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا ہیں۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو وہاں میں نے موتی کے ٹیلے دیکھے اور اس کی مٹی مشک تھی۔ امام مسلم نے حرملہ بن یحییٰ عن ابن وہب عن یونس سے روایت کیا ہے کہ وہاں موتی کے گنبد تھے۔

(٤٩) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انبا عبدالغافر بن محمد، انبا محمد بن عیسی، نبا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نبا مسلم بن الحجاج، حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة، نبا ابو اسامة حدثنی مالك ابن مغول ح قال مسلم ونا ابن نمیر، نا ابی، نا مالك ابن مغول عن الزبیر بن عدی عن طلحة وهو ابن مصرف عن مرة عن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال لما اسری برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم انتهی به الی سدرة المنتهی وهی فی السماء السادسة الیها ینتهی ما یعرج به من الارض فیقبض منها والیها ینتهی ما یهبط به من فوقها فیقبض منهاوقال: (اذ یغشی السدرة ما یغشی) (النجم: ١٦) قال: فراش من ذهب، قال فاعطی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم ثلاثا اعطی الصلوات واعطی خواتم سورة البقرة وغفر لمن لا یشرك بالله من امّته شیئا المقحمات۔ صحیح۔

❖ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو اس کی انتہاء سدرۃ المنتہیٰ تک ہوئی اور سدرۃ المنتہیٰ چھٹے آسمان پر ہے جو چیز بھی زمین سے اس کی طرف بلند ہوتی ہے اس تک اس کی انتہاء ہوتی ہے اور وہاں اسے روک لیا جاتا ہے اور اسی طرح اس کے اوپر سے جو چیز اسکی طرف گرتی ہے اس تک اس کی انتہاء ہوتی ہے پھر اسے وہاں روک لیا جاتا ہے اور فرمایا''اذ یغشی السدرة ما یغشی'' (النجم ١٦) یعنی جب سدرۃ المنتہیٰ کو ڈھانپ رہی تھیں جو اس پر سایہ فگن تھیں۔ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ سونے کے پروانوں نے اسے ڈھانپ لیا تھا۔ پھر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نمازیں عطا کی گئیں اور سورۂ بقرہ کی اختتامی آیات عطا کی گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرایا اس کے بڑے بڑے گناہ جو دوزخ میں پھینکنے والے تھے اسے معاف کردیئے جائیں گے۔

(٥٠) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نبا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نبا مسلم، نبا عبدالله بن معاذ العنبری، نبا ابی، نبا شعبة عن سلیمان الشیبانی سمع زر بن حبیش عن

عبداللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال (لقد رای من آیات ربه الکبری) (النجم ۱۸) قال : رای جبریل فی صورته له ستمائة جناح. صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ

"لقد رای من آیات ربه الکبری" (النجم ۱۸) یعنی بیشک انہوں نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل میں دیکھا ان کے چھ سو پر تھے۔

(۵۱) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، انا محمد بن اسماعیل، نبا حفص بن عمر، ناشعبة عن الاعمش عن ابراهیم عن علقمة عن عبداللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنه : (لقد رای من آیات ربه الکبری) قال رای رفرفا خضرا ستر افق السماء. صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

"لقد رای من آیات ربه الکبری" (النجم ۱۸) یعنی بیشک انہوں نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبز رفرف کو دیکھا جس نے افق آسمان کو چھپا لیا تھا۔

(۵۲) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم، نا هداب بن خالد، نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانی وسلیمان التیمی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنه ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وآله وسلم قال مررت علی موسی لیلة اسری بی عند الکثیب الاحمر وهو قائم یصلی فی قبره. صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات میں کثیب احمر کے پاس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی قبر انور میں کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے۔

(۵۳) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی زهیر بن حرب، نا حجین بن المثنی، نا عبدالعزیز وهو ابن ابی سلمة عن

عبداللّٰه بن الفضل عن ابی سلمة بن عبدالرحمن عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم لقد رایتنی فی الحجر وقریش تسالنی عن مسرای فسالتنی عن اشیاء من بیت المقدس لم اثبتها فکربت کربا ما کربت مثله قط فرفعه اللّٰه لی انظر الیه ما یسالونی عن شیء الا انباتهم وقد رایتنی فی جماعة من الانبیاء فاذا موسی قائم یصلی فاذا رجل ضرب جعد کانه من رجال شنوة واذا عیسی ابن مریم قائم یصلی اقرب الناس به شبها عروة بن مسعود الثقفی.واذا ابراهیم قائم یصلی اشبه الناس به صاحبکم یعنی نفسه فجاء ت الصلاة فامتهم فلما فرغت من الصلاة قال لی قائل یا محمد هٰذا مالك صاحب النار فسلم علیه فالتفت الیه فبدأنی بالسلام. صحیح.

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

فرماتے ہیں ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میں نے اپنے آپ کو مقام حجر میں دیکھا درآنحالیکہ قریش مجھ سے میری معراج کے متعلق پوچھ رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی ایسی چیزوں کے متعلق پوچھا جنہیں میں نے اچھی طرح نہیں پہچانا تھا تو مجھ کو ایسا صدمہ ہوا کہ ویسا صدمہ اور رنج کبھی نہیں ہوا۔ تب اللہ تعالیٰ نے میرے لئے پردہ اٹھا دیا میں اس چیز کی طرف دیکھتا جس چیز کے بارے میں مجھ سے وہ سوال کرتے اور ان کو اس کے متعلق بتا دیتا اور میں نے خود کو انبیاء کرام علیہم السلام کی جماعت میں دیکھا تو میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے ہیں۔ دیکھا تو ایک گھونگریالے بالوں والا آدمی تھا گویا وہ شنوہ قبیلے کے مردوں کی مانند تھا۔ پھر حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو دیکھا کہ کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے ہیں۔ لوگوں میں سے ان سے زیادہ مشابہت میں قریب عروہ بن مسعود ثقفی ہیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے ہیں۔ لوگوں میں سے ان کے زیادہ مشابہہ تمہارا ساتھی ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا آپ مراد لیا۔ پھر نماز کا وقت آیا تو میں نے ان کی امامت کروائی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو ایک کہنے والے نے مجھ سے کہا کہ یہ حضرت مالک علیہ السلام داروغہ جہنم ہیں۔ انہیں سلام کہیں تو میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے پہلے مجھے سلام کیا۔

(۵٤) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى، انا محمد بن يوسف. نا محمد بن اسماعيل حدثنى احمد بن صالح، نبا ابن وهب اخبرنى يونس عن ابن شهاب قال ابو سلمة سمعت جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنه قال سمعت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم يقول لما كذبنى قريش قمت فى الحجر فجلى الله لى بيت المقدس فطفقت اخبرهم عن آياته وانا انظر اليه. صحيح.

❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا کہ ''جب قریش نے (واقعہ معراج میں) میری تکذیب کی تو میں مقام حجر میں کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بیت المقدس کو ظاہر فرما دیا۔ تب میں انہیں اس کی نشانیوں کے بارے میں بتانے لگا درآنحالیکہ میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

(۵۵) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى، انا محمد بن يوسف، نبا محمد بن اسماعيل، نبا احمد بن يزيد بن ابراهيم ابو الحسن الحرانى. نا زهير بن معاوية، نا ابو اسحاق عن البراء بن عازب يقول جاء ابوبكر الى ابى فى منزله فاشترى منه رحلا فقال لعازب ابعث معى ابنك يحمله معى الى منزلى فقال لى اى بنى احمله فحملته وخرج ابى معه ينتقد ثمنه فقال له ابى يا ابابكر حدثنى كيف صنعتما حين سريت مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم قال نعم اسرينا ليلتنا ومن الغد حتىٰ قام قائم الظهيرة وخلا الطريق لا يمر فيه احد فرفعت لنا صخرة لها ظل لم تات عليه الشمس فنزلنا عنده وسويت للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم مكانا بيدى ينام عليه وبسطت عليه فروة فقلت نم يا رسول الله وانا انفض ما حولك فنام وخرجت انفض ما حوله فاذا انا براع مقبل بغنمه الى الصخرة يريد منها مثل الذى اردنا فقلت لمن انت يا غلام قال لرجل من اهل المدينة او مكة قلت افى غنمك لبن قال نعم قلت افتحلب قال نعم فاخذ شاة فقلت انفض الضرع من التراب والشعر والقذى فحلب فى قعب

كثبة من لبن ومعي اداوة حملتها للنبي صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم يرتوى فيها يشرب ويتوضا فاتيت النبي صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم فكرهت ان اوقظه فوافقتهٗ حتىٰ استيقظ فصببت من الماء على اللبن حتىٰ برد اسفله فقلت اشرب يا رسول الله قال فشرب حتىٰ رضيت ثم قال الم يان للرحيل قلت بلى قال فارتحلنا بعد ما مالت الشمس واتبعنا سراقة بن مالك فقلت اتينا يا رسول الله فقال لاتحزن ان الله معنا فدعا عليه النبي صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم فارتطمت به فرسه الى بطنها ارى فى جلد من الارض شك زهير فقال انى اراكما قد دعوتما على فادعوا لى فوالله لكما ان ارد عنكما الطلب فدعا له النبي صلى الله تعالىٰ عليهٖ واٰله وسلم فنجا فجعل لا يلقى احدا الا قال كفيتم ما هنا فلايلقى احدا الا رده قال ووفى لنا. صحيح.

✤ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے والد گرامی کے پاس ہمارے گھر آئے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا اور میرے والد عازب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اپنے بیٹے کو میرے ساتھ بھیجیں کہ میرے ساتھ مل کر میرے گھر تک اٹھا لے جائے۔ تو والد صاحب نے کہا کہ بیٹے اٹھا لے تو میں نے اسے اٹھا لیا۔ میرے والد صاحب بھی ان کے ساتھ رقم کی جانچ پرکھ کے لئے نکلے تو والد صاحب نے کہا اے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ سے بیان کیجیے کہ جب آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رات کو سفر کیا تو آپ دونوں نے کیا کیا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں! ہم نے ایک رات اور اس سے اگلے دن سفر کیا حتیٰ کہ جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہو گیا اور راستہ اس طرح خالی ہو گیا کہ اس میں کوئی بھی نہیں گزر رہا تھا تو ہمارے لئے ایک چٹان ظاہر ہوئی جس کا سایہ تھا وہاں دھوپ نہیں آتی تھی۔ ہم وہیں اتر پڑے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سونے کے لئے اپنے ہاتھوں کے ساتھ جگہ ہموار کی اور اس پر ایک کھال بچھائی اور عرض کی یا رسول اللہ! آپ سو جائیں میں آپ کے گرداگرد تکتا رہوں گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو گئے اور میں دشمنوں کا خیال رکھنے کے لئے باہر نکل آیا۔ اچانک میں نے ایک چرواہا دیکھا جو اپنا ریوڑ چٹان کی طرف لا رہا تھا۔ وہ بھی چٹان کے پاس سائے میں ستانے کے لئے آ رہا تھا تو میں نے اس سے کہا

اے نوجوان! کس کا بیٹا ہے؟ تو اس نے کہا کہ مدینہ یا مکہ کے ایک آدمی کا۔ تو میں نے کہا کہ کیا تیرے ریوڑ میں دودھ دینے والی کوئی بکری ہے؟ اس نے کہا۔ ہاں! تو میں نے کہا کہ کیا تو اسے دوہنے لگا ہے؟ اس نے کہا ہاں! دوہوں گا۔ پھر ایک بکری پکڑی تو میں نے کہا کہ کھیری پر جو مٹی، بال اور گندگی وغیرہ لگی ہے اسے جھاڑ لینا۔ پھر اس نے ایک بڑے پیالے میں تھوڑا سا دودھ دوہا۔ میرے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک برتن رکھا تھا جس میں آپ پانی پیتے پلاتے اور وضو فرماتے تھے۔ اس میں دودھ لے کر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوئے ہوئے تھے) تو میں نے آپ کو بیدار کرنا پسند نہ کیا اور کھڑا رہا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے تو میں نے دودھ پر تھوڑا پانی انڈیلا تاکہ اس کا نچلا حصہ بھی ٹھنڈا ہو جائے پھر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دودھ پیجئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ پیا حتیٰ کہ میں خوش ہو گیا پھر ارشاد فرمایا کہ کیا کوچ کا وقت قریب نہیں آیا۔ میں نے کہا کیوں نہیں؟ تو ہم نے دھوپ کے تھوڑا ڈھلنے کے بعد کوچ کیا تو سراقہ بن مالک ہمارے پیچھے آ گیا۔ میں نے کہا کہ یارسول اللہ! اس نے ہمیں آلیا ہے تو ارشاد فرمایا غم مت کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لئے بددعا فرمائی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا اس کی کھال زمین میں دکھائی دے رہی تھی۔ تو اس نے کہا کہ میں نے آپ دونوں کو دیکھا ہے کہ آپ نے میرے لئے بددعا کی ہے اب میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے قسم بخدا! میں تلاش کرنے والوں کو تم سے پھیر دوں گا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لئے دعا فرمائی تو اسے چھٹکارا نصیب ہوا۔ بعد ازاں وہ جسے بھی ملا اسے یہی کہا کہ ادھر میں کافی ہوں۔ تو اس طرح وہ جسے بھی ملا اسے واپس لوٹا دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے ہمارے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کیا۔

(٥٦) حدثنا ابو المظفر محمد بن احمد التميمي، انا ابو محمد عبدالرحمن بن عثمان المعروف بابن ابي نصر، انا خيثمة بن سليمان، نا ابو قلابة الرقاشي، نبا حبان بن هلال وعفان بن مسلم قالا نا همام بن يحيى، نا ثابت البناني عن انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه ان ابا بكر الصديق رضي الله تعالىٰ عنه حدثهم قال نظرت الى اقدام المشركين فوق رؤوسنا ونحن في الغار فقلت يا رسول الله لو ان احدهم نظر تحت قدميه ابصرنا فقال يا ابابكر ما ظنك باثنين الله ثالثهما۔

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان فرمایا کہ میں نے اپنے سروں کے اوپر (ہجرت کے وقت) مشرکین مکہ کے پاؤں دیکھے اس وقت ہم غار میں تھے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کے نیچے دیکھے تو ہمیں دیکھ لے گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوبکر! ان دو بندوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن میں تیسرا اللہ رب العزت ہے۔

(۵۷) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد بن عبدالله النعيمى، انبا محمد بن يوسف، نبا محمد بن اسماعيل، نبا عبدالله بن منير سمع عبدالله بن بكر ثنا حميد عن انس رضى الله تعالى عنه قال سمع عبدالله بن سلام بمقدم رسول الله صلى الله تعالى عليه واٰله وسلم وهو فى ارض يحترف فاتى النبى صلى الله تعالى عليه واٰله وسلم فقال انى اسالك عن ثلاث لا يعلمهن الا نبى فما اول اشراط الساعة وما اول طعام اهل الجنة وما ينزع الولد الى ابيه او الى امه قال اخبرنى بهن جبريل انفا قال جبريل قال نعم قال ذاك عدو اليهود من الملائكة فقرا هذه الاية: (من كان عدوا لجبريل فانه نزله عليه قلبك باذن الله) (البقرة:۹۷) اما اول اشراط الساعة فنار تحشر الناس من المشرق الى المغرب واما اول طعام ياكله اهل الجنة فزيادة كبد حوت واذا سبق ماء الرجل ماء المراة نزع الولد واذا سبق ماء المراة نزعت قال اشهد ان لا اله الا الله واشهد انك رسول الله ان اليهود قوم بهت وانهم ان يعلموا باسلامى قبل ان تسالهم يبهتونى فجاء ت اليهود فقال اى رجل عبدالله فيكم قالوا خيرنا وابن خيرنا وسيدنا وابن سيدنا قال ارايتم ان اسلم عبدالله بن سلام قالوا اعاذه الله من ذلك فخرج عبدالله فقال اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله فقالوا شرنا وابن شرنا فانتقصوه قال هٰذا الذى كنت اخاف يا رسول الله. صحيح.

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

''حضرت عبداللہ بن سلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے متعلق سنا۔ اس وقت وہ

اس جگہ تھے جہاں اپنے اہل وعیال کے لئے کمائی کرتے تھے تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں آپ سے ان تین چیزوں کے متعلق پوچھوں گا جنہیں صرف نبی ہی جانتا ہو سکتا ہے۔ پہلی یہ ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی کیا ہے؟ دوسری یہ ہے کہ جنتیوں کا پہلا کھانا کیا ہوگا اور تیسری یہ ہے کہ بچہ اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے یا ماں کے مشابہ ہوتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ان کے بارے میں ابھی ابھی مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ہے۔ تو انہوں نے کہا وہ جبرائیل؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جبرائیل۔ تو انہوں نے کہا فرشتوں میں سے وہی یہودیوں کا دشمن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی "من كان عدوا لجبريل فانه نزله على قلبك باذن الله" (البقرہ ۹۷) جو جبرائیل علیہ السلام کا دشمن ہوا (وہ خدا کا دشمن ہے) کیونکہ اس نے تو اس کو اللہ کے حکم سے آپ کے دل پر اتارا ہے۔ جہاں تک قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی کا تعلق ہے تو وہ ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کرے گی اور جنتیوں کا پہلا کھانا مچھلی کا جگر ہوگا اور جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجاتا ہے تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کا پانی غالب ہو تو ماں کے مشابہ ہوتا ہے تو انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور یہودی بہت جھوٹ باندھنے والے لوگ ہیں اس سے پہلے کہ آپ ان سے سوال کریں اگر انہوں نے میرے اسلام قبول کرنے کے بارے میں جان لیا تو وہ مجھ پر بہت بڑے بڑے جھوٹ باندھیں گے تو وہ یہودیوں کے پاس آئے اور انہیں کہا کہ عبداللہ تم میں سے کیسا آدمی ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم میں سے بہترین اور بہترین آدمی کا بیٹا اور ہمارا سردار اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ کہا کہ اگر عبداللہ بن سلام اسلام قبول کر لے تو تمہارا کیا خیال ہوگا۔ تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بچائے رکھے تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ تب وہ کہنے لگے کہ ہم میں سے برا اور برے کا بیٹا عبداللہ ہے اور اسی طرح بدگوئی کرنے لگے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں اسی چیز سے ڈرتا تھا۔

(۵۸) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا ابو منصور محمد بن محمد بن سمعان، نا ابو جعفر محمد بن احمد بن عبدالجبار الریانی، نا حمید بن

زنجویه، نا النضر بن شمیل، نا عوف هو ابن ابی جمیلة عن زرارة بن اوفی عن عبدالله بن سلام قال لما قدم النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم المدینة انجفل الناس وقیل قد قدم النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم وجئت فیمن جاء قال فلما بینت وجهه عرفت ان وجهه لیس بوجه کذاب فکان اول ما قال یا ایها الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا والناس نیام تدخلوا الجنة بسلام۔

✤✤ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ جلدی سے آپ کی طرف بھاگنے لگے اور کہا جانے لگا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں تو جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف گئے ان میں میں بھی شامل تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور واضح اور ظاہر ہوا تو میں نے جان لیا کہ یہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہے اور سب سے پہلی بات جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ اے لوگو سلام (السلام علیکم) پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، اور اس وقت نماز ادا کرو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(۵۹) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا مسلم بن الحجاج حدثنی الحسن بن علی الحلوانی، نا ابوتوبة وهو الربیع بن نافع، نا معاویة یعنی ابن سلام عن زید یعنی اخاه انه سمع ابا سلام قال حدثنی ابو اسماء الرحبی ان ثوبان مولی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم حدثه قال کنت قائما عند رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم فجاء حبر من احبار الیهود فقال جئت اسالك فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم : اینفعك شیء ان حدثتك قال اسمع باذنی فنکت رسول اللّٰه بعود معه فقال سل فقال الیهودی این یکون الناس (یوم تبدل الارض غیر الارض والسماوات) (ابراهیم : من الایة ۴۸) فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم :هم فی الظلمات دون الجسر قال فمن اول الناس اجازة قال فقراء المهاجرین قال

الیھودی فما تحفتھم حین یدخلون الجنة قال زیادة کبد النون قال فما غذاؤھم علی اثرھا قال ینحر لھم ثور الجنة الذی کان یاکل من اطرافھا قال فما شرابھم علیه قال من عین تسمی سلسبیل قال صدقت قال وجئت اسالك عن شیء لا یعلمه احد من اھل الارض الا نبی او رجل او رجلان اسالك عن الولد قال ماء الرجل ابیض وماء المراة اصفر فاذا اجتمعا فعلا منی الرجل منی المراة اذکر باذن اللّٰہ واذا علامنی المراة منی الرجل آنث باذن اللّٰہ قال الیھودی لقد صدقت وانك لنبی ثم انصرف فذھب فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم :لقد سالنی ھٰذا عن الذی سالنی عنه وما لی علم بشیء منه حتی آتانی اللّٰہ به. صحیح.

❖❖ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھڑا تھا کہ ایک یہودی عالم آیا اور کہنے لگا کہ میں آپ سے سوال کرنے آیا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اگر میں تجھ سے بیان کروں تو کیا تجھے کوئی چیز نفع پہنچائے گی۔ تو اس نے کہا کہ میں غور سے سنوں گا۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چھڑی یا لکڑی زمین پر ماری اور فرمایا پوچھو۔ تو اس یہودی نے کہا کہ لوگ اس دن کہاں ہوں گے ''یوم تبدل الارض غیر الارض والسماوات (ابراہیم ۴۸) جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور تمام آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بغیر پل کے تاریکیوں میں ہوں گے۔ اس نے کہا کہ سب سے پہلے لوگوں میں سے کسے آگے بڑھنا نصیب ہوگا تو فرمایا کہ مہاجرین۔ یہودی نے کہا کہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو انہیں کیا تحفہ دیا جائے گا۔ تو فرمایا مچھلی کا جگر۔ اس نے کہا کہ اس کے بعد ان کی غذا کیا ہوگی۔ تو فرمایا کہ ان کے لئے جنت کا وہ بیل قربان کیا جائے گا جو اس کے اطراف میں چرتا تھا تو اس نے پوچھا کہ وہاں وہ کیا پئیں گے تو فرمایا کہ سلسبیل نامی ایک چشمے کا پانی پئیں گے۔ اس نے کہا کہ آپ نے سچ کہا۔ پھر کہنے لگا کہ میں آپ سے کچھ اور ایسی چیزوں کے متعلق پوچھنے آیا ہوں جنہیں اہل زمین میں سے صرف نبی یا ایک دو آدمی اور جانتے ہیں ان کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ میں آپ سے بچے کے بارے میں پوچھتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ

مرد کی منی سفید اور عورت کی زرد ہوتی ہے۔ جب یہ دونوں اکٹھی ہوں اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب آجائے تو لڑکا پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آجائے تو اللہ کے حکم سے بیٹی یا لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ تب اس یہودی نے کہا کہ آپ نے سچ کہا اور حقیقت میں آپ نبی ہیں۔ پھر وہ واپس مڑا اور چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

اس نے مجھ سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا ہے ان میں سے کسی چیز کے متعلق علم نہ تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا علم مجھے عطا فرمایا۔

(٦٠) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد النعيمی، انا محمد بن يوسف، نبا محمد بن اسماعيل، نبا اسحق عن جرير عن ابی حيان عن ابی زرعة عن ابی هريرة رضی الله تعالٰی عنه ان رسول الله صلی الله تعالٰی عليه واٰله وسلم كان يوما بارزا للناس اذ اتاه رجل يمشی فقال يا رسول الله ما الايمان قال الايمان ان تومن بالله وملائكته وكتابه ورسوله ولقائه وتومن بالبعث الآخر قال يا رسول الله ما الاسلام قال الاسلام ان تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلاة المكتوبة وتوتی الزكاة المفروضة وتصوم رمضان قال يا رسول الله ما الاحسان قال الاحسان ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك قال يا رسول الله متی الساعة قال ما المسؤول عنها باعلم من السائل ولكن ساحدثك عن اشراطها اذا ولدت المراة ربتها فذٰلك من اشراطها واذا كان الحفاة العراة رؤوس الناس فذٰلك من اشراطها واذا تطاول رعاء البهم فی البنيان فذاك من اشراطها فی خمس لا يعلمهن الا الله (ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث ويعلم ما فی الارحام) الی قوله: (ان الله عليم خبير) (لقمان ٣٤) ثم انصرف الرجل فقال ردوا علی فاخذوا ليردوا فلم يروا شيئا فقال هٰذا جبرئيل جاء يعلم الناس دينهم. صحيح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے سامنے تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی پیدل چلتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ تو فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور اس سے ملاقات پر ایمان لائے اور دوبارہ اٹھائے جانے (زندہ کئے جانے) پر ایمان لائے۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ تو فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، فرض نمازیں قائم کرے، فرض زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟ تو فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے (اور اگر ایسا نہ ہو سکے) اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ تو فرمایا جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سائل سے زیادہ اس بارے میں نہیں جانتا۔ البتہ میں آپ کو اس کی علامات بتاتا ہوں جب عورت (لونڈی) اپنی مالکہ کو جنے گی یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب ننگے پاؤں ننگے بدن والے لوگوں کے سردار ہوں گے تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب بکریاں چرانے والے عمارتوں پر فخر کریں گے تو یہ قیامت کی نشانی ہے۔ یہ ان پانچ چیزوں میں سے ہے جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ''ان اللّٰہ عندہ علم الساعة وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام'' سے لے کر فرمان باری تعالیٰ ''ان اللّٰہ علیم خبیر'' (لقمان ۳۴) یعنی بیشک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی بارش اتارتا ہے اور جو کچھ رحموں میں ہے وہ جانتا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا (عمل) کمائے گا اور نہ کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ وہ کس سرزمین پر مرے گا بیشک اللہ خوب جاننے والا ہے خبر رکھنے والا ہے۔ پھر وہ آدمی واپس لوٹ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اسے دوبارہ میرے پاس لاؤ تو لوگ اسے واپس لانے کے لئے گئے تو انہیں کچھ دکھائی نہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ جبرائیل علیہ السلام تھے لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔

(٦١) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبدالعزیز بن عبداللّٰہ بن ابراھیم بن سعد عن ابیه عن جده عن سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال رایت رسول

اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم یوم احد ومعه رجلان یقاتلان عنه علیهما ثیاب بیض کاشد القتال ما رایتهما قبل ولا بعد.

❖ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یوم احد میں دیکھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دو آدمی تھے جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ دونوں خوب لڑ رہے تھے میں نے نہ ہی اس سے پہلے کبھی ان دونوں کو دیکھا اور نہ ہی بعد میں دیکھا۔

(٦٢)اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا زکریا بن یحیی، نا عبداللّٰه بن نمیر، نبا هشام عن ابیه عن عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها قالت لما رجع رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم من الخندق وضع السلاح واغتسل فاتاه جبرئیل وهو ینفض راسه من الغبار فقال قد وضعت السلاح واللّٰه ما وضعته اخرج الیهم قال النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم : فاین فاشار الی بنی قریظة فاتاهم رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم فنزلوا علی حکمه فرد الحکم الی سعد.

(۶۲) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔فرماتی ہیں کہ

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ خندق سے واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہتھیار اتارے اور غسل فرمایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اس حال میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہ وہ اپنے سر سے گرد جھاڑ رہے تھے تو انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہتھیار اتار دیئے ہیں۔قسم بخدا! میں نے تو ابھی نہیں اتارے ان کی طرف نکلئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہاں؟ تو انہوں نے بنو قریظہ کی جانب اشارہ کیا۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر قلعہ سے نیچے اتر آئے۔تب فیصلہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہاتھ دے دیا گیا۔

(٦٣)اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا موسی، نا جریر بن حازم عن حمید بن هلال عن انس رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال کانی انظر الی الغبار ساطعا فی زقاق بنی غنم

موکب جبریل حتیٰ سار رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه واٰله وسلم الی بنی قریظة.

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

فرماتے ہیں کہ ''گویا کہ میں اس غبار کو دیکھ رہا ہوں جو بنی غنم کے کوچہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کی سواری میں پھیلا ہوا تھا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو قریظہ کی طرف چلے۔

☆☆☆

باب نمبر ۷

باب ماخص به من الكرامات يوم القيامة

قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ مخصوص اعزازات

(٦٤) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى الجلودى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج حدثنى الحكم بن موسى، انا هقل يعنى ابن زياد عن الاوزاعى حدثنى ابو عمار حدثنى عبدالله بن فروخ قال ابو هريرة قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم: انا سيد ولد آدم يوم القيامة واول من ينشق عنه القبر واول شافع واول مشفع. صحيح.

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا، سب سے پہلے مجھ پر سے قبر پھٹے گی اور میں پہلا سفارش کرنے والا اور پہلا سفارش قبول کئے جانے والا ہوں گا۔

(٦٥) واخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، انا ابراهيم بن محمد بن يوسف، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوكريب محمد بن العلاء، نا معاوية بن هشام عن سفيان عن مختار بن فلفل عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم: انا اكثر الانبياء تبعا يوم القيامة وانا اول من يقرع باب الجنة. صحيح.

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

قیامت کے دن میں پیروکاروں کے لحاظ سے سب انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ ہوں گا (میرے امتی زیادہ ہوں گے) اور میں ہی وہ پہلا آدمی ہوں جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔

(٦٦)اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، نا ابراهيم بن محمد ابن سفيان، نا مسلم بن الحجاج حدثني عمرو بن محمد الناقد وزهير بن حرب قالا، نا هاشم بن القاسم، نا سليمان بن المغيرة عن ثابت عن انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم :آتى باب الجنة يوم القيامة فاستفتح فيقول الخازن من انت فاقول محمد فيقول بك امرت لا افتح لاحد قبلك. صحيح.

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

قیامت کے دن میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اسے کھلوانے کے لئے دستک دوں گا تو خازن جنت کہے گا کہ آپ کون ہیں؟ تو میں کہوں گا کہ میں محمد (فداہ امی وابی) ہوں تو وہ کہے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہی حکم دیا گیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کسی کے لئے بھی نہیں کھولوں گا۔

(٦٧)اخبرنا الامام ابو على الحسين بن محمد القاضى، نا ابو محمد عبدالله بن يوسف بن محمد بن باهوية الاصبهانى، نا ابوبكر محمد بن الحسين القطان، نا محمد بن حيويه، انا سعيد بن سليمان، نا منصور بن ابى الاسود، نا الليث عن الربيع بن انس عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم : انا اولهم خروجا اذا بعثوا وانا قائدهم اذا وفدوا وانا خطيبهم اذا انصتوا وانا مستشفعهم اذا حبسوا وانا مبشرهم اذا ايسوا الكرامة والمفاتيح يومئذ بيدى وانا اكرم ولد آدم يطوف على الف خادم كانهم بيض مكنون او لولو منثور. غريب.

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا تو میں سب سے پہلے نکلوں گا، جب وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا، جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ان کی طرف سے عرض کروں گا جب انہیں روک لیا جائے گا تو میں ان کی سفارش کروں گا اور جب وہ اعزاز سے مایوس ہو جائیں گے تو میں انہیں خوشخبری سناؤں گا۔ اس دن کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی میں اولاد آدم میں سے معزز ترین ہوں گا ایک ہزار خادم میرے گرد گھومیں گے گویا کہ وہ پوشیدہ سفید انڈے یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔

(٦٨) اخبرنا ابو علی حسان بن سعید المنیعی، انا ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش الزیادی، انا ابوبکر محمد بن الحسین القطان، نا ابوالحسن احمد بن یوسف السلمی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن همام بن منبه قال، نا ابوهریرة رضی الله تعالٰی عنه عن محمد رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واله وسلم قال نحن الآخرون السابقون یوم القیامة بید انهم اوتوا الکتاب من قبلنا واوتیناه من بعدهم فهذا یومهم الذی فرض علیهم فاختلفوا فیه فهدانا الله له فهم لنا فیه تبع فالیهود غدا والنصاری بعد غد.

صحیح۔

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ہم سب سے آخر میں آئے اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ مگر یہ کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب عطا کی گئی اور ہمیں ان کے بعد عطا کی گئی۔ یہ دن (جمعۃ المبارک) ان کا وہ دن ہے جو ان پر فرض کیا گیا تھا تو انہوں نے اس میں اختلاف کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی راہ دکھائی لہٰذا وہ اس میں ہمارے پیروکار ہیں تو یہودیوں نے ہفتے کو اور نصرانیوں نے اتوار کو اختیار کیا۔

(٦٩) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر، انا محمد بن عیسی الجلودی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا قتیبة بن سعید، نا جریر عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واله وسلم مثل معناه

وقال نحن الآخرون الاولون یوم القیامة ونحن اول من یدخل الجنة.
صحیح.

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی معنی کی مثل ارشاد فرمایا کہ ہم آخر میں آنے والے قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے اور ہم وہ پہلے ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے۔

(۷۰) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا منصور محمد بن محمد بن سمعان، نا ابو جعفر محمد بن احمد بن عبدالجبار الریانی، نا حمید بن زنجویه، نا عبداللّٰہ بن یزید المقری، نا حیوة عن کعب بن علقمة عن عبدالرحمن بن جبیر عن عبداللّٰہ بن عمرو بن العاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنهما ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والٰہٖ وسلم قال اذا سمعتم الموذن فقولوا کمثل ما یقول ثم صلوا علی فمن صلی علی صلاة صلی اللّٰہ علیه بها عشرا ثم سلوا لی الوسیلة فانها منزلة فی الجنة لا تنبغی ان تکون الا لعبد من عباد اللّٰہ وانا ارجو ان اکون انا هو فمن سال لی الوسیلة حلت علیه الشفاعة. صحیح.

❖ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
جب تم موذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اسی طرح کہو جیسے موذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو جس نے ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجا تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کو دس رحمتوں سے نوازے گا۔ پھر میرے لئے وسیلہ کی دعا کرو کیونکہ یہ جنت میں ایک منزل ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کسی خاص بندے کو عطا ہوگی اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا تو جس نے میرے لئے وسیلے کی دعا کی میری شفاعت اس کے لئے حلال ہوگی۔

(۷۱) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبداللّٰہ الصالحی، انا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، ناحاجب بن احمد الطوسی، نا عبدالرحیم بن منیب، نایعلی عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال:

قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه والہٖ وسلم : ان لکل نبی دعوة مستجابة وانی اخبات دعوتی شفاعة لامتی وهی نائلة منکم ان شاء اللّٰه من مات لا یشرك باللّٰه شیئا. صحیح.

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کے لئے ایک قبول شدہ دعا ہوتی ہے۔ میں نے اس دعا کو اپنی امت کی سفارش کے لئے محفوظ کرلیا ہے۔ انشاء اللہ! جو آدمی اس طرح فوت ہوا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا اسے شفاعت پہنچے گی۔

(۷۲)اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نبا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نبا مسلم بن الحجاج، نبا یونس بن عبدالاعلی الصدفی، نبا ابن وهب اخبرنی عمرو بن الحارث ان ابابکر بن سوادة حدثه عن عبدالرحمن بن جبیر عن عبداللّٰه بن عمرو بن العاص رضی اللّٰه تعالٰی عنهما ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه والہٖ وسلم تلا قول اللّٰه تعالٰی فی ابراهیم : (رب انهن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانه منی) (ابراهیم ۳۶) الایة. وقال عیسی : (ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزیز الحکیم) (المائدة : ۱۱۸) فرفع یدیه فقال : اللهم امتی امتی وبکی فقال اللّٰه عز وجل یا جبریل اذهب الی محمد وربك اعلم فسله ما یبکیه فاتاه جبریل فساله فاخبره رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه والہٖ وسلم بما قال واللّٰه اعلم فقال اللّٰه یا جبریل اذهب الی محمد فقل انا سنرضیك فی امتك ولا نسوؤك. صحیح.

❖ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان عالیشان تلاوت فرمایا''رب انهن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانه منی'' (ابراہیم ۳۶) یعنی اے میرے رب! ان (بتوں) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر ڈالا ہے پس جس نے میری پیروی کی وہ تو میرا ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا''ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزیز

الحکیم" (المائدہ ۱۱۸) یعنی اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے (ہی) بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی بڑا غالب حکمت والا ہے۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ بلند فرمائے اور فرمایا۔ اے اللہ! میری امت! میری امت! اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو پڑے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرائیل علیہ السلام! محمد (فداہ امی وابی) کے پاس جاؤ اور ان سے رونے کا سبب پوچھو حالانکہ تمہارا رب سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بتایا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اللہ تعالیٰ اسے بہتر جانتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرائیل علیہ السلام! محمد (فداہ امی وابی) کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ عنقریب ہم آپ کو آپ کی امت کے معاملے میں راضی فرما دیں گے اور آپ کو رنجیدہ نہیں کریں گے۔

(۷۳) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد بن عبدالله النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل حدثنی محمد بن مقاتل، انا عبدالله، انا ابوحيان التيمی عن ابی زرعة عن عمرو بن جرير عن ابی هريرة رضی الله تعالٰی عنه قال اتی رسول الله صلی الله تعالٰی عليه واٰله وسلم بلحم فرفع اليه الذراع وكانت تعجبه فنهش منها نهشة ثم قال انا سيد الناس يوم القيامة فهل تدرون مما ذلك يجمع الله الناس الاولين والآخرين فی صعيد واحد يسمعهم الداعی وينفذهم البصر وتدنوا الشمس فيبلغ الناس من الغم والكرب مالا يطيقون ولا يحتملون فيقول الناس الا ترون ما قد بلغكم الا تنظرون من يشفع لكم الی ربكم فيقول بعض الناس لبعض عليكم بآدم فياتون آدم فيقولون انت ابو البشر خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامر الملائكة فسجدوا لك اشفع لنا الی ربك الا تری الی ما نحن فيه الا تری الی ماقد بلغنا فيقول آدم ان ربی قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله انه قد نهانی عن الشجرة فعصيتهٗ نفسی نفسی نفسی اذهبوا الی غيری اذهبوا الی نوح فياتون نوحا فيقولون يا نوح انت اول الرسل الی اهل الارض وقد سماك الله عبدا شكورا اشفع لنا الی ربك الا تری الی ما نحن فيه فيقول ان ربی قد غضب اليوم غضبالم يغضب مثله ولا

يغضب بعده مثله وانه قد كانت لى دعوة دعوتها على قومى نفسى نفسى نفسى اذهبوا الى غيرى اذهبوا الى ابراهيم فياتون ابراهيم فيقولون يا ابراهيم انت نبى الله وخليله من اهل الارض اشفع لنا الى ربك الا ترى الى ما نحن فيه فيقول لهم ان ربى قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وانى قد كذبت ثلاث كذبات فذكر هن ابو حيان فى الحديث نفسى نفسى نفسى اذهبوا الى غيرى اذهبوا الى موسى فياتون موسى فيقولون يا موسى انت رسول الله فضلك الله برسالاته وبكلامه على الناس اشفع لنا الى ربك اما ترى الى ما نحن فيه فيقول ان ربى قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وانى قد قتلت نفسا لم اومر بقتلها نفسى نفسى نفسى اذهبوا الى غيرى اذهبوا الى عيسى فياتون عيسى فيقولون يا عيسى انت رسول الله وكلمته القاها الى مريم وروح منه وكلمت الناس فى المهد اشفع لنا الى ربك الا ترى الى ما نحن فيه فيقول عيسى ان ربى قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله ولم يذكر ذنبا نفسى نفسى نفسى اذهبوا الى غيرى اذهبوا الى محمد فياتون محمدا فيقولون يا محمد انت رسول الله وخاتم الانبياء وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر اشفع لنا إلى ربك ألا ترى الى ما نحن فيه فأنطلق فآتى تحت العرش فاقع ساجدا لربى ثم يفتح الله على من محامد وحسن الثناء عليه شيئا لم يفتحه على احد قبلى ثم يقال يا محمد ارفع راسك سل تعطه واشفع تشفع فارفع راسى فاقول امتى يا رب امتى يا رب امتى يا رب فيقال يا محمد ادخل من امتك من لاحساب عليهم من الباب الايمن من ابواب الجنة وهم شركاء الناس فيما سوى ذلك من الابواب ثم قال والذى نفسى بيده ان ما بين المصراعين من مصاريع الجنة كما بين مكة وهجر وكما بين مكة وبصرى. صحيح.

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

"رسول اللہ ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا اور آپ ﷺ کو بازو کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ بازو کا گوشت پسند فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے اس سے ایک ٹکڑا دانتوں کے ساتھ نوچ کر کھایا۔ پھر فرمایا۔ قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تم اس کی وجہ اور سبب جانتے ہو۔ اللہ تعالیٰ تمام اگلوں اور پچھلوں کو ایک ہی سرزمین میں جمع فرمائے گا ایسے کہ بلانے والا ان کو سنا سکے گا، نگاہ ان پر حاوی ہوگی اور سورج قریب آجائے گا تو ان لوگوں کو ایسا غم و کرب پہنچے گا کہ جس کی نہ وہ طاقت رکھتے ہوں گے اور نہ ہی اسے برداشت کر سکتے ہوں گے تب وہ کہیں گے کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا کہ تمہیں کیا تکلیف پہنچی ہے۔ کیا تمہیں کوئی ایسا آدمی دکھائی نہیں دیتا جو تمہارے رب کے ہاں تمہاری سفارش کرے۔ تو بعض لوگ بعض سے کہیں گے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلو تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے تخلیق فرمایا اور اپنی جانب سے آپ میں روح پھونکی اور ملائکہ کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ اپنے رب کے ہاں ہماری سفارش کیجئے کیا آپ ہماری تکلیف اور مصیبت ہمیں پہنچی ہے اسے دیکھ نہیں رہے۔ تو حضرت آدم کہیں گے کہ آج میرا رب تعالیٰ اتنے غصے میں ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنے غصے میں نہیں ہوا اور نہ کبھی اس کے بعد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے درخت سے روکا تھا تو میں نے اس کی نافرمانی کی۔ ہائے میری جان! میری جان! کسی اور کے پاس جاؤ۔ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ تو وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے نوح علیہ السلام! آپ اہل زمین کی جانب پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو عبداً شکوراً یعنی شکر گزار بندے کا نام دیا ہے۔ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش کیجئے کیا آپ ہماری مصیبت نہیں دیکھ رہے۔ تو حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے کہ آج میرا رب تعالیٰ اتنے غصے میں ہے کہ آج سے پہلے اتنے غصے میں کبھی نہیں ہوا اور نہ کبھی اس کے بعد ہوگا۔ میرے لئے ایک خاص دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے خلاف مانگ لی۔ نفسی نفسی۔ کسی اور کے پاس جاؤ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ اے ابراہیم علیہ السلام! آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اہل زمین میں سے اللہ کے خلیل ہیں۔ اپنے رب تعالیٰ کے ہاں ہماری سفارش کریں کیا آپ ہماری تکلیف نہیں دیکھ رہے؟ تو آپ علیہ السلام کہیں گے کہ آج میرا رب تعالیٰ اتنے غصے میں ہے کہ نہ اس سے پہلے اتنے غصے میں ہوا ہے اور نہ اس کے بعد ہوگا اور میں نے تین غلط بیانیاں کی ہیں۔" ابوحیان نے وہ تین

اپنی روایت کردہ احادیث میں ذکر کی ہیں''۔ نفسی! نفسی! نفسی۔ کسی اور کے پاس جاؤ۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ تو وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے موسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں پر آپ کو اپنی رسالت اور کلام کے ساتھ فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اپنے رب تعالیٰ کے ہاں ہماری سفارش کریں۔ کیا آپ ہماری تکلیف نہیں دیکھ رہے تو آپ علیہ السلام کہیں گے کہ آج میرا رب تعالیٰ اتنا غضبناک ہے کہ اس سے پہلے اتنا غضبناک نہیں ہوا اور نہ اس کے بعد ہوگا اور میں نے ایک ایسی جان کو قتل کیا تھا جس کو قتل کرنے کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا۔ نفسی! نفسی! نفسی۔ کسی اور کے پاس جاؤ۔ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے۔ اے عیسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور کلمہ جو اس نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف القاء کیا اور اسی کی جانب سے روح ہیں۔ آپ نے گہوارے میں لوگوں سے کلام کیا۔ اپنے رب تعالیٰ کے ہاں ہماری سفارش کریں کیا آپ ہماری مصیبت نہیں دیکھ رہے۔ تو آپ علیہ السلام کہیں گے کہ آج میرا رب اتنا غضبناک ہے کہ اس سے پہلے اتنا غضبناک کبھی نہیں ہوا اور نہ اس کے بعد کبھی ہوگا۔ بعد ازاں کوئی لغزش ذکر نہیں کی فرمایا۔ نفسی! نفسی! نفسی۔ کسی اور کے پاس جاؤ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ۔ تو وہ سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جائیں گے اور کہیں گے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی، پچھلی تمام لغزشیں معاف فرمادی ہیں۔ اپنے رب تعالیٰ کے ہاں ہماری سفارش فرمائیں کیا آپ ہماری تکلیف نہیں دیکھ رہے۔ تو میں چلوں گا اور عرش الٰہی کے نیچے آؤں گا اور اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اس طرح کی حمد وثناء کا طریقہ القاء فرمائے گا کہ مجھ سے پہلے کسی کو القاء نہیں کیا گیا ہوگا۔ پھر کہا جائے گا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنا سر اٹھایئے! مانگئے عطا کیا جائے گا۔ سفارش کیجیے قبول کی جائے گی تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا۔ اے رب تعالیٰ! میری امت! میری امت! تو کہا جائے گا کہ اے محمد! جنتی دروازوں کے داہنے دروازے میں سے اپنے ان امتیوں کو داخل کرلیں جن پر کوئی حساب نہیں حالانکہ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ دیگر دروازوں میں شریک تھے پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جنت کے دروازوں کے دوکواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکہ مکرمہ اور حمیر کے درمیان اور جیسے کہ مکہ مکرمہ اور بصریٰ کے درمیان فاصلہ ہوتا ہے۔

(۷۴) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد

بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا سلیمان بن حرب، نا حماد بن زید، حدثنا معبد بن هلال العنزی قال اجتمعنا ناس من اهل البصرة فذهبنا الی انس بن مالك وذهبنا معنا بثابت الیه یساله لنا عن حدیث الشفاعة فقال یا ابا حمزة هولاء اخوانك من اهل البصرة جاؤوا یسالونك عن حدیث الشفاعة فقال حدثنا محمد صلی الله تعالٰی علیه وآله وسلم قال اذا كان یوم القیامة ماج الناس بعضهم فی بعض فیاتون آدم فیقولون اشفع الی ربك فیقول لست لها ولكن علیكم بابراهیم فانه خلیل الرحمن فیاتون ابراهیم فیقول لست لها ولكن علیكم بموسی فانه كلیم الله فیاتون موسی فیقول لست لها ولكن علیكم بعیسی فانه روح الله وكلمتهٗ فیاتون عیسی فیقول لست لها لكن علیكم بمحمد فیاتونی فاقول انا لها فاستاذن علی ربی فیوذن لی ویلهمنی محامد احمده بها لا تحضرنی الأن فاحمده بتلك المحامد واخر له ساجدا فقال یا محمد ارفع راسك وقل یسمع وسل تعط واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج منها من كان فی قلبه مثقال شعیرة من ایمان فانطلق فافعل ثم اعوده فاحمده بتلك المحامد ثم اخرله ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسك وقل یسمع وسل تعط واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج منها من كان فی قلبه مثقال ذرة او خردلة من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسك وقل یسمع وسل تعط واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقول انطلق فاخرج من كان فی قلبه ادنی ادنی ادنی مثقال حبة خردلة من ایمان فاخرجه من النار فانطلق فافعل. قال معبد فلما خرجنا من عند انس قلت لبعض اصحابنا لو مررنا بالحسن وهو متوار فی منزل ابی خلیفة بما حدثناه انس بن مالك فاتیناه فسلمنا علیه فاذن لنا فقلنا له یا ابا سعید جئناك من عند اخیك انس فلم نرمثل ما حدثنا فی الشفاعة فقال هیه فحدثناه بالحدیث فانتهی الی هٰذا الموضع فقال

هيه فقلنا لم يزدلنا على هذا فقال لقد حدثني وهو جميع منذ عشرين سنة فلا يدرى انسي ام كره ان تتكلوا حدثني كما حدثكم ثم قال ثم اعود الرابعة فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع راسك وقل تعطه واشفع تشفع فاقول يا رب ائذن لى فيمن قال لا اله الا الله فيقول وعزتى وجلالى وكبريائى وعظمتى لاخرجن منها من قال لا اله الا الله.

صحیح۔

✤ حضرت معبد بن ہلال عنزی سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

بصرہ کے کچھ لوگوں نے ہمیں جمع کیا اور ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف گئے۔ ہم نے اپنے ساتھ حضرت ثابت کو بھی لے لیا تاکہ وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہمارے لئے حدیث شفاعت کے بارے میں سوال کریں تو انہوں نے فرمایا کہ اے ابوحمزہ رضی اللہ عنہ یہ آپ کے بصری بھائی ہیں۔ آپ سے حدیث شفاعت کے بارے میں پوچھنے آئے ہیں تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے بیان فرمایا کہ قیامت کے دن بعض لوگ دوسرے بعض لوگوں سے بھڑ جائیں گے اور حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ اپنے رب تعالیٰ کے ہاں سفارش کیجیے تو وہ فرمائیں گے کہ میں اس کے لئے نہیں ہوں۔ البتہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ تو وہ بھی فرمائیں گے کہ میں اس کے لئے نہیں ہوں البتہ تم حضرت موسیٰ کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں۔ تو وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ میں اس کے لئے نہیں ہوں۔ البتہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ روح اللہ اور کلمتہ اللہ ہیں تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میں اس کے لئے نہیں ہوں۔ البتہ تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلے جاؤ تو وہ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا کہ میں اس کے لئے ہوں (یعنی سفارش کرسکتا ہوں) تب میں اپنے رب تعالیٰ سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی اور مجھے ایسی تعریفات الہام کی جائیں گی کہ جن کے ساتھ میں رب تعالیٰ کی حمد بیان کروں گا اس وقت وہ مجھے یاد نہیں ہیں۔ تو میں ان تعریفات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کروں گا اور اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو کہا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر اٹھایئے اور کہیے سنا جائے گا سوال کیجیے عطا کیا جائے گا

اور سفارش کیجیے سفارش قبول کی جائے گی۔ تو میں عرض کروں گا اے رب تعالیٰ! میری امت! میری امت! تو کہا جائے گا کہ جائیے اور جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے ان میں سے نکال لائیے۔ تو میں جا کر انہیں نکال لاؤں گا پھر واپس لوٹوں گا اور ان تعریفات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کروں گا پھر سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو کہا جائے گا۔ اے محمد! سر اٹھائیے اور کہیے سنا جائے گا سوال کیجیے عطا کیا جائے گا اور سفارش کیجیے سفارش قبول کی جائے گی تو میں عرض کروں گا۔ اے رب تعالیٰ! میری امت! میری امت! تو کہا جائے گا کہ جائیے اور جس کے دل میں چیونٹی یا رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے ان میں سے نکال لائیے۔ تو میں جا کر انہیں نکال لاؤں گا۔ پھر انہی تعریفات کے ساتھ حمد بیان کروں گا اور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو کہا جائے گا اے محمد! سر اٹھائیے کہیے سنا جائے گا، سوال کیجیے عطا کیا جائے گا اور سفارش کیجیے سفارش قبول کی جائے گی تو میں عرض کروں گا اے رب تعالیٰ میری امت! میری امت! تو کہا جائے گا کہ جائیے اور جس کے دل میں کم سے کم، کم سے کم، کم سے کم رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے دوزخ سے نکال لائیے تو میں جا کر انہیں نکال لاؤں گا۔ حضرت معبد فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکل پڑے تو میں نے اپنے کچھ ساتھیوں سے کہا کہ ہم حضرت حسن کے پاس چلتے ہیں جو اس وقت حضرت ابو خلیفہ کے گھر میں قیام پذیر ہیں ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تو ہم سب ان کے پاس گئے اور سلام عرض کیا۔ انہوں نے ہمیں اندر آنے کی اجازت دے دی۔ تب ہم نے ان سے کہا کہ اے ابوسعید ہم آپ کے پاس آپ کے بھائی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہو کر آرہے ہیں تو جو انہوں نے ہم سے شفاعت کے بارے میں بیان کیا ہے اس کی مثل ہم نے نہیں سنا تو انہوں نے کہا کہ بیان کرو۔ تو ہم نے ان کے سامنے وہ حدیث بیان کی۔ جب ہم نے مذکورہ بالا مقام تک پہنچ کر حدیث بیان کرنا چھوڑ دیا تو انہوں نے کہا کہ آگے بیان کرو تو ہم نے کہا کہ اس سے زیادہ تو انہوں نے ہم سے بیان نہیں کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے تو انہوں نے بیس سال پہلے اس طرح بیان کیا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ وہ بھول گئے یا انہوں نے یہ بات ناپسند کی کہ تم اسی پر بھروسہ کر بیٹھو۔ جیسے انہوں نے تم سے بیان کیا ویسے ہی مجھ سے بھی بیان کیا۔ پھر فرمایا کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ) میں چوتھی دفعہ واپس لوٹوں گا اور انہی تعریفات کے ساتھ حمد بیان کروں گا پھر سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو کہا جائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھائیے اور کہیے عطا کیا جائے گا اور سفارش کیجیے سفارش قبول کی جائے گی تو

میں عرض کروں گا کہ اے رب تعالیٰ! جنہوں نے بھی لا الٰہ الا اللہ کہا ہے مجھے ان کے معاملے میں بھی اجازت مرحمت فرما تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مجھے میری عزت، جلال، کبریائی اور عظمت کی قسم ہے کہ میں اس میں سے ہر اس آدمی کو نکال لوں گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہوگا۔

(۷۵) اخبرنا ابو عبداللّٰه محمد بن الفضل الخرقی، انا ابو الحسن علی بن عبداللّٰه الطیسفونی، انا عبداللّٰه بن عمر الجوهری، انا احمد بن علی الکشمیهنی، نا علی بن حجر، انا اسماعیل بن جعفر، نا حمید عن انس رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه واٰله وسلم دخلت الجنة فاذا انا بنهر یجری بیاضه بیاض اللبن واحلی من العسل وحافتاه خیام اللولو فضربت بیدی فاذا الثری مسك اذفر فقلت لجبریل ما هٰذا قال الکوثر الذی اعطاك الله۔ صحیح۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ ایک نہر بہہ رہی تھی وہ دودھ کی مانند سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی تھی اسکے کنارے لولو موتیوں کے تھے۔ میں نے اس میں اپنا ہاتھ مارا تو اس کی مٹی انتہائی تیز مہکنے والی مشک تھی۔ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ یہ کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ (نہر) کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

(۷۶) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰه النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، انا سعید بن ابی مریم، نا نافع بن عمر عن ابن ابی ملیکة عن عبداللّٰه بن عمرو رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال قال النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه واٰله وسلم حوضی مسیرة شهر ماؤه ابیض من اللبن وریحه اطیب من المسك وکیزانه کنجوم السماء من یشرب فلا یظما ابدا۔ صحیح۔

❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرے حوض کی مسافت ایک ماہ کی ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اس کے پیالے اتنے ہیں جتنے آسمان کے ستارے جو اس سے پئے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

(۷۷) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي. انا محمد بن يوسف ثنا محمد بن اسماعيل ثنا سعيد بن ابي مريم ثنا محمد بن مطرف حدثني ابو حازم عن سهل بن سعد رضي الله تعالٰى عنه قال : قال النبي صلى الله تعالٰى عليه وآله وسلم انى فرطكم على الحوض من مر على شرب ومن شرب لم يظما ابدا. صحيح.

❖❖ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا جو میرے پاس سے گزرے گا اس سے پئے گا اور جو اس سے پئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

(۷۸) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، انا ابراهيم بن محمد بن سفيان، انا مسلم بن الحجاج، نا سويد بن سعيد عن مروان الفزارى عن ابي مالك الاشجعي سعد بن طارق عن ابي حازم عن ابي هريرة رضي الله تعالٰى عنه ان رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وآله وسلم قال ان حوضي ابعد من ايلة من عدن لهو اشد بياضا من الثلج واحلى من العسل ولأنيتهٔ اكثر من عدد النجوم واني لاصد الناس عنه كما يصد الرجل ابل الناس عن حوضه قالوا يا رسول الله اتعرفنا يومئذ قال نعم لكم سيماء ليست لاحد من الامم تردون على غرا محجلين من اثر الوضوء. صحيح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرا حوض اتنا طویل ہے جتنا مقام ایلہ سے مقام عدن دور ہے۔ وہ برف سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔ میں اس کے پاس سے لوگوں کو

ایسے دور ہٹاؤں گا جیسے کوئی آدمی لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے دور ہٹاتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن ہمیں پہچان لیں گے۔ فرمایا ہاں! تمہاری ایسی علامت ہوگی جو کسی دوسری امت میں نہیں ہوگی۔ وضو کے نشانات کی وجہ سے تم میرے پاس سفید (چمکدار) پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کے ساتھ آؤ گے۔

(۷۹) اخبرنا ابوالحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا زاھر بن احمد، انا ابو اسحق الھاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن خبیب بن عبدالرحمن عن حفص بن عاصم عن ابی ھریرة او عن ابی سعید الخدری ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه واٰلهٖ وسلم قال ما بین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة ومنبری علی حوضی۔ صحیح۔

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنتی باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض کے اوپر ہے۔

(۸۰)اخبرنا ابو طاھر محمد بن علی بن محمد بن بویه الزراد انا ابو القاسم علی بن احمد الخزاعی انا ابو سعید الھیثم بن کلیب، ناعیسی بن احمد العسقلانی، انا یزید بن ھارون، انا محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی ھریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه واٰلهٖ وسلم ان منبری ھٰذا علی ترعة من ترع الجنة۔

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
میرا یہ منبر جنتی حوضوں میں سے ایک حوض کے اوپر ہے۔

(۸۱)اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰہ النعیمی، انبا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا مسدد، ناحصین بن نمیر ثنا حصین بن عبدالرحمن عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال

خرج علينا رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وآلہٖ وسلم فقال عرضت على الامم فجعل يمر النبي معه الرجل والنبي معه الرجلان والنبي معه الرهط والنبي ليس معه احد ورايت سوادا كثيرا سد الافق فرجوت ان يكون امتى فقيل هٰذا موسى في قومه ثم قيل لى انظر فرايت سوادا كثيرا سد الافق فقيل لى انظر وهكذا فرايت سوادا كثيرا سد الافق فقيل هولاء امتك ومع هولاء سبعون الفا يدخلون الجنة بغير حساب فتذاكر اصحاب النبي صلى الله تعالیٰ عليه وآلہٖ وسلم فبلغ النبي صلى الله تعالیٰ عليه وآلہٖ وسلم فقال هم الذين لا يتطيرون ولا يسترقون ولا يكتوون وعلىٰ ربهم يتوكلون فقام عكاشته بن محصن فقال امنهم انا يا رسول الله قال نعم فقام آخر فقال امنهم انا قال سبقك بها عكاشة۔ صحيح۔

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ مجھ پر (دیگر انبیاء کرام علیہم السلام) کی امتیں پیش کی گئیں تو ایک نبی علیہ السلام گزرے تو ان کے ساتھ ایک آدمی تھا ایک اور نبی علیہ السلام گزرے تو ان کے ساتھ دو آدمی تھے۔ ایک اور گزرے تو ان کے ساتھ ایک قبیلہ تھا اور ایک نبی علیہ السلام گزرے تو ان کے ساتھ کوئی آدمی نہ تھا۔ پھر میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے افق آسمان کو بھر دیا تھا تو میں نے امید کی یہ میری امت ہوگی تو مجھ سے کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھ آرہے ہیں۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ دیکھئے تو میں نے پھر ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے افق آسمان کو بھر دیا تھا۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ دیکھئے تو اسی طرح میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے افق آسمان کو بھر دیا تھا تو کہا گیا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت ہے اور ان کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باہم (اس بارے میں) گفتگو کرنے لگے تو اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو معلوم ہوا تو ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ وہ ہوں گے جو نہ بدفالی لیتے ہیں، نہ منتر کرتے ہیں اور نہ ہی داغ دیتے ہیں بلکہ اپنے رب تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ تو حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی۔ یارسول اللہ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ تو ارشاد فرمایا ہاں پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟

تو ارشاد فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے گئے ہیں۔

(۸۲)اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی الجلودی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن عبدالله بن نمیر، نا ابی، نا اسماعیل بن ابی خالد عن عبدالله بن عیسی بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن جده عن ابی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال کنت فی المسجد فدخل رجل یصلی فقرا قراة انکرتها علیه ثم دخل آخر فقراء قراء ة سوی قراء ة صاحبه فلما قضینا الصلاة دخلنا جمیعا علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم فقلت ان هٰذا قراء قراء ة انکرتها علیه ودخل آخر فقراء سوی قراء ة صاحبه فامرهما رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم فقرا فحسن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم شانهما فسقط فی نفسی من التکذیب ولا اذ کنت فی الجاهلیة فلما رانی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم ما قد غشینی ضرب فی صدری ففضت عرقا وکانما انظر الی الله فرقا فقال لی یا ابی ارسل الی ان اقراء القرآن علی حرف فرددت الیه ان هون علی امتی فرد الی الثانیة اقراه علی حرف فرددت الیه ان هون علی امتی فرد الی الثالثة اقراه علی سبعة احرف ولك بكل ردة رددتها مسالة تسالنیها فقلت اللهم اغفر لامتی اللهم اغفر لامتی واخرت الثالثة لیوم یرغب الی الخلق کلهم حتیٰ ابراهیم علیه السلام۔ صحیح۔

✤ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی نماز ادا کرنے کے لئے آیا تو اس نے جو قرأت کی میں نے اسے بہت عجیب سمجھا۔ پھر ایک اور آدمی آیا تو اس نے پہلے آدمی کے علاوہ کوئی اور قرأت کی جب ہم نے نماز ادا کرلی تو ہم سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو میں نے عرض کی کہ اس آدمی نے ایسی قرأت کی کہ میں نے اسے بہت عجیب سمجھا پھر دوسرا آدمی آیا تو اس نے پہلے آدمی کے علاوہ کوئی اور قرأت کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو قرأت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔تو ان دونوں نے

قرأت کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کے طریقے کو صحیح گردانا تو میرے دل میں وہ ندامت اور شرمندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھٹلانے کی پیدا ہوئی کہ ویسی ندامت (نہ اسلام کے زمانہ میں پیدا ہوئی تھی اور) نہ جاہلیت کے زمانہ میں پیدا ہوئی تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ مجھے بہت شرمندگی ہوئی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس میرے سینے پر مارا تو میں پسینے سے شرابور ہوگیا اور گویا کہ میں خوف سے اللہ تعالیٰ کی جانب دیکھ رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے اُبی! میری طرف وحی بھیجی گئی کہ قرآن کریم کو ایک ہی قرأت (لغت) کے مطابق پڑھئے تو میں نے دوبارہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ التجاء کی کہ میری امت پر آسانی فرما تو پھر دوسری مرتبہ مجھے پیغام بھیجا گیا کہ میں اسے ایک ہی لغت کے مطابق پڑھوں میں نے پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کی کہ میری امت پر آسانی فرما تو پھر تیسری دفعہ مجھے پیغام دیا گیا کہ میں اسے ساتوں لغتوں کے مطابق پڑھوں اور یہ کہ تیرے ہر بار لوٹانے سے (التجاء کرنے سے) تیرا ایک سوال جو تو مجھ سے کرے گا وہ پورا ہوگا۔ تو میں نے عرض کی اے اللہ میری امت کو بخش دے اے اللہ میری امت کو بخش دے اور تیسرا سوال اس دن کے لئے موخر کرلیا جس دن تمام مخلوق حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی میرے مشتاق ہوں گے۔

(۸۳) اخبرنا ابو عبداللہ محمد بن الفضل الخرقی، انا ابوالحسن علی بن عبداللہ الطیسفونی، انا عبداللہ بن عمر الجوھری، انا احمد بن علی الکشمیھنی، نا علی بن حجر انا اسماعیل بن جعفر، انا العلاء بن عبدالرحمن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم قال وقراء علیہ ابی بن کعب ام القرآن فقال والذی نفسی بیدہ ما انزل فی التوراۃ ولا فی الانجیل ولا فی الزبور ولا فی الفرقان مثلھا وانھا السبع المثانی والقرآن العظیم الذی اعطیت۔

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ام القرآن (سورۃ فاتحہ) تلاوت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس (سورۃ) کی مثل نہ ہی تورات، نہ ہی انجیل، نہ ہی زبور اور نہ ہی فرقان (قرآن کریم) میں کوئی سورۃ نازل ہوئی۔ یہ سبع مثانی اور قرآن

عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا۔

(۸۴) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نبا على بن عبدالله، نايحيى بن سعيد، نا شعبة حدثنى خبيب بن عبدالرحمن عن حفص بن عاصم عن ابى سعيد بن المعلى رضى الله تعالىٰ عنه قال كنت اصلى فدعانى النبى صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلم فلم اجبه قلت يا رسول الله انى كنت اصلى فقال الم يقل الله: (استجيبوا لله وللرسول اذا دعاكم) (الانفال ۲٤) ثم قال الا اعلمك اعظم سورة فى القرآن قبل ان تخرج من المسجد فاخذ بيدى فلما اردنا ان نخرج قلت يا رسول الله انك قلت لاعلمك اعظم سورة من القرآن قال: (الحمد لله رب العالمين) (الفاتحه: ۲) هى السبع المثانى والقرآن العظيم الذى اوتيته۔ صحيح۔

❖ حضرت ابوسعید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نماز ادا کر رہا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے پکارا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پکار کا جواب نہ دیا (جب نماز ادا کر لی) تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز ادا کر رہا تھا تو ارشاد فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا "استجيبوا لله وللرسول اذا دعاكم (انفال ۲۴) یعنی جب اللہ اور اس کا رسول تمہیں پکاریں تو ان کی پکار پر لبیک کہو۔ پھر ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہارے مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے تمہیں قرآن کریم میں سے عظیم ترین سورۃ کے متعلق نہ بتاؤں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا جب ہم نے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں تمہیں قرآن کریم میں سے عظیم ترین سورۃ کے متعلق بتاؤں گا تو ارشاد فرمایا "الحمد لله رب العالمين" یہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا۔

(۸۵) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحى، انا ابو منصور محمد بن محمد بن سمعان النيسابورى، نا ابو جعفر محمد بن احمد بن عبدالجبار الريانى، نا حميد بن زنجويه، نا النضربن شميل، نا هشام الدستوائى عن يحيى بن ابى كثير عن ابى سلام عن ابى امامة رضى الله تعالىٰ عنه انه حدثه قال

سمعت النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم یقول اقرؤوا القرآن فانہ یاتی شافعا لاصحابہ اقرؤوا الزھراوین البقرۃ وآل عمران فانھما یاتیان یوم القیامۃ کانھما غمامتان او غیایتان او فرقان من طیر صواف یحاجان عن صاحبھا اقرؤوا البقرۃ فان اخذھا برکۃ وترکھا حسرۃ ولا یستطیعھا البطلۃ. صحیح.

❖ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ
میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ اپنے ساتھیوں (تلاوت کرنے والوں) کی شفاعت کرے گا۔ دو کلیوں یعنی سورۂ بقرہ اور سورہ آل عمران کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا کہ یہ دو بادل یا سایہ دار چیز یا جھنڈ پرندوں کی طرح پرا جمائے ہوئے آئیں گی اور اپنے ساتھی کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔ سورۂ بقرہ کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اسے تلاوت کرنا باعث برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعث رنج اور افسوس ہے اور جادوگر اس پر قدرت نہیں پاسکتے (یعنی اسے یاد نہیں کرسکتے یا اسے پڑھ نہیں سکتے)۔

(۸۶)اخبرنا ابوبکر محمد بن عبدالصمد الترابی المعروف بابی بکر ابی الھیثم، انبا الحاکم ابو الفضل محمد بن الحسن الحدادی سنۃ اربع وثمانین وثلاثمائۃ، انبا ابو زید محمد بن یحیی بن خالد، انا اسحق بن ابراھیم الحنظلی، نبا یحیی بن آدم، نا ابو الاحوص عن عمار بن زریق عن عبداللہ بن عیسی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما قال بینما رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم عندہ جبریل اذ سمع نقیضا من فوقہ فرفع جبریل بصرہ الی السماء فقال ھٰذا باب فتح من السماء ما فتح قط فنزل منہ ملک فاتی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم فقال ابشر بنورین لم یوتھا نبی قبلک فاتحۃ الکتاب وخواتم سورۃ البقرۃ لن تقرا حرفا منھما الا اعطیتہٗ. صحیح.

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ
جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام موجود تھے تو اچانک آپ نے اوپر سے

چرچراہٹ کی آواز سنی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کی جانب نگاہ بلند کی اور کہا کہ یہ ایک دروازہ آسمان سے کھولا گیا ہے جو کبھی بھی نہیں کھولا گیا تو اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دونوروں کی بشارت ہو جو آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کئے گئے یعنی سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات۔ آپ ان میں سے جو حرف بھی پڑھیں گے تو اس کے بدلے دس نیکیاں دی جائیں گی۔

☆☆☆

باب نمبر ۸

باب آخر من علاماتِ نبوتہ ﷺ

فی ظھور صدق ما اخبر به عن الغیب

غیب کی خبریں سچ ثابت ہونے میں علاماتِ نبوت

(۸۷)اخبرنا ابو حامد احمد بن عبداللّٰہ الصالحی، انا ابو سعید محمد بن موسی بن الفضل الصیرفی، انا ابو عبداللّٰہ محمد بن عبداللّٰہ الصفار، نا احمد بن محمد بن عیسی البرتی، نا ابو حذیفة، نا سفیان الثوری عن الاعمش عن ابی وائل عن حذیفة رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال لقد قام فینا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والٖه وسلم مقاما ما ترك شیئا الی قیام الساعة الا ذکره علیه علمه من علمه وجهله من جهله وانی قد اری الشیء قد کنت نسیته فاراه فاعرفه کما یعرف الرجل الرجل اذا غاب عنه فیراه فعرفه۔ صحیح۔

❖ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ہمارے درمیان ایک جگہ کھڑے ہوئے اور اسی جگہ کھڑے کھڑے قیامت کے قائم ہونے تک کی تمام چیزیں بیان فرمادیں۔جس نے انہیں جان لیا سو جان لیا اور جو جاہل رہا سو جاہل رہا اور میری یہ حالت ہے کہ میں کوئی چیز دیکھتا ہوں جسے میں بھول چکا ہوتا تھا تو اسے دیکھ کر ایسے پہچان لیتا ہوں جیسے ایک آدمی کسی دوسرے آدمی سے غائب ہو جائے پھر اسے دیکھ کر پہچان لیتا ہے۔

(۸۸) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا مسدد نبا یحیی عن الاعمش

حدثني شقيق عن حذيفة رضى الله تعالىٰ عنه قال كنا جلوساعند عمر فقال ايكم يحفظ قول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه والهٖ وسلم فى الفتنة قلت انا كما قاله قال انك عليه او عليها لجرى قلت فتنة الرجل فى اهله وماله وولده وجاره يكفرها الصلاة والصوم والصدقة والامر والنهى قال ليس هٰذا اريد ولكن الفتنة الذى تموج كما يموج البحر قال ليس عليك منها باس يا امير المومنين ان بينك وبينه لبابا مغلقا قال ايكسر ام يفتح قال يكسر قال اذا لا يغلق ابدا فلو كان عمر يعلم الباب قال نعم كما ان دون الغد الليلة انى حدثة بحديث ليس بالاغاليط فهبنا ان نسال حذيفة فامرنا مسروقا فساله فقال الباب عمر. صحيح.

✤ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جسے فتنہ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان سب سے زیادہ یاد ہے تو میں نے کہا کہ مجھے اسی طرح یاد ہے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔تو فرمایا کہ بیشک تو ہی اس کی بہت جستجو کرتا تھا۔ میں نے کہا کہ آدمی کا فتنہ (آزمائش) اس کے اہل وعیال، مال، اولاد اور پڑوسی میں ہے اور نماز، روزہ، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس کا کفارہ ہے تو فرمایا کہ میری یہ مراد نہیں تھی بلکہ وہ فتنہ جو سمندر کے جوش مارنے کی مانند جوش مارے گا تو میں نے کہا کہ امیر المومنین! اس سے آپ پر کوئی حرج نہیں ہوگا کیونکہ اس کے اور آپ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے تو فرمایا کہ کیا وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا تو میں نے کہا کہ توڑا جائے گا۔تو فرمایا کہ تب تو وہ کبھی بند نہیں کیا جاسکے گا۔ (فرماتے ہیں کہ کسی نے پوچھا کہ) کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس دروازے کے بارے میں علم ہے تو حضرت حذیفہ نے فرمایا ہاں! ایسے ہی جیسے دن کے بعد رات کے آنے کا علم ہوتا ہے۔ میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی ہے جو من گھڑت نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سوال کرنے سے خوفزدہ ہوئے تو ہم نے حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے کہا تو انہوں نے سوال کیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ دروازہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔

(۸۹)اخبرنا احمد بن عبدالله الصالحى، انا ابوبكر احمد بن الحسن

الحیری، انا ابو العباس الاصم، نابکر بن سھل الدمیاطی، نا عبداللّٰہ بن یوسف، نا عیسی بن یونس عن ھشام بن حسان عن الحسن عن ضبة بن محصن عن ام سلمة رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم : تکون علیکم امراء تعرفون وتنکرون فمن انکر فقد بری ومن کرہ فقد سلم لکن من رضی وبایع قالوا افلا نقتلھم قال لا ما صلوا لا ما صلوا۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔فرماتی ہیں کہ
رسول اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ
تمہارے کچھ حاکم لوگ وہ ہوں گے جو کچھ اچھے کام کریں گے اور کچھ برے۔تو جس نے ان کے برے کاموں کو برا جانا تو اس نے نجات کا راستہ پا لیا اور جس نے (دل سے) ناپسند کیا تو وہ سلامتی پا گیا لیکن جو راضی ہوا اور اس نے بیعت کر لی (تو اس کا معاملہ اس کے سر ہوگا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ کیا ہم انہیں قتل نہ کر ڈالیں تو فرمایا نہیں جب تک نماز پڑھتے رہیں۔نہیں! جب تک نماز پڑھتے رہیں۔

(۹۰)اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، انا محمد بن الحکم، انا النضر، انا اسرائیل، انا سعید الطائی، نا محل بن خلیفة عن عدی بن حاتم رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال بینا انا عند النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم اذ اتاہ رجل فشکا الیہ الفاقة ثم اتاہ آخر فشکا الیہ قطع السبیل فقال یا عدی هل رایت الحیرة قلت لم ارھا وقد انبت عنھا قال فان طالت بك حیاة فلترین الظعینة ترحل من الحیرة حتٰی تطوف بالکعبة لا تخاف احدا الا اللّٰہ قلت فیما بینی وبین نفسی فاین دعار طی الذین قد سعروا البلاد ولئن طالت بك حیاة لیفتحن کنوز کسری قلت کسری بن ھرمز قال کسری بن ھرمز ولئن طالت بك حیاة لترین الرجل یخرج ملأ کفّه من ذھب او فضة یطلب من یقبله منه ولیلقین اللّٰہ احدکم یوم یلقاہ ولیس بینه وبینه ترجمان یترجم له فیقولن

الم ابعث اليك رسولا فيبلغك فيقول بلى يقول الم اعطك مالا وافضل عليك فيقول بلى فينظر عن يمينه فلا يرى الا جهنم وينظر عن يساره فلا يرى الا جهنم قال عدى سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه واٰله وسلم يقول اتقوا النار ولو بشق تمرة فان لم يجد بشق تمرة فبكلمة طيبة قال عدى فرايت الظعينة ترحل من الحيرة حتى تطوف بالكعبة لا تخاف الا الله وكنت فيمن افتتح كنوز كسرى بن هرمز ولئن طالت بكم الحياة لترون ما قال النبى ابو القاسم صلى الله تعالى عليه واٰله وسلم يخرج ملا كفه. صحيح.

✤✤ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر تھا کہ ایک آدمی آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تنگدستی اور فاقہ کشی کی شکایت کی۔ پھر ایک اور آدمی آیا اس نے ڈاکہ زنی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عدی! کیا تو نے مقام حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے دیکھا تو نہیں ہے لیکن مجھے اس کے بارے میں بتایا گیا ہے تو ارشاد فرمایا کہ اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو تو ایک کوچ کرنے والی عورت کو دیکھے گا جو مقام حیرہ سے کوچ کرے گی حتیٰ کہ خانہ کعبہ کا طواف کرے گی اور اسے سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کا بھی خوف نہیں ہوگا۔ تو میں نے دل ہی دل میں کہا کہ اس وقت طی قبیلے کے وہ بدکار لوگ کدھر ہوں گے جنہوں نے شہروں میں فتنہ وفساد پھیلایا ہوا ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تو کسریٰ کے خزانوں کو مفتوح دیکھے گا۔ میں نے عرض کی کہ کسریٰ بن ہرمز۔ فرمایا ہاں! کسریٰ بن ہرمز اور اگر تیری عمر دراز ہوئی تو تو دیکھے گا کہ ایک آدمی سونے یا چاندی سے اپنی ہتھیلی بھر کر نکلے گا اور ایسا آدمی تلاش کرے گا جو اس سے یہ سونا چاندی (بطور صدقہ) قبول کرلے اور تم میں سے ایک آدمی سے ایک دن اللہ تعالیٰ ملاقات فرمائے گا اور اس دن اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو اس کی ترجمانی کرے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تمہاری طرف رسول نہیں بھیجا گیا تھا جس نے تمہیں پیغام پہنچایا تو وہ کہے گا ہاں! کیوں نہیں! بھیجا گیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تجھے مال ودولت عطا نہیں کیا گیا تھا اور تیرے اوپر احسان نہیں کیا گیا تھا تو وہ کہے گا۔ ہاں! کیوں نہیں! کیا گیا تھا۔ پھر وہ اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو جہنم ہی نظر آئے گی اور بائیں جانب دیکھے گا تو بھی جہنم ہی نظر آئے گی۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا آ
حصہ دے کر اور اگر کھجور کا آدھا حصہ بھی نہ ملے تو اچھی بات کہہ کر۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ک
میں نے ایک کوچ کرنے والی عورت کو دیکھا جس نے مقام حیرہ سے کوچ کی تھی حتی کہ خانہ کع
طواف کیا اور اسے سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کا خوف نہیں تھا اور میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں
کسریٰ بن ہرمز کا خزانہ فتح کیا اور اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم بھی جو ابو القاسم نبی کریم ﷺ
فرمایا تھا اسے دیکھ لو گے یعنی ایک آدمی ہتھیلی بھر کر سونا چاندی لے کر نکلے گا۔

(۹۱) اخبرنا ابو علی حسان بن سعید المنیعی، انا ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش الزیادی، انا ابوبکر محمد بن الحسین القطان، نا احمد بن یوسف السلمی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واله وسلم یهلك کسری ثم لا کسری بعده وقیصر لیهلکن ثم لا یکون قیصر بعده ولتنفقن کنوزهما فی سبیل الله۔ صحیح۔

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسریٰ ہلاک ہوگا پھر اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور
قیصر بھی ضرور ہلاک ہوگا پھر اسکے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور تم ان دونوں کا خزانہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں
خرچ کرو گے۔

(۹۲) اخبرنا ابوالحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا ابو علی زاهر بن احمد الفقیه، اخبرنا ابو اسحق ابراهیم بن عبدالصمد الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن اسحق بن عبدالله بن ابی طلحة عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه انه سمعه یقول کان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه والهٖ وسلم یدخل علی ام حرام بنت ملحان فتطعمه وکانت ام حرام تحت عبادة بن الصامت فدخل علیها رسول الله صلی الله تعالٰی علیه والهٖ وسلم یوما فاطعمتهٗ ثم جلست تفلی راسه فنام رسول الله صلی الله تعالٰی علیه والهٖ وسلم ثم استیقظ وهو یضحك قالت فقلت ما یضحکك یا رسول

اللّٰہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللّٰہ یرکبون ثبج ھٰذا البحر ملوکا علی الاسرۃ او مثل الملوک علی الاسرۃ فقلت یا رسول اللّٰہ ادع اللّٰہ ان یجعلنی منھم فدعا لھا ثم وضع راسہ فنام ثم استیقظ وھو یضحک قالت فقلت یا رسول اللّٰہ ما یضحکک قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللّٰہ کما قال فی الاولی قالت فقلت یا رسول اللّٰہ ادع اللّٰہ ان یجعلنی منھم قال انت من الاولین فرکبت ام حرام البحر فی زمن معاویۃ بن ابی سفیان فصرعت عن دابتھا حین خرجت من البحر فھلکت۔

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانا کھلایا کرتی تھیں۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانا کھلایا۔ پھر بیٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر کی جوئیں تلاش کرنے لگیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو گئے پھر بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا رہے تھے تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ تو ارشاد فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کئے گئے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلے ہیں اور اس سمندر کے بیچوں بیچ گہرے مقام میں سوار ہو رہے ہیں اپنے خاندان پر بادشاہ ہیں یا اپنے خاندان پر بادشاہوں کی مانند ہیں۔ تو حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما دے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ پھر سر انور نیچے رکھا اور سو گئے پھر بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کس بات نے آپ کو ہنسایا تو فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کئے گئے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلے ہیں آگے بھی اسی طرح فرمایا جیسے پہلے فرمایا تھا۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما دے تو ارشاد فرمایا کہ آپ پہلے والوں میں سے ہیں۔ تو حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں سمندر میں سوار ہوئیں اور جب سمندر سے باہر نکلیں تو اپنی سواری سے گر کر وفات پا گئیں۔

(۹۳)اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا احمد بن اسحق، نا عبيد الله بن موسى، نا اسرائيل عن ابي اسحق عن عمرو بن ميمون عن عبدالله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال انطلق سعد بن معاذ معتمرا فنزل على امية بن خلف ابي صفوان وكان امية اذا انطلق الى الشام فمر بالمدينة نزل على سعد فقال امية لسعد انتظر حتى اذا انتصف النهار وغفل الناس انطلقت فطفت فبينا سعد يطوف اذا ابوجهل فقال من هذا الذى يطوف بالكعبة فقال سعد انا سعد فقال ابو جهل تطوف بالكعبة آمنا وقد اويتم محمدا واصحابه فقال نعم فتلاحيا فقال امية لسعد لا ترفع صوتك على ابي الحكم فانه سيد اهل الوادى ثم قال سعد والله لئن منعتني ان اطوف بالبيت لا قطعن متجرك بالشام قال فجعل امية يقول لسعد لا ترفع صوتك وجعل يمسكه فغضب سعد فقال دعنا عنك فاني سمعت محمدا يزعم انه قاتلك قال اياى قال نعم قال والله ما يكذب محمد اذا حدث فرجع الى امراته فقال اما تعلمين ما قال لي اخي اليثربي قالت : وما قال، قال : زعم انه سمع محمدا انه يزعم انه قاتلي قالت فو الله ما يكذب محمد قال فلما خرجوا الى بدر وجاء الصريخ قالت له امراته اما ذكرت ما قال لك اخوك اليثربي قال فاراد ان لا يخرج فقال له ابوجهل انك من اشراف الوادى فسر يوما او يومين فسار معهم فقتله الله. صحيح.

❖ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عمرہ ادا کرنے کے لئے نکلے اور امیہ بن خلف ابی صفوان کے ہاں ٹھہرے اور امیہ بھی جب شام کی طرف جاتا تو مدینہ منورہ سے گزرتے ہوئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام کرتا تھا تو امیہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ انتظار کریں حتیٰ کہ جب دوپہر ہو جائے اور لوگ غافل ہو جائیں تو آپ جا کر طواف کر لیجیے گا بعد ازاں جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو اچانک ابوجہل آ نکلا اور کہنے لگا کہ کون ہے جو خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے؟ تو حضرت

سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں سعد رضی اللہ عنہ ہوں۔ تو ابوجہل کہنے لگا کہ تم تو بالکل مامون ومحفوظ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہو حالانکہ تم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو پناہ دی ہوئی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں! دی ہوئی ہے پھر؟ تو وہ باہم جھگڑنے لگے تو امیہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابوالحکم (ابوجہل) کے سامنے آواز بلند مت کرو کیونکہ یہ اس وادی کے رہنے والوں کا سردار ہے۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم بخدا! اگر تو نے مجھے بیت اللہ کا طواف کرنے سے روکا تو میں شام سے تمہاری تجارت گاہ کا راستہ کاٹ دوں گا تو امیہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا کہ اپنی آواز بلند مت کریں اور آپ کو پکڑنے لگا۔ تب حضرت سعد رضی اللہ عنہ غضبناک ہوگئے اور فرمایا مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں نے رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ تمہیں قتل کریں گے۔ تو اس نے کہا کہ مجھے! فرمایا۔ ہاں تجھے۔ تو اس نے کہا کہ قسم بخدا! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی بات کرتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے۔ پھر وہ اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا کہ کیا تجھے نہیں پتہ کہ میرے یثربی بھائی نے مجھے کیا کہا ہے؟ اس نے پوچھا کہ کیا کہا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ اس نے کہا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ تو وہ کہنے لگی قسم بخدا! محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھوٹ نہیں بولتے۔ راوی فرماتے ہیں کہ جب وہ بدر کی طرف جنگ کرنے کے لئے نکلے اور (جنگ کی طرف) پکارنے والا آیا تو اس کی بیوی نے اسے کہا کہ تجھے جو بات تیرے یثربی بھائی نے بتائی تھی وہ یاد نہیں ہے؟ تو اس نے جنگ کے لئے نہ نکلنے کا ارادہ کرلیا تو ابوجہل نے اسے کہا کہ تو اس وادی کے اشراف اور سرداروں میں سے ہے لہٰذا ایک یا دو دن کے لئے چلا چل تو وہ ان کے ساتھ چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے قتل فرمادیا۔

(۹۴)اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، انا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبة، نا عفان عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس رضی الله تعالٰی عنه ان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم شاور حین بلغه اقبال ابی سفیان قال فتکلم ابوبکر فاعرض عنه ثم تکلم عمر فاعرض عنه فقام سعد بن عبادة فقال ایانا ترید یا رسول الله والذی نفسی بیده لو امرتنا ان نخیضها البحر لا خضناها ولو امرتنا ان نضرب اکبادها الی برك الغماد لفعلنا قال فندب رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم

الناس فانطلقوا حتیٰ نزلوا بدرا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه والہٖ وسلم :هذا مصرع فلان قال ویضع یده علی الارض ههنا وههنا قال فما ماط احدهم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه والہٖ وسلم. صحیح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابوسفیان کے قافلے کے آنے کی خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو مشورہ کے لئے بلایا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بولے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعراض فرمایا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بولے تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعراض فرمایا تب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہمارا ارادہ فرما رہے ہیں (یعنی ہمارے بولنے کے منتظر ہیں) تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں گھسیڑ دیں تو ہم گھسیڑ دیں گے اور اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم ان کے کلیجوں کو مقام برک الغماد تک مارتے جائیں تو ہم ایسا ہی کریں گے۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو بلایا اور کوچ کی حتیٰ کہ مقام بدر پر قیام فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

یہ فلاں آدمی کی موت کا مقام ہے اور ساتھ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر ہاتھ رکھ کر فرمایا یہاں اور یہاں۔ راوی کہتے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی اس جگہ جہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ رکھا تھا اس سے دور نہ گرا۔ (یعنی ٹھیک اسی مقام پر وہ کافر جہنم واصل ہوا)۔

(۹۵) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن عبداللہ بن حوشب، نا عبدالوهاب، انا خالد عن عکرمة عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه والہٖ وسلم :یوم بدر اللهم انشدك عهدك ووعدك اللهم ان شئت لم تعبد فاخذ ابوبکر بیده فقال حسبك فخرج وهو یقول : (سیهزم الجمع ویولون الدبر) (القمر : ٤٥). صحیح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

غزوۂ بدر کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ تیری عبادت نہ کی جائے (ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ) حضرت

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دست اقدس پکڑ لیا اور عرض کی بس کیجیے! کافی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کہتے ہوئے نکلے "سیھزم الجمع ویولّون الدبر" (القمر ۴۵) یعنی اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھیں پھیر دیں گے۔

(۹۶) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، نا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن مثنی، انا محمد بن جعفر، نا شعبة عن ابی سلمة سمعت ابا نضرة یحدث عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالٰی عنه قال اخبرنی من هو خیر منی ان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم قال لعمار حین جعل یحفر الخندق فجعل یمسح راسه ویقول: بوس ابن سمیة تقتلك فئة باغیة وقال مسلم : نا اسحق بن ابراهیم، انا النضر بن شمیل عن شعبة بهذا الاسناد وقال اخبرنی من هو خیر منی ابو قتادہ۔ صحیح۔

❖ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
مجھے اس شخصیت نے خبر دی جو مجھ سے بہتر ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو ب وہ خندق کھود رہے تھے اور اپنے سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے اس وقت فرمایا ہائے ابن سمیہ (یعنی عمار، ہ کی والدہ کا نام سمیہ تھا) کی مصیبت، تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

(۹۷) اخبرنا احمد بن عبدالله الصالحی، انا احمد بن الحسن الحیری، انا حاجب بن احمد الطوسی، نا عبدالرحیم بن منیب، نا یزید بن هرون، انا حمید عن انس رضی الله تعالٰی عنه ان رجلا كان یكتب للنبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم وقد كان قراء البقرة وآل عمران وكان الرجل اذا قراء البقرة وآل عمران جد فینا فارتد عن الاسلام ولحق بالمشركین فمات فقال النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم ان الارض لا تقبله قال انس فاخبرنی ابو طلحة انه اتی الارض التی مات فیها فوجدهٗ منبوذا قال ابو طلحة ما شان هٰذا فقالوا قد دفناه مرارا فلم تقبله الارض۔ صحیح۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے لئے کتابت کا فریضہ سرانجام دیتا تھا وہ سورۂ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھ چکا تھا اور جو آدمی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کو پڑھ لیا کرتا تھا وہ ہمارے درمیان بہت بلند رتبہ ہوتا تھا تو وہ آدمی مرتد ہوگیا اور مشرکین سے جا ملا اور مرگیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

زمین اسے قبول نہیں کرے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ وہ اس جگہ گئے جہاں وہ مرا تھا تو انہوں نے اس آدمی کو راستے میں پڑا ہوا دیکھا تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آدمی کا کیا معاملہ ہے تو لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نے اسے کئی مرتبہ دفن کیا ہے مگر زمین اسے قبول نہیں کرتی۔

(۹۸) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابو طاهر محمد بن محمد ابن محمد الرنادی، نا احمد بن اسحق الصیدلانی، نا ابو نصر احمد بن محمد بن نصر، نا ابو نعیم الفضل بن دکین، نا شریك عن عبدالله بن عقیم قال سمعت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقول قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم : ان فی ثقیف کذابا ومبیرا قیل الکذاب هو المختار بن ابی عبید والمبیر الحجاج بن یوسف۔

✤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قبیلہ ثقیف میں ایک جھوٹا اور ایک ہلاکو ہوگا کہا گیا ہے کہ وہ جھوٹا مختار بن ابی عبید اور ہلاکو حجاج بن یوسف ہے۔

(۹۹) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج نا ابو کریب محمد بن العلاء، نا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم قدم من سفر فلما کان قرب المدینة هاجت ریح تکاد ان تدفن الراکب فزعم ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم قال بعثت هذه الریح ...ت منافق قال فقدم المدینة فاذا منافق عظیم من المنافقین قد مات۔

صحیح۔

❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو بہت شدید آندھی چلی قریب تھا کہ وہ گھڑ سوار کو دفن کر دیتی تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کا گمان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آندھی ایک منافق کی موت کے لئے بھیجی گئی ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب مدینہ منورہ پہنچے تو منافقین میں سے ایک بہت بڑا منافق مر چکا تھا۔

(۱۰۰) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن إسماعيل، نا حبان، انا عبدالله، انا معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابی هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال شهدنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم خيبر فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم لرجل ممن معه يدعي الاسلام هٰذا من اهل النار فلما حضر القتال قاتل الرجل من اشد القتال وكثرت به الجراح فاثبتته فجاء رجل من اصحاب النبي صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم فقال يا رسول الله ارايت الذي تحدث انه من اهل النار قد قاتل في سبيل الله اشد القتال فكثرت به الجراح فقال النبي صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم : اما انه من اهل النار فكاد بعض المسلمين يرتاب فبينما هو على ذلك اذ وجد الرجل الم الجراح فاهوى بيده الى كنانة فانتزع منها سهما فانتحر بها فاشتد رجال من المسلمين الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم فقالوا يا رسول الله صدق الله حديثك قد انتحر فلان فقتل نفسه۔ فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم : يا بلال قم فاذن لا يدخل الجنة الا مومن وان الله ليويد هٰذا الدين بالرجل الفاجر۔ صحيح۔

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

غزوۂ خیبر کے موقع پر ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی جو آپ کے ساتھ تھا اور مسلمان ہونے کا دعویدار تھا اس کے متعلق فرمایا کہ یہ دوزخی ہے۔ تو جب جنگ

چھڑی تو اس آدمی نے بہت شدت کے ساتھ جنگ کی اور بہت سے زخم کھائے اور بے حس و حرکت ہوگیا۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ نے اس آدمی کو دیکھا جس کے متعلق آپ نے یہ بیان فرمایا کہ وہ دوزخی ہے اس نے اللہ کی راہ میں بہت شدت کے ساتھ جنگ کی ہے اور بہت زخم کھائے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی ہے مگر پھر بھی وہ دوزخی ہے تو قریب تھا کہ کچھ مسلمان شک میں پڑ جاتے وہ آدمی اسی حالت میں تھا کہ اسے زخموں کی تکلیف ہوئی تو اس نے اپنے ترکش کی طرف ہاتھ بڑھایا اور ایک تیر نکال کر اپنا گلا کاٹ ڈالا۔ اس وقت مسلمان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات سچ ثابت فرمائی۔ اس آدمی نے اپنا گلا کاٹ کر خودکشی کر لی ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے بلال رضی اللہ عنہ! کھڑا ہو اور ندا دے جنت میں صرف ایمان والا ہی داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس دین کو ایک فاجر و فاسق آدمی کے سبب مضبوطی عطا فرمائے گا۔

(۱۰۱) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انبا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، انا عبيد الله بن معاذ العنبرى، نا ابى، انا قرة بن خالد عن ابى الزبير عن جابر رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم من يصعد الثنية ثنية المرار فانه يحط عنه ما حط عن بنى اسرائيل قال فكان اول من صعدها خيلنا خيل بنى الخزرج ثم تتام الناس فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم: وكلكم مغفور له الا صاحب الجمل الاحمر فاتيناه فقلنا تعال يستغفر لك رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم فقال والله لان اجد ضالتى احب الى من ان يستغفر لى صاحبكم قال وكان رجلا ينشد ضالة له.

✤✤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مرار کی گھاٹی پر چڑھے گا اس کے وہ گناہ معاف ہوں گے جو بنی اسرائیل کے معاف ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس گھاٹی پر سب سے پہلے ہمارے یعنی بنی خزرج قبیلہ کے گھڑ سوار چڑھے پھر پے در پے لوگ آئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم

سب کے سب بخشے ہوئے ہو سوائے سرخ اونٹ والے آدمی کے۔ تو ہم اس کے پاس گئے اور کہا کہ آؤ! رسول اکرم ﷺ تمہارے لئے مغفرت طلب کریں گے تو وہ (بدبخت) کہنے لگا کہ قسم بخدا! تمہارے ساتھی کا میرے لئے مغفرت طلب کرنا اس سے زیادہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اپنی گمشدہ چیز پالوں تو وہ آدمی گمراہی میں ضرب المثل بن گیا۔

(۱۰۲) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا عبدالله بن مسلمة بن قعنب، نا سلیمان بن بلال عن عمرو بن یحیی عن عباس بن سهل الساعدی عن ابی حمید رضی الله تعالٰی عنه قال خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم غزوه تبوك فاتینا وادی القری علی حدیقة لامراة فقال رسول الله اخرصوها فخرصناها وخرصها رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم عشرة اوسق وقال احصیها حتٰی نرجع الیك ان شاء الله وانطلقنا حتٰی قدمنا تبوك فقال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم : ستهب علیکم اللیلة ریح شدیدة فلا یقم فیها احد فمن کان له بعیر فلیشد عقاله فهبت ریح شدیدة فقام رجل فحملته الریح حتٰی القته بجبلی طی وجاء رسول ابن العلماء صاحب ایلة الی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم بکتاب واهدی له بغلة بیضاء فکتب الیه رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم واهدی له بردا ثم اقبلنا حتٰی قدمنا وادی القری فسال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم المراة عن حدیقتها کم بلغ ثمرها فقالت عشرة اوسق فقال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم : انی مسرع فمن شاء منکم فلیسرع معی ومن شاء فلیمکث فخرجنا حتٰی اشرفنا علی المدینة فقال هذه طابة وهذا احد وهو جبل یحبنا ونحبه. صحیح.

❖ حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

غزوۂ تبوک کے مقام پر ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہم وادی قریٰ میں ایک عورت

کے باغیچے میں گئے تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

اس باغیچے (کے پھل کا) اندازہ لگاؤ تو ہم نے اندازہ لگایا اور نبی کریم ﷺ نے دس وسق اندازہ لگایا اور فرمایا کہ اسے شمار کرلو حتیٰ کہ ہم تیرے پاس واپس آئیں۔ انشاء اللہ! پھر ہم چل پڑے حتیٰ کہ مقام تبوک پہنچے تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

آج رات تم پر بہت سخت آندھی چلے گی تو اس دوران کوئی بھی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہے وہ اس کی رسی مضبوطی سے باندھے۔ تو بہت شدید آندھی چلی ایک آدمی کھڑا ہوا تو ہوا نے اسے اٹھا لیا اور مقام طئی کے پہاڑوں میں پھینکا (بعد ازاں) حاکم ایلہ کا قاصد رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک خط لے کر آیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں ایک سفید خچر بطور ہدیہ پیش کیا تو رسول اکرم ﷺ نے بھی اس کی طرف مکتوب مبارک بھیجا اور بطور ہدیہ ایک چادر عنایت فرمائی۔ پھر ہم واپس چلے حتیٰ کہ وادی قریٰ میں پہنچے تو رسول اکرم ﷺ نے اس عورت سے اس کے باغیچے کے بارے میں سوال کیا کہ اس کا پھل کتنا ہوا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ دس وسق ہوا ہے۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں جلدی میں ہوں تو جو تم میں سے چاہے تو میرے ساتھ تیزی سے چلے اور جو چاہے تو وہ ٹھہر جائے تو ہم نکلے حتیٰ کہ مدینہ منورہ پہنچے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

یہ پاکیزہ سرزمین ہے اور یہ احد (پہاڑ) ہے۔ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

(۱۰۳) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا حماد بن اسماعیل ابن علیة، نا ابی عن وهیب عن یحیی بن ابی اسحق انه حدث عن ابی سعید مولی المهری انه اتی ابا سعید الخدری رضی اللّٰه تعالٰی عنه فقال ابو سعید خرجنا مع النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم قال المهری اظن انه قال حتٰی قدمنا عسفان فاقام بها لیالی فقال الناس ما نحن ههنا فی شیء وان عیالنا لخلوف ما نامن علیهم فبلغ ذلك النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم فقال والذی نفسی بیده مامن المدینة شعب ولا نقب الا علیها ملکان یحرسانها حتٰی تقدموا الیها ثم قال للناس ارتحلوا فارتحلنا

واقبلنا الى المدينة فوالذى نحلف به او يحلف به شك ابن حماد ما وضعنا رحالنا حين دخلنا المدينة حتٰى اغار علينا بنو عبدالله بن غطفان وما يهيجهم قبل ذلك شيء. صحيح.

❖ حضرت ابوسعید مولی المہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ مہری فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حتیٰ کہ ہم عسفان پہنچے اور وہاں چند راتیں قیام کیا تو لوگوں نے کہا کہ ہمیں یہاں کوئی کام نہیں ہے اور ہمارے اہل وعیال غائب ہیں ہم ان کے متعلق بے خوف نہیں ہیں۔ یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی تو ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ مدینہ منورہ میں ہر گھاٹی اور ہر سوراخ پر دو فرشتے مقرر ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں حتیٰ کہ تم سب وہاں پہنچ جاؤ پھر لوگوں سے فرمایا کہ کوچ کرو۔ تو ہم نے کوچ کی اور مدینہ منورہ آئے تو قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم ہم کھاتے ہیں یا جس کی قسم کھائی جاتی ہے (ابن حماد کو ان الفاظ میں شک ہے) جب ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو ہم نے اپنے کجاوے نہیں اتار کر رکھے تھے حتیٰ کہ ہم پر بنو عبداللہ بن غطفان نے حملہ کر دیا اور اس سے پہلے ان کو کوئی چیز خوف دلانے والی نہ تھی (یعنی ایسی کوئی چیز نہ تھی جو انہیں حملہ سے روکے رکھتی۔ مترجم: عابد)

(١٠٤) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج حدثنى زهير بن حرب وعبيد الله بن سعيد قالا انا وهب بن جرير، نا ابى قال سمعت حرملة المصرى يحدث عن عبد الرحمن بن شماسة عن ابى نضرة عن ابى ذر رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم : انكم ستفتحون مصر وهى ارض يسمى فيه القيراط فاذا فتحتموها فاحسنوا الى اهلها فان لهم ذمة ورحما او قال ذمة وصهرا فاذا رايتم رجلين يختصمان فيها فى موضع لبنة فاخرج منها قال فرايت عبدالرحمن بن شرحبيل بن حسنة واخاه ربيعة يختصمان فيها فى موضع

لبنة فخرجت منها. صحيح.

(۱۰۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب تم مصر فتح کرو گے اور وہ ایسی سرزمین ہے جہاں قیراط کا رواج ہوگا تو جب تم اسے فتح کرلو تو وہاں کے رہنے والوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ وہ ذمی ہوں گے اور ان سے رشتہ بھی ہے یا فرمایا کہ وہ ذمی ہوں گے اور ان سے دامادی رشتہ بھی ہے اور جب تم وہاں دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ کے لئے جھگڑتے دیکھو تو وہاں سے نکل جانا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ اور ان کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ کے لئے لڑتے ہوئے دیکھا تو میں وہاں سے نکل گیا۔

(١٠٥) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل ثنا عبدالله بن محمد، نا يحيى بن آدم. نا اسرائيل سمعت ابا اسحق يقول سمعت سليمان بن صرد رضى الله تعالىٰ عنه يقول سمعت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم يقول حين اجلى الاحزاب عنه الآن نغزوهم ولا يغزونا نحن نسير اليهم. صحيح.

✤✤ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب جنگ خندق ختم ہوگئی تو فرمایا اب ہم لوگ ان کافروں پر حملہ کریں گے وہ ہم پر حملہ نہیں کریں گے ہم ان کی طرف چلیں گے۔

(١٠٦) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا قتيبة بن سعيد، نا يعقوب بن عبدالرحمن عن ابى حازم عن سهل بن سعد رضى الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم قال يوم خيبر لا عطين هذه الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله قال فبات الناس يدوكون ليلتهم ايهم يعطاها فلما اصبح الناس غدوا الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم كلهم يرجون ان يعطاها فقال اين على بن ابى طالب قالوا هو يا رسول الله يشتكى عينيه قال فارسلوا اليه فاتى به فبصق رسول الله

صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم في عينيه ودعا له فبرى حتىٰ كان لم يكن به وجع فاعطاه الراية فقال علي يا رسول الله اقاتلهم حتىٰ يكونوا مثلنا قال انفذ على رسلك حتىٰ تنزل بساحتهم ثم ادعهم الى الاسلام فاخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه فوالله لان يهدى الله بك رجلا واحدا خير لك من ان يكون لك حمر النعم. صحيح.

✤ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر فرمایا کہ کل میں یہ جھنڈا اس آدمی کو عطا کروں گا جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت فرماتے ہیں۔ تو لوگ رات بھر اسی فکر میں غلطاں و پیچاں رہے کہ کسے جھنڈا عطا کیا جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو تمام لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر ایک یہ امید کر رہا تھا کہ جھنڈا اسے عطا کیا جائے گا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ تو لوگوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! وہ آنکھوں کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں بلاؤ تو انہیں لایا گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور ان کے لئے دعا فرمائی تو وہ صحت یاب ہو گئے حتیٰ کہ ایسے ہو گئے جیسے انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان سے اتنی جنگ لڑوں گا کہ وہ ہماری مانند ہو جائیں گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

آہستہ سے جا حتیٰ کہ تو ان کے صحن میں اتر جائے پھر انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دے اور جو اس میں ان پر اللہ تعالیٰ کا حق واجب ہوتا ہے اس کے متعلق انہیں بتا قسم بخدا! تیرے سبب سے اللہ تعالیٰ کسی ایک آدمی کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔

(۱۰۷) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا يحيي بن قزعة، نا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن عروة عن عائشه رضى الله تعالىٰ عنها قالت دعا النبى صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم فاطمة ابنتهٗ في شكواه الذى قبض فيه فسارها بشيء فبكت ثم

دعاھا فسارھا فضحکت قالت فسالتھا عن ذلک فقالت سارنی النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والہٖ وسلم فاخبرنی انه یقبض فی وجعه الذی توفی فیه فبکیت ثم سارنی فاخبرنی انی اول اھل بیته اتبعه فضحکت۔ صحیح۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ
نبی کریم ﷺ نے اپنی اس بیماری کے دوران کہ جس میں آپ ﷺ نے پردہ فرمایا اپنی لختِ جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے کسی چیز کی سرگوشی کی تو وہ رو پڑیں پھر انہیں بلایا اور سرگوشی کی تو وہ مسکرا پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ آپ ﷺ اس تکلیف کے دوران وفات پا جائیں گے جس میں کہ آپ ﷺ فوت ہوئے تو میں رو پڑی۔ پھر مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ میں ان کے گھر والوں میں سے سب سے پہلے ان کے پیچھے جاؤں گی تو میں مسکرا پڑی۔

(۱۰۸) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاھر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، انا ابراھیم بن محمد بن سفیان، انا مسلم بن الحجاج، نبا زھیر بن حرب، نا عفان بن مسلم، نا حماد بن سلمة عن سعید الجریری عن ابی نضرۃ عن اسیر بن جابر عن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والہٖ وسلم یقول ان خیر التابعین رجل یقال له اویس وله والدۃ وکان به بیاض فمروہ فلیستغفر لکم۔ صحیح۔

❖ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تابعین میں بہترین آدمی اویس نامی ہوگا۔ اس کی (اس دنیا میں) صرف والدہ ہی ہوگی۔ اسے (یعنی اویس) برص کے داغ ہوں گے۔ (یعنی پھلبہری ہوگی) اسے کہنا کہ تمہارے لئے مغفرت طلب کرے۔

(۱۰۹) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، انا الحمیدی، نا ابولید بن مسلم، نا عبداللّٰہ بن

العلاء بن زبر قال سمعت بسر بن عبید اللّٰہ انه سمع ابا ادریس قال سمعت عوف بن مالك رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال اتیت النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والہٖ وسلم فی غزوة تبوك وهو فی قبة ادم فقال اعدد ستابین یدی الساعة موتی ثم فتح بیت المقدس ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضة المال حتٰی یعطی الرجل مائة دینار فیظل ساخطا ثم فتنة لا یبقی بیت من العرب الا دخلته ثم هدنة تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایة تحت کل غایة اثنی عشر الفا۔ صحیح۔

✤✤ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

غزوۂ تبوک کے موقع پر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت چمڑے کے بنے ہوئے ایک ڈیرے میں قیام پذیر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

قیامت آنے سے پہلے چھ علامتیں شمار کرو۔ پہلی علامت میری وفات ہوگی، دوسری بیت المقدس کی فتح ہوگی، تیسری علامت یہ ہوگی کہ دو موتیں اس طرح تم میں ہوں گی جیسے بکریوں میں قعاص بیماری سے ہوتی ہیں، چوتھی علامت یہ ہوگی کہ مال و دولت بہت زیادہ ہوگی حتیٰ کہ ایک آدمی کو سو دینار دیئے جائیں گے تو وہ تب بھی ناراض رہے گا، پانچویں علامت یہ ہوگی کہ عرب کے ہر گھر میں فتنہ داخل ہو جائے گا اور چھٹی علامت یہ ہوگی کہ تمہارے اور نصاریٰ کے درمیان مصالحت ہوگی تو وہ دغا بازی کریں گے اور اسی جھنڈوں تلے وہ تم پر حملہ کریں گے اور ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔

(۱۱۰) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی واحمد بن عبداللّٰہ الصالحی قالا، نا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، انا محمد بن احمد بن محمد بن معقل المیدانی، نا محمد بن یحیی، نا عبدالرزاق، نا معمر عن الزهری عن عروة عن اسامة بن زید رضی اللّٰہ تعالٰی عنهما قال اشرف النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والہٖ وسلم علی اطم من اطام المدینة فقال هل ترون ما اری قالوا لا قال انی لاری الفتن یقع خلال بیوتکم کوقع المطر۔ صحیح۔

✤✤ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ کی ایک بلند و بالا عمارت سے جھانک کر فرمایا کیا جو چیز میں دیکھ

رہا ہوں وہ تم بھی دیکھ رہے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی نہیں۔ تو فرمایا کہ میں بہت سے فتنے دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں میں بارش کی طرح گریں گے۔

(۱۱۱) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا محمد بن المثنى، نا الوليد بن مسلم، انا ابن جابر حدثني بسر بن عبيد الله الحضرمي انه سمع ابا ادريس الخولاني انه سمع حذيفة بن اليمان رضي الله تعالى عنه يقول كان الناس يسالون رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم عن الخير وكنت اساله عن الشر مخافة ان يدركني فقلت يا رسول الله انا كنا في جاهلية وشر فجاء نا الله تعالى بهذا الخير فهل بعد هذا الخير من شر قال نعم قلت وهل بعد ذلك الشر من خير قال نعم وفيه دخن قال قلت وما دخنه قال قوم يهدون بغير هديه تعرف منهم وتنكر قلت فهل بعد ذلك الخير من شر قال نعم دعاة على ابواب جهنم من اجابهم اليها قذفوه فيها قلت يا رسول الله صفهم لنا قال هم من جلدتنا ويتكلمون بالسنتنا قلت فما تامرني ان ادركني ذلك قال تلزم جماعة المسلمين واماهم قلت فان لم يكن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو ان تعض باصل شجرة حتى يدركك الموت وانت على ذلك۔ صحيح۔

❖❖ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

دوسرے لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیر (بھلائی) کے بارے میں پوچھا کرتے تھے جبکہ میں شر کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کرتا تھا اس خدشے کے پیش نظر کہ کہیں مجھے شر نہ پہنچ جائے۔ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم جاہلیت اور شر میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خیر سے نوازا۔ تو کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا۔ فرمایا ہاں تو میں نے عرض کی کہ کیا اس شر کے بعد خیر ہوگی؟ فرمایا۔ ہاں! اور اس میں ذرا خرابی کی ملاوٹ ہوگی۔ تو میں نے عرض کی کہ کس قسم کی ملاوٹ ہوگی؟ تو فرمایا کہ ایک قوم ایسی ہوگی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے کے علاوہ دوسرے راستے پر چلے گی کچھ اچھے کام کرے گی اور کچھ برے تو میں نے عرض کی کہ کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا۔ تو فرمایا ہاں! جہنم کے دروازوں کی طرف

بلانے والے لوگ ہوں گے جنہوں نے ان کی باتوں کو قبول کیا وہ انہیں جہنم میں دھکیل دیں گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے لئے ان کی علامت بیان فرمائیے۔ تو فرمایا کہ وہ ہماری ہی قوم کے لوگ ہوں گے اور ہماری ہی زبان بولیں گے۔ تو میں نے عرض کی کہ اگر وہ زمانہ مجھے آلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لئے کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں (یعنی میں کیا کروں؟) تو فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑنا میں نے عرض کی اور اگر ان کی کوئی جماعت اور امام نہ ہو؟ تو فرمایا کہ ان تمام فرقوں سے الگ رہنا اگرچہ تمہیں درخت کی جڑ چبانی پڑے یعنی اگرچہ تمہیں کھانے کو کچھ نہ ملے اور اسی حالت میں تمہیں موت آجائے۔

(۱۱۲) اخبرنا احمد بن عبداللّٰہ الصالحی، انا ابوبکر احمد بن الحسین بن الحیری، نا حاجب بن احمد الطوسی، نا محمد بن یحیی، نا ابو صالح حدثنی اللیث حدثنی جعفر بن ربیعة عن الاعرج عن ابی ھریرة رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم :لا تقوم الساعة حتٰی تقاتلوا الترك حمر الوجه صغار العیون ذلف الانوف كان وجوھم المجان المطرقة۔

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تم ایسے ترکوں سے جنگ نہ لڑو گے جن کے چہرے سرخ، آنکھیں چھوٹی، ناک چھوٹی اور برابر نوک والی ہوگی گویا کہ ان کے چہرے تہہ بہ تہہ چڑھائی ہوئی ڈھالیں ہیں۔

(۱۱۳) وبھذا الاسناد قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم : لا تقوم الساعة حتٰی تقاتلوا الیھود وحتی یختبئ الیھودی وراء الحجر فیقول الحجر یا عبداللّٰہ یا مسلم تعالٰی ورائی یھودی فاقتله۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تم یہودیوں سے نہیں لڑو گے حتیٰ کہ ایک یہودی ایک پتھر کے پیچھے چھپ جائے گا تو پتھر کہے گا کہ اے اللہ کے بندے! اے مسلمان! ادھر آ۔ میرے پیچھے ایک یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کرو۔

(۱۱٤) اخبرنا ابو علی حسان بن سعید المنیعی، انا ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش الزیادی، انا ابوبکر محمد بن الحسین القطان، انا احمد بن یوسف السلمی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وآله وسلم : لا تقوم الساعة حتی یکثر فیکم المال فیفیض وحتی یهم رب المال من یتقبل منه صدقته قال ویقبض العلم ویقترب الزمان وتظهر الفتن ویکثر الهرج قالوا الهرج یا رسول الله ایم هو یا رسول الله قال القتل القتل قال وقال لا تقوم الساعة حتی یقتتل فئتان عظیمتان یکون بینهما مقتلة عظیمة ودعواهما واحدة وقال لا تقوم الساعة حتی ینبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلهم یزعم انه رسول الله وقال لا تقوم الساعة حتی تقاتلوا خوز وکرمان قوما من الاعاجم حمر الوجوه فطس الانوف صغار الاعین کان وجوههم المجان المطرقة وقال لا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما نعالهم الشعر وقال لا تقوم الساعة حتی تطلع الشمس من مغربها فاذا طلعت وراها الناس امنوا اجمعون وذلك حین : (لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیرا) (الانعام من الایة ۱۵۸). صحیح.

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم میں مال ودولت اتنا زیادہ نہ ہو جائے گا کہ بہہ نکلے اور مال والے کو اس کی فکر ہوگی کہ کون زکوٰۃ لینا قبول کرتا ہے اور علم اٹھا لیا جائے گا اور وقت جلدی جلدی گزرے گا، فتنے ظاہر ہوں گے اور (خون ریزی) ہرج بہت زیادہ ہوگا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ ہرج کیسے ہوگا۔ فرمایا۔ قتل! قتل! (یعنی قتل وغارت ہوگی) اور فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دو عظیم گروہ آپس میں نہ لڑیں گے۔ ان کے مابین بہت عظیم قتل وغارت ہوگی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تیس کے قریب دجال کذاب نہ نکلیں گے۔ ان میں سے ہر ایک کا یہ گمان ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم

خوز اور کرمان سے جنگ نہ لڑو گے یہ عجمی قوم کے لوگ ہوں گے ان کے چہرے سرخ، ناک چھوٹی اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی گویا کہ ان کے چہرے تہہ بہ تہہ چڑھائی ہوئی ڈھالیں ہیں اور اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم ایسے لوگوں سے نہ لڑو گے جن کی جوتیاں بالوں والی ہوں گی اور اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہوگا اور جب یہ طلوع ہو جائے گا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں اور یہ اس وقت ہوگا جب "**لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل او كسبت في ايمانها خيرا**" (الانعام ۱۵۸) یعنی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہیں لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی۔

(۱۱۵) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انبا محمد بن عيسى نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابو خيثمة زهير بن حرب، نا سفيان بن عيينة عن فرات القزاز عن ابى الطفيل عن حذيفة بن اسيد الغفارى رضى الله تعالىٰ عنه قال اطلع النبى صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلم علينا ونحن نتذاكر فقال ما تذكرون قالوا نذكر الساعة قال انها لن تقوم حتىٰ تروا قبلها عشر آيات فذكر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عيسى ابن مريم وياجوج وماجوج وثلاثة خسوف خسف بالمشرق وخسف المغرب وخسف بجزيرة العرب وآخر ذلك نار تخرج من اليمن تطرد الناس الى محشرهم۔ صحيح۔

❖❖ حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم باہم گفتگو میں مصروف تھے۔ تو ارشاد فرمایا کہ کیا بیان کر رہے ہو؟ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی ہم قیامت کے بارے میں بیان کر رہے تھے تو فرمایا کہ قیامت اس وقت تک ہرگز قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم اس سے پہلے دس علامتیں نہ دیکھ لو۔ پھر ان علامات کا ذکر فرمایا کہ دھواں ہوگا، دجال آئے گا، دابۃ الارض آئے گا، سورج مغرب سے طلوع ہوگا، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول ہوگا، یاجوج و ماجوج آئیں گے اور تین بار دھنسنا ہوگا ایک بار مشرق میں، ایک بار مغرب میں اور ایک بار جزیرۂ عرب میں اور ان کے آخر میں یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ان کے محشر (کے میدان) کی طرف دھکیل کر لے جائے گی۔

باب نمبر۹

باب آخر فی علامات نبوته ومعجزاته ﷺ

علاماتِ نبوت ومعجزات

(۱۱۶) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد ابن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا محمد بن بشار، نا ابن ابی عدی عن سعيد عن قتادہ عن انس رضی الله تعالٰی عنه قال اتی النبی صلی الله تعالٰی عليه واٰله وسلم باناء وهو بالزوراء فوضع يده في الاناء فجعل الماء ينبع من بين اصابعه فتوضا القوم قال قتادة قلت لانس كم كنتم قال ثلاثمائة او زهاء ثلاثمائة. صحيح.

✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

زوراء کے مقام پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پانی کا ایک برتن (پیالہ) لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس اس برتن میں رکھا تو آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ نکلا اور ساری قوم نے وضو کیا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کی تعداد اس وقت کتنی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ تین سو تھی یا اندازاً تین سو کے قریب تھی۔

(۱۱۷) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا يوسف بن عيسى، نا ابن فضيل، نا حصين عن سالم عن جابر رضی الله تعالٰی عنه قال عطش الناس يوم الحديبية ورسول الله صلى الله تعالٰی عليه واٰله وسلم بين يديه ركوة فتوضا منها ثم اقبل الناس نحوه فقال رسول الله صلى الله تعالٰی عليه واٰله وسلم : ما لكم قالوا يا

رسول اللّٰہ لیس عندنا ماء نتوضا به ولا نشرب الا ما فی رکوتك قال فوضع النبی یده فی الرکوة فجعل الماء یفور من بین اصابعه کامثال العیون قال فشربنا وتوضانا فقلت لجابر کم کنتم یومئذ قال لو کنا مائة الف لکفانا کنا خمس عشرة مائة. صحیح.

❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

حدیبیہ کے دن لوگوں نے پیاس محسوس کی۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک چھاگل تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے وضو فرمایا لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تمہیں کیا مسئلہ ہے؟ تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے پاس پانی نہیں ہے کہ جس کے ساتھ ہم وضو کریں اور سوائے آپ کی چھاگل کے پینے کے لئے بھی کوئی پانی نہیں ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس چھاگل میں رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں سے چشموں کی مانند پانی جوش مارنے لگا راوی کہتے ہیں کہ تب ہم نے پانی پیا اور وضو بھی کیا۔ حضرت سالم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ (راوی حدیث) سے پوچھا کہ آپ کی تعداد اس دن کتنی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کافی ہو جاتا ویسے ہم پندرہ سو تھے۔

(۱۱۸) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبداللّٰہ بن بشران. نا اسماعیل بن محمد الصفار. نا احمد بن منصور الرمادی، نبا عبدالرزاق. انبا معمر عن قتادة عن عبداللّٰہ بن رباح عن ابی قتادة رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال خرج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والٖه وسلم فی جیش فلما کان فی بعض الطریق تخلف لبعض حاجة وتخلفت معه بمیضاة وهی الا دواة قال ابو قتادة فقضی حاجة ثم جاء نی فسکبت علیه من المیضاة فتوضا وقال لی احفظها فلعله ان یکون لبقیتها شان قال وسار الجیش فقال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والٖه وسلم: ان یطیعوا ابا بکر وعمر یرفقوا بانفسهم و ن یعصوهما یشقوا علی انفسهم قال وکان ابوبکر وعمر اشاروا علیهم ان لا ینزلوا حتٰی یبلغوا الماء وقال بقیة الناس بل ننزل حتٰی یاتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی

علیه وآله وسلم قال فنزلوا فجئناهم فی نحر الظهیرة وقد هلکوا من العطش فدعا النبی صلی الله تعالٰی علیه وآله وسلم بالمیضاة فاتیته بها فاستا بطها ثم جعل یصب لهم فشربوا حتّٰی رووا وتوضؤا وملوا کل اناء کان معهم حتّٰی جعل یقول هل من عال قال فخیل الی انها کما اخذها وکانوا یومئذ اثنین وسبعین رجلا۔ صحیح۔

❖ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لشکر کے ساتھ نکلے راستے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی حاجت کی وجہ سے پیچھے رہ گئے۔ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وضو والا برتن لے کر پیچھے رہا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قضائے حاجت فرمائی۔ پھر میرے پاس تشریف لائے تو میں نے اس برتن سے آپ کے لئے پانی انڈیلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا اور مجھے فرمایا کہ اس کی حفاظت کرنا شاید اس کے باقی بچ جانے والے پانی کی کوئی ضرورت پیش آجائے۔ لشکر آگے چلتا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی بات مان لیں تو اپنے آپ پر نرمی کریں گے اور اگر ان کی بات نہ مانیں گے تو اپنے آپ کو مشقت میں ڈالیں گے۔ ادھر حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو مشورہ دیا کہ جہاں پانی ہو وہاں قیام کریں جبکہ باقی لوگوں نے کہا کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے تک یہیں ٹھہریں گے۔ تو وہ وہیں ٹھہر گئے۔ ہم ان کے پاس ٹھیک دوپہر کے وقت پہنچے۔ اس وقت وہ پیاس سے ہلاک ہونے کے قریب تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (وہی) وضو والا برتن منگوایا میں وہ برتن لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ برتن بغل میں لیا اور ان لوگوں کے لئے پانی انڈیلنے لگے۔ تو انہوں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا، وضو کیا اور ہر ایک برتن جو ان کے پاس تھا اسے بھر لیا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کوئی ضرورتمند ہے؟ تو مجھے ایسے معلوم ہوا کہ وہ برتن اسی طرح تھا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے لیا تھا۔ اس دن لوگوں کی تعداد بہتر تھی۔

(۱۱۹) اخبرنا احمد بن عبدالله الصالحی، انا ابو الحسین بن بشران، نا اسماعیل بن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن عوف عن ابی رجاء العطاردی عن عمران بن حصین رضی الله

تعالیٰ عنه قال سری رسول اللّٰہ فی سفر ھو واصحابه قال فاصابھم عطش شدید فارسل النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه والہٖ وسلم رجلین من اصحابه احسبه قال علیا والزبیر او غیرھما فقال انکما ستجدان امراۃ بمکان کذا وکذا معھا بعیر علیه مزادتان فاتیانی بھا قال فاتیا المراۃ فوجداھا قد رکبت بین مزادتین علی البعیر فقالا لھا اجیبی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه والہٖ وسلم فقالت ومن رسول اللّٰہ ھٰذا الصابی قالا ھو الذی تعنین وھو رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه والہٖ وسلم حقا فجاء ا بھا فامر النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه والہٖ وسلم فجعل فی اناء من مزادتیھا ثم قال فیه ماشاء اللّٰہ ان یقول ثم اعاد الماء فی المزادتین ثم امر بعزلاء المزادتین ففتحت ثم امر الناس فملؤوا آنیتھم واسقیتھم فلم یدعوا یومئذ اناء ولا سقاء الا ملوہ قال عمران حتیٰ کان خیل الی انھا لم تزدد الا امتلاء قال فامر النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه والہٖ وسلم بثوبھا فبسط ثم امر اصحابه فجاؤوا من زادھم حتیٰ ملأ لھا ثوبھا ثم قال لھا اذھبی فانا لم ناخذ من مائك ولکن اللّٰہ سقانا فجاء ت اھلھا فاخبرتھم فقالت جئتکم من عند اسحر الناس او انه لرسول اللّٰہ حقا قال فجاء اھل ذلك الحواء حتیٰ اسلموا کلھم۔ صحیح۔

✤✤ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم رات کے وقت سفر میں تھے کہ انہیں شدید پیاس لگی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دو ساتھیوں میرا خیال ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تھے۔ انہیں یہ کہہ کر بھیجا کہ فلاں فلاں مقام پر تمہیں ایک عورت ملے گی اس کے ساتھ ایک اونٹ ہوگا جس پر دو مشکیزے ہوں گے۔ اسے میرے پاس لاؤ تو وہ اس عورت کے پاس گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ عورت اونٹ پر دو مشکیزوں کے درمیان بیٹھی ہے تو انہوں نے اسے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں چلو۔ تو اس نے کہا کہ کون رسول اللہ! یہ صابی آدمی۔ تو ان دونوں نے کہا وہی جو تو مراد لے رہی ہے وہ حقیقت میں اللہ کے رسول ہیں اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے مشکیزوں سے ایک برتن میں پانی لیا اور اس میں جو اللہ تعالیٰ نے

چاہا وہ کچھ پڑھا۔ پھر وہ پانی مشکیزوں میں دوبارہ ڈال دیا۔ پھر مشکیزوں کا دہانہ جوڑنے کا حکم دیا تو اسے کھول دیا گیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا تو انہوں نے اپنے برتن اور مشکیزے بھر لئے اس دن انہوں نے کوئی برتن اور مشکیزے بھرے بغیر نہ چھوڑے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے محسوس ہوا کہ وہ کچھ زیادہ ہی بھر گئے ہیں۔ (یعنی عورت کے مشکیزے) پھر نبی کریم ﷺ نے اس عورت کو چادر بچھانے کا حکم دیا تو وہ چادر بچھائی گئی۔ آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا تو انہوں نے اپنے اپنے زادراہ سے اس عورت کی چادر بھر دی۔ پھر آپ ﷺ نے اسے فرمایا کہ جا چلی جا ہم نے تیرے پانی میں سے کچھ نہیں لیا مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں پانی پلایا ہے۔ تو وہ عورت اپنے گھر والوں کے پاس گئی اور انہیں بتایا کہ میں تمہارے پاس اس وقت لوگوں میں سے سب سے بڑے جادوگر کے پاس سے ہو کر آ رہی ہوں یا وہ حقیقت میں اللہ کا رسول ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس عورت کے گھر والے آئے اور سب کے سب نے اسلام قبول کر لیا۔

(۱۲۰) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسى الجلودى، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا هارون بن معروف، نا حاتم بن اسماعیل عن یعقوب بن مجاهد ابى حزرة عن عبادة بن الولید بن عبادة بن الصامت قال خرجت انا وابى نطلب العلم مضینا حتٰى اتینا جابر بن عبدالله فى مسجده قال سرنا مع رسول الله صلى الله تعالٰى علیه واٰله وسلم حتٰى نزلنا وادیا افیح فذهب رسول الله صلى الله تعالٰى علیه واٰله وسلم یقضى حاجة فاتبعته باداوة من ماء فنظر رسول الله صلى الله تعالٰى علیه واٰله وسلم فلم یر شیئا یستتر به واذا بشجرتین بشاطى الوادى فانطلق رسول الله صلى الله تعالٰى علیه واٰله وسلم الى احداهما فاخذ بغصن من اغصانها فقال انقادى على باذن الله فانقادت معه كالبعیر المخشوش الذى یصانع قائده حتٰى اتى الشجرة الآخرى فاخذ بغصن من اغصانها فقال انقادى على باذن الله فانقادت معه كذلك حتٰى اذا كان بالمنصف مما بینهما لأم بینهما یعنى جمعهما فقال التئما على باذن الله فالتامتا قال جابر فخرجت احضر مخافة ان یحس رسول الله صلى الله

تعالیٰ علیه والہٖ وسلم بقربی فیتبعد فجلست واحدث نفسی فحانت منی لفتة فاذا انا برسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه والہٖ وسلم مقبلا واذا بالشجرتین قد افترقتا فقامت کل واحدة منهما علی ساق فرایت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه والہٖ وسلم وقف وقفة فقال براسه هکذا واشار ابو اسماعیل براسه یمینا وشمالا ثم اقبل فلما انتهی الی قال یا جابر هل رایت مقامی قلت نعم یا رسول اللّٰه قال فانطلق الی الشجرتین فاقطع من کل واحدة منهما غصنا فاقبل بهما حتیٰ اذا قمت مقامی فارسل غصنا عن یمینك وغصنا عن یسارك قال جابر فقمت فاتیت الشجرتین فقطعت من کل واحدة غصنا ثم اقبلت اجرهما حتیٰ قمت مقام رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه والہٖ وسلم ارسلت غصنا عن یمینی وغصنا عن یساری ثم لحقت فقلت قد فعلت یا رسول اللّٰه فعند ذاك قال انی مررت بقبرین یعذبان فاحببت بشفاعتی ان یرفه عنهما ما دام الغصنان رطبین قال فاتینا العسکر فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه والہٖ وسلم : ناد بوضوء فقلت الا وضوء الا وضوء فقلت یا رسول اللّٰه ما وجدت فی الرکب من قطرة وکان رجل من الانصار یبرد لرسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه والہٖ وسلم الماء فی اشجاب له علی حمارة من جرید فقال انطلق الی فلان الانصاری فانظر فی اشجابه من شیء قال فانطلقت الیه فنظرت فیها فلم اجد الا قطرة فی عزلا شجب منها لو انی افرغه لشربه یابسة فاتیت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه والہٖ وسلم فقلت یا رسول اللّٰه لم اجد الا قطرة فی عزلا شجب لو انی افرغه لشربه یابسة قال اذهب فاتنی به فاتیتهٗ فاخذه بیده فجعل یتکلم بشیء لا ادری ما هو ویغمزه بیدیه ثم اعطانیه فقال یا جابر ناد بجفنة فقلت یا جفنة الرکب فاتیت بها تحمل فوضعتها بین یدیه فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه والہٖ وسلم بیده فی الجفنة هکذا فبسطها ففرق بین اصابعه ثم وضعها فی قعر الجفنة وقال خذ یا جابر فصب علی وقل بسم اللّٰه فصببت علیه وقلت بسم اللّٰه

فرايت الماء يتفور من بين اصابع رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم ثم فارت الجفنة ودارت حتى امتلات فقال يا جابر ناد من كان له حاجة بماء قال فاتى الناس فاستقوا حتى رووا فقلت هل بقي احد له حاجة فرفع رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم يده من الجفنة وهي ملاى.
صحيح.

✤✤ حضرت عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد گرامی علم حاصل کرنے کے لئے نکلے۔ چلتے چلتے ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس ان کی مسجد میں پہنچے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر پر نکلے حتیٰ کہ ایک کشادہ وادی میں پہنچے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں پانی والا برتن لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نظر دوڑائی تو آپ کو کوئی ایسی چیز دکھائی نہ دی جس سے پردہ کر سکیں۔ اچانک وادی کے کنارے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو درخت دیکھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں سے ایک کی طرف تشریف لے گئے اور اس کی ایک ٹہنی پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میرے پیچھے آ تو وہ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے آنے لگا جیسے نکیل ڈالا ہوا اونٹ اپنے قائد کے پیچھے آتا ہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے درخت کے پاس پہنچ گئے اور اس کی بھی ایک ٹہنی پکڑ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میرے پیچھے آ تو وہ بھی ویسے ہی آپ کے پیچھے آنے لگا۔ یہاں تک کہ جب اس مقام پر پہنچے جو آدھوں آدھ مسافت پر باقی تھا تو ان دونوں کو ملا دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مجھ پر جمع ہو جاؤ تو وہ اکٹھے ہو گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس خدشے کے پیش نظر وہاں سے نکل لیا کہ کہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری نزدیکی محسوس کرتے ہوئے دور نہ چلے جائیں۔ پھر میں (تھوڑا دور) بیٹھ گیا اور اپنے آپ سے باتیں کرنے لگا پھر میں نے توجہ کی تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ درخت جدا ہو چکے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہے۔ میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذرا سا ٹھہرے اور اپنے سر انور سے اس طرح اشارہ فرمایا۔ ''ابو اسماعیل راوی حدیث نے اپنے سر کے ساتھ دائیں بائیں اشارہ کیا''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے جابر! کیا تو نے میرے کھڑے ہونے کی جگہ دیکھی ہے؟ میں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! تو فرمایا کہ ان درختوں کی طرف جاؤ اور ہر

ایک سے ایک ٹہنی توڑ کر لاؤ حتیٰ کہ جب میرے کھڑے ہونے کی جگہ پر پہنچ کر ٹھہرو تو ایک ٹہنی دائیں طرف اور ایک بائیں طرف رکھو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں اٹھ کھڑا ہوا اور ان درختوں کی طرف گیا اور ان میں سے ہر ایک کی ایک ٹہنی توڑی اور اسے گھسیٹتا ہوا لایا۔ جب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھڑے ہونے کی جگہ پر پہنچا تو ایک ٹہنی دائیں طرف اور ایک بائیں طرف رکھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں حکم بجا لایا ہوں۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میں دو قبروں کے پاس سے گزرا تھا۔ ان میں عذاب دیا جا رہا تھا تو میں نے اپنی شفاعت کے ساتھ انہیں آرام دینے کا ارادہ کیا جب تک کہ ٹہنیاں تر ہیں۔ پھر ہم لشکر میں آئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وضو کے لئے پانی منگواؤ تو میں نے آواز لگائی (تین مرتبہ) وضو کے لئے پانی لاؤ (جب پانی نہ ملا) تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے قافلے میں سے ایک قطرہ پانی نہیں ملا۔ ایک انصاری آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تین ڈالیوں کی تپائی پر پانی پرانی مشکوں میں ٹھنڈا کیا کرتا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں انصاری کے پاس جاؤ اور اس کی مشکوں میں کچھ دیکھو تو میں اس کے پاس گیا اور مشکوں میں دیکھا تو ایک مشک کی تہہ میں ایک قطرہ پانی کا نظر آیا۔ اگر میں اسے انڈیلتا تو خشک جگہ اسے چوس لیتی۔ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایک مشک کی تہہ میں ایک قطرہ پانی ہے اگر میں اسے انڈیلوں تو خشک جگہ اسے چوس لے گی تو فرمایا جاؤ اور وہ میرے پاس لاؤ میں وہ مشک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ ہاتھ میں پکڑی اور کچھ بولنے لگے مجھے نہیں علم کہ کیا کہہ رہے تھے اور ساتھ ہی اسے اپنے ہاتھوں سے دبایا پھر مجھے عطا فرمادی اور فرمایا۔ اے جابر! پیالے والے کو بلاؤ۔ تو میں نے کہا اے قافلے کو پانی پلانے والے اور وہ مشک اٹھائے ہوئے اس کے پاس گیا اور اس کے سامنے رکھ دی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح اپنا دست اقدس پیالے میں مارا اسے پھیلایا اور انگلیاں جدا جدا کیں۔ پھر پیالے کی تہہ میں رکھا اور فرمایا۔ اے جابر! مشک پکڑ اور پانی انڈیل اور کہہ بسم اللہ! میں نے پانی انڈیلا اور کہا بسم اللہ! تو میں نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں سے پانی پھوٹ نکلا پھر پیالہ میں پانی پھوٹنے لگا اور گھومنے لگا حتیٰ کہ بھر گیا۔ تو فرمایا۔ اے جابر! جسے پانی کی ضرورت ہو اسے بلاؤ۔ تو لوگ آئے اور پانی سیر ہو کر پیا۔ میں نے کہا۔ کیا کوئی باقی ہے جسے ضرورت ہو۔ تب رسول

اکرم ﷺ نے پیالے سے دست اقدس اٹھایا اور وہ ابھی بھرا ہوا تھا۔

(۱۲۱) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا فضل بن يعقوب، نا الحسن بن محمد بن اعين ابو علي الحراني، نا زهير، نا ابو اسحق عن البراء بن عازب انهم كانوا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه واٰله وسلم يوم الحديبية الفا واربعمائة او اكثر فنزلوا على بئر فنزحوها فاتوا رسول الله صلى الله تعالى عليه واٰله وسلم فاتي البئر وقعد على شفيرها ثم قال ايتوني بدلو من ماء فاتي به فبسق فدعا ثم قال دعوها ساعة فارووا انفسهم وركابهم حتى ارتحلوا. صحيح.

❖ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

حدیبیہ کے دن وہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ چودہ سو یا اس سے زیادہ تعداد میں تھے تو وہ ایک کنویں پر اترے۔ اسکا سارا پانی کھینچ لیا گیا تھا تو وہ سب رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ کنویں پر تشریف لائے اور اسکی منڈیر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا کہ پانی کا ایک ڈول لاؤ۔ پانی کا ڈول حاضر خدمت کیا گیا تو آپ ﷺ نے لعاب دہن ڈال کر دعا فرمائی (اور وہ پانی کنویں میں پھینک دیا) پھر فرمایا کہ ایک گھڑی اسے چھوڑ دو۔ بعد ازاں ان سب نے کوچ کرنے تک خود بھی سیر ہو کر پیا اور اپنے جانوروں کو بھی پلایا۔

(۱۲۲) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا محمد بن المثنى، نا ابو احمد الزبيري، انا اسرائيل عن منصور عن ابراهيم عن علقمة عن عبدالله رضى الله تعالى عنه قال كنا نعد الايات بركة وانتم تعدونها تخويفا كنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه واٰله وسلم في سفر فقل الماء فقالوا اطلبوا فضلة من ماء فجاؤا باناء فيه ماء قليل فادخل يده في الاناء ثم قال حي على الطهور المبارك والبركة من الله فلقد رايت الماء ينبع من بين اصابع رسول الله صلى الله تعالى عليه واٰله وسلم ولقد كنا نسمع تسبيح الطعام وهو يوكل. صحيح.

✤✤ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ
ہم معجزات کو از روئے برکت کے شمار کرتے تھے اور تم انہیں ڈرانے کے لئے شمار کرتے ہو۔ ہم ایک سفر کے دروان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے تو پانی کم پڑ گیا تو لوگوں نے کہا کہ بچا کھچا پانی تلاش کرو۔ تو وہ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس برتن میں ڈالا پھر فرمایا کہ پاکیزہ اور بابرکت پانی کی طرف آؤ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں سے پھوٹ رہا تھا اور ہم کھانے کی تسبیح سنتے تھے جبکہ وہ کھایا جا رہا ہوتا تھا۔

(۱۲۳) اخبرنا الامام ابو علی الحسين بن محمد القاضي، انا ابو نعيم عبدالملك بن الحسن الاسفراييني انا ابو عوانة يعقوب بن اسحق الحافظ، نا العباس بن الوليد اخبرني ابی قال سمعت الاوزاعی قال حدثنی اسحق بن عبدالله بن ابی طلحة عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه قال اصابت الناس سنة علی عهد رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم فبينا رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم علی المنبر يخطب الناس فی يوم جمعة اذ قام اعرابی فقال يا رسول الله هلك المال وجاء العيال فادع الله لنا قال فرفع رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم يديه وما نری فی السماء قزعة فوالذی نفسی بيده ما وضعها حتٰی ثار سحاب كامثال الجبال ثم لم يزل علی المنبر حتٰی رايت الماء ينحدر علی لحيته فمطرنا يومنا ذلك ومن الغد ومن بعد الغد حتٰی الجمعة الآخری فقام ذلك الرجل او قال رجل غيره فقال يا رسول الله تهدم البناء وغرق المال فادع الله لنا فرفع رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم يديه فقال اللهم حوالينا ولا علينا۔ قال فما يشير بيديه الی ناحية من السحاب الا تمزقت حتٰی صارت المدينة مثل الجوبة وسال الوادی وادی قبا شهرا ولم يجئ رجل من ناحية من النواحی الا حدث بالجود. صحيح.

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں لوگوں کو قحط نے آلیا۔ جمعۃ المبارک کے دن جبکہ رسول کریم ﷺ منبر پر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مال ہلاک ہوگیا اور بال بچے بھوکے ہوگئے ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند فرمائے اس وقت ہمیں آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا دکھائی نہ دیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے آپ ﷺ نے ابھی ہاتھ نیچے نہیں کئے تھے کہ پہاڑوں کی مانند بادل اڑنے لگے۔ پھر آپ ﷺ منبر پر ہی تشریف فرما رہے حتیٰ کہ میں نے پانی آپ ﷺ کی ریش مبارک پر ٹپکتا ہوا دیکھا۔ ہم نے یہ دن، اس کے بعد والا دن اور اس سے اگلا دن حتیٰ کہ اگلے جمعۃ المبارک تک بارش میں گزارا۔ اس جمعۃ المبارک کو وہی آدمی یا کوئی اور آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! عمارتیں گر گئیں اور مال غرق ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا فرمائیے تو نبی کریم ﷺ نے ہاتھ بلند فرمائے اور فرمایا ''اللھم حوالینا ولا علینا'' اے اللہ! ہمارے اردگرد برسے ہمارے اوپر نہ برسے۔ تو آپ ﷺ نے اپنے دست اقدس سے بادل کی طرف اشارہ فرماتے اور وہ پھٹ جاتا حتیٰ کہ مدینہ منورہ ایک گڑھے کی مانند ہوگیا اور وادی قنا میں ایک مہینہ پانی بہتا رہا اور اردگرد کے علاقے سے کوئی آدمی بھی آتا تو وہ یہی بیان کرتا کہ خوب بارش ہوئی۔

(۱۲۴) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف. نا محمد ابن اسماعيل، نا عمرو بن علي، نا ابو عاصم، انا حنظلة بن ابی سفيان، انا سعيد بن ميناء عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال لما حفر الخندق رايت بالنبي صلی الله تعالیٰ عليه وآله وسلم خمصا فانكفأت الی امراتي فقلت هل عندك شيء فاني رايت برسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وآله وسلم خمصا شديدا فاخرجت الی جرابا فيه صاع من شعير ولنا بهيمة داجن فذبحتها وطحنت الشعير ففرغت الی فراغي وقطعتها في برمتها ثم وليت الی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وآله وسلم فقالت لا يفضحني برسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وآله وسلم وبمن معه فجئة فساررته فقلت يا رسول الله ذبحنا بهيمة لنا وطحنت صاعا من شعير كان عندنا فتعال انت ونفر معك فصاح النبي صلی الله تعالیٰ عليه وآله وسلم فقال يا اهل

الخندق ان جابرا قد صنع سورا فحیھلا بکم فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم : لا تنزلن برمتکم ولن تخبزن عجینکم حتّٰی اجیٔ فجئت وجاء رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم یقدم الناس فاخرجت لہ عجینا فبسق فیہ وبارک ثم عمد الی برمتنا فبسق فیھا وبارک ثم قال ادع خابزۃ فلتخبز معی واقد حی من برمتکم ولا تنزلوھا وھم الف فاقسم باللّٰہ لقد اکلوا حتّٰی ترکوہ وانحرفوا وان برمتنا لتغط کما ھی وان عجیننا لیخبز کما ھو. صحیح.

✤✤ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب خندق کھودی گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھوکا دیکھا۔ میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا کہ کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت بھوکا دیکھا ہے تو اس نے توشہ دان نکال کر مجھے دیا۔ اس میں ایک صاع جو تھے اور ہماری ایک پالتو بکری تھی۔ اسے میں نے ذبح کر دیا اور جَو پیسے، پھر جو کچھ تھا وہ نکالا اور ذبح شدہ بکری کے ٹکڑے کر کے ہانڈی میں ڈال دیا پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جانے لگا تو میری بیوی نے کہا کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے ساتھیوں میں رسوا مت کرنا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے سرگوشی میں بات کرتے ہوئے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم نے اپنا چوپایہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں جو کہ ہمارے پاس تھے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کچھ ساتھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تشریف لائیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بآواز بلند پکار اٹھے۔ اے اہل خندق! جابر نے (تمہاری) ضیافت کی ہے تو تم سب جلدی جلدی آؤ۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرے آنے تک اپنی ہانڈی نیچے نہ اتارنا اور نہ ہی آٹے کی روٹیاں پکانا، تو میں واپس آ گیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے آگے آگے تشریف لائے میں نے آٹا حاضر خدمت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی۔ پھر ہماری ہانڈی کا قصد کیا۔ اس میں بھی لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی۔ پھر فرمایا کہ روٹیاں پکانے والی کہاں ہے اسے بلاؤ تاکہ وہ میرے ساتھ روٹیاں پکائے۔ اور اپنی ہانڈی میں سے ایک چمچ نکال کر دو اور اسے نیچے مت اتارنا۔ قسم بخدا! ان سب نے کھا کر چھوڑ دیا اور واپس لوٹ گئے جبکہ ہانڈی اسی طرح ڈھکی رہی جیسے تھی اور ہمارے آٹے سے

اسی طرح روٹیاں پکائی جارہی تھیں جیسے وہ تھا۔

(۱۲۵) اخبرنا ابوالحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا ابو علی زاهر بن احمد، انا ابو اسحٰق ابراهیم بن عبدالصمد الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن اسحق بن عبدالله بن ابی طلحة انه سمع انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه یقول قال ابو طلحة لام سلیم لقد سمعت صوت رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم ضعیفا اعرف فیه الجوع فهل عندك من شیء فقالت نعم فاخرجت اقراصا من شعیر ثم اخذت خمارا لها فلفت ببعضه ثم دسة تحت یدی وردتنی ببعضه ثم ارسلتنی الی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم قال فذهبت به فوجدت رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم جالسا فی المسجد ومعه الناس فقمت علیهم فقال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم : ارسلك ابو طلحة قلت نعم فقال بطعام فقلت نعم فقال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم : لمن معه قوموا قال فانطلق وانطلقت بین ایدیهم حتٰی جئت ابا طلحة فاخبرته قال ابو طلحة یا ام سلیم قدجاء رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم بالناس ولیس عندنا ما نطعمهم فقالت الله ورسوله اعلم قال فانطلق ابو طلحة حتٰی لقی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم فاقبل رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم حتٰی دخلا فقال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم هلمی ما عندك یا ام سلیم فاتت بذلك الخبز فامر به رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم ففت وعصرت ام سلیم عكة لها فادمته ثم قال فیه رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم ما شاء الله ان یقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتٰی شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتٰی شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتٰی شبعوا ثم قال ائذن لعشرة حتٰی اكل القوم كلهم وشبعوا والقوم سبعون رجلا او ثمانون۔ صحیح۔

✤✤ حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے ایسا لگتا ہے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھوک لگی ہوئی ہے کیا تیرے پاس (کھانے کو) کوئی چیز ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں! اور پھر جو کی کچھ روٹیاں نکالیں پھر اپنی چادر لی اور اس میں سے کچھ حصے میں وہ لپیٹ دیں اور میرے ہاتھ تلے چھپا دیں اور پھر کچھ دوبارہ مجھے دیں۔ بعد ازاں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھیجا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہیں۔ میں وہاں جا کر کھڑا ہوگیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کی۔ ہاں! تو فرمایا۔ کھانے کے ساتھ؟ میں نے عرض کی۔ ہاں! تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چل نکلے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے آگے چلتا ہوا ابوطلحہ کے پاس آیا اور اسے بتایا (کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ساتھیوں سمیت تشریف لا رہے ہیں) تو ابوطلحہ نے کہا۔ اے ام سلیم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو دیگر لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں اور ان لوگوں کو کھلانے کے لئے ہمارے پاس کھانا نہیں ہے۔ ام سلیم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ تو ابوطلحہ باہر گئے حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا ملے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ابوطلحہ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکٹھے گھر میں داخل ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ تو وہ وہی روٹیاں لے آئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا چورہ بنانے کا حکم دیا۔ ام سلیم نے چورہ بنا کر گھی کی کپی اس میں نچوڑی اور سالن سا تیار کیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ کچھ پڑھا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمی بلاؤ تو دس آدمی بلائے گئے انہوں نے جی بھر کر کھایا حتیٰ کہ چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو بلاؤ تو دس آدمی بلائے گئے۔ انہوں نے جی بھر کر کھایا اور چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو بلاؤ۔ تو انہیں بلایا گیا۔ انہوں نے بھی جی بھر کر کھایا۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ حتیٰ کہ سب لوگوں نے سیر ہو کر کھایا۔ ان لوگوں کی تعداد ستر یا اسی تھی۔

(۱۲۶) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى الجلودي، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج،

نا ابو كريب محمد بن العلاء، نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة او عن ابى سعيد رضى الله تعالىٰ عنهما شك الاعمش قال لما كان يوم غزوة تبوك اصاب الناس مجاعة فقالوا يا رسول الله لو اذنت لنا فنحرنا نواضحنا فاكلنا وادهنا فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم افعلوا قال فجاء عمر فقال يا رسول الله ان فعلت قل الظهر ولكن ادعهم بفضل ازوادهم ثم ادع الله لهم عليها بالبركة لعل الله ان يجعل فى ذلك فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم : نعم قال فدعا بنطع فبسطه دعا بفضل ازوادهم قال فجعل الرجل يجئ بكف ذرة قال ويجئ الآخر بكف تمر ويجى الآخر بكسرة حتىٰ اجتمعا على النطع من ذلك شىء يسير قال فدعا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم بالبركة ثم قال خذوا فى اوعيتكم قال فاخذنا فى اوعيتهم حتىٰ ما تركوا فى العسكر وعاء الا ملؤوه قال فاكلوا حتىٰ شبعوا وفضلت فضلة فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم اشهد ان لا اله الا الله وانى رسول الله لا يلقى الله بهما عبد غير شاك فيحجب عن الجنة. صحيح.

✤✤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (اعمش کو اس بارے میں شک ہے) فرماتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے دن لوگوں کو بھوک لگی تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر آپ ہمیں اجازت مرحمت فرمائیں تو ہم اپنے اونٹ ذبح کریں۔ ان کا گوشت کھائیں اور چربی سے اپنا بدن چکنا کریں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے کرلو۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر آپ ایسا کریں گے تو سواریاں کم پڑ جائیں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے ان کا بچا کھچا زادِ راہ منگوائیں۔ پھر اس پر ان کے لئے برکت کی دعا فرمائیں ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت پیدا فرمادے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں! ایسے ہی کرتے ہیں۔ پھر چمڑے کا بچھونا منگوا کر بچھایا اور ان کو بچا کھچا زادِ راہ لانے کو کہا تو کوئی آدمی ایک مٹھی جوار کے دانے لایا کوئی ایک مٹھی کھجور لایا اور کوئی روٹی کے ٹکڑے لایا حتیٰ کہ اس چمڑے کے بچھونے پر اسی طرح کی چیزیں تھوڑی سی مقدار میں جمع ہوگئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برکت کی دعا فرمائی پھر ارشاد فرمایا کہ اپنے اپنے

برتنوں میں ڈالتے جاؤ۔ تو انہوں نے اپنے اپنے برتنوں میں ڈالا حتیٰ کہ لشکر میں کوئی بھی برتن بھرے بغیر نہ چھوڑا اور سیر ہو کر کھایا تو پھر بھی بچ گیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ جو بندہ بھی ان دو کلمات کے ساتھ بغیر شک میں پڑے اللہ رب العزت سے ملاقات کرے گا تو اسے جنت سے نہیں روکا جائے گا۔

(۱۲۶) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، انا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج حدثني احمد بن يوسف الازدي، نا النضر يعني ابن محمد اليماني، ناعكرمة وهو ابن عمار عن اياس عن ابيه قال خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه والهٖ وسلم في غزوة فاصابنا جهد حتىٰ هممنا ان ننحر بعض ظهرنا فامر نبي الله صلى الله تعالىٰ عليه والهٖ وسلم فجمعنا تزوادنا فبسطنا له نطعا فاجتمع زاد القوم على النطع قال فطاولت لاحرزه كم هو فحرزته كربضة الغنم ونحن اربع عشرة مائة قال فاكلنا حتىٰ شبعنا جميعا ثم حشونا جربنا فقال نبي الله صلى الله تعالىٰ عليه والهٖ وسلم : هل من وضوء قال فجاء رجل باداوة فيها نطفة فافرغها في قدح فتوضائنا كلنا ندغفقه دغفقة اربع عشرة مائة قال ثم جاء بعد ذلك ثمانية فقالوا هل من طهور فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه والهٖ وسلم : فرغ الوضوء. صحيح.

✤✤ حضرت ایاس رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ

ہم ایک غزوہ میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہمیں بھوک لگی حتیٰ کہ ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اپنی کچھ سواریاں ذبح کر ڈالیں۔ نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا کہ اپنے زاد راہ اکٹھے کرو۔ ہم نے چمڑے کا ایک بچھونا بچھایا۔ تو لوگوں نے اس بچھونے پر زاد راہ اکٹھا کیا۔ مجھے اس کو شمار کرنا مشکل لگا۔ البتہ میں نے اندازہ لگایا کہ وہ اتنا ہے جتنا بیٹھی ہوئی بکری جگہ گھیرتی ہے۔ جبکہ ہماری تعداد چودہ سو تھی لیکن ہم سب نے جی بھر کر کھایا پھر اپنے اپنے توشہ دان بھر لئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کیا وضو کے لئے پانی ہے؟ تو ایک آدمی برتن لے کر آیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ تو آپ ﷺ نے وہ پانی ایک پیالے میں انڈیلا تو ہم سب نے وضو کیا اور خوب پانی بہایا جبکہ ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ بعد ازاں

آٹھ آدمی آئے اور عرض کی کہ کیا پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے کچھ (پانی) ہے؟ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وضوتو ہو چکا۔

(۱۲۸) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی سلمة بن شبیب، نبا الحسن بن اعین، نا معقل عن ابی الزبیر عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه ان ام مالك كانت تهدی للنبی صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم فی عكة لها سمنا فیاتیها بنوها فیسالون الادم لیس عندهم شیء فتعمد الی الذی كانت تهدی فیه للنبی صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم فتجد فیه سمنا فما زال تقیم لها ادم بیتها حتی عصرته فاتت النبی صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم فقال عصرتها قالت نعم قال لو تركتیها ما زال قائما. صحیح.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ
حضرت ام مالک رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کو گھی کی کپی تحفہ میں پیش کیا کرتی تھیں۔ان کے بیٹے ان کے پاس آکر سالن کو پوچھتے۔ان کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو وہ اس کپی کی طرف جاتیں جس میں گھی نبی اکرم ﷺ کو ہدیہ کیا کرتی تھیں۔تو اس میں گھی موجود پاتیں۔تو وہ اس کپی سے اپنے گھر کا سالن چلاتی رہیں حتیٰ کہ اسے نچوڑ لیا (جب نچوڑ لیا) تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے اسے نچوڑ لیا ہے؟ عرض کی ہاں۔تو فرمایا اگر نہ نچوڑتی تو اس میں ہمیشہ گھی موجود رہتا۔

(۱۲۹) حدثنا ابو طاهر المطهر بن علی الفارسی، انا ابو ذر محمد بن ابراهیم الصالحانی، نا ابو محمد عبدالله بن محمد بن جعفر بن حیان المعروف بابی الشیخ، نا محمد بن عبدالله بن رستة، نا شیبان بن فروخ، نا محمد بن زیاد قال سمعت ابا الظلال یخبر عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه عن امه قالت كانت لنا شاة فجمعت من سمنها فی عكة فملات العكة ثم بعثت بها مع زبیبة فقلت یا زبیبة ابلغی هذه الكعة رسول الله

صلی اللہ تعالٰی علیه وآلہٖ وسلم یتادم بها فانطلقت فقالت یا رسول اللہ هٰذا سمن بعثت بها الیك ام سلیم قال فرغوا لها ففرغت العکة ثم دفعت الیها فجاء ت وام سلیم لیست فی البیت فعلقت العکة علی وتد فجاء ت ام سلیم فرات العکة ممتلئة سمنا۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی والدہ محترمہ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ ہماری ایک بکری تھی۔ میں نے اس کا گھی ایک کپی میں جمع کیا جب وہ بھرگئی تو میں وہ لے کر زبیبہ کے پاس گئی اور کہا۔ اے زبیبہ! یہ کپی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس لے جاؤ وہ اسے بطور سالن استعمال کریں تو وہ لے کر گئیں۔ اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! یہ گھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ام سلیم نے بھیجا ہے تو ارشاد فرمایا یہ خالی کرکے اسے دو تو کپی خالی کرکے مجھے لوٹا دی گئی (وہ کہتی ہیں) میں واپس آئی تو ام سلیم گھر پر موجود نہ تھیں تو میں نے وہ کپی وہاں ایک کیل پر لٹکا دی۔ ام سلیم واپس آئیں تو انہوں نے کپی کو گھی سے بھرا ہوا دیکھا۔

(۱۳۰) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی سلمة بن شبیب، نا الحسن بن اعین، نا معقل عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنه ان رجلا اتی النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وآلہٖ وسلم یستطعمه فاطعمه شطر وسق شعیر فما زال الرجل یا کل منه وامراته وضیفهما حتٰی کاله فاتی النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وآلہٖ وسلم فقال لو لم تکله لا کلتم منه ولقام لکم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کھانا کھلانے کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے آدھا وسق جو کھانے کے لئے عنایت فرمائے۔ تو وہ آدمی، اس کی بیوی اور ان کے مہمان وہ جو کھاتے رہے حتیٰ کہ اس نے انہیں تول لیا۔ (جب تول لیا) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اسے نہ تولتے تو اسی سے کھاتے رہتے اور وہ تمہارے لئے باقی رہتا قائم رہتا۔

(۱۳۱) حدثنا ابو طاهر الفارسی، نا ابوذر محمد بن ابراهیم، انا عبداللّٰه بن محمد ابن جعفر، نا الولید، نا اسحق بن ابراهیم، نا سعد بن الصلت وابن بکار قالا، نا عمر ابن ذر عن مجاهد عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال واللّٰه الذی لا اله الا هو ان کنت لاشد الحجر علی بطنی من الجوع وان کنت لاعتمد بیدی علی الارض من الجوع ولقد قعدت یوما علی طریقهم الذی یخرجون فیه فمر بی ابوبکر فسالته عن آیة من کتاب اللّٰه ما اساله عنها الا لیشبعنی فمر ولم یفعل ثم مر عمر فسالته عن آیة من کتاب اللّٰه لا اساله الا لیشبعنی فمر ولم یفعل ثم مر ابو القاسم صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم فعرف ما فی نفسی وما فی وجهی فتبسم وقال اباهر الحق فاتبعتهٗ فدخل فاستاذن فاذن لی فوجد لبنا فی قدح فقال لاهله انی لکم هٰذا اللبن قالوا اهداه فلان او آل فلان فقال یا اباهر انطلق الی اهل الصفة فادعهم لی قال فاحزننی ذلك واهل الصفة اضیاف الاسلام لایاوون الی اهل ولا مال اذا جاء تهٗ صدقة ارسل بها الیهم ولم یرزا منها شیئا واذا جاء ته هدیة ارسل الیهم واشرکهم فیها واصاب منها فاحزننی ارساله ایای وقلت کنت ارجو ان اشرب من هٰذا اللبن شربة اتغذی بها فما اغنی هٰذا اللبن فی اهل الصفة وانا الرسول ولم یکن من طاعة اللّٰه وطاعة رسوله بد فانطلقت الیهم فدعوتهم فاقبلوا فاستاذنوا فاذن لهم فاخذوا مجلسهم فی البیت وقال ابا هر قلت لبیك یا رسول اللّٰه قال قم فاعطهم فآخذ القدح فاعطی الرجل حتٰی یروی ثم یرده الی حتٰی روی جمیع القوم فانتهیت الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم فاخذ القدح فوضع علی یدیه ثم رفع راسه فنظر فتبسم قال اقعد فاشرب فقعدت وشربت وقال اشرب فما زال یقول اشرب واشرب حتٰی قلت والذی بعثك بالحق لا اجد له مسلکا قال فارنی فرددت الیه الاناء فتبسم وحمد اللّٰه وشرب منه۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

اس اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے اور میں بھوک کی وجہ سے زمین پر ہاتھوں سے ٹیک لگایا کرتا تھا۔ ایک دن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس راستے پر بیٹھا تھا جس سے وہ گزرا کرتے تھے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا اور میں نے صرف اس وجہ سے سوال کیا تھا کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں گے۔ تو وہ (آیت کے متعلق) بتا کر آگے چلے گئے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گزرے۔ میں نے ان سے بھی کتاب اللہ کی ایک آیت کے متعلق سوال کیا اور میں نے ان سے بھی اس کے بارے میں صرف اس وجہ سے سوال کیا تھا کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں گے۔ تو وہ بھی گزر گئے اور کچھ نہ کہا۔ پھر حضرت ابوالقاسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے۔ تو جو کچھ میرے دل میں تھا اور چہرے پر تھا سب جان لیا اور تبسم فرمایا اور فرمایا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! چل۔ آجا۔ تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں تشریف لے گئے تو میں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پیالے میں دودھ دیکھا تو گھر والوں سے فرمایا۔ یہ دودھ تمہیں کس نے دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ فلاں نے یا آل فلاں نے بطور تحفہ پیش کیا ہے۔ تو ارشاد فرمایا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ اور ان کو میرے پاس لاؤ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

اس بات نے مجھے غمگین کر دیا۔ اصحاب صفہ اسلام کے مہمان تھے نہ ان کے پاس کوئی اہل وعیال تھے اور نہ مال ودولت۔ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس صدقہ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ انہیں بھیج دیتے اور اس میں سے کوئی چیز بھی نہ لیتے اور جب کوئی تحفہ آتا تو انہیں بھیجتے اور اس میں شریک ہوتے اور خود بھی لیتے۔ تو مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ بھیجنا غمناک کر گیا اور میں نے کہا کہ مجھے امید تھی کہ میں اس دودھ میں سے تھوڑا پی کر غذا حاصل کروں گا۔ اصحاب صفہ میں یہ دودھ مجھے کہاں بے نیاز کرے گا۔ بہرحال میں تو قاصد ہوں اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کے بغیر کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ لہٰذا میں ان کے پاس گیا اور انہیں دعوت دی۔ تو وہ آئے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی تو وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں نے عرض کی۔ لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فرمایا۔ اٹھ اور انہیں (یہ دودھ) پیش کر۔ میں نے وہ پیالہ پکڑا اور ایک آدمی کو پیش کیا۔ اس نے سیر ہو کر پیا اور مجھے لوٹا دیا حتیٰ کہ سارے آدمی

سیر ہو گئے تو میں آخر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھوں پر رکھا۔ پھر سر انور اوپر اٹھا کر دیکھا اور تبسم فرمایا۔ اور فرمایا بیٹھ جا اور پی۔ میں بیٹھ گیا اور دودھ پیا۔ فرمایا۔ پیو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک فرماتے رہے پیو پیو یہاں تک کہ میں نے عرض کی۔ قسم ہے اس ذات کی! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اس کے لئے کوئی راہ نہیں پاتا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دکھاؤ۔ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد بیان فرمائی اور اس میں سے دودھ پی لیا۔

(۱۳۲) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبة، نا شبابة بن سوار، نا سلیمان بن المغیرة عن ثابت عن عبدالرحمن بن ابی لیلٰی عن المقداد رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال اقبلت انا وصاحبان لی وقد ذهبت اسماعنا وابصارنا من الجهد فجعلنا نعرض انفسنا علی اصحاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم فلیس احد منهم یقبلنا فاتینا النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم فانطلق بنا الی اهله فاذا ثلاثة اعنز فقال النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم : احتلبوا هٰذا اللبن بیننا قال فکنا نحتلب فیشرب کل انسان نصیبه ویرفع النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم نصیبه فیجیٔ من اللیل فیسلم تسلیما لا یوقظ نائما ویسمع الیقظان ثم یاتی المسجد فیصلی ثم یاتی شرابه فیشرب فاتانی الشیطان ذات لیلة وقد شربت نصیبی فقال محمد یاتی الانصار فیتحفونه ویصیب عندهم ما به حاجة الی هذه الجرعة فاتیتها فشربتها فلما ان وغلت فی بطنی دنا منی الشیطان فقال ویحك ما صنعت أشربت شراب محمد فیجی فلا یجده فیدعو علیك فتهلك وعلی شملة اذا وضعتها علی قدمی خرج راسی واذا وضعتها علی راسی خرج قدمای وجعل لا یجی النوم قال فجاء النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم فسلم کما کان یسلم ثم اتی المسجد فصلی ثم اتی شرابه فکشف عنه فلم یجد فیه شیئا فرفع راسه الی السماء فقلت الان یدعو

علی فاھلك فقال اللھم اطعم من اطعمنی واسق من اسقانی قال فعمدت الی الشملته فشددتھا علی واخذت الشفرة وانطلقت الی الا عنز ایھا اسمن فاذبحھا لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم فاذا ھی حافل واذا ھن حفل کلھنّ فعمدت الی اناء لاٰل محمد ما کانوا یطعمون ان یحتلبوا فیه فحلبت فیه حتّٰی علته رغوة فجئت الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم قلت یا رسول اللّٰہ اشرب فشرب ثم ناولنی فقلت یا رسول اللّٰہ اشرب فشرب فلما عرفت ان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم قد روی واصبت دعوته ضحکت حتّٰی القیت الی الارض فقال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم : احدی سواتك یا مقداد فقلت یا رسول اللّٰہ کان من امری کذا وکذا وفعلت کذا فقال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم : ما ھذہ الا رحمة من اللّٰہ افلا کنت آذنتنی فنوقظ صاحبینا فیصیبا منھا فقلت والذی بعثك بالحق ما ابالی اذا اصبتھا معك من اصابھا من الناس۔ صحیح۔

✤ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں اور میرے دو ساتھی اس حال میں آئے کہ ہماری سماعت اور بصارت بھوک کی وجہ سے ختم ہو چکی تھی (مراد شدید بھوک ہے) تو ہم اپنے آپ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر پیش کرنے لگے۔ مگر ان میں سے کوئی بھی ہمیں قبول کرنے والا نہ تھا۔ تو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ساتھ لے کر اپنے گھر والوں کے پاس گئے۔ وہاں تین بکریاں تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا دودھ ہمارے درمیان دوہو۔ فرماتے ہیں کہ (راوی حدیث) ہم ان کا دودھ دوہا کرتے تھے۔ ہر آدمی اپنا حصہ پی لیتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا حصہ رکھ دیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو تشریف لاتے اور اتنی آواز میں سلام کہتے کہ سویا ہوا بیدار نہ ہوتا اور جاگنے والے سن لیتے۔ پھر مسجد تشریف لے جاتے اور نماز ادا فرماتے۔ پھر اپنے دودھ کی طرف آتے اور نوش فرماتے۔ ایک رات مجھے شیطان نے اکسایا حالانکہ میں اپنے حصے کا دودھ پی چکا تھا۔ اس (لعین) نے کہا کہ حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار کے پاس جاتے ہیں تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحفے تحائف دیتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں پی لیتے ہیں۔ انہیں اس گھونٹ (دودھ) کی ضرورت نہیں ہے۔ تو میں نے جا کر وہ دودھ

پی لیا۔ جب وہ دودھ میرے پیٹ میں چلا گیا تو شیطان میرے قریب ہوا اور کہا۔ تیری ہلاکت ہو۔ یہ تو نے کیا کیا۔ تو نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا دودھ پی لیا۔ اب وہ تشریف لائیں گے اور دودھ موجود نہ ہوگا تو وہ تیرے لئے بددعا کریں گے تو تو ہلاک ہو جائے گا۔ مجھ پر ایک ایسی چادر تھی کہ جسے میں پیروں پر ڈالتا تو سر ننگا ہو جاتا اور جب سر پر ڈالتا تو پیر ننگے ہو جاتے تھے اور نیند نہیں آتی تھی۔ راوی حدیث فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور جیسے سلام کرتے تھے ویسے سلام کیا پھر مسجد گئے اور نماز ادا فرمائی۔ پھر دودھ پینے کے لئے آئے اور اوپر سے کپڑا وغیرہ ہٹایا تو اس میں کچھ بھی موجود نہ پایا۔ تو آپ ﷺ نے سر انور آسمان کی طرف اٹھایا۔ میں نے کہا کہ اب آپ ﷺ میرے لئے بددعا فرمائیں گے اور میں ہلاک ہو جاؤں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا "**اللھم اطعم من اطعمنی واسق من اسقانی**" اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو بھی اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو بھی اسے پلا۔ میں نے چادر لی اور خوب لپیٹ کر اس کا کونہ پکڑ لیا اور بکریوں کی طرف گیا کہ جو ان میں سے موٹی ہے اسے رسول اکرم ﷺ کے لئے ذبح کروں گا تو اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا تو سب کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے تو میں نے اس برتن کا قصد کیا جو آل محمد ﷺ کے لئے تھا وہ اس میں دودھ دوہنے کا طمع نہیں رکھتے تھے۔ میں نے اس میں دودھ دوہا حتیٰ کہ دودھ کی جھاگ اس میں بلند ہوگئی۔ میں وہ لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! پیجیے۔ آپ ﷺ نے نوش فرمایا پھر مجھے پکڑا دیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اور پیجیے۔ آپ ﷺ نے نوش فرمایا۔ جب میں نے جان لیا کہ نبی اکرم ﷺ سیر ہو چکے ہیں اور ان کی دعا مجھے پہنچ چکی ہے تو میں مسکرا پڑا حتیٰ کہ ہنستے ہنستے زمین پر گر پڑا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تیرے ایک برے کام کا نتیجہ ہے اے مقداد۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرے ساتھ ایسا ایسا معاملہ ہوا اور میں نے ایسے کیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ یہ فقط اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ تو نے مجھے کیوں نہیں بتایا تاکہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی بیدار کرتے اور وہ بھی اس دعا میں شامل ہو جاتے۔ تو میں نے عرض کی قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ جب میں نے آپ ﷺ کے ساتھ وہ دعا حاصل کر لی تو مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ لوگوں میں سے کون اسے حاصل کرتا ہے۔

(۱۳۳) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف،

نا محمد ابن اسماعیل، نا احمد بن ابی شریح، انا عبید اللّٰہ بن موسی، نا شیبان عن فراس عن الشعبی عن جابر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما ان اباہ استشھد یوم احد وترك علیہ دینا وترك علیہ ست بنات فلما حضر جزاز النخل قال اتیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم فقلت قد علمت ان والدی استشھد یوم احد وترك دینا کثیرًا وانی احب ان یراك الغرماء فقال اذھب فبیدر کل تمر علی ناحیۃ ففعلتہ ثم دعوتہ فلما نظروا الیہ فکانما اغروا بی تلك الساعۃ فلما رای ما یصنعون اطاف حول اعظمھا بیدرا ثلاث مرات ثم جلس علیہ ثم قال ادع لی اصحابك فما زال یکیل لھم حتی ادی اللّٰہ عن والدی امانتہٗ وانا ارضی ان یودی اللّٰہ امانۃ والدی ولا ارجع الی اخواتی بتمرۃ فسلم اللّٰہ البیادر کلھا وحتی انی انظر الی البیدر الذی کان علیہ النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کانہ لم ینقص تمرۃ واحدۃ. صحیح.

❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

آپ کے والد گرامی غزوۂ احد کے دن شہید ہو گئے اور آپ پر (بہت سا) قرض اور چھ بیٹیاں چھوڑیں۔ جب کھجور (کا پھل) کٹنے کا وقت آیا تو (حضرت جابر فرماتے ہیں کہ) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں کہ میرے والد صاحب غزوۂ احد کے دن شہید ہو گئے تھے اور بہت سارا قرض چھوڑا ہے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ قرض خواہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھیں۔ تو فرمایا۔ جاؤ اور ہر قسم کا کھجور کا ایک طرف الگ الگ کھتہ (ڈھیر) لگاؤ۔ میں نے ایسے ہی کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا۔ جب قرض خواہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو اپنے قرض کا اور سختی سے تقاضا کرنے لگے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا جو وہ کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے پھر اس پر بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا۔ اپنے ساتھیوں کو میرے پاس بلاؤ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک ان کے لئے کھجوریں تولتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد گرامی کے قرض کو ادا فرما دیا۔ اس وقت میں اس بات پر رضا مند تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کا قرض ادا فرما دے اور میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی لے کر نہ جاؤں تو اللہ تعالیٰ نے تمام ڈھیر

سلامت رکھے یہاں تک کہ وہ ڈھیر جس پر نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے میں نے اس کی طرف دیکھا تو گویا اس سے ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی تھی۔

(١٣٤) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، نا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا يوسف بن موسى، نا عبيدالله بن موسى عن اسرائيل عن ابى اسحق عن البراء رضى الله تعالىٰ عنه قال بعث رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم الى ابى رافع اليهودى رجالا من الانصار فامر عليهم عبدالله يعنى ابن عتيك وكان ابو رافع يؤذى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم وكان فى حصن له بارض الحجاز فلما دنوا منه وقد غربت الشمس قال عبدالله لاصحابه اجلسوا مكانكم فانى منطلق ومتلطف للبواب لعلى ان ادخل قال فدخلت فكمنت فلما دخل الناس اغلق الباب ثم علق الاغاليق على وتد قال فقمت فاخذت بها ففتحت الباب وكان ابو رافع يسمر عنده وكان فى علالى له فلما ذهب عنه اهل سمره صعدت اليه قال فاضربه ضربة اثخنتهٗ ولم اقتله ثم وضعت ضبب السيف فى بطنه حتىٰ اخذ فى ظهره فعرفت انى قتلته فجعلت افتح الابواب بابا بابا حتىٰ انتهيت الى درجة له فوضعت رجلى وانا ارى قد انتهيت الى الارض فوقعت فى ليلة مقمرة فانكسرت ساقى فعصبتها بعمامة فانطلقت الى اصحابى فقلت النجا فقد قتل الله ابا رافع فانتهيت الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم فقال ابسط رجلك فبسطت رجلى فمسحها فكانى لم اشتكها قط۔ صحيح۔

✤✤ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے ابو رافع یہودی کی طرف کچھ انصاری آدمی بھیجے اور ان پر حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا۔ ابو رافع (لعین) رسول اکرم ﷺ کو تکلیف پہنچایا کرتا تھا۔ سرزمین حجاز میں اس کا ایک قلعہ تھا۔ جب وہ اس قلعے کے قریب پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ۔ میں جاتا ہوں اور دربانوں میں گھس جاتا ہوں۔ شاید میں اندر داخل ہو جاؤں (حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ) میں اندر داخل ہوا اور چھپ

گیا۔ جب لوگ داخل ہو گئے تو قلعے کا دروازہ بند کر دیا گیا اور کنجیاں ایک کھونٹی پر لٹکا دی گئیں تو میں اٹھ کھڑا ہوا اور کنجیاں پکڑ کر دروازہ کھول دیا۔ ابو رافع کے پاس داستان گوئی کی جاتی تھی۔ وہ اس وقت اپنے بالا خانے میں تھا۔ جب داستان گو اس کے پاس سے چلے گئے تو میں اس کے بالا خانے پر چڑھ گیا اور اس پر تلوار کا وار کر کے زخمی کر دیا مگر قتل نہ کیا۔ پھر تلوار کی دھار اس کے پیٹ پر رکھی اور اس کی پشت تک لے گیا۔ تب میں نے جانا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ پھر میں ایک ایک کر کے تمام دروازے کھولتا گیا حتیٰ کہ میں اس قلعے کی سیڑھی تک پہنچ گیا۔ میں نے اپنی ٹانگ لٹکائی میرا خیال تھا کہ میں زمین پر پہنچ گیا ہوں۔ تو میں چاندنی رات میں زمین پر گر گیا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے اسے اپنے عمامے سے باندھا اور اپنے ساتھیوں کے پاس جا کر کہا کہ چھٹکارا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ابو رافع کو قتل کر دیا ہے۔ پھر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی ٹانگ بچھاؤ۔ تو میں نے اپنی ٹانگ پھیلا دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر دست اقدس پھیرا۔ (میں ایسے ہو گیا) گویا مجھے کبھی اس میں درد تھا ہی نہیں۔

(۱۳۵) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا المكی بن ابراهيم عن يزيد بن ابی عبيد قال رايت اثر ضربة فی ساق سلمة فقلت يا ابا مسلم ما هذه الضربة قال هذه ضربة اصابتنيها يوم خيبر فقال الناس اصيب سلمة فاتيت النبی صلی اللّٰه تعالٰی عليه واٰله وسلم فنفث فيه ثلاث نفثات فما اشتكيتها حتٰی الساعة.

صحيح

❖❖ حضرت یزید بن ابی عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں تلوار کے زخم کا نشان دیکھا تو میں نے کہا۔ اے ابو مسلم! یہ زخم کیسا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر مجھے یہ زخم لگا تو لوگوں نے کہا کہ سلمہ زخمی ہو گئے۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں تین دفعہ پھونک ماری تو آج تک مجھے اس کی تکلیف نہیں ہوئی۔

(۱۳۶) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد النعيمی، نا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا يوسف بن موسی، انا ابو اسامة عن اسماعيل بن

ابی خالد عن قیس عن جریر رضی اللہ تعالٰی عنہ قال: قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم الا تریحنی من ذی الخلصۃ فقلت بلی فانطلقت فی مائۃ وخمسین فارسا من احمس وکانوا اصحاب خیل وکنت لا اثبت علی الخیل فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم فضرب یدہ علی صدری حتّٰی رایت اثر یدہ فی صدری وقال اللھم ثبتہ واجعلہ ھادیا مھدیا قال فما وقعت عن فرسی بعد قال وکان ذوبنی بالیمن بخثعم وبخیلۃ فیہ نصب تعبد یقال لہ الکعبۃ قال فاتاھا فحرقھا بالنار وکسرھا قال فبرک رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم علی خیل احمس ورجالھا خمس مرات۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو مجھے ذی الخلصہ کے بت خانہ کو مٹا کر راحت نہیں پہنچائے گا۔ میں نے عرض کی کیوں نہیں! تو میں احمس قبیلہ کے ڈیڑھ سو شہسوار لے کر نکلا وہ بہت اچھے گھڑ سوار تھے جبکہ میں گھوڑے پر جم کے نہیں بیٹھ سکتا تھا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینے پر اپنا دست اقدس مارا حتیٰ کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس کا نشان اپنے سینے پر دیکھا۔ پھر فرمایا۔ اے اللہ! اسے مضبوطی عطا فرما اور اسے راہ بتانے والا اور راہ پایا ہوا بنا۔ (فرماتے ہیں کہ) میں اس کے بعد کبھی بھی گھوڑے سے نہیں گرا۔ ذوالخلصہ یمن میں خثعم اور جیلہ قبیلے نے تعمیر کیا تھا اس میں بتوں کی پوجا کی جاتی تھی اور اسے کعبہ کہا جاتا تھا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں وہاں گیا اور اسے آگ لگا کر جلا دیا اور توڑ پھوڑ ڈالا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ مرتبہ احمس قبیلے کے گھوڑوں اور مردوں کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔

(۱۳۷) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا عبدالاعلی بن حماد، نا یزید بن زریع، نا سعید عن قتادۃ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ أن اھل المدینۃ فزعوا مرۃ فرکب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم فرسا لابی طلحۃ کان یقطف او

كان فيه قطاف لما رجع قال وجدنا فرسكم هٰذا بحرا فكان بعد ذلك لا يجاری وقال محمد عن انس فركب فرسا لابی طلحة بطينا وقال انه لبحر فما سبق بعد ذلك اليوم. صحيح۔

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک مرتبہ اہل مدینہ کو دشمن کا کچھ ڈر ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا لے کر نکلے وہ گھوڑا سست رو تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لائے تو فرمایا کہ ہم نے آپ کا یہ گھوڑا سمندر پایا ہے تو اس کے بعد اس گھوڑے کے ساتھ کبھی مقابلہ نہ کیا گیا۔ (ایک دوسرے طریق سے اس طرح مروی ہے کہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو کہ سست تھا اور فرمایا یہ تو سمندر ہے تو اس کے بعد اس گھوڑے سے آگے نکل جانے کی شرط نہیں لگائی گئی۔

(١٣٨) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد النعيمی، انامحمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا اسحق بن ابراهيم، انا جرير عن المغيرة عن الشعبی عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالٰی عنه قال غزوت مع رسول الله صلی الله تعالٰی عليه واٰله وسلم قال فتلاحق بی النبی صلی الله تعالٰی عليه واٰله وسلم وانا علی ناضح لنا قد اعيی فلا يكاد يسير فقال لی ما لبعيرك قال قلت عيی قال فتخلف رسول الله صلی الله تعالٰی عليه واٰله وسلم فزجره ودعا له فما زال بين يدی الابل قدامها يسير فقال لی كيف تری بعيرك قلت بخير قد اصابتهٗ بركتك قال افتبيعه قال فبعتهٗ اياه علی ان لی فقار ظهره حتّٰی ابلغ المدينة فلما قدم المدينة غدوت عليه بالبعير فاعطانيه ثمنه ورده علی۔

❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس آئے۔ میں اپنے اونٹ پر سوار تھا جو تھک چکا تھا اور چلتا نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے اونٹ کو کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی کہ تھک چکا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پیچھے گئے اور اسے ڈانٹا اور

اس کے لئے دعا فرمائی تو وہ اپنے سے آگے چلنے والے سب اونٹوں سے آگے نکل گیا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے اونٹ کو کیسا دیکھتا ہے؟ میں نے عرض کی۔ اچھا ہے۔ اسے آپ ﷺ کی برکت ملی ہے۔ تو فرمایا۔ کیا اسے بیچو گے؟ عرض کی کہ اس شرط پر بیچوں گا کہ مدینہ پہنچنے تک اس کی پیٹھ پر سواری کروں گا۔ جب مدینہ منورہ پہنچ گئے تو میں اونٹ لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھے اس کی قیمت عطا فرمائی اور پھر مجھے ہی لوٹا دیا۔

(۱۳۹) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبكر بن ابى شيبة، نا زيد بن الحباب عن عكرمة بن عمار، حدثنا اياس بن سلمة بن الاكوع ان اباه حدثه ان رجلا اكل عند رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم بشماله فقال كل بيمينك فقال لا استطيع قال لا استطعت ما منعه الا الكبر قال فما رفعها الى فيه۔ صحيح۔

❖ حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ ان سے ان کے والد گرامی نے بیان فرمایا کہ

ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا کہ میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اب (دائیں ہاتھ) اس کے ساتھ کھا بھی نہیں سکے گا۔ اسے فقط غرور نے ہی (دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانے سے) روکا تھا تو وہ کبھی بھی اسے اپنے منہ کی طرف نہ اٹھا سکا۔

(۱۴۰) حدثنا احمد بن عبدالله الصالحی، نا ابو نصر احمد بن علی بن منصور البخاری، نا ابو سعيد خلف بن سليمان النسفی، نا ابو كريب محمد بن العلاء، نا يونس بن بكير عن النضر ابى عمر عن عكرمة عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما عن النبى صلى الله تعالى عليه واله وسلم قال اللهم اعز الاسلام بابى جهل او بعمر بن الخطاب فاصبح عمر فغدا على النبى صلى الله تعالى عليه واله وسلم واسلم روى عن ابن مسعود قال ما زلنا اعزة منذ اسلم عمر۔

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اسلام کو ابوجہل یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عزت بخش۔ صبح کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کرلیا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم اس وقت سے معزز ہوگئے ہیں جب سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے۔

(١٤١) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا زهير بن حرب، نا عمر بن يونس الحنفي، نا عكرمة قال اياس بن سلمة حدثني ابى قال غزونا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم حنينا فلما واجهنا العدو فالتقوهم وصحابة النبي صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم فولى صحابة النبي صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم فلما غشوا رسول الله نزل عن البغلة ثم قبض قبضته من تراب من الارض ثم استقبل به وجوههم فقال شاهت الوجوه فما خلق الله منهم انسانا الا ملا عينيه ترابا بتلك القبضة فولوا مدبرين فهزمهم الله فقسم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم غنائمهم بين المسلمين. صحيح.

✤✤ حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

مجھ سے میرے والد گرامی نے بیان کیا فرماتے ہیں کہ ہم نے غزوۂ حنین میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شرکت کی۔ جب دشمن ہماری طرف متوجہ ہوا اور وہ (کفار) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی آمنے سامنے آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی پیٹھ پھیر گئے۔ جب دشمن نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھیر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خچر سے اترے اور زمین سے مٹی کی ایک مٹھی اٹھائی پھر وہ مٹھی ان کے چہرے کے سامنے پھینک دی اور فرمایا۔ منہ بدشکل ہوئے۔ تو وہاں اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی تخلیق کردہ انسان (کفار) تھے اس مٹھی سے سب کی آنکھیں مٹی سے بھر گئیں اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا مال غنیمت تمام مسلمانوں میں تقسیم فرمایا۔

(١٤٢) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا زهير

بن حرب، نا جریر عن الاعمش عن ابراھیم عن ابیه عن حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال لقد رایتنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰلہٖ وسلم لیلة الاحزاب واخذتنا ریح شدیدة وقر فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰلہٖ وسلم : الا رجل یاتینی بخبر القوم جعله الله معی فی الجنة فلم یجبه احد فقال قم یا حذیفة اذهب فاتنی بخبر القوم ولا تذعرهم علی فلما ولیت من عنده جعلت کانما امشی فی حمام حتیٰ اتیتهم فرایت ابا سفیان یصلی ظهره بالنار فوضعت سهما فی کبد القوس فاردت ان ارمیه فذکرت قول رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰلہٖ وسلم لا تذعرهم علی ولو رمیتهٗ لاصبتهٗ فرجعت وانا امشی فی مثل الحمام فلما اتیتهٗ فاخبرته خبر القوم وفرغت قررت فالبسنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰلہٖ وسلم من فضل عباءة کانت علیه یصلی فیها فلم ازل نائما حتیٰ اصبحت فلما اصبحت قال قم یا نومان۔ صحیح۔

✤✤ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

جنگ خندق کی رات ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہمیں سخت آندھی اور سخت سردی نے آلیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو کفار کی خبر لا کر ہمیں دے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں میرا ساتھ عطا فرمائے گا۔ کسی آدمی نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جواب نہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے حذیفہ! اٹھ۔ جا اور ہمیں کفار کی خبر لا کر دے اور ایسا نہ ہو کہ تو انہیں ڈرائے اور وہ میری طرف متوجہ ہو جائیں۔ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے پھرا تو میں ایسے گیا گویا حمام میں چل رہا ہوں حتیٰ کہ میں کفار کے پاس پہنچ گیا تو میں نے دیکھا کہ ابوسفیان آگ سے اپنی پیٹھ تاپ رہا ہے۔ میں نے کمان کے حلقے میں تیر چڑھایا کہ اسے تیر ماروں تو مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ بات یاد آگئی کہ ایسا نہ ہو کہ تو انہیں ڈرائے اور وہ میری طرف متوجہ ہو جائیں۔ البتہ اگر میں اسے تیر مارتا تو اسے زخمی کر دیتا۔ پھر میں واپس لوٹا تو اس وقت بھی گویا حمام میں چل رہا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کفار کی خبر دے کر فارغ ہوا تو میں نے سردی محسوس کی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وہ عبا مبارک جس میں آپ نماز ادا فرماتے تھے مجھے اوڑھا دی تو میں صبح

تک سویا رہا۔ جب صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے سونے والے! اٹھ جا۔

(١٤٣) اخبرنا ابو محمد عبدالله بن عبدالصمد الجوزجانی، انا ابو القاسم علی بن احمد الخزاعی، انا ابو سعید الهیثم بن کلیب الشاشی، نا ابو عیسی الترمذی، نا ابو عمار الحسین بن حریث الخزاعی، نا علی بن الحسین بن واقد حدثنی ابی حدثنی عبدالله بن بریدة قال سمعت ابا بریدة یقول جاء سلمان الفارسی الی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم حین قدم المدینة بمائدة علیها رطب فوضعها بین یدی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم فقال یا سلمان ما هٰذا فقال صدقة علیك وعلٰی اصحابك فقال صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم ارفعها فانا لا ناكل الصدقة قال فرفعها فجاء الغد بمثله فوضعه بین یدی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم فقال ما هٰذا یا سلمان قال هدیة لك فقال رسول الله : ابسطوا ثم نظر الی الخاتم علی ظهر رسول الله فامن به وكان للیهود فاشتراه رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم بكذا وكذا درهما علی ان یغرس لهم نخیلا فیعمل سلمان فیه حتٰی یطعم فغرس رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم النخل الا نخلة واحدة غرسها عمر فحملت النخلة من عامها ولم تحمل نخلة فقال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم : ما شان هذه فقال عمر انا غرستها فنزعها رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم فحملت من عامه.

(۱۴۳) عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ آئے تو کھجوروں کا ایک دستر خوان لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ کھجوریں آپ ﷺ کے سامنے رکھیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کی آپ ﷺ کے لئے صدقہ ہے اور آپ کے ساتھیوں کے لئے بھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے اٹھالو، ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ تو انہوں نے وہ کھجوریں اٹھالیں۔ اگلے دن پھر اسی طرح حاضر

ہوئے اور کھجوریں آپ ﷺ کے سامنے رکھیں تو فرمایا۔ اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کی آپ کے لئے تحفہ ہے۔ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ یہ دستر خوان پھیلا دو۔ پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی پشت مبارک پر مہر نبوت دیکھی تو ایمان لے آئے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ یہودیوں کے زرخرید غلام تھے تو رسول اکرم ﷺ نے انہیں اتنے اتنے درہموں کے ساتھ اس شرط پر خرید لیا کہ آپ ﷺ ان یہودیوں کے لئے کھجوریں کاشت کریں گے اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ان کے پھل آنے تک ان میں کام کریں گے۔ رسول اکرم ﷺ نے کھجوریں کاشت کیں سوائے ایک کھجور کے جسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کاشت کیا تو اس ایک کھجور کے علاوہ تمام کھجوریں اسی سال حاملہ ہوگئیں تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اسے کیا ہوا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اسے میں نے کاشت کیا تھا تو رسول اکرم ﷺ نے اسے اکھیڑ کر دوبارہ لگایا تو وہ بھی اسی سال حاملہ ہوگئی (مراد یہ ہے کہ اس پر بھی پھل لگ گیا)۔

(١٤٤) اخبرنا ابو الحسن الشيزرى، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمى، انا ابو مصعب عن مالك عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم قال هل ترون قبلى ههنا فوالله ما يخفى على خشوعكم ولا ركوعكم انى لاراكم من وراء ظهرى۔ صحيح۔

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ
کیا تم سمجھتے ہو کہ میرا منہ اس طرف ہے۔ قسم بخدا! تمہارا خشوع وخضوع اور تمہارے رکوع مجھ سے مخفی نہیں ہیں۔ میں تو تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

(١٤٥) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا خلاد، نا عبدالواحد بن ايمن عن ابيه عن جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنه ان امراة من الانصار قالت لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم يا رسول الله الا اجعل لك شيئا يقعد عليه فان لى غلاما نجارا قال ان شئت قال فعملت له المنبر فلما كان يوم الجمعة

قعد النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم علی المنبر الذی صنع فصاحت النخلۃ التی کان یخطب عندھا حتٰی کادت ان تنشق فنزل النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم حتٰی اخذھا فضمھا فجعلت تئن انین الصبی الذی یسکت حتٰی استقرت قال بکت علی ما کانت تسمع من الذکر۔ صحیح۔

❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

ایک انصاری عورت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے تو کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھنے کے لئے کوئی چیز نہ بنواؤں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہتی ہے تو بنوالے۔ تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک منبر بنوایا۔ جب جمعۃ المبارک کا دن آیا تو جو منبر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بنوایا گیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے۔ تو اس وقت وہ کھجور جس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ٹیک لگا کر) خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے چیخ پڑی۔ حتٰی کہ قریب تھا کہ وہ پھٹ جاتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیچے تشریف لائے اور اسے پکڑ کر سینے سے چمٹا لیا۔ تو وہ ایسے بچے کی طرح رونے لگی جسے خاموش کرواتے ہیں تو وہ رونے کی آواز نکالتا ہے۔ حتٰی کہ اسے قرار آگیا تو فرمایا کہ جو یہ ذکر سنا کرتی تھی اس کی وجہ سے رو پڑی ہے۔

(۱٤٦) اخبرنا احمد بن عبداللّٰہ الصالحی، انا ابو الحسین علی بن محمد بن عبداللّٰہ ابن بشران، انا اسماعیل بن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن عطاء بن السائب عن عبداللّٰہ بن حفص عن یعلی بن مرۃ الثقفی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال ثلاثۃ اشیاء رایتھا من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم بینا نحن نسیر معہ اذ مررنا ببعیر یسنی علیہ قال فلما راہ البعیر جرجر فوضع جرانہ فوقف علیہ النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم فقال این صاحب ھٰذا البعیر فجاء ہ فقال النبیؐ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم بعنیہ قال بل نھبہ لک وانہ لاھل بیت مالھم معیشۃ غیرہ قال اما اذ ذکرت ھٰذا من امرہ فانہ شکا کثرۃ العمل وقلۃ العلف فاحسنوا الیہ قال ثم سرنا حتٰی نزلنا منزلا فنام النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم فجاء ت شجرۃ تشق الارض حتٰی غشیتہٗ ثم

رجعت الی مکانها فلما استیقظ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ وسلم ذکرت له فقال هی شجرة استاذنت ربها فی ان تسلم علی رسول اللہ فاذن لها قال ثم سرنا فمررنا بماء فأتته امرأة بابن لهابه جنة فاخذ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ وسلم بمنخره ثم قال اخرج انی محمد رسول اللہ قال ثم سرنا فلما رجعنا من مسیرنا مررنا بذلك الماء فاتته المراة بجزر ولبن فامرها ان ترد الجزر وامر اصحابه فشربوا اللبن فسالها عن الصبی فقالت والذی بعثك بالحق ما راینا منه ریبا بعدك۔

✤✤ حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

تین چیزوں کا خود میں نے اپنی آنکھوں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشاہدہ کیا ہے۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے کہ ایک اونٹ جس پر پانی لاد کر لایا جاتا تھا اس کے پاس سے ہما گزر ہوا۔ جب اس اونٹ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو بڑ بڑ کر کے گردن نیچے رکھ دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا۔ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مجھے فروخت کر دو اس نے عرض کی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بغیر عوض کے ہی پیش کر دیتے ہیں لیکن میرے گھر والوں کے پاس سوائے اس اونٹ کے روزی کمانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے تو فرمایا اگر تجھے اسکا یہ معاملہ یاد ہے تو (یہ بھی یاد رکھ کہ) یہ زیادہ کام اور کم چارے کی شکایت کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ پھر ہم چل پڑے حتیٰ کہ ایک جگہ قیام کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو گئے۔ تو ایک درخت زمین کو پھاڑتا ہوا آیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈھانپ لیا۔ پھر اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے تو میں نے یہ معاملہ بیان کیا تو فرمایا کہ اس درخت نے اللہ تعالیٰ سے یہ اجازت طلب کی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام عرض کرے تو اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت مرحمت فرما دی۔ پھر ہم سفر پر چل پڑے تو پانی (کے تالاب وغیرہ) کے پاس سے گزرے۔ اس وقت ایک عورت اپنا بیٹا لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس پر جن کا سایہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا گلا پکڑ کر فرمایا۔ نکل جا بیشک میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کا رسول ہوں۔ پھر ہم چل نکلے۔ جب سفر سے واپس لوٹے تو اسی پانی (کے تالاب وغیرہ) کے پاس سے گزرے تو وہی عورت ایک بکری اور دودھ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بکری واپس لے

جاؤ اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ دودھ پی لو تو ان سب نے دودھ پیا۔ آپ ﷺ نے اس سے بچے کے بارے میں پوچھا تو اس نے عرض کی قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ کے بعد ہم نے اس میں کوئی شک والی بات نہیں دیکھی۔

(۱٤۷) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابو طاهر الزیادی، انا ابو بکر محمد بن الحسین القطان، نا علی بن الحسین الدارابجردی، نا ابو الولید الطیالسی، نا عکرمة بن عمار، نا ابو کثیر الشحمی هو یزید بن عبدالرحمن عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه قال ما خلق الله مومنا یسمع بی ولا یرانی الا احبنی قال یزید قلت وما علمك بذلك قال ان امی کانت مشرکة وانی کنت ادعوها الی الاسلام فتابی علی وانی دعوتها ذات یوم فاسمعتنی فی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم ما اکره فاتیت رسول الله فقلت یا رسول الله ان امی مشرکة وانی کنت ادعوها الی الاسلام فتابی علی وانی دعوتها فاسمعتنی فیك ما اکره فادع الله ان یهدی امی فقال اللهم اهد ام ابی هریرة فخرجت اغدو ابشرها بدعوة رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم فلما اتیت الباب فاذا هو منجاف وسمعت خضخضة الماء وسمعت خشف رجلی فقالت یا ابا هریرة کما انت وفتحت الباب ولبست درعها وجعلت عن خمارها فقالت انی اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله فرجعت الی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم ابکی من الفرح کما بکیت من الحزن فقلت یا رسول الله الیس قد استجاب الله دعوتك فهدی ام ابی هریرة ادع الله ان یحببنی وامی الی عباده المومنین ویحببهم الی والیها فقال اللهم خبب عبدك وامه الی عباده المومنین وحببهم الیه. صحیح.

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کا تخلیق کردہ جو مومن بھی میری گفتگو سنے گا اور مجھے دیکھے گا تو مجھ سے محبت کرے گا۔

یزید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اس بات کا آپ کو کیسے علم ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا

کہ میری والدہ مشرکہ تھی۔ میں اسے اسلام کی دعوت دیتا رہتا تھا تو وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیتی تھی۔ ایک دن میں نے اسے اسلام کی دعوت دی تو اس نے نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی کے متعلق ایسی باتیں سنائیں کہ جنہیں میں (سننا) ناپسند کرتا تھا تو میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میری والدہ مشرکہ ہے۔ میں اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا کرتا تھا تو وہ انکار کر دیتی تھی۔ آج میں نے اسے اسلام کی دعوت دی تو اس نے آپ ﷺ کے بارے میں ایسی باتیں کیں جنہیں میں (سننا) ناپسند کرتا ہوں۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ وہ میری والدہ کو ہدایت عطا فرمائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے اللہ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرما۔ تو میں جلدی جلدی نکلا تا کہ اپنی والدہ کو رسول اکرم ﷺ کی دعا کی خوشخبری دوں۔ جب میں دروازے پر آیا تو وہ کھلا پڑا تھا اور میں نے پانی کے ہلنے کی آواز سنی۔ میری والدہ نے میرے پیروں کی آہٹ سنی تو کہا۔ اے ابو ہریرہ! جیسے تو کہتا تھا۔ پھر دروازہ کھولا، اپنی قمیض پہنی اور جلدی جلدی چادر لے کر کہا کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو میں خوشی سے روتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جیسے تم غم سے روتے ہو۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا ایسا ہی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو شرف قبولیت سے نواز اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرمائی۔ اب اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ مجھے اور میری والدہ کو مومن بندوں کا محبوب بنا دے اور انہیں میرا اور میری والدہ کا محبوب بنا دے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے اللہ! اپنے بندے اور اس کی والدہ کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنا دے اور انہیں اس کا محبوب بنا دے۔

(۱٤۸) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا موسى بن اسماعيل، نا ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن الاعرج عن ابی هريرة رضی الله تعالٰی عنه قال يقولون ان ابا هريرة يكثر والله الموعد ويقولون ما للمهاجرين والانصار لا يحدثون مثل احاديثه وان اخوتی من المهاجرين كان يشغلهم الصفق بالاسواق وان اخوانی من الانصار كان يشغلهم عمل اموالهم وكنت امرا مسكينا الزم رسول الله صلى الله تعالٰی عليه واٰله وسلم علی ملأ بطنی فاحضر حين

يغيبون واعي حين ينسون وقال النبي صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم : لن يبسط احد منكم ثوبه حتىٰ اقضي مقالتي هذه ثم يجمعه الى صدره فينسى من مقالتي شياء ابدا فبسطت نمرة ليس علي ثوب غيرها حتىٰ قضى النبي صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم مقالته ثم جمعتها الى صدري فوالذي بعثه ما نسيت من مقالته تلك الى يومي هٰذا والله لولا اٰيتان في كتاب الله ما حدثتكم ابدا : (ان الذين يكتمون ما انزلنا من البينات والهدى من بعد ما بيناه للناس في الكتاب اولئك يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون الا الذين تابوا واصلحوا وبينوا فاولئك اتوب عليهم وانا التواب الرحيم) (البقرة : ۱۶۰) صحيح.

✤✤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بکثرت احادیث روایت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ملنے پر معلوم ہوگا کہ کون حق پر ہے اور کہتے ہیں کہ انصار اور مہاجرین کو کیا ہے کہ اس کی احادیث کی مانند احادیث بیان نہیں کرتے۔ (حالانکہ معاملہ یہ ہے کہ) میرے مہاجر بھائی بازاروں میں خرید وفروخت میں مشغول رہتے ہیں اور انصاری بھائیوں کو ان کے اموال کا کام مصروف رکھتا ہے جبکہ میں ایک مسکین آدمی ہوں خالی پیٹ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چمٹا رہتا ہوں اس وقت جبکہ وہ غائب ہوتے ہیں اور جب وہ بھول جاتے ہیں تو میں یاد رکھتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی بھی میری اس بات کے ختم ہونے تک اپنا کپڑا بچھائے رکھے گا پھر اسے اپنے سینے سے ملالے گا تو کبھی بھی میری کوئی بات اسے نہیں بھولے گی۔ تو میں نے اپنی کملی بچھا دی مجھ پر اس کے علاوہ کوئی کپڑا نہیں تھا۔ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی گفتگو ختم فرمائی تو میں نے اسے اپنے سینے کے ساتھ ملا لیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا میں آج تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی بات نہیں بھولا۔ قسم بخدا! اگر قرآن مجید کی یہ دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں کبھی تم سے حدیث بیان نہ کرتا۔ ''**ان الذين يكتمون ما انزلنا من البينات والهدى من بعد ما بيناه للناس في الكتاب يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون الا الذين تابوا واصلحوا وبينوا فاولئك اتوب عليهم وانا التواب الرحيم**'' (البقرہ ۱۶۰) یعنی بیشک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور

ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ لوگوں کے لئے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں اور ظاہر کریں تو میں ان کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہوں۔

(۱٤۹) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد النعيمی، انا محمد بن يوسف. نا محمد ابن اسماعيل، انا احمد بن ابی بكر ابو مصعب، نا محمد بن ابراهيم بن دينار عن ابی ذئب عن سعيد المقبری عن ابی هريرة رضی الله تعالٰی عنه قلت يا رسول الله انی اسمع منك كثيرا انساه قال ابسط رداء ك فبسطته ففرق بيدی ثم قال ضمته فضمة فما نسيت شيئا بعده. صحيح.

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت سی احادیث سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں۔ تو فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے چادر پھیلائی تو میرے ہاتھوں کو جدا کیا۔ پھر فرمایا اسے اکٹھا کر کے چمٹا لے تو میں نے اسے چمٹا لیا اس کے بعد میں کوئی چیز نہ بھولا۔

☆☆☆

باب نمبر ۱۰

باب فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱۵۰) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبداللّٰه الصالحی، انا ابو الحسین علی بن محمد بن عبداللّٰه بن بشران، انا ابو علی اسماعیل بن محمد الصفار، انا ابوبکر احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن الزهری عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیه رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه والٖه وسلم یقول: ان لی اسماء انا احمد وانا محمد وانا الماحی یمحو اللّٰه به الکفر وانا الحاشر یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب قال قلت للزهری ما العاقب قال الذی لیس بعده نبی.
صحیح۔

✤✤ حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے کچھ نام ہیں میں احمد ہوں، میں محمد ہوں، میں ماحی ہوں جس کے سبب اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا، میں حاشر ہوں میرے قدموں پر (یعنی پیچھے) لوگوں کا حشر ہوگا اور میں عاقب ہوں۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ عاقب سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(۱۵۱) اخبرنا ابو محمد عبداللّٰه بن عبدالصمد الجوزجانی، انا ابو القاسم علی بن احمد الخزاعی، انا ابو سعید الهیثم بن کلیب الشاشی، نا ابو عیسی الترمذی قال، نا محمد بن طریف الکوفی، نا ابوبکر بن عیاش عن عاصم عن ابی وائل عن حذیفة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال لقیت رسول اللّٰه صلی

اللّٰہ تعالٰی علیہ والٖہ وسلم فی بعض طریق المدینۃ فقال انا محمد وانا احمد وانا نبی الرحمۃ ونبی التوبۃ وانا المقفی وانا الحاشر ونبی الملاحم۔

❊❊ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

مدینہ منورہ کے ایک راستے میں میری رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو ارشاد فرمایا کہ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں نبی رحمت ہوں، میں نبی توبہ ہوں، میں مقفی یعنی سب پیغمبروں کے آخر میں آنے والا ہوں، میں حاشر ہوں اور میں جنگی پیغمبر ہوں۔

(۱۵۲) اخبرنا احمد بن عبداللّٰہ الصالحی، انا ابو سعید محمد بن موسی الصیرفی، نا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم، نا محمد بن ھشام بن ملاس النمیری، نا مروان بن معاویۃ الفزاری، نا حمید قال : قال انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نادی رجل بالبقیع یا ابا القاسم فالتفت الیہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والٖہ وسلم فقال یا رسول اللّٰہ لم اعنک انما عنیت فلانا فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والٖہ وسلم :سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی۔ صحیح۔

❊❊ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

جنت البقیع میں ایک آدمی نے آواز دی اے ابو القاسم! تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مراد نہیں لیا تھا۔ میں نے فلاں آدمی مراد لیا تھا۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

(۱۵۳) اخبرنا احمد بن عبداللّٰہ الصبیحی، انا ابو بکر احمد بن الحسن الحیری، انا حاجب بن احمد الطوسی، نا محمد بن حماد، نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن جابر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والٖہ وسلم :سموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانما جعلت قاسما اقسم بینکم۔ صحیح۔

❊❊ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔ کیونکہ مجھے قاسم بنایا گیا ہے میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

باب نمبر ۱۱

باب فی صفة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صفت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(١٥٤) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا ابو علی زاھر بن احمد السرخسی، انا ابو اسحق ابراھیم بن عبدالصمد الھاشمی، انا ابو مصعب احمد بن ابی بکر الزھری عن مالك بن انس عن ربیعة بن ابی عبدالرحمن عن انس بن مالك رضی اللّٰہ تعالٰی عنه انه كان یقول كان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر ولا بالابیض الامهق ولا بالادم ولا بالجعد القطط ولا بالسبط بعثه اللّٰہ علی راس اربعین سنة فاقام بمكة عشر سنین وبالمدینة عشر سنین وتوفاہ اللّٰہ علی راس ستین سنة ولیس فی راسه ولحیتهٗ عشرون شعرة بیضاء۔ صحیح۔

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لمبے بے ڈول نہ تھے اور نہ ہی کوتاہ قامت تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رنگت چونے کی طرح سفید نہ تھی اور نہ ہی گندم گوں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال سخت گھونگریالے نہ تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چالیس سال کے آخر پر نبوت سے سرفراز فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں دس سال قیام پذیر رہے اور مدینہ منورہ میں بھی دس سال قیام پذیر رہے اور ساٹھ سال کے آخر پر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات دی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک میں اور ریش مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

(١٥٥) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا ابوبکیر، نا اللیث عن خالد عن شعبة بن ابی

هلال عن ربيعة سمعت انس بن مالك رضى الله تعالى عنه يصف النبى صلى الله تعالى عليه واله وسلم ليس بالطويل ولا بالقصير ازهر اللون بمعنى حديث مالك وزاد قال ربيعة فرايت شعرا من شعره فاذا هو احمر فسالت فقيل احمر من الطيب۔

✤✤ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو نبی کریم کا وصف بیان کرتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ لمبے تڑنگے نہ تھے اور نہ ہی کوتاہ قامت۔ آپ ﷺ کی رنگت سفید چمکدار تھی۔ (حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے آپ ﷺ کا ایک بال مبارک سرخ دیکھا تو اس کے بارے میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ خوشبو سے سرخ ہوگیا تھا۔

(۱۵۶) اخبرنا ابو على الحسين بن محمد القاضى، انا ابوطاهر محمد بن محمد بن محمش الزيادى، انا ابوبكر محمد بن الحسين القطان، نا ابوالحسن على بن الحسن الدارابجردى، نا عمار بن عبدالجبار، نا المسعودى عن عثمان بن عبدالله عن نافع بن جبير بن مطعم عن على بن ابى طالب رضى الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم ليس بالطويل ولا بالقصير ضخم الراس واللحية شثن الكفين مشرب حمرة ضخم الكراديس طويل السربة اذا مشى تكفى تكفيا كانما ينحط من صبب لم ار قبله ولا بعده مثله صلى الله تعالى عليه واله وسلم۔

✤✤ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ لمبے تڑنگے نہ تھے اور نہ ہی کوتاہ قامت (خوبصورت) موٹے سر والے اور بڑی ریش مبارک والے تھے، پرگوشت ہتھیلیوں والے، سرخی آمیز رنگت والے، آپ ﷺ کی ہڈیوں کے جوڑ ضخیم اور مضبوط تھے۔ سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی ایک لمبی لکیر تھی۔ جب آپ ﷺ چلتے تو آگے کو زور دے کر جھک کر چلتے گویا اوپر سے نیچے اتر رہے ہیں۔ میں نے نہ ہی آپ ﷺ سے پہلے اور نہ ہی آپ ﷺ کے بعد کوئی آپ جیسا دیکھا۔

(۱۵۷) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحى، انا احمد بن عبدالله النعيمى،

انا محمد ابن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا ابو النعمان، نا جریر بن حازم عن قتادة عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال کان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والٰه وسلم ضخم الراس والقدمین لم ار بعده ولا قبله مثله وکان بسط الکفین. صحیح.

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک موٹا اور قدمین شریفین بھاری (پر گوشت) تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کوئی آپ جیسا نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کشادہ ہتھیلیوں والے تھے۔

(۱۵۸) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا ابو موسی محمد بن المثنی، نا محمد بن جعفر، نا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة رضی اللّٰہ تعالٰی عنه یقول کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والٰه وسلم ضلیع الفم اشکل العینین منهوش العقب قال شعبة قلت لسماك ما ضلیع الفم قال عظیم الفم قلت ما اشکل العین قال طویل شق العین قلت ما منهوش العقب قال قلیل لحم العقب. صحیح.

✤✤ حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ تھا، دونوں آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایڑی مبارک کم گوشت والی تھی۔ (حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ "ضلیع الفم" سے کیا مراد ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ کشادہ دہن۔ میں نے کہا کہ "اشکل العین" سے کیا مراد ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ آنکھ کے کنارے کا لمبا ہونا۔ میں نے کہا کہ "منهوش العقب" سے کیا مراد ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ کم گوشت ایڑی)۔

(۱۵۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، نا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا قتیبة بن سعید، نا اللیث عن سعد عن ابی الزبیر عن

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم قال عرض علی الانبیاء فاذا موسی ضرب من الرجال کانہ من رجال شنوء ۃ ورأیت عیسی ابن مریم فاذا اقرب من رایت بہ شبھا عروۃ بن مسعود ورایت ابراھیم فاذا اقرب من رایت بہ شبھا صاحبکم یعنی نفسہ ورایت جبریل فاذا اقرب من رایت بہ شبھا دحیۃ۔ صحیح۔

✤✤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مجھ پر انبیاء کرام علیہم السلام پیش کئے گئے (یعنی دکھائے گئے) تو میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دبلے پتلے کم گوشت چھریرے بدن کے آدمی تھے گویا کہ شنوہ قبیلے کے مردوں کی طرح تھے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو دیکھا تو وہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مشابہت والے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو وہ تمہارے ساتھی یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد لے کر فرمایا کہ میرے مشابہہ تھے جبکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا تو وہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے مشابہہ تھے۔

(۱۶۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، نا ابو القاسم الخزاعی، انا الھیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا احمد بن منیع، نا عباد بن العوام، انا الحجاج بن ارطاۃ عن سماک بن حرب عن جابربن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان فی ساقی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم حموشۃ وکان لا یضحک الا تبسما وکنت اذا نظرت الیہ فقلت اکحل العینین ولیس باکحل۔ غریب۔

✤✤ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پنڈلیاں پتلی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقط مسکراتے ہوئے تبسم فرماتے تھے۔ میں جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھتا تو میں کہتا کہ سرمہ آنکھوں میں لگایا ہوا ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرمہ نہ لگایا ہوتا (بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں پیدائشی سرمگیں تھیں)۔

(۱۶۱) عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فی لیلۃ اضحیان وعلیہ حلۃ حمراء فجعلت انظر

اليه والى القمر فلهو احسن عندى من القمر.

✤✤ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت سرخ جوڑا زیب تن کئے ہوئے تھے۔ میں کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا اور کبھی چاند کو دیکھتا تو میرے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاند سے بھی زیادہ حسین تھے۔

(١٦٢) واخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابوالقاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا عبدالله بن عبدالرحمن، انا ابراهيم ابن اخي موسى بن عقبة عن كريب عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه والهٖ وسلم افلج الثنيتين اذا تكلم رؤى كالنور يخرج من بين ثناياه.

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں سامنے کے دانتوں میں کشادگی تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتگو فرماتے تو ایسے دکھائی دیتا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دانتوں کے درمیان سے نور نکل رہا ہے۔

(١٦٣) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا حفص بن عمر، نا شعبة عن ابى اسحق عن البراء رضى الله تعالىٰ عنه قال كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه والهٖ وسلم مربوعا بعيد ما بين المنكبين له شعر بلغ شحمة اذنه رايتهٗ فى حلة حمراء لم أرشيئا قط احسن منه. صحيح.

✤✤ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میانہ قامت والے تھے، چوڑے کندھوں والے تھے (یعنی دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک کان کی لو تک پہنچتے تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک سرخ جوڑے میں دیکھا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کبھی کوئی چیز حسین نہیں دیکھی۔

(١٦٤) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابوالقاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمد بن بشار وسفيان بن وكيع المعنى واحد

قالا، نا یزید بن ھرون عن سعید الجریری قال سمعت ابا الطفیل رضی اللہ تعالٰی عنه یقول رایت النبی صلی اللہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم وما بقی علی وجه الارض احد رآہ غیری قلت صفه لی قال کان ابیض ملیحا مقصدا۔ صحیح۔

✤✤ حضرت سعید جریری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (اپنی آنکھوں) سے دیکھا اور اس وقت زمین پر کوئی آدمی سوائے میرے ایسا نہیں ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھا ہو (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ میں دیکھنا مراد ہے) تو میں نے ان سے کہا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت بتاؤ۔تو انہوں نے جواب دیا کہ سفید رنگت والے ملیح اور میانہ قامت والے تھے۔

(۱۶۵) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، نا ابوالقاسم الخزاعی، انا الھیثم بن کلیب، نا ابوعیسی، نا ابوداؤد المصاحفی سلیمان بن سلم، نا النضر بن شمیل عن صالح بن ابی الاخضر عن ابن شھاب عن ابی سلمة عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالٰی عنه قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم ابیض کانما صیغ من فضة رجل الشعر:

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رنگت سفید تھی گویا چاندی سے ڈھالے گئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک نہ بالکل سیدھے تھے اور نہ بالکل گھونگریالے۔

☆☆☆

باب نمبر ۱۲

باب فی صفة شعره و شبيه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالوں اور بڑھاپے کا بیان

(١٦٦) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا عمرو بن علي، نا وهب بن جرير حدثني ابی عن قتادة قال سالت انس بن مالك رضي الله تعالٰی عنه عن شعر رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم قال كان شعر رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم رجلا ليس بالسبط ولا الجعد بين اذنيه وعاتقه. صحيح.

✤ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالوں کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک نہ بالکل سیدھے تھے اور نہ بالکل گھونگریالے، دونوں کانوں اور دونوں کندھوں کے درمیان تھے۔ (یعنی لٹکے ہوئے تھے)۔

(١٦٧) اخبرنا احمد بن عبدالله الصالحي، انا ابو الحسين بن بشران، انا اسماعيل بن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن ثابت البناني عن انس رضي الله تعالٰی عنه قال كان شعر رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم الی انصاف اذنيه. صحيح.

✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (سر کے) بال مبارک دونوں کانوں کے آدھ تک تھے۔

(١٦٨) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، ناهناد بن السری، نا عبدالرحمن بن ابی الزناد عن

هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت کنت اغتسل انا ورسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم من اناء واحد وله شعر فوق الجمة ودون الوفرة.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے بال مبارک کانوں کی لو سے کچھ نیچے اور مونڈھوں سے کچھ اوپر (تک) تھے۔

(۱۶۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا محمود بن غیلان، نا وکیع، نا سفیان عن ابی اسحاق عن البراء بن عازب رضی الله تعالٰی عنه قال ما رایت من ذی لمة احسن من رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم له شعر یضرب منکبیه بعید ما بین المنکبین لم یکن بالقصیر ولا بالطویل. صحیح.

❖ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اکرم ﷺ سے بڑھ کر پیارے لمہ بالوں (وہ بال جو مونڈھوں تک ہوں) والا کسی کو نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کے بال مبارک کندھوں تک پہنچتے تھے۔ آپ ﷺ چوڑے کندھوں والے تھے۔ نہ ہی کوتاہ قامت تھے اور نہ ہی لمبے تڑنگے۔

(۱۷۰) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا احمد بن عبدالله النعیمی، انا محمد ابن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا سلیمان بن حرب، نا حماد بن زید عن ثابت قال سئل انس رضی الله تعالٰی عنه عن خضاب النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم فقال انه لم یبلغ ما یخضب لو شئت ان اعد شمطاته فی لحیته. صحیح.

❖ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم ﷺ کے خضاب کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ ﷺ کے اتنے بال سفید ہی نہیں ہوئے تھے کہ انہیں رنگا جاتا۔ اگر میں چاہتا تو آپ ﷺ کی ریش مبارک میں سفید بال شمار کر سکتا تھا۔

(١٧١) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمد بن بشار، نا ابوداؤد، نا همام عن قتادة قال قلت لانس بن مالك رضی اللّٰه تعالیٰ عنه له خضب رسول الله صلی اللّٰه تعالیٰ علیه واٰله وسلم قال لم يبلغ ذلك انما كان شيبا فی صدغه ولكن ابوبكر خضب بالحناء والكتم۔ صحيح۔

✤ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بال مبارک رنگے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتنے بال سفید ہی نہیں ہوئے تھے۔ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنپٹیوں میں کچھ بال سفید تھے۔ مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مہندی اور وسمہ سے بال رنگے ہیں۔

(١٧٢) اخبرنا ابو سعيد عبدالله بن احمد الطاهری، انا جدی ابو سهل عبدالصمد ابن عبدالرحمن البزار، نا ابوبكر محمد بن زكريا العذافری، انا اسحق بن ابراهيم الدبری، نا عبدالرزاق، انا معمر عن ثابت البنانی عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال ما عددت فی راس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم ولحيته الا اربع عشرة بيضاء۔

✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک اور ریش مبارک میں فقط چودہ سفید بال شمار کئے ہیں۔

(١٧٣) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا احمد بن منيع، نا شريح بن النعمان، نا حماد بن سلمة عن سماك بن حرب قال قيل لجابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه اكان فی راس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم شيب قال لم يكن فی راس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم شيب الا شعرات فی مفرق راسه اذا ادهن واراهن الدهن۔ صحيح۔

✤ حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک میں بڑھاپے کے سفید بال تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک میں بڑھاپے کے سفید بال نہیں تھے سوائے چند بالوں کے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانگ میں تھے جب تیل لگاتے تو وہ تیل کی وجہ سے دکھائی دیتے تھے۔

(١٧٤) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا عصام بن خالد عن جرير بن عثمان انه سال عبدالله بن بسر صاحب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم قال رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم اكان شيخا قال كان في عنفقته شعرات بيض. صحيح.

✤✤ حضرت جریر بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

انہوں نے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مصاحبت اختیار کی تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوڑھے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنفقہ میں کچھ بال سفید تھے۔ (عنفقہ سے مراد وہ بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان ہوتے ہیں)۔

(١٧٥) اخبرنا احمد بن عبدالله الصالحي، انا ابوعمر بكر بن محمد المزني، نا ابوبكر احمد بن ابراهيم الاسماعيلي، نا ابو جعفر محمد بن عبدالله بن سليمان الحضرمي، نا احمد بن حنبل، نا يحيي بن آدم عن شريك عن عبيد الله هو ابن عمر عن نافع عن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال كان شيب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم نحوا من عشرين شعرة.

✤✤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑھاپے کے سفید بالوں کی تعداد تقریباً بیس تھی۔

(١٧٦) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابوالقاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا احمد بن منيع، نا هشيم، اخبرنا عبدالملك بن

عبير عن اياد بن لقيط عن ابى رمثة رضى الله تعالٰى عنه قال اتيت النبى صلى الله تعالٰى عليه واٰله وسلم مع ابن لى فقال ابنك فقلت نعم اشهد به فقال لا يجنى عليك ولا تجنى عليه قال ورايت الشيب احمر۔

❖ حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا یہ تیرا بیٹا ہے؟ میں نے عرض کی ہاں! اس کے گواہ ہو جایئے تو فرمایا کہ تیرے بیٹے کے قصور کا تجھ سے اور تیرے قصور کا تیرے بیٹے سے مواخذہ نہ ہوگا۔ اس وقت میں نے سرخ رنگ کے بڑھاپے کے بال (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دیکھے۔

(۱۷۷) اخبرنى عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعل، نا موسى بن اسماعيل، نا سلام عن عثمان بن عبدالله بن موهب قال دخلت على ام سلمة رضى الله تعالٰى عنها فاخرجت الينا شعرا من شعر النبى صلى الله تعالٰى عليه واٰله وسلم مخضوبا۔

❖ حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک رنگا ہوا بال مبارک نکال کر دکھایا۔

☆☆☆

باب نمبر ۱۴

باب فی خاتم النبوة ﷺ

مہر نبوت کا بیان

(۱۷۸) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، نا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا قتیبة بن سعید، نا حاتم بن اسماعیل عن الجعد بن عبدالرحمن عن السائب بن یزید یقول ذهبت بی خالتی الی رسول الله صلی الله تعالی علیه واله وسلم فقالت یا رسول الله ان ابن اختی وجع فمسح راسی ودعا لی بالبرکة فتوضا فشربت من وضوئه وقمت خلف ظهره فنظرت الی الخاتم بین کتفیه فاذا هو مثل زر الحجلة. صحیح.

✦✦ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔
میری خالہ مجھے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرے بھانجے کو درد ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر دست اقدس پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی پھر وضو فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پیا اور آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو میں نے آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان کبک کے انڈے کی مانند مہر نبوت دیکھی۔

(۱۷۹) واخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، نا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا سعید بن یعقوب الطالقانی، نا ایوب بن جابر عن سماک بن حرب عن جابر بن سمرة رضی الله تعالی عنه قال رایت الخاتم بین کتفی رسول الله صلی الله تعالی علیه واله وسلم غدة حمراء مثل بیضة الحمامة صحیح وقال اسرائیل عن سماک مثل بیضة الحمامة یشبه جسده

❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی۔ وہ ایک سرخ گلٹی کبوتری کے انڈے کی مانند تھی۔ (حضرت اسرائیل نے حضرت سماک رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت کیا ہے کہ کبوتری کے انڈے کی مانند آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک کے مشابہہ تھی)۔

(۱۸۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا محمد بن بشار، نا ابو عاصم، نا عزرة بن ثابت حدثنی غلباء بن احمر حدثنی ابو زید بن اخطب الانصاری قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم : یا ابا زید ادن منی فامسح ظهری فسحت ظهره فوقعت اصابعی علی الخاتم قلت وما الخاتم قال شعرات مجتمعات۔

❖ حضرت ابوزید بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوزید! میرے پاس آ ؤ اور میری پشت پر ہاتھ پھیرو۔ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا تو میری انگلیاں مہر نبوت کو لگیں۔ (غلباء بن احمر کہتے ہیں کہ) میں نے پوچھا کہ مہر نبوت کیسی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جمع شدہ بال تھے یا بالوں کا گچھا تھا۔

(۱۸۱) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا عبدالرحمن بن شریح انا ابوالقاسم عبداللّٰہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا علی بن الجعد، انا شریك بن عبداللّٰہ عن عاصم الاحول عن عبداللّٰہ بن سرجس رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال رایت النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم ودخلت علیه واکلت من طعامه وشربت من شرابه ورایت خاتم النبوة فی نقض کتفه الیسری کانه جمع خیلان سود کانها ثآلیل۔ صحیح۔

❖ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھانے سے کھایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پانی سے پیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائیں کندھے کے جوڑ (نچلے حصے پر)

میں مہر نبوت دیکھی گویا کہ وہ کالے تلوں کا مجموعہ ہے جیسے تبوڑی (گھنڈی یا مسہ) ہو۔

(۱۸۲) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، انا ابو عیسی، نا محمد بن بشار، نا بشر بن الوضاح، نا ابو عقیل الدورقی عن ابی نضرة قال سالت ابا سعید الخدری رضی الله تعالٰی عنه عن خاتم رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم یعنی خاتم النبوة فقال کان فی ظهره بضعة ناشرة۔

❖ حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر نبوت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ مہر نبوت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر گوشت کا اٹھا ہوا مچہ تھا۔

(۱۸۳) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، نا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا حبان بن موسی، انا عبدالله عن خالد بن سعید عن ابیه عن ام خالد بنت خالد بن سعید قالت اتیت رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم مع ابی وعلی قمیص اصفر قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم : سنه سنه قال عبدالله وهی بالحبشیة حسنة قالت فذهبت العب بخاتم النبوة فزبرنی ابی قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم :دعها ثم قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم : ابلی واخلقی ثم ابلی واخلقی ثم ابلی واخلقی۔ صحیح۔

❖ حضرت ام خالد بن خالد بنت سعید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

میں اپنے والد گرامی کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے اس وقت زرد رنگ کی قمیض پہنی ہوئی تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واہ واہ! اچھی ہے۔ (عبداللہ کہتے ہیں کہ حبشی زبان میں اس سے مراد ''اچھی'' ہے) تو میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر نبوت کے ساتھ کھیلنے لگی۔ میرے والد گرامی نے مجھے جھڑکا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو پھر فرمایا۔ پرانا کر اور بوسیدہ کر، پرانا کر اور بوسیدہ کر، پرانا کر اور بوسیدہ کر (یعنی تین مرتبہ طویل عمر کی دعا فرمائی)۔

☆☆☆

باب نمبر ۱۴

باب فی طیب ریحہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو کی پاکیزگی کا بیان

(۱۸٤) اخبرنا احمد بن عبداللّٰه الصالحی، انا ابو سعید محمد بن موسی الصیرفی، نا ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم، نا ابو جعفر محمد بن هشام بن ملاس النمیری، نا مروان بن معاویة الفزاری، نا حمید الطویل عن انس رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال ما شممت رائحطة قط مسکة ولا عنبرة اطیب من رائحة رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم ولا مسست شیئا قط خزة ولا حریرة الین من کف رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم۔ صحیح۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کبھی کوئی خوشبو خواہ مشک (کستوری) ہو خواہ عنبر نہیں سونگھی اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتھیلی سے بڑھ کر نرم چیز خواہ وہ خز ہو خواہ ریشم نہیں چھوئی۔

(۱۸۵) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی الجلودی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی زهیر بن حرب، نا نعیم یعنی ابن القاسم عن سلمان عن ثابت عن انس رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال دخل علینا النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم فقال عندنا فعرق وجاء ت امی بقارورة فجعلت تسلت العرق فیها فاستیقظ النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم فقال یا ام سلیم ما هٰذا الذی

تصنعین قالت ھٰذا عرقك نجعله فی طیبنا وھو من اطیب الطیب. صحیح۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور قیلولہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ بہنے لگا۔ میری والدہ ایک شیشی لے کر آئیں اور انگلی سے پسینہ مبارک پونچھ کر شیشی میں ڈالنے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا۔ اے ام سلیم! تو کیا کر رہی تھی؟ انہوں نے عرض کی یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ ہے اسے ہم اپنی خوشبو میں شامل کرتے ہیں اور وہ سب خوشبوؤں سے عمدہ اور پاکیزہ خوشبو ہوتی ہے۔

(۱۸۶) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاھر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، انا ابراھیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا عمرو بن حماد بن طلحة القناد، نا اسباط وھو ابن نصر الھمدانی عن سماك عن جابر بن سمرة رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال صلیت مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والٰہ وسلم صلاة الاولی ثم خرج الی اھله وخرجت معه فاستقبله ولدان فجعل یمسح خدی احدھم واحدا واحدا قال واما انا فمسح خدی قال فوجدت لیدہ بردا او ریحا کانما اخرجھا من جؤنة عطار. صحیح۔

❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز فجر ادا کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر والوں کی طرف چلے تو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی نکل پڑا۔ (راستے میں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ بچے ملے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک کر کے ان کے رخسار ہاتھ سے چھونے لگے۔ میرے رخسار پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تو میں نے محسوس کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مبارک ٹھنڈا ہے یا ایسی خوشبو محسوس کی گویا ابھی عطار کے ڈبے سے نکالا ہے۔

(۱۸۷) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، نا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا الحسن بن منصور، نا الحجاج بن محمد الاعور، نا شعبة عن الحکم عن ابی جحیفة رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال خرج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والٰہ وسلم بالھاجرة الی البطحاء فتوضا ثم صلی الظھر رکعتین والعصر رکعتین وبین یدیه عنزة قال شعبة وزاد فیه عون

عن ابیه ابی جحیفة قال کان یمر من ورائها المرأة وقام الناس وجعلوا یاخذون یدیه فیمسحون بها وجوهم قال فاخذت بیدیه فوضعتها علی وجهی فاذا هی ابرد من الثلج واطیب رائحة من المسك۔ صحیح۔

✤ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوپہر کے وقت صاف سطح والی زمین کی طرف نکلے اور وضو فرمایا۔ پھر نماز ظہر کی دو رکعتیں ادا فرمائیں اور عصر کی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے نیزہ (بطور سترہ) گڑا ہوا تھا۔ (حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ) اس حدیث مبارکہ میں اس سند کے ساتھ اضافہ ہے کہ حضرت عون رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ فرماتے ہیں کہ اس نیزے کے آگے سے عورت گزر جاتی تھی۔ کچھ لوگ کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں کو پکڑتے اور اپنے چہروں پر پھیرتے۔ میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک پکڑے اور اپنے چہرے پر رکھے تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈے اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھے۔

(۱۸۸) حدثنا ابو طاهر المطهر بن علی بن عبید الله الفارسی، انا ابو ذر محمد بن ابراهیم بن علی الصالحانی، انا محمد عبید الله بن محمد بن جعفر بن حیان المعروف بابی الشیخ، انا ابو یعلی الموصلی، نا بشر بن سیحان، نا عمر بن سعید الابح، نا سعید عن قتادة عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه قال کنا نعرف رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم اذا اقبل بطیب ریحه۔

✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کی خوشبو کی پاکیزگی سے پہچان لیتے تھے۔

(۱۸۹) حدثنا الطهر بن علی الفارسی، انا محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا عبدالله ابن محمد بن جعفر، نا سلم بن عصام، نا احمد بن محمد بن یعلی الادمی، نا ابو غسان، نا اسحق بن الفضل الهاشمی حدثنی مغیرة بن عطیة عن ابی الزبیر عن جابر رضی الله تعالٰی عنه قال کان فی رسول الله

صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم خصال لم یکن فی طریق فیسلکہ احد الا عرف انہ یسلکہ من طیب عرقہ او طیب عرفہ۔

✤✤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کچھ خصلتیں تھیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی بھی راستے میں ہوتے تو اس راستے کوئی چلتا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینے کی خوشبو سے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشک کی خوشبو سے یہ جان لیتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس راستے سے گزرے ہیں۔

☆☆☆

باب نمبر ۱۵

باب فی حسن خلقه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن خلق کا بیان

(۱۹۰) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، انا احمد بن سعيد ابو عبدالله، نا اسحق بن منصور، نا ابراهيم بن يوسف عن ابيه عن ابی اسحق قال سمعت البراء رضی الله تعالٰی عنه يقول كان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وآله وسلم احسن الناس وجها واحسنهم خلقا ليس بالطويل البائن ولا بالقصير. صحيح.

❖ حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہرے کے لحاظ سے سب لوگوں سے زیادہ حسین تھے اور ان سب سے زیادہ بہترین خلق والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہی لمبے بے ڈول تھے اور نہ ہی کوتاہ قامت۔

(۱۹۱) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا قتيبة بن سعيد، نا جعفر بن سليمان الضبعی عن ثابت عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه قال خدمت رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وآله وسلم عشر سنين فما قال لی اف قط وما قال لشیء صنعتهٔ لم صنعتهٔ ولا لشیء تركته لم تركته وكان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وآله وسلم من احسن الناس خلقا ولا مسست خزا قط ولا حريرا ولا شيئا كان الين من كف رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وآله وسلم ولا

شممت مسکا ولا عطرا کان اطیب من عرق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم۔ صحیح۔

✥✥ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے دس سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی مجھے اف تک نہیں فرمایا۔ کبھی میں نے کوئی کام کر ڈالا تو یہ نہیں فرمایا کہ تو نے یہ کیوں کیا۔ کبھی میں نے کوئی کام چھوڑ دیا تو یہ نہیں فرمایا کہ تو نے یہ کیوں چھوڑا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازروئے خلق کے تمام لوگوں میں سے بہترین تھے۔ میں نے کبھی کوئی خز یا ریشم یا کوئی اور چیز نہیں چھوئی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور میں نے کوئی ایسی کستوری یا عطر نہیں سونگھا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینے سے زیادہ خوشبودار ہو۔

(۱۹۲) حدثنا المطھر بن علی الفارسی، انا محمد بن ابراھیم الصالحانی، نا عبداللہ ابن محمد بن جعفر بن حیان، نا محمد بن یحیی المروزی، نا عاصم بن علی، نا سلیمان ابن المغیرۃ عن ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خدمت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم عشر سنین وانا غلام لیس کل امر کما یشتھی صاحبی ان یکون فما قال لی اف لم فعلت ھٰذا او الا فعلت ھذا۔

✥✥ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے دس سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کیا۔ میں اس وقت بچہ تھا۔ ہر کام اس طرح نہیں ہو پاتا تھا جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ ایسے ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی مجھ سے یہ نہیں کہا کہ اف! یہ تو نے کیوں کیا؟ یا یہ تو نے کیوں نہیں کیا۔

(۱۹۳) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاھر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی الجلودی، انا ابراھیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی ابو معن الرقاشی، انا عمر بن یونس، نا عکرمۃ بن عمار قال: قال اسحق قال انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم من احسن الناس خلقا فارسلنی یوما لحاجۃ فقلت واللہ لا اذھب

وفی نفسی ان اذهب فخرجت حتٰی امر علی صبیان وهم یلعبون فی السوق فاذا رسول الله صلی الله تعالٰی علیه والہٖ وسلم قد قبض بقفائی من ورائی قال فنظرت الیه وهو یضحك فقال یا انس ذهبت حیث امرتك قلت نعم انا اذهب یا رسول الله. صحیح.

(۱۹۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سے سب سے زیادہ بہترین خلق والے تھے۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کسی ضرورت کے لئے بھیجا تو میں نے کہا۔ قسم بخدا! میں نہیں جاؤں گا اور میرے [دل] میں یہ تھا کہ جاؤں گا۔ تو میں وہاں سے نکلا تو کچھ بچوں کے پاس سے گزرا جو بازار میں کھیل رہے تھے (میں بھی ان کے ساتھ کھیلنے لگا) اچانک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گدی پکڑ لی۔ [میں] نے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے انس! جہاں میں نے تجھے [جا]نے کو کہا تھا گیا ہے؟ میں نے عرض کی۔ ہاں! یا رسول اللہ! میں جاؤں گا۔

(۱۹۴) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا عبدالله بن محمد البزار، نا الحسن بن حماد الکوفی، نا محمد بن الحسن بن ابی یزید الهمدانی حدثنی عباد المنقری عن علی بن زید بن جدعان عن سعید بن المسیب عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه قال خدمت النبی صلی الله تعالٰی علیه والہٖ وسلم سنین فما سبنی سبة قط ولا ضربنی ضربة ولا انتهرنی ولا عبس فی وجهی ولا امرنی بامر فتوانیت فیه فعاتبنی علیه فان عاتبنی علیه احد من اهله قال دعوه فلو قدر شیاء کان.

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے کافی سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی مجھے [گ]الی نہیں دی، نہ ہی کبھی مجھے مارا، نہ ہی جھڑکا، نہ ہی ترش روئی اختیار کی اور نہ ہی کبھی ایسا ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کوئی حکم دیا اور میں نے اس میں سستی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ملامت کی ہو۔ [اگ]ر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں میں سے کوئی مجھے ملامت کرتا تو فرماتے۔ اسے چھوڑ دو۔ اگر کسی چیز [پ]ر قادر ہوتا تو کر لیتا۔

(۱۹۵) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراھیم، انا عبداللّٰہ بن محمد بن جعفر، انا عبداللّٰہ بن محمد بن سوار، نا یزید بن مہران ابو خالد الخباز، نا ابوبکر بن عباس عن حمید عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال خدمت النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم تسع سنین فما قال لی لشیء اسأت ولا بئس ما صنعت وکان اذا انکسر الشیء یقول قضی۔

✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

میں نے نو سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی چیز کے لئے مجھے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے برا کیا اور نہ ہی یہ فرمایا کہ جو تو نے کیا برا ہی کیا۔اور جب کوئی چیز ٹوٹ جاتی تو فرماتے اس کی مدت پوری ہوگئی تھی۔

(۱۹۶) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراھیم، انا عبداللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا احمد بن جعفر بن نصر الحمال، نا جریر بن یحیی، نا حسین بن علوان الکوفی، نا ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا قالت ما کان احد احسن خلقا من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم ما دعاہ احد من اصحابہ ولا من اھل بیتہٖ الا قال لبیک فلذلک انزل اللّٰہ تعالٰی : (وانک لعلی خلق عظیم) (القلم : ٤)

✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔فرماتی ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر بہترین خلق والا کوئی نہ تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی بھی ساتھی یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی بھی گھر والے نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔میں حاضر ہوں۔اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی "وانک لعلی خلق عظیم" (القلم۴) یعنی اور بیشک آپ تو خلق عظیم کے درجے پر فائز ہیں۔

(۱۹۷) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراھیم، انا عبداللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا عمرو بن نصر بن ثابت، نا حمید بن مسعدۃ نا جعفر بن سلیمان نا ابو عمران الجونی عن یزید بن بابنوس قال دخلت علی عائشۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا فقلت یا ام المومنین ما کان خلق رسول اللّٰہ

صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم قالت کان خلق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم القرآن ثم قالت اتقرؤن سورۃ المومنین قلنا نعم قالت اقرأہ فقرأت : (قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون) (المومنون : ۲) حتٰی بلغ : (والذین ھم علی صلواتھم یحافظون) (المومنون : ۹) فقالت ھکذا کان خلق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم۔

❖ حضرت زید بن بابنوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے ام المومنین! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق کیسا تھا؟ تو فرمایا۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق قرآن کریم تھا۔پھر فرمایا کہ کیا تم سورۃ المومنون پڑھتے ہو؟ ہم نے عرض کی ہاں! تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ سورۃ پڑھو۔میں نے پڑھا "قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون" (المومنون۲) حتیٰ کہ میں یہاں تک پہنچا "والذین ھم علی صلوتھم یحافظون" (المومنون ۹) تو فرمایا۔ایسے ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق تھا (ترجمہ: بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں..... (سے لے کر) اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں (تک))۔

(۱۹۸) حدثنا ابو المظفر محمد بن احمد التمیمی، انا ابو محمد عبدالرحمن بن عثمان ابن القاسم، نا خیثمۃ بن سلیمان بن حیدرۃ الأ طرابلسی، نا عبداللّٰہ بن الحسن الھاشمی بسامرا، نا سلیمان بن داود الھاشمی، نا ابراھیم بن سعد عن صالح بن کیسان عن الزھری عن عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید بن الخطاب عن محمد بن سعد عن ابیہ قال استاذن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ علی النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم وعندہ نساء من قریش یسالنہ ویسکثرنہ عالیۃ اصواتھن علی صوتہ فلما استاذن عمر تبادرن الحجاب فاذن لہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم فدخل ورسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم یضحک وقال اضحک اللّٰہ سنک یا رسول اللّٰہ بابی انت وامی فقال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم : عجبت من ھولاء اللاتی کن

عندی فلما سمعن صوتك بادرن الحجاب فقال عمر انت احق ان یهبن یا رسول اللّٰه ثم اقبل علیهن فقال ای یا عدوات انفسهن اتهبننی ولا تهبن رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم فقلن نعم انت افظ واغلظ من رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم فقال النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم :ایه یا ابن الخطاب فوالذی نفسی بیده ما لقیك الشیطان قط سالکا فجا الا سلك فجا غیر فجك. صحیح.

❖❖ حضرت محمد بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں فرمایا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قریشی عورتیں تھیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بکثرت سوال کر رہی تھیں اور ان کی آوازیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے بلند تھیں۔ تو جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو وہ سب اوڑھنیوں کی طرف لپکیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو اجازت مرحمت فرمائی۔ آپ اندر داخل ہوئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ تو آپ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہنستا مسکراتا رکھے۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا معاملہ ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جو عورتیں میرے پاس تھیں میں ان کے معاملہ پر حیران ہوں۔ جب انہوں نے تیری آواز سنی تو اوڑھنیوں کی طرف لپکیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ اس بات کے زیادہ حقدار تھے کہ یہ آپ سے ڈرتیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ ان عورتوں کے پاس گئے اور کہا۔ اے اپنی جان کی دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سے نہیں ڈرتیں۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ ہاں! تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ سخت مزاج اور درشت خصلت ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابن خطاب! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تمہیں جب بھی شیطان کسی راستے پر چلتا ہوا ملے گا تو وہ تمہارا راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ پکڑ لے گا۔

(۱۹۹) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، نا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا مسدد، نایحیی عن یزید بن ابی عبید عن سلمة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال خرج رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم علی قوم من بنی اسلم یتناضلون بالسوق فقال ارموا بنی اسماعیل فان

اباکم کان رامیا وانا مع بنی فلان لاحد الفریقین فامسکوا بایدیھم قال فقال ما لھم قالوا وکیف نرمی وانت مع بنی فلان قال ارموا وانا معکم کلکم۔ صحیح۔

❖ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسلم قبیلہ کے کچھ لوگوں کے پاس تشریف لے گئے جو بازار میں باہم تیر اندازی کا مقابلہ کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے بنی اسماعیل! تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارا باپ تیر انداز تھا۔ اور میں بنوں فلاں کے ساتھ ہوں۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ روک لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کی ہم کیسے تیر اندازی کریں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو فلاں کے ساتھ ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

(۲۰۰) اخبرنا ابوبکر محمد بن عبدالصمد الترابی، انا ابو محمد عبداللّٰہ بن احمد ابن حمویہ، انا ابو اسحق ابراھیم بن خزیم الشاشی، نا عبد بن حمید، نا عبدالرزاق بن سعد، انا عمرو بن ابی قیس عن سماك بن حرب عن عبادۃ بن حبیش عن عدی بن حاتم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال اتیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم وھو جالس فی المسجد فقال القوم ھٰذا عدی بن حاتم وجئت بغیر امان ولا کتاب فلما رفعت الیہ اخذ بیدی وقد کان قال قبل ذلك انی لارجو ان یجعل اللّٰہ یدہ فی یدی قال فقام بی فلقیتہٗ امراۃ وصبی معھا فقالا ان لنا الیك حاجۃ فقام معھا حتٰی قضی حاجتھما ثم اخذ بیدی حتٰی اتی بی دارہ فالقت لہ الولیدۃ وسادۃ فجلس علیھا وجلست بین یدیہ فحمد اللّٰہ واثنی علیہ ثم قال ما یفرك الا ان یقال لا الٰہ الا اللّٰہ فھل یعلم من الہ سوی اللّٰہ قال قلت لا قال ثم تکلم ساعۃ ثم قال انما تفر ان یقال اللّٰہ اکبر وتعلم شیئا اکبر من اللّٰہ قال قلت لا قال فان الیھود مغضوب علیھم وان النصاری ضلال قال قلت فانی حنیف مسلم فرایت وجھہ تبسط فرحا قال ثم امرنی فانزلت عند رجل من الانصار

فجعلت اغشاه آتیه طرفی النهار قال فبینا انا عنده غشیة اذ جاء قوم فی ثیاب من الصوف من هذه النمار قال فصلی وقام فحث علیهم ثم قال ولو بصاع ولو بنصف صاع ولو بقبضة ولو ببعض قبضتك یقی احدكم وجهه حر جهنم او النار ولو بتمرة او بشق تمرة فان احدكم لاقی الله فقائل له ما اقول لكم الم اجعل لك سمعا وبصرا فیقول بلی فیقول الم اجعل لك مالا وولدا فیقول بلی قال فاین ما قدمت لنفسك فنظر قدامه وبعده وعن یمینه وشماله ثم لا یجد شیئا یقی به وجهه جهنم توق احدكم النار ولو بشق تمرة فان لم یجد فبكلمة لینة فانی لا اخاف علیكم الفاقة فان الله ناصركم ومعطیكم حتی یسیر الظعینة فیما بین یثرب والحیرة اكثر ما یخاف علی مطیتها السرق قال فجعلت اقول فی نفسی این لصوص طئ۔

❖ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ عدی بن حاتم ہے۔ میں اس وقت بغیر امان طلب کئے اور بغیر کسی معاہدے کے آیا تھا۔ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکا ہاتھ (یعنی عدی کا ہاتھ) میرے ہاتھ میں پکڑائے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ساتھ لے کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ (راستے میں) ایک عورت اپنے بچے کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملی۔ انہوں نے کہا ہمیں آپ سے ایک کام ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ساتھ تشریف لے گئے حتیٰ کہ ان کی ضرورت پوری فرمادی پھر میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے ایک لونڈی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تکیہ رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرمائی پھر فرمایا کہ تجھے اسی بات نے بھاگنے پر مجبور کیا کہ کہا جائے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی معبود کو تو جانتا ہے؟ میں نے عرض کی نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ دیر گفتگو فرمائی پھر فرمایا تو اس وجہ سے بھاگا ہے کہ یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ کیا تو اللہ تعالیٰ سے بڑی کسی چیز کو جانتا ہے؟ میں نے عرض کی نہیں۔ پھر فرمایا یہودی ایسی قوم ہیں جن پر غضب کیا گیا ہے اور نصرانی گمراہ ہیں۔ میں نے عرض کی۔ میں تو

حنیف (ہر باطل سے منہ پھیرنے والا) مسلمان ہوں۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک خوشی سے کشادہ ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے ایک انصاری آدمی کے ہاں ٹھہرنے کا حکم دیا تو میں اس کے پاس رہنے لگا اور صبح وشام آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوتا۔ ایک شام جبکہ میں آپ ﷺ کے پاس تھا آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ آئے جنہوں نے اون کا لباس پہنا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور کھڑے ہوکر انہیں وعظ ونصیحت فرمانے لگے۔ پھر فرمایا اگرچہ ایک صاع کے ساتھ اگرچہ نصف صاع کے ساتھ، اگرچہ ایک مٹھی کے ساتھ، اگرچہ مٹھی کے کچھ حصے کے ساتھ تم میں سے ہر ایک اپنے چہرے کو جہنم یا آگ کی گرمی سے بچائے اگرچہ ایک کھجور کے ساتھ یا نصف کھجور کے ساتھ کیونکہ تم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا یعنی کیا میں نے تمہیں سماعت اور بصارت عطا نہیں کی تھی تو وہ کہے گا کیوں نہیں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا میں نے تمہیں مال ودولت اور اولاد سے نہیں نوازا تھا تو وہ کہے گا۔ کیوں نہیں! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جو تو نے اپنے لئے آگے بھیجا وہ کہاں ہے؟ تو وہ آگے پیچھے اور دائیں بائیں دیکھے گا تو کوئی چیز ایسی نہیں پائے گا جس کے ساتھ اپنے چہرے کو جہنم سے بچاسکے۔ تم میں سے ہر ایک آگ سے بچے اگرچہ آدھی کھجور کے ساتھ اور اگر یہ بھی نہ پائے تو نرم بات کے ساتھ کیونکہ مجھے تم پر فاقہ اور تنگدستی کا خوف نہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں عطا فرمائے گا حتیٰ کہ ایک کوچ کرنے والی عورت اتنے فاصلے سے زیادہ طے کرے گی جتنا مدینہ منورہ اور حیرہ کے درمیان فاصلہ ہے اور اسے اپنی سواری کے چوری ہونے کا خدشہ نہیں ہوگا۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں اپنے دل میں کہنے لگا کہ طی قبیلے کے چور اس وقت کہاں ہوں گے۔

(۲۰۱) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا هرون بن اسحق الهمداني، نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت ما ضرب رسول الله بيده شياء قط الا ان يجاهد في سبيل الله ولا ضرب خادما ولا امرأة.

صحيح.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے سوائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے کسی چیز کو کبھی اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ اور نہ ہی کبھی کسی خادم کو اور نہ ہی کبھی کسی عورت کو مارا۔

(۲۰۲) اخبرنا احمد بن عبدالله الصالحی، انا ابو الحسین علی بن محمد بن عبدالله ابن بشران، انا اسماعیل بن محمد، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت کنت العب باللعب فیاتین صواحبی فاذا دخل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم فررن منه فیاخذهن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم فیردهن علی۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ
میں گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی تو میری سہیلیاں آجاتیں۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف لاتے تو وہ آپ ﷺ کو دیکھ کر بھاگنے لگتیں۔ رسول کریم ﷺ انہیں پکڑ کر دوبارہ میرے پاس لے آتے۔

(۲۰۳) واخبرنا احمد بن عبدالله الصالحی، انا ابو الحسین بن بشران انا اسماعیل بن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن الزهری عن عروة عن عائشه رضی الله تعالیٰ عنها قالت والله لقد رایت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم یقوم علی باب حجرتی والحبشة یلعبون بالحراب فی المسجد ورسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم یسترنی بردائه لانظر الی لعبهم بین اذنه وعاتقه ثم یقوم من اجلی حتیٰ اکون انا الذی انصرف فاقدروا قدر الجاریة الحدیثة السن الحریصة علی اللهو۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ
قسم بخدا! میں نے رسول اکرم ﷺ کو اپنے حجرے کے دروازے پر کھڑے دیکھا اس وقت حبشی مسجد میں حربے کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ رسول کریم ﷺ نے مجھے اپنی چادر کے ساتھ چھپالیا تاکہ میں آپ ﷺ کے کان اور کندھے کے درمیان سے ان کا کھیل دیکھوں پھر آپ ﷺ میری

وجہ سے اس وقت تک کھڑے رہے جب تک کہ میں واپس نہ پھری۔ اب غور کرو کہ نوعمر چھوکری جو کھیل تماشے کی شوقین ہو کتنی دیر تک کھیل تماشا دیکھنا چاہتی ہوگی۔

(۲۰٤) اخبرنا احمد بن عبداللّٰه الصالحی، انا ابو سعید محمد بن موسی الصیرفی، انا ابو عبداللّٰه محمد بن عبداللّٰه الصفار، نا احمد بن عیسی البرتی، نا موسی بن کثیر، نا سفیان الثوری عن الاعمش عن ابی وائل عن مسروق عن عبداللّٰه بن عمرو رضی اللّٰه تعالٰی عنهما قال ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم لم یکن فاحشا ولا متفحشا وکان یقول خیارکم احاسنکم اخلاقا۔

❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فحش بات کہنے والے تھے اور نہ ہی فحش کام کرنے والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ

تم میں سے بہتر وہ ہے جس کا خلق تم میں سے بہتر ہے۔

(۲۰٥) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا محمد بن بشار، نا محمد بن جعفر، نا سعید بن ابی اسحق عن ابی عبداللّٰه الجدلی عن عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها انها قالت لم یکن رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم فاحشا ولا متفحشا ولا سخابا فی الاسواق ولا یجزی بالسیّئة السیّئة ولکن یعفو ویصفح۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہی فحش گو تھے اور نہ ہی فحش کام کرنے والے تھے۔ نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بازاروں میں شور مچانے والے تھے اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی کے ساتھ دیتے تھے بلکہ معاف فرما دیتے تھے اور درگزر فرماتے تھے۔

(۲۰٦) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابو طاهر محمد بن محمد ابن محمش الزیادی، انا ابو حامد احمد بن محمد بن یحیی بن بلال البزاز، نا ابو الازهر احمد بن الازهر بن منیع العبدی قال نا

یونس بن محمد، نا فلیح هو ابن سلیمان عن هلال بن علی قال : قال انس رضی اللّٰه تعالٰی عنه لم یکن رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم سبابا ولا فحاشا ولا لعانا کان یقول لا حدنا عند المعتبة ماله ترب جبینه۔

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گالیاں دینے والے، فحش کلامی کرنے والے اور لعنت ملامت کرنے والے نہیں تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی پر خفا ہوتے تو فرماتے۔ اس کو کیا ہوا ہے اس کی پیشانی کو مٹی لگے۔

(۲۰۷) اخبرنا المطهر بن علی، انا عبداللّٰه بن محمد بن جعفر، نا علی بن العباس المقانعی، نا احمد بن محمد بن ماهان اخبرنی ابی، نا طلحة بن زید عن عقیل عن الزهری عن عروة عن عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها قالت ما رایت رجلا اکثر استشارة للرجال من رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو لوگوں سے مشورہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

☆☆☆

باب نمبر ۱۶

باب فی حلمه وعفوه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلم اور عفو ودرگزر کا بیان

(۲۰۸) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا زاهر بن احمد الفقیه السرخسی، انا ابو اسحق ابراهیم بن عبدالصمد الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبیر عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها زوج النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم قالت ما خیر رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم فی امرین الا اخذ ایسرهما مالم یکن اثما فان کان اثما کان ابعد الناس منه وما انتقم رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم لنفسه الا ان تنتهك حرمة الله فینتقم الله بها۔ صحیح۔

❖ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب بھی دو کاموں میں سے کوئی ایک اختیار کرنے کا اختیار دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے آسان کام کو اختیار فرمایا جبکہ وہ گناہ پر مبنی نہ ہو۔ اگر وہ گناہ پر مبنی ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر اس سے دور رہنے والے ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی اپنی ذات کے لئے انتقام نہیں لیا مگر جب کوئی اللہ تعالیٰ کی حرمت کو توڑتا تو اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے لئے لیتے۔

(۲۰۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، نا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا احمد بن عبدة الضبی، نا فضیل بن عیاض عن منصور عن الزهری عن عروة عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت ما رایت رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم منتصرا من مظلمة ظلمها

قط مالم ينتهك من محارم الله شيء فاذا انتهك من محارم الله شيء كان من اشدهم في ذلك غضبا وما خير بين امرين الا اختار ايسرهما مالم يكن مأثما۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔فرماتی ہیں کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو بھی ظلم کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی اس کا بدلہ نہیں لیا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی حرمات میں سے کسی چیز کو نہ توڑا گیا اور جب اللہ تعالیٰ کی حرمات میں سے کسی چیز کو توڑا گیا (یعنی کسی حرام کام کا ارتکاب کیا گیا) تو اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ غضبناک ہوتے اور جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو کاموں کے مابین اختیار دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے آسان کام کو اختیار کیا جبکہ وہ گناہ پر مبنی نہ ہوتا۔

(۲۱۰) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، انا اسماعيل بن عبدالله حدثني مالك عن اسحق بن عبدالله بن ابى طلحة عن انس رضى الله تعالىٰ عنه قال كنت امشي مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم وعليه برد نجراني غليظ الحاشية فادركه اعرابى فجبذه بردائه جبذة شديدة حتى نظرت الى صفحة عاتق رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم قد اثرت بها حاشية البرد من شدة جبذته ثم قال يا محمد مر لى من مال الله الذى عندك فالتفت اليه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم ثم ضحك ثم امر له بعطاء۔ صحيح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نجرانی چادر جس کا کنارہ کھردار تھا اوڑھی ہوئی تھی۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بدو ملا۔اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کی چادر کے ساتھ سختی سے کھینچا۔اس نے اتنی سختی سے کھینچا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے کے سرے پر چادر کے کنارے کا نشان پڑا ہوا میں نے دیکھا۔پھر اس بدو نے کہا۔اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ امی وابی) اللہ تعالیٰ کا جو مال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہے اس میں سے مجھے بھی دینے کا حکم دیجیے۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس

کی طرف متوجہ ہوئے پھر مسکرائے پھر اسے عطا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

(۲۱۱) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، انا ابو اليمان، انا شعيب عن الزهري اخبرني عروة بن الزبير كان يحدث انه خاصم رجلا من الانصار قد شهد بدرا الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم في شراج من الحرة كانا يسقيان به كلاهما فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم : للزبير اسق يا زبير ثم ارسل الى جارك فغضب الانصاري فقال يا رسول الله ان كان ابن عمتك فتلون وجه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم ثم قال اسق ثم احبس حتىٰ يبلغ الجدر فاستوعى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم حينئذ حقه للزبير وكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم قبل ذلك اشار على الزبير برأى سعة له وللانصاري. صحيح.

❖ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے ایک انصاری آدمی جس نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی اس کے ساتھ حرہ کی ایک نالی کا جھگڑا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ اس نالی سے وہ دونوں پانی دیا کرتے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو پانی دے کر اپنے ہمسائے کی طرف بھیج دیا کر تو وہ انصاری غصے ہو گیا اور کہا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کا بیٹا ہے اس وجہ سے اس کے حق میں فیصلہ کیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر فرمایا تو پانی دیا کر پھر روکے رکھ حتیٰ کہ مینڈوں تک پہنچ جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت اس کا حق حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے سب کا سب لے لیا اور اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ایسی رائے کا اشارہ کیا تھا جس میں ان کے لئے اور اس انصاری کے لئے وسعت (آسانی) تھی۔

(۲۱۲) اخبرنا احمد بن عبدالله الصالحي، انا ابو سعيد محمد بن موسى الصيرفي، انا ابو عبدالله محمد بن عبدالله الصفار، انا احمد بن محمد بن عيسى البرتي، نا ابو حذيفة، نا سفيان الثوري عن الاعمش عن ابي وائل عن

ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال قسم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وآلہٖ وسلم قسما فقال رجل ما ارید بھذا وجه اللّٰہ فاتیت النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وآلہٖ وسلم فذکرت ذلك فتمعر وجهه ثم قال یرحم اللّٰہ موسی قد اوذی بما هو اشد من هٰذا فصبر۔ صحیح۔

❖ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو ایک آدمی نے کہا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا ارادہ نہیں کیا گیا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بات عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کا رنگ تبدیل ہوگیا۔ پھر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے۔ انہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی تو انہوں نے صبر کیا۔

(۲۱۳) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبداللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا ابن رسته، نا عبید اللّٰہ بن معاذ، نا ابی عن حمید عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال کسرت رباعیة النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وآلہٖ وسلم یوم احد وشج فجعل الدم یسیل علی وجهه وهو یمسح الدم ویقول کیف یفلح قوم خضبوا وجه نبیهم بالدم وهو یدعوهم الی ربهم فانزل اللّٰہ تعالٰی : (لیس لك من الامر شیء) (آل عمران : من الایة ۱۲۸)۔ صحیح۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

غزوۂ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رباعی دانت ٹوٹ گیا اور پیشانی زخمی ہوگئی۔ خون آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر بہنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خون کو پونچھتے ہوئے یہ فرمانے لگے کہ وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کے چہرے کو خون سے رنگ دیا ہے حالانکہ وہ انہیں رب تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی "لیس لك من الامر شیء" (آل عمران ۱۲۸) یعنی یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں۔

(۲۱۴) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، انا ابو نعیم، نا سفیان عن الاسود بن قیس سمعت

جندبا رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ یقول بینما النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم یمشی اذ اصابہ حجر فعثر فدمیت اصبعہ فقال ھل انت الا اصبع دمیت وفی سبیل اللّٰہ ما لقیت۔ صحیح۔

❖ حضرت اسود بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چلتے ہوئے ایک پتھر لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھسل کر گر پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلی خون آلود ہوگئی تو فرمایا۔ تو تو ایک انگلی ہی ہے جو خون آلود ہوگئی ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں پتہ نہیں کس کس چیز سے ملنا پڑتا ہے۔

(۲۱۵) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا ابو الیمان، انا شعیب عن الزھری اخبرنی ابو سلمۃ بن عبدالرحمن عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال بینما نحن عند رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم وھو یقسم قسما اتاہ ذوالخویصرۃ وھو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول اللّٰہ اعدل فقال ویلک فمن یعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم أکن اعدل فقال عمر یا رسول اللّٰہ ائذن لی فیہ اضرب عنقہ فقال لہ دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلاتہ مع صلاتھم وصیامہ مع صیامھم یقرؤون القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ اٰیتھم رجل اسود احدی عضدیہ مثل ثدی المرأۃ او مثل البضعۃ تدردر ویخرجون علی حین فرقۃ من الناس قال ابو سعید فاشھد انی سمعت ھٰذا الحدیث من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم واشھد ان علی بن ابی طالب قاتلھم وانا معہ وامر بذلک الرجل فالتمس فاتی بہ حتٰی نظرت الیہ علی نعت النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم الذی نعتہ۔ صحیح۔

❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بنی تمیم قبیلے کا آدمی ذوالخویصرہ آیا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! انصاف کیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا تو ہلاک ہو! جب میں انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا۔ اگر میں انصاف نہیں کروں گا تب تو میں تباہ و برباد ہو جاؤں گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں اس کی گردن اتاروں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو۔ اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے جن کی نمازوں کے سامنے تم میں سے ہر ایک اپنی نمازیں اور جن کے روزوں کے سامنے اپنے روزے حقیر جانے گا۔ وہ قرآن کریم کی تلاوت کریں گے جو ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گی (یعنی اوپر سے تلاوت کریں گے) وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے (اور واپس نہیں آتا) ان کی علامت ایک سیاہ رنگ کا آدمی ہے اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کے مچہ کی طرح تھل تھل کر رہا ہوگا۔ جب لوگوں میں پھوٹ پڑ جائے اس وقت وہ نکلیں گے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث مبارکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کیا۔ میں آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو آپ نے وہ آدمی حاضر کرنے کا حکم دیا۔ اسے تلاش کرکے حاضر کیا گیا حتیٰ کہ میں نے اسے انہی اوصاف پر (مبنی) دیکھا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائے تھے۔

(۲۱۶) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا الیمان، انا شعیب عن الزہری حدثنی سنان بن ابی سنان الدولی وابو سلمة بن عبدالرحمن ان جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرہ انہ غزا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم قبل نجد فلما قفل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم قفل معہ فادرکتھم القائلة فی واد کثیر العضاہ فنزل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم وتفرق الناس یستظلون بالشجر فنزل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم تحت سمرة وعلق بھا سیفہ ونمنا نومة فاذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم یدعونا واذا عندہ أعرابی فقال ان ھٰذا اخترط سیفی وانا نائم فاستیقظت وھو فی یدہ صلتا فقال من یمنعک منی فقلت اللہ ثلاثا ولم یعاقبہ وجلس۔ صحیح۔

❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ
انہوں نے نجد کی طرف ایک غزوہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شرکت کی۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس پلٹے تو وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ واپس پلٹے تو ایک ایسے میدان میں جہاں بڑے بڑے کانٹے دار درخت تھے انہیں دوپہر ہوگئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں (قیام کرنے کے لئے) اتر پڑے۔ تمام لوگ درختوں کی چھاؤں حاصل کرنے کے لئے بکھر گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سمرہ کے درخت کے نیچے قیام فرمایا اور اس کے ساتھ اپنی تلوار لٹکا دی۔ پھر ہم سب گہری نیند سو گئے۔ اچانک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں بلانے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بدو تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس بدو نے میری تلوار نیام سے نکال لی۔ میں اس وقت سویا ہوا تھا۔ بیدار ہوا تو یہ اس نے اپنے ہاتھ میں سونتی ہوئی تھی اور کہا مجھ سے تیری حفاظت کون کرے گا۔ تو میں نے تین مرتبہ کہا۔ اللہ تعالیٰ (میری حفاظت فرمائے گا تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہ دی اور بیٹھ گئے۔

(۲۱۷) اخبرنا ابوالحسن عبدالوهاب بن محمد الكسائي، انا عبدالعزيز بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، نا الربيع بن سليمان، انا محمد بن ادريس الشافعي، انا سفيان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة رضی الله تعالٰى عنه قال جاء الطفيل بن عمرو الدوسی الى رسول الله صلى الله تعالٰى عليه واٰله وسلم فقال يا رسول الله ان دوسا قد عصت وابت فادع الله عليها فاستقبل رسول الله صلى الله تعالٰى عليه واٰله وسلم القبلة ورفع يديه فقال الناس هلكت دوس فقال اللهم اهد دوسا وات بهم. صحيح.

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! دوس قبیلے کے لوگ نافرمان ہوگئے ہیں اور انکار پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے بددعا فرمائیے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلہ کی طرف پھرے اور اپنے ہاتھ بلند فرمائے۔ لوگوں نے کہا کہ دوس قبیلہ ہلاک ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! دوس قبیلہ والوں کو ہدایت عطا فرما اور ان پر نظر رحمت فرما۔

(۲۱۸) حدثنا المطهر بن علی الفارسی، انا محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا ابو محمد عبدالله بن محمد بن جعفر المعروف بابی الشیخ، نا ابراهیم بن محمد بن الحسن، نا محمد ابن عبدالملك بن ابی الشوارب، نا ابو عوانة عن ابی بشر عن سلمان بن قیس عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالٰی عنه قال قاتل رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم محارب خصفة قال فرأوا من المسلمین غرة فجاء رجل حتٰی قام علی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم بالسیف قال من یمنعك منی قال الله قال فسقط السیف من یده فاخذ رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم السیف فقال من یمنعك منی فقال كن خیر اٰخذ قال اتشهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله قال لا غیر انی لا اقاتلك ولا اكون معك ولا اكون مع قوم یقاتلونك فخلی سبیله فجاء اصحابه فقال جئتكم من عند خیر الناس۔

❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خصفہ قبیلے کے جنگجوؤں کے ساتھ جنگ لڑی۔ انہوں نے مسلمانوں میں غفلت کے آثار دیکھے تو ایک آدمی آیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تلوار سونت کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا مجھ سے تیری حفاظت اب کون کرے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ! تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلوار پکڑ لی اور فرمایا۔ اب تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ تو وہ کہنے لگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھے قید کرنے والے ہو۔ تو ارشاد فرمایا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ تو اس نے کہا نہیں مگر میں آپ سے جنگ نہیں کروں گا نہ ہی آپ کا ساتھ دوں گا اور نہ ہی اس قوم کا ساتھ دوں گا جو آپ کے ساتھ جنگ لڑے گی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے آزاد کر دیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہا کہ میں تمہارے پاس لوگوں میں سے سب سے بہتر آدمی کے پاس سے ہو کر آیا ہوں۔

(۲۱۹) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن عبدالله بن محمد بن جعفر، انا احمد بن عروة بن ابی عاصم، نا یحیی بن حبیب بن عربی، نا خالد بن الحرب، نا شعبة عن هشام بن زید عن انس بن مالك رضی الله

تعالٰی عنہ ان یهودیة اتت النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم بشاة مسمومة لیاكل منها فجیئ بها الی النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم فسألها عن ذلك فقالت اردت قتلك فقال ما كان اللّٰه لیسلطك علی ذلك او قال علی مسلم قالوا افلا نقتلها قال لا۔ صحیح۔

✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
ایک یہودی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک زہر آلود بکری لے کر آئی تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے کھائیں۔ تو اسے پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ میرا ارادہ آپ کو قتل کرنے کا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر تسلط عطا فرمانے والا نہیں یا یہ فرمایا کہ کسی مسلمان پر تسلط فرمانے والا نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی کہ کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں۔ تو فرمایا۔ نہیں۔

(۲۲۰) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبداللّٰه الصالحی، انا ابو سعید محمد بن موسی الصیرفی، نا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم، نا محمد بن عبداللّٰه بن عبدالحکم، انا انس بن عیاض عن هشام عن ابیه عن عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم طب حتٰی انه لیخیل انه قد صنع شیئا وما صنعه وانه دعا ربه ثم قال اشعرت ان اللّٰه قد افتانی فیما استفتیتهٗ فیه فقالت عائشة وما ذاك یا رسول اللّٰه قال جاء نی رجلان فجلس احدهما عند راسی والآخر عند رجلی فقال احدهما لصاحبه ما وجع الرجل قال الآخر مطبوب قال من طبه قال لبید بن الاعصم قال فی ماذا قال فی مشط ومشاطة وجف طلعة ذكر قال فاین هو قال فی ذروان وذروان بئر فی بنی زریق قالت عائشة فاتاها رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم ثم رجع الی عائشة فقال واللّٰه لكان ماء ها نقاعة الحناء ولكأن نخلها رؤوس الشیاطین قالت فقلت له یا رسول اللّٰه هلا اخرجة قال اما انا فقد شفانی اللّٰه كرهت ان أثیر علی الناس منه شرا۔ صحیح۔

✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

نبی کریم ﷺ پر جادو کیا گیا حتیٰ کہ آپ ﷺ کا یہ خیال ہوتا کہ آپ ﷺ نے کوئی کام سرانجام دے لیا ہے حالانکہ آپ ﷺ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اللہ رب العزت سے دعا فرمائی۔ پھر فرمایا کہ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ جس بارے میں میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر مطلع فرما دیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! وہ کیا معاملہ ہے؟ تو فرمایا کہ میرے پاس دو آدمی آئے۔ ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کے پاس۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ان صاحب کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر جادو ہوا ہے۔ اس نے کہا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ لبید بن اعصم نے۔ اس نے پوچھا کہ کس چیز میں؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان بالوں میں جو سر سے اور داڑھی سے کنگھی کرنے کے وقت جھڑتے تھے اور انہیں ایک نر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں رکھا گیا ہے اس نے پوچھا کہ وہ کہاں پڑا ہوا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ذروان میں اور ذروان قبیلہ بنی زریق میں ایک کنواں ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ وہاں گئے پھر واپس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا۔ قسم بخدا! اس کنویں کا پانی گویا مہندی کا پانی تھا اور اس کی کھجوریں گویا شیطان کے سر تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے اسے نکالا کیوں نہیں؟ تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تو شفا سے نوازا ہے میں نے یہ ناپسند کیا کہ اس سے لوگوں پر شر کو برانگیختہ کروں۔

(۲۲۱) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا ابن ابی عاصم، نا ابوبكر بن ابی شيبة، نا ابو معاوية عن الاعمش عن يزيد بن حيان عن زيد بن ارقم قال سحر النبی صلی الله تعالٰی عليه واٰله وسلم رجل من اليهود قال فاشتكی لذلك اياما قال فاتاه جبريل عليه السلام فقال ان رجلا من اليهود سحرك فعقد لك عقدا فارسل رسول الله صلی الله تعالٰی عليه واٰله وسلم عليافاستخرجها فجاء بها فجعل يحل عقدة وجد لذلك خفة فقام رسول الله صلی الله تعالٰی عليه واٰله وسلم كانما انشط من عقال فما ذكر ذلك لليهودی ولا راه فی وجهه قط۔

❊❊ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ایک یہودی آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کیا تو اس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دن تکلیف میں مبتلا رہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ایک یہودی آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے گرہیں لگائی ہیں۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ آپ رضی اللہ عنہ وہ نکال کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرہیں کھولتے گئے۔ اس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہلکا پن محسوس کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح کھڑے ہوگئے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسی سے چھوڑ دیا گیا ہو۔ تو اس یہودی سے اس کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی نہ فرمایا اور نہ ہی کبھی اس کے چہرے کو نفرت اور کراہت سے دیکھا۔

(۲۲۲) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا قتيبة بن سعيد، نا عبدالوهاب، نا ايوب عن ابن ابی مليكة عن عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها ان اليهود اتوا النبی صلی اللّٰه تعالٰی عليه والٖه وسلم فقالوا السام عليك قال وعليكم فقالت عائشة السام عليكم ولعنكم اللّٰه وغضب عليكم فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی عليه والٖه وسلم : مهلا يا عائشة عليك بالرفق واياك والعنف او الفحش قالت لم تسمع ما قالوا قال اولم تسمعی ما قلت رددت عليهم فيستجاب لی فيهم ولا يستجاب لهم فی۔

❊❊ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

کچھ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے کہا ''السام علیک'' یعنی تم پر موت ہو۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''وعلیکم'' تم پر بھی ہو۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں تم پر موت ہو۔ اللہ تعالیٰ تم پر لعنت فرمائے اور تم پر غضب فرمائے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! چھوڑو بھی۔ نرمی اختیار کرو اور درشت کلامی یا فحش گوئی سے بچو۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ جو کچھ انہوں نے کہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو میں نے کہا ہے وہ تم نے نہیں سنا۔ میں نے ان کی بات انہی کو لوٹا دی ہے تو ان کے بارے میں میری دعا کو شرف قبولیت سے نوازا جائے گا اور میرے بارے میں ان کی بات قبول نہیں کی جائے گی۔

(۲۲۳) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا يحيى بن بكير، نا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبدالله عن ابن عباس عن عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه انه قال لما مات عبدالله بن ابى ابن سلول دعى له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وعلىٰ وآله وسلم ليصلى عليه فلما قام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه والهٖ وسلم وثبت عليه فقلت يا رسول الله اتصلى على ابن ابى وقد قال يوم كذا وكذا كذا وكذا اعدد عليه قوله فتبسم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه والهٖ وسلم وقال اخر عنى يا عمر فلما اكثرت عليه قال انى خيرت فاخترت لو اعلم انى ان زدت على السبعين فغفر له لزدت عليها قال فصلى عليه ثم انصرف فلم يمكث الا يسيرا حتىٰ نزلت الأيتان من براءة: (ولا تصل على احد منهم مات ابدا) (التوبة: من الاية ٨٤) الى: (وهم فاسقون) (التوبة من الاية ٨٤). صحيح۔

❖ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

جب (رئیس المنافقین) عبداللہ بن ابی ابن سلول مرا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا جنازہ پڑھانے کے لئے بلایا گیا۔ تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور پکا ارادہ کرلیا تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ ابن ابی کا جنازہ پڑھائیں گے حالانکہ اس نے فلاں فلاں دن یہ یہ کہا تھا۔ میں نے اس کی بکواسات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شمار کر کے بتائیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا پڑے اور فرمایا۔ اے عمر! مجھ سے دور چلے جاؤ۔ جب میں نے بکثرت زور دیا تو ارشاد فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے تو میں نے اس چیز کو اختیار کرلیا۔ اگر مجھے یہ علم ہو کہ اگر میں ستر مرتبہ سے زیادہ اس کا جنازہ پڑھاؤں تو اسے بخش دیا جائے گا تو میں ستر مرتبہ سے زیادہ ایسا کروں گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور واپس لوٹ گئے۔ کچھ ہی دیر گزری تھی کہ سورۂ توبہ کی یہ دو آیات نازل ہوئیں "ولا تصل على احد منهم مات ابدا" سے لے کر "وهم فاسقون" (التوبہ ۸۴) تک۔ یعنی اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق میں ہی مر گئے۔

(۲۲۴) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، انا ابو عاصم، نا محمد بن احمد ابو یوسف الصیدلانی، نا الفیاض بن محمد عن محمد بن اسحق عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت ابتاع رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم جزورا من اعرابی بوسق من تمر الذخیرة فجاء به الی منزله فالتمس التمر فلم یجده فی البیت قال فخرج الی الاعرابی فقال یا عبدالله انا ابتعنا منك جزورك هٰذا بوسق من تمر الذخیرة ونحن نری انه عندنا فلم نجده فقال الاعرابی واغدراه فوكزه الناس قالوا لرسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم تقول هٰذا قال دعوه.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک بدو سے ایک اونٹ ذخیرہ کھجور کے ایک وسق کے بدلے میں خریدا۔ آپ ﷺ اسے اپنے گھر لے کر آئے اور کھجوریں تلاش کیں تو گھر میں کھجوریں موجود نہ پائیں تو آپ ﷺ اس بدو کے پاس گئے اور فرمایا۔اے اللہ کے بندے! ہم نے تجھ سے تیرا یہ اونٹ ذخیرہ کھجور کے ایک وسق کے بدلے میں خریدا۔ ہمارا خیال یہ تھا کہ ایک وسق کھجوریں ہمارے پاس موجود ہیں لیکن اب ہمیں نہیں ملیں۔تو اس بدو نے کہا۔اے دھوکے باز۔تو لوگوں نے اسے گھونسے اور دھکے مار کر کہا کہ تو رسول اکرم ﷺ کو ایسے کہہ رہا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔اسے چھوڑ دو۔

(۲۲۵) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن العباس بن ایوب، نا اسحق بن الضیف، نا ابراهیم بن الحكم بن ابان حدثنی ابی عمر عن عكرمة عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه ان اعرابیا جاء الی النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم یستعینه فی شیء فاعطاه شیئا ثم قال احسنت الیك قال الاعرابی لا ولا اجملت قال فغضب المسلمون وقاموا الیه فاشار الیهم ان كفوا ثم قام النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم فدخل منزله ثم ارسل الی الاعرابی فدعاه الی البیت فقال انك جئتنا فسالتنا فاعطیناك فقلت ما قلت فزاده رسول الله صلی الله

تعالٰی علیه واٰله وسلم شیئا ثم قال احسنت الیك قال الاعرابی نعم فجزاك الله من اهل وعشیرة خیرا فقال له النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم انك جئتنا فسالتنا فاعطیناك وقلت ما قلت وفی انفس اصحابی شیء من ذلك فان احببت فقل بین ایدیهم ما قلت بین یدی حتٰی یذهب من صدورهم ما فیها علیك قال نعم فلما كان الغد او العشی جاء فقال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم : ان صاحبكم هٰذا كان جاء فسالنا فاعطیناه فقال ما قال وانا دعوناه الی البیت فاعطیناه فزعم انه قد رضی اكذلك قال الاعرابی نعم فجزاك الله من اهل وعشیرة خیرا قال ابو هریرة فقال النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم : الا ان مثلی ومثل هٰذا الاعرابی كمثل رجل له ناقة شردت علیه فاتبعها الناس فلم یزیدوها الا نفورا فناداهم صاحب الناقة خلوا بینی وبین الناقة فانا ارفق الناس بها واعلم فتوجه لها صاحب الناقة بین یدیها فاخذ لها من قمام الارض فردها هوی هوی حتٰی جاء ت واستناخت وشد علیها رحلها واستوی علیها وانی لو تركتكم حیث قال الرجل ما قال فقتلتموه دخل النار۔

✤✤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک بدو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ مدد طلب کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کوئی چیز عطا فرمائی پھر فرمایا کیا میں نے تم سے بہتر سلوک کیا۔ اس بدو نے کہا۔ نہیں اور نہ ہی اچھا کیا۔ تو مسلمان غصے ہو گئے اور اسے مارنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اشارہ فرمایا کہ رک جاؤ۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور اپنے گھر میں داخل ہوئے۔ پھر ایک آدمی بھیج کر اس بدو کو اپنے گھر بلایا اور فرمایا کہ تو ہمارے پاس آیا اور ہم سے سوال کیا۔ ہم نے تجھ کو عطا کیا تو جو تو نے کہا سو کہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ اور مزید عطا فرمایا۔ پھر فرمایا۔ کیا میں نے تم سے بہتر سلوک کیا۔ بدو نے کہا۔ ہاں! اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہل وعیال اور خاندان کی طرف سے اچھی جزا عطا فرمائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا کہ تو ہمارے پاس آیا اور ہم سے سوال کیا تو ہم نے تجھ کو عطا کیا تو جو تو نے کہا سو کہا۔ میرے ساتھیوں کے دل میں تیرے اس کہے سے کچھ بال آ گیا ہے۔ اگر تو بہتر سمجھے تو جو

کچھ میرے سامنے کہا ہے ان کے سامنے بھی کہہ دے تا کہ ان کے دلوں سے تیری عداوت نکل جائے۔ اس نے کہا۔ ہاں! کہہ دوں گا۔ تو اس سے اگلے دن یا رات کو وہ حاضر ہوا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا یہ ساتھی آیا تھا اور ہم سے سوال کیا تھا ہم نے اسے عطا کیا تھا۔ تو اس نے جو کہا سو کہا۔ پھر ہم نے اسے اپنے گھر بلایا اور اسے مزید عطا کیا۔ اس کا خیال ہے کہ یہ راضی ہوگیا۔ کیا ایسے ہی ہے؟ تو اس بدو نے کہا۔ ہاں! اللہ آپ ﷺ کو اہل وعیال اور خاندان والوں کی طرف سے اچھی جزا عطا فرمائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ سنو! میری اور اس اعرابی کی مثال اس آدمی کی مانند ہے جس کے پاس ایک اونٹنی تھی۔ وہ بھاگ نکلی لوگ اسے پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگے تو انہوں نے اسے مزید بھڑکا دیا۔ اونٹنی کے مالک نے انہیں آواز دی کہ مجھے اور میری اونٹنی کو اکیلا چھوڑ دو۔ میں سب لوگوں سے زیادہ اس پر نرمی کرتا ہوں اور اسے زیادہ جانتا ہوں (یا یہ معنی بھی ہوسکتا ہے کہ میں سب لوگوں سے زیادہ اس کے ساتھ رہا ہوں اور اسے زیادہ جانتا ہوں) اس نے زمین کا جھاڑ پھونس اٹھا کر اسے متوجہ کیا اور پھر ایک ایک بار تھوڑا تھوڑا کر کے گراتا گیا حتیٰ کہ وہ آ کر بیٹھ گئی۔ اس نے اس پر کجاوہ کسا اور اس پر سوار ہوگیا۔ ایسے ہی اگر میں تمہیں اس وقت چھوڑ دیتا جب اس آدمی نے جو کہا تھا تو تم اسے قتل کر دیتے اور وہ دوزخ میں چلا جاتا۔

(۲۲۶) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، نا عبدالله بن محمد بن جعفر المعروف بأبي الشيخ، انا ابن ابي عاصم النبيل، نا الحوطي، نا الوليد بن مسلم، نا محمد ابن حمزة بن يوسف عن ابيه عن جده عبدالله بن سلام ح قال ابو الشيخ حدثنا الحسن ابن محمد، نا ابو زرعة، انا محمد بن المتوكل، نا الوليد بن مسلم، نا محمد بن حمزة بن يوسف بن عبدالله بن سلام حدثني ابي عن جدي قال : قال عبدالله بن سلام رضي الله تعالىٰ عنه ان الله لما اراد هدى زيد بن سعنة قال زيد ما من علامات النبوة شيء الا وقد عرفتها في وجه محمد صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم حين نظرت اليه الا اثنتان لم اخبرهما منه يسبق حلمه جهله ولا يزيده شدة الجهل عليه الا حلما فكنت انطلق اليه لاخالطه فاعرف حلمه من

جهله فخرج يوما من الحجرات يريد النبى صلى اللّٰه تعالٰى عليه واٰلهٖ وسلم ومعه على بن ابى طالب فجاء رجل يسير على راحلته كالبدوى فقال يا رسول اللّٰه ان قرية بنى فلان اسلموا ودخلوا فى الاسلام وحدثتهم ان هم اسلموا أتتهم ارزاقهم رغدا وقد اصابتهم سنة وشدة وقحوط من العيش وانى مشفق ان يخرجوا من الاسلام طمعا كما دخلوا فيه طمعا فان رأيت ان ترسل اليهم بشىء تغيثهم به فعلت فقال زيد بن سعنة فقلت انا ابتاع منك بكذا وكذا وسقا فبايعنى واطلقت هميانى واعطيتهٗ ثمانين دينارا فدفعها الى الرجل وقال اعجل عليهم بهذا واغثهم فلما كان قبل المحل بيوم او يومين او بثلاثة خرج رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰى عليه واٰلهٖ وسلم الى جنازة بالبقيع ومعه ابوبكر وعمر فى نفر من اصحابه فلما صلى على الجنازة ودنا من الجدار جذبت بردائه جبذة شديدة حتٰى سقط عن عاتقه ثم اقبلت بوجه جهم غليظ فقلت الا تقضينى يا محمد فواللّٰه ما علمتكم بنى عبدالمطلب لمطل ولقد كان لى بمخالطتكم علم قال زيد فارتعدت فرائص عمر بن الخطاب كالفلك المستدير ثم رمى ببصره ثم قال اى عدو اللّٰه تقول هٰذا لرسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰى عليه واٰلهٖ وسلم وتصنع به ما ارى وتقول ما اسمع فوالذى بعثه بالحق لولا ما اخاف فوته لسبقنى راسك ورسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰى عليه واٰلهٖ وسلم ينظر الى عمر فى تودة ثم تبسم ثم قال لانا وهو احوج الى غير هٰذا ان تامرنى بحسن الاداء وتامره بحسن اتباعه "الى ههنا عن ابن ابى عاصم" زاد ابو زرعة فى حديثه اذهب به يا عمر فاقضه حقه وزده عشرين صاعا من تمر مكان ما رعتهٗ قال زيد بن سعنة فذهب بى عمر فقضانى حقى وزادنى عشرين صاعاً من تمر فقلت ما هٰذا قال امرنى رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰى عليه واٰلهٖ وسلم ان ازيدك مكان ما رعتك فقلت اتعرفنى يا عمر قال لافمن انت قال انا زيد بن سعنة قال الحبر قلت الحبر قال فما دعاك الى ان تفعل برسول اللّٰه صلى اللّٰه

تعالٰی علیه والہٖ وسلم ما فعلت وتقول له ما قلت قلت یا عمر انه لم یبق من علامات النبوة شیء الا قد عرفتها فی وجه رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه والہٖ وسلم حین نظرت الیه الا اثنتان لم اخبرهما منه یسبق حلمه جهله ولا یزیده شدة الجهل علیه الا حلما فقد اختبرته منه فاشهدك یا عمر انی قد رضیت باللہ ربا وبمحمد نبیا واشهدك ان شطر مالی فانی اکثرها مالا صدقة علی امة محمد صلی اللّٰه تعالٰی علیه والہٖ وسلم فقال عمر او علی بعضهم فانك لا تسعهم کلها قلت او علی بعضهم فرجع عمر وزید بن سنعة الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه والہٖ وسلم فقال زید اشهد ان لا اله الا اللّٰه واشهد ان محمدا عبده ورسوله فامن به وتابعه وشهد مشاهد کثیرة۔

❖ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے زید بن سعنہ کو ہدایت عطا فرمانے کا ارادہ فرمایا تو زید نے کہا کہ جتنی بھی نبوت کی علامات تھیں وہ سب میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور میں دیکھ لی ہیں جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مگر دو علامتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں ابھی مجھے پتہ نہیں چلا۔ ایک یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلم جہالت پر غالب ہوگا اور دوسری یہ کہ جتنی زیادہ غصے کی شدت ہوگی اتنا ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلم میں اضافہ ہوگا۔ میں اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غصے سے حلم کو جان لوں۔ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرے سے نکلے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایک آدمی اپنی سواری پر بیٹھا ہوا آیا۔ جیسے جنگلی گنوار آدمی ہوتے ہیں۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں قبیلے کے گاؤں والے مسلمان ہو کر اسلام میں داخل ہو گئے ہیں میں نے ان سے کہا تھا کہ اگر وہ اسلام قبول کر لیں گے تو تمہیں کشادہ اور کھلا رزق عطا ہوگا۔ اب انہیں قحط، تنگدستی اور بارش کے رک جانے کی سختی نے آلیا ہے مجھے ڈر ہے کہ جیسے وہ طمع میں آ کر مسلمان ہوئے تھے ایسے ہی طمع میں آ کر اسے چھوڑ دیں گے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی مدد کے لئے کوئی چیز بھیج سکتے ہیں تو ضرور بھیجیں۔ زید بن سعنہ کہتے ہیں کہ اس وقت میں نے کہا کہ میں آپ سے اتنے اتنے وسق کھجوریں خریدتا ہوں۔ آپ وہ مجھے بیچ دیں۔ پھر میں نے پیسوں والی تھیلی نکالی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی دینار دیئے۔ وہ دینار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آدمی کو دیئے اور فرمایا جلدی سے ان کے پاس جا کر ان کی مدد کرو۔ جب

قرضے کی ادائیگی کے وقت سے ایک دن، دو دن یا تین دن پہلے رسول اکرم ﷺ جنت البقیع میں ایک جنازہ پڑھانے کے لئے نکلے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ نکلے۔ جب آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھالی اور دیوار کے قریب ہوئے تو میں نے آپ ﷺ کی چادر کو بڑی سختی سے کھینچا حتیٰ کہ وہ آپ ﷺ کے کندھے سے گر گئی۔ پھر میں نے بہت ترشروئی اور درشت کلامی سے کہا۔ کیا آپ ﷺ میرا قرض ادا نہیں کریں گے۔ اے محمد ﷺ (فداہ امی وابی) قسم بخدا! اے بنی عبدالمطلب! میں نے تم کو ٹال مٹول کرنے والا ہی جانا ہے۔ میں تمہارے ساتھ رہا ہوں مجھے علم ہے۔ زید کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی گردن کی رگیں پھڑکنے لگیں جیسے گول دائرے میں گھومتی ہوئی کشتی ہو۔ پھر وہ مجھے گھورنے لگے اور کہا۔ اے اللہ کے دشمن! تو رسول اللہ ﷺ کو یہ الفاظ کہہ رہا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں تو وہ کر رہا ہے اور جو میں سن رہا ہوں تو وہ کہہ رہا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اگر مجھے آپ ﷺ سے آگے بڑھنے کا خدشہ نہ ہوتا تو میری تلوار تیرے سر کو اڑانے میں سبقت لے گئی ہوتی۔ رسول اکرم ﷺ اس وقت سنجیدگی سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہے تھے۔ پھر آپ مسکرائے اور فرمایا۔ کیونکہ اس وقت ہم موجود ہیں حالانکہ اس کے علاوہ بھی اسے بہت ضرورت ہے بہتر یہ تھا کہ تو مجھے حسن ادائیگی کا کہتا اور اسے حسن اتباع کا کہتا (یہاں تک یہ حدیث مبارکہ ابن ابی عاصم نے روایت کی ہے۔ ابوزرعہ سے مروی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ) اے عمر! اس کے ساتھ جاؤ اسے اس کا حق پورا پورا ادا کرو اور بیس صاع کھجوریں مزید دو ان باتوں کی جگہ جو تو نے اسے کیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے ساتھ لے کر گئے اور مجھے میرا حق پورا پورا ادا کیا اور بیس صاع کھجوریں زیادہ دیں۔ میں نے کہا۔ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا کہ جو میں نے تجھے ڈرایا دھمکایا ہے اس کی جگہ کھجوریں زیادہ دوں۔ میں نے کہا۔ اے عمر! مجھے جانتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں۔ تو کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں زید بن سعنہ ہوں۔ کہا کہ تم وہ یہودی عالم ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ یہودی عالم ہوں۔ تو انہوں نے کہا کہ تجھے کس چیز نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ایسا کرنے پر ابھارا جیسے تو نے کیا اور کس چیز نے تجھے ایسا کہنے پر مجبور کیا جو تو نے کہا۔ میں نے کہا۔ اے عمر! علامات نبوت جتنی بھی تھیں وہ سب میں نے رسول اکرم ﷺ کے چہرۂ انور میں پہچان لی تھیں جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا مگر دو چیزیں ایسی تھیں جن کے متعلق

مجھے پتہ نہیں چلا تھا۔ ایک یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلم غصے پر غالب ہوگا اور دوسری یہ کہ جتنا غصہ زیادہ ہوگا اتنا ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلم میں اضافہ ہوگا۔ میں نے وہی آزمائی ہیں۔ اے عمر! میں تجھے گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں اور میں تجھے گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا نصف مال ودولت امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صدقہ ہے۔ میرے پاس اس سے زیادہ مال ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ان میں سے کچھ پر صدقہ کردو کیونکہ تیرا مال ان سب کو کافی نہ ہوگا۔ تو میں نے کہا چلو ان میں سے کچھ پر صدقہ ہے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس واپس گئے تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ انہوں نے ایمان قبول کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کی اور بہت سی جنگوں میں حصہ لیا۔

(۲۲۷) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبداللّٰه بن محمد بن جعفر، نا محمد بن سهل القطان، نا عبداللّٰه بن عامر بن سعد الانصاری، نا هشام بن عروة عن جده عروة بن الزبیر عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللّٰه تعالٰی عنهما قالت انشد ابوبکر قول لبید۔

فیعطی واما کل ذنب فیغفر　　اخ لی اما کل شیء سالته

فقال ابوبکر رضی اللّٰه تعالٰی عنه هکذا کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه والہٖ وسلم۔

✤✤ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لبید شاعر کا یہ شعر پڑھا۔

فیعطی واما کل ذنب فیغفر　　اخ لی اما کل شیء سالته

یعنی میرا بھائی ہے جس چیز کا بھی میں نے اس سے سوال کیا اس نے عطا کی اور ہر گناہ (جرم) کو بخش دیا۔ یہ شعر پڑھنے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی طرح تھے۔

☆☆☆

باب نمبر ۱۷

باب فی اعراضه عما کرهه ﷺ

ناپسندیدہ چیزوں سے آپ ﷺ کے اعراض کا بیان

(۲۲۸) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا قتیبة بن سعید واحمد بن عبدة المعنی واحد قالا انا حماد بن زید عن سلم العلوی عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم انه کان عنده رجل به اثر صفرة قال وکان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم لا یکاد یواجه احدا بشیء یکرهه فلما قام قال للقوم لو قلتم له یدع هذه الصفرة.

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی تھا جس پر زردی کا نشان تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو اس کی طرف منہ نہیں کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو لوگوں سے فرمایا کہ کاش تم اسے کہو کہ یہ زردی چھوڑ دے۔

(۲۲۹) حدثنا احمد بن عبدالله الصالحی املاء، نا ابوالحسین علی بن محمد بن عبدالله بن بشران، انا ابو علی اسماعیل بن محمد الصفار، نا زکریا بن یحیی، نا سفیان بن عیینة عن ابن المنکدر سمع عروة بن الزبیر یقول حدثنا عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ان رجلا استاذن علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم فقال ائذنوا له فبئس رجل العشیر او بئس رجل العشیرة فلما دخل الان له القول قالت عائشة یا رسول الله قلت له الذی قلت فلما دخل ألنت له القول قال یا عائشة ان شر الناس منزلة یوم

القيامة من ودعه او تركه الناس اتقاء فحشه. صحيح.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ

ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو فرمایا اسے اجازت دے دو۔ یہ اپنے قبیلے یا خاندان کا برا آدمی ہے۔ جب وہ داخل ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے نرم کلامی فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے اسے جو کہا سو کہا۔ پھر جب وہ داخل ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے نرم کلامی فرمائی۔ فرمایا اے عائشہ! قیامت کے دن رتبے کے لحاظ سے لوگوں میں سے سب سے برا آدمی وہ ہوگا جسے لوگوں نے اس کی فحش کلامی سے بچنے کے لئے چھوڑ دیا ہوگا۔

(۲۳۰) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا ابن ابي حاتم، نا احمد بن سنان الواسطي، نا ابو يحيى الحماني، نا الاعمش عن مسلم بن صبيح ابي الضحى عن مسروق عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها قالت كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم اذا بلغه عن رجل شيء لم يقل له قلت كذا وكذا قال ما بال اقوام يقولون كذا وكذا.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کسی آدمی سے کوئی تکلیف پہنچتی تو اسے کچھ نہ کہتے میں نے کہا اس اس طرح اس آدمی نے کہا تو فرمایا۔ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ کہتے ہیں اس طرح اس طرح!۔

(۲۳۱) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا عبدالرحمن بن ابي شريح، انا ابوالقاسم البغوي، نا علي بن الجعد، انا شعبة، نا سماك بن حرب سمعت نعمان بن بشير رضي الله تعالىٰ عنه قال كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم يسوي الصف يدعه مثل القدح فراى صدر رجل ناتئا فقال له عباد الله سووا صفوفكم او ليخالفن الله به وجوهكم. صحيح.

✤✤ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صف کو تیر کی طرح سیدھا کرتے تھے۔ (ایک دفعہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کا سینہ ابھرا ہوا دیکھا (یعنی صف سے آگے) تو فرمایا۔ اے اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو برابر رکھو اگر ایسا نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے رخوں میں اختلاف ڈال دے گا۔

باب نمبر ۱۸

باب فی رفقه ﷺ فی الامور و کرمه واعتذاره

امور میں آپ ﷺ کی نرمی، کرم اور عذر کا بیان

(۲۳۲) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا عبدالله بن محمد ابن جعفر ابو الشیخ الحافظ، نا ابو خلیفة، نا ابو الولید الطیالسی، نا عکرمة بن عمار، نا اسحق بن عبدالله بن ابی طلحة عن عمه انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه والهٖ وسلم قاعدا فی المسجد ومعه اصحابه اذ جاء اعرابی فبال فی المسجد فقال اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه والهٖ وسلم مه مه فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه والهٖ وسلم :لا تزرموه ثم دعاه فقال ان هذه المساجد لا تصلح لشیء من القذر والبول والخلاء انما هی لقراة القرآن وذکر الله والصلاة ثم دعا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه والهٖ وسلم بدلو من ماء فشنه علیه۔ صحیح۔

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ مسجد میں اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک بدو آیا اور مسجد میں بول (چھوٹا پیشاب) کرنے لگا۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا۔ ٹھہر جا! ٹھہر جا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس کا پیشاب مت روکو۔ پھر اسے پاس بلایا اور فرمایا کہ یہ مسجدیں گندگی اور بول و براز کے لئے نہیں ہیں بلکہ یہ تو تلاوت قرآن، اللہ کے ذکر اور نماز کے لئے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک ڈول منگوا کر اس پیشاب پر بہایا۔

(۲۳۳) اخبرنا ابو طاهر عمر بن عبدالعزیز القاشانی، انا ابو عمر القاسم

بن جعفر الهاشمی، انا ابو علی محمد بن احمد بن عمرو اللولوی، انا ابو داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی، نا مسدد نا یحیی عن حجاج الصواف حدثنی یحیی بن ابی کثیر عن هلال بن ابی میمونة عن عطاء بن یسار عن معاویة بن الحکم السلمی رضی الله تعالٰی عنه قال صلیت مع رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم فعطس رجل من القوم فقلت یرحمك الله فرمانی القوم بابصارهم فقلت واثکل اماه ما شانکم تنظرون الی فجعلوا یضربون ایدیهم علی افخاذهم فعرفت انهم یصمتونی فلما صلی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم بابی هو وامی ما ضربنی ولا کرهنی ولا سبنی ثم قال ان هذه الصلاة لا یحل فیها شیء من کلام الناس انما هی التسبیح والتکبیر وقراء ة القرآن او کما قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم. صحیح.

❖ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی تو (دوران نماز) لوگوں میں سے ایک آدمی نے چھینک ماری میں نے کہا۔ "یرحمك الله" اللہ تعالٰی تم پر رحم فرمائے۔ تو لوگ مجھے گھورنے لگے۔ میں نے کہا۔ ہائے! ماؤں کی خرابی! تمہیں کیا تکلیف ہے کہ میری طرف دیکھ رہے ہو؟ تو وہ اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے۔ میں نے جان لیا کہ وہ مجھے خاموش کروا رہے ہیں۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں) نے نماز ادا فرمالی تو نہ ہی مجھے مارا، نہ ہی مجھ سے نفرت کی اور نہ ہی مجھے گالی دی۔ فرمایا۔ اس نماز میں لوگوں کے کلام میں سے کوئی چیز جائز نہیں ہے بلکہ یہ تو فقط تسبیح وتکبیر اور تلاوت قرآن پر مشتمل ہے۔ اوکما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!۔

(۲۳٤)حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا عبدالله بن محمد ابن جعفر، نا احمد بن الحسین الحذاء، نا علی بن المدینی، نا انس بن عیاض حدثنی یزید ابن عبدالله بن الهاد عن محمد بن ابراهیم بن الحارث التیمی عن ابی سلمة عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه قال اتی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم برجل قد شرب

فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم : اضربوه فمنا الضارب بیده ومنا الضارب بنعله ومنا الضارب بثوبه فلما انصرف قال بعض القوم اخزاك اللّٰه فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم : لا تقولوا هكذا ولا تعینوا الشیطان علیه ولكن قولوا رحمك اللّٰه۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما کہ اسے مارو تو ہم میں سے کسی نے اسے ہاتھ کے ساتھ مارا، کسی نے جوتی کے ساتھ اور کسی نے کپڑے کے ساتھ مارا۔ جب وہ واپس لوٹا تو لوگوں میں سے کسی نے کہا۔ اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ایسے مت کہو اور اس کے خلاف شیطان کی مددمت کرو بلکہ ایسے کہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔

(۲۳۵) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبداللّٰه بن محمد بن جعفر، انا ابن صاعد یحیی بن محمد، نا یوسف بن سعید بن مسلم، نا خالد بن یزید القسری، نا اسماعیل بن ابی خالد عن بیان عن انس بن مالك رضی اللّٰه تعالٰی عنه ذكر النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم فقال كان اكرم الناس۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا تو فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ کریم تھے۔

(۲۳٦) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبداللّٰه بن محمد، نا احمد ابن الحسین، نا علی المدینی، نا حماد بن اسامة حدثنی حارثة بن محمد عن عمرة بنت عبدالرحمن قالت قلت لعائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها كیف كان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم اذا خلا قالت كان ابر الناس واكرم الناس ضحاكا بساما صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم۔

❖❖ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ تنہائی میں رسول اکرم ﷺ کیسے ہوتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ نیک اور کریم تھے اور ہنستے مسکراتے تھے۔

(۲۳۷) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا علي بن عبدالله، نا سفيان عن الزهري عن حميد بن عبدالرحمن عن ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال جاء رجل الى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم فقال هلكت قال فما شانك قال وقعت على امراتي في رمضان قال تستطيع بعتق رقبة قال لا قال فهل تستطيع ان تصوم شهرين متتابعين قال لا قال فهل تستطيع ان تطعم ستين مسكينا قال لا قال اجلس فجلس فاتي النبي صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم بعرق فيه تمر والعرق المكتل الضخم قال خذ هذا فتصدق به قال اعلى افقر منا فضحك النبي صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم حتى بدت نواجذه قال اطعمه عيالك. صحيح.

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ میں ہلاک ہوگیا۔ فرمایا۔ کیا معاملہ ہے؟ عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ رمضان المبارک میں جماع کرلیا ہے۔ تو فرمایا کہ کیا تو غلام آزاد کرنے کی استطاعت رکھتا ہے؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا۔ کیا تو لگاتار دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کیا۔ نہیں۔ تو فرمایا۔ کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے عرض کیا۔ نہیں۔ فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ تو وہ بیٹھ گیا۔ تو آپ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک بورہ لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا۔ یہ لے لے اور اسے صدقہ کردے۔ اس نے عرض کی۔ ہم سے بڑھ کر جو فقیر ہو کیا اس پر صدقہ کروں؟ (یعنی اس نے کہا کہ مجھ سے بڑھ کر غریب کوئی نہیں) تو نبی کریم ﷺ اتنا مسکرائے کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک ظاہر ہوگئے۔ پھر فرمایا کہ چلو! خود ہی کھالو۔

(۲۳۸) اخبرنا عمر بن عبدالعزيز، انا القاسم بن جعفر الهاشمي، نا ابو علي اللؤلؤي، نا ابو داؤد السجستاني، ناموسى بن اسماعيل، نا حماد، نا زياد الأعلم عن الحسن ان ابا بكرة رضي الله تعالىٰ عنه جاء ورسول الله صلى

اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم راکع فرکع دون الصف ثم مشی الی الصف فلما قضی النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم صلاتہ قال زادك اللّٰہ حرصا ولا تعد. صحیح.

✤✤ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ اس وقت آئے جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع کی حالت میں تھے تو انہوں نے صف کے پیچھے ہی رکوع کیا پھر رکوع کی حالت میں ہی چلتے ہوئے صف کی طرف آئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیرے اس (نماز کے) حرص میں اضافہ فرمائے آئندہ ایسے مت کرنا۔

(۲۳۹) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف. نا محمد ابن اسماعیل، نا آدم، نا شعبة، نا ثابت عن انس بن مالك رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال مر النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم بامراۃ تبکی عند قبر فقال اتقی اللّٰہ واصبری قالت الیك عنی فانك لم تصب بمصیبتی ولم تعرفہ فقیل لھا اِنہُ النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم فاتت باب النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم فلم تجد عندہ بوابین فقالت لم اعرفك فقال انما الصبر عند الصدمة الاولی. صحیح.

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صبر کرو تو اس عورت نے کہا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ تمہیں میرے جیسی مصیبت نہیں پڑی اور نہ تم اسے جانتے ہو۔ اس سے کہا گیا کہ وہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر آئی۔ وہاں اس نے کوئی دربان نہ دیکھے (تو اندر چلی گئی) اور عرض کی کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچانا نہیں تھا۔ تو فرمایا کہ صبر تو پہلے صدمہ کے وقت ہی ہوتا ہے۔

(۲۴۰) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا ابو معمر، انا عبدالوارث، نا کثیر بن شنظیر عن

عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال بعثنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم فانطلقت ثم رجعت وقد قضیتھا فاتیت النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم فسلمت علیہ فلم یرد علی فوقع فی قلبی ما اللّٰہ اعلم بہ فقلت فی نفسی لعل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم وجد علی انی ابطات علیہ فلم یرد فوقع فی قلبی اشد من المرۃ الاولی ثم سلمت علیہ فرد علی وقال انما منعنی ان ارد علیك انی کنت اصلی وکان علی راحلتہ الی غیر القبلۃ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا۔ میں گیا، پھر واپس لوٹا تو وہ کام سرانجام دے چکا تھا۔ تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا۔ تو میرے دل میں کچھ شک سا پیدا ہوا جسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سمجھا ہے کہ میں دیر سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا ہوں۔ اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ تو پہلی مرتبہ سے زیادہ شدید رنج میرے دل میں پیدا ہوا۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ میں نے اس وجہ سے تمہیں سلام کا جواب نہیں دیا تھا کیونکہ میں نماز ادا کر رہا تھا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سواری پر تھے اور قبلہ شریف کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منہ نہیں تھا۔

(۲٤۱) اخبرنا ابوالحسن الشیرزی، انا زاھر بن احمد، انا ابو اسحق الھاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن ابن شھاب عن عبید اللّٰہ بن عبداللّٰہ بن عتبۃ بن مسعود عن عبد اللّٰہ بن عباس عن الصعب بن جثامۃ اللیثی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ انہ اھدی لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم حمارا وحشیا وھو بالابواء او بودان فردہ علیہ قال فلما رای رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم ما فی وجھی قال انا لم نردہ علیك الا انا حرم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو ایک جنگلی گدھا تحفۃً پیش کیا۔ اس وقت آپ ﷺ ابواء
ودان کے مقام پر تھے تو آپ ﷺ نے وہ انہیں واپس لوٹا دیا۔ فرماتے ہیں کہ جب رسول
اکرم ﷺ نے میرے چہرے پر رنج کے آثار دیکھے تو فرمایا کہ ہم نے صرف اس وجہ سے تجھے واپس
لوٹایا ہے کہ ہم احرام کی حالت میں ہیں۔

(۲٤۲) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز الفاشانی، انا ابو عمر القاسم بن جعفر الهاشمی، انا ابو علی محمد بن احمد اللولوی، انا ابو داؤد السجستانی، نا محمد بن المثنی، نا عبدالاعلی، نا سعید عن قتادة عن الحسن عن حضین بن المنذر عن المهاجر بن قنفذ رضی الله تعالٰی عنه انه اتی النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم وهو یبول فسلم علیه فلم یرد علیه حتٰی توضا ثم اعتذر الیه فقال انی کرهت ان اذکر الله الا علی طهر۔

❖ حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ اس وقت پیشاب (بول) فرمارہے
تھے تو انہوں نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کا جواب نہ دیا۔ حتیٰ کہ
آپ ﷺ نے وضو فرمایا پھر عذر پیش کیا اور فرمایا کہ میں نے یہ ناپسند کیا کہ پاکیزگی کے بغیر اللہ
تعالیٰ کا ذکر کروں۔

(۲٤۳) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، انا ابن رستة، نا عبیدالله بن معاذ، نا ابی عن حمید عن انس رضی الله تعالٰی عنه قال کان النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم عند احدی امهات المومنین فارسلت احدی نسائه بقصعة فیها طعام فضربت ید الرسول فسقط القصعة فانکسرت فاخذ رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم الکسرتین فضم احداهما الی الآخری ثم جعل یجمع الطعام ویقول غارت امکم کلوا فاکلوا فحبس الرسول حتٰی جاء ت الکاسرة بقصعتها التی فی بیتها فدفع الصحفة الصحیحة الی الرسول وترک المکسورة فی بیت التی کسرتها۔ صحیح۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ (ام المومنین) کے پاس تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج میں سے کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھانے کا ایک پیالہ بھیجا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس زوجہ محترمہ کے پاس تھے انہوں نے پیالہ لانے والے قاصد کے ہاتھ پر مارا تو وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو ٹکڑے اٹھا کر ایک دوسرے کے ساتھ ملائے اور کھانا جمع کرنا شروع کر دیا اور فرمایا۔ تمہاری ماں کو غیرت آ گئی ہے تم کھاؤ۔ تو انہوں نے کھایا۔ پیالہ لانے والا قاصد ٹھہرا رہا حتیٰ کہ جنہوں نے پیالہ توڑا تھا وہ اپنے گھر سے اپنا پیالہ لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ صحیح پیالہ قاصد کو دیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ انہیں کے گھر میں چھوڑ دیا جنہوں نے توڑا تھا۔

(۲٤٤) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد، نا ابن رستة، نا عبيد الله بن معاذ، نا ابى عن حميد عن انس رضى الله تعالى عنه قال استحمل ابو موسى رسول الله صلى الله تعالى عليه واٰله وسلم فوافق منه شغلا فقال والله لا احملك فلما قفا دعاه فقال يا رسول الله قد حلفت ان لا تحملني قال وانا احلف لا حملنك فحمله.

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ضامن بننے کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے مزاح فرمایا اور کہا۔ واللہ! میں تیرا ضامن نہیں بنوں گا جب وہ واپس پلٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بلایا۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے قسم کھالی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ضامن نہیں بنیں گے۔ تو فرمایا کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ تیرا ضامن بنوں گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی ضمانت دی۔

(۲٤٥) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، نا عبدالله بن محمد ابو الشيخ الحافظ، نا ابو العباس الطهراني، نا ابراهيم بن راشد الادمي، نا مسلم، نا عمرو بن عون العبسي، نا سعيد الجريري عن عبدالله بن بريدة عن يحيى بن يعمر عن جرير رضى الله تعالى عنه ان النبى صلى الله تعالى عليه واٰله وسلم دخل بعض بيوته فدخل البيت فامتلأ البيت ودخل جرير فقعد خارج البيت فابصره النبى صلى الله تعالى عليه واٰله

وسلم فاخذ ثوبه فلفه فرمى به اليه وقال اجلس على هٰذا فاخذه جرير فوضعه على وجهه وقبله.

❖❖ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ایک گھر میں داخل ہوئے تو گھر (لوگوں سے) بھر گیا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ وہاں گئے تو گھر کے باہر بیٹھ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھا تو اپنا ایک کپڑا لیا اور اسے لپیٹ کر ان کی طرف پھینکا اور فرمایا۔ اس پر بیٹھ جاؤ۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے وہ کپڑا پکڑا اور اپنے چہرے پر لگا کر اسے بوسہ دیا۔

(٢٤٦) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى الجلودي، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج حدثني ابو غسان المسمعي، نا معاذ بن هشام حدثني ابي عن مطر عن ابي الزبير عن جابر رضي الله تعالىٰ عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه والٖه وسلم رجلا سهلا اذا هويت يعني عائشة الشيء تابعها عليه فارسلها مع عبدالرحمٰن فاهلت بعمرة من التنعيم. صحيح.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے نرم مزاج تھے۔ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کوئی چیز گرا دیتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں لگاتار وہ چیز بھیجتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا تو آپ رضی اللہ عنہا نے مقام تنعیم سے عمرے کا احرام باندھا۔

(٢٤٧) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا عبيد بن اسماعيل، نا ابو اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها قالت قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه والٖه وسلم :انى لاعلم اذا كنت عني راضية واذا كنت على غضبى فقلت من اين تعرف ذلك فقال لها اذا كنت عني راضية فانك تقولين لا ورب محمد واذا كنت غضبى قلت لا ورب ابراهيم قلت اجل والله يا رسول الله ما اهجر الا اسمك.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تو مجھ سے راضی ہوتی ہے اور جب تو مجھ سے ناراض ہوتی ہے تو مجھے پتہ چل جاتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ آپ ﷺ کیسے جان لیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ جب تو مجھ سے راضی ہوتی ہے تو یہ الفاظ کہتی ہے "لا ورب محمد" اور جب مجھ سے ناراض ہوتی ہے تو یہ الفاظ کہتی ہے۔ "لا ورب ابراھیم" میں نے عرض کی ہاں! ایسے ہی ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں صرف آپ ﷺ کا نام مبارک چھوڑتی ہوں۔

☆☆☆

باب نمبر ۱۹

باب فی رحمة وشفقته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت اور شفقت کا بیان

(٢٤٨) اخبرنا عبدالواحد المليحي، نا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا مسدد، نا اسماعيل هو ابن ابراهيم، نا ايوب عن ابی قلابة عن ابی سليمان مالك بن الحويرث رضی الله تعالٰی عنه قال اتينا النبی صلی الله تعالٰی عليه واٰله وسلم ونحن شببة متقاربون فاقمنا عنده عشرين ليلة فظن انا اشتقنا الی اهلنا وسالنا عن من تركنا فی اهلينا فاخبرنا وكان رفيقا رحيما قال ارجعوا الی اهليكم فعلموهم ومروهم وصلوا كما رايتمونی اصلی واذا حضرت الصلاة فليوذن لهم احدكم ثم ليومكم اكبركم۔ صحيح۔

✤ حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم سب جوان عمر میں ایک دوسرے کے قریب تھے (یعنی سب نوجوان تھے) ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیس راتیں قیام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محسوس کیا کہ ہم اپنے گھر والوں کے مشتاق ہیں (یعنی گھر جانا چاہتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے پوچھا کہ ہم نے پیچھے گھروں میں کسے چھوڑا ہے؟ تو ہم سب نے بتا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت مہربان اور رحیم تھے۔ فرمایا۔ واپس چلے جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس۔ انہیں (دین کی) تعلیم دو اور انہیں نیک کاموں کا حکم دو اور جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو ویسے ہی نماز ادا کرو جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے کوئی ایک اذان دے اور تم میں سے بڑا تمہیں امامت کروائے۔

(٢٤٩) اخبرنا ابوالحسن محمد بن محمد الشيرزی، نا زاهر بن احمد، نا

ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم قال اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیهم السقیم والضعیف والکبیر واذا صلی احدکم لنفسه فلیطول ماشاء. صحیح.

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھے کیونکہ ان میں بیمار بھی ہوتے ہیں، کمزور بھی ہوتے ہیں اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی کرے۔

(۲۵۰) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا أحمد بن عبداللّٰه النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا علی بن عبداللّٰه، نا یزید بن زریع، نا سعید بن ابی عروبة، نا قتادة ان انس بن مالك رضی اللّٰه تعالٰی عنه حدث ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم قال انی لادخل فی الصلاة وانا ارید اطالتها فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلاتی مما اعلم من شدة وجد امه من بکائه. صحیح.

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز شروع کرتا ہوں تو میرا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ لمبی کروں گا۔ پھر میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں اس شدید رنج کے معلوم ہونے کی وجہ سے جو اس کی ماں کو اس کے رونے پر پہنچتا ہے۔

(۲۵۱) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن عباد وابن ابی عمر قالا نا مروان الفزاری عن یزید بن کیسان عن ابی حازم عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال قیل یا رسول اللّٰه ادع علی المشرکین قال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمة. صحیح.

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کہ مشرکین کے لئے بددعا فرمائیے تو فرمایا مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے تو رحم کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(۲۵۲) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا ابو اليمان، انا شعيب عن الزهري، نا ابو سلمة بن عبدالرحمن ان ابا هريرة رضي الله تعالٰى عنه قال قبل رسول الله صلى الله تعالٰى عليه واٰله وسلم الحسن بن علي وعنده الاقرع بن حابس التميمي جالس فقال الاقرع ان لي عشرة من الولد ما قبلت منهم احدا فنظر اليه رسول الله صلى الله تعالٰى عليه واٰله وسلم ثم قال من لا يرحم لا يرحم. صحيح.

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا۔ اس وقت اقرع بن حابس تمیمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے کہا کہ میرے دس بچے ہیں۔ میں نے تو ان میں سے کسی کو بھی بوسہ نہیں دیا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(۲۵۳) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم انا عبدالله بن محمد بن جعفر، انا ابو يعلى، انا ابو العباس النرسي، نا وهيب عن ايوب عن عمر بن سعيد عن انس رضي الله تعالٰى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالٰى عليه واٰله وسلم ارحم الناس بالصبيان وكان له ابن مسترضعا في ناحية المدينة وكان ظئره قينا فكان ياتيه ونحن معه وقد دخن البيت بالاذخر فيشمه ويقبله. صحيح.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ بچوں پر رحم فرمانے والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صاحبزادے مدینہ منورہ کے نواح میں دودھ پلوانے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ ان کی دایہ ایک لوہار کی بیوی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس جاتے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے۔ اس گھر میں اذخر گھاس کا دھواں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صاحبزادے کو سونگھتے اور اسے بوسے دیتے۔

(٢٥٤) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا الحسن بن عبدالعزيز، نا يحيى بن حسان، نا قريش هو ابن حيان عن ثابت عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال دخلنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم على ابى سيف القين وكان ظئرا لا براهيم فاخذه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم فقبله وشمه ثم دخلنا عليه بعد ذلك وابراهيم يجود بنفسه فجعلت عينا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم تذرفان فقال عبدالرحمٰن بن عوف وانت يا رسول الله فقال يا ابن عوف انها رحمة ثم اتبعها باخرى فقال ان العين تدمع والقلب يحزن ولا نقول الا ما يرضى ربنا وانا بفراقك يا ابراهيم لمحزونون. صحيح.

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ابوسیف لوہار کے ہاں گئے۔ ان کی بیوی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی دایہ تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صاحبزادے کو اٹھایا اسے بوسہ دیا اور سونگھا۔ پھر اس کے بعد ایک دفعہ ہم ان کے ہاں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے دم چھوڑ رہے تھے (یعنی قریب المرگ تھے) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ رو رہے ہیں۔ تو فرمایا۔ اے ابن عوف! یہ تو فقط رحمت ہے۔ پھر ایک اور آنسو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکالا اور فرمایا۔ آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہوتا ہے۔ ہم وہی کہیں گے جو ہمارے پروردگار کو راضی کرے۔ اے ابراہیم! ہم تیری جدائی پر غمگین ہیں۔

(٢٥٥) اخبرنا ابو القاسم عبدالكريم بن هوازن القشيرى، نا ابوالحسين احمد بن محمد الخفاف، انا ابو العباس محمد بن اسحق السراج، نا قتيبة بن سعيد، نا مالك بن انس عن عامر بن عبدالله بن الزبير عن عمرو بن سليم الزرقى عن ابى قتادة السلمى رضى الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم كان يصلى وهو حامل امامة فاذا سجد وضعها

واذا قام رفعها۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے دوران حضرت امامہ کو اٹھایا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدے فرماتے تو انہیں نیچے بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اٹھا لیتے۔

(۲۵۶) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا حجاج بن منھال، انا سعید اخبرنی عدی قال سمعت البراء بن عازب رضی اللّٰہ تعالٰی عنه رایت النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم والحسن بن علی علی عاتقه یقول اللھم انی احبه فاحبه۔

✤✤ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حال میں دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے۔ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔

(۲۵۷) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا موسی بن اسماعیل، نا معمر، نا ابی، نا ابو عثمان یعنی النھدی عن اسامة بن زید رضی اللّٰہ تعالٰی عنه حدث عن النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم انه کان یاخذہ والحسن فیقول اللھم احبھما فانی احبھما۔

✤✤ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں (اسامہ رضی اللہ عنہ کو) اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھاتے اور فرماتے۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔

(۲۵۸) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابو طاھر محمد بن محمد ابن محمش الزیادی، نا ابو حامد احمد بن یحیی بن بلال، نا ابو الازھر احمد بن الازھر العبدی، نا ابو النضر ھاشم بن القاسم،

نا ورقاء عن عبید اللّٰہ بن ابی یزید عن نافع بن جبیر عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال کنت مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم فی سوق من اسواق المدینۃ فانصرف فانصرفت معہ فجاء الی فناء عائشۃ فجاء الحسن بن علی قال ابو ھریرۃ وظننت ان امہ حبسۃ لیجعل فی عنقہ السخاب فلما جاء التزمہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم والتزم ھو رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم قال اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ ثلاث مرات۔ صحیح۔

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں مدینہ منورہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس چلے۔ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ واپس آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے صحن میں تشریف لے گئے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو آواز دی۔ اے لکع! (یعنی ارے منے) اے لکع! تو کسی نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جواب نہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ تب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ آئے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے یہ خیال کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ نے اس وجہ سے آپ کو روک لیا تھا تاکہ آپ کے گلے میں خوشبو کا ایک ہار پہنائیں۔ جب وہ آئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے ساتھ لپٹا لیا اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ لپٹا لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت کرتا ہے اس سے بھی محبت فرما۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ یہی فرمایا۔

(۲۵۹) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبداللّٰہ بن محمد، نا سفیان عن ابی موسی اسرائیل قال سمعت الحسن بن علی قال سمعت ابا بکرۃ یقول رایت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم علی المنبر والحسن بن علی الی جنبہٖ وھو یقبل علی الناس مرۃ وعلیہ اخری ویقول ان ابنی

هٰذا سید ولعل اللّٰہ ان یصلح بہ فئتین عظیمتین من المسلمین. صحیح.

❖❖ حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر تشریف فرما دیکھا۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ لوگوں کی طرف توجہ فرمائی پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار (سید) ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے سبب مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں کے درمیان صلح فرمائے گا۔

(۲٦۰) اخبرنا ابوالحسن الشیرزی، انا زاھر بن احمد، انا ابو اسحق، انا ابو مصعب عن مالك عن ابن شھاب عن عبداللّٰہ بن عبداللّٰہ بن عتبۃ بن مسعود عن ام قیس بنت محصن انھا اتت بابن لھا صغیر لم یاکل الطعام الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم فاجلسہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم فی حجرہ فبال علی ثوبہ فدعا بماء فنضحہ ولم یغسلہ. صحیح.

❖❖ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

وہ اپنے چھوٹے بیٹے کو جو کھانا نہیں کھاتا تھا لے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا۔ تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوا کر کپڑوں پر چھڑک دیا۔ انہیں دھویا نہیں۔

(۲٦۱) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاھر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراھیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبۃ، نا عبداللّٰہ بن نمیر، نا ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کان یوتی بالصبیان فیبرك علیھم ویحنکھم.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چھوٹے بچے لائے جاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے لئے برکت کی دعا فرماتے اور انہیں تحنیک کرتے۔ (یعنی گھٹی دیتے)۔

(۲٦۲) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا اسحق بن منصور، انا ابو اسامة، نا هشام بن عروة عن ابيه عن اسماء بنت ابي بكر رضي الله تعالىٰ عنهما انها حملت بعبد الله بن الزبير بمكة قالت فخرجت وانا متم فاتيت المدينة فنزلت قبا فولدت بقبا ثم اتيت به رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰلهٖ وسلم فوضعته في حجره ثم دعا بتمرة فمضغها ثم تفل في فيه فكان اول شيء دخل جوفه ريق رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰلهٖ وسلم ثم حنكه بتمرة ثم دعا له وبرك عليه فكان اول مولود ولد في الاسلام. صحيح.

✤✤ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

آپ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مکہ میں حاملہ ہوئیں۔ فرماتی ہیں کہ حمل کی مدت پوری ہو چکی تھی کہ میں مکہ مکرمہ سے نکل کر مدینہ منورہ آئی۔ قبا کے مقام پر میں نے قیام کیا۔ وہاں ہی بچے کی پیدائش ہوئی۔ میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور منگوا کر چبائی پھر اس بچے کے منہ میں لعاب دہن مبارک ڈالا تو پہلی چیز جو اس بچے کے پیٹ میں گئی وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعاب دہن تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور کے ساتھ اس کی تحنیک کی پھر اس کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ عہد اسلام میں پیدا ہونے والا وہ پہلا بچہ تھا۔

(۲٦۳) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، انا محمد ابن اسماعيل، نا علي بن عبدالله، نا عبدالله بن يزيد، نا شعبة هو ابن ابي ايوب حدثني ابو عقيل زهرة بن معبد عن جده عبدالله بن هشام وكان قد ادرك النبي صلى الله تعالىٰ عليه واٰلهٖ وسلم وذهبت به امه زينب بنت حميد الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰلهٖ وسلم فقالت يا رسول الله بايعه فقال النبي صلى الله تعالىٰ عليه واٰلهٖ وسلم: هو صغير فمسح راسه ودعا له. صحيح.

✤✤ حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ

انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا تھا۔ ان کی والدہ زینب بنت حمید رضی اللہ عنہا انہیں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! اسے بیعت کر لیجئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ ابھی چھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعا فرمائی۔

(٢٦٤) اخبرنا ابوبكر محمد بن محمد بن على الطوسى وحدثنا احمد بن عبدالله الصالحى قالا نا ابو اسحق ابراهيم بن محمد الاسفرائينى، انا محمد بن محمد بن رزمويه، نا يحيى بن محمد بن غالب، نا يحيى بن يحيى، انا عبدالله بن لهيعة عن ابى الاسود عن عروة عن عائشة رضى الله تعالى عنها ان النبى صلى الله تعالى عليه واله وسلم اتى بصبى فقبله فقال اما انهم مبخلته مجبنة وانهم لمن ريحان الله عز وجل۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

ایک بچہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے بوسہ دیا اور فرمایا کہ یہ بچے آدمی کو بخیل اور بزدل بنا دیتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی خوشبو ہیں۔

(٢٦٥) حدثنا المطهر بن على، انا محمد بن ابراهيم الصالحانى، انا عبدالله بن جعفر، نا ابوبكر بن راشد، نا ابراهيم الجوهرى، نا ابو اسامة عن حاتم عن سماك عن عمرو بن رافع عن شريد الهمدانى واخواله ثقيف قال كنا مع النبى صلى الله تعالى عليه واله وسلم فقال فى حجة الوداع فبينما امشى اذا وقع ناقة خلفى فالتفت فاذا النبى صلى الله تعالى عليه واله وسلم فقال الشريد قلت نعم قال افلا احملك قلت بلى وما بى عياء ولا لغوب ولكنى اردت البركة فى ركوبى مع رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم فاناخ فحملنى۔

✤✤ حضرت شرید ہمدانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قبیلہ ثقیف سے ان کے ماموں تھے فرماتے ہیں کہ

ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا جبکہ میں پیدل

جا رہا تھا کہ ایک اونٹنی میرے پیچھے آئی میں نے مڑ کر دیکھا تو نبی کریم ﷺ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ شرید ہو؟ میں نے عرض کی۔ ہاں! تو فرمایا۔ میں تمہیں اپنے ساتھ نہ بٹھالوں۔ میں نے عرض کی۔ کیوں نہیں! حالانکہ مجھے کوئی تھکن وغیرہ نہیں تھی لیکن میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ سوار ہو کر برکت حاصل کرنا چاہتا تھا تو آپ ﷺ نے اونٹنی بٹھائی اور مجھے ساتھ بٹھالیا۔

(٢٦٦) اخبرنا ابوالحسن الشيرزى، انا طاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمى، انا ابو مصعب عن مالك عن سهيل بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه انه قال كان الناس اذا راوا اول الثمر جاؤوا به الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم فاذا اخذه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم قال اللهم بارك لنا فى ثمرنا وبارك لنا فى مدينتنا وبارك لنا فى صاعنا ومدنا اللهم ان ابراهيم عبدك وخليلك ونبيك وانى عبدك ونبيك وانه دعاك لمكة وانى ادعوك للمدينة بمثل ما دعاك به لمكة ومثله معه قال ثم يدعو اصغر وليد يراه فيعطيه ذلك الثمر۔ صحيح۔

✤✤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ

لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو وہ لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آتے۔ جب آپ ﷺ اسے پکڑتے تو فرماتے۔ اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت فرما، ہمارے شہر میں ہمارے لئے برکت عطا فرما، ہمارے صاع اور مد میں ہمارے لئے برکت عطا فرما۔ اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، خلیل اور تیرے نبی تھے اور میں بھی تیرا بندہ اور نبی ہوں انہوں نے مکہ مکرمہ کے لئے دعا فرمائی۔ میں جیسے انہوں نے تجھ سے مکہ مکرمہ کے لئے دعا کی ویسے ہی تجھ سے مدینہ منورہ کے لئے دعا کرتا ہوں اور اس کی مثل اس کے ساتھ مزید دعا کرتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ جو چھوٹا بچہ دیکھتے، اسے بلاتے اور وہ پھل اسے عطا فرماتے۔

(٢٦٧) حدثنا المطهر بن على، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن عبدالله بن رستة، نا ابو معمر القطيعى، نا اسماعيل بن علية عن يونس بن عبيد عن الحسن عن جابر رضى الله تعالىٰ عنه قال صليت مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم الظهر والعصر فلما

سلم قال لنا علی اماکنکم واهدیت له جرة من حلواء فجعل یلعق کل رجل لعقة حتٰی اتی علی وانا غلام فالعقنی لعقة ثم قال لی ازیدك قلت نعم وزادنی لعقة لصغری فلم یزل کذلك حتٰی اتی علی آخر القوم.

❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز ادا کی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو ہمیں فرمایا۔ اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گھڑا حلوہ تحفۃً پیش کیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر آدمی کو ایک ایک بار چٹوانے لگے حتیٰ کہ میرے پاس تشریف لائے۔ میں اس وقت بچہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بھی ایک بار حلوہ چٹوایا۔ پھر مجھے فرمایا۔ تجھے مزید دوں۔ میں نے عرض کیا۔ ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے بچپنے کی وجہ سے ایک بار مزید چٹوایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری آدمی تک اسی طرح کرتے رہے۔

(۲٦۸) اخبرنا عبدالواحد الملیح، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبداللّٰه بن محمد، نا ابو عامر، نا فلیح عن هلال بن علی عن عبدالرحمن ابن ابی عروة عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه والٰه وسلم قال ما من مومن الا انا اولی به فی الدنیا والآخرة اقرؤوا ان شئتم : (النبی اولی بالمومنین من انفسهم) (الاحزاب : من الایة ٦) فایما مومن مات وترك مالا فلیرثه عصبة من کانوا ومن ترك دینا او ضیاعا فلیاتین فانا مولاه. صحیح.

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو کوئی بھی مومن ہے میں دنیا اور آخرت میں اس کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت مبارکہ پڑھ لو۔ "النبی اولی بالمومنین من انفسهم (احزاب ٦) یعنی یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے"۔ تو جو بھی مومن فوت ہو اور مال و دولت چھوڑے تو اس کے ددھیالی رشتے دار جو بھی ہوں اس کے وارث ہوں گے اور جو قرض یا بال بچے چھوڑے تو وہ میرے پاس آئیں۔ میں اس کا مالک (وارث) ہوں۔

باب نمبر۲۰

باب بکائه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم وحزنه

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گریہ اور غم کا بیان

(٢٦٩) اخبرنا ابوالفتح نصر بن علی بن احمد الحاکم الطوسی، انا ابو سعید محمد ابن موسی الصیرفی، نا ابو العباس الاصم، نا محمد بن اسحق الصنعانی، انا سعید بن عامر عن شعبة عن عاصم عن ابی عثمان عن اسامة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال حضر ابن ابنة رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم فارسلت الیه ان یجیئ قال ان لله ما اخذ وما اعطی وکل شیء عنده الی اجل مسمی فلتصبر ولتحتسب فردت الیه الرسول تقسم علیه لما جاء قال فقام وقمنا ومعه سعد بن عبادة وابی بن کعب احسبه فرفع الصبی الی حجر رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم ونفسه تقعقع قال ففاضت عیناه قال له سعد بن عبادة ما هٰذا یا رسول اللّٰه قال هذه الرحمة یضعها اللّٰه فی قلوب من یشاء من عباده وانما یرحم اللّٰه من عباده الرحماء. صحیح۔

❖ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی کے بیٹے قریب المرگ ہوئے تو انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی طرف پیغام بھیجا کہ تشریف لائیں۔ تو فرمایا۔ سب اللہ تعالیٰ کا ہی مال ہے جو لے لے اور جو عطا فرمائے اور ہر چیز کی اس کے ہاں ایک مقررہ مدت ہے تو اسے صبر کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھنی چاہئے تو انہوں نے قاصد کو دوبارہ قسم دے کر بھیجا کہ تشریف لائیں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہم بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ میرا خیال ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ بچہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی گود میں رکھا گیا تو اس کا دم نکل رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کی۔ یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ تو فرمایا۔ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کے دل میں رکھ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔

(۲۷۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمد بن بشار، نا عبدالرحمن بن مهدی، نا سفيان عن عاصم بن عبيدالله عن القاسم بن محمد عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه واله وسلم قبل عثمان بن مظعون وهو ميت وهو يبكي او قال عيناه تهراقان۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی میت کو بوسہ دیا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رو رہے تھے (یا یہ فرمایا کہ) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

(۲۷۱) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد بن عبدالله النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا اصبغ عن ابن وهب اخبرني عمر بن الحارث عن سعيد بن الحارث الانصاری عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما اشتكى سعد ابن عبادة شكوى له فاتاه النبی صلى الله تعالیٰ عليه واله وسلم يعوده مع عبدالرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وعبدالله بن مسعود فلما دخل عليه فوجدهٗ فی غاشية فقال قد قضى فقالوا لا يا رسول الله فبكا النبی صلى الله تعالیٰ عليه واله وسلم فلما رای القوم بكاء النبی صلى الله تعالیٰ عليه واله وسلم بكوا فقال الا تسمعون ان الله لا يعذب بدمع العين ولا بحزن القلب ولكن يعذب بهذا واشار الى لسانه او يرحم وان الميت يعذب ببكاء اهله عليه۔ صحيح۔

❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ایک بیماری میں مبتلا ہوئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت عبدالرحمٰن بن

عوف رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس گئے تو ان پر غشی طاری تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ وفات پا چکے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا۔ نہیں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونے لگے۔ جب لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا۔ پھر اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا مگر اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے یا رحم فرماتا ہے اور میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے اور واویلا کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

(۲۷۲) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاھر، انا عبدالغافر بن محمد، نا محمد بن عیسی، نا ابراھیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبة، نا محمد بن عبید عن یزید بن کیسان عن ابی حازم عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال زار النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم قبر امہ فبکی وابکی من حولہ فقال استاذنت ربی فی ان استغفر لھا فلم یاذن لی واستاذنتہٗ فی ان ازور قبرھا فاذن لی فزوروا القبور فانھا تذکرة الآخرة۔ صحیح۔

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی تو رونے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد جتنے لوگ تھے انہیں بھی رلا دیا اور فرمایا کہ میں نے اپنے رب تعالیٰ سے اس بات کی اجازت طلب کی تھی کہ ان کے لئے مغفرت طلب کروں تو مجھے اللہ تعالیٰ نے اجازت نہ دی۔ پھر میں نے اس بات کی اجازت طلب کی کہ ان کی قبر کی زیارت کروں تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت مرحمت فرما دی۔ پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔

(۲۷۳) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا محمد بن سنان، نا فلیح بن سلیمان، نا ھلال بن علی عن انس قال شھدنا ابنة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ عیبہ والہٖ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم جالس علی القبر فرایت عینیہ

تدمعان فقال هل فيكم من احد لم يقارف الليلة فقال ابو طلحة انا قال فانزل في قبرها فنزل في قبرها. صحيح.

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی کے جنازے میں شرکت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر کے پاس تشریف فرما تھے تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایسا آدمی ہے جس نے رات کو اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو۔ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں ہوں۔ تو فرمایا۔ اس کی قبر میں اترو۔ تو وہ ان کی قبر میں اترے۔

(٢٧٤) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا احمد بن واقد، نا حماد بن زيد عن ايوب عن عبيد بن هلال عن انس رضي الله تعالىٰ عنه ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلم نعى زيدا وجعفرا وابن رواحة للناس قبل ان ياتيهم خبرهم فقال اخذ الراية زيد فاصيب ثم اخذها جعفر فاصيب ثم اخذها ابن رواحة فاصيب وعيناه تذرفان حتىٰ اخذ الراية سيف من سيوف الله حتىٰ فتح الله عليهم. صحيح.

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید، جعفر اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کی موت کی خبر لوگوں کو اس سے پہلے ہی دے دی کہ انہیں ان کی موت کی خبر پہنچتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے علم اٹھایا اور شہید ہو گئے، پھر اسے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے اٹھایا وہ بھی شہید ہو گئے پھر اسے حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اٹھایا وہ بھی شہید ہو گئے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ (پھر فرمایا کہ) حتیٰ کہ علم اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) نے اٹھایا تو اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے خلاف انہیں فتح عطا فرمائی۔

(٢٧٥) اخبرنا ابوالحسن احمد بن عبدالرحمن بن محمد الكيالي، انا ابو نصر محمد ابن علي بن الفضل الخزاعي، انا ابو عثمان عمرو بن عبدالله البصري، نا محمد بن عبدالوهاب، انا خالد بن محمد القطواني حدثني

محمد بن ابی جعفر بن ابی کثیر المدنی مولی الانصار حدثنی یحیی بن سعید عن عمرة بنت عبدالرحمن عن عائشة رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا قالت لما جاء قتل زید بن حارثة وجعفر بن ابی طالب وعبداللّٰہ بن رواحة جلس رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والٰہٖ وسلم حزینا یعرف فیه الحزن وانا اطلع من صیر الباب. صحیح.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

جب حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اکرم ﷺ غمگین ہوکر بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر غم دیکھا جاسکتا تھا میں اس وقت دروازے کے درج (درز) سے جھانک رہی تھی۔

(۲۷۶) وحدثنا المطھر بن علی، انا محمد بن ابراھیم، انا عبداللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا احمد بن عمر العبدی، نا اسماعیل بن اسحق، نا سلیمان بن حرب، نا حماد بن زید عن خالد بن سلمة المخزومی قال لما اصیب زید بن حارثة انطلق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والٰہٖ وسلم الی منزله فلما راته ابنتهٗ جھشت فی وجھه فانتحب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والٰہٖ وسلم قال ھٰذا شوق الحبیب الی حبیبه.

❖ حضرت خالد بن سلمہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے تو نبی کریم ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ ب ان کی صاحبزادی نے آپ ﷺ کو دیکھا تو وہ رونی صورت بنا کر آپ ﷺ کی طرف بڑھی۔ ن کریم ﷺ خوب روئے اور فرمایا کہ یہ حبیب کا اپنے حبیب کی طرف شوق ہے۔

(۲۷۷) وحدثنا المطھر بن علی، انا محمد بن ابراھیم، انا عبداللّٰہ بن محمد بن جعفر، انا عمر بن الحسن الحلیمی، انا عبدالرحمن بن عبیداللہ الحلبی، نا عبداللّٰہ بن ادریس عن محمد بن عمرو بن علقمة عن یحیی بن عبدالرحمن بن خاطب عن عائشة رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والٰہٖ وسلم اذا اشتد وجده اکثر مس لحیتهٗ.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ
جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غم شدید ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت اپنی ریش مبارک کو چھوتے۔

(۲۷۸) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا سفيان عن الاعمش عن ابراهيم عن عبيدة عن عبدالله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال: قال لي النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم اقراء علي قلت يا رسول الله اقرا عليك وعليك انزل قال نعم فقرات سورة النساء حتى اتيت هذه الاية: (فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد وجئنا بك على هولاء شهيدا) (النساء: ٤١) قال حسبك الآن فالتفت اليه فاذا عيناه تذرفان. صحيح.

✤✤ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ میرے پاس قرآن کریم کی تلاوت کرو۔ میں نے عرض کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاوت کرکے سناؤں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہی تو قرآن کریم نازل ہوا ہے۔ تو فرمایا۔ ہاں! ایسے ہی ہے۔ تو میں نے سورۃ النساء کی تلاوت کی حتی کہ اس آیہ مبارکہ تک پہنچ گیا۔ "فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد وجئنا بك على هولاء شهيدا" (النساء ۴۱) یعنی تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔ تو فرمایا۔ کافی ہے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔

(۲۷۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابوالقاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا سويد بن نصر، نا عبدالله بن المبارك عن حماد بن سلمة عن ثابت عن مطرف وهو ابن عبدالله بن الشخير عن ابيه عبدالله بن الشخير رضي الله تعالى عنه قال اتيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم وهو يصلي ولجوفه ازيز كازيز المرجل من البكاء.

✤✤ حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے اور

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بطن مبارک سے رونے کی وجہ سے اس طرح آواز آرہی تھی جیسے ہانڈی جوش مار رہی ہو۔

(۲۸۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الھیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا قتیبة، نا جریر عن عطاء بن السائب عن ابیه عن عبداللّٰه بن عمرو رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال انکسفت الشمس یوما علی عهد رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وآله وسلم وقام یصلی حتیٰ لم یکد یرفع راسه ثم رفع فلم یکد ان یسجد ثم سجد فلم یکد ان یرفع راسه فجعل ینفخ ویبکی ویقول رب الم تعدنی ان لا تعذبهم وانا فیهم رب الم تعدنی ان لا تعذبهم ونحن نستغفرك فلما صلی رکعتین انجلت الشمس فقام فحمد اللّٰه واثنی علیه ثم قال ان الشمس والقمر ایتان من آیات اللّٰه فاذا انکسفتا فافزعوا الی ذکر اللّٰه عز وجل۔

❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک دن سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔سجدے میں تشریف لے گئے تو (اتنا طویل سجدہ کیا کہ) قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر انور ہی نہ اٹھاتے۔پھر سر اٹھایا تو قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ ہی نہ کرتے پھر سجدہ کیا تو قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر ہی نہ اٹھاتے۔سجدے میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہچکیوں کے ساتھ رو رو کر کہنے لگے۔ اے پروردگار! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ جب تک میں ان میں موجود ہوں تو انہیں عذاب نہیں دے گا۔اے پروردگار! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ انہیں عذاب نہیں دے گا۔ درآنحالیکہ ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعتیں ادا فرمالیں تو سورج ظاہر ہوگیا (یعنی سورج گرہن ہٹ گیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے۔اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرمائی پھر فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔جب انہیں گرہن لگے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے مدد چاہو۔

(۲۸۱) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، اخبرنا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج

حدثنی زهیر بن حرب، نا عمر بن یونس الحنفی، نا عکرمة بن عمار حدثنی ابو زمیل هو سماك الحنفی حدثنی عبدالله بن عباس حدثنی عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال لما کان یوم بدر نظر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم الی المشرکین وهم الف واصحابه ثلاثمائة وتسعة عشر رجلا فاستقبل نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم القبلة ثم مد یدیه فجعل یهتف بربه اللهم انجز لی ما وعدتنی اللهم اتنی ما وعدتنی اللهم ان تهلك هذه العصابة من اهل الاسلام لا تعبد فی الارض فما زال یهتف بربه مادا یدیه مستقبل القبلة حتی سقط رداؤه عن منکبیه فاتاه ابوبکر فاخذ ردائه فالقاه علی منکبیه ثم التزمه من ورائه وقال یا نبی الله کفاك منا شدتك ربك فانه سینجز لك ما وعدك فانزل الله عز وجل : (اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکة مردفین) (الانفال : ۹) فامده الله بالملائکة قال ابو زمیل فحدثنی ابن عباس قال بینما رجل من المسلمین یومئذ یشتد فی اثر رجل من المشرکین امامه اذ سمع ضربة بالسوط فوقه وصوت الفارس یقوم اقدم حیزوم اذ نظر الی المشرك امامه فخر مستلقیا فنظر الیه فاذا قد حطم انفه وشق وجهه کضربة السوط فاخضر ذلك اجمع فجاء الانصاری فحدث ذلك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم فقال صدقت ذلك من مدد السماء الثالثة فقتلوا یومئذ سبعین واسروا سبعین قال ابو زمیل قال ابن عباس فلما اسروا الاساری قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم لابی بکر وعمر : ما ترون فی هولاء الاساری فقال ابوبکر یا نبی الله هم بنو العم والعشیرة اری ان تاخذ منهم فدیة فیکون لنا قوة علی الکفار فعسی الله ان یهدیهم للاسلام فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم : ما تری یا ابن الخطاب قلت لا والله یا رسول الله ما اری الذی رای ابوبکر ولکنی اری ان تمکننا فنضرب اعناقهم فتمکن علیا من عقیل فیضرب عنقه وتمکنی من

فلان نسيبا لعمر فاضرب عنقه فان هولاء ائمة الكفر وصناديدها وهوى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم ما قال ابوبكر ولم يهو ما قلت فلما كان من الغد جئت فاذا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم وابوبكر قاعدين يبكيان قلت يا رسول الله اخبرني من اى شيء تبكي انت وصاحبك فان وجدت بكاء بكيت وان لم اجد بكاء تباكيت لبكائكما فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم :ابكي للذى عرض على اصحابك من اخذهم الفداء لقد عرض على عذابهم ادنى من هذه الشجرة شجرة قريبة من نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم وانزل الله : (ما كان لنبى ان يكون له اسرى حتىٰ يثخن فى الارض) (الانفال : من الاية ٦٧) الى قوله : (فكلوا مما غنمتم حلالا طيبا) (الانفال : من الاية ٦٩) فاحل الله الغنيمة لهم. صحيح.

✤✤ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ

غزوۂ بدر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا تو ان کی تعداد ایک ہزار تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیوں کی تعداد تین سو انیس تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ کیا پھر اپنے ہاتھ پھیلا کر اپنے مالک کو پکارنے لگے۔ اے اللہ! جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا وہ پورا فرما۔ اے اللہ! جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا انہیں میرے پاس بھیج۔ اے اللہ! اگر اہل اسلام کا یہ گروہ ہلاک ہو گیا تو زمین میں تیری عبادت نہ ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح ہاتھ پھیلائے قبلہ کی طرف منہ کئے اپنے پروردگار کو پکارتے رہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر مبارک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں سے گر گئی۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر مبارک پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں پر ڈالی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پشت سے اپنے ساتھ لپٹا لیا اور عرض کی۔ یا نبی اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنے رب تعالیٰ سے دعا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافی ہے۔ عنقریب وہ آپ سے کیا ہوا وعدہ پورا فرمائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی "**اذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم انى ممدكم بالف من الملائكة مردفين**" (الانفال ۹) یعنی یاد کرو اس وقت کو جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری سن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزار فرشتے فرشتوں کی قطار سے"۔ تو اللہ

تعالیٰ نے فرشتوں کے ساتھ آپ ﷺ کی مدد فرمائی۔ ابوزمیل سماک حنفی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ

اس دن مسلمانوں میں سے کوئی آدمی اپنے آگے جانے والے مشرک کا سختی سے پیچھا کرتا تو اچانک اپنے اوپر سے کوڑے کی ضرب کی آواز سنتا اور ایک گھڑ سوار کی آواز سنتا جو کہتا تھا "اقــــــدم حیــزوم" اے حیزوم! آگے بڑھ۔ جب وہ مسلمان اپنے آگے مشرک کی طرف دیکھتا تو وہ چت گرا ہوا ہوتا۔ اس کی ناک کٹی ہوئی ہوتی اور اس کا چہرہ ایسے پھٹا ہوا ہوتا جیسے کوڑے کی مار پڑنے پر پھٹ جاتا ہے۔ ایسے ہی وہ سب کے سب کٹ گئے تو ایک انصاری آدمی آیا اور یہ معاملہ رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا۔ تو فرمایا تو نے سچ کہا۔ یہ تیسرے آسمان سے آنے والی مدد ہے۔ اس دن ستر آدمی قتل کیے گئے اور ستر آدمی قیدی ہوئے۔ ابوزمیل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب قیدی قید کر لئے گئے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما! ان قیدیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا نبی اللہ! یہ ہمارے چچاؤں کے بیٹے اور قبیلے کے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ ان سے فدیہ لے لیں تاکہ ہمیں کفار کے خلاف قوت وغلبہ حاصل ہو۔ شاید انہیں اللہ تعالیٰ اسلام قبول کرنے کی ہدایت عطا فرمادے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ عمر رضی اللہ عنہ! تمہارا کیا خیال ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ نہیں! قسم بخدا! یا رسول اللہ ﷺ! میرا وہ خیال نہیں جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خیال ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ آپ ﷺ انہیں ہمارے حوالے کریں تو ہم ان کی گردنیں اڑا دیں۔ عقیل کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کریں وہ اس کی گردن اڑائیں۔ میرے حوالے میرے فلاں نسبی رشتے دار کو کریں میں اس کی گردن اڑاؤں کیونکہ یہ سب کفر کے امام اور سردار ہیں۔ تو رسول اکرم ﷺ نے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا اسے پسند فرمایا اور میرے کہے کو پسند نہ کیا۔ اگلے دن میں حاضر ہوا تو رسول اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کس وجہ سے آپ ﷺ اور آپ کا ساتھی رو رہے ہیں؟ اگر تو کوئی رونے والی بات ہے تو میں بھی رووں اور اگر کوئی رونے والی بات نہیں ہے تو میں آپ دونوں کے رونے کی وجہ سے رونی صورت تو بنا لوں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مجھے اس چیز نے رلایا ہے کہ جو تیرے ساتھیوں نے مجھے کفار سے فدیہ لینے کا مشورہ پیش کیا تھا تو انکا عذاب اس درخت سے بھی قریب مجھے دکھایا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے

قریبی درخت کی طرف اشارہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ "ما کان لنبی ان یکون له اسری حتٰی یثخن فی الارض" (انفال ۶۷) سے لے کر "فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا" (انفال ۶۹) تک۔ یعنی "کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہائے۔ تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو...... (سے لے کر یہاں تک کہ) تو کھاؤ جو غنیمت تمہیں ملی حلال پاکیزہ۔ تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے مال غنیمت حلال فرمایا۔

(۲۸۲) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا سفیان بن وکیع، نا محمد بن بشر عن علی بن صالح عن ابی اسحق عن ابی جحیفة رضی الله تعالٰی عنه قال قالوا یا رسول الله قد شبت قال شیبتنی هود واخواتها.

❖❖ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر بڑھاپے کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ تو فرمایا کہ مجھے سورۂ ھود اور اس جیسی سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔

☆☆☆

باب نمبر ۲۱

باب فی غضبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ذات اللہ عز وجل

ذات باری تعالیٰ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غضبناک ہونے کا بیان

(۲۸۳) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي. انا احمد بن عبدالله النعيمي. انا محمد ابن يوسف، نا محمد بن اسماعيل. نا محمد بن سلام. انا عبدة عن هشام عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالٰى عنها قالت كان رسول الله صلى الله تعالٰى عليه واٰله وسلم اذا امرهم امرهم من الاعمال ما يطيقون قالوا انا لسنا كهيئتك يا رسول الله ان الله قد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر فيغضب حتٰى يعرف الغضب في وجهه ثم يقول ان اتقاكم واعلمكم بالله انا. صحيح.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب لوگوں کو کوئی حکم دیتے تو ان اعمال کا حکم دیتے جن کی وہ طاقت رکھتے تھے۔ لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانند نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اگلی پچھلی سب خطائیں معاف فرمای ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضبناک ہوگئے حتیٰ کہ غصے کے آثار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر دیکھے جاسکتے تھے۔ پھر فرمایا کہ تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اورتم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جاننے والا میں ہی ہوں۔

(۲۸٤) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، انا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، انا ابو كامل الجحدري، نا حماد بن زيد، نا ابو عمران الجوني قال كتب الى عبدالله بن رباح الانصاري ان عبدالله بن عمرو رضي الله تعالٰى عنهما قال

هجرت الی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم یوما قال فسمع اصوات رجلین اختلفا فی آیة فخرج علینا رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم یعرف فی وجهه الغضب فقال انما هلك من كان قبلكم باختلافهم فی الكتاب.

❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

ایک دن میں صبح صبح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو آدمیوں کی آواز سنی جو ایک آیت مبارکہ میں اختلاف کر رہے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت غصے کے آثار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور پر ظاہر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ (پہلی امتیں) کتاب اللہ میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے تھے۔

(۲۸۵) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا حفص بن عمر، نا هشام عن قتادة عن انس رضی الله تعالٰی عنه سالوا رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم حتّٰی احفوه فی المسألة فغضب فصعد المنبر فقال لا تسالونی الیوم عن شیء الا بیّنته لکم فجعلت انظر یمینا وشمالا فاذا کل رجل لاف راسه فی ثوبه یبکی واذا رجل کان اذا لاحی الرجال یدعی لغیر ابیه فقال یا رسول الله من ابی قال حذافة ثم انشاء فقال رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا نعوذ بالله من الفتن فقال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم :ما رایت فی الخیر والشر کالیوم قط انه صورت لی الجنة والنار حتّٰی رایتهما وراء الحائط. صحیح.

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوالات کئے حتیٰ کہ انہوں نے حد سے زیادہ سوالات کئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضبناک ہو گئے اور منبر پر چڑھ کر فرمایا۔ آج تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں بھی پوچھو گے میں وہ تمہارے لئے بیان کردوں گا تو میں (حضرت انس) دائیں بائیں دیکھنے لگا تو دیکھا کہ ہر آدمی اپنے کپڑے میں سر لپیٹے رو رہا ہے۔ پھر ایک آدمی اٹھا کہ جب لوگ عیب بیان کرتے تھے تو اسے

اس کے باپ کے علاوہ کسی اور آدمی کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ تو فرمایا تیرا باپ حذافہ ہی ہے۔ پھر اس نے گفتگو جاری رکھی اور کہا۔ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوئے ہم فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آج کے دن کی طرح میں نے کبھی خیر اور شر کو اکٹھا نہیں دیکھا۔ میرے لئے جنت اور دوزخ ظاہر کر دی گئی تھی حتیٰ کہ میں نے ان دونوں کو دیوار کے پیچھے دیکھا ہے۔

(۲۸۶) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد بن عبدالله النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا احمد بن يونس، انا زهير، نا اسماعيل هو ابن ابى خالد قال سمعت قيسا قال اخبرنى ابو مسعود رضى الله تعالىٰ عنه ان رجلا قال والله يا رسول الله انى لاتاخر عن صلاة الغداة من اجل فلان مما يطيل بنا فما رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم فى موعظة اشد غضبا منه يومئذ ثم قال ان منكم منفرين فايكم ما صلى بالناس فليتجوز فان فيهم الضعيف والكبير وذا الحاجة. صحيح.

✤✤ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! قسم بخدا! میں کل کی نماز سے فلاں آدمی کی وجہ سے پیچھے رہوں گا جو ہمیں طویل نماز پڑھاتا ہے تو میں نے (حضرت ابو مسعود) اس دن سے زیادہ وعظ میں شدید غصے کی حالت میں رسول اکرم ﷺ کو نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کچھ لوگ دین اسلام سے متنفر کرنے والے ہیں۔ تم میں سے جو بھی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور بھی ہوتے ہیں، عمر رسیدہ بھی ہوتے ہیں اور ضرورت مند (یعنی کام کاج والے) بھی ہوتے ہیں۔

(۲۸۷) حدثنا المطهر بن على، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن الحسين بن مكرم، انا عبدالله بن محمد بن يحيى بن ابى بكر، نا جعفر بن زياد، نا جامع بن ابى راشد قال جعفر حسبتهٗ عن منذر الثورى عن ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت كان رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اذا غضب احمر وجھہ۔

❖ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔فرماتی ہیں کہ

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصے میں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور سرخ ہو جاتا تھا۔

(۲۸۸) اخبرنا عبداللہ محمد بن الفضل الخرقی، نا ابو الحسن الطیسفونی، انا عبداللہ بن عمر الجوھری، نا احمد بن علی الکشمیھنی، نا علی بن حجر، نا اسماعیل بن جعفر، نا حمید عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبیّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم رای نخامۃ فی القبلۃ فشق ذلک علیہ حتیٰ روی فی وجھہ فقام فحک بیدہ وقال ان احدکم اذا قام فی صلاتہ فانہ یناجی ربہ او ان ربہ بینہ وبین القبلۃ فلا یبزقن احدکم فی قبلتہ ولکن عن یسارہ او تحت قدمہ قال ثم اخذ طرف ردائہ فبصق فیہ ثم رد بعضہ علی بعض وقال او یفعل ھکذا۔ صحیح۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مسجد نبوی کے) قبلہ (رخ) والی دیوار پر بلغم دیکھی تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت تکلیف پہنچی حتیٰ کہ اس کے آثار چہرۂ انور پر ظاہر تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور اپنے ہاتھ سے اسے کھرچ ڈالا اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب تعالیٰ سے مناجات کرتا ہے یا یہ کہ اس کا رب تعالیٰ اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے تو کوئی بھی تم میں سے قبلہ کی طرف نہ تھوکے البتہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک لے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر کا ایک کونہ پکڑا، اس میں تھوکا اور چادر کے کچھ حصے کو دوسرے پر لپیٹ دیا اور فرمایا۔ یا وہ اس طرح کر لے۔

(۲۸۹) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابو نعیم عبدالملک بن الحسین الا سفرائینی، انا ابو عوانۃ یعقوب بن اسحق، نا یعقوب بن سفیان والصنعانی فقالا نا مکی، نا عبداللہ بن سعید عن ابی النضر عن بسر بن سعید عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال احتجر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم حجرۃ فکان یخرج

من اللیل فیصلی فیها فراہ رجال فصلوا معه بصلاته وکانوا یاتونه کل لیلة حتٰی اذا کان لیلة من اللیالی لم یخرج الیهم رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه والہٖ وسلم قال فتنحنحوا ورفعوا اصواتهم وحصبوا بابه فخرج الیهم مغضبا فقال أیّها الناس ما زال بکم صنیعکم حتٰی ظننت ان سیکتب علیکم علیکم بالصلاة فی بیوتکم فان خیر صلاة المرء فی بیتہٖ الا الصلاة المکتوبة۔ صحیح۔

✤ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حجرہ بنایا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو باہر تشریف لاتے اور اس حجرے میں نماز ادا فرماتے۔کچھ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے لگے۔وہ ہر رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آجاتے حتیٰ کہ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس باہر تشریف نہ لائے تو انہوں نے کھانسنا شروع کر دیا،اپنی آوازیں بلند کیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے کو کنکریاں ماریں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصے کی حالت میں ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا! اے لوگو! اگر تمہارا ہمیشہ یہی طریقہ رہا تو میرا خیال ہے کہ یہ عنقریب تم پر فرض کر دی جائے گی۔اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ سوائے فرض نماز کے آدمی کی بہتر نماز وہی ہے جو گھر میں ادا کرے۔

(۲۹۰) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰه النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، انا یحیی بن بکیر، نا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب عن عبدالرحمن بن عبداللّٰه بن کعب بن مالك ان عبداللّٰه بن کعب بن مالك قال سمعت کعب بن مالك یحدث حین تخلف عن قصة تبوك قال غزا رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه والہٖ وسلم تلك الغزوة حین طاب الثمار والظلال وتجهز رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه والہٖ وسلم والمسلمون معه فطفقت اغدو لکی اتجهز معهم فارجع ولم اقض شیاء فلم یزل بی حتٰی اسرعوا وتفارط الغزو فلما بلغنی انه توجه قافلا حضرنی همی وطفقت اتذکر الکذب واقول بماذا اخرج من سخطه غدا واستعنت علی ذلك بکل ذی رأی من اهلی فلما قیل ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه

تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم قد اظل قادما راح عنی الباطل وعرفت اننی لن اخرج منه ابدا بشیء فیه کذب فاجمعت صدقه واصبح رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم قادما وکان اذا قدم من سفر بداء بالمسجد فرکع فیه رکعتین ثم جلس للناس فلما فعل ذلك جاء المخلفون فطفقوا یعتذرون الیه ویحلفون فقبل منهم رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم علانیتهم وبایعهم واستغفر لهم ووکل سرائرهم الی اللّٰه فجئة فلما سلمت علیه تبسم تبسم المغضب ثم قال تعال فجئت امشی حتٰی جلست بین یدیه فقال ما خلفك الم تکن قد ابتعت فقلت بلی انی واللہ لو جلست عند غیرك من اهل الدنیا لرایت ان ساخرج من سخطه بعذر ولقد اعطیت جدلا ولکنی واللہ لقد علمت ان حدثتك الیوم حدیث کذب ترضی به عنی لیوشکن اللّٰه ان یسخطك علی ولئن حدثتك حدیث صدق تجد علی فیه انی لارجو فیه عفو اللّٰه لا واللہ ما کان لی من عذر واللہ ما کنت قط اقوی ولا ایسر منی حین تخلفت عنك فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم : اما هٰذا فقد صدق فقم حتٰی یقضی اللّٰه فیك فقمت ثم قلت هل لقی هٰذا معی احد قالوا نعم مرارة بن الربیع وهلال بن امیة فذکروا رجلین صالحین قد شهدا بدرا ونهی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم عن کلامنا ایها الثلاثة فاجتنبنا الناس وتغیروا لنا حتٰی تنکرت فی نفسی الارض فما هی التی اعرف فلبثنا علی ذلك خمسین لیلة فاما صاحبای فاستکانا وقعدا فی بیوتهما یبکیان واما انا فکنت اشب القوم واجلدهم وکنت اخرج فاشهد الصلاة مع المسلمین واطوف فی الاسواق ولا یکلمنی احد واتی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم فاسلم علیه وهو فی مسجده بعد الصلاة فاقول فی نفسی هل حرك شفتیه برد السلام علی ام لاثم اصلی قریبا منه فاسارقه النظر فاذا اقبلت علی صلاتی اقبل الی واذا التفت نحوه اعرض عنی حتٰی کملت لنا خمسون لیلة فلما صلیت صلاة الفجر صبح خمسین لیلة وانا علی

ظهر بيت من بيوتنا على الحال الذى ذكر الله قد ضاقت على نفسى وضاقت على الارض بما رحبت سمعت صوت صارخ اوفى على جبل سلع باعلى صوته يا كعب بن مالك ابشر فخررت ساجدا وعرفت انه قد جاء فرج واذن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم بتوبة الله علينا حين صلى صلاة الفجر فذهب الناس يبشرونا وركض رجل الى فرسا وسعى ساع من اسلم فاوفى على الجبل وكان الصوت اسرع من الفرس فلما جاء نى الذى سمعت صوته فبشرنى نزعت له ثوبى فكسوته اياهما ببشراه والله ما املك غيرهما يومئذ واستعرت ثوبين فلبستهما وانطلقت الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم حتىٰ دخلت المسجد فاذا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم جالس حوله الناس فلما سلمت على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم قال وهو يبرق وجهه من السرور ابشر بخير يوم مر عليك منذ ولدتك امك قلت امن عندك يا رسول الله ام من عند الله قال لابل من عند الله وكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم اذا سر استنار وجهه كانه قطعة قمر وكنا نعرف ذلك منه۔ صحيح۔

❖ حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے غزوۂ تبوک کا قصہ بیان کرتے ہوئے اپنے پیچھے رہ جانے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس غزوہ پر اس وقت تشریف لے گئے جب درخت خوب پھل دار اور سایہ دار ہو گئے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں نے تیاری شروع کر دی تو میں نے صبح سے یہ سوچنا شروع کر دیا کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کروں اور لوٹ کے آؤں تو میں کوئی فیصلہ نہ کر سکا۔ میری یہی حالت رہی حتیٰ کہ مسلمانوں نے جلدی جلدی تیاری کی اور جہاد کا وقت گزر گیا (یعنی مجاہدین چلے گئے) جب مجھے پتہ چلا کہ ان کا قافلہ نکل چکا ہے تو مجھے غم نے آلیا۔ میں نے جھوٹ سوچنا شروع کر دیا اور کہنے لگا کہ کل میں کیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی سے بچ پاؤں گا۔ اس بارے میں میں نے اپنے گھر کے ہر صاحب رائے شخص سے مدد طلب کی۔ پھر جب یہ کہا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لانے والے ہیں تو باطل مجھ سے جدا ہو گیا اور میں نے جان لیا کہ میں ایسی چیز کے ساتھ کبھی

آپ ﷺ کی ناراضگی سے نہیں نکل سکتا جس میں جھوٹ کی آمیزش ہو تو میں نے سچ بولنے کا فیصلہ کرلیا۔ صبح کو رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ جب بھی کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے۔ وہاں دو رکعتیں نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کے پاس بیٹھتے۔ جب آپ ﷺ نے یہ افعال سرانجام دے لئے تو جہاد سے پیچھے رہ جانے والے حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے عذر پیش کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے۔ آپ ﷺ نے ان کے ظاہر پر اعتماد کرتے ہوئے ان کے عذر قبول فرمائے، ان سے بیعت لی اور ان کے لئے مغفرت طلب کی اور ان کے باطن کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔ جب میں نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا تو آپ ﷺ ایسے مسکرائے جیسے آدمی غصے میں مسکراتا ہے۔ پھر فرمایا۔ آجاؤ۔ تو میں چلتا ہوا آپ ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تجھے کس چیز نے پیچھے رہ جانے پر مجبور کیا۔ کیا تو نے بیعت نہیں کی تھی (کہ ہردم میرے ساتھ رہے گا) میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں! قسم بخدا! اگر میں آپ ﷺ کے علاوہ کسی دنیا دار کے پاس بیٹھا ہوتا تو میرا خیال ہے کہ میں عذر بنا کر اس کی ناراضگی سے نکل آتا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بات بنانے کی اور ایک امر کو ثابت کرنے کی قوت بھی عطا فرمائی ہے لیکن قسم بخدا! میں جانتا ہوں کہ اگر آج میں آپ ﷺ کو جھوٹی بات کہہ دوں جو آپ ﷺ کو مجھ سے راضی کر دے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر آپ ﷺ کو ناراض فرما دے اور اگر میں آپ ﷺ سے سچی بات بیان کروں جس میں آپ ﷺ بھی مجھے سچا پائیں تو مجھے اللہ تعالیٰ سے معافی کی امید ہوگی۔ نہیں! قسم بخدا! مجھے کوئی معذوری نہ تھی۔ قسم بخدا! جب میں آپ ﷺ سے پیچھے رہا تو مجھ سے زیادہ طاقتور کوئی نہ تھا اور مجھ سے زیادہ کسی کے لئے آسان بھی نہ تھا۔ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے۔ تو اب تو کھڑا ہو جا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تیرے معاملے میں فیصلہ فرما دے۔ تو میں اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر میں نے کہا کہ کیا اس معاملے میں میرے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔ تو لوگوں نے کہا۔ ہاں! حضرت مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ اور حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے ان دو نیک آدمیوں کا ذکر کیا جنہوں نے غزوۂ بدر میں حصہ لیا تھا۔ رسول کریم ﷺ نے ہم تینوں سے کلام کرنا منع فرما دیا۔ تو لوگ ہم سے کترانے لگے اور ہم سے منہ پھیرنے لگے حتیٰ کہ زمین سے بھی مجھ کو وحشت ہوگئی اور جو چیز جانی پہچانی تھی وہ بھی بدل گئی۔ اسی حالت میں ہم نے پچاس راتیں گزاریں۔ میرے دونوں ساتھی تو بالکل عاجز ہو کر گھروں میں بیٹھے روتے رہتے جبکہ میں تو سب لوگوں

میں سے کمسن اور طاقتور تھا۔ تو میں باہر نکلتا اور مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا اور بازاروں میں گھومتا تو کوئی مجھ سے بات نہ کرتا۔ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا آپ ﷺ نماز کے بعد مسجد میں تشریف فرما ہوتے۔ آپ ﷺ کو سلام عرض کرتا اور اپنے دل میں کہتا کہ میرے سلام کا جواب دینے کے لئے آپ ﷺ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی ہے یا نہیں۔ پھر میں آپ ﷺ کے قریب نماز ادا کرتا اور چوری چوری آپ ﷺ کو دیکھتا۔ تو جب میں اپنی نماز کی طرف توجہ کرتا تو آپ ﷺ بھی میری طرف توجہ فرماتے اور جب میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا تو آپ ﷺ میری طرف سے منہ پھیر لیتے حتیٰ کہ پچاس راتیں مکمل ہوگئیں۔ تو جب میں نے پچاسویں رات کی صبح کو نماز فجر ادا کی اور میں اسی مذکورہ حالت پر اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی پشت پر تھا۔ قسم بخدا! مجھ پر میری جان اور زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو چکی تھی کہ میں نے ایک چیخنے والے کی آواز سنی جو سلع پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بلند آواز سے پکار رہا تھا۔ اے کعب بن مالک! خوشخبری ہو۔ تو میں وہیں سجدے میں گر پڑا اور میں نے جان لیا کہ وسعت و کشادگی آگئی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے جب نماز فجر ادا فرمائی تو لوگوں کو ہماری اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کی قبولیت کے متعلق بتایا تو لوگ ہمیں خوشخبری دینے آئے۔ ایک آدمی نے میری طرف گھوڑا دوڑایا اور اسلم قبیلہ کا ایک آدمی دوڑا اور پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا اور اس کی آواز گھوڑے سے زیادہ تیز تھی۔ جب وہ آدمی جس کی آواز میں نے سنی تھی میرے پاس آیا اور مجھے خوشخبری دی تو میں نے اپنے کپڑے اتار کر اس کی خوشخبری کی وجہ سے اسے پہنا دیئے۔ قسم بخدا! میرے پاس اس دن ان کپڑوں کے علاوہ کوئی کپڑا نہیں تھا۔ پھر میں نے دو کپڑے مستعار لئے اور انہیں پہن کر رسول اکرم ﷺ کی طرف چلا حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ کے اردگرد لوگ بیٹھے ہوئے ہیں تو جب میں نے رسول اکرم ﷺ کو سلام عرض کیا۔ اس وقت آپ ﷺ کا چہرۂ انور خوشی سے چمک رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ جب سے تجھے تیری والدہ نے جنا ہے اس دن سے لے کر آج تک سب سے بہتر دن کی تجھے خوشخبری ہو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کی طرف سے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ تو فرمایا۔ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جب نبی کریم ﷺ خوش ہوتے تھے تو آپ ﷺ کا چہرہ انور ایسے روشن ہوتا جیسے کہ چاند کا ٹکڑا ہو اور ہم اس سے آپ ﷺ کی خوشی جان لیتے تھے۔

(۲۹۱) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف،

نا محمد ابن اسماعیل، انا احمد بن محمد، انا عبداللّٰہ، انا اسماعیل بن ابی خالد انه سمع عبداللّٰہ بن ابی اوفی یقول دعا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وآلہٖ وسلم یوم الاحزاب علی المشرکین فقال اللهم منزل الکتاب سریع الحساب اللهم اهزم الاحزاب اهزمهم وزلزلهم۔ صحیح۔

❖ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

غزوۂ خندق کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مشرکین کے لئے بددعا فرمائی اور فرمایا اے اللہ! کتاب کو نازل فرمانے والے، جلدی حساب لینے والے، مشرکین کے گروہوں کو شکست عطا فرما۔ انہیں شکست عطا فرما اور ان کے قدم اکھیڑ دے۔

(۲۹۲) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا قتیبة بن سعید، نا اسماعیل بن جعفر عن ربیعة بن ابی عبدالرحمن عن یزید مولی المنبعث عن زید بن خالد رضی اللّٰہ تعالٰی عنه ان رجلا سال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وآلہٖ وسلم عن اللقطة فقال عرفها سنة ثم اعرف وکاء ها وعفاصها ثم استنفق بها فان جاء ربها فادها الیه فقال یا رسول اللّٰہ فضالة الغنم قال خذها فانما هی لك او لاخیك او للذئب قال یا رسول اللّٰہ فضالة الابل قال فغضب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وآلہٖ وسلم حتٰی احمرت وجنتاه او احمر وجهه ثم قال مالك ولها معها حذاؤها وسقاؤها حتٰی یلقاها ربها۔ صحیح۔

❖ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک آدمی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے گری پڑی چیز کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ایک سال اس کی تشہیر کرو پھر لوگوں سے اس کے سر بندھن اور ظرف کی پہچان کراؤ اور اگر اس کا مالک آجائے تو اس کے حوالے کردو۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! گمشدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ فرمایا۔ اسے پکڑ لو وہ یا تو تمہارے لئے ہے یا تمہارے کسی بھائی کے لئے ہے یا بھیڑیئے کے لئے۔ اس نے عرض کی۔ گمشدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غضبناک ہو گئے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رخسار مبارک یا چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا اور فرمایا۔ تجھے کیا ہوگیا ہے اس کے ساتھ اس کی جوتی اور

اس کا مشکیزہ موجود ہے حتیٰ کہ اس کا مالک اسے پکڑ لے۔

(۲۹۳) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی الجلودی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا علی بن حجر، نا اسماعیل بن علیة عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی المهلب عن عمران بن حصین رضی الله تعالٰی عنه ان رجلا اعتق ستة مملوکین له عند موته لم یکن له مال غیرهم فدعا بهم رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم فجزاهم اثلاثا ثم اقرع بینهم فاعتق اثنین وارق اربعة وقال له قولا شدیدا. صحیح.

✤✤ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلام آزاد کر دیئے۔ ان غلاموں کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان غلاموں کو بلوایا اور ان کے تین حصے کر کے ان کے درمیان قرعہ ڈالا۔ تو دو کو آزاد کر دیا اور باقی چار کو بدستور غلام رکھا اور اس آدمی کو بہت سخت بات کہی۔

☆☆☆

باب نمبر۲۲

باب فی سرورہ وضحکہ ومزاحہ ﷺ

آپ ﷺ کی خوشی، مسکراہٹ اور مزاح کا بیان

(۲۹٤) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحى، انا احمد بن عبدالله النعيمى، انا محمد ابن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا يحيى بن بكير، نا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عبدالرحمن بن عبدالله بن كعب بن مالك ان عبدالله بن كعب بن مالك وكان قائد كعب من بنيه حين عمى قال سمعت ابى يحدث عن قصة تبوك قال فذهب الناس يبشروني فانطلقت الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلم فلما سلمت قال وهو يبرق وجهه من السرور ابشر بخير يوم مر عليك منذ ولدتك امك وكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلم اذا سر استنار وجهه كانه قطعة قمر وكنا نعرف ذلك منه. صحيح.

✤✤ حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

(جب حضرت کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہوگئے تو ان کے بیٹوں میں سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی رہنمائی کے لئے ان کے ساتھ ہوتے تھے) بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب کو غزوۂ تبوک کا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ

لوگ مجھے خوشخبری دینے کے لئے آئے (کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمالی ہے) تو میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا جب میں نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا تو اس وقت آپ ﷺ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب سے تجھے تیری والدہ نے جنا ہے اس دن سے لے کر آج تک سب سے بہترین دن کی تجھے خوشخبری ہو۔ جب آپ ﷺ خوش ہوتے تھے تو آپ ﷺ کا چہرۂ انور ایسے روشن ہوتا جیسے کہ چاند کا ٹکڑا ہو اور ہمیں اس سے

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشی کا اندازہ ہو جاتا تھا۔

(۲۹۵) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا عبدالعزيز بن عبدالله، انا ابراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب حدثني عروة بن الزبير وسعيد بن المسيب وعلقمة بن وقاص وعبيد الله بن عبدالله بن عتبة عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها حين قال لها اهل الافك ما قالوا وكلهم حدثني طائفة من حديثها قالت واصبح ابو اى عندى وقد بكيت ليلتين ويوما لا اكتحل بنوم ولا يرقا لى دمع حتىٰ انى لاظن ان البكاء فالق كبدى فبينا ابو اى جالسان عندى وانا ابكى فاستا ذنت على امراة من الانصار فاذنت لها فجلست تبكى معى فبينا نحن على ذلك دخل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم فسلم ثم جلس قالت ولم يجلس عندى منذقيل ما قيل وقد لبث شهرا لا يوحى اليه فى شانى بشىء فوالله ما رام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم مجلسه ولا خرج احد من اهل البيت حتىٰ انزل عليه فاخذه ما كان ياخذه من البرحاء حتىٰ انه ليتحدر منه من العرق مثل الجمان وهو فى يوم شات من ثقل القول الذى انزل عليه قالت فسرى عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عنيه واٰله وسلم وهو يضحك فكانت اول كلمة تكلم بها ان قال يا عايشة اما ان الله قد برأك وانزل اليه : (ان الذين جاؤ وا بالافك عصبة منكم) (النور: من الاية ١١) قال محمد بن اسماعيل وقال ابو اسامة عن هشام بن عروة اخبرنى ابى عن عائشة قالت وانزل على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم من ساعته فرفع عنه وانى لاتبين السرور فى وجهه وهو يمسح جبينه ويقول ابشرى يا عايشة فقد انزل الله براء تك. صحيح.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

جب انہیں بہتان لگانے والوں نے کہا جو کہا" اور ان سب نے مجھ سے آپ رضی اللہ عنہا کی

حدیث کو بیان کیا''۔ فرماتی ہیں کہ میرے والدین نے میرے پاس صبح کی۔ میری یہ حالت تھی کہ میں نے دو راتیں اور ایک دن روتے ہوئے گزارا تھا۔ نہ تو مجھے نیند ہی آئی اور نہ ہی میرے آنسو تھمتے تھے یہاں تک کہ مجھے یہ محسوس ہونے لگا کہ یہ رونا میرے جگر کے ٹکڑے کردے گا تو جبکہ میرے والدین میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی تو ایک انصاری عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے اسے اجازت دے دی۔ وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگی۔ ہماری یہی حالت تھی کہ رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور سلام کیا پھر بیٹھ گئے (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ) جب سے مجھ پر بہتان لگایا گیا تھا آپ ﷺ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ ایک مہینہ گزر چکا تھا مگر میرے بارے میں کوئی وحی آپ ﷺ پر نہیں نازل ہوئی تھی۔ قسم بخدا! رسول اکرم ﷺ اپنی جگہ سے ہلے بھی نہ تھے اور نہ ہی گھر والوں میں سے کوئی باہر نکلا تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی۔ تو وحی کے نزول سے جو سختی آپ ﷺ پر ہوتی تھی وہ ہونے لگی حتیٰ کہ آپ ﷺ کو وحی سے نازل ہونے والے قول کے بوجھ کی وجہ سے موتیوں کی طرح پسینہ بہنے لگا حالانکہ اس دن سخت سردی تھی (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ) جب آپ ﷺ کو اس حالت سے افاقہ ہوا تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے اور آپ ﷺ نے جو پہلی بات کہی وہ یہ تھی کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تیری برأت کا اعلان فرما دیا ہے اور آپ ﷺ پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تھی ''ان الذین جاء وا بالافک عصبة منکم'' (النور ۱۱) یعنی ''بیشک وہ جو یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہی میں سے ایک جماعت ہے''۔ محمد بن اسماعیل فرماتے ہیں اور ابو سامہ ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد صاحب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بیان فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اسی جگہ رسول اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوئی پھر جب حالتِ وحی سے افاقہ ہوا تو میں نے خوشی صاف طور پر آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر دیکھی۔ آپ ﷺ اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیر کر فرما رہے تھے۔ اے عائشہ! تجھے خوشخبری ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تیری برأت نازل فرما دی ہے۔

(۲۹۶) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا قتیبة بن سعید، نا سفیان عن الزهری عن عروة عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت دخل علی رسول اللہ صلی

اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم ذات یوم وھو مسرور فقال ای عائشۃ الم تری الی مجز المدلجی دخل فرای اسامۃ وزیدا وعلیھما قطیفۃ قد غطیا رؤسھما وبدت اقدامھما فقال ان ھذہ الاقدام بعضھا من بعض۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

ایک دن رسول اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ ﷺ خوش خوش تھے تو فرمایا۔ اے عائشہ! کیا تو نے مجزز مدلجی (قیافہ شناس) کو نہیں دیکھا۔ وہ آیا تو اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا۔ اس وقت ان پر چادر تھی جس نے ان کے سروں کو ڈھانپا ہوا تھا اور ان کے پاؤں ظاہر تھے۔ تو وہ کہنے لگا کہ یہ پاؤں بعض بعض میں سے ہیں۔

(۲۹۷) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا ابو نعیم، نا اسرائیل عن مخارق عن طارق بن شھاب قال سمعت ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ یقول شھدت من المقداد بن الاسود مشھدا لان اکون صاحبہ احب الی مما عدل بہ اتی النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم وھو یدعو علی المشرکین فقال لا نقول کما قال قوم موسی اذھب انت وربک ولکن نقاتل عن یمینک وعن شمالک وبین یدیک وخلفک فرایت النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم اشرق وجھہ وسرہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا۔ اگر میں اس بات کو کہنے والا ہوتا تو اس کے برابر کا جو بدلہ ہے اس سے زیادہ مجھ کو پسند ہے۔ وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اس وقت آپ ﷺ مشرکین کے خلاف بددعا فرما رہے تھے۔ تو انہوں نے عرض کی ہم اس طرح نہیں کہیں گے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا کہ آپ اور آپ کا رب جائیں۔ بلکہ ہم تو آپ ﷺ کے دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے ہر طرف لڑیں گے۔ تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کا چہرۂ انور چمک اٹھا اور آپ ﷺ مسرور ہوئے۔

(۲۹۸) حدثنا المطھر بن علی الفارسی، انا ابوذر محمد بن ابراھیم

الصالحانی، انا ابو محمد عبداللّٰہ بن محمد بن جعفر، انا ابن ابی عاصم، نا ابو الحکم یزید بن عیاض بن الحکم بن یزید بن عیاض حدثنی جدی عن ابیه عن الزهری عن سالم عن ابن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنهما قال کان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه والٰه وسلم یعرف رضاء ہ وغضبه بوجهه کان اذا رضی فکانما ملاحك الجدر وجهه واذا غضب خسف لونه واسود قال ابوبکر سمعت ابا الحکم اللیثی یقول هی المرآة توضع فی الشمس فیری ضوء ها علی الجدار یعنی قوله ملاحك الجدر ویروی یلاحك الجدر وجهه والملاحکة یرید یری الجدر فی وجهه۔

❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا (خوشی) اور غصہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور سے جانا جاسکتا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہوتے تو گویا دیواروں کا عکس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور میں دکھائی دیتا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ مبارک گہنا کر سیاہ ہو جاتا۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحکم لیثی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ "ملاحك الجدر" سے مراد یہ ہے کہ ایک آئینہ دھوپ میں رکھا جائے تو اس کی روشنی دیوار پر دکھائی دیتی ہے اور اسے "یلاحك الجدر وجهه" بھی روایت کیا گیا ہے اور "ملاحکة" سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے میں دیواریں دکھائی دیتی تھیں۔

(۲۹۹) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰه النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا یحیی بن سلیمان حدثنی ابن وهب وهو ابن الحرث ان ابا النضر حدثه عن سلیمان بن یسار عن عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها قالت ما رایت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه والٰه وسلم مستجمعا قط ضاحکا حتٰی اری منه لهواته انما کان یبتسم۔ صحیح۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ
میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی پورا ہنستے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسوڑھے دکھائی دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقط تبسم فرماتے تھے۔

(۳۰۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهیثم

بن كليب، نا ابو عيسى، نا قتيبة بن سعيد، نا ابن لهيعة عن عبيد الله بن المغيرة عن عبدالله بن الحارث بن جزء رضى الله تعالىٰ عنه قال ما رايت احدا اكثر تبسما من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم۔

✤✤ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر تبسم کرتے ہوئے کسی ایک کو نہیں دیکھا۔

(۳۰۱) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا ابن ابي عاصم، نا هشام بن عمار، نا عبدالله بن يزيد، نا ابن لهيعة عن عبيد الله بن المغيرة قال سمعت عبدالله بن الحارث بن جزء يقول ما رايت احدا اكثر مزاحا من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم ولا اكثر تبسما منه وان كان ليسنوا اهل الصبى الى مزاحه۔

✤✤ حضرت عبداللہ بن حارث بن جز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو مزاح کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو تبسم کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ بچوں والوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزاح سے طریقہ حاصل کرنا چاہئے۔

(۳۰۲) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا محمد بن عبدالله بن نمير، نا ابن ادريس عن اسماعيل ابن ابى خالد عن قيس عن جرير رضى الله تعالىٰ عنه قال ما حجبنى النبى صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم منذ اسلمت ولا رانى الا تبسم فى وجهى ولقد شكوت اليه انى لا اثبت على الخيل فضرب بيده فى صدرى وقال اللهم ثبته واجعله هاديا مهديا۔ صحيح۔

✤✤ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو نہیں روکا (یعنی جو مانگا وہ عطا کیا) اور جب بھی مجھے دیکھا تو مجھے تبسم فرماتے ہوئے ہی دیکھا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ میں گھوڑے پر جم کے نہیں بیٹھ سکتا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس میرے سینے پر مارا اور فرمایا۔ اے اللہ! اسے مضبوطی عطا فرما اور اسے راہ دکھانے والا اور راہ پایا ہوا بنا۔

(۳۰۳) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبة، نا یزید بن هارون، انا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس رضی الله تعالٰی عنه ان ام سلیم اتخذت یوم حنین خنجرا فقال لها رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم ما هٰذا الخنجر قالت اتخذته ان دنا منی احد من المشرکین بقرت به بطنه فجعل رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم یضحك قالت یا رسول الله اقتل من بعدنا من الطلقاء انهزموا بك فقال یا ام سلیم ان الله قد کفی واحسن۔ صحیح۔

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

غزوۂ حنین کے دن حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک خنجر پکڑ لیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ یہ خنجر کس لئے ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے یہ اس لئے پکڑا ہے کہ اگر کوئی مشرک میرے پاس آیا تو اس کے ساتھ اس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرانے لگے۔ انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جو طلقاء قریش ہم سے دور ہوں انہیں قتل فرما دیجیے وہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکست کا باعث بنے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے ام سلیم! اللہ تعالٰی ہی کافی ہے اور بہتر ہے۔

(۳۰٤) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا عبدالرحمن بن أبی شریح، انا ابو القاسم البغوی، نا علی بن الجعد، نا ابو خیثمة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة رضی الله تعالٰی عنه قال کان النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم اذا صلی الفجر جلس حتٰی یطلع الشمس وقال کانوا یجلسون فیتحدثون ویاخذون فی امر الجاهلیة فیضحکون ویتبسم معهم اذا ضحکوا یعنی النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم۔ صحیح۔

✤✤ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز فجر ادا فرما لیتے تو سورج کے طلوع ہونے تک بیٹھے رہتے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم بھی بیٹھتے تو گفتگو کرتے اور امور جاہلیت کے بارے میں باتیں کر کے ہنستے تھے تو

جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم ہنستے تو آپ ﷺ ان کے ساتھ تبسم فرماتے۔

(۳۰۵) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی الجلودی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن عباد، نا حاتم یعنی ابن اسماعیل عن بکیر بن مسمار عن عامر بن سعد عن سعد رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم جمع له ابویه یوم احد قال کان رجل من المشرکین قد احرق المسلمین فقال له النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم ارم فداك ابی واُمی قال فنزعت له بسهم لیس له نصل فاصیب جنبه فسقط وانکشفت عورته فضحك رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم حتٰی نظرت الی نواجذه. صحیح.

❖ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم ﷺ نے غزوۂ احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں ان پر (یعنی حضرت سعد) جمع فرمادیئے۔ (بیان کرتے ہیں کہ) ایک مشرک آدمی تھا جس نے مسلمانوں کو جلا دیا تھا تو نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ اے سعد! تیر مار۔ میرے ماں باپ تجھ پر قربان (تو بیان کرتے ہیں کہ) میں نے اس کے لئے ایک تیر نکالا جس کی انی (پیکان) نہیں تھی۔ اسے مارا تو اس کے پہلو میں جالگا اور وہ گرا تو اس کا ستر کھل گیا۔ یہ دیکھ کر رسول اکرم ﷺ اتنے مسکرائے کہ میں نے آپ ﷺ کی داڑھیں دیکھ لیں۔

(۳۰۶) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا قتیبة بن سعید، نا ابو الاحوص عن ابی اسحق عن علی بن ربیعة قال شهدت علیا رضی اللّٰه تعالٰی عنه اتی بدابة لیرکبها فلما وضع رجله فی الرکاب قال بسم اللّٰه فلما استوی علی ظهرها قال الحمد للّٰه ثم قال: (سبحان الذی سخرلنا هٰذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون) (الزخرف: ۱۳، ۱۴) ثم قال الحمد للّٰه ثلاثا واللّٰه اکبر ثلاثا سبحانك انی ظلمت نفسی فاغفرلی فانه لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحك

فقلت من ای شیء ضحکت یا امیر المومنین قال رایت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم صنع کما صنعت ثم ضحک فقلت من ای شیء ضحکت یا رسول اللّٰہ فقال صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم ان ربك لیعجب من عبدہ اذا قال رب اغفرلی ذنوبی یعلم ان الذنوب لا یغفرھا احد غیری.

❖ حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ سواری پر سوار ہونے کے لئے آئے تو جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو فرمایا ''بسم اللہ'' اور جب اس کی پشت پر بیٹھ گئے تو فرمایا ''الحمد للہ'' پھر فرمایا ''سبحان الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون'' (الزخرف ۱۳،۱۴) یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لئے مسخر فرمایا اور یہ ہمارے بس کی نہ تھی اور بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔ پھر تین مرتبہ الحمد للہ فرمایا۔ پھر تین مرتبہ اللہ اکبر۔ ''سبحانك انی ظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت'' فرمایا (یعنی تیری ذات پاک ہے میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو تو مجھے بخش دے کیونکہ تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے) پھر آپ مسکرائے۔ میں نے عرض کی۔ امیر المومنین! آپ کس وجہ سے مسکرائے ہیں؟ تو فرمایا کہ میں نے جیسے کیا ہے ایسے ہی میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسکرائے تھے تو میں نے بھی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ کس وجہ سے مسکرائے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا رب تعالٰی اپنے اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو کہتا ہے کہ اے میرے رب! میرے لئے میرے گناہ بخش دے وہ جانتا ہے کہ گناہوں کو بخشنے والا میرے سوا کوئی نہیں ہے۔

(۳۰۷) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا علی بن عبداللّٰہ، نا سفیان عن عمرو عن ابی العباس الشاعر عن عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما قال لما حاصر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم الطائف فلم ینل منھم شیئا قال انا قافلون ان شاء اللّٰہ فثقل علیھم وقالوا نذھب ولا نفتحہ فقال اغدوا علی القتال فغدوا فاصابھم جراح فقال انا قافلون غدا ان شاء اللّٰہ فاعجبھم

فضحك النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم۔ صحیح۔

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا تو ان سے کوئی چیز حاصل نہ ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم انشاء اللہ! واپس لوٹ جائیں گے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر یہ بات بہت گراں گزری تو انہوں نے عرض کی کہ ہم چلے جائیں گے اور اسے فتح نہیں کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کل جنگ کرنا۔ تو انہوں نے اگلی صبح جنگ کی تو زخمی ہوگئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کل انشاء اللہ ہم واپس لوٹ جائیں گے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم بہت حیران ہوئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا پڑے۔

(۳۰۸) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا ابو عمار الحسین بن حریث، نا وکیع، نا الاعمش عن المعرور بن سوید عن ابی ذر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم :انی لاعلم اول رجل یدخل الجنة واخر رجل یخرج من النار یوتی بالرجل یوم القیامة فیقال اعرضوا علیہ صغار ذنوبه ویخبا عنه کبارها فیقال له عملت یوم کذا کذا وکذا وهو مقر لا ینکر وهو مشفق من کبارها فیقال اعطوه مکان کل سیّئة عملها حسنة فیقول لی ذنوب ما اراها ههنا قال ابو ذر فلقد رایت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم ضحك حتٰی بدت نواجذه۔ صحیح۔

❁❁ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

سب سے پہلے جو آدمی جنت میں داخل ہوگا میں اسے بھی جانتا ہوں اور جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکالا جائے گا اسے بھی جانتا ہوں۔ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس کے صغیرہ گناہ اس کے سامنے پیش کرو اور کبیرہ گناہ اس سے چھپا کر رکھو۔ پھر اسے کہا جائے گا کہ فلاں فلاں دن تو نے فلاں فلاں کام کیا تو وہ اس کا اقرار کرے گا انکار نہیں کرے گا اور ساتھ ہی کبیرہ گناہوں سے ڈر رہا ہوگا تو کہا جائے گا کہ اسے اس کی ہر برائی کے بدلے میں نیکی عطا کرو۔ وہ

(فوراً) کہے گا کہ میرے کچھ اور گناہ بھی ہیں جو یہاں مجھے دکھائی نہیں دے رہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسکراتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں۔

(۳۰۹) واخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا هناد بن السری، نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابراهیم عن عبیدة السلمانی عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم : انی لاعرف آخر اهل النار خروجا من النار رجل یخرج منها زحفا فیقال له انطلق فادخل الجنة قال فیذهب لیدخل الجنة فیجد الناس قد اخذوا المنازل فیرجع فیقول رب قد اخذ الناس المنازل فیقال اتذکر الزمان الذی کنت فیه فیقول نعم فیقال له تمن قال فیتمنی فیقال له فان لك الذی تمنّیته وعشرة اضعاف الدنیا قال فیقول اتسخر بی وانت الملك قال ولقد رایت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم ضحك حتیٰ بدت نواجذه۔ صحیح۔

❖ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
دوزخیوں میں سے جو آدمی سب سے آخر میں دوزخ سے نکالا جائے گا میں اسے جانتا ہوں۔ ایک آدمی دوزخ سے گھسٹتا ہوا نکلے گا۔ اسے کہا جائے گا کہ چلتا جا اور جنت میں داخل ہو جا۔ وہ جنت میں داخل ہونے کے لئے جائے گا تو دیکھے گا کہ لوگوں نے اپنی اپنی منازل حاصل کرلی ہیں تو وہ واپس آ کر عرض کرے گا۔ اے میرے رب! تمام لوگوں نے اپنی اپنی منازل حاصل کرلی ہیں (میرے لئے تو جگہ ہی نہیں ہے) تو اسے کہا جائے گا کہ تجھے وہ زمانہ یاد ہے جس میں تو رہا تھا۔ وہ عرض کرے گا۔ ہاں یاد ہے تو اسے کہا جائے گا کہ تمنا کر۔ تو وہ تمنا کرے گا۔ اسے کہا جائے گا کہ تجھے تیری تمنا اور دس گنا دنیا کے عطا کیا گیا۔ تو وہ کہے گا کہ حالانکہ تو شہنشاہ حقیقی ہے پھر بھی مجھ سے مذاق کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

اس وقت میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسکراتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

(۳۱۰) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، نا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا محمد بن سنان، نا فليح، نا هلال عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلم كان يوما يحدث وعنده رجل من اهل البادية ان رجلا من اهل الجنة استاذن ربه في الزرع فقال اولست فيما شئت قال بلى ولكن احب ان ازرع فاسرع وبذر فتبادر الطرف نباته واستواء ه واستحصاده وتكويره امثال الجبال فيقول الله دونك يا ابن آدم فانه لا يشبعك شيء فقال الاعرابي يا رسول الله لا تجد هٰذا الا قرشيا او انصاريا فانهم اصحاب الزرع فاما نحن فلسنا باصحاب زرع فضحك رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلم. صحيح.

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتگو فرما رہے تھے اور ایک دیہاتی آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ایک جنتی آدمی نے اپنے رب تعالیٰ سے کھیتی کاشت کرنے کی اجازت طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تیرے پاس وہ سب کچھ نہیں ہے جس کی تو نے چاہت کی وہ عرض کرے گا کیوں نہیں! لیکن مجھے کھیتی کاشت کرنا پسند ہے تو اس نے جلدی جلدی بیج بویا تو پلک جھپکنے سے پہلے وہ اگ آیا اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس کے کٹنے کا وقت آ گیا اور پہاڑوں کی مانند اس کے کھلیان ہو گئے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم! بس کر۔ تجھے کوئی چیز سیر نہیں کر سکتی۔ اس وقت وہ دیہاتی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھنا وہ آدمی یا تو قریشی ہوگا یا انصاری۔ کیونکہ یہی کاشتکار ہیں۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم تو کاشتکار نہیں ہیں۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا پڑے۔

(۳۱۱) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، انا ابن ابي عاصم، نا هشام بن عمار، نا عبدالله بن يزيد،

انا اسماعیل بن ابی داؤد عن طفیل بن سنان عن عبید بن عمیر قال کنت عند عائشة رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا ونحن نذکر حمی المدینة وانتقالھا الی مھیعة ونضحك ثم صرنا الی حدیث بریرة ومسالتھا فافتتح علینا عبداللّٰہ بن عمر فلما رایناہ اکثرنا وقال دعنا من باطلکما قالت عائشة سبحان اللّٰہ الم تسمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم یقول انی لامزح ولا اقول الا حقا۔

✤✤ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا۔ہم مدینہ منورہ کے بخار اور اس کے مھیعہ منتقل ہونے کے متعلق گفتگو کر کے مسکرا رہے تھے۔ پھر ہمیں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو اور ان کا سوال یاد آ گیا۔ اتنے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس آئے تو جب ہم نے انہیں دیکھا تو زیادہ ہنسنے لگے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اپنے اس باطل سے دور ہی رکھو۔ یہ سن کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔سبحان اللہ! کیا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میں مزاح کرتا ہوں اور (مزاح میں بھی) صرف حق بات کہتا ہوں۔

(۳۱۲) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا القاسم الخزاعی، انا الھیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا عباس بن محمد الدوری، نا علی بن الحسین بن شقیق، نا عبداللّٰہ بن المبارك عن اسامة بن زید عن سعید المقبری عن ابی ھریرة رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال قالوا یا رسول اللّٰہ انك تداعبنا قال لا اقول الا حقا۔

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا۔یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ بھی ہم سے ہنسی مذاق کرتے ہیں! تو فرمایا کہ میں صرف حق بات کہتا ہوں۔

(۳۱۳) حدثنا المطھر بن علی، انا محمد بن ابراھیم، انا عبداللّٰہ بن محمد بن جعفر، انا ابن ابی عاصم، نا ابوبکر بن ابی شیبة، نا محمد بن بشر، نا محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی ھریرة رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ

قال کان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم لیدلع لسانہ للحسن بن علی فیری الصبی حمرۃ لسانہ فیھش الیہ۔

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو زبان نکال کر دکھاتے تو بچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان کی سرخی دیکھ کر خوش ہوتا تھا۔

(۳۱۴) اخبرنا ابو عبداللّٰہ محمد بن الفضل الخرقی. انا ابو الحسن علی بن عبداللّٰہ الطیسونی، نا ابو عبدالرحمن عبداللّٰہ بن عمر الجوھری. نا احمد بن علی الکشمیھنی، نا علی بن حجر، نا اسماعیل بن جعفر. نا حمید عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم یاتی ابا طلحۃ کثیرا قال فجاء ہ یوما وقد مات نغیر لابنہ فوجدہ حزینا فسالھم عنہ فاخبروہ فقال لہ النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم یا ابا عمیر ما فعل النغیر۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لاتے ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے تو ان کے بیٹے کی چھوٹی چڑیا مرگئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے غمگین دیکھا تو ان کے گھر والوں سے اس کے متعلق پوچھا انہوں نے چڑیا کے مرنے کے متعلق بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا۔ اے ابوعمیر! چھوٹی چڑیا نے کیا کیا؟

(۳۱۵) حدثنا المطھر بن علی، انا محمد بن ابراھیم، انا عبداللّٰہ بن محمد بن جعفر انا ابن ابی عاصم، نا جعفر بن مھران، نا عبدالوارث عن ابی التیاح عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال کان لی اخ یقال لہ ابو عمیر احسبہ قال فطیما وکان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم اذا راہ قال ابو عمیر ما فعل النغیر نغیر کان یلعب بہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میرا ایک بھائی ابوعمیر نامی تھا۔ ابھی اسکا دودھ چھڑایا گیا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اسے

دیکھتے تو فرماتے۔ اے ابوعمیر! چھوٹی چڑیا نے کیا کیا؟ اس چھوٹی چڑیا کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا (اور وہ مرگئی تو آپ ﷺ یہ فرماتے)۔

(۳۱۶) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا قتیبة بن سعید، نا خالد بن عبدالله عن حمید عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه ان رجلا استحمل رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم فقال انی حاملك علی ولد ناقة فقال یا رسول الله ما اصنع بولد الناقة فقال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم : وهل تلد الابل الا النوق۔

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ

ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ کو سوار کرانے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کراؤں گا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! اونٹنی کے بچے کو میں کیا کروں گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا اونٹنی ہی اونٹ کو جنم نہیں دیتی (یعنی اونٹ بھی تو اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے)۔

(۳۱۷) واخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا محمود بن غیلان، نا ابو اسامة عن شریك عن عاصم الاحول عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه ان النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم قال له یا ذا الاذنین قال ابو اسامة یعنی یمازحه۔

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا۔ اے دوکانوں والے (ابو اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) آپ ﷺ نے ان سے مزاح فرمایا۔

(۳۱۸) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، انا ابو یعلی وجعفر بن عمر النها وندی قالا نا جبارة نا ابن المبارك عن حمید الطویل عن ابن ابی الورد عن ابی الورد رضی الله تعالٰی عنه قال رانی النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم فرای رجلا احمر فقال انت ابو الورد قال جبارة مازحه. هٰذا ضعیف وجبارة بن مغلس۔

ضعیف۔

❖ حضرت ابوالورد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھا پھر ایک سرخ رنگت والے آدمی کو دیکھا تو فرمایا کہ تو ابوالورد ہے (جبارہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے مزاح فرمایا (یہ حدیث مبارکہ جبارہ بن مغلس کے ضعف کی بناء پر ضعیف ہے)۔

(۳۱۹) اخبرنا احمد بن عبداللہ الصالحی، انا ابو الحسین علی بن محمد بن عبداللہ ابن بشران، انا اسماعیل بن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، نا معمر عن ثابت عن انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنه ان رجلا من اهل البادیة کان اسمه زاهر بن حرام وکان یهدی للنبی صلی اللہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم الهدیة من البادیة فیجهزه رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم اذا اراد ان یخرج فقال النبی صلی اللہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم : ان زاهرا بادیتنا ونحن حاضروه قال وکان النبی صلی اللہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم یحبه وکان دمیما فاتی النبی صلی اللہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم یوما وهو یبیع متاع فاحتضنه من خلفه وهو لا یبصره فقال ارسلنی من هٰذا فالتفت فعرف النبی صلی اللہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم فجعل لا یالو ما الزق ظهره بصدر النبی صلی اللہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم حین عرفه وجعل النبی صلی اللہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم یقول من یشتری العبد فقال یا رسول اللہ اذا واللہ تجدنی کاسدا فقال النبی صلی اللہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم : لکن عند اللہ لست بکاسد ولکن عبداللہ انت غال۔

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک دیہاتی آدمی زاہر بن حرام رضی اللہ عنہ نامی تھا۔ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے گاؤں سے تحائف لایا کرتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے سامان سفر دیا کرتے جب وہ جانے کا ارادہ کرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زاہر ہمارا جنگل (گاؤں) ہے اور ہم اس کے شہر ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبت فرماتے تھے حالانکہ وہ بدصورت تھا۔ ایک دن وہ ساز وسامان بیچتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے

ابھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کونہیں دیکھا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے سے اسے بازوؤں میں لے لیا تو اس نے کہا مجھے چھوڑ دو تم کون ہو؟ پھر توجہ کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچان لیا۔ جب پہچان لیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ انور سے جو اس کی پشت ملی ہوئی تھی اسے جدا نہیں کرتا تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرمانے لگے کہ یہ غلام کون خریدے گا؟ اس نے عرض کی! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تب تو قسم بخدا! آپ مجھے خسارے والا پائیں گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تو خسارے والا نہیں ہے بلکہ اللہ کے بندے تو تو بہت مہنگا ہے۔

(۳۲۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا عبد بن حميد، نا مصعب بن المقدام، نا المبارك بن فضالة عن الحسن قال اتت عجوز النبي صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم فقالت يا رسول الله ادع الله ان يدخلني الجنة فقال يا ام فلان ان الجنة لا يدخلها عجوز قال فولت تبكي قال اخبروها انها لا تدخلها وهي عجوز ان الله يقول: (انا انشانا هن انشاء فجعلنا هن ابكارا) (الواقعة: ۳۵، ۳۶).

❖❖ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ایک بوڑھی عورت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ مجھے جنت میں داخل فرمائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے ام فلاں جنت میں کوئی بوڑھی داخل نہیں ہوگی۔ تو وہ روتی ہوئی واپس چل دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسے بتادو کہ بڑھاپے کی حالت میں وہ داخل نہیں ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے کہ "انا انشاناهن انشاء فجعلناهن ابكارا" (الواقعۃ ۳۶،۳۵) یعنی "بیشک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان اٹھایا، تو انہیں کنواریاں بنایا۔

(۳۲۱) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج حدثني زهير بن حرب، نا عمر بن يونس، نا عكرمة بن عمار، نا اسحق بن ابی طلحة حدثني انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال كانت عند ام سليم يتيمة وهي ام انس فراى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم اليتيمة

فقال انت هيه لقد كبرت لاكبر سنك فرجعت اليتيمة الى ام سليم تبكى فقالت ام سليم مالك يا بنية قالت الجارية دعا على نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم ان لا يكبر سنى فالآن لا يكبر سنى ابدا او قالت قرنى قرنى فخرجت ام سليم مستعجلة تلوث خمارها حتى لقيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم فقال لها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم مالك يا ام سليم فقالت يا نبى الله ادعوت على يتيمتى قال وما ذاك يا ام سليم قالت زعمت انك دعوت ان لا يكبر سنها ولا يكثر قرنها قال فضحك رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم ثم قال يا ام سليم اما تعلمين شرطى على ربى انى اشترطت على ربى فقلت انما انا بشر ارضى كما يرضى البشر واغضب كما يغضب البشر فايما احد دعوت عليه من امتى بدعوة ليس لها باهل ان يجعلها له طهورا وزكوة وقربة يقربه بها يوم القيامة.

صحيح۔

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ان کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا اوہو! تو تو بوڑھی ہوگئی ہے تیری عمر نہ بڑھے۔ تو وہ لڑکی روتی ہوئی حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس گئی۔ انہوں نے کہا۔ بیٹی! کیا ہوا ہے؟ تو اس لڑکی نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بددعا دی ہے کہ میری عمر زیادہ نہ ہو اب کبھی بھی میری عمر نہیں بڑھے گی یا اس نے یہ کہا کہ میرے جوڑ والا بوڑھا نہ ہوگا۔ تو حضرت ام سلیم جلدی جلدی اپنی چادر لپیٹتیں نکلیں حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا۔ ام سلیم! تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ نے ایک یتیم لڑکی کو بددعا دی ہے؟ تو فرمایا۔ کیسی بددعا؟ تو انہوں نے عرض کی کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ دعا کی ہے کہ اس کی عمر نہ بڑھے اور نہ ہی اس کے جوڑ والے کی عمر زیادہ ہو۔ یہ سن کر نبی کریم مسکرا دیئے اور فرمایا۔ ام سلیم! کیا تو اس شرط کے متعلق نہیں جانتی جو میں نے اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ لگائی ہے۔ میں نے اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ شرط لگائی ہے کہ میں بھی انسان ہوں۔ میں بھی اسی طرح راضی ہو جاتا ہوں جیسے دوسرے انسان راضی ہو جاتے ہیں اور اسی

طرح غصے ہوتا ہوں جیسے دوسرے انسان غصے ہوتے ہیں۔ تو میں اپنی امت کے کسی بھی فرد کے لئے کوئی ایسی بددعا کروں جس کا وہ اہل نہیں تو اللہ تعالیٰ اسے اس فرد کے لئے پاکیزگی، طہارت اور ثواب یا قرابت کا باعث بنا دے جس کے ساتھ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے۔

(۳۲۲) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابو نعیم الاسفرائینی، انا ابو عوانة، نا محمد بن حماد، نا ابو عبداللّٰہ الطهرانی، بمکة، نا السندی سهل بن عبدالرحمن، نا عبداللّٰہ بن عبداللّٰہ المدینی عن أبی حرمة عن سعید بن المسیب عن ابی لبابة ابن عبدالمنذر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال استسقی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه والہٖ وسلم اللهم اسقنا فقال ابو لبابة یا رسول اللّٰہ ان التمر فی المرابد فقال النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه والہٖ وسلم : اللهم اسقنا حتی یقوم ابو لبابة عریانا فیسد ثعلب مربده بازاره قال وما یری فی السماء سحاب قال فامطرت قال فاجتمعوا الی ابی لبابة فقالوا انها لن تقلع حتی تقوم عریانا فتسد ثعلب مربدك بازارك کما قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه والہٖ وسلم ففعل فاستهلت السماء۔

❖❖ حضرت ابولبابہ ابن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بارش کی دعا فرمائی اور فرمایا اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔ تو حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کھجوریں ابھی کھلیان میں ہی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما حتیٰ کہ ابولبابہ ننگا کھڑا ہو کر اپنے کھلیان کا سوراخ اپنی ازار سے بند کرے۔ (فرماتے ہیں کہ) اس وقت آسمان پر کوئی بادل دکھائی نہ دیتا تھا پھر بھی بارش برسنے لگی۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سب اکٹھے ہو کر حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں کہا کہ یہ ہرگز اس وقت تک نہیں رکے گی جب تک کہ تو ننگا کھڑا ہو کر اپنے کھلیان کا سوراخ اپنی ازار سے بند نہیں کرے گا جیسے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا۔ تو تب انہوں نے ایسے ہی کیا تو آسمان نرم پڑ گیا (یعنی بارش آہستہ ہوگئی)۔

(۳۲۳) اخبرنا عبدالوهاب بن محمد الکسائی، انا عبدالعزیز بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، انا الربیع، انا الشافعی، انا سفیان عن الزهری

عن عروة عن عائشة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنها انه سمعها تقول جاء ت امرأة رفاعة القرظی الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه واٰلہٖ وسلم فقالت انی کنت عند رفاعة فطلقنی فبت طلاقی فتزوجت بعده عبدالرحمن بن الزبیر وانما معه مثل هدبة الثوب فتبسم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه واٰلہٖ وسلم وقال اتریدین ان ترجعی الی رفاعة لا حتیٰ یذوق عسیلتك وتذوقی عسیلتهٗ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

حضرت رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میں رفاعہ کے پاس تھی تو انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ ان کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہما سے نکاح کیا تو ان کے ساتھ تو اس کپڑے کے پلو کی طرح کا ہے (یعنی عضو تناسل کی حالت بیان کی) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور پھر فرمایا کہ کیا تو واپس رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے۔ نہیں! اس وقت تک تو نہیں جاسکتی جب تک کہ وہ تیری شہد نہ چکھ لے اور تو اس کی شہد نہ چکھ لے (یعنی صحبت صحیحہ کے بعد)۔

(٣٢٤) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا شیبان بن فروخ، نا سلیمان یعنی ابن المغیرة، نا حمید بن هلال عن عبداللّٰہ بن معقل قال اصبت جرابا من شحم یوم خیبر قال فالتزمتهٗ فقلت لا اعطی الیوم احدا من هٰذا شیئا قال فالتفت فاذا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه واٰلہٖ وسلم متبسما۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

غزوۂ خیبر کے دن مجھے چربی کا ایک توشہ دان ملا تو میں نے اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور کہا کہ آج میں اس میں سے کوئی چیز کسی کو نہیں دوں گا۔ جب میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبسم فرما رہے تھے۔

☆☆☆

باب نمبر ۲۳

باب فی فعلہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عند العطاس

چھینکتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فعل مبارک کا بیان

(۳۲۵) حدثنا المطهر بن علی الفارسی، انا محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا ابو محمد عبدالله بن محمد بن جعفر المعروف بابی الشیخ، نا ابو الحریش احمد بن عیسی الکلابی، نا محمد بن الوزیر الواسطی، نا یحیی بن سعید القطان عن ابن عجلان عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه والهٖ وسلم کان اذا عطس غطی وجهه بثوبه او یده ثم غض بها صوة۔

✤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب چھینک مارتے تو اپنا چہرۂ انور اپنے کپڑے یا ہاتھ سے ڈھانپ لیتے پھر اپنی آواز پست فرماتے (یعنی زور سے چیخ نہ مارتے)۔

(۳۲۶) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، انا ابوبکر بن معدان، نا ابو عامر موسی بن عامر، نا علی بن عاصم، نا ابن جریح عن ابیه عن سعید بن ابی سعید عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه والهٖ وسلم اذا عطس خمر وجهه وخفض صوتهٗ۔

✤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چھینک مارتے تو اپنا چہرۂ انور ڈھانپ لیتے اور آواز پست رکھتے۔

(۳۲۷) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبدالله بن

محمد بن جعفر، نا عبدالله بن الحسين البجلي الصفار، نا محمد بن موسى، نا حميد بن ابى زياد الصائغ، نا شعبة عن عمارة بن ابى حفصة عن عكرمة عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم اذا عطس غطى وجهه بثوبه ووضع كفيه على حاجبيه.

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب چھینک مارتے تو اپنا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور اپنی ہتھیلیاں اپنے ابروؤں پر رکھتے۔

(۳۲۸) اخبرنا احمد بن عبدالله الصالحى، انا ابو الحسين على بن محمد بن عبدالله ابن بشران، نا اسماعيل بن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادى، نا عبدالرزاق، انا معمر عن سليمان التيمى عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال عطس عند رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم رجلان فشمت احدهما ولم يشمت الآخر فقال الرجل يا رسول الله شمت فلانا ولم تشمتنى فقال ان هٰذا حمد الله وانك لم تحمد. صحيح.

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو آدمیوں نے چھینک ماری تو ان میں سے ایک کی چھینک کا جواب (یعنی یرحمک اللہ!) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا اور دوسرے کی چھینک کا جواب نہ دیا۔تو اس آدمی نے عرض کی۔یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فلاں آدمی کی چھینک کا جواب دیا ہے میری چھینک کا جواب نہیں دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے ''**الحمد للہ**'' کہا تھا اور تو نے ''**الحمد للہ**'' نہیں کہا۔

☆☆☆

باب نمبر ۲۴

باب فی حیائہٖ وصفة کلامہٖ وصمتہٖ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاء، گفتگو اور خاموشی کا بیان

(۳۲۹) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم عبداللّٰہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا علی بن الجعد، انا شعبة عن قتادة عن عبداللّٰہ هو ابن ابی عتبة مولی انس عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالٰی عنه عن النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم اشد حیاء من عذراء فی خدرها وکان اذا کرہ شیئا رایناہ فی وجهه۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کیا آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کنواری لڑکی سے زیادہ حیا والے تھے جو اپنے پردے میں ہوتی ہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ہم وہ ناپسندیدگی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرۂ مبارک پر دیکھ لیتے تھے۔

(۳۳۰)وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبداللّٰہ بن محمد بن جعفر نا محمد بن عبداللّٰہ بن رستة، نا عبداللّٰہ بن عمران، نا ابوداؤد، نا زمعة عن ابی حازم عن سهل بن سعد رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم حییا لا یسال شیئا الا أعطاہ۔

✤✤ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حد درجہ حیا والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کسی بھی چیز کا سوال کیا جاتا تھا تو

آپ ﷺ عطا فرما دیتے۔

(۳۳۱) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا عبدالرحمن بن ابی شريح، نا ابو القاسم البغوی، نا علی بن الجعد، انا قيس هو ابن الربيع، انا سماك بن حرب عن جابر بن سمرة رضی الله تعالٰی عنه قال كان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وآله وسلم طويل الصمت.

❖❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم ﷺ لمبی خاموشی والے تھے (یعنی زیادہ تر خاموش رہا کرتے تھے)۔

(۳۳۲) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا الحسن بن الصباح البزار، نا سفيان عن الزهری عن عروة عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها ان النبی صلی الله تعالٰی علیه وآله وسلم كان يحدث حديثا لو عده العاد لأحصاه. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ
نبی کریم ﷺ ایسی گفتگو فرماتے تھے کہ اگر شمار کرنے والا اسے شمار کرے تو اسے شمار کر سکتا ہے۔

(۳۳۳) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا حميد بن مسعدة البصری، نا حميد بن الاسود عن اسامة بن زيد عن الزهری عن عروة عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت ما كان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وآله وسلم يسرد سردكم هٰذا ولكنه كان يتكلم بكلام بين فصل يحفظه من جلس اليه. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ
نبی کریم ﷺ تمہاری طرح فر فر تیزی سے بات نہیں کرتے تھے بلکہ آپ ﷺ صاف، واضح اور ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے تھے۔ جو آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوتے اسے یاد کر لیتے تھے۔

(۳۳٤) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد بن عبدالله النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا عبدة نا عبدالصمد هو ابن

عبدالوارث، نا عبداللّٰه ابن المثنی، نا ثمامة بن انس عن انس رضی اللّٰه تعالٰی عنه عن النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم انه کان اذا تکلم بکلمة اعادها ثلاثا حتٰی تفهم عنه واذا اتی علی قوم فسلم علیهم سلم علیهم ثلاثا۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی بات کرتے تو اسے تین مرتبہ دہراتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوری بات سمجھ لی جاتی اور جب لوگوں کے پاس تشریف لاکر انہیں سلام کہتے تو تین مرتبہ سلام کہتے۔

(۳۳۵) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا علی بن حجر، نا شریك عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال جالست النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم اکثر من مائة مرة وکان اصحابه یتناشدون الشعر ویتذاکرون اشیاء من امر الجاهلیة وهو ساکت وربما یتبسم معهم۔

❖❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

میں نے سو سے زیادہ مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھنے کا شرف حاصل کیا ہے۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم شعر ایک دوسرے کو سناتے اور امور جاہلیت کی اشیاء کا باہم تذکرہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہتے اور کبھی کبھی ان کے ساتھ تبسم فرماتے۔

(۳۳۶) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبداللّٰه بن محمد بن جعفر، نا محمد بن یحیی المروزی، نا عاصم بن علی، نا قیس حدثنی سماك عن جابر بن سمرة قال قلت له اکنت تجالس رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم قال نعم وکان طویل الصمت وکان اصحابه یتناشدون الشعر عنده ویذکرون اشیاء من امر الجاهلیة ویضحکون فیبتسم معهم اِذا ضحکوا۔

❖❖ حضرت سماک رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

حضرت سماک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت جابر سے پوچھا کہ کیا آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہم نشینی اختیار کیا کرتے تھے؟

تو انہوں نے جواب دیا۔ ہاں! اور آپ ﷺ زیادہ تر خاموش رہتے تھے۔ آپ ﷺ کے پاس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم ایک دوسرے کو شعر سناتے اور امور جاہلیت کی اشیاء کا تذکرہ کرتے اور ہنستے تھے تو جب وہ ہنستے تھے تو آپ ﷺ ان کے ساتھ تبسم فرماتے تھے۔

(۳۳۷) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن احمد بن الوليد الثقفي، نا محمد بن عافية حدثني جدى عافية بن ايوب حدثني معاوية بن صالح حدثني عبدالرحمن بن ميسرة الحضرمي عن ام الدرداء عن ابى الدرداء رضي الله تعالىٰ عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم اذا حدث بحديث تبسم في حديثه۔

✤✤ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تھے تو دورانِ گفتگو تبسم فرماتے تھے۔

(۳۳۸) اخبرنا عبدالواحد المليحي، نا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا محمد بن يوسف، نا سفيان عن الاعمش عن ابى وائل عن ابن مسعود قال كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم يتخولنا بالموعظة في الايام كراهة السآمة۔ صحيح۔

✤✤ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ اکتاہٹ کے خدشے سے نبی کریم ﷺ نصیحت فرما کر تمام دنوں میں ہماری نگہبانی فرماتے تھے (یعنی لمبا وعظ نہیں فرماتے تھے کہ ہم اکتا جائیں)۔

☆☆☆

باب نمبر ۲۵

باب فی کلامہ ﷺ بغیر لسان العرب

عربی کے علاوہ زبان میں آپ ﷺ کا گفتگو فرمانا

(۲۳۹) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد بن عبدالله النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا آدم، نا شعبة، نا محمد بن زياد قال سمعت ابا هريرة رضى الله تعالى عنه قال اخذ الحسن بن على تمرة من تمر الصدقة فجعلها فى فيه فقال النبى صلى الله تعالى عليه واله وسلم : كخ، كخ، ليطهرحها ثم قال اما شعرت انا لاناكل الصدقة. صحيح.

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی ایک کھجور پکڑی اور منہ میں ڈال لی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ چھی! چھی! تاکہ وہ اسے پھینک دیں۔ پھر فرمایا۔ تجھے معلوم نہیں کہ ہم صدقے کا مال نہیں کھاتے (یہ واقعہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بچپن کا ہے)۔

(۳٤٠) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا عمرو بن على، نا ابو عاصم، انا حنظلة بن ابى سفيان، انا سعيد بن ميناء قال سمعت جابر بن عبدالله رضى الله تعالى عنه قال لما حفر الخندق قلت يا رسول الله ذبحنا بهيمة لنا وطبخت صاعا من شعير كان عندنا فتعال انت ونفر معك فصاح النبى صلى الله تعالى عليه واله وسلم يا اهل الخندق ان جابرا قد صنع سورا فحيا هيلابكم.

❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ

جب خندق کھودی گئی تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم نے اپنی ایک بکری ذبح کی ہے اور ایک صاع جو ہمارے پاس ہیں ان کا آٹا گوندھا ہے۔ آپ ﷺ اور آپ کے چند ساتھی تشریف لے

چلیں تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بلند آواز سے پکارا۔ اے اہل خندق! جابر نے تمہاری دعوت کی ہے تو تم سب جلدی چلو۔

(۳٤۱) اخبرنا عبدالواحد المليحی، نا احمد النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا ابو نعيم، نا اسحق بن سعيد عن ابيه سعيد بن فلان بن سعيد بن العاص عن ام خالد بنت خالد اتى النبی صلی اللّٰه تعالٰی عليه والٖه وسلم بثياب فيها خميصة سوداء ضفيرة قال ايتونی بام خالد فاتی بها تحمل فاخذا الخميصة بيده فالبسها قال ابلی واخلقي وكان فيها علم اخضر او اصفر فقال يا ام خالد هٰذا سناه وسناه بالحبشية. صحيح.

❖❖ حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پاس کچھ کپڑا لایا گیا اس میں کالے رنگ کی ایک گندھی ہوئی قمیض تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا۔ ام خالد کو میرے پاس لاؤ۔ تو انہیں اٹھا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پاس لایا گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے وہ قمیض اپنے دست اقدس کے ساتھ پکڑ کر انہیں پہنائی اور فرمایا۔ بوسیدہ کر اور پرانی کر (حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا بچی تھیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں لمبی عمر کی دعا دی) اس قمیض میں سبز یا زرد نقش ونگار تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا۔ ام خالد! یہ اچھی ہے۔ (آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے "سناہ" حبشی زبان کا لفظ استعمال فرمایا)۔

(۳٤۲) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر ابن عمر النهاوندی، نا جبارة نا ذؤاد بن علبة عن ليث عن مجاهد عن ابی هريرة رضی الله تعالٰی عنه قال دخل النبی صلی الله تعالٰی عليه والٖه وسلم المسجد وانا اشكو من بطنی فقال يا ابا هريرة اشكنب درد فقلت نعم فقال قم فصل فان فی الصلاة شفاء. وذواد بن علبة ضعيف منكر الحديث.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں داخل ہوئے۔ اس وقت مجھے پیٹ میں درد ہو رہی تھی تو فرمایا۔ اے ابوہریرہ! "اشکنب درد" کیا تیرے پیٹ میں درد ہے؟ (فارسی زبان استعمال فرمائی) میں نے عرض کی۔ ہاں۔ تو فرمایا۔ کھڑے ہو جاؤ اور نماز ادا کرو کیونکہ نماز میں اس کی شفاء ہے۔ (اس حدیث مبارکہ کا ایک راوی داؤد بن علبہ ضعیف منکر حدیث ہے)۔

باب نمبر ۲۶

باب استماعه الشعر صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم کے شعر سننے کا بیان

(۳۴۳) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی الجلودی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابن ابی عمر، نا سفیان عن ابراهیم بن میسرة عن عمرو بن الشرید عن ابیه قال ردفت رسول الله صلی الله تعالٰی علیه والهٖ وسلم یوما فقال هل معك من شعر امیة بن ابی الصلت شیء قلت نعم قال هیه فانشدته بیتا فقال هیه ثم انشدته بیتا فقال هیه حتٰی انشدته مائة بیت۔ صحیح۔

❖ حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم کے ساتھ سواری پر سوار تھا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ کیا تجھے امیہ بن ابی الصلت شاعر کا کوئی شعر یاد ہے؟ میں نے عرض کی۔ ہاں! یاد ہے۔ تو فرمایا۔ سناؤ۔ میں نے ایک شعر سنایا تو فرمایا اور سناؤ۔ پھر میں نے ایک شعر سنایا تو فرمایا اور سناؤ۔ یہاں تک کہ میں نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم کو سو اشعار سنائے۔

(۳۴۴) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبدالله النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا مسلم بن ابراهیم، نا شعبة عن ابی اسحق عن البراء رضی الله تعالٰی عنه قال کان النبی ینقل التراب یوم الخندق حتٰی اغمر بطنه او اغبر بطنه فیقول۔

والله لولا الله ما اهتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا

فانزلن سکینة علینا وثبت الاقدام ان لاقینا

اذا ارادوا فتــنة ابيــنــا ان الاولـى لقد بغوا علينا

ورفع بها صوته ابينا ابينا. صحيح.

✤✤ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

غزوۂ خندق کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مٹی منتقل فرما رہے تھے حتیٰ کہ گرد و غبار نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیٹ کو ڈھانپ لیا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے۔

والله لولا الله ما اهتدينا ولا تصدقنا ولا صلينا

اور نہ ہی ہم نے صدقہ دیا اور نہ ہی نماز ادا کی، قسم بخدا! اگر اللہ تعالیٰ نہ ہوتا تو ہم راہ نہ پاتے۔

فانزلن سكينة علينا وثبت الاقدام ان لاقيتا

اگر دشمن ہم سے ملے گا تو ہم ثابت قدم رہیں گے اور ہم پر اطمینان اور سکون نازل ہوگا۔

اذا ارادوا فتــنة ابيــنــا ان الا ولى لقد بغوا علينا

جب وہ جنگ کا ارادہ کریں گے تو ہم بھاگنے والے نہیں پہلے انہوں نے ہی ہم پر سرکشی کی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "ابینا ابینا" کہتے ہوئے آواز بلند فرماتے۔

(٣٤٥) اخبرنا عبدالواحد المليحى، نا عبدالرحمن بن ابى شريح، انا ابو القاسم البغوى، نا على بن الجعد، انا شعبة عن حميد الطويل عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال قالت الأنصار يوم الخندق:

نحن الذين بايعوا محمدا على الجهاد ما بقينا ابدا

فاجابهم النبى صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم :

لا عيش الا عيش الآخرة فاكرم الانصار والمهاجرة

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

غزوۂ خندق کے دن انصار نے یہ (شعر) کہا کہ:

نحن الذين بايعوا محمدا على الجهاد ما بقينا ابدا

جب تک ہم زندہ ہیں ہمیشہ جہاد کرتے رہیں گے ہم وہ ہیں جنہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی ہے۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں یہ جواب دیا کہ:

لا عيش الا عيش الآخرة فاكرم الانصار والمهاجرة

تو معزز ہوئے انصار اور مہاجرین۔ اخروی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں۔

(۳٤٦) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا اسحق بن منصور، انا عبدالرزاق، انا جعفر بن سلیمان، نا ثابت عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنه ان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والٖه وسلم دخل مکّة فی عمرة القضاء وابن رواحة یمشی بین یدیه وهو یقول:

الیوم نضربکم علی تنزیله خلوا بنی الکفار عن سبیله

ویذهل الخلیل عن خلیله ضربا یزیل الهام عن مقیله

فقال عمر یا ابن رواحة بین یدی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والٖه وسلم وفی حرم اللّٰہ تقول شعرا فقال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والٖه وسلم : خل عنه یا عمر فلهی اسرع فیهم من نضح النبل۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرۂ قضا کے لئے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے چلتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے۔

الیوم نضربکم علی تنزیله خلوا بنی الکفار عن سبیله

آج ہم تمہیں ماریں گے۔ اے کفار کے بیٹو! راستے سے دور ہو جاؤ۔ قرآن کے موافق۔

ویذهل الخلیل عن خلیله ضربا یزیل الهام عن مقیله

(ایسے ماریں گے) کہ دوست دوست کو بھول جائے گا ایسی مار جو سر کو اپنے ٹھکانے سے جدا کردے گی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے ابن رواحہ! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگے اور اللہ تعالیٰ کے حرم پاک میں تو شعر کہہ رہا ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ عمر! اسے چھوڑ دو (شعر کہنے دو) کیونکہ یہ انہیں تیروں کی مار سے زیادہ ناگوار ہوتے ہیں۔

(۳٤۷) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، انا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا عمرو الناقد، نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن ابی هریرة ان عمر مربحسان

وهو ينشد الشعر فی المسجد فلحظ اليه فقال قد كنت انشد وفيه من هو خير منك ثم التفت الى ابی هريرة فقال انشدك اللّٰه اسمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰى عليه واٰله وسلم يقول اجب عنی اللهم ايده بروح القدس قال اللهم نعم. صحيح.

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کنکھیوں سے دیکھا تو وہ بولے۔ میں تو اس وقت بھی شعر پڑھتا تھا جبکہ ہمارے درمیان تم سے بہتر ذات موجود تھی۔ پھر وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تو نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میری طرف سے (کفار کو) جواب دو۔ اے اللہ! روح القدس کے ساتھ اس کی مدد فرما۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے۔ اللہ کی قسم! ہاں! سنا ہے۔

(۳۴۸) اخبرنا احمد بن عبداللّٰه الصالحی، انا ابوبكر احمد بن الحسن الحيری، انا حاجب بن احمد الطوسی، نا محمد بن يحيى، نا عبدالرحمن بن مهدی عن سفيان عن عبدالملك بن عمير، نا ابو سلمة عن ابی هريرة رضی اللّٰه تعالٰى عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰى عليه واٰله وسلم: ان اصدق كلمة قالها الشاعر كلمة لبيد الاكل شیء ما خلا اللّٰه باطل. صحيح.

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

کسی شاعر کی سب سے سچی بات جو اس نے کہی ہو وہ لبید شاعر کی یہ بات ہے "الا كل شیء ما خلا اللّٰه باطل" یعنی جان لو! کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز باطل ہے۔

(۳۴۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا علی بن حجر، انا شريك عن المقدام بن شريح عن ابيه عن عائشة رضی اللّٰه تعالٰى عنها قيل لها هل كان رسول اللّٰه صلى

اللّٰہ تعالٰی علیه والٰہ وسلم یتمثل بشیء من الشعر قالت کان یتمثل بشعر ابن رواحة ویتمثل بقوله ویاتیك بالاخبار من لم تزود۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

آپ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اکرم ﷺ کسی شعر کو بار بار پڑھا کرتے تھے؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا شعر بار بار پڑھا کرتے تھے۔آپ ﷺ ان کے شعر کا یہ مصرعہ پڑھا کرتے تھے "**ویاتیك بالاخبار من لم تزود**" یعنی تجھے ایسے واقعات سے پالا پڑے گا جن کے لئے تو نے توشہ نہیں لیا ہوگا۔

(۳۵۰) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا عبید بن اسماعیل، نا ابو اسامة عن هشام عن ابیه عن عائشة رضی اللّٰہ تعالٰی عنها قالت دخل ابوبکر وعندی جاریتان من جواری الانصار تغنیان بما تقاولت الانصار یوم بعاث قالت ولیستا بمغنیتین فقال ابوبکر ابمزامیر الشیطان فی بیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والٰہ وسلم وذلك فی یوم عید وقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والٰہ وسلم :یا ابابکر ان لکل قوم عیدا وهذا عیدنا۔ صحیح۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔فرماتی ہیں کہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اس وقت دو انصاری لڑکیاں بعاث کے دن جو انصار نے بحث کی تھی اس کے بارے میں شعر گا رہی تھیں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ پیشہ ور گانے والیاں نہیں تھیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شیطان کا باجا رسول اکرم ﷺ کے گھر میں! وہ عید کا دن تھا۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔اے ابوبکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج (یہ) ہماری عید ہے۔

(۳۵۱) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا مسدد عن بشر بن المفضل، نا خالد بن ذکوان قال قالت الربیع بنت معوذ بن عفراء جاء النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والٰہ وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسك

منی فجعلت جویرات لنا یضربن بالدف ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر اذ قالت احداهن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی هذه وقولی بالذی کنت تقولین۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میری شب زفاف گزری تو نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو اس طرح میرے بستر پر تشریف فرما ہوئے جیسے تم میرے پاس بیٹھے ہو تو ہماری بچیاں دف بجانے لگیں اور غزوۂ بدر کے دن ہمارے آباؤ اجداد میں سے جو قتل ہو گئے تھے ان کی خوبیاں بیان کر کے رونے لگیں۔ اچانک ان میں سے ایک نے کہ "وفینا نبی یعلم ما فی غد" یعنی ہمارے درمیان وہ نبی کریم ﷺ موجود ہیں جو جانتے ہیں کہ کل کیا ہوگا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ چھوڑ دو اور جو تم کہہ رہی تھیں وہی کہو۔

(۳۵۲) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا آدم، نا شعبة نا الاسود بن قیس، نا سعید بن عمرو انه سمع ابن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنه عن النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم قال انا امة امیة لا نکتب ولا نحسب الشهر هکذا وهکذا یعنی مرة تسعا وعشرین ومرة ثلاثین ورواه مسلم عن ابن المثنی عن ابن جعفر عن شعبة باسناده مثله الشهر هکذا وهکذا وهکذا وعقد الابهام فی الثالثة الشهر هکذا وهکذا وهکذا یعنی تمام ثلاثین۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم ان پڑھ لوگ تھے نہ ہی ہم لکھتے تھے اور نہ ہی اس طرح اور اس طرح مہینے کو شمار کرتے تھے یعنی کبھی انتیس دن اور کبھی تیس دن۔

☆☆☆

باب نمبر ۲۷

باب فی شجاعتہ ﷺ

آپ ﷺ کی شجاعت کا بیان

(۳۵۳) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا عمر بن عون، نا حماد هو ابن زید عن ثابت عن انس رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال کان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه والہٖ وسلم احسن الناس واجود الناس واشجع الناس ولقد فزع اهل المدینة ذات لیلة فانطلق الناس قبل الصوت فاستقبلهم النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه والہٖ وسلم قد سبق الناس الی الصوت وهو یقول لم تراعوا لم تراعوا وهو علی فرس لابی طلحة عری ما علیه سرج فی عنقه سیف فقال لقد وجدته بحرا او انه لبحر. صحیح.

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ حسین، تمام لوگوں سے زیادہ سخی اور تمام لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ دشمن کے خوف کا شکار ہوئے تو لوگ اس آواز کی طرف چلے تو انہیں نبی کریم ﷺ سامنے سے آتے ہوئے ملے۔ آپ ﷺ سب لوگوں سے پہلے اس آواز کی طرف چلے گئے تھے۔ آپ ﷺ فرمارہے تھے مت ڈرو، مت ڈرو۔ آپ ﷺ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بغیر زین کے سوار تھے اور آپ ﷺ کی گردن کے ساتھ تلوار لٹک رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہ گھوڑا سمندر پایا ہے یا یہ فرمایا کہ یہ تو سمندر ہے۔

(۳۵۴) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰه النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبیداللّٰه عن اسرائیل عن ابی

اسحق قال سال رجل البراء فقال یا ابا عمارة اولیتم یوم حنین قال البراء وانا اسمع اما رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه والہٖ وسلم لم یول یومئذ کان ابو سفیان بن الحارث آخذا بعنان بغلته فلما غشیه المشرکون نزل فجعل یقول :

انـــا ابـــن عبـدالــمـطــلـب   انـــا الــنـبــی لا کــذب

قال فما رای الناس یومئذ اشد منه۔ صحیح۔

❁ حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

ایک آدمی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا غزوۂ حنین کے دن تم سب پیٹھ پھیر گئے تھے۔تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو جواب دیا تو میں سن رہا تھا انہوں نے کہا کہ اس دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیٹھ نہ پھیری۔ ابوسفیان بن حارث نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خچر کی باگ پکڑی ہوئی تھی۔ جب مشرکین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھیر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیچے اترے اور یہ فرمانے لگے۔

انـــا ابـــن عبـدالــمـطــلـب   انـــا الــنـبــی لا کــذب

میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ میں نبی ہوں۔ یہ جھوٹ نہیں ہے۔حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دن لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی کو شدید جنگ لڑتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۳۵۵) وحدثنا المطهر بن علی بن عبداللّٰه الفارسی، انا ابو ذر محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا ابو محمد عبداللّٰه بن محمد بن جعفر بن حیان المعروف بابی الشیخ نا محمد بن احمد بن معدان، نا ابراهیم الجوهری، نا ابواسامة عن زکریا عن ابی اسحق عن البراء رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال کنا واللّٰه اذا احمر البأس نتقی به یعنی النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه والہٖ وسلم وان الشجاع منا الذی یحاذی به۔ صحیح۔

❁ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

قسم بخدا! جب جنگ سخت ہو جاتی تو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بچاؤ حاصل کرتے اور ہم میں سے بہادر وہ ہوتا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر ہوتا تھا۔

(۳۵۶) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبداللّٰه بن

محمد بن جعفر، نا عبداللّٰہ بن محمود البغوی، نا علی بن الجعد، نا زھیر عن ابی اسحق عن حارثة بن مضرب عن علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال کنا اذا حمی الباس ولقی القوم اتقینا برسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والہٖ وسلم فما یکون احد اقرب الی العدومنه۔

✤✤ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

جب جنگ زوروں پر ہوتی اور لوگوں کا دشمن سے ٹکراؤ ہوتا تو ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بچاؤ حاصل کرتے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے زیادہ دشمن کے کوئی بھی قریب نہ ہوتا تھا۔

(۳۵۷) وحدثنا المطھر بن علی، انا محمد بن ابراھیم، انا عبداللّٰہ بن محمد بن جعفر، حدثنا جبیر بن ھرون، نا الطنافسی، نا وکیع، نا اسرائیل عن ابی اسحق عن حارثة بن مضرب عن علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال لقد رایتنی یوم بدر ونحن نلوذ بالنبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والہٖ وسلم وھو اقربنا الی العدو وکان من اشد الناس یومئذ باسا۔

✤✤ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

غزوۂ بدر کے دن میں نے اپنے تئیں دیکھا کہ ہم سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آڑ لے رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم سے زیادہ دشمن کے قریب تھے۔اس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب لوگوں سے زیادہ شدید جنگ لڑ رہے تھے۔

(۳۵۸) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا خلاد بن یحیی، نا عبدالواحد بن ایمن عن ابیه قال اتیت جابر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنه فقال انا یوم الخندق نحفر فعرضت کدیة شدیدة فجاؤا النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والہٖ وسلم فقالوا ھذہ کدیة عرضت فی الخندق فقال انا نازل ثم قام وبطنه معصوب بحجر ولبثنا ثلاثه ایام لا یذوق ذواقا فاخذ النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والہٖ وسلم المعول فضرب فعاد کثیبا اھیل او اھیم۔ صحیح۔

✤✤ حضرت عبدالواحد بن ایمن رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں۔فرماتے ہیں کہ

میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم غزوۂ خندق کے دن کھدائی کر رہے تھے ایک سخت ٹکڑا (پتھر وغیرہ کا) سامنے آگیا۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کی کہ یہ ٹکڑا خندق میں سامنے آگیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اترتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے (بھوک کی وجہ سے) اور ہم نے تین دن کوئی چیز چکھے بغیر گزارے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدال پکڑی اور ضرب لگائی تو وہ ریتی کا رواں ٹیلہ ہوگیا یا ریتی کا وہ ٹیلہ ہوگیا جو پانی چوستی ہے۔

☆☆☆

باب نمبر ۲۸

باب جودہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخاوت کا بیان

(۳۵۹) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا موسى بن اسماعيل، نا ابراهيم بن سعد، انا ابن شهاب عن عبيد الله بن عبدالله بن عتبة ان ابن عباس رضى الله تعالٰى عنهما قال كان النبى صلى الله تعالٰى عليه وآله وسلم اجود الناس بالخير وكان اجود ما يكون فى رمضان حين يلقاه جبريل وكان جبريل يلقاه كل ليلة فى رمضان حتٰى ينسلخ يعرض عليه النبى صلى الله تعالٰى عليه وآله وسلم القرآن فاذا لقيه جبريل كان اجود بالخير من الريح المرسلة. صحيح.

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ خیر کی سخاوت فرمانے والے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت سخی ہونے کا وقت رمضان المبارک میں ہوتا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام ملاقات کرتے۔ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان المبارک گزرنے تک ہر رات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں قرآن کریم سناتے تو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام ملاقات کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر کی سخاوت اس ہوا سے بھی زیادہ فرماتے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی خوشخبری کے لئے بھیجی جاتی ہے۔

(۳٦٠) وحدثنا المطهر بن على الفارسى، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد ابن جعفر، انا محمد بن زكريا القرشى، نا ابو حذيفة،

نا سفیان عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال ما سئل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والٖہ وسلم شیئا قط فقال لا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناں نہیں فرمائی۔

(۳۶۱) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا ابو محمد الحسن بن احمد المخلدی، نا ابوالعباس محمد بن اسحق السراج، نا قتیبۃ بن سعید، نا جعفر بن سلیمان عن ثابت عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والٖہ وسلم کان لا یدخر شیئا۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی چیز ذخیرہ نہیں فرماتے تھے۔

(۳۶۲) لقد اخبرنا ابو سعید عبداللّٰہ بن احمد الطاھری اخبرنی جدی عبدالصمد ابن عبدالرحمن البزاز، انا ابوبکر محمد بن زکریا العذافری، انا اسحق بن ابراھیم الدبری، نا عبدالرزاق، انا معمر عن الزھری عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ جبیر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ لما قفل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والٖہ وسلم من غزوۃ حنین تبعہ الاعراب یسالونہ فالجؤہ الی شجرۃ فخطف رداء ہ وھو علی راحلتہ فقال ردوا علی ردائی اتخشون علی البخل فواللّٰہ لو کان لی عدد ھٰذا العضاہ نعما لقسمتہ بینکم ثم لا تجدونی بخیلا ولا جبانا ولا کذابا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ حنین سے واپس لوٹے تو کچھ بدو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرنے لگے (مانگنے لگے) انہوں نے زبردستی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک درخت کی طرف دھکیل دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت سواری پر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر درخت نے اچک لی (اٹک گئی) تو فرمایا۔ مجھے میری چادر لوٹا دو۔ کیا تمہیں مجھ سے بخل کا خدشہ ہے۔ قسم بخدا! اگر میرے

پاس اس کانٹے دار درخت کے کانٹوں جتنی بھی نعمتیں ہوتیں تو میں انہیں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے نہ ہی بخیل پاتے، نہ ہی بزدل اور نہ ہی جھوٹا پاتے۔

(۳٦۳) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، انا ابو الحریش الکلابی، نا احمد بن عبدالله المخرومی، نا عیسی بن یونس عن عمر بن عبدالله مولی غفرة حدثنی ابراهیم بن محمد من ولد علی قال کان علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه اذا وصف النبی صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم قال کان اجود الناس کفا واجرا الناس صدرا واصدق الناس لهجة واوفاهم بذمة والینهم عریکة واکرمهم عشیرة من راه بدیهة هابه ومن خالطه معرفة احبه یقول ناعتهٗ لم ار قبله ولا بعده مثله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم۔

✤✤ حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہ اولاد حضرت علی رضی اللہ عنہ میں سے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف بیان فرماتے تو یہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہتھیلی کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے، سینے کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ جری تھے، بات کرنے کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ سچے تھے، ان سب سے بڑھ کر ذمہ پورا فرمانے والے تھے، ان سب سے بڑھ کر نرم مزاج اور خاندان کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر معزز تھے۔ جو شخص یکا یک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا تو وہ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت وجلال کی وجہ سے) ڈر جاتا اور جو آدمی جان پہچان کے لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتا جلتا رہا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے لگتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے دیکھا اور نہ ہی بعد میں دیکھا۔

(۳٦٤) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبدالله بن جعفر، انا ابو یعلی، نا عبدالواحد بن غیاث، نا حماد عن ثابت عن انس رضی الله تعالیٰ عنه ان رجلا اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم فساله فاعطاه غنما بین جبلین فاتی الرجل قومه فقال اسلموا فان محمد یعطی عطاء رجل ما یخاف فاقة۔ صحیح۔

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو پہاڑوں کے درمیان بکریوں کا ریوڑ عطا فرما دیا (یعنی دو پہاڑوں کے درمیان جتنی بکریاں تھیں سب عطا فرما دیں) وہ آدمی اپنی قوم کے پاس گیا تو کہا کہ اسلام قبول کرلو کیونکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آدمی کی طرح عطا فرماتے ہیں جسے فاقے کا خوف نہیں ہوتا۔

(۳٦٥) اخبرنا ابو عثمان سعید بن اسماعیل الضبی، انا ابو عیسی، نا الحسن بن علی الخلال، نا یحیی بن آدم عن ابن المبارك عن یونس عن الزهری عن سعید بن المسیب عن صفوان بن امیة قال اعطانی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه والهٖ وسلم یوم حنین وانه لا بغض الخلق الی فما زال یعطینی حتٰی انه لا حب الخلق الی قال ابو عیسی حدیث صفوان رواه معمر عن الزهری عن سعید بن المسیب ان صفوان بن امیة قال وكان هٰذا اصح. صحیح.

✤✤ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

غزوۂ حنین کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے (کچھ مال وغیرہ) عطا کیا اس وقت میں تمام مخلوق سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغض رکھتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے عطا فرماتے رہے حتیٰ کہ میں تمام مخلوق سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے لگا۔

(۳٦٦) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن ابی عمر المکی، نا سفیان عن عمرو بن سعید بن مسروق عن ابیه عن عبایة بن رفاعة عن رافع بن خدیج رضی الله تعالٰی عنه قال اعطی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه والهٖ وسلم ابا سفیان بن حرب وصفوان بن امیة وعیینة بن حصن والاقرع بن حابس كلامنهم مائة من الابل واعطی عباس بن مرداس دون ذلك فقال عباس بن مرداس :

اتجعل نهبی ونهب العبید   بین عیینة والاقرع

فما كان بدر ولا حابس يفوقان مرداس في المجمع
وما كنت دون امرى منهما ومن تخفض اليوم لا يرفع

قال : فاتم له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلہٖ وسلم مائة. صحيح.

✤✤ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوسفیان بن حرب، صفوان بن امیہ، عینیہ بن حصن اور اقرع بن حابس ان سب کو سوسو اونٹ عطا فرمائے اور عباس بن مرداس کو اس سے کم اونٹ عطا فرمائے تو عباس بن مرداس نے کہا۔

اتجعل نهبي ونهب العبيد بين عينية والاقرع
کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا اور میرے گھوڑے عبید کا لوٹا ہوا مال عینیہ اور اقرع کو دلاتے ہیں۔

فما كان بدر ولا حابس يفوقان مرداس في المجمع
بدر اور حابس کسی مجمع میں بھی مرداس پر نہیں بڑھے (اس سے بلند نہیں ہوئے)

وما كنت دون امرى منهما ومن تخفض اليوم لا يرفع
اور میں بھی ان دونوں سے کمتر آدمی نہیں تھا اور آج جسے آپ کمتر فرمادیں گے وہ بلند رتبہ نہیں ہوسکتا۔ یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بھی پورے سو اونٹ عطا فرمادیئے۔

(٣٦٧) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا هرون بن موسى بن ابى علقمة المدينى الفروى حدثني ابى عن هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه ان رجلا جاء الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وآلہٖ وسلم فسأله ان يعطيه فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وآلہٖ وسلم : ما عندى شىء ولكن ابتع علىّ فاذا جاء نى شىء قضيتهٗ فقال عمر يا رسول الله ما كلفك الله ما لا تقدر عليه فكره النبى صلى الله تعالىٰ عليه وآلہٖ وسلم قول عمر فقام رجل من الانصار فقال يا رسول الله انفق ولا تخش من ذى العرش اقلالا فتبسم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلہٖ وسلم وعرف البشر في وجهه بقول الانصارى ثم قال بهذا امرت.

✤✤ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ کچھ عطا فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے لیکن تو میرے نام پر کچھ خرید لے جب میرے پاس کوئی چیز آئی تو میں وہ قرض ادا کردوں گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ جس چیز پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قادر نہیں ہیں اس کا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکلف نہیں بنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات ناپسند فرمائی (اس وقت) ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! خرچ فرمایئے اور صاحب عرش سے کمی کا خدشہ نہ رکھئے۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور اس انصاری کی بات سے خوشی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر صاف نظر آتی تھی۔ پھر فرمایا کہ مجھے یہی حکم دیا گیا ہے۔

(٣٦٨) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابوالقاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمد بن حميد الرازى، نا ابراهيم بن المختار عن محمد بن اسحق عن ابى عبيدة بن محمد بن عمار بن ياسر عن الربيع بنت معوذ بن عفراء رضى الله تعالىٰ عنها قالت بعثنى معوذ بن عفراء بقناع من رطب وعليه اجر من قثاء زغب وكان النبى صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم يحب القثاء فأتيتهٗ بها وعنده حلية قد قدمت عليه من البحرين فملأ يده منها فاعطانيه۔

✤✤ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

مجھے (میرے والد گرامی) حضرت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے تازہ کھجوروں کا ایک طباق اور چھوٹی چھوٹی ککڑیاں جن پر خفیف سا رواں تھا دے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ککڑی پسند فرماتے تھے تو میں وہ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس زیور پڑا ہوا تھا جو بحرین سے کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں سے ہاتھ بھر کر مجھے عطا فرمایا۔

(٣٦٩) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر ابوالشيخ، نا ابوبكر الفريابى، نا ابو ايوب سليمان بن

عبدالرحمن الدمشقی، نا عیسی ابن یونس، نا هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت کان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم یقبل الهدیة ویثیب علیها۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحفہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ عطا فرماتے تھے۔

(۳۷۰) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی الجلودی، انا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی عبدالله بن اسماء الضبعی، نا جویریة عن مالك عن الزهری ان عبدالله بن عبدالله بن نوفل بن الحارث ابن عبدالمطلب حدثه ان عبدالمطلب بن ربیعة بن الحارث حدثه قال اجتمع ربیعة بن الحارث والعباس بن عبدالمطلب فقالا لو بعثنا هذین الغلامین قال لی وللفضل بن العباس الی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم فکلماه فامرهما علی هذه الصدقات فادیا ما یودی الناس واصابا مما یصیب الناس فانطلقا قال فلما صلی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم الظهر سبقناه الی الحجرة فقمنا عندها حتی جاء فاخذ بآذاننا ثم قال اخرجا مما تسران ثم دخل ودخلنا علیه وهو یومئذ عند زینب بنت جحش قال فتواکلنا الکلام ثم تکلم احدنا فقال یا رسول الله انت ابر الناس واوصل الناس وقد بلغنا النکاح فجئنا لتومرنا علی بعض هذه الصدقات فنودی الیك کما یودی الناس ونصیب کما یصیبون قال فسکت طویلا ثم قال ان الصدقة لا تنبغی لآل محمد انما هی اوساخ الناس ادعوا لی محمیة وکان علی الخمس ونوفل بن الحارث بن عبدالمطلب قال فجاء اه فقال لمحمیة انکح هٰذا الغلام ابنتك للفضل بن عباس فانکحه وقال لنوفل بن الحارث انکح هٰذا الغلام ابنتك لی فانکحنی وقال لمحمیة اصدق عنهما من الخمس کذا وکذا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

حضرت ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اکٹھے ہوئے تو انہوں نے کہا کہ ایسا کرتے ہیں کہ ان دونوں لڑکوں یعنی عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجتے ہیں تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان صدقات میں سے جو کچھ لوگوں کو دیا جاتا ہے انہیں بھی عطا فرمائیں اور جو کچھ لوگ حاصل کرتے ہیں یہ بھی حاصل کریں (انہوں نے ہم سے کہا) تو ہم دونوں چل نکلے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا فرمائی تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے حجرہ مبارک کی طرف گئے اور وہاں کھڑے ہوگئے حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے کان پکڑ کر فرمایا۔ نکل جاؤ۔ کیا چپکے چپکے باتیں کر رہے ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر داخل ہوئے تو ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس تھے۔ ہم میں سے ہر ایک نے چاہا کہ دوسرا گفتگو کرے پھر ہم میں سے ایک بولا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ تمام لوگوں سے زیادہ نیکی کرنے والے اور تمام لوگوں سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ ہماری نکاح کی عمر ہوچکی ہے۔ تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے ہیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں بھی ان صدقات میں سے کچھ عطا فرمائیں جیسے لوگوں کو عطا کیا جاتا ہے اور ہم بھی وہ حاصل کریں جو وہ حاصل کرتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافی دیر خاموش رہے پھر فرمایا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے صدقہ جائز نہیں ہے کیونکہ یہ تو لوگوں کا میل کچیل ہے۔ میرے پاس محمیہ کو اور نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو لاؤ۔ محمیہ اس وقت خمس کے نگران تھے۔ وہ دونوں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محمیہ سے فرمایا کہ اس لڑکے فضل بن عباس کا نکاح اپنی بیٹی سے کردو تو انہوں نے نکاح کر دیا اور نوفل بن حارث سے کہا کہ اس لڑکے عبدالمطلب بن ربیعہ کا نکاح اپنی بیٹی سے کردو تو انہوں نے نکاح کر دیا۔ پھر محمیہ سے فرمایا کہ ان کی طرف سے اتنا اتنا مہر مال خمس سے ادا کرو۔

(۳۷۱) اخبرنا ابو علی حسان بن سعید المنیعی، انا ابو طاهر الزمادی، انا ابوبکر محمد بن الحسین القطان، نااحمد بن یوسف السلمی، انا عبدالرزاق، انا معمر عن همام بن منبه قال حدثنا ابو هریرة رضی الله تعالٰی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم : والذی نفسی بیده لو ان عندی احدا ذهبا لاجببت ان لا یاتی علی ثلاث لیال

وعندی منه دینار اجد من یتقبله منی لیس شیء ارصده فی دین علی۔
صحیح۔

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہوتا تو مجھے یہ بات پسند ہوتی کہ مجھ پر تین راتیں نہ گزریں کہ میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی بچا ہو کہ میں کوئی آدمی دیکھوں جو وہ دینار مجھ سے قبول کر لے اور کوئی ایسی چیز نہ ہو جس کو میں نے قرضہ ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑا ہو۔

(۳۷۲) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا قتیبة، نا یعقوب بن عبدالرحمن عن ابی حازم عن سهل بن سعد رضی الله تعالٰی عنه قال جاء ت امراة ببردة قالت یا رسول الله انی نسجت هذه بیدی اکسوکها فاخذها رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم محتاجا الیها فخرج الینا وانها لازاره فحسنها رجل من القوم فقال یا رسول الله اکسنیها قال نعم فجلس ما شاء الله فی المجلس ثم رفع فطواها ثم ارسل بها الیه فقال له القوم ما احسنت سالتها ایاه وقد عرفتهٗ انه لا یرد سائلا فقال الرجل والله ما سالتها الا لتکون کفنی یوم اموت قال سهل فکانت کفنه۔ صحیح۔

❖ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
ایک عورت ایک چادر لے کر آئی اور عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ چادر میں نے اپنے ہاتھوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنانے کے لئے بنی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی ضرورت تھی اس لئے وہ قبول فرمالی۔ پھر ہمارے پاس تشریف لائے۔ وہ چادر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازار کے لئے تھی۔ تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے اسے خوبصورت گردانا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! یہ مجھے پہنا دیں۔ فرمایا۔ ہاں! پہنا دوں گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنی دیر مجلس میں تشریف فرما رہے جب تک اللہ تعالٰی نے چاہا۔ پھر وہ چادر لپیٹی اور اس آدمی کو بھیج دی۔ لوگوں نے اسے کہا کہ تو نے اچھا نہیں کیا۔ تو نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی مانگ لی حالانکہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جانتا ہے کہ سائل کو (خالی ہاتھ) نہیں لوٹاتے۔ تو اس نے کہا قسم بخدا! میں

نے صرف اس وجہ سے چادر مانگی ہے کہ جس دن میں مروں یہ میرا کفن ہو۔ حضرت سھل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

وہ چادر ہی اس کا کفن تھی۔

(۳۷۳) اخبرنا ابوالحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا ابو علی زاھر بن احمد، انا ابو اسحق الھاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن ابن شهاب عن عطاء بن یزید عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالٰی عنه ان ناسا من الانصار سالوا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم فاعطاھم ثم سالوه فاعطاھم حتٰی نفد ما عنده قال ما یکن عندی من خیر فلن ادخره عنکم ومن یستعفف یعفه اللّٰہ ومن یستغن یغنه اللّٰہ ومن یتصبر یصبره اللّٰہ وما اعطی احد عطاء ھو خیر واوسع من الصبر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

کچھ انصاری لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں عطا فرمایا۔ انہوں نے پھر سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں عطا کیا۔ یہاں تک کہ جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا وہ ختم ہوگیا تو فرمایا کہ خیر میں سے کچھ بھی میرے پاس ہوگا میں وہ تم سے (چھپا کر) ہرگز ذخیرہ نہیں کروں گا اور جو شخص سوال کرنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا، جو شخص تونگری مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے تونگر فرما دے گا اور جو شخص اپنے نفس پر زور ڈال کر صابر بنے اللہ تعالیٰ اسے صبر دے گا اور صبر سے بڑھ کر وسیع اور بہتر عطا کسی کو عطا نہیں کی گئی۔

☆☆☆

باب نمبر ۲۹

باب فی تواضعه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عاجزی کا بیان

(٣٧٤) اخبرنا احمد بن عبدالله الصالحی، انا ابو سعید محمد بن موسی الصیرفی، نا ابوالعباس الاصم، نا محمد بن هشام بن ملاس، نا مروان الفزاری، نا حمید الطویل عن انس رضی الله تعالیٰ عنه ان امراة عرضت لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم فی طریق من طرق المدینة فقالت یا رسول الله ان لی الیك حاجة فقال یا ام فلان اجلسی فی ای سکك المدینة شئت اجلس الیك قال ففعلت فقعد الیها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم حتی قضت حاجتها۔ صحیح۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

مدینہ منورہ کے راستوں میں سے ایک راستے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک عورت ملی۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حاجت ہے تو فرمایا۔ اے ام فلاں! مدینہ منورہ کی جس گلی میں چاہے بیٹھ جا۔ میں (تیری ضرورت پوری کرنے کے لئے) تیرے پاس بیٹھ جاؤں گا۔ تو وہ بیٹھ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف فرما ہوئے حتیٰ کہ اس کی حاجت پوری فرما دی۔

(٣٧٥) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابو بکر بن ابی النضر، نا ابو النضر یعنی هاشم بن القاسم، نا سلیمان بن المغیرة عن ثابت البنانی عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم اذا صلی الغداة جاء خدم المدینة بآنیتهم

فیھا الماء فما یوتی باناء الا غمس یدہ فیه فربما جاؤوہ فی الغداۃ الباردۃ فیغمس یدہٗ فیھا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فجر کی نماز ادا فرماتے تو مدینہ منورہ کے خدام اپنے اپنے برتن لے کر حاضر ہوتے۔ ان میں پانی موجود ہوتا۔ تو جو برتن بھی لایا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں (برکت کے لئے) دست اقدس ڈبوتے۔ کبھی کبھی ایسے بھی ہوتا کہ وہ کسی سرد صبح کو حاضر ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر بھی دست اقدس ڈبوتے۔

(۳۷۶) وحدثنا المطھر بن علی بن عبیداللہ، انا محمد بن ابراھیم الصالحانی، انا ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر، انا ابو یعلی، نا ابوبکر بن ابی شیبة، انا غندر عن شعبة عن علی بن زید قال: قال انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنه ان کانت الولیدۃ من ولائد المدینة تجیی فتاخذ بید رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وآلہ وسلم فما ینزع یدہ من یدھا حتٰی تذھب به حیث شاء ت۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کی بچیوں میں سے کوئی بچی بھی آ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہ چھڑاتے حتیٰ کہ وہ جہاں چاہتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے جاتی۔

(۳۷۷) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا محمد بن بشار، نا محمد بن جعفر، نا شعبة عن عبدالعزیز عن انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنه قال اقیمت الصلاۃ ورجل یناجی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وآلہ وسلم فما زال یناجیه حتٰی نام اصحابه ثم قام فصلی۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ

نماز ادا کرنے کا وقت ہو جاتا تو اس وقت کوئی آدمی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چپکے چپکے باتیں کرنے لگتا تو وہ تب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چپکے چپکے باتیں کرتا رہتا یہاں تک کہ صحابہ کرام رضوان اللہ

علیہم سو جاتے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے۔

(۳۷۸) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا شیبان بن فروخ، نا سلیمان بن المغیرة نا حمید بن هلال قال: قال ابو رفاعة رضی اللّٰه تعالٰی عنه انتهیت الی النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم وهو یخطب قال فقلت یا رسول اللّٰه رجل غریب جاء یسال عن دینه لا یدری ما دینه قال فاقبل علی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰلهٖ وسلم وترك خطبتهٗ حتٰی انتهی الی فاتی بکرسی حسبت قوائمه حدیدا قال فقعد علیه رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم وجعل یعلمنی مما علمه ثم اتی خطبتهٗ فاتم اخرها۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ابو رفاعہ رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پاس پہنچا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے میں نے عرض کی یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ایک مسافر آدمی ہوں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پاس اپنے دین کے بارے میں سوال کرنے آیا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میرا دین کیا ہے۔ تو رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خطبہ چھوڑ کر میری طرف تشریف لائے حتیٰ کہ میرے پاس پہنچ گئے تو ایک کرسی لائی گئی۔ میرا خیال ہے اس کے پائے لوہے کے بنے ہوئے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس پر تشریف فرما ہوئے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو سکھایا تھا وہ مجھے سکھانے لگے۔ پھر خطبہ ارشاد فرمانے گئے اور اس کا آخری حصہ مکمل فرمایا۔

(۳۷۹) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا ابو محمد عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم عبداللّٰه بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، انا علی بن الجعد، انا عمران بن یزید التغلبی عن زید العمی عن انس بن مالك رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم کان اذا صافح الرجل لم ینزع یده من یده حتٰی یکون هوالذی ینزع یده ولا یصرف وجهه عن وجهه حتٰی یکون هو الذی یصرف وجهه عن وجهه ولم یر مقدما رکبتیه بین یدی جلیس له۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی آدمی سے مصافحہ فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہ چھڑاتے حتیٰ کہ وہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ چھوڑتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے چہرے سے اپنا چہرۂ انور نہ پھیرتے حتیٰ کہ وہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور سے اپنا چہرہ پھیر لیتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی اپنے ہمنشین سے آگے گھٹنے بڑھائے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

(۳۸۰) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم. انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا عبدالله بن يعقوب، نا ابراهيم بن راشد. نا معلى بن عبدالرحمن، نا عبدالحميد بن جعفر عن يحيى بن سعيد عن انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال ما شممت رائحة قط اطيب من رائحة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم ولا يناول احد يده فيتركها حتىٰ يكون هوالذى يتركها وما اخرج ركبتيه بين يدى جليس له قط وما قعد الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم رجل قط فقام حتىٰ يقوم۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

میں نے کوئی خوشبو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ اور عمدہ نہیں سونگھی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مبارک کسی نے پکڑا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے نہیں چھوڑا حتیٰ کہ وہ خود اسے چھوڑتا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی اپنے ہمنشین سے آگے گھٹنے نہیں نکالے اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی آدمی آ کر بیٹھا ہو تو آپ اٹھ کھڑے ہوں یہاں تک کہ وہ خود اٹھ کھڑا ہوتا۔

(۳۸۱) وحدثنا المطهر بن علي، نا ابو ذر محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، انا احمد بن الحسن الرازى، نا الحارث بن اسامة، نا عبدالرحيم بن واقد، نا عدى بن الفضل عن يونس بن عبيد عن ثابت عن انس رضي الله تعالىٰ عنه قال كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم ما يساله سائل قط الا اصغى اليه حتىٰ يكون هوالذى ينصرف وما يناول احد يده قط الا ناولها اياه فلم ينزعها من يده حتىٰ يكون هو الذى ينزعها۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

جس کسی سائل نے جب بھی رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا۔ آپ ﷺ نے اس کی بات کو غور سے سناحتیٰ کہ وہ خود واپس لوٹ جاتا اور جب بھی کسی نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو آپ ﷺ بھی اپنا ہاتھ مبارک آگے بڑھاتے اور تب تک اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے حتیٰ کہ وہ خود چھوڑ دیتا۔

(۳۸۲) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، ناعبدالله بن محمد ابو الشیخ، نا ابو سعید عبدالرحمن بن یحیی النهاوندی، نا الحسین بن حریث ح قال ابو الشیخ، نا ابن الطهرانی وابن حمید قالا انا الفضل بن موسی عن حسین بن واقد عن یحیی بن عقیل قال سمعت ابن ابی اوفی یقول کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم یکثر الذکر ویقل اللغو ویطیل الصلاة ویقصر الخطبة وکان لا یانف ولا یستکبر ان یمشی مع الارملة والمسکین فیقضی له حاجتهٗ۔

❖ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ ذکر الٰہی کی کثرت فرماتے تھے، بیہودہ بات بالکل نہیں کہتے تھے (یا دل لگی اور مزاح کی باتیں کم کرتے تھے) نماز طویل ادا فرماتے تھے اور خطبہ چھوٹا ارشاد فرماتے تھے۔ آپ ﷺ بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ چلنے سے تکبر نہیں کرتے تھے کہ آپ ﷺ کو ان کی ضرورت پوری کرنی پڑے (بلکہ ان کے ساتھ چل کر ان کی ضرورت اپنے ہاتھوں سے پوری فرماتے)

(۳۸۳) اخبرنا ابو صالح احمد بن عبدالملک الموذن، انا ابوبکر محمد بن احمد الرجائی، نا ابو العباس الاصم، نا الحسن بن علی بن عفان العامری، نا اسباط عن الاعمش عن ابی حازم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم : لو دعیت الی کراع لاجبت ولو اهدی الی ذراع لقبلت. صحیح.

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

اگر مجھے بکری کے ایک پائے کی بھی دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا اور اگر مجھے ایک دست (ایک ہاتھ کپڑا وغیرہ) بھی تحفتہً بھیجا جائے تو میں قبول کرلوں گا۔

(۳۸۴) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبداللّٰه بن محمد بن جعفر، نا عبداللّٰه بن محمد البغوی، نا یحیی بن ایوب المقابری، انا ابو اسماعیل المودب عن مسلم الاعور عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه واٰلہٖ وسلم یجلس علی الارض ویاکل علی الارض ویعقل الشاة ویجیب دعوة المملوك۔

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر بیٹھا کرتے اور زمین پر ہی کھانا کھایا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خود) بکریاں باندھتے تھے اور دودھ دوہتے تھے اور غلام کی دعوت بھی قبول فرماتے تھے۔

(۳۸۵) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا محمد عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم عبداللّٰه بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا علی بن الجعد، انا شعبة، انا مسلم الاعور قال سمعت انسا رضی اللّٰه تعالیٰ عنه یحدث عن النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه واٰلہٖ وسلم انه کان یعود المریض ویتبع الجنازة ویجیب دعوة المملوك ویرکب الحمار لقد رایتهٗ یوم خیبر علی حمار خطامه لیف۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مریض کی عیادت فرماتے، جنازے کے پیچھے چلتے، غلام کی پکار کا جواب دیتے اور گدھے پر (بھی) سواری فرماتے تھے۔ غزوۂ خیبر کے دن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گدھے پر سوار دیکھا۔ اس کی باگ کھجور کی پوست کی رسی تھی۔

(۳۸۶) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا واصل بن عبدالاعلی الکوفی، نا محمد بن فضیل عن الاغر عن انس بن مالك رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه واٰلہٖ وسلم یدعی الی خبز الشعیر والاهالة السخنة فیجیب ولقد کان له درع عند یهودی فما وجد ما یفکها حتیٰ مات۔

✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو کی روٹی اور بدبودار تیل یا چربی کی بھی دعوت دی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبول فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک زرہ ایک یہودی کے پاس پڑی ہوئی تھی۔ وہ زرہ چھڑانے کے لئے (واگزار کرانے کے لئے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی چیز نہ ملی حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

(۳۸۷) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا آدم، نا شعبة، نا الحکم عن ابراھیم عن الاسود سالت عائشة رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا ما کان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والہٖ وسلم یصنع فی بیته قالت یکون فی مھنة اھله یعنی خدمة اھله فاذا حضرت الصلاة خرج الی الصلاة. صحیح.

✤ حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں خانگی کام کرتے رہتے تھے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز ادا فرمانے کے لئے تشریف لے جاتے۔

(۳۸۸) واخبرنا احمد بن عبداللّٰہ الصالحی، انا ابو الحسین بن بشران، انا اسماعیل ابن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن الزھری عن عروة وھشام بن عروة عن ابیه عروة قال سال رجل عائشة رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا ھل کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والہٖ وسلم یعمل فی بیته قالت نعم کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والہٖ وسلم یخصف نعله ویخیط ثوبه ویعمل فی بیته کما یعمل احدکم فی بیتهٖ.

✤ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
ایک آدمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں کام کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا۔ ہاں! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جوتی ٹانکتے، اپنے کپڑے سیتے اور اپنے گھر میں ایسے کام کرتے جیسے تم میں سے کوئی اپنے گھر میں کام کرتا ہے۔

(۳۸۹) وحدثنا المطھر بن علی، انا محمد بن ابراھیم، انا عبداللّٰہ بن

محمد ابو الشیخ، نا اسحق بن احمد، نا محمد بن حمید، نا مهران عن سفیان عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها انها سئلت ما کان النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم یصنع فی بیته قالت ما یصنع احدکم فی بیته یخصف النعل ویرقع الثوب.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

آپ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ تو جواب دیا کہ جو کچھ تم میں سے کوئی اپنے گھر میں کرتا ہے (وہی آپ ﷺ بھی کرتے تھے) اپنی جوتی ٹانکتے اور کپڑے کو پیوند لگاتے تھے۔

(۳۹۰) واخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی الترمذی، نا محمد بن اسماعیل، نا عبدالله بن صالح حدثنی معاویة بن صالح عن یحیی بن سعید عن عمرة قالت قیل لعائشة رضی الله تعالٰی عنها ماذا کان یعمل رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم فی بیته قالت کان بشرا من البشر یفلی ثوبه ویحلب شاته ویخدم نفسه.

❖ حضرت عمرۃ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ رسول اکرم ﷺ اپنے گھر میں کیا کام کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ بھی انسان تھے۔ اپنے کپڑے سے جوئیں صاف کرتے، اپنی بکری کا دودھ دوہتے اور اپنے آپ کی خدمت کرتے (یعنی اپنے کام آپ ﷺ خود کرتے تھے)۔

(۳۹۱) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا عباس بن محمد الدوری، نا عبدالله بن زید المقری، نا لیث بن سعد حدثنی ابو عثمان الولید بن ابی الولید عن سلیمان بن خارجة بن زید بن ثابت قال دخل نفر علی زید بن ثابت رضی الله تعالٰی عنه فقالوا له حدثنا احادیث رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم قال ماذا احدثکم کنت جاره وکان اذا نزل علیه الوحی بعث الی

فکتبتہٗ لہ فکان اذا ذکرنا الدنیا ذکرھا معنا واذا ذکرنا الآخرۃ ذکرھا معنا واذا ذکرنا الطعام ذکرہ معنا قال ھٰذا احدثکم عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم۔

✤ حضرت سلیمان بن خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا کہ ہم سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث بیان فرمائیے تو انہوں نے فرمایا کہ میں کیا کیا تم سے بیان کروں۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوسی تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو مجھے بلوا بھیجتے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نازل شدہ وحی کو لکھتا تھا اور جب ہم دنیا کو یاد کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہمارے ساتھ اسے یاد کرتے، جب ہم آخرت کو یاد کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہمارے ساتھ اسے یاد کرتے اور جب ہم کھانے کو یاد کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہمارے ساتھ اسے یاد کرتے۔ پھر فرمایا کہ یہ چیز میں نے تم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بیان کی ہے۔

(۳۹۲) حدثنا ابو الفضل زیاد بن محمد الحنفی، انا ابو محمد عبدالرحمن بن احمد بن محمد الانصاری، نا ابو عبداللّٰہ محمد بن عقیل بن الازھر البلخی، نا الزعفرانی، نا عفان بن حماد عن حمید عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال لم یکن شخص احب الیھم رویۃ من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم وکانوا اذا راوہ لم یقوموا لما یعلمون من کراھیتہٖ لذلک۔

✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کسی شخص کو دیکھنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو پسند نہ تھا اور جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے ناپسند فرماتے ہیں۔

(۳۹۳) وحدثنا المطھر بن علی الفارسی، نا ابو ذر محمد بن ابراھیم الصالحانی، انا ابو محمد عبداللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا اسحق بن احمد الفارسی، نا محمد بن حمید ومحمد بن مھران قالا نا جریر عن ابن ابی

فروة يعني عروة بن الحارث عن ابی زرعة بن عمرو بن جرير عن ابی هريرة وابی ذر رضی الله تعالٰی عنهما قالا كان النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم يجلس بين ظهرانی اصحابه فيجی الغريب ولا يدری ايهم هو حتٰی يسال وطلبنا الی النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم ان نجعل له مجلسا يعرفه الغريب اذا اتاه قال فبنينا له دكانا من طين فكان يجلس عليه ونجلس بجانبيه۔

✤✤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے درمیان (گھل مل کر) بیٹھا کرتے تھے تو کوئی مسافر آتا تو اسے پتہ نہ چلتا کہ ان میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں حتیٰ کہ وہ پوچھ نہ لیتا تو ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمائش کی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک نشست گاہ بناتے ہیں تاکہ جب کوئی مسافر آئے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچان لے۔ تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مٹی کا ایک چبوترہ بنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوتے اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں طرف بیٹھتے۔

(۳۹٤) اخبرنا عبدالوهاب بن محمد الكسائی، انا عبدالعزيز بن احمد الخلال، نا ابو العاصم الاصم، انا الربيع بن سليمان ثنا الشافعی، نا سعيد بن سالم القداح عن ايمن بن نابل اخبرنی قدامة بن عبدالله بن عمار الكلابی رضی الله تعالٰی عنه قال رايت النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم يرمی الجمرة يوم النحر علی ناقة صهباء ليس ضرب ولا طرد وليس قبل اليك اليك۔

✤✤ حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یوم نحر کو سرخ سفید اونٹنی پر رمی جمار کرتے (کنکریاں مارتے) دیکھا۔ تو نہ تو لوگوں کو مار کر ہٹایا جاتا تھا، نہ ہنکا کر اور نہ ہی ہٹو بچو کہہ کر۔

(۳۹۵) اخبرنا الامام ابو علی الحسين بن محمد القاضی وابو حامد احمد بن عبدالله الصالحی قالا نا ابوبكر احمد بن الحسين الحيری، انا محمد بن احمد بن محمد بن معقل الميدانی، نا محمد بن يحيی، نا عبدالرزاق،

انا معمر عن الزهری عن عروۃ ان اسامۃ بن زید رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اخبرہ ان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم رکب حمارا علیہ اکاف تحتہٗ قطیفۃ فدکیۃ واردف وراء ہ اسامۃ بن زید وھو یعود سعد بن عبادۃ فی بنی الحارث بن الخزرج۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیچے مقام فدک کی ایک چادر تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے سوار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت بنی حارث بن خزرج قبیلہ میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔

(۳۹۶) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا سلیمان بن حرب، نا حماد ھو ابن زید عن ثابت عن انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال کان غلام یھودی یخدم النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم فمرض فاتاہ النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم یعودہ فقعد عند راسہ فقال لہ اسلم فنظر الی ابیہ وھو عندہ فقال اطع ابا القاسم فاسلم فخرج النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم وھو یقول الحمد للّٰہ الذی انقذہ من النار۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ایک یہودی غلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا تو وہ بیمار ہوگیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو اس کے سر کے پاس بیٹھ کر فرمایا۔ اسلام قبول کرلے۔ اس کا والد اس کے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے اس کی طرف (والد کی طرف) دیکھا تو اس کے والد نے کہا کہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو تو اس نے اسلام قبول کرلیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرماتے ہوئے وہاں سے نکلے کہ تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کے لئے ہیں جس نے اسے دوزخ سے بچالیا۔

(۳۹۷) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا قتیبۃ، نا یعقوب عن عمرو بن ابی عمرو عن انس

بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم قال لابی طلحۃ التمس غلاما من غلمانکم یخدمنی حتٰی اخرج الی خیبر فخرج بی ابو طلحۃ مردفی وانا غلام راھقت الحلم وکنت اخدم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم اذا نزل فکنت اسمعہ کثیرا یقول اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن والعجز والکسل والبخل والجبن وضلع الدین وغلبۃ الرجال ثم قدمنا خیبر فلما فتح اللہ علیہ الحصن ذکر لہ جمال صفیۃ بنت حیی بن اخطب وقد قتل زوجھا وکانت عروسا فاصطفاھا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم لنفسہ فخرج بھا حتٰی بلغنا سد الصھباء حلت فبنی بھا ثم صنع حیسا فی نطع صغیر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم : اذن من حولک فکانت تلک ولیمۃ رسول اللہ علی صفیۃ ثم خرجنا الی المدینۃ فرایت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم یحوی لھا وراءہ بعباءۃ ویجلس عند بعیرہ فیضع رکبتہ فتضع صفیۃ رجلھا علی رکبتہ حتٰی ترکب فسرنا حتٰی اشرفنا علی المدینۃ نظر الی احد فقال ھٰذا جبل یحبنا ونجبہ ثم نظر الی المدینۃ فقال انی احرم ما بین لابتیھا بمثل ما حرم ابراھیم مکّۃ اللھم بارک لھم فی مدھم وصاعھم۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنے بچوں میں سے کوئی بچہ تلاش کرو جو میری خدمت کرے حتیٰ کہ میں خیبر کی طرف نکل جاؤں تو حضرت ابوطلحہ مجھے اپنے پیچھے سوار کر کے لائے۔ میں اس وقت قریب البلوغ لڑکا تھا۔ تو جب بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام فرماتے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کرتا۔ میں نے اکثر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں رنج وغم سے، عجز اور سستی سے، بخل اور بزدلی سے اور قرض کے بوجھ اور مردوں کے غلبے (زور، قہر اور ظلم) سے، پھر ہم خیبر گئے تو جب اللہ تعالیٰ نے انہیں قلعہ فتح کروایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا کی خوبصورتی کا تذکرہ کیا گیا۔ ان کا خاوند قتل ہو چکا تھا درآنحالیکہ وہ دلہن تھیں۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے لئے چن لیا (یعنی نکاح کے لئے منتخب

فرمالیا) آپ ﷺ انہیں ساتھ لے کر نکلے حتیٰ کہ ہم سد الصہباء کے مقام پر پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہوئیں۔ تو آپ ﷺ نے ان سے صحبت فرمائی۔ پھر چمڑے کے ایک چھوٹے سے بچھونے پر حیس (گھی کھجور اور پنیر سے تیار کیا گیا حلوہ وغیرہ) تیار کر کے رکھا گیا تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ارد گرد جتنے لوگ ہیں سب کو بلاؤ۔ تو یہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے نکاح پر رسول اکرم ﷺ کا ولیمہ تھا۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف چلے تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے لئے (اونٹ پر) کمبل کا ایک گدا بنایا اور اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ کر اپنا گھٹنا ساتھ رکھا تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنا پاؤں آپ ﷺ کے گھٹنے پر رکھا حتیٰ کہ سوار ہوگئیں تو ہم چل پڑے یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے باہر پہنچے تو آپ ﷺ نے احد پہاڑ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں پھر مدینہ منورہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ میں مدینہ منورہ کے دونوں کالی پتھریلی زمینوں کا درمیانی حصہ حرم مقرر کرتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کا حرم مقرر کیا تھا۔ اے اللہ! ان کے مد اور صاع (وزن کے پیمانے) میں برکت عطا فرما۔

(۳۹۸) واخبرنا عبدالواحد، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا علی بن عبداللّٰہ، نا بشر بن المفضل، نا یحیی بن ابی اسحق عن انس بن مالك رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ انہ اقبل ھو وابو طلحۃ مع النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم ومع النبی صفیۃ یردفھا علی راحلتہ۔

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

آپ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آئے اور اس وقت حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھیں اور آپ ﷺ نے انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے سوار کیا ہوا تھا۔

(۳۹۹) اخبرنا ابوالحسن علی بن یوسف الجوینی، انا ابو محمد محمد بن علی بن محمد بن شریك الشافعی، انا عبداللّٰہ بن محمد بن مسلم، نا احمد بن حرب، نا ابو معاویۃ، نا عاصم عن مورق عن عبداللّٰہ بن جعفر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال کان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم اذا جاء من سفر تلقی بصبیان اھل بیتہ وانہ جاء من سفر فسبق بی الیہ فحملنی بین

يديه ثم جئ باحد ابنى فاطمة فاردفه خلفه اما حسن واما حسين فدخلنا المدينة ثلاثة على دابة.

❖ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ
جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو اپنے گھر والوں کے بچوں سے ملاقات فرماتے۔ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے تو سب سے پہلے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے آگے سوار کرلیا پھر حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے دونوں بیٹوں میں سے ایک کو لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے پیچھے سوار کرلیا۔یا تو وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ تھے یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ تھے۔تو (اس طرح) ہم تینوں ایک سواری پر سوار ہو کر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

(٤٠٠)اخبرنا احمد بن عبدالله الصالحى، انا ابو عمر بن محمد المزنى، انا ابوبكر محمد بن عبدالله حفيد العباس بن حمزة نا ابو على الحسين بن الفضل البجلى، نا عفان، نا حماد بن سلمة، نا عاصم بن بهدلة عن زرعن عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال كنا يوم بدر كل ثلاثة على بعير قال وكان ابو لبابة وعلى بن ابى طالب زميلى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم قال وكانت اذا جاء ت عقبة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم قالا نحن نمشى منك قال ما انتما باقوى منى وما انا باغنى عن الاجر منكما.

❖ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ
غزوۂ بدر کے دن ایک ایک اونٹ پر ہم کل تین تین آدمی (باری باری) سوار ہوتے تھے۔حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی تھے تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوار ہونے کی باری آئی تو ان دونوں نے کہا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پیدل چلتے ہیں تو ارشاد فرمایا کہ نہ تو تم مجھ سے زیادہ طاقتور ہو اور نہ ہی میں تم دونوں سے زیادہ اجر سے بے نیاز ہوں۔

(٤٠١) حدثنا المطهر بن على، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالملك بن

محمد بن جعفر نا ابراهيم بن اسباط الزيات، نا موسى بن محمد بن حيان، نا عبدالملك بن عمرو عن سعيد بن سليم قال سمعت انس بن مالك رضي الله تعالٰى عنه يقول كان رسول الله صلى الله تعالٰى عليه واٰله وسلم اذا غزا او سافر اردف كل يوم رجلا من اصحابه.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی کسی غزوہ پر یا سفر پر تشریف لے جاتے تو ہر دن اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں سے ایک آدمی کو اپنے پیچھے سوار کرواتے۔

(٤٠٢) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابوالقاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمود بن غيلان، نا ابو داؤد الحفرى عن سفيان عن الربيع بن صبيح عن يزيد بن ابان عن انس بن مالك رضي الله تعالٰى عنه قال حج رسول الله صلى الله تعالٰى عليه واٰله وسلم على رحل رث وعليه قطيفة لا تساوى اربعة دراهم فقال اللهم اجعله حجا لا رياء فيه ولا سمعة.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خستہ سے کجاوے پر بیٹھ کر حج کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک چادر تھی جس کی قیمت چار درہم کے برابر نہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ! اسے ایسا حج بنادے جس میں کوئی دکھاوا اور شہرت وسناوا نہ ہو۔

(٤٠٣) حدثنا ابو الفضل زياد بن محمد الحنفي، انا ابو محمد عبدالرحمن بن محمد بن احمد بن محمد المخلدى الانصارى، نا عبدالله محمد بن عبدالعزيز البغوى، نا على بن الجعد، انا شعبة عن سيار ابى الحكم عن ثابت البنانى عن انس بن مالك رضي الله تعالٰى عنه انه مر على صبيان فسلم عليهم ثم حدث ان رسول الله صلى الله تعالٰى عليه واٰله وسلم مر على صبيان فسلم عليهم. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

آپ رضی اللہ عنہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا۔ پھر یہ بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کہا۔

(٤٠٤) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا ابو محمد الحسن بن احمد بن محمد المخلدى، انا ابو العباس محمد بن اسحق السراج، ناقتيبة بن سعيد عن جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم كان يزور الانصار ويسلم على صبيانهم ويمسح برؤوسهم۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار سے ملاقات فرماتے۔ ان کے بچوں کو سلام کہتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔

(٤٠٥) اخبرنا احمد بن عبدالله الصالحى، انا ابو سعيد محمد بن موسى الصيرفى، نا ابو العباس الاصم، نا محمد بن هشام بن ملاس النميرى، نا مروان بن معاوية الفزارى، نا حميد الطويل عن انس رضى الله تعالىٰ عنه قال مر النبى صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم وانا مع الصبيان فسلم علينا ثم اخذ بيدى فارسلنى برسالة۔ صحيح۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے تو میں بچوں کے ساتھ (کھیل رہا) تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سلام کہا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے پیغام (خط) دے کر بھیجا۔

(٤٠٦) وحدثنا المطهر بن على، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا الحسن بن هرون، نا ابو معمر القطيعى، انا ابن عيينه عن ابن ابى حسين عن شهر عن اسماء بنت يزيد رضى الله تعالىٰ عنها ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم مر بنسوة فسلم عليهن۔

❖ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ عورتوں کے پاس سے گزرتے تو انہیں سلام کہا۔

(٤٠٧) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحى، انا ابو محمد عبدالجبار بن محمد بن عبدالله الجراح المروزى، انا ابو العباس محمد بن احمد بن محبوب التاجر، نا ابو عيسى محمد بن عيسى الحافظ، نا محمد بن اسماعيل، نا ابراهيم بن يحيى المدنى حدثنى ابى يحيى بن محمد عن محمد بن اسحق عن محمد بن مسلم الزهرى عن عروة عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها قالت قدم زيد بن حارثة المدينة ورسول الله صلى الله تعالىٰ عليه والهٖ وسلم فى بيتى فاتاه فقرع الباب فقام اليه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه والهٖ وسلم عريانا يجر ثوبه والله ما رايته عريانا قبله ولا بعده فاعتنقه وقبله۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔فرماتی ہیں کہ

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے۔اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تھے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئے اور دروازے پر دستک دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ننگے پاؤں اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے ان کی طرف گئے۔قسم بخدا! میں نے نہ ہی اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ننگے پاؤں دیکھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور انہیں گلے لگا کر بوسہ دیا۔

(٤٠٨) اخبرنا ابو عبدالله محمد بن الفضل الخرقى، انا ابو الحسن على بن عبدالله الطيسفونى، انا عبدالله بن عمر الجوهرى، نا احمد بن على الكشميهنى، نا على بن حجر، نا اسماعيل بن جعفر عن حميد عن انس رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه والهٖ وسلم خرج يوما غاضبا فتلقاه ذرارى الانصار وخدمهم قال ماهم بوجوه الانصار يومئذ فقال والذى نفسى بيده انى لاحبكم مرتين او ثلاثا ثم قال ان الانصار قد قضوا الذى عليهم وبقى الذى عليكم فاحسنوا الى محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم۔ صحيح۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصے کی حالت میں باہر نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انصار کی عورتیں، بچے اور

ان کے خادم ملے۔ اس دن انصار کے چہرے پر کوئی فکر یا رنج نہ تھا تو فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ ایسا دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ پھر فرمایا کہ انصار کا جو فرض تھا انہوں نے پورا کر دیا۔ اب تم پر جو فرض ہے وہ باقی ہے۔ چنانچہ ان کے اچھے لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور بروں سے مواخذہ نہ کرو۔

(٤٠٩) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، نا عبدالله بن محمد بن جعفر، انا ابو يعلى، نا الازرق بن علی، نا يحيى بن ابی بكير عن ثابت عن انس رضی الله تعالٰی عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالٰى عليه واٰله وسلم اذا فقد الرجل من اخوانه ثلاثة ايام سال عنه فان كان غائبا دعا له وان كان شاهدا زاره وان كان مريضا عاده۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تین دن اپنے مسلمان بھائیوں میں سے کسی آدمی کو مفقود پاتے تو اس کے متعلق پوچھتے۔ اگر وہ غائب ہوتا تو اس کے لئے دعا فرماتے، اگر موجود ہوتا تو اس سے ملاقات فرماتے اور اگر بیمار ہوتا تو اس کی عیادت کرتے۔

(٤١٠) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن جعفر، نا ابن ابی حاتم، انا الفضل بن شاذان، نا زنيج، نا الحجاج بن ابی عثمان الصواف عن ابی الزبير عن جابر رضی الله تعالٰی عنه قال غزا رسول الله صلى الله تعالٰى عليه واٰله وسلم احدى وعشرين غزوة بنفسه شهدت منها تسع عشرة غزوة وغبت عن اثنتين فبينما انا معه فی بعض غزواته اذ اعيى ناضحی تحت الليل فبرك فكان رسول الله صلى الله تعالٰى عليه واٰله وسلم فی اخريات الناس فيزجی الضعيف ويردف ويدعو لهم فانتهى الى وانا اقول يا لهف امياه ما زال لنا ناضح سوء فقال من هذا قلت انا جابر بابی واُمی يا رسول الله قال ما شانك قلت اعيى ناضحی قال امعك عصا قلت نعم فضربه ثم بعثه ثم اناخه ووطی دماغه وقال اركب فركبت وسايرته فجعل جملی يسبقه فاستغفر لی تلك الليلة خمسة وعشرين مرة

فقال لی ما ترك عبدالله من الولد یعنی اباه قلت سبع نسوة وقال اترك علیه دینا قلت نعم قال فاذا قدمت المدینة فعاطفهم فان ابوا فاذا حضر جذاذ نخلکم فآذنی وقال هل تزوجت قلت نعم قال بمن قلت بفلانة بنت فلان بایم كانت بالمدینة قال فهلا فتاتا تلاعبها وتلاعبك قلت یا رسول الله كن عندی نسوة خرق یعنی اخواته فكرهت ان اتیهن بامراة خرقاء فقلت هذه اجمع لامری قال اصبت ورشدت بعنی جملك قلت نعم بخمس اواق من ذهب قال قد اخذناه فلما قدم المدینة اتیته بالجمل فقال ایا بلال اعطه خمس اواق من ذهب یستعین به فی دین عبدالله وزده ثلاثا واردد علیه جمله قال هل قاطعت غرماء عبدالله قلت لا یا رسول الله قال اترك وفاء قلت لا قال لا علیك اذا حضر جذاذ نخلکم فآذنی فاذنتهٗ فدعا لنا فجذذنا فاستوفی كل غریم كان یطلب ثمرا وفاء وبقی لنا ما كنا نجذ واكثر فقال ارفعوا ولا تكیلوا قال فرفعنا واكلنا منه زمانا۔

❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکیس (۲۱) غزوات میں بنفس نفیس شرکت فرمائی ان میں سے انیس (۱۹) غزوات میں میں موجود تھا اور دو میں موجود نہیں تھا۔ ایک غزوہ کے دوران میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا کہ رات کے وقت میرا اونٹ تھک کر بیٹھ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے آخر میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمزور اور ناتواں کو چلاتے، پیچھے سوار کرتے اور ان کے لئے دعا فرماتے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس پہنچے تو میں کہہ رہا تھا کہ ہائے افسوس! ہمیشہ ہمارے اونٹ ہی برے ہوتے ہیں۔ تو فرمایا۔ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی! یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں۔ میں جابر ہوں۔ فرمایا کیا مسئلہ ہے؟ میں نے عرض کی کہ میرا اونٹ تھک گیا ہے۔ تو فرمایا۔ تیرے پاس چھڑی ہے؟ میں نے عرض کی ہاں! ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اونٹ کو چھڑی ماری۔ پھر اسے انگیخت کی پھر بٹھایا اور اس کے دماغ کو روندا اور فرمایا۔ سوار ہو جاؤ۔ تو میں نے سوار ہو کر اسے چلایا تو میرا اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگے جانے لگا۔ اس رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے پچیس (۲۵) مرتبہ دعائے مغفرت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ تیرے والد عبداللہ نے کتنی اولاد چھوڑی ہے؟ میں نے عرض کی سات

بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ پھر فرمایا کہ کیا ان پر قرض بھی چھوڑا ہے۔ میں نے عرض کی ہاں! تو فرمایا کہ جب مدینہ منورہ جاؤ تو ان سے شفقت سے پیش آنا اگرچہ وہ کہا سنا نہ مانیں۔ اور جب کھجوروں کی کٹائی کا وقت آئے تو مجھے بتانا۔ پھر فرمایا کہ کیا تو نے شادی کرلی ہے؟ میں نے عرض کی۔ ہاں۔ تو فرمایا۔ کس کے ساتھ؟ میں نے عرض کی فلاں بنت فلاں ثیبہ (شوہر دیدہ عورت) سے جو مدینہ منورہ میں رہتی تھی۔ تو فرمایا کسی جوان لڑکی سے کیوں نہیں کی کہ تو اس سے دل لگی کرتا اور وہ تجھ سے دل لگی کرتی۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! میرے ہاں میری پھوہڑ بے ہنر بہنیں تھیں تو مجھ کو برا معلوم ہوا کہ ان کے پاس کوئی (ویسی ہی) پھوہڑ عورت لے آؤں۔ یہ میرے معاملے کے لئے کافی ہے۔ تو فرمایا کہ تو نے اچھا کیا اور درست کیا۔ اپنا اونٹ مجھے فروخت کردے۔ میں نے عرض کی۔ ہاں! پانچ اوقیہ سونے کے عوض بیچوں گا۔ تو فرمایا کہ ہم نے اسے خرید لیا۔ پھر جب آپ ﷺ واپس مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں اونٹ لے کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ تو فرمایا۔ اے بلال رضی اللہ عنہ! اسے پانچ اوقیہ سونا دو جس کے ساتھ یہ عبداللہ کے قرض میں مدد حاصل کرے اور تین مزید دو اور اس کا اونٹ بھی اسے واپس کردو۔ پھر فرمایا کیا تو نے عبداللہ کے قرضداروں کو کوئی قسط ادا کی ہے؟ میں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا کیا سارا قرض ادا کردیا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ نہیں۔ تو فرمایا تجھ پر کچھ حرج نہیں۔ جب تمہاری کھجوروں کی کٹائی کا وقت آئے تو مجھے بتانا تو میں نے آپ ﷺ کو بتایا۔ آپ ﷺ نے ہمارے لئے دعا فرمائی تو ہم نے کھجوریں کاٹیں تو ہر قرض خواہ جو پھل کا مطالبہ کرتا تھا اس نے پورا پورا قرض لے لیا اور جتنا ہم کاٹتے تھے اتنا اور اس سے زیادہ باقی بچ گیا تو فرمایا تم سب یہ اٹھا لو اور وزن مت کرنا۔ تو ہم نے وہ سب اٹھایا اور ایک مدت اسی سے ہم کھاتے رہے۔

(٤١١) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا اسحق الواسطي، نا خالد بن عبدالله عن خالد الحذاء عن ابی قلابة اخبرنی ابو المليح قال دخلت علی عبدالله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما فحدثنا ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه واٰله وسلم ذكر له صومي فدخل علي فالقيت له وسادة من ادم حشوها ليف فجلس علی الارض وصارت الوسادة بيني وبينه فقال اما يكفيك من كل شهر ثلاثة ايام قال قلت يا رسول الله قال خمسة قلت يا

رسول اللّٰہ قال سبعة قلت یا رسول اللّٰہ قال تسعة قلت یا رسول اللّٰہ قال احد عشر ثم قال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم :لا صوم فوق صوم داود شطر الدھر صم یوما وافطر یوما۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے ہم سے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے روزے کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے چمڑے کا ایک تکیہ جسے کھجور کے پوست سے بھرا گیا تھا وہ رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اور اپنے بیچ رکھ لیا اور فرمایا کہ کیا تجھے ہر ماہ میں سے تین دن (روزے رکھنا) کافی نہیں ہے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تو فرمایا۔ پانچ دن؟ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ (کچھ اور بڑھایئے) تو فرمایا۔ سات دن؟ میں نے پھر عرض کی۔ یا رسول اللہ! تو فرمایا نو دن؟ میں نے پھر عرض کی یا رسول اللہ! تو فرمایا۔ گیارہ دن؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داوٗد علیہ السلام کے روزوں کے اوپر کوئی روزہ نہیں ہے۔ نصف زمانہ (انہوں نے روزہ رکھا) چنانچہ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو (یعنی ایک دن روزہ نہ رکھو)۔

(٤١٢) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل حدثنی اسحق، نا خالد عن عکرمة عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم جاء الی السقایة فاستسقی فقال العباس یا فضل اذھب الی امك فات رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم بشراب من عندھا فقال اسقنی قال یا رسول اللّٰہ انھم یجعلون ایدیھم فیه قال اسقنی فشرب منه ثم اتی زمزم وھم یسقون ویعملون فیھا فقال اعملوا فانکم علی عمل صالح ثم قال لولا ان تغلبوا لنزلت حتٰی اضع الحبل علی ھذہ واشار الی عاتقه۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی کے ایک برتن کے پاس تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا تو حضرت

عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔اے فضل رضی اللہ عنہ! اپنی والدہ کے پاس جاؤ اور اس کے پاس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پینے کے لئے پانی لاؤ۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہیں سے پلاؤ۔تو انہوں نے عرض کی۔یا رسول اللہ! لوگ اس میں اپنے ہاتھ ڈالتے ہیں۔تو پھر فرمایا۔مجھے یہیں سے پلاؤ۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی برتن سے پانی پیا۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمزم کے کنویں کے پاس تشریف لے گئے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اس میں سے پانی پلا رہے تھے اور کام کر رہے تھے تو فرمایا۔کام کرتے رہو کیونکہ تم ایک نیک کام سرانجام دے رہے ہو۔پھر فرمایا کہ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ تم مغلوب کئے جاؤ گے تو میں اتر کر رسی اس جگہ رکھ لیتا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کندھے کی طرف اشارہ فرمایا۔

(٤١٣) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا دلیل بن ابراهیم، انا اسماعیل بن ابی الحرث، نا جعفر بن عوف عن اسماعیل عن قیس عن ابن مسعود رضی الله تعالٰی عنه قال اتی النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم رجل یکلمه فارعد فقال هون علیك فلست بملك انما انا ابن امراة من قریش كانت تاكل القدید.

✤✤ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کرنے کے لئے حاضر ہوا تو اس پر کپکپی طاری ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سکون اختیار کرو میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں۔میں تو ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔

(٤١٤) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا ابراهیم بن محمد بن الحارث، نا سهل بن عثمان العسكری حدثنی المحاربی عن عبید الله بن الولید الوصافی عن عبدالله بن عبید بن عمیر عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت قلت یا رسول الله كل جعلنی الله فداءك متكئا فانه اهون علیك قال فاصغی براسه حتی كاد ان یصیب جبهته الارض فقال لابل اكل كما یاكل العبد واجلس كما یجلس العبد.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔فرماتی ہیں کہ

میں نے عرض کی یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان فرمائے ٹیک لگا کر کھانا کھا لیجیے کیونکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے زیادہ آسانی کا باعث ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مبارک جھکا دیا حتیٰ کہ قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی زمین سے جا لگتی۔ پھر فرمایا۔ نہیں! بلکہ میں اسی طرح کھاؤں گا جس طرح بندہ (اللہ تعالیٰ کا بندہ) کھاتا ہے اور میں اسی طرح بیٹھوں گا جیسے بندہ بیٹھتا ہے۔

(٤١٥) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا ابو يعلي، نا محمد بن بكار، نبا ابو معشر عن سعيد يعني المقبري عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها قالت قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم :يا عائشة لو شئت لسارت معي جبال الذهب جاء ني ملك ان حجزته لتساوى الكعبة فقال ان ربك يقراء عليك السلام ويقول ان شئت نبيا عبدا وان شئت نبيا ملكا فنظرت الى جبريل عليه السلام فاشار الى ان ضع نفسك فقلت نبيا عبدا قالت فكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم بعد ذلك لا ياكل متكئا يقول اكل كما ياكل العبد واجلس كما يجلس العبد.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلیں۔ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اس کے ازار باندھنے کا مقام کعبہ شریف کے برابر تھا۔ اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رب تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو عبد (بندہ) نبی بن جائیں اور اگر آپ چاہیں تو بادشاہ نبی بن جائیں تو میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ اپنی ذات کو چھوڑ دیں (عاجزی اختیار کریں) تو میں نے کہا کہ میں عبد (بندہ) نبی بننا چاہتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹیک لگا کر نہیں کھاتے تھے۔ فرماتے تھے کہ میں اسی طرح کھاؤں گا جس طرح ایک بندہ کھاتا ہے اور اسی طرح بیٹھوں گا جیسے ایک بندہ بیٹھتا ہے۔

(٤١٦) حدثنا المطهر بن علي، نا محمد بن ابراهيم، نا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا احمد بن عبدالجبار الصوفي، نا علي بن الجعد، نا حماد عن

ثابت البنانی عن سعید بن عبداللہ بن عمرو عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال ما روی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اکل متکئا قط ولا یطأ عقبہ رجلان۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی بھی ٹیک لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے دو آدمی بھی نہیں چلتے تھے۔

(۴۱۷) وحدثنا المطھر بن علی، انا محمد بن ابراھیم، انا عبداللہ بن جعفر، نا عبداللہ بن محمد البغوی، نا یحیی بن ایوب المقابری، نا ابو اسماعیل المؤدب عن مسلم الاعور عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم یجلس علی الارض ویاکل علی الارض۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر ہی بیٹھا کرتے تھے اور زمین پر ہی کھانا کھایا کرتے تھے۔

(۴۱۸) وحدثنا المطھر بن علی، انا محمد بن ابراھیم، انا عبداللہ بن جعفر، نا محمد ابن عبداللہ بن رستة، نا محمد بن عبید بن حسان، نا حماد بن زید عن سعید بن ابی صدقة عن یعلی بن حکم عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم : انما انا عبد اکل کما یاکل العبد واجلس کما یجلس العبد۔

❖❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
میں بھی (اللہ تعالیٰ کا) بندہ ہی ہوں۔ اسی طرح کھانا کھاؤں گا جیسے کوئی بندہ کھاتا ہے اور اسی طرح بیٹھوں گا جس طرح کوئی بندہ بیٹھتا ہے۔

(۴۱۹) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا مسلم بن ابراھیم، نا ھشام عن یحیی عن ابی

سلمة قال سالت ابا سعید الخدری رضی اللّٰه تعالٰی عنه فقال رایت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰلهٖ وسلم یسجد فی الماء والطین حتٰی رایت اثر الطین فی جبهتهٖ۔

❖ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے (نبی کریم کے متعلق) سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے دیکھا ہے یہاں تک کہ میں نے مٹی کا نشان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی پر دیکھا۔

(٤٢٠) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابو محمد عبداللّٰه بن یوسف بن محمد بن بابویه، نا ابو سعید احمد بن محمد بن بشر البصری بمکة، نا الحسن ابن محمد بن الصباح، نا سفیان عن الزهری عن عبیداللّٰه بن عبداللّٰه عن ابن عباس عن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰلهٖ وسلم: لا تطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم انما انا عبد فقولوا عبداللّٰه ورسوله۔ صحیح۔

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میری تعریف حد سے زیادہ نہ کرو جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی تعریف حد سے زیادہ کردی۔ میں تو بندہ ہوں (اللہ تعالیٰ کا) تو تم سب مجھے اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔

(٤٢١) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰه النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن سنان، نافلیح، نا هلال عن عطاء بن یسار عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه عن النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰلهٖ وسلم من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب۔

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس نے یہ کہا کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ کہا۔

(٤٢٢) واخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی علی بن حجر السعدی، نا علی بن مسهر، نا المختار بن فلفل عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم فقال یا خیر البریة فقال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم ذلك ابراهیم.

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

ایک آدمی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے ساری مخلوق میں سے بہتر ذات! تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

(٤٢٣) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا قتیبة بن سعید، نا لیث عن ابی الزبیر عن جابر رضی الله تعالٰی عنه انه قال اشتکی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم فصلینا وراء ه وهو قاعد وابوبکر یسمع الناس تکبیره قال فالتفت الینا فرآنا قیاما فاشار الینا فقعدنا فصلینا بصلاته قعودا فلما سلم قال ان کدتم انفا تفعلون فعل فارس والروم یقومون علی ملوکهم وهم قعود فلا تفعلوا ائتموا بائمتکم ان صلی قائما فصلوا قیاما وان صلی قاعدا فصلوا قعودا. صحیح.

❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکبیر کی آواز سنا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے تو ہمیں کھڑے دیکھا تو ہمیں بیٹھ جانے کا اشارہ فرمایا۔تو ہم بیٹھ گئے اور ہم نے بیٹھے بیٹھے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا تم ابھی فارس اور روم کے لوگوں جیسا فعل کر رہے تھے۔ وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں حالانکہ (بادشاہ) بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایسا مت کرو۔ اپنے اماموں کی

پیروی کرو۔ اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

(٤٢٤) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا محمد بن بشار، نا محمد بن جعفر، نا شعبة عن محمد بن زياد عن ابی هريرة رضی الله تعالٰى عنه عن النبی صلی الله تعالٰى عليه واٰله وسلم ان عفريتا من الجن تفلت البارحة ليقطع علی صلاتی فامكننی الله منه فاخذته فاردت ان اربطه علی سارية من سواری المسجد حتّٰى تنظروا اليه كلكم فذكرت دعوة اخی سليمان رب هب لی ملكا لا ينبغی لاحد من بعدی فرددته خاسئا. صحيح.

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ایک عفریت جن میری نماز میں خلل ڈالنے کے لئے مجھ پر کود پڑا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر تسلط عطا فرمایا تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دوں یہاں تک کہ تم سب اسے دیکھ لیتے پھر مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی یعنی "رب هب لی ملكا لا ينبغی لاحد من بعدی" اے میرے رب! مجھے ایسی سلطنت عطا فرما کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو۔ تو میں نے اسے ذلیل کر کے چھوڑ دیا۔

☆☆☆

باب نمبر ۳۰

باب فی زھدہ واعراضہ عن الدنیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زہد اور دنیا سے اعراض کا بیان

(٤٢٥) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا ابو اليمان، انا شعيب عن الزهري اخبرني عبيدالله بن عبدالله بن ابي ثور عن عبدالله بن عباس عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال دخلت على رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم فاذا هو مضطجع على رمال حصير ليس بينه وبينه فراش قد اثر الرمال بجنبه متكئا على وسادة من ادم حشوها ليف فرفعت بصرى في بيته فوالله ما رايت شياء يرد البصر غير اهبة ثلاثة فقلت يا رسول الله ادع الله فليوسع على امتك فان فارسا والروم قد وسع عليهم وهم لا يعبدون الله فقال اوفي هذا انت يا ابن الخطاب اولئك قوم عجلوا طيباتهم في الحياة الدنيا۔ صحيح۔

❖ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برہنہ بوریے پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس بوریے کے درمیان دوسرا کوئی بچھونا نہ تھا۔ اس بوریے کے نشان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو مبارک پر پڑ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چمڑے کے تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی جس میں کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں نظر دوڑائی تو قسم بخدا! مجھے سوائے تین کچے چمڑوں کے اور کچھ دکھائی نہ دیا تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو کشادگی (رزق) عطا فرمائے کیونکہ فارس اور روم کے لوگوں کو بہت کشادگی عطا

کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی نہیں کرتے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

اے ابن خطاب! تیرا یہ خیال ہے؟ وہ تو ایسے لوگ ہیں جنہوں نے دنیاوی زندگی میں ہی اپنی اچھی اچھی چیزیں حاصل کرلی ہیں (آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں ہے)۔

(٤٢٦) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، انا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج حدثني زهير بن حرب، نا محمد بن فضيل عن ابيه عن عمارة بن القعقاع عن ابى زرعة عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم : اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا. صحيح.

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ! آل محمد ﷺ کا رزق قوت (یعنی بقدر کفاف جس سے زندگی محفوظ رہے) بنا دے۔

(٤٢٧) اخبرنا ابوبكر محمد بن عبدالله بن ابى توبة الكشميهنى، انا ابو طاهر احمد الحرث، انا ابوالحسن محمد بن يعقوب الكسائى، انا عبدالله بن محمود، انا ابراهيم بن عبدالله الخلال، نا عبدالله بن المبارك عن يحيى بن ايوب حدثنى عبيد الله بن زحر عن على بن يزيد عن القاسم هو ابن عبدالرحمن عن ابى امامة رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم قال عرض على ربى ليجعل لى بطحاء مكة ذهبا فقال لا ولكن اشبع يوما واجوع يوما او قال ثلاثا ونحو هذا فاذا جعت تضرعت اليك وذكرتك واذا شبعت حمدتك وشكرتك.

❖ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

میرے رب تعالیٰ نے مجھے یہ پیشکش فرمائی کہ وہ میرے لئے مکہ مکرمہ کی وادی کو سونا بنا دے تو میں نے عرض کیا۔ نہیں بلکہ میں ایک دن پیٹ بھر کر کھاتا ہوں اور ایک دن بھوکا رہتا ہوں۔ یا آپ ﷺ نے تین دن یا اسی جیسا فرمایا۔ تو جب میں بھوکا ہوتا ہوں تو تجھ سے آہ وزاری اور عاجزی

کرتا ہوں اور تیرا ذکر کرتا ہوں اور جب پیٹ بھرا ہوا ہوتا ہوں تو تیری حمد وثناء بیان کرتا ہوں اور تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔

(٤٢٨) حدثنا المطهر بن علی، انا ابراهیم بن محمد، انا عبدالله بن محمد بن جعفر قال، نا عبدالرحمن بن ابی حازم، نا محمد الحجاج، نا السری بن حیان، نا عبدالله بن عباد، نا مجالد بن سعید عن الشعبی عن مسروق قال قالت عائشة رضی الله تعالٰی عنها قال لی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم یا عائشة ان الدنیا لا تنبغی لمحمد ولا لآل محمد یا عائشة لم یرض من اولی العزم الا بالصبر علی مکروهها والصبر علی محبوبها لم یرض الا ان کلفنی ما کلفهم فقال عز وجل : (فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل) (الاحقاف : من الآیة ٣٥) وانی والله ما بد لی من طاعته والله لاصبرن کما صبروا واجهدن ولا قوة الا بالله۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کے لئے دنیا سزاوار نہیں ہے۔ اللہ تعالٰی اولوالعزم لوگوں سے دنیا کی ناپسندیدہ اور پسندیدہ چیزوں پر صبر سے ہی راضی ہوتا ہے اور مجھ سے بھی اللہ تعالٰی اسی طرح راضی ہوگا کہ جیسے ان اولوالعزم لوگوں کو مشقت میں ڈالا گیا تھا ویسے ہی مجھے بھی مشقت میں ڈالے گا۔ اللہ تعالٰی کا فرمان عالیشان ہے کہ "فاصبر کما صبرا ولو العزم من الرسل" یعنی آپ بھی اسی طرح صبر کیجیے جیسے اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا۔ چنانچہ قسم بخدا! میرے لئے اس کی اطاعت کے سوا کوئی چارہَ کار نہیں، قسم بخدا! میرے لئے اس کی اطاعت کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ قسم بخدا! میں بھی اسی طرح صبر کروں گا جیسے ان رسولوں نے کیا اور مشقت اٹھاؤں گا اور نیکی کی قدرت ہونا اللہ تعالٰی کی توفیق سے ہی ہے۔

(٤٢٩) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبیدالله بن محمد، نا محمود الواسطی، نا زکریا بن یحیی الواسطی، نا عباد بن عباد، نا مجالد عن الشعبی عن مسروق عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت دخلت علی امراة من الانصار فرات فراش رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله

وسلم مثنية فانطلقت فبعثت الى بفراش فيه صوف فدخل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم فقال رديه يا عائشة فوالله لو شئت لا جرى الله على جبال الذهب والفضة قالت فرددته.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔فرماتی ہیں کہ

ایک انصاری عورت میرے پاس آئی۔ اس نے دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ کا بستر مبارک دہرا ہوا پڑا ہے تو وہ گئی اور میری طرف ایک بستر بھیجا جس میں اون تھی رسول اکرم ﷺ تشریف لائے تو فرمایا۔ اے عائشہ! یہ واپس لوٹا دے۔ قسم بخدا! اگر میں چاہوں تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ چلا دے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے وہ بستر واپس لوٹا دیا۔

(٤٣٠) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا ابن ابي عاصم، نا ابوبكر بن ابي شيبة، نا معاوية بن هشام عن علي بن صالح عن يزيد بن ابي زياد عن ابراهيم عن علقمة عن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم اِنا اهل بيت اختار الله عز وجل لنا الآخرة على الدنيا.

✤✤ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ نے ہم اہل بیت کے لئے دنیا پر آخرت کو اختیار فرمایا ہے۔

(٤٣١) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، نا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا ابوالعباس احمد بن محمد الحمال، نا ابو مسعود، نا ايوب بن خالد، نا الاوزاعي عن اسماعيل بن عبيدالله عن انس رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال النبي صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم: يئست من الدنيا ويئست مني اني بعثت انا والساعة نستبق.

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے دنیا کی امید چھوڑ دی ہے اور دنیا مجھ سے ناامید ہوگئی ہے۔ مجھے اور قیامت کو آگے پیچھے بھیجا گیا (یعنی مقابلہ کرتے ہوئے)۔

(٤٣٢) حدثنا ابو الفضل زياد بن محمد الحنفي، انا ابو محمد عبدالرحمن بن احمد بن محمد الانصاری، نا ابو عبدالله محمد بن عقيل بن الاذمر البلخی، نا الحسن بن علی بن عفان، نا زيد بن حباب حدثنی المسعودی عن عمر بن مرة عن ابراهيم عن علقمة بن قيس عن ابن مسعود رضی الله تعالٰی عنه ان رسول الله صلی الله تعالٰی عليه واٰله وسلم نام علی حصير وقام وقد اثر فی جسده فقال له ابن مسعود يا رسول الله لو امرتنا ان نبسط لك ونعمل فقال ما لی وللدنيا وما انا والدنيا الا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح وتركها۔

❖ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بوریے پر سوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے تو اس بوریے کے نشان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک پر پڑ گئے تھے تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر آپ ہمیں حکم فرمائیں تو ہم آپ کے لئے بستر بچھائیں اور کام کریں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے دنیا سے کوئی سروکار نہیں ہے اور میں اور دنیا ایسے ہی ہیں جیسے کہ ایک سوار کسی درخت کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لئے ٹھہرا ہو پھر وہ چلا گیا اور اسے چھوڑ دیا۔

(٤٣٣) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمود بن غيلان، نا ابو داؤد، انا شعبة عن ابی اسحق قال سمعت عبدالرحمن بن يزيد يحدث عن الاسود عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت ما شبع رسول الله صلی الله تعالٰی عليه واٰله وسلم من خبز شعير يومين متتابعين حتٰی قبض۔ صحيح۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کی روٹی بھی لگاتار دو دن پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

(٤٣٣) اخبرنا عبدالواحد المليحی، نا احمد النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا اسحق بن ابراهيم، انا روح بن عبادة نا ابن ابی

ذئب عن سعید المقبری عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه انه مر بقوم بین ایدیهم شاة مصلیة فدعوه فابی ان یاکل وقال خرج رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه والٰه وسلم من الدنیا ولم یشبع من الخبز الشعیر، صحیح۔

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

آپ رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری پڑی تھی تو انہوں نے آپ کو دعوت دی۔ تو آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا چھوڑی (یعنی وصال فرمانے تک) اور جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

(٤٣٥) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الھیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا قتیبة، نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب قال سمعت النعمان بن بشیر رضی اللّٰه تعالٰی عنه یقول الستم فی طعام وشراب ما شئتم لقد رایت نبیکم صلی اللّٰه تعالٰی علیه والٰه وسلم وما یجد من الدقل ما یملأ بطنه۔ صحیح۔

✤✤ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

(اے لوگو!) کیا تمہارے پاس وہی کھانا پینا نہیں ہے جو تم چاہتے ہو۔ میں نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ انہیں خراب کھجور بھی نہ ملتی جو ان کا پیٹ بھر دیتی۔

(٤٣٦) اخبرنا احمد بن عبداللّٰه الصالحی، انا ابوالحسین بن بشران، انا اسماعیل بن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، نامعمر عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها قالت لقد کان یاتی علینا الشهر ما نوقد فیه نارا وما هو الا الماء والتمر غیر ان جزی اللّٰه نساء من الانصار جزاء کن ربما اهدین لنا شیئا من اللبن۔ صحیح۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

(کبھی کبھی) ہم پر ایسا مہینہ بھی آتا تھا کہ جس میں ہم بالکل آگ نہیں جلا پاتے تھے (یعنی کھانا وغیرہ پکانے کے لئے) فقط پانی اور کھجور ہمارے کھانے کے لئے ہوتی مگر اللہ تعالٰی انصاری عورت کو

جزائے خیر عطا فرمائے وہ کبھی کبھار ہمیں دودھ تحفۃً دے جاتی تھیں۔

(٤٣٧) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهيثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا عباس بن محمد الدوری، نا یحیی بن ابی بکیر، نا جریر بن عثمان عن سلیم بن عامر قال سمعت ابا امامة یقول ما کان یفضل علی اهل بیت رسول الله صلی الله تعالی علیه واله وسلم خبز الشعیر.

✤ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کرام کے لئے جو کی روٹی بھی باقی نہیں بچتی تھی (یعنی ایک بار کھالیا تو پھر اللہ حافظ۔ کوئی زائد کھانا نہ ہوتا)۔

(٤٣٨) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی. انا الهيثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا عبدالله بن معاویة الجمحی، نا ثابت بن یزید عن هلال بن حباب عن عکرمة عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال کان رسول الله صلی الله تعالی علیه واله وسلم یبیت اللیالی المتتابعة طاویا واهله لا یجدون عشاء وکان اکثر خبزهم خبز الشعیر.

✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لگاتار کئی راتیں بھوکے گزارتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے رات کا کھانا نہ پاتے اور ان کی روٹی اکثر جو کی روٹی ہوتی۔

(٤٣٩) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهيثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا عبدالله بن ابی زیاد، نا سیار، نا سهل بن اسلم عن یزید بن ابی منصور عن انس عن ابی طلحة رضی الله تعالی عنهما قال شکونا الی رسول الله صلی الله تعالی علیه واله وسلم الجوع ورفعنا عن بطوننا عن حجر فرفع رسول الله صلی الله تعالی علیه واله وسلم عن بطنه عن حجرین.

✤ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھوک کا شکوہ کیا اور اپنے اپنے پیٹوں سے کپڑا اٹھا کر ایک ایک پتھر بندھا ہوا دکھایا۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے شکم مبارک سے کپڑا اٹھا کر دکھایا تو دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔

(٤٤٠) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، انا محمد بن عبدالله، نا ابو ایوب، نا عبدالوارث، نا سعید عن قتادة عن انس رضی الله تعالٰی عنه قال ما اجتمع لرسول صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم غداء ولا عشاء الا علی ضفف۔

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کبھی صبح اور رات کا کھانا اکٹھا نہیں ہوا مگر تنگی اور قلت کے ساتھ (یعنی کبھی دن کو کھانا ملتا اور رات کو نہ ملتا ایسے ہی کبھی رات کو ملتا تو دن کو نہ ملتا)۔

(٤٤١) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا مسلم بن سعید الاشعری، نابکار بن الحسن، نا ابی، نا روح بن مسافر عن حماد عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت والله ما شبع آل محمد صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم من خبز بر ثلاث لیال ولاء حتٰی قبضه الله الیه فلما قبضه الله الیه صب الدنیا علینا صبا۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

قسم بخدا! آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی لگا تار تین راتیں گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات دے دی تو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وفات دے دی تو دنیا ایک دم ہم پر بہنے لگی۔

(٤٤٢) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا عمر بن عبدالرحمن السلمی، نا هدبة، نا حماد بن الجعد عن قتادة عن انس رضی الله تعالٰی عنه قال لقد مشیت الی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم مرات بخبز الشعیر واهالة سخنة ولقد

سمعتهٗ يقول ما اصبح بآل محمد صاع من طعام وانهن يومئذ تسع اهل بيوتات. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں کئی مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جو کی روٹی اور بدبودار تیل یا چربی لے کر گیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی ایک صاع کھانے کے ساتھ صبح نہیں کی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں (ازواجِ مطہرات) کی تعداد نو تھی۔

(٤٤٣) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا عبدالكبير بن محمد الخطابي، نا عبدة بن عبدالله، نا عبدالصمد بن عبدالوارث عن عمار ابى هاشم عن محمد بن سيرين عن انس بن مالك رضي الله تعالٰى عنه قال اتت فاطمة النبى صلى الله تعالٰى عليه والٰه وسلم بكسرة خبز شعير فقال هٰذا اول طعام اكله ابوك منذ ثلاث.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

سیدہ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر حاضر ہوئیں۔ تو فرمایا۔ یہ پہلا کھانا ہے جو تیرے والد گرامی (فداک امی وابی) نے تین دن میں کھایا ہے۔

(٤٤٤) واخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابوالقاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا عبدالله بن عبدالرحمن، نا روح بن اسلم ابو الحاتم البصري، نا حماد بن سلمة، انا ثابت عن انس رضي الله تعالٰى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالٰى عليه والٰه وسلم : لقد اخفت في الله وما يخاف احد ولقد اوذيت في الله وما يوذى احد ولقد اتت على ثلاثون من بين ليلة ويوم ومالى ولبلال طعام ياكله ذوكبد الا شيء يواريه ابط بلال.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے شروع نبوت کے زمانہ میں اللہ کی راہ میں ڈرایا گیا درآنحالیکہ میرے ساتھ اور کوئی نہیں ڈرایا جاتا تھا اور مجھے اللہ کی راہ میں تکلیفیں دی گئیں درآنحالیکہ

میرے ساتھ اور کسی کو تکلیف نہیں دی جاتی تھی اور مجھ پر تیس تیس دن اور راتیں ایسی آئی ہیں کہ میرے لئے اور بلال رضی اللہ عنہ کے لئے کوئی ایسا کھانا نہیں ہوتا تھا جسے کوئی انسان (جگر والے سے مراد انسان ہے) کھا لے مگر اتنی تھوڑی سی چیز ہوتی تھی جسے بلال رضی اللہ عنہ کی بغل چھپا لیتی تھی (یعنی اتنا کم کھانا ہوتا تھا)۔

(٤٤٥) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي، انا ابو محمد بن عبدالرحمن بن ابی شريح، انا ابوالقاسم عبدالله بن محمد بن عبدالعزيز البغوی، نا علی بن الجعد، انا زهير بن معاوية عن ابی اسحق عن عمر بن الحارث الخزاعي اخي جويرية بنت الحارث رضی الله تعالٰی عنها قال لا والله ما ترك رسول الله صلى الله تعالٰی عليه وآله وسلم عند موته دينارا ولا درهما ولا عبدا ولا آمة ولا شيئا الا بغلته البيضاء وسلاحا وارضا تركها صدقة. صحيح.

✤✤ حضرت عمر بن حارث رضی اللہ عنہ جو حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے ان سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

قسم بخدا! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت نہ ہی کوئی دینار چھوڑا، نہ ہی درہم، نہ ہی غلام، نہ ہی لونڈی اور نہ ہی کوئی اور چیز سوائے ایک سفید خچر، ہتھیار اور کچھ زمین بطور صدقہ چھوڑی (یعنی جو چھوڑا وہ بھی صدقہ کر دیا)۔

(٤٤٦) اخبرنا احمد بن عبدالله الصالحي، انا ابو سعيد محمد بن موسى الصيرفي، انا ابوعبدالله محمد بن عبدالله الصفار، نا احمد بن محمد بن عيسى البرتي، نا ابو حذيفة، نا سفيان الثوری عن الاعمش عن ابی وائل عن مسروق عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت ما ترك رسول الله صلى الله تعالٰی عليه وآله وسلم عبدا ولا آمة ولا شاة ولا بعيرا. صحيح.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ترکہ میں) کوئی غلام، لونڈی، بکری اور اونٹ نہ چھوڑا۔

(٤٤٧) اخبرنا ابوالحسن محمد بن محمد الشيرزی، انا ابو علی زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن ابی الزناد عن

الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم قال لا یقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فھو صدقۃ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے ورثاء ایک دینار بھی حصے میں نہ لیں گے جو کچھ اپنی ازواج کے نفقہ اور اپنے عامل کی تنخواہ کے بعد چھوڑ جاؤں وہ سب (اللہ کی راہ میں) صدقہ ہے۔

(٤٤٨) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاھر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی الجلودی، انا ابراھیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبۃ، نا خلف بن خلیفۃ عن یزید بن کیسان عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال خرج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم ذات یوم او لیلۃ فاذا ھو بابی بکر وعمر قال ما اخرجکما من بیوتکما ھذہ الساعۃ قالا الجوع یا رسول اللّٰہ قال اما انا والذی نفسی بیدہ لاخرجنی الذی اخرجکما قوموا فقاموا معہ فاتی رجلا من الانصار فاذا ھو لیس فی بیتہ فلما راتہ المراۃ قالت مرحبا واھلا فقال لھا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم این فلان قالت ذھب یستعذب لنا من الماء اذ جاء الانصاری فنظر الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم وصاحبیہ ثم قال الحمد للّٰہ ما اجد الیوم اکرم اضیافا منی فانطلق فجاءھم بعذق فیہ بسر وتمر ورطب فقال کلوا من ھذہ واخذ المدیہ فقال لہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم ایاک والحلوب فذبح لھم فاکلوا من الشاۃ ومن ذلک العذق فلما ان شبعوا ورووا قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم لابی بکر وعمر : والذی نفسی بیدہ لتسئلن عن ھٰذا النعیم یوم القیامۃ آخرجکم من بیوتکم الجوع ثم لم ترجعوا حتٰی اصابکم ھٰذا النعیم۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ایک دن یا ایک رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے تو دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں۔ تو فرمایا کہ اس وقت کس چیز نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بھوک نے۔ تو فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے بھی اسی نے نکالا ہے جس نے تمہیں نکالا ہے چلو کھڑے ہو جاؤ، تو وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری آدمی کے پاس تشریف لے گئے دیکھا تو وہ گھر میں موجود نہ تھا مگر جب اس کی بیوی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو عرض کی۔ خوش آمدید! تشریف لائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا کہ فلاں کہاں ہے؟ اس نے عرض کی ہمارے لئے شیریں پانی ڈھونڈنے کے لئے نکلا ہے اتنے میں وہ انصاری بھی آ گیا۔ اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا پھر کہا۔ **الحمد لله** ! آج کے دن مہمانداری کے لئے خود سے بڑھ کر معزز میں کسی کو نہیں دیکھتا۔ پھر گیا اور ان کے پاس کھجور کی ایک ڈالی لے کر آیا جس میں گدر کھجور، چھوہارا اور تر خوب پکی ہوئی کھجور تھی۔ عرض کی اس میں سے تناول فرمائیں پھر چھری پکڑ لی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دودھ دینے والی بکری ذبح مت کرنا۔ اس نے ان کے لئے بکری ذبح کی (پھر پکائی) تو انہوں نے بکری کا گوشت تناول فرمایا اور ساتھ ہی کھجوریں بھی کھائیں۔ جب سیر ہو گئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سے اس نعمت کے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا تمہیں بھوک نے تمہارے گھروں سے نکالا حتیٰ کہ تم نے یہ نعمت حاصل کر لی۔

☆☆☆

باب نمبر ۳۱

باب فی خوفه من الله عزوجل

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اللہ تعالیٰ سے خوف کا بیان

(٤٤٩) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحی، نا احمد بن عبدالله النعيمی، انا محمد ابن يوسف، نا محمد بن اسماعيل البخاری، نا عمر بن حفص، نا ابی، نا الاعمش، نا مسلم عن مسروق عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت صنع رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وآله وسلم شيئا فرخص فيه فتنزه عنه قوم فبلغ ذلك النبی صلی الله تعالیٰ عليه وآله وسلم فخطب فحمد الله ثم قال ما بال اقوام يتنزهون عن الشیء اصنعه فوالله انی لا علمهم بالله واشدهم له خشية. صحيح.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کام کیا اور اس کی اجازت دی تو کچھ لوگ اس کام سے الگ رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کی خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی پھر ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ ایک کام جسے میں سرانجام دیتا ہوں اس سے الگ رہتے ہیں۔ قسم بخدا! میں ان سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں اور ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

(٤٥٠) اخبرنا ابو علی حسان بن سعيد المنيعی، انا ابوطاهر محمد بن محمد بن محمش الزيادی، انا ابوبكر محمد بن الحسين القطان، انا احمد بن يوسف السلمی، نا عبد الرزاق، انا معمر عن همام بن منبه، حدثنا ابو هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وآله وسلم

والذی نفسی بیدہ لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیرا ولضحکتم قلیلا. صحیح.

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم بھی وہ (چیز) جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

(٤٥١) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا ابوکریب محمد بن العلاء، نا معاویة بن هشام عن شیبان عن ابی اسحق عن عکرمة عن ابن عباس قال ابوبکر رضی الله تعالٰی عنه یا رسول الله قد شبت قال صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم شیبتنی هود والواقعة والمرسلات وعم یتساءلون واذا الشمس کورت.

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ بوڑھے ہو گئے ہیں تو ارشاد فرمایا کہ مجھے سورہ ہود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ عم یتساءلون (یعنی سورۂ النباء) اور سورہ واذا الشمس کورت (یعنی سورۂ تکویر) نے بوڑھا کر دیا ہے۔

(٤٥٢) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابو نعیم الاسفرائینی، انا ابو عوانة، انا یونس هو ابن عبدالاعلی، انا ابن وهب، انا عمرو بن الحارث ان ابا النضر حدثه عن سلیمان بن یسار عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت ما رایت رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم مستجمعا ضاحکا حتٰی اری منه لهواته وکان اذا رای غیما او ریحا عرف ذلك فی وجهه فقلت یا رسول الله ان الناس اذا راوا الغیم فرحوا رجاء ان یکون فیه المطر واذا رایته عرف فی وجهك الکراهیة فقال یا عائشة ما یؤمننی ان یکون فیه عذاب قد عذب قوم بالریح وقد رای قوم العذاب فقالوا : (عارض ممطرنا). صحیح.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی پورا ہنستے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

مسوڑھے دکھائی دیں اور جب آپ ﷺ بادل یا آندھی دیکھتے تو خوف آپ ﷺ کے چہرے پر دکھائی دیتا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! لوگ جب بادل دیکھتے ہیں تو وہ اس امید پر خوش ہوتے ہیں کہ اس میں بارش ہوگی اور جب آپ ﷺ بادل دیکھتے ہیں تو آپ ﷺ کے چہرے پر ناپسندیدگی دکھائی دیتی ہے۔ تو ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ! مجھے یہ چیز بے خوف نہیں کرتی کہ کہیں اس میں عذاب نہ ہو۔ ایک قوم کو آندھی کے ساتھ عذاب دیا گیا تھا اور ایک قوم نے عذاب دیکھا تو انہوں نے یہ کہا تھا کہ "**عارض ممطرنا**" یعنی یہ ابر تو ہم پر برستا معلوم ہوتا ہے۔

(٤٥٣) اخبرنا الامام الحسين بن محمد القاضي، انا ابونعيم الاسفرائيني، انا ابو عوانة، نا يوسف هو ابن مسلم، نا حجاج عن ابن جريج عن عطاء قالت عائشة رضي الله تعالىٰ عنها كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلم اذا راى مخيلة تغير وجهه وتلون ودخل وخرج واقبل وادبر فاذا امطرت السماء سرى عنه قالت وذكرت له الذى رايت قال وما يدريه لعله قال قوم : (فلما راوه عارضا مستقبل اوديتهم قالوا هٰذا عارض ممطرنا) (الاحقاف : من الاية ٢٤) الاية. صحيح.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

نبی کریم ﷺ جب پانی کا ابر (بادل) دیکھتے تو آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل جاتا کبھی اندر جاتے کبھی باہر آتے اور کبھی آگے جاتے کبھی پیچھے آتے اور جب آسمان بارش برسا دیتا تو اس حالت سے تب آپ ﷺ کو افاقہ ہوتا۔ میں نے جو یہ دیکھا تھا اس کا تذکرہ آپ ﷺ سے کیا تو ارشاد فرمایا کہ کسے معلوم ہے شاید یہ ایسے ہی ہو کہ ایک قوم نے کہا تھا "**فلما راوه عارضا مستقبل اوديتهم قالوا هٰذا عارض ممطرنا**"

(احقاف ۲۴) یعنی "پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف آتا تو بولے کہ یہ ابر تو ہم پر برستا معلوم ہوتا ہے"۔

(٤٥٤) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا ابو اليمان، انا شعيب عن الزهري عن هند بنت الحارث الفراسية ان ام سلمة زوج النبي رضي الله

تعالیٰ عنها قالت استیقظ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم لیلة فزعا یقول سبحان الله ماذا انزل اللیلة من الخزائن وماذا انزل من الفتن من یوقظ صواحب الحجرات یرید ازواجه لکی یصلین رب کاسیة فی الدنیا عاریة فی الآخرة. صحیح۔

✤ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

ایک رات رسول اکرم ﷺ گھبرا کر بیدار ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سبحان اللہ! آج رات کو کیسے کیسے خزانے اتارے گئے ہیں اور کیسے کیسے فتنے اتارے گئے ہیں کون ہے جو حجرے والیوں کو بیدار کرے (مراد ازواجِ مطہرات) تاکہ وہ نماز ادا کریں۔ کتنی ہی عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں پہنے اوڑھے ہوئے ہیں مگر آخرت میں ننگی ہوں گی۔

☆☆☆

باب نمبر ۳۲

باب فی جامع صفاته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جامع صفات کا بیان

(٤٥٥) اخبرنا ابو عمر عبدالواحد بن احمد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا محمد بن سنان، نا فليح، نا هلال عن عطاء بن يسار قال لقيت عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالىٰ عنهما قلت اخبرني عن صفة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم في التوراة قال اجل والله انه لموصوف في التوراة ببعض صفته في القرآن : (يا ايها النبي انا ارسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا) (الاحزاب : ٤٥) للاميين انت عبدى ورسولي سميتك المتوكل ليس بفظ ولا غليظ ولا سخاب في الاسواق ولا يدفع بالسيّئة السيّئة ولكن يعفو ويغفر ولن يقبضه حتىٰ يقيم به الملة العوجاء بان يقولوا لا اله الا الله وتفتح به اعين عمي واذان صم وقلوب غلف تابعه عبدالعزيز بن سلمة عن هلال وقال سعيد عن هلال عن عطاء عن ابن سلام.

❖ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ملا تو کہا کہ مجھے تورات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت کے متعلق بتائیں تو انہوں نے فرمایا کیوں نہیں! قسم بخدا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تورات میں بھی بعض ان صفات سے موصوف ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں بھی آیا ہے "یا ایھا النبی انا ارسلناك شاھدا ومبشرا ونذیرا" (احزاب ۴۵) یعنی اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو گواہ، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ یعنی ان پڑھ لوگوں کے لئے تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے میں نے

تجھے متوکل (ضامن) کے نام سے موسوم فرمایا ہے جو سخت مزاج اور درشت خصلت نہیں، نہ ہی بازاروں میں شور وغوغا کرنے والا ہے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتا بلکہ معاف کر دیتا ہے اور بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہرگز اس وقت تک وفات نہیں دے گا جب تک کہ وہ اس کے سبب اس دین کو سیدھا نہ کر دے جس میں کجی ہوگئی ہو۔ بایں طور کہ سب لوگ کہہ اٹھیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے سبب اندھی آنکھیں، بہرے کان اور غلاف چڑھے ہوئے دل کھول ڈالے جائیں گے۔

(٤٥٦) اخبرنا ابوالقاسم علی بن محمد بن علی الکوفی، انا ابوالقاسم الحسن بن محمد بن احمد بن ابراهیم الانباری، انا ابوبکر محمد بن الحسین بن زکریا الباذنجانی حدثنی ابو جعفر احمد بن الحسن بن نصر وابو العباس عبیداللہ بن جعفر بن اعین قالا، نا مکرم بن محمد بن المهدی بن عبدالرحمن بن عمرو بن خویلد الخزاعی ثم الکعبی حدثنی ابی محرز بن المهدی عن حزام بن هشام بن حبیش صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه والہٖ وسلم قبیل البطحاء یوم الفتح عن ابیه عن جده حبیش بن خالد وهو اخو عاتکة بنت خالد وکنیتها ام معبد ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه والہٖ وسلم حین اخرج من مکّة خرج مهاجرا الی المدینة هو وابوبکر ومولی ابی بکر عامر بن فهیرة ودلیلهما عبداللہ بن الاریقط اللیثی مروا علی خیمة ام معبد الخزاعیة وکانت برزة تحتبی بفناء الخیمة ثم تسقی وتطعم فسالوها لحما وتمرا لیشتروها فلم یصیبوا عندها شیئا من ذلك وکان القوم مرملین مسنتین فنظر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه والہٖ وسلم الی شاة فی کسر الخیمة فقال ما هذه الشاة یا ام معبد قالت شاة خلفها الجهد عن الغنم قال هل بها لبن قالت هی اجهد من ذلك قال اتاذنین ان احلبها قالت بابی انت وامی ان رایت بها حلبا فاحلبها فدعا بها رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه والہٖ وسلم فمسح بیده ضرعها وسمی اللہ جل ثناؤه ودعا لها فی شانها فتفاجت علیه ودرت واجترت فدعا باناء یربض الرهط فحلب فیها ثجا حتّٰی علاه البهاء ثم سقاها حتّٰی رویت وسقا

اصحابه حتٰى رووا ثم شرب آخرهم ثم اراضوا ثم حلب فيه ثانيا بعد بدء حتٰى ملاء الاناء ثم غادره عندها وبايعها وارتحلوا عنها فقل ما لبث حتٰى جاء زوجها ابو معبد يسوق اعنزا عجافا يتساوكن هزلى ضحى مخهن قليل فلما راى ابو معبد اللبن عجب وقال من اين لك هٰذا اللبن يا ام معبد والشاء عازب حيال لا حلوب في البيت قال لا والله الا انه مربنا رجل مبارك حاله كذا وكذا قال صفيه لي يا ام معبد قالت رايت رجلا ظاهر الوضأة ابلج الوجه لم تعبه ثجلة ولم تزربه صقلة وسيم قسيم في عينيه دعج وفي اشفاره وطف وفي صوته صهل وفي عنقه سطع وفي لحية كثاثة ازج اقرن ان صمت فعليه الوقار وان تكلم سماه وعلاه البهاء اجمل الناس وابهاه من بعيد واحلاه واحسنه من قريب حلو المنطق فصل لا نزر ولا هذر كان منطقه خرزات نظم يتحدرن ربعة لاياس من طول ولا تقتحمه عين من قصر غصن بين غصنين فهو انضر الثلاثة منظرا واحسنهم قدرا له رفقاء يحفون به ان قال انصتوا وان امر تبادروا لامره محشود محفود لا عابس ولا مفند قال ابو معبد هو والله صاحب قريش الذى ذكر من امره ما ذكر بمكة ولقد هممت ان اصحبه ولا فعلن ان وجدت الى ذلك سبيلا واصبح بمكة عاليا يسمعون الصوت ولا يدرون من صاحبه وهو يقول :

جزى الله رب الناس خير جزائه رفيقين قالا خيمتى ام معبد
هما نزلاها بالهدى واهتدت به فقد فاز من امسى رفيق محمد
فيال قصى ما زوى الله عنكم به من فعال لا يجازى وسودد
ليهن بنى كعب مقام فتاتهم ومقعدها للمومنين بمرصد
سلوا اختكم عن شاتها وانائها فانكم ان تسالوا الشاه تشهد
دعاها بشاة حائل فتحلبت عليه صريحا ضرة الشاة مزبد
فغادر هار هنا لديها لحالب يرددها فى مصدر ثم مورد

❖ حضرت حبیش بن خالد جو کہ ام معبد عاتکہ بنت خالد رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں ان سے مروی

ہے کہ

رسول اکرم ﷺ کو جب مکہ مکرمہ سے نکالا گیا تو آپ ﷺ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کے لئے نکلے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا غلام عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور ان کا رہبر حضرت عبداللہ بن اریقط لیثی رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ سب حضرت ام معبد خزاعیہ رضی اللہ عنہا کے خیمہ کے پاس سے گزرے۔ ام معبد رضی اللہ عنہا پکی عمر کی پاکدامن عورت تھیں۔ خیمہ کے صحن میں اکڑوں بیٹھتیں پھر پانی پلاتیں اور کھانا کھلاتیں۔ ان سب نے ام معبد رضی اللہ عنہا سے گوشت اور کھجور خریدنے کے لئے مانگی تو ان میں سے کوئی چیز ان کے پاس سے انہیں نہ ملی۔ لوگ اس وقت بے توشہ اور قحط کا شکار تھے۔ تو رسول اکرم ﷺ نے خیمہ کی ایک جانب ایک بکری دیکھی تو فرمایا۔ اے ام معبد! اس بکری کو کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ اس بکری کو لاغری اور کمزوری نے دوسری بکریوں سے پیچھے چھوڑ دیا ہے تو فرمایا کہ کیا یہ دودھ دیتی ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ یہ اس سے بھی لاغر ہے۔ تو فرمایا۔ کیا مجھے اجازت دیتی ہے کہ میں اسے دوہ لوں؟ انہوں نے عرض کی۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اگر آپ ﷺ کو اس کا دودھ نظر آتا ہے تو دوہ لیں۔ تو رسول اکرم ﷺ نے وہ بکری پاس منگوائی، اپنا دست اقدس اسکی کھیری (تھن) پر پھیرا، اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور اس کے لئے دعا فرمائی تو اس نے آپ ﷺ کے سامنے اپنے دونوں پاؤں کھول دیئے، دودھ بہایا اور جگالی کی۔ تو آپ ﷺ نے ایک برتن منگوایا جو چند آدمیوں کو سیراب کردے۔ پھر آپ ﷺ نے اس میں روانی کے ساتھ دودھ دوہا حتیٰ کہ اس کی چکنائی اوپر آگئی۔ پھر اسے دودھ پلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہوگئی پھر اپنے ساتھیوں کو پلایا حتیٰ کہ وہ بھی سیر ہوگئے۔ پھر ان سب کے آخر میں خود پیا پھر ان سب کو دوسری بار پلایا۔ بعد ازاں تھوڑی دیر بعد اس برتن میں دوسری مرتبہ دودھ دوہا یہاں تک کہ برتن بھر دیا۔ پھر وہ دودھ ام معبد رضی اللہ عنہا کے پاس چھوڑا اور انہیں بیعت کیا۔ پھر ان کے پاس سے کوچ کر گئے۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ان کا خاوند ابو معبد رضی اللہ عنہ دبلی پتلی بکریاں ہانکتا ہوا آیا۔ وہ اتنی لاغر تھیں کہ لاغری کی وجہ سے ادھر ادھر جھک رہی تھیں اور ان کی ہڈی میں مغز تھوڑا تھا۔ جب ابو معبد نے دودھ دیکھا تو بہت حیران ہوا اور بولا۔ ام معبد! یہ دودھ تیرے پاس کہاں سے آیا۔ حالانکہ بکریاں باڑے سے بہت دور گئی ہوئی تھیں اور حاملہ بھی نہ تھیں اور گھر میں بھی دودھ دینے والی کوئی بکری نہ تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ قسم بخدا! ایسی کوئی بھی بات نہیں

تھی مگر ہمارے (خیمے کے) پاس سے ایک مبارک آدمی گزرا ہے جس کی حالت اس اس طرح تھی۔
ابومعبد نے کہا۔ اے ام معبد! میرے لئے اس کا وصف بیان کرو تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک آدمی دیکھا جس کا حسن اور نظافت ظاہر تھی، چہرہ روشن اور چمکدار تھا، پیٹ کی بڑائی میں اس پر کچھ عیب نہیں ہوا اور نہ ہی سر کی چھوٹائی میں اس پر کچھ عیب ہوا، حسین، چمکتا ہوا خوبصورت، اس کی آنکھیں بہت کالی تھیں، پلکیں بہت لمبی تھیں، آواز میں سختی اور قوت تھی، گردن لمبی تھی، داڑھی گھنی تھی، ابرو خمیدہ، بھری ہوئیں اور ملی ہوئی تھیں، اگر خاموش ہو تو پروقار ہو اور اگر گفتگو کرے تو اپنے ہمنشینوں سے بلند رہے اور اس پر رونق آ جائے، تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت، دور سے ہی مانوس اور شیریں لگتا ہے اور قریب سے حسین نظر آتا ہے، شیریں کلام والا اور صاف صاف کلام نہ تو ضرورت سے کم اور نہ فضول۔ گویا اس کا کلام ایسے تھا جیسے پروئے ہوئے موتی جھڑ رہے ہوں۔ میانہ قامت والا اور لمبائی سے ناامیدی نہ تھی اور کوئی آنکھ اس کو کوتاہ قامتی کی وجہ سے حقیر نہیں جانتی (یعنی نہ ہی بے ڈھنگے لمبے تھے اور نہ ہی حقیر پست قد) دو شاخوں کے درمیان ایک شاخ ہو تو وہ منظر کے لحاظ سے ان تینوں سے زیادہ سرسبز وشاداب اور قدر ومنزلت کے لحاظ سے ان سب سے زیادہ حسین تھا۔ اس کے کچھ ساتھی ہیں جو اسے گھیرے رہتے ہیں (یا اس کے ساتھ بہت مہربانی سے پیش آتے ہیں) اگر وہ کوئی بات کرے تو خاموش ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی حکم دے تو جلدی سے حکم بجالاتے ہیں۔ لوگ اس کے پاس جمع ہوتے اور اس کی خدمت کرتے تھے (یعنی آپ ﷺ مرجع خلائق اور مخدوم تھے) نہ ہی وہ ترش رو تھا اور نہ ہی سٹھیایا ہوا۔ یہ سب سن کر ابومعبد نے کہا کہ قسم بخدا! وہ تو وہی قریشی ساتھی ہے جس کے معاملے کا تذکرہ مکہ مکرمہ میں چل رہا ہے۔ میں نے یہ ارادہ کیا ہوا تھا کہ اس کی سنگت اختیار کروں گا اور اگر میں نے اس کی طرف کوئی راہ پائی تو ایسا ضرور کروں گا۔ پھر وہ مکہ مکرمہ میں ایک بلند آواز کا روپ دھار گیا (یعنی ابومعبد) لوگ اس آواز کو تو سنتے مگر انہیں یہ پتہ نہ چلتا کہ یہ کس کی آواز ہے۔ وہ یہ شعر کہتا تھا۔

جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ	رفیقین قالا خیمتی ام معبد
ھما نزلاھا بالھدی واھتدت بہ	فقد فاز من امسی رفیق محمد
فیال قصی ما زوی اللہ عنکم	بہ من فعال لا یجازی وسودد
لیھن بنی کعب مقام فتاتھم	ومقعدھا للمومنین بمرصد
سلوا اختکم عن شاتھا وانائھا	فانکم ان تسالوا الشاہ تشھد

علیہ صریحا ضرۃ الشاۃ مزبد　　دعاھا بشاۃ حائل فتحلبت

یرددھا فی مصدر ثم مورد　　فغادر ھارھنا لدیھا لحالب

ترجمہ اشعار: دو دوستوں نے ام معبد کے خیمہ میں آرام کیا۔ لوگوں کا رب تعالیٰ انہیں بہتر جزا عطا فرمائے جو آدمی حضرت محمد ﷺ کا ساتھی بن گیا وہ کامیاب ہوگیا۔ وہ دونوں اس کے پاس ہدایت کے ساتھ اترے اور آپ ﷺ کی وجہ سے ام معبد نے ہدایت پائی۔ آپ ﷺ کے ایسے احسان ہیں جن کا بدلہ نہیں دیا جاسکتا اور بزرگی ہے، اے آلِ قصی! اللہ تعالیٰ نے تم سے بھلائی کیسے اٹھالی۔ ام معبد کا ٹھکانہ مومنین کے لئے نگہبان ہوا۔ اے بنی کعب! تمہاری نوجوان لڑکیوں کے ٹھہرنے کی جگہ سہل ہو۔ اگر تم بکری سے پوچھو گے تو وہ بھی گواہی دے گی۔ اپنی بہن سے اس کی بکری اور برتن کے متعلق پوچھو۔ اس بکری کی کھیری جس نے جھین اٹھائی وہ صاف گواہی دے گی۔ آپ ﷺ نے ام معبد سے حاملہ بکری منگوائی تو اس کا دودھ بہہ نکلا۔ پہلے اسے منبع میں لوٹایا پھر گھاٹ پر۔ تو باقی بچا ہوا دودھ ام معبد کے پاس چھوڑ دیا دوہنے والے کے لئے۔

(٤٥٧) اخبرنا ابو محمد عبداللہ بن عبدالصمد الجوزجانی. انا ابو القاسم علی بن احمد الخزاعی. انا ابو سعید الھیثم بن کلیب، انا ابو عیسی الترمذی. نا سفیان بن وکیع. نا جمیع بن عمرو بن عبدالرحمن العجلی حدثنی رجل من بنی تمیم من ولد ابی ھالۃ زوج خدیجۃ یکنی ابا عبید اللہ عن اِبن لابی ھالۃ عن الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال سالت خالی ھند بن ابی ھالتہ وکان وصافا عن حلیۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم وانا اشتھی ان یصف لی منھا شیئا فقال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فخما مفخما یتلالا وجھہ تلالو القمر لیلۃ البدر اطول من المربوع واقصر من المشذب عظیم الھامۃ رجل الشعر ان انفرقت عقیصتہ فرق والا یجاوز شعرہ شحمۃ اذنیہ اذا ھو وفرۃ ازھر اللون واسع الجبین ازج الحواجب سوابغ فی غیر قرن بینھما عرق یدرہ الغضب اقنی العرنین لہ نور یعلوہ یحسبہ من لم یتاملہ اشم کث اللحیۃ سھل الخدین ضلیع الفم مفلج الاسنان دقیق المسربۃ کان عنقہ جید دمیۃ فی صفاء الفضۃ

معتدل الخلق بادن متماسك سواء البطن والصدر عريض الصدر بعيد ما
بين المنكبين ضخم الكراديس انور المتجرد موصل ما بين اللبة والسرة
بشعر تجرى كالخط عارى الثديين والبطن مما سوى ذلك اشعر الذراعين
والمنكبين واعالى الصدر طويل الزندين رحب الراحة شثن الكفين سائل
الاطراف او قال شامل الاطراف خمصان الاخمصين مسيح القدمين ينبو
عنهما الماء اذا زال زوال قلعا يخطو تكفئا ويمشى هونا ذريع المشية اذا مشى
كانما ينحط من صبب فاذا التفت التفت جميعا خافض الطرف نظره الى
الارض اطول من نظره الى السماء جل نظره الملاحظة يسوق اصحابه يبدر
من لقى بالسلام قال الحسن سالت خالى صف لى منطق رسول الله صلى الله
تعالىٰ عليه والهٖ وسلم قال متوا صل الاحزان دائم الفكرة ليست له راحة
طويل السكت لا يتكلم عن غير حاجة يفتتح الكلام ويختمه باشداقه
ويتكلم بجوامع الكلم فصل لا فضول ولا تقصير ليس بالجافى ولا المهين
يعظم النعمة وان دقت لا يذم منها شيئا غير انه لم يكن يذم ذواقا ولا
يمدحه ولا تغضبه الدنيا وما كان لها فاذا تعدى الحق لم يقم لغضبه شيء
حتىٰ ينتصر له لا يغضب لنفسه ولا ينتصر لها اذا اشار اشار بكفه كلها واذا
تعجب قلبها واذا تحدث اتصل بها وضرب راحتهٗ اليمنى بطن ابهامه
اليسرى واذا غضب اعرض واشاح جل ضحكه التبسم قال الحسن فكتمتهٗ
الحسين زمان ثم حدثتهٗ فوجدته قد سبقنى اليه فساله عما سالته عنه
ووجدته قد سال اباه عن مدخله وعن مخرجه وشكله فلم يدع منه شيئا
قال الحسين رضى الله تعالىٰ عنه فسالت ابى عن دخول النبى صلى الله تعالىٰ
عليه والهٖ وسلم فقال كان اذا اوى الى منزله جزأ دخوله ثلاثة اجزاء جزء
لله وجزء لاهله وجزء لنفسه ثم جزاء جزأه بينه وبين الناس فيرد ذلك
بالخاصة على العامة ولا يدخر عنهم شيئا وكان من سيرته فى جزء الامة
ايثار اهل الفضل باذنه وقسمه على قدر فضلهم فى الدين فمنهم ذو الحاجة

ومنهم ذو الحاجتين ومنهم ذو الحوايج فيتشاغل بهم ويشغلهم فيما اصلحهم والامة من مسالتهم عنهم واخبارهم بالذى ينبغى لهم ويقول ليبلغ الشاهد منكم الغائب وابلغونى حاجة من لا يستطيع اِبلاغها فانه من ابلغ سلطانا حاجة من لا يستطيع ابلاغها ثبت اللّٰه قدميه يوم القيامة ولا يذكر عنده الا ذلك لا يقبل من احد غيره يدخلون روادا ولا يفترقون الا عن ذواق ويخرجون ادلة يعني على الخير قال فسالته عن مخرجه كيف كان يصنع فيه قال كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰى عليه واٰله وسلم يخزن لسانه الا فيما يعنيه ويولفهم ولا ينفرهم ويكرم كريم كل قوم ويوليه عليهم ويحذر الناس ويحترس منهم من غير ان يطوى عن احد منهم بشره ولا خلقه ويتفقد اصحابه ويسال الناس عما فى الناس ويحسن الحسن وقومه ويقبح القبيح ويوهنه معتدل الامر غير مختلف لا يغفل مخافة ان يغفلوا او يميلوا لكل حال عنده عتاد ولا يقصر عن الحق ولا يجاوزه الذين يلونه من الناس خيارهم افضلهم عنده اعمهم نصيحة واعظمهم عنده منزلة احسنهم مواساة وموازرة قال فسالته عن مجلسه فقال كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰى عليه واٰله وسلم لا يقوم ولا يجلس الا عن ذكر واذا انتهى الى قوم جلس حيث ينتهى به المجلس ويامر بذلك يعطى كل جلسائه بنصيبه ولا يحسب جليسه ان احدا اكرم عليه ممن جالسه ومن ساله حاجة لم يرده الا بها او بميسور من القول قد وسع الناس بسطه وخلقه فصارلهم ابا وصاروا عنده فى الحق سواء مجلسه مجلس حلم وحياء وصبر وامانة لا يرفع فيه الا صوات ولا يوبن فيه الحرم يتعاطفون فيه بالتقوى متواضعين يوقرون فيه الكبير ويرحمون فيه الصغير ويوثرون ذا الحاجة ويحفظون الغريب قال الحسين سالت ابى عن سيرة النبى صلى اللّٰه تعالٰى عليه واٰله وسلم فى جلسائه فقال كان النبى صلى اللّٰه تعالٰى عليه واٰله وسلم دائم البشر سهل الخلق لين الجانب ليس بفظ ولا غليظ ولا صخاب ولا

فحاش ولا عياب ولا مداح يتغافل عما لا يشتهي ولا يويس منه ولا يجيب فيه قد ترك نفسه من ثلاث الرياء والاكثار وما لا يعنيه وترك الناس من ثلاث لا يذم احدا ولا يعيبه ولا يطلب عورته ولا يتكلم الا فيما رجا ثوابه واذا تكلم اطرق جلساؤه كانما على رؤوسهم الطير فاذا سكت تكلموا لا يتنازعون عنده الحديث من تكلم عنده انصتوا له حتى يفرغ حديثهم عنده حديث اوليتهم يضحك مما يضحكون منه ويتعجب مما يتعجبون منه ويصبر للغريب على الجفوة في منطقه ومسالته حتى ان كان اصحابه ليستجلبوا لهم ويقول اذا رايتم طالب حاجة يطلبها فارفدوه ولا يقبل الثناء الا من مكافي ولا يقطع على احد حديثه حتى يجوز فيقطعه بنهي او قيام.

❖ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ھالہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان فرماتے تھے۔ میں چاہتا تھا کہ وہ میرے لئے اس میں سے کچھ بیان کریں تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کی نگاہ میں بڑے عالیشان معلوم ہوتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ مبارک چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا، میانہ قامت سے ذرا بلند تھے اور لمبے تڑنگے سے ذرا کم تھے، بڑے سر والے، بال نہ بالکل سیدھے نہ ہی گھونگریالے، اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالوں کا چٹلا خود بخود جدا ہو جاتا تو ویسا ہی جدا رہنے دیتے اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک کانوں کی لو سے تجاوز کر جاتے اس صورت میں وہ وفرہ بال ہوتے، چمکدار سفید رنگت والے، کشادہ پیشانی والے، خمیدہ بھری بھری ابرو والے تھے لیکن ابرو ملی ہوئی نہ تھیں اور ان کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت پھول جاتی تھی، بلند بینی والے تھے، ایک نور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بلند ہوتا، جو شخص غور سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھتا وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلند بینی والا خیال کرتا، گھنی داڑھی والے، دونوں رخسار گرے ہوئے (یعنی چکنے نہ پر گوشت پھولے ہوئے) تھے، کشادہ دہن والے، دانتوں کے درمیان کشادگی والے، سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک گویا کسی پتلی کی طرح تھی صاف چاندی کی مانند، متناسب اعضاء والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعضاء باقوت ایک کو ایک تھامے ہوئے تھے، پیٹ مبارک اور سینہ مبارک برابر تھا، سینہ مبارک چوڑا تھا، دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا،

ہڈیوں کے جوڑ ضخیم اور مضبوط تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک (برہنگی کی حالت میں) پرنور چمکدار تھا، دگدگی اور ناف کے درمیان بالوں کی ایک لکیر تھی اس کے علاوہ چھاتی اور پیٹ پر کوئی بال نہ تھے، بازوؤں اور کندھوں پر خوب بال تھے، اٹھے ہوئے سینے والے، ہتھیلی اور کلائی کا جوڑ لمبا تھا (یعنی جہاں یہ دونوں ملتی ہیں اسے پہونچا بھی کہتے ہیں) سخی داتا تھے، پرگوشت ہتھیلیوں والے، لمبی انگلیوں والے تھے یا یہ فرمایا کہ ''شائل الاطراف'' دونوں اخمص خالی تھے (وہ مقام جو ایڑی اور پنجے کے درمیان ہوتا ہے اسے اخمص کہتے ہیں) تلوے ہموار تھے ان سے پانی بہہ جاتا تھا، جب چلتے تو زور سے پاؤں اٹھا کر چلتے، پاؤں پھیلا کر جھک کر چلتے، آہستگی اور نرمی سے چلتے، قدم بڑھا بڑھا کر چلتے جب چلتے تو گویا اوپر سے نیچے اتر رہے ہوں اور جب کسی طرف متوجہ ہوتے تو پوری طرح متوجہ ہوتے، آنکھ نیچی رکھتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کی طرف دیکھنے سے زیادہ زمین کی طرف دیکھتے۔ اکثر کنکھیوں سے دیکھتے، اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے پیچھے چلتے، جس سے ملتے اسے سلام کہنے میں پہل فرماتے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے اپنے ماموں سے کہا کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام (نطق) کے متعلق بتائیں تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر (اپنی امت کے لئے) رنجیدہ رہتے، ہمیشہ سوچ وبچار فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام نہ فرماتے، زیادہ تر خاموش رہتے، بغیر ضرورت کے کلام نہ فرماتے، منہ کے کناروں سے کلام شروع فرماتے اور انہی پر ختم فرماتے۔ جامع کلمات کے ساتھ صاف صاف گفتگو فرماتے جو نہ ہی ضرورت سے زائد ہوتی اور نہ ہی کم نہ ہی سخت مزاج تھے اور نہ ہی کسی کو ذلیل سمجھتے تھے۔ نعمت (کھانا وغیرہ) کی تعظیم فرماتے اگرچہ تھوڑی ہی ہو اس میں سے کسی چیز کی مذمت نہ کرتے مگر یہ کہ نہ ہی کھانے کی مذمت کرتے اور نہ ہی اس کی تعریف کرتے (اگر اچھا نہ لگتا) دنیا اور دنیا میں موجود کوئی چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ نہ دلاتی اور جب حق سے تجاوز کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے کے سامنے کوئی چیز نہ ٹھہرتی یہاں تک کہ اس کا بدلہ لے لیتے، اپنی ذات کے لئے کبھی غضب (غصہ) نہیں فرمایا اور نہ ہی اس کا بدلہ لیا، جب اشارہ فرماتے تو پوری ہتھیلی کے ساتھ اشارہ فرماتے اور جب تعجب فرماتے تو ہتھیلی الٹ دیتے۔ جب گفتگو فرماتے تو مکمل فرماتے اور اپنی دائیں ہتھیلی مبارک بائیں انگوٹھے کے پیٹ پر مارتے اور جب غصے ہوتے تو چہرۂ انور پھیر لیتے اور ناپسندیدگی کے ساتھ روگردانی فرماتے۔ اکثر مسکرانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تبسم ہوتا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

کافی عرصہ میں نے یہ بات حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے چھپائی پھر ان سے بیان کی تو میں نے دیکھا کہ وہ اس میں مجھ سے بھی سبقت لے گئے۔ انہوں نے ان سے ہر اس چیز کے بارے میں پوچھا جس کے بارے میں میں نے پوچھا تھا۔ علاوہ ازیں انہوں نے اپنے والد گرامی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داخل ہونے، باہر نکلنے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ ومقصد کے بارے میں بھی پوچھا اور کوئی چیز نہ چھوڑی۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے اپنے والد گرامی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داخل ہونے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گھر تشریف لے جاتے تو اپنے داخل ہونے کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے۔ ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے، ایک گھر والوں کے لئے اور ایک حصہ اپنی ذات کے لئے رکھتے پھر اپنا حصہ اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم فرما لیتے تو خاص لوگوں کے ذریعے عام لوگوں کو اپنی بات پہنچا دیتے اور ان سے کوئی چیز نہ چھپاتے۔ امت کے جز میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ اہل فضیلت کو اپنے قریب رکھتے اور انہیں دین میں ان کی فضیلت کی مقدار کے مطابق تقسیم فرماتے تو ان میں سے کوئی ایک حاجت والا ہوتا، کوئی دو حاجتوں والا ہوتا اور کوئی بہت سی حاجات والا ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ساتھ مصروف ہوتے اور انہیں ان کاموں میں مصروف رکھتے جن میں ان کی اور امت کی اصلاح ان کے پوچھنے پر ہوتی اور انہیں ایسی چیزوں کے متعلق بتاتے جو ان کے لئے مناسب ہوتیں اور فرماتے کہ تم میں سے جو یہاں موجود ہے وہ اسے یہ باتیں پہنچا دے جو موجود نہیں ہے اور جس (حاجت) کا پہنچایا جانا ممکن نہیں وہ حاجت مجھے پہنچا دو کیونکہ جس نے ایسی حاجت بادشاہ کو پہنچائی جس کا پہنچایا جانا ممکن نہ تھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قدم مضبوط فرمائے گا اور اس کے ہاں صرف اسی کو یاد کیا جائے گا اور اس کے علاوہ کسی غیر سے قبول نہیں فرمائے گا۔ وہ لوگ علم کی تلاش میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے ہیں، صرف کھانا کھانے کے لئے جدا ہوتے اور بھلائی کا راستہ بتانے والے بن کر نکلتے ہیں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے ان سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باہر نکلنے کے بارے میں پوچھا کہ باہر نکل کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کرتے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زبان کو محفوظ رکھتے (یعنی روکے رکھتے) سوائے اس بات سے جو کام آتی ہو۔ لوگوں کے دل ملاتے تھے (یعنی تالیف قلوب فرماتے تھے) انہیں نفرت

نہیں دلاتے تھے اور ہر قوم کے کریم آدمی کی تکریم فرماتے اور اسے ان پر امیر مقرر فرماتے۔ لوگوں کو محتاط فرماتے اور خود بھی ان سے محتاط رہتے لیکن ان میں سے کسی سے ترشروئی اور بدخلقی اختیار نہ فرماتے۔ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی خبر گیری کرتے، لوگوں میں موجود مسائل کے متعلق لوگوں سے سوال کرتے، اچھی چیز (اچھا کام) کی تحسین فرماتے اور اسے قائم فرماتے، برائی کو برا گردانتے اور اسے ذلیل وحقیر فرماتے۔ امور میں میانہ روی اختیار کرتے اختلاف نہ فرماتے، اس خدشہ کے پیش نظر غفلت نہیں برتتے کہ کہیں لوگ غافل نہ ہو جائیں اور کسی (دوسری طرف) مائل نہ ہو جائیں۔ ہر وقت اور ہر موقعہ کے لئے تیار رہتے، حق سے کوتاہی نہ فرماتے اور نہ ہی اس سے تجاوز فرماتے، لوگوں میں سے ان کے اچھے لوگ آپ ﷺ کے قریب ہوتے، آپ ﷺ کے نزدیک ان میں سے افضل وہ ہوتا جو ان میں سے عام خیر خواہی کرنے والا ہوتا اور رتبے کے اعتبار سے ان میں عظیم وہ ہوتا جو ان میں سے ہمدردی اور مدد دینے کے لحاظ سے بہتر ہوتا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے ان سے آپ ﷺ کی مجلس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اکرم ﷺ کا اٹھنا بیٹھنا ذکر الٰہی سے ہوتا تھا اور جب لوگوں کے پاس پہنچتے تو جہاں نشست گاہ ختم ہوتی وہیں بیٹھ جاتے اور اسی بات کا حکم دیتے، اپنے ہر ہمنشین کو اپنا حصہ عطا فرماتے (شرف ملاقات بخشتے) اور آپ ﷺ کا ہمنشین یہی خیال کرتا کہ آپ ﷺ کے ہاں اس سے بڑھ کر کوئی بھی قابل تکریم نہیں ہے۔ جس کسی نے بھی آپ ﷺ سے کسی ضرورت کا سوال کیا آپ ﷺ نے وہ ضرورت پوری کئے بغیر اسے نہیں لوٹایا یا نرمی سے اسے کچھ کہہ دیتے (کہ ابھی میرے پاس نہیں ہے) آپ ﷺ کی کشادہ روئی اور حسن خلق لوگوں سے بڑھ کر تھا تو آپ ﷺ لوگوں کے باپ بن گئے اور وہ سب آپ ﷺ کے نزدیک حق میں برابر ہو گئے۔ آپ ﷺ کی مجلس بردباری، حیا، صبر اور امانت کی مجلس تھی اس میں آوازیں بلند نہیں کی جاتی تھیں نہ ہی عورتوں کی بدگوئی ہوتی تھی۔ اس مجلس میں لوگ تقویٰ کی طرف مائل ہوتے ہیں عاجزی اختیار کرتے ہوئے، بڑوں کی عزت کرتے ہیں، چھوٹوں پر رحم کرتے ہیں، ضرورت مند کو ترجیح دیتے ہیں اور مسافر کی حفاظت کرتے ہیں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی آپ ﷺ کے ہمنشینوں میں سیرت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ دائمی کشادہ روئی والے، بہت خوش خلق، نرم مزاج، نہ

سخت گو نہ ترش رو، نہ چلانے والے، نہ فحش کلام، نہ عیب جو اور نہ ہی چاپلوس تھے۔ جو چیز پسند نہ ہوتی اس سے جان بوجھ کر غفلت برتتے، نہ ہی اس سے متاثر ہوتے اور نہ ہی اس کے متعلق جواب دیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذات سے تین چیزیں دور رکھیں، ریاء (دکھلاوا) کثرت جتلانا اور لایعنی فضول کاموں سے اور لوگوں کی تین چیزوں سے دور رہے کسی کی مذمت نہیں فرمائی، کسی کی عیب جوئی نہیں کی اور نہ ہی کسی کی باعث شرم بات تلاش فرمائی۔ وہی بات کہتے جس میں ثواب کی امید ہوتی اور جب گفتگو فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمنشین ایسے خاموش ہو جاتے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموشی اختیار فرماتے تب وہ گفتگو کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گفتگو میں باہم جھگڑتے نہیں تھے، جو آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گفتگو کرتا اس کے فارغ ہونے تک خاموشی اختیار کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جو کوئی بات کرتا وہی کرتا رہتا (دوسرا کوئی اس کی بات نہیں کاٹتا) جس بات سے وہ ہنستے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مسکراتے، جس بات سے وہ تعجب کرتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تعجب کرتے، مسافر کی بدزبانی کے باوجود اس کی بات اور اس کا سوال صبر سے سنتے حتیٰ کہ بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے لوگوں کو ڈانٹنے لگتے تو فرماتے جب تم کوئی ضرورت مند دیکھو کہ وہ کچھ مانگ رہا ہے تو اس کی مدد کرو۔ اس شخص سے اپنی تعریف قبول فرماتے جس پر کچھ احسان فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کی بات نہیں ٹوکتے تھے یہاں تک کہ وہ حد سے بڑھ جاتا تو اسے روک کر اس کی بات کاٹ دیتے یا کھڑے ہو جاتے۔

(٤٥٨) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا اسحق بن جمیل، نا سفیان بن وکیع باسناد ابی عیسی عن الحسن بن علی رضی الله تعالٰی عنهما قال سالت ابی عن دخول النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم فقال کان اذا اوی الی منزله فساق الحدیث الی ان قال کان لا یجلس ولا یقوم الا بذکر الله ولا یوطن الا ماکن وینهی عن ایطانها واذا انتهی الی قوم جلس حیث ینتهی به المجلس ویامر بذلك ویعطی کل جلسانه بنصیبه ولا یحسب احد من جلسانه ان احدا اکرم منه من جالسه او قاومه لحاجة صابره حتٰی یکون هو المنصرف ومن ساله حاجة لم ینصرف الا بها او بمیسور القول قد وسع الناس خلقه فصارلهم ابا

نصفة وخلقا وصاروا عنده في الحق سواء مجلسه مجلس حلم وحياء وصبر وامانة لا يرفع فيه الا صوات ولا يوبن فيه الحرم ولا تنثى فلتاته معتدلين يتواصون فيه بالتقوى وساق الحديث الى ان قال قد ترك نفسه من ثلاث المراء والاكثار وما لا يعنيه وزاد في آخره قال فسألته كيف كان سكوته قال كان سكوت رسول الله صلى الله عليه وسلم على اربع على الحلم والحزن والحذر والتقدير والتفكير فاما تقديره فهي تسوية النظر والاستماع من الناس واما تفكيره ففيما يبقى ويفنى وجمع له الحلم والصبر فكان لا يغضبه شيء ولا يستفزه وجمع له الحذر في اربعة اخذه بالحسن فيقتدى به وتركه القبيح لينتهي عنه واجتهاده الراى فيما اصلح أمته والقيام فيما خير لهم فيما يجمع لهم خير الدنيا والآخرة۔

❖ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہیں داخل ہونے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی جگہ تشریف لے جاتے'' آپ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بالا حدیث کی طرح ہی حدیث مبارکہ آگے چلائی حتیٰ کہ یہ بیان فرمایا کہ'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹھنا اور اٹھنا فقط ذکر الٰہی کے ساتھ ہوتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں کوئی خاص جگہ مقرر نہیں فرماتے تھے اور جگہ مقرر کرنے سے منع فرماتے تھے، جب لوگوں کے پاس تشریف لے جاتے تو جہاں نشست گاہ ختم ہوتی وہیں بیٹھ جاتے اور اسی بات کا حکم دیتے، اپنے ہر ہمنشین کو اس کا حصہ عطا فرماتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمنشینوں میں سے کوئی یہ گمان نہ کرتا کہ اس سے بڑھکر کوئی آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک زیادہ معزز ہے، جو آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کسی ضرورت کے لئے بیٹھے یا کھڑا ہو تو حاجت پوری ہونے تک صبر کرے (یعنی ضرور حاجت پوری فرماتے) یہاں تک کہ وہی واپس لوٹنے والا ہوتا، جو آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی ضرورت کا سوال کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا تو اس کی ضرورت پوری فرماتے یا نرمی سے کوئی بات کہہ دیتے۔ تمام لوگوں سے خوش خلقی سے پیش آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کے لئے انصاف اور حسن خلق کے اعتبار سے باپ بن گئے اور وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک حق میں برابر ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس حلم، حیا، صبر اور امانت کی مجلس ہوتی تھی، اس میں آوازیں بلند نہیں کی جاتی تھیں نہ

ہی عورتوں کی بدگوئی ہوتی تھی، آپ ﷺ کی مجلس کے عیب بیان نہیں کئے جاتے تھے، سب میانہ روی اختیار کرتے اور تقویٰ کی باہم نصیحت کرتے۔'' پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حدیث مبارکہ آگے چلائی حتیٰ کہ یہ کہا کہ'' آپ ﷺ نے اپنی ذات سے تین چیزیں دور رکھیں، دکھلاوا، کثرت جتانا اور لایعنی فضول کام۔ پھر اس حدیث مبارکہ کے آخر میں یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی خاموشی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کی خاموشی چار چیزوں پر ہوتی تھی۔ حلم پر، غم پر، تنبیہ پر، اندازہ کرنے اور سوچنے پر، جہاں تک آپ ﷺ کے اندازہ کرنے کا تعلق ہے تو وہ لوگوں کی باتوں کو سننا اور غور کرنا تھا اور جہاں تک سوچنے کا تعلق ہے تو وہ اس چیز میں ہوتا جو باقی ہے اور جو فانی ہے۔ آپ ﷺ کے لئے حلم اور صبر جمع کر دیا گیا تھا تو آپ ﷺ کو کوئی چیز غصہ نہیں دلاتی تھی اور نہ ہی ہلکا اور سبک کرتی تھی (کہ بن سوچے آپ بات منہ سے نکالنے لگیں) اور چار چیزوں میں احتیاط آپ ﷺ کے لئے جمع کردی گئی تھی، آپ ﷺ اچھی بات حاصل کرتے تو اس کی پیروی فرماتے، قبیح چیز کو ترک فرماتے تاکہ اس سے باز رہیں، ... معاملے میں سوچ و بچار کی مشقت فرماتے جس میں آپ ﷺ کی امت کی اصلاح ہوتی اور ایک ... ان کے لئے اختیار فرماتے جس میں ان کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی جمع کی گئی ہوتی تھی۔

(۴۵۹) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا اسحق بن جميل، نا سفيان بن وكيع، نا جميع بن عمرو حدثني رجل من بني تميم من ولد ابي هالة عن الحسن بن علي رضي الله تعالىٰ عنهما قال سالت خالي هندا عن صفة النبي صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم فقال كان اذا غضب اعرض واشاح واذا فرح غض طرفه جل ضحكه التبسم يفتر عن مثل حبة الغمام.

❖❖ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے اپنے ماموں حضرت ہند رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے اوصاف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب غصے ہوتے تو چہرۂ مبارک پھیر لیتے اور ناپسندیدگی کے ساتھ روگردانی فرماتے اور جب خوش ہوتے تو نگاہ مبارک پست رکھتے، اکثر آپ ﷺ کا مسکرانا تبسم ہوتا اور آپ ﷺ اس طرح مسکراتے جیسے بارش کے اولے ہوتے ہیں (یعنی دندان مبارک اولوں کی

طرح صاف اور چمکدار تھے)

(٤٦٠) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا احمد بن عبدة الضبی وعلی بن حجر وابو جعفر محمد بن الحسین بن ابی خیثمة المعنی واحد قالوا، نا عیسی بن یونس عن عمر بن عبدالله مولی عفرة حدثنی ابراهیم بن محمد من ولد علی بن ابی طالب قال کان علی بن ابی طالب رضی الله تعالٰی عنه اذا وصف رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم قال لم یکن بالطویل الممغط ولا بالقصیر المتردد وکان ربعة من القوم ولم یکن بالجعد القطط ولا بالسبط کان جعدا رجلا ولم یکن بالمطهم ولا بالمکلثم وکان فی وجهه تدویر ابیض مشرب ادعج العینین اهدب الاشفار جلیل المشاش والکتد اجرد ذو مسربة شثن الکفین والقدمین اذا مشی تقلع کانما ینحط من صبب واذا التفت التفت معا بین کتفیه خاتم النبوة وهو خاتم النبیین اجود الناس صدرا واصدق الناس لهجة والینهم عریکة واکرمهم عشیرة من راه بدیهة هابه ومن خالطه معرفة احبه یقول ناعتهٗ لم ارقبله ولا بعده مثله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم۔

✤✤ حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہ (اولاد حضرت علی رضی اللہ عنہ میں سے ہیں) فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصف بیان فرماتے تو اس طرح فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو بالکل لمبے تھے اور نہ ہی بالکل پست قد، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سے میانہ قامت والے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال نہ تو بالکل گھونگریالے تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ ان دونوں کے بیچ بیچ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منہ پھولا ہوا نہ تھا اور نہ ہی چہرہ بالکل گول تھا البتہ کسی قدر گولائی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رنگت سرخی آمیز سفید تھی، آنکھیں بہت کالی، پلکوں کے بال بہت لمبے تھے۔ جوڑوں کی ہڈیاں اٹھی ہوئی اور کندھوں کا درمیانی حصہ بھی بڑا اور مضبوط تھا، سارے بدن مبارک پر بال نہ تھے مگر سینہ مبارک سے زیرِ ناف تک بال تھے، ہتھیلیاں اور پاؤں پر گوشت تھے، جب چلتے تو زور دے کر آگے کو جھک کر چلتے گویا اوپر سے نیچے اتر رہے ہوں۔ جب کسی طرف توجہ فرماتے تو پوری طرح توجہ

فرماتے، دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ ﷺ خاتم النبیین تھے، از روئے سینہ کے تمام لوگوں سے زیادہ سخی، از روئے بات کے تمام لوگوں سے زیادہ سچے، سب سے زیادہ نرم مزاج اور خاندان (یا قبیلے) کے لحاظ سے سب سے زیادہ معزز تھے، جو شخص یکایک آپ ﷺ کو دیکھتا وہ (آپ ﷺ کے رعب وجلال کی وجہ سے) ڈر جاتا اور جو پہچان کے لئے آپ ﷺ سے ملتا وہ آپ ﷺ سے محبت کرنے لگتا، آپ ﷺ کا وصف بیان فرمانے والا کہتا ہے کہ نہ ہی آپ ﷺ سے پہلے اور نہ ہی آپ ﷺ کے بعد کوئی آپ ﷺ جیسا دکھائی دیا۔

☆☆☆

باب نمبر ۴۳

باب فی صفة مشیه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال مبارک کا بیان

(٤٦١) من اسناده فی حدیث الحسن رضی الله تعالٰی عنه بلفظ یخطو تکفیا قال علی رضی الله تعالٰی عنه کان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه والہٖ وسلم اذا مشی تکفی تکفیا کانما ینحط من صبب.

❖ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ میں "یخطو تکفیا" کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب (پیدل) چلتے تو آگے کو زور دے کر جھک کر چلتے گویا اوپر سے نیچے اتر رہے ہوں۔

(٤٦٢) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا قتیبة بن سعید، نا ابن لهیعة عن ابی یونس هو مولی ابی هریرة عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه ما رایت شیئا احسن من رسول الله صلی الله تعالٰی علیه والہٖ وسلم کان الشمس تجری فی وجهه وما رایت احدا اسرع فی مشیه من رسول الله صلی الله تعالٰی علیه والہٖ وسلم کانما الارض تطوی له انا لنجهد انفسنا وانه لغیر مکترث.

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی چیز حسین نہیں دیکھی گویا سورج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور میں چلتا تھا اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو تیز چلتے ہوئے نہیں دیکھا گویا زمین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے لپٹ جاتی تھی۔ ہم تو اپنے اوپر مشقت ڈال کر تیز چلتے تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو کچھ پرواہ نہ ہوتی۔

(٤٦٣) وحدثنا المطهر بن علي الفارسي، نا ابو ذر محمد بن ابراهيم الصالحاني، انا ابو محمد عبدالله بن محمد بن جعفر، نا ابن ابی عاصم، نا المقدمي، نا يحيى بن راشد، نا داؤد بن ابی هند عن عكرمة عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم اذا مشى مشى مشيا مجتمعا يعرف انه ليس بمشي عاجز ولا كسلان۔

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پیدل چلتے تو اچھی طرح مستعدی سے چلتے۔ یہ پتہ چلتا کہ یہ کسی بیمار یا سست آدمی کی چال نہیں ہے۔

(٤٦٤) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا ابو يعلی، نا ابو خيثمة، نا وكيع، نا سفيان عن الاسود بن قيس عن نبيح عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم اذا خرج مشى اصحابه امامه وتركوا ظهره للملائكة۔

❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ
جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے چلتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت فرشتوں کے لئے چھوڑ دیتے (یعنی فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلتے)۔

(٤٦٥) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، انا ابن ابی عاصم، نا الحسين بن علی، نا اسحق بن ابراهيم، نا عمرو بن الحارث عن عبدالله بن سالم حدثنی محمد بن الوليد الزبيدی عن الزهری عن سعيد بن المسيب انه سمع ابا هريرة رضی الله تعالیٰ عنه يصف النبی صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم قال كان يطا بقدميه ليس له اخمص يقبل جميعا ويدبر جميعا لم ار مثله صلی الله تعالیٰ علیه

والہ وسلم۔

✤✤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قدمین شریفین روندتے (یعنی خوب جما کر رکھتے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں (اخمص) جوف نہ تھا۔ پوری طرح آگے آتے اور پوری طرح پیچھے جاتے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

(۶۶۷) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن العباس بن ايوب، نا نصر بن علی، نا عبدالاعلی، نا الجريری عن ابی الطفيل رضی الله تعالٰی عنه قال كان النبی صلی الله تعالٰی عليه واله وسلم اذا مشی كانما يمشی فی صبوب۔

✤✤ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے تو گویا اوپر سے نیچے اتر رہے ہیں۔

☆☆☆

باب نمبر ۳۴

باب فی صفة جلوسه واتکائه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کا بیان

(٤٦٧) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا محمد بن ابي غالب، نا ابراهيم بن منذر الحزامي، نا محمد بن فليح عن ابيه عن نافع عن ابن عمر رضى الله تعالٰى عنهما قال رايت رسول الله صلى الله تعالٰى عليه واٰله وسلم بفناء الكعبة محتبيا بيده هكذا.

❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ
میں نے رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم کو خانہ کعبہ کے صحن میں اپنے ہاتھ مبارک سے اس طرح احتباء کئے ہوئے دیکھا (احتباء سے مراد یہ ہے کہ دونوں گھٹنے کھڑے کرکے تلوے زمین پر لگائیں اور دونوں ہاتھ پنڈلیوں پر ہوں، مترجم مدنی)۔

(٤٦٨) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسٰى نا عبد بن حميد، نا عفان بن مسلم، نا عبدالله بن حسان العنبري عن جدتيه عن قيلة بنت مخزمة رضى الله تعالٰى عنها وجدتا عبدالله هما صفية ودحيبة ابنتا عليبة وكانتا ربيبتي قيلته انها رات رسول الله صلى الله تعالٰى عليه واٰله وسلم في المسجد وهو قاعد القرفصاء قالت فلما رايت رسول الله صلى الله تعالٰى عليه واٰله وسلم المتخشع ارعدت من الفرق.

❖ حضرت قیلہ بنت مخزمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔فرماتی ہیں کہ

انہوں نے (حضرت قیلہ رضی اللہ عنہا) رسول اکرم ﷺ کو مسجد میں اکڑوں بیٹھے دیکھا فرماتی ہیں کہ جب میں نے آپ ﷺ کو غور سے دیکھا تو ڈر کے مارے کانپنے لگی (آپ ﷺ کے رعب سے)۔

(٤٦٩) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، انا ابو عیسی، نا سلمة بن شبیب، نا عبداللّٰه بن ابراهیم المدینی، نا اسحق بن محمد الانصاری عن ربیح بن عبدالرحمن بن ابی سعید عن ابیه عن جده ابی سعید الخدری رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم اذا جلس فی المجلس احتبی بیدیه۔

❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ
نبی کریم ﷺ جب کسی مجلس میں بیٹھتے تو اپنے ہاتھوں کے ساتھ احتباء فرماتے۔(احتباء کا معنی ۴۶۷ نمبر حدیث مبارکہ میں گزر چکا ہے)۔

(٤٧٠) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا مسدد، نا بشر بن المفضل، نا الجریری عن عبدالرحمن بن ابی بکرة عن ابیه ابی بکرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال: قال النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم :الا انبئکم باکبر الکبائر ثلاثا قالوا بلٰی یا رسول اللّٰه قال الاشراك باللّٰه وعقوق الوالدین وجلس وکان متکئا الا وقول الزور فما زال یکررها حتٰی قلنا لیتهٗ سکت. صحیح۔

❖ حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ
نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے تین سب سے بڑے گناہوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی۔ کیوں نہیں! یا رسول اللہ ﷺ! ضرور بتائیے۔تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، آپ ﷺ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے پھر سیدھے بیٹھ کر فرمایا۔خبردار! تیسری چیز جھوٹی بات کہنا۔ آپ ﷺ اسے بار بار دہراتے رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا کہ کاش! آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔

(٤٧١) واخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰه النعیمی، انا

محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبداللہ بن یوسف، نا اللیث عن سعید هو المقبری عن شریك بن عبداللہ بن ابی نمرانه سمع انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنه قال بینما نحن جلوس مع النبی صلی اللہ تعالٰی علیه والٖه وسلم فی المسجد دخل رجل علی جمل فاناخه فی المسجد ثم عقله ثم قال لهم ایکم محمد والنبی صلی اللہ تعالٰی علیه والٖه وسلم متکیٔ بین ظهرانیهم فقلنا هٰذا الرجل الابیض المتکیٔ فقال له الرجل ابن عبدالمطلب فقال له النبی صلی اللہ تعالٰی علیه والٖه وسلم قد اجبتك فقال الرجل انی سائلك فمشدد علیك فی المسالة فلا تجد علی فی نفسك فقال سل عما بدا لك فقال اسالك بربك ورب من قبلك آللہ ارسلك الی الناس کلهم فقال اللهم نعم قال انشدك باللہ آللہ امرك ان تصلی الصلوات الخمس فی الیوم واللیلة قال اللهم نعم قال انشدك باللہ آللہ امرك ان تصوم هٰذا الشهر من السنة قال اللهم نعم قال انشدك باللہ آللہ امرك ان تاخذ هذه الصدقة من اغنیائنا فتقسمها علی فقرائنا فقال النبی صلی اللہ تعالٰی علیه والٖه وسلم : نعم فقال الرجل آمنت بما جئت به وانا رسول من ورائی من قومی وانا ضمام بن ثعلبة اخوبنی سعد بن بکر۔ صحیح۔

✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

جبکہ ہم مسجد میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی اونٹ پر سوار (مسجد میں) داخل ہوا، اس نے مسجد میں اونٹ بٹھایا پھر اسے باندھا، پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے پوچھا کہ تم میں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں؟ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے درمیان (گھل مل کر) ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ تو ہم نے اسے جواب دیا کہ وہ شخصیت جو سفید رنگت والے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں وہی ہیں۔ اس آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ابن عبدالمطلب ہیں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تجھے جواب دے دیا ہے (یعنی میں ہی ہوں) تو اس نے عرض کی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرنا چاہتا ہوں تو سوال میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سختی کروں تو مجھ پر غصے نہ ہوں۔ تو ارشاد فرمایا کہ جو معاملہ تیرے لئے ظاہر ہوا اس کے متعلق پوچھ لے

(جو پوچھنا چاہتا ہے) اس نے عرض کی کہ میں آپ ﷺ کو آپ کے رب تعالیٰ اور آپ ﷺ سے پہلوں کے رب تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام لوگوں کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا ہے؟ فرمایا۔ ہاں! قسم بخدا! اس نے عرض کی کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی قسم! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ایک دن اور رات میں پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا ہے؟ فرمایا۔ ہاں! قسم بخدا! اس نے عرض کی کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی قسم! کیا اللہ تعالیٰ نے سال میں سے اس مہینے (رمضان المبارک) میں آپ ﷺ کو روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے؟ فرمایا۔ ہاں! قسم بخدا! اس نے عرض کی کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی قسم! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم دیا ہے کہ زکوٰۃ ہمارے امیروں سے لے کر ہمارے غریبوں پر تقسیم کریں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ہاں! تو اس آدمی نے عرض کی۔ آپ ﷺ جو کچھ لے کر آئے ہیں میں اس پر ایمان لایا۔ میں اپنی قوم (قبیلہ) کا قاصد ضمام بن ثعلبہ بنو سعد بن بکر قبیلے (والوں) کا بھائی ہوں۔

(٤٧٢) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا عباس بن محمد الدوري، نا اسحق بن منصور عن اسرائيل عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة رضي الله تعالىٰ عنه قال رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم متكئا على وسادة على يساره.

❖❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
میں نے رسول اکرم ﷺ کو اپنے بائیں پہلو پر تکیے پر ٹیک لگائے دیکھا۔

(٤٧٣) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا عبدالله بن عبدالرحمن، انا عمرو بن عاصم، نا حماد بن سلمة عن حميد عن انس رضي الله تعالىٰ عنه ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم كان شاكيا فخرج يتوكا على اسامة وعليه ثوب قطن قد توشح به فصلى بهم.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
نبی کریم ﷺ بیمار تھے تو آپ ﷺ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے ٹیک لگائے باہر تشریف لائے۔

آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نے روئی (سے بنا ہوا) کپڑا اپنے اوپر ڈھانپا ہوا تھا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو نماز پڑھائی۔

(٤٧٤) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا اسحق بن ابراهيم بن نصر عبدالرزاق، انا ابن جريج اخبرني عطاء عن جابر بن عبدالله رضي الله تعالىٰ عنه قال قام النبي صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم يوم الفطر فصلى فبدأ بالصلاة ثم خطب فلما فرغ نزل فاتى النساء فذكرهن وهو يتوكأ على يدل بلال وبلال باسط ثوبه تلقي فيه النساء الصدقة. صحيح.

❖❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ عیدالفطر کے دن رسول اکرم صَلَّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کھڑے ہوئے۔ نماز ادا فرمائی۔ پہلے نماز ادا فرمائی پھر خطبہ ارشاد فرمایا جب فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے تشریف لائے اور عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں نصیحت فرمائی۔ اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلایا ہوا تھا۔ اس میں عورتیں صدقہ (کا مال) ڈال رہی تھیں۔

(٤٧٥) اخبرنا عمر بن عبدالعزيز الفاشاني، انا القاسم بن جعفر الهاشمي، انا ابو علي محمد بن احمد اللؤلوي، نا ابو داؤد سليمان بن الاشعث، نا محمد بن كثير، نا سفيان عن منصور بن عبدالرحمن عن صفية عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها قالت كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم يضع راسه في حجري فيقرأ وانا حائض. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنا سر مبارک میری گود میں رکھ کر تلاوت فرماتے حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی۔

☆☆☆

باب نمبر ۳۵

باب فی صفة نومه ﷺ

آپ ﷺ کی صفت نیند کا بیان

(٤٧٦) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا ابو علی زاهر بن احمد، انا ابو اسحق ابراهیم بن عبدالصمد الهاشمی، انا ابو مصعب احمد بن ابی بکر الزهری عن مالك بن انس عن ابن شهاب عن عباد بن تمیم عن عمه رضی اللّٰه تعالٰی عنه انه رای رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی رجلیه علی الآخری۔ صحیح۔

❖ حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا سے روایت کیا کہ

انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے دیکھا۔ آپ ﷺ نے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔

(٤٧٧) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا محمد بن المثنی، نا عبدالرحمن بن مهدی، انا اسرائیل عن ابی اسحق عن عبداللّٰه بن یزید عن البراء بن عازب رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلم کان اذا اخذ مضجعه وضع کفه الیمنی تحت خده الیمنی وقال رب قنی عذابك یوم تبعث عبادك۔

❖ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول کریم ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو اپنی دائیں ہتھیلی دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور فرماتے اے میرے رب! جس دن تو اپنے بندوں کو قبروں سے اٹھائے گا اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔

(٤٧٨) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا الحسين بن محمد الحريرى، نا سليمان بن حرب، نا حماد بن سلمة عن حميد عن بكر بن عبدالله المزنی عن عبدالله بن ابی رباح عن ابی قتادة رضی الله تعالٰی عنه ان النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلم اذا عرس بليل اضطجع على شقه الايمن واذا عرس قبيل الصبح نصب ذراعه ووضع راسه على كفه۔

❖ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کی حالت میں رات کو کہیں ٹھہرتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹتے اور جب صبح صادق سے ذرا پہلے لیٹتے تو اپنا بازو کھڑا کرتے اور سر مبارک ہتھیلی پر رکھ لیتے۔

(٤٧٩) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد بن عبدالله النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا على بن عبدالله، نا ابن مهدى عن سفيان عن سلمة ابن كهيل عن كريب عن ابن عباس رضى الله تعالٰى عنهما قال بت عند ميمونة فقام النبى صلى الله تعالٰى عليه واٰلہٖ وسلم فاتى حاجة ثم توضا وضواء بين وضوء ين لم يكثر وقد ابلغ فصلى فتتامت صلاته ثلاث عشرة ركعة ثم اضطجع فنام حتٰى نفخ وكان اذا نام نفخ فآذنه بلال بالصلاة فصلى ولم يتوضا. صحيح۔

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
میں نے ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور قضائے حاجت فرمائی پھر دو وضو کے درمیان ایک وضو فرمایا۔ مگر وضو ختم کرنے تک پانی بہت کم بہایا۔ پھر نماز ادا فرمائی۔ تیرہ رکعت نماز پوری ہوگئی تو لیٹ گئے اور سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے تو خراٹے لیتے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کے لئے بلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں فرمایا۔

(٤٨٠) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا آدم، نا شعبة، نا الحكم قال سمعت سعيد بن

جبیر عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما قال بت فی بیت خالتی میمونۃ بنت الحارث زوج النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم وکان النبی عندھا فی لیلتھا فصلی النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم بالعشاء ثم جاء الی منزلہ فصلی اربع رکعات ثم نام ثم قام ثم قال نام الغلیم او کلمۃ تشبھھا ثم قام فقمت عن یسارہ فجعلنی عن یمینہ فصلی خمس رکعات ثم صلی رکعتین ثم نام حتٰی سمعت غطیطہ او خطیطہ ثم خرج الی الصلاۃ۔ صحیح۔

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری اس رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے گھر میں تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عشا ادا فرمائی۔ پھر اپنے گھر تشریف لائے اور چار رکعات ادا فرمائیں پھر سو گئے۔ پھر اٹھے پھر فرمایا کہ چھوٹا بچہ سو گیا ہے یا اسی جیسی کوئی بات فرمائی۔ پھر کھڑے ہوئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنی دائیں جانب کیا اور پانچ رکعتیں ادا فرمائیں پھر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خراٹے کی آواز سنی (پھر بیدار ہو کر بغیر وضو کئے) نماز (فجر) ادا کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔

☆☆☆

باب نمبر ۳۶

باب فی صفة وضوئه وغسله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو اور غسل کا بیان

(٤٨١) اخبرنا ابو طاهر عمر بن عبدالعزيز الفاشاني، انا الشريف ابو عمر القاسم ابن جعفر بن عبدالواحد الهاشمي، انا ابو على محمد بن احمد بن عمرو اللولوى، نا ابو داؤد سليمان بن الاشعث السجستانى، نا الحسن بن على الحلوانى، نا عبدالرزاق، انا معمر عن الزهرى عن عطاء بن زيد الليثى عن حمران بن ابان بن ابان مولى عثمان بن عفان قال رايت عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه توضا فافرغ على يديه ثلاثا فغسلها ثم مضمض واستنثر وغسل وجهه ثلاثا وغسل يده اليمنى الى المرفقين ثلاثا ثم اليسرى مثل ذلك ثم مسح راسه ثم غسل قدمه اليمنى ثلاثا ثم اليسرى مثل ذلك ثم قال رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم توضا مثل وضوئى هٰذا ثم قال من توضا وضوئى هٰذا ثم صلى ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر الله له ما تقدم من ذنبه. صحيح.

❖❖ حضرت حمران بن ابان بن ابان مولیٰ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہا کر انہیں دھویا پھر کلی کی، ناک صاف کیا اور تین مرتبہ چہرے کو دھویا، پھر تین مرتبہ دائیں ہاتھ کہنی تک دھویا پھر اسی طرح بائیں ہاتھ دھویا پھر سر پر مسح کیا، پھر دایاں پاؤں تین مرتبہ دھویا، پھر اسی طرح بایاں پاؤں دھویا، پھر فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے ہی وضو کرتے دیکھا ہے جیسے

میں نے کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میرے وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں اس طرح ادا کیں کہ ان میں دنیا کا کوئی خیال نہ لائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہ بخش دے گا۔

(٤٨٢) اخبرنا ابو الحسن الشيرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن عمرو بن يحيى المازنی عن ابيه ان رجلا قال لعبد الله بن زيد بن عاصم وهو جد عمرو بن يحيى هل تستطيع ان ترينی كيف كان رسول الله صلی الله تعالٰی عليه واله وسلم يتوضا قال عبدالله بن زيد رضی الله تعالٰی عنه نعم فدعا بوضوء فافرغ علی يده اليمنی فغسل يديه مرتين ثم مضمض واستنثر ثلاثا ثم غسل يديه مرتين مرتين الی المرفقين ثم مسح راسه بيديه فاقبل بهما وادبر بداء بمقدم راسه ثم ذهب بهما الی قفاه ثم ردهما حتٰی رجع الی المكان الذی بدأ منه ثم غسل رجليه قال وهيب عن عمرو بن يحيى فسمح راسه مرة واحدة وقال خالد بن عبدالله عن عمر بن حيی مضمض واستنشق من كف واحدة فغسل ذلك ثلاثا۔

❖ حضرت عمرو بن یحیٰی مازنی رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا کہ

ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ جو کہ عمرو بن یحیٰی مازنی کے دادا ہیں ان سے کہا کہ کیا آپ مجھے دکھائیں گے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے وضو فرماتے تھے۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا۔ ہاں! پھر وضو کا پانی منگوایا اور اپنے دائیں ہاتھ پر بہایا اور دونوں ہاتھوں کو دو دو مرتبہ دھویا۔ پھر کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا (اور ناک صاف کیا) پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو دو بار دھوئے۔ پھر دونوں ہاتھوں سے اس طرح مسح کیا کہ دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لائے پھر پیچھے سے آگے لائے۔ سر کے آگے سے ابتداء کی پھر دونوں ہاتھ گدی تک لے گئے پھر واپس لائے حتیٰ کہ جس جگہ سے ابتداء کی تھی وہیں لوٹ آئے۔ پھر دونوں پاؤں دھوئے۔

حضرت وہیب نے حضرت عمرو بن یحیٰی سے اس طرح روایت کیا ہے کہ سر کا مسح ایک مرتبہ ہی کیا جبکہ حضرت خالد بن عبداللہ نے حضرت عمرو بن یحیٰی سے اس طرح روایت کیا ہے کہ کلی کی اور ایک ہی ہتھیلی پانی ناک میں ڈالا اور تین مرتبہ دھویا۔

(٤٨٣) اخبرنا احمد بن عبدالله الصالحی، انا ابو بکر احمد بن احمد بن الحسن الحیری، نا حاجب بن احمد الطوسی، نا محمد بن حماد ثنا المومل بن اسماعیل عن سفیان عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما ان النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم توضا مرة مرة۔

✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو میں اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھویا۔

(٤٨٤) اخبرنا ابو الحسن عبدالوهاب بن محمد الکسائی، انا عبدالعزیز بن احمد الخلال، انا ابو العباس الاصم، انا الربیع بن سلیمان، انا الشافعی، انا یحیی بن حسان عن حماد بن زید وابن علیة عن ایوب عن ابن سیرین عن عمرو بن وهب الثقفی عن المغیرة بن شعبة رضی الله تعالٰی عنه ان النبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم توضا فمسح بناصیته وعلٰی عمامته وخفیه۔ صحیح۔

✤ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا تو اپنی پیشانی (کی مقدار سر پر)، پگڑی پر اور موزوں پر مسح فرمایا۔

(٤٨٥) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر الهاشمی، انا ابو علی اللولوی، نا ابو داؤد، نا ابو توبة، نا ابو الملیح عن الولید بن زروان عن انس رضی الله تعالٰی عنه ان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم کان اذا توضا اخذ کفا من ماء فادخله تحت حنکه فخلل به لحیته وقال هکذا امرنی ربی۔

✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضو فرماتے تو ایک ہتھیلی پانی لیتے اور اسے ٹھوڑی کے نیچے داخل فرما کر ریش مبارک کا خلال کرتے اور فرماتے میرے رب تعالٰی نے مجھے اسی طرح حکم ارشاد فرمایا ہے۔

(٤٨٦) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، نا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق

الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم كان اذا اغتسل من الجنابة بدا فغسل يديه ثم توضا كما يتوضا للصلاة ثم يدخل اصابعه في الماء فيخلل بها اصول شعره ثم يصب على راسه ثلاث غرفات بيديه ثم يفيض الماء على جلده كله. صحيح.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

نبی کریم ﷺ جب غسل جنابت (فرض غسل جو جماع یا احتلام وغیرہ کے بعد کیا جائے) فرماتے تو ابتداء اس طرح فرماتے۔ دونوں ہاتھ دھوتے پھر جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے اسی طرح وضو فرماتے۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں داخل فرماتے اور ان کے ساتھ بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے۔ پھر سر پر ہاتھوں کے ساتھ تین چلو پانی بہاتے۔ پھر اپنے تمام جسم پر پانی بہاتے۔

(٤٨٧) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، انا عبدان، انا ابو حمزه قال سمعت الاعمش عن سالم هو ابن ابي الجعد عن كريب عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال قالت ميمونة وضعت للنبي صلى الله تعالىٰ عليه واٰله وسلم غسلا فسترته بثوب وصب على يديه فغسلهما ثم صب بيمينه على شماله فغسل فرجه فضرب بيده الارض فمسحها ثم غسلها فمضمض واستنشق وغسل وجهه وذراعيه ثم صب على راسه وافاض على جسده ثم تنحى فغسل قدميه فناولته ثوبا فلم ياخذ فانطلق وهو ينفض يديه. صحيح.

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے غسل کے لئے پانی رکھا اور ایک کپڑے کے ساتھ آپ ﷺ سے آڑ کر لی۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں پر پانی بہایا، پھر انہیں دھویا، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی بہایا اور شرمگاہ دھوئی، پھر ہاتھ زمین پر مار کر رگڑا پھر اسے دھویا، پھر کلی کی، ناک صاف کیا اور چہرۂ مبارک اور بازو دھوئے پھر سر پر پانی بہایا اور پھر تمام جسم پر (خوب) پانی بہایا۔ پھر ایک کونے میں گئے اور دونوں پاؤں دھوئے، میں نے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑا دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ لیا اور ہاتھوں کو جھٹکتے ہوئے چل پڑے۔

(٤٨٨) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابو طاهر محمد بن محمد ابن محمش الزیادی، انا ابوبکر احمد بن اسحق بن ایوب، نا اسماعیل بن قتیبة، نا یحیی ابن یحیی، نا ابو خیثمة عن عاصم الاحول عن معاذة عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت کنت اغتسل انا ورسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم من اناء واحد بینی وبینه فیبادرنی فاقول دع لی دع لی قالت وهما جنبان۔ صحیح۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ وہ برتن میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے جلدی فرماتے تو میں کہتی کہ میرے لئے بھی چھوڑنا میرے لئے بھی چھوڑنا۔ فرماتی ہیں کہ ہم دونوں حالت جنابت میں ہوتے تھے۔

(٤٨٩) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبدالله النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا قتیبة، نا سفیان عن منصور عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت کنت اغتسل انا والنبی صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم من اناء واحد کلانا جنب وکان یامرنی فاتزر فیباشرنی وانا حائض وکان یخرج راسه الی وهو معتکف فاغسله وانا حائض صحیح۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں حالت جنابت میں ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ حالت حیض میں ہوتی تو آپ مجھے حکم دیتے میں تہبند باندھ لیتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے مباشرت کرتے۔ اعتکاف کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر مبارک میری طرف نکالتے تو میں اسے دھوتی اور اس وقت میں حالت حیض میں ہوتی۔

(٤٩٠) واخبرنا الامام ابو علی الحسنین بن محمد القاضی، انا ابو طاهر الزیادی، نا ابوبکر احمد بن اسحق بن ایوب، نا محمد بن سلیمان بن

الحارث، نا ابو نعیم، نا مسعر عن ابی جبر وھو عبداللّٰہ بن جبر قال سمعت انس بن مالك رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والہٖ وسلم یغتسل بالصاع الی خمسة امداد وکان یتوضا بالمد. صحیح.

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صاع سے پانچ مد تک پانی کے ساتھ غسل فرمایا کرتے تھے اور ایک مد پانی کے ساتھ وضو فرمایا کرتے تھے۔

(٤٩١) اخبرنا ابو القاسم عبداللّٰہ بن محمد الحنیفی، انا ابو الحرث طاھر بن محمد الطاھری، انا ابو محمد الحسن بن محمد بن حلیم، نا ابو الموجه محمد بن عمرو بن الموجه، نا صدقة بن الفضل، انا ابو سلمة عن الولید بن کثیر عن محمد بن کعب القرظی عن عبداللّٰہ بن عبدالرحمن بن رافع بن خدیج عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال قیل یا رسول اللّٰہ انتوضا من بئر بضاعة وھی بئر یلقی فیھا الحیض ولحم الکلاب والنتن فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه والہٖ وسلم : ان الماء طھور ولا ینجسه شیء.

❖ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہم بضاعہ کنویں سے وضو کرلیا کریں حالانکہ وہ ایسا کنواں ہے جس میں حیض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور گندگی پھینکی جاتی ہے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانی پاک ہوتا ہے اور اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی (بضاعہ کنویں کا پانی دو قلوں سے زیادہ تھا اور اس میں نجاست کا اثر ظاہر نہیں ہوتا تھا اور ایک طرف کی تحریک سے دوسرے کنارے کی طرف تحریک نہیں ہوتی تھی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ورنہ جس پانی میں نجاست ظاہر ہو وہ ناپاک ہی ہوتا ہے)۔

☆☆☆

باب نمبر ۳۷

فیما کان یفعله قبل الوضوء والغسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وضواور غسل سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افعال کا بیان

(۴۹۲) اخبرنا ابو القاسم عبداللہ بن محمد الحنیفی. انا ابو الحارث طاهر بن محمد الطاهری. انا الحسن بن محمد بن حکیم. نا ابو الموجه محمد بن عمرو. انا عبدان. انا عبدالله بن المبارك. انا یونس عن الزهری حدثنی ابو سلمة بن عبدالرحمن عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اراد ان ینام وهو جنب یتوضأ وضوءه للصلاة وهو اذا اراد ان یاکل او یشرب یغسل یدیه ثم یاکل او یشرب. صحیح.

✚✚ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حالت جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز والا وضو فرماتے اور جب کھانے پینے کا ارادہ فرماتے تو دونوں ہاتھ دھوتے پھر کھاتے پیتے۔

(۴۹۳) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز. انا القاسم بن جعفر الهاشمی. انا ابو علی اللؤلؤی. نا ابو داؤد. نا مسدد. نا یحییٰ. نا شعبة عن الحکم عن ابراهیم عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا اراد ان یاکل او ینام توضأ یعنی وهو جنب.

✚✚ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حالت جنابت میں کھانا کھاتے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرماتے۔

(٤٩٤) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا ابو محمد عبدالرحمن بن ابي شريح، انا ابو القاسم عبدالله بن محمد بن عبدالعزيز البغوی، نا علي بن الجعد، انا شريك عن حصين عن عامر عن مسروق عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يجنب فيغتسل ثم يستدفي بي قبل ان اغتسل.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جنبی ہوتے تو غسل فرماتے پھر میرے غسل کرنے سے پہلے مجھ سے گرمی حاصل کرتے۔

(٤٩٥) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا عياش، نا عبدالاعلى، نا حميد عن بكر هو ابن عبدالله المزني عن ابي رافع عن ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال لقيني رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وانا جنب فاخذ بيدي فمشيت معه حتى قعد فانسللت فاتيت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال اين كنت يا اباهر فقلت له فقال سبحان الله ان المسلم لا ينجس. صحيح.

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں جنبی تھا تو نبی کریم ﷺ مجھے ملے۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا تو میں آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا حتیٰ کہ آپ ﷺ بیٹھ گئے تو میں چپکے سے کھسک لیا اور گھر جا کر غسل کیا پھر واپس آیا تو آپ ﷺ ابھی تشریف فرما تھے تو ارشاد فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! تم کہاں تھے؟ میں نے آپ ﷺ سے معاملہ عرض کیا تو فرمایا۔ سبحان اللہ! مسلمان ناپاک نہیں ہوتا (یعنی اس کی جنابت کی وجہ سے دوسرا مسلمان ناپاک نہیں ہوتا گویا اس کا ظاہری جسم بھی ناپاک نہیں ہوتا)۔

(٤٩٦) اخبرنا ابو القاسم الحنيفي، انا ابو الحارث الطاهري، انا الحسن بن محمد بن حليم، انا ابو الموجه، انا صدقته، نا وكيع، نا مسعر وسفيان عن المقدام بن شريح عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها قالت كنت اشرب وانا حائض فانا وله النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فيضع فاه على

موضع فی واتعرق العرق فیتناوله فیضع فاه فی موضع فی. صحیح.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں پانی پی کر برتن نبی کریم ﷺ کو دیتی تو آپ ﷺ اپنا منہ مبارک میرے منہ کی جگہ پر رکھتے اور میں ہڈی پر سے گوشت چوس لیتی تو آپ ﷺ ہاتھ بڑھا کر لیتے اور اپنا منہ مبارک میرے منہ والی جگہ پر رکھتے۔

(٤٩٧) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد النعيمی. نا محمد بن يوسف. نا محمد ابن اسماعيل، نا ابو نعيم سمع زهيرا عن منصور بن صفية ان امه حدثة ان عائشة رضی الله تعالٰی عنها حدثتها ان النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم كان يتكی فی حجری وانا حائض ثم يقرا القرآن. صحيح.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ میری گود میں ٹیک لگاتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ پھر آپ ﷺ قرآن کریم کی تلاوت فرماتے۔

(٤٩٨) اخبرنا عمر بن عبدالعزيز، انا القاسم بن جعفر انا ابو علی اللولوی، نا ابو داؤد، نا مسدد، نا اسماعيل، نا حميد الطويل عن انس رضی الله تعالٰی عنه ان النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم طاف علی نسائه فی غسل واحد. صحيح

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنی تمام ازواجِ مطہرات کے پاس ہو آئے اور ایک ہی غسل (آخر میں) کرلیا۔

(٤٩٩) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا عبدالرحمن بن ابی شريح، انا ابو القاسم البغوی، نا علی بن الجعد، انا شعبة اخبرنی عمرو بن مرة سمعت عبدالله بن سلمة يقول دخلت علی علی رضی الله تعالٰی عنه فقال كان رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم يقضی الحاجة وياكل معنا اللحم. ويقرا القرآن وكان لا يحجبه او يحجزه عن قراة القرآن شیء ليس الجنابة.

✤✤ حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے

فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ قضائے حاجت فرماتے اور (پھر) ہمارے ساتھ گوشت تناول فرماتے اور قرآن کریم کی تلاوت فرماتے۔ آپ ﷺ کو تلاوت قرآن کریم سے سوائے جنابت کے اور کوئی چیز نہ روکتی۔

(۵۰۰) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، نا ابو علی اللولوی، نا ابو داؤد، نا محمد بن العلاء، نا ابن ابی زائدة عن ابیه عن خالد بن سلمةعن البهی عن عروة عن عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها قالت کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یذکر اللّٰه عل کل احیانه۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہا کرتے تھے۔

(۵۰۱) اخبرنا ابو القاسم عبداللّٰه بن محمد الحنیفی، انا ابو الحارث طاهر بن محمد الطاهری، نا الحسن بن محمد بن حلیم، انا ابو الموجه محمد بن عمرو، انا صدقة، انا ابن عیینة عن عمرو بن دینار سمع سعید بن الحویرث سمع ابن عباس رضی اللّٰه تعالٰی عنهما یقول کنا عند النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فرجع من الغائط فاتی بطعام فقیل لا تتوضا فقال لم اصل فاتوضا۔ صحیح۔

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے۔ آپ ﷺ قضائے حاجت فرما کر واپس آئے تو کھانا پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ سے عرض کی گئی کہ وضو نہیں فرمائیں گے؟ تو ارشاد فرمایا کہ میں نماز نہیں ادا کرنے لگا کہ وضو کروں۔

(۵۰۲) اخبرنا عبدالوهاب بن محمد الکسائی، انا عبدالعزیز بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، انا الربیع، انا الشافعی، انا ابراهیم بن محمد عن ابی الحویرث عن الاعرج عن ابن الصمة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال مررت علی النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم وهو یبول فسلمت علیه فلم یرد علی حتٰی قام الی جدار فحته بعصا کانت معه ثم وضع یده علی الجدار فمسح وجهه وذراعیه ثم رد علیه۔

✤✤ حضرت ابن الصمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے
گزرا درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بول (پیشاب) فرما رہے تھے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ کھڑے ہو کر ایک دیوار کے پاس گئے اور اپنے
پاس موجود عصا (لاٹھی یا ڈنڈا وغیرہ) سے اسے کریدا پھر اپنا ہاتھ مبارک اس پر رکھا اور اپنے چہرہ مبارک
اور بازوؤں کا مسح کیا (تیمم کیا) پھر ان کے سلام کا جواب دیا۔

☆☆☆☆☆☆

باب نمبر ۳۸

فی استطابته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استنجاء (یا قضائے حاجت) کا بیان

(۵۰۳) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی اللؤلؤی، نا ابو داؤد، نا مسدد، نا عیسی بن یونس، نا اسماعیل بن عبدالملك عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللّٰه رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم کان اذا اراد البراز انطلق حتٰی لا یراہ احد۔

❖❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اتنی دور چلے جاتے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی بھی نہ دیکھ پاتا۔

(۵۰٤) اخبرنا احمد بن عبداللہ الصالحی، نا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، نا ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم الشیبانی، نا احمد بن حازم بن ابی عزرة، انا علی بن قادم، ناشعبة عن عبدالعزیز بن صهیب عن انس رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم اذا دخل الخلاء قال اللهم انی اعوذبك من الخبث والخبائث۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا فرماتے۔ اے اللہ رب العزت! میں تجھ سے پناہ لیتا ہوں شیطانوں اور شیطانیوں سے۔

(۵۰۵) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی اللولوی، نا ابو داؤد، نا عمرو بن محمد، نا هاشم بن القاسم، نا اسرائیل عن یوسف بن ابی بردة عن ابیه قال حدثنی عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها ان

النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم کان اذا خرج من الغائط قال غفرانك.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ

جب رسول اکرم ﷺ قضائے حاجت فرما کر باہر نکلتے تو فرماتے (یا اللہ!) میں تیری بخشش اور معافی چاہتا ہوں۔

(۵۰۶) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰه النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن بشار، نا محمد بن جعفر، نا شعبة عن عطاء ابن ابی میمونة سمع انس بن مالك رضی اللّٰه تعالٰی عنه یقول کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یدخل الخلاء فاحمل انا وغلام اداوة من ماء وعنزة یستنجی بالماء. صحیح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا برتن (لوٹا وغیرہ) اور برچھی (چھوٹا نیزہ) اٹھاتے۔ آپ ﷺ پانی کے ساتھ استنجاء کرتے۔

(۵۰۷) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی اللولوی، نا ابو داؤد نا نصر بن علی عن ابی علی الحنفی عن همام عن ابن جریج عن الزهری عن انس رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم اذا دخل الخلاء وضع خاتمه.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اپنی انگوٹھی اتار کر رکھ دیتے۔

☆☆☆

باب نمبر ۳۹

فی سواکہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتیامنہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسواک فرمانے اور داہنی طرف استعمال فرمانے کا بیان

(۵۰۸) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰہ النعیمی، انا محمد ابن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا حفص بن عمر، نا خالد بن عبداللّٰہ عن حصین عن ابی وائل عن حذیفۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کان اذا قام للتہجد من اللیل یشوص فاہ بالسواک۔ صحیح۔

❖❖ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز تہجد ادا کرنے کیلئے اٹھتے تو اپنا منہ مبارک مسواک کے ساتھ صاف فرماتے یا منہ میں مسواک رگڑتے۔

(۵۰۹) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا ابو منصور محمد بن محمد بن سمعان، نا ابو جعفر محمد بن احمد بن عبدالجبار الریانی، نا حمید بن زنجویہ، نا یعلی بن عبید، نا مسعر عن المقدام بن شریح عن ابیہ قال سالت عائشۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا بای شیء کان یبدا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اذا دخل بیتہ قالت بالسواک۔ صحیح۔

❖❖ حضرت مقدام بن شریح رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے کس چیز کے ساتھ ابتداء کرتے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مسواک فرماتے تھے۔

(۵۱۰) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا ابو النعمان، نا حماد بن زید عن

غیلان بن جریر عن ابی بردة عن ابیه قال اتیت النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم فوجدته یستن بسواك بیده یقول اع اع والسواك فی یده کانه یتهوع. صحیح.

❖ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک کے ساتھ دانت صاف فرما رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اع اع کہہ رہے تھے درآنحالیکہ مسواک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں تھی گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قے کر رہے ہیں۔

(٥١١) حدثنا المطهر بن علی الفارسی، انا ابو ذر محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا عبداللہ بن محمد بن جعفر المعروف بابی الشیخ، نا ابو عبداللہ امیته بن محمد الصواف، نا نصر بن علی، نا عیسی بن یونس عن سعید بن ابی عروبه عن ابی معشر عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة رضی اللہ تعالٰی عنها ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم کانت یده الیمنی لطهوره وطعامه وکانت یده الیسری لخلائله وما کان من اذی.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دایاں ہاتھ مبارک طہارت اور کھانے کیلئے تھا اور بایاں ہاتھ مبارک پائخانہ اور دیگر گندگی وغیرہ کیلئے تھا۔

(٥١٢) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا سلیمان بن حرب، نا شعبة عن الاشعث بن سلیم عن ابیه عن مسروق عن عائشة رضی اللہ تعالٰی عنها قالت کان النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم یحب التیمن ما استطاع فی شانه کله فی طهوره وترجله وتنعله. صحیح.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے تمام امور مثلاً طہارت، کنگھی کرنا اور جوتے پہننا وغیرہ میں داہنی جانب پسند فرماتے تھے۔

☆☆☆

باب نمبر ۴۰

فی صفة صلاته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا بیان

(٥١٣) اخبرنا عمر بن عبدالعزيز الفاشاني، انا ابو عمر القاسم بن جعفر الهاشمي، انا ابو علي اللولوي، نا ابو داؤد، نا حفص بن عمر، نا شعبة عن ابي المنهال عن ابي برزة قال كان رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم يصلي الظهر اذا زالت الشمس ويصلي العصر وان احدنا يذهب الى اقصى المدينة ويرجع والشمس حيّة ونسيت المغرب وكان لا يبالي في بعض تاخير العشاء الى ثلث الليل قال ثم قال الى شطر الليل قال وكان يكره النوم قبلها والحديث بعدها وكان يصلي الصبح ويعرف احدنا جليسه الذي كان يعرفه وكان يقرا فيها من الستين الى المائة. صحيح.

❖ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج ڈھل جاتا اور نماز عصر اس وقت ادا فرماتے کہ ہم میں سے کوئی آدمی مدینہ منورہ کے انتہائی سرے پر جا کر لوٹ آتا اور سورج ابھی تیز ہوتا (یعنی زردی نہ آئی ہوتی) اور مغرب کا وقت میں بھول گیا ہوں جبکہ عشاء کی نماز تہائی رات تک موخر کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ پھر فرمایا آدھی رات تک (موخر کرنے میں کوئی حرج نہیں) عشاء سے پہلے سونا اور اس کے بعد گفتگو کرنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناپسند فرماتے تھے اور نماز فجر اس وقت ادا فرماتے کہ ہم میں کوئی اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی کو پہچان لیتا تھا جسے وہ جانتا ہوتا تھا (یعنی اتنی روشنی ہو جاتی تھی) اور نماز فجر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساٹھ (۶۰) سے لے کر سو (۱۰۰) آیات تلاوت فرماتے تھے۔

(٥١٤) اخبرنا عمر بن عبدالعزيز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علي

اللولوی، نا ابو داؤد، نا مسلم بن ابراهیم، نا شعبة عن سعد بن ابراهیم عن محمد بن عمر وهو ابن الحسن بن علی رضی اللّٰه تعالٰی عنهم قال سالنا جابرا رضی اللّٰه تعالٰی عنه عن وقت صلاة رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم قال کان یصلی الظهر بالهاجرة والعصر والشمس حیّة والمغرب اذا غربت الشمس والعشاء اذا کثر الناس عجل واذا قلوا اخر والصبح بغلس. صحیح.

❖ حضرت محمد بن عمر بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے اوقات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (اول وقت میں) ادا کرتے، عصر اس وقت ادا کرتے جبکہ سورج ابھی تیز ہوتا، مغرب سورج کے غروب ہونے پر ادا کرتے اور عشاء جب آدمی زیادہ ہوتے تو جلدی ادا کرتے اور جب آدمی کم ہوتے تو موخر کرتے جبکہ نماز فجر تاریکی میں ادا کرتے۔

(۵۱۵) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی اللولوی، نا ابو داؤد، نا احمد بن حنبل، نا ابو عاصم الضحاك بن مخلد، نا عبدالحمید یعنی ابن جعفر اخبرنی محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حمید الساعدی رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال فی عشرة من اصحاب النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم منهم ابو قتادة انا اعلمکم بصلاة رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم قالوا فلم فواللّٰه ما کنت باکثرنا له تبعا ولا اقدمنا له صحبة قال بلی قالوا فاعرض قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم اذا قام الی الصلاة رفع یدیه حتّٰی یحاذی بهما منکبیه ثم یکبر حتّٰی یقر کل عظم فی موضعه معتدلا ثم یقراء ثم یکبر ویرفع یدیه ثم یحاذی بهما منکبیه ثم یرکع ویضع راحتیه علی رکبتیه ثم یعتدل فلا یصبی راسه ولا یقنع ثم یرفع راسه فیقول سمع اللّٰه لمن حمده ثم یرفع یدیه حتّٰی یحاذی منکبیه معتدلا ثم یقول اللّٰه اکبر ثم یهوی الی الارض فیجا فی یدیه عن جنبیه ثم یرفع راسه ویثنی رجله الیسری فیقعد علیها ویفتح

اصابع رجليه اذا سجد ثم يسجد ثم يقول الله اكبر ويرفع ويثنى رجله اليسرى فيقعد عليها حتىٰ يرجع كل عظم الى موضعه ثم يصنع فى الآخرة مثل ذلك ثم اذا قام من الركعتين كبر ورفع يديه حتىٰ يحاذى بهما منكبيه كما كبر عند افتتاح الصلاة ثم يصنع ذلك فى بقية صلاته حتىٰ اذا كانت السجدة التى فيها التسليم اخر رجله اليسرى وقعد متوركا على شقه الايسر قالوا صدقت هكذا كان يصلي. صحيح.

✤✤ حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو دس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم جن میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ان سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں تم سے زیادہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے متعلق جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ کیسے؟ قسم بخدا! نہ تو آپ ہم سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرتے تھے اور نہ ہی ہم سے پہلے آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ہاں! ایسے ہی بات ہے تو انہوں نے کہا پھر بتائیے۔ تو آپ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھ کندھوں تک بلند فرماتے پھر تکبیر کہتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر مناسب طور سے ٹھہر جاتی پھر قرأت کرتے پھر تکبیر کہتے اور کندھوں تک ہاتھ بلند کرتے پھر رکوع کرتے اور اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھتے پر اعتدال برتتے تو نہ ہی سر کو جھکاتے اور نہ ہی بلند رکھتے۔ پھر سر اوپر اٹھاتے اور کہتے "سمع الله لمن حمده" پھر اعتدال کی حالت میں ہاتھوں کو کندھوں تک بلند فرماتے پھر اللہ اکبر کہتے، پھر زمین کی طرف (سجدے کیلئے) جھکتے تو اپنے ہاتھوں (بازوؤں) کو پہلوؤں سے دور رکھتے اور بایاں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھتے۔ جب سجدہ کرتے تو پاؤں کی انگلیاں کھولتے پھر سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر کہتے اور اوپر اٹھتے اور بایاں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آتی۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ پھر جب دو رکعتیں ادا کر کے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کندھوں تک بلند فرماتے جیسے نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہتے تھے۔ پھر باقی نماز میں بھی اسی طرح کرتے حتیٰ کہ جب وہ سجدہ کرتے کہ جس کے بعد سلام پھیرنا ہوتا ہے تو بایاں پاؤں پیچھے کرتے اور بائیں جانب سرین پر بیٹھتے تو ان سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے کہا کہ تو نے سچ کہا۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرماتے تھے۔

(۵۱۶) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد بن عبدالله النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا يحيی بن بكير، نا الليث عن خالد عن سعيد عن محمد ابن عمرو بن حلحلة عن محمد بن عمرو بن عطاء ح وحدثنا الليث عن يزيد بن ابی حبيب ويزيد بن محمد عن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم فذكرنا صلاة النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم فقال ابو حميد الساعدی انا كنت احفظكم لصلاة رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم رايته اذا كبر جعل يديه حذاء منكبيه واذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع راسه استوی حتی يعود كل فقار مكانه فاذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا قابضهما واستقبل باطراف اصابع رجليه القبلة فاذا جلس فی الركعتين جلس علی رجله اليسری ونصب اليمنی فاذا جلس فی الآخرة قدم رجله اليسری ونصب الآخری وقعد علی مقعدته. صحيح.

❖❖ حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے ساتھ بیٹھے تھے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا۔ تو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کو یاد رکھنے والا ہوں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر لے جاتے اور جب رکوع کرتے تو ہاتھوں کے ساتھ گھٹنوں کو مضبوطی سے تھامتے اور پیٹھ جھکاتے (یا موڑتے) اور جب سر اٹھاتے تو بالکل سیدھے کھڑے ہوتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر آجائے۔ جب سجدہ کرتے تو ہاتھ بغیر پھیلائے زمین پر رکھتے اور سمیٹتے نہیں تھے اور پاؤں کی انگلیوں کا اگلا حصہ قبلہ کی جانب رکھتے۔ جب (پہلی) دو رکعتوں میں بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دایاں کھڑا کرتے اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں آگے کرتے، دایاں کھڑا کرتے اور سرین پر بیٹھتے۔

(۵۱۷) اخبرنا عمر بن عبدالعزيز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی اللولوی، نا ابو داؤد، نا احمد بن حنبل، نا عبدالملك بن عمرو اخبرنی فليح بن سليمان حدثنی عباس بن سهل قال اجتمع ابو حميد وابو اسيد وسهل بن

سعد ومحمد بن مسلمة فذكروا صلاة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلاة النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فذكر بعض هٰذا قال ثم ركع فوضع يديه على ركبتيه كانه قابض عليهما ووتر يديه فتجافا عن جنبيه وقال ثم سجد فامكن انفه وجبهته ونحى يديه عن جنبيه ووضع كفيه حذو منكبيه ثم رفع راسه حتىٰ رجع كل عظم في موضعه حتىٰ فرغ ثم جلس فافترش رجله اليسرى واقبل بصدر اليمنى على قبلته ووضع كفه اليمنى على ركبته اليمنىٰ وكفه اليسرى على ركبته اليسرى واشار باصبعه.

❖❖ حضرت عباس بن سہل رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت ابوحمید، حضرت ابو اسید، حضرت سہل بن سعد اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا تو حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تم سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں جانتا ہوں۔ پھر کچھ تذکرہ کیا پھر کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر رکوع کیا اور اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے گویا کہ انہیں قبضے میں لیا ہوا ہے۔ اپنے ہاتھوں کو (رکوع میں) کمان کے چلہ کی طرح کردیا اور انہیں پہلوؤں سے جدا رکھا۔ پھر سجدہ کیا تو اپنی ناک اور پیشانی خوب جما کر رکھی اور ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھا جبکہ ہتھیلیاں کندھوں کے برابر رکھیں پھر سر اٹھایا یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر لوٹ آئی۔ اسی طرح کیا حتیٰ کہ فارغ ہوگئے (یعنی آخری رکعت تک اسی طرح کیا) پھر بیٹھ گئے تو اپنا بایاں پاؤں بچھایا اور دائیں پاؤں کا سینہ (اوپری حصہ) قبلہ کی طرف کیا جبکہ دائیں ہتھیلی دائیں گھٹنے پر اور بائیں ہتھیلی بائیں گھٹنے پر رکھی اور انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا۔

(۵۱۸) اخبرنا عمر بن عبدالعزيز. انا القاسم بن جعفر. انا ابو على اللولوى، نا ابو داؤد، نا مسدد، نا عبدالوارث بن سعيد عن حسين المعلم عن بديل بن ميسرة عن ابى الجوزا عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها قالت كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يفتتح الصلاة بالتكبير والقراة بالحمد لله رب العالمين وكان اذا ركع لم يشخص راسه ولم يصوبه ولكن بين ذلك وكان اذا رفع راسه من الركوع لم يسجد حتىٰ يستوى قائما وكان

اذا رفع راسه من السجود لم يسجد حتى يستوى قاعدا وكان اذا جلس يفرش رجله اليسرى وينصب رجله اليمنى وكان يقول فى كل ركعتين التحيات وكان ينهى عن عقب الشيطان وعن فرشة السبع وكان يختم الصلاة بالتسليم. صحيح.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کی ابتداء تکبیر کے ساتھ اور قرأت کی ابتداء ''الحمد للہ رب العالمين '' کے ساتھ فرماتے تھے۔ جب رکوع فرماتے تو نہ ہی سر کو اوپر اٹھاتے اور نہ ہی جھکاتے بلکہ ان دونوں کے درمیان رکھتے۔ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بالکل سیدھا کھڑے ہونے تک سجدہ نہ کرتے۔ جب سجدے سے سر اٹھاتے تو بالکل سیدھا بیٹھنے تک دوسرا سجدہ نہ کرتے اور جب بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں کھڑا کرتے۔ ہر دو رکعتوں میں ''التحیات'' پڑھتے اور دونوں سرینوں کو دونوں ایڑیوں پر رکھنے اور درندوں کی طرح بیٹھنے سے منع فرمایا کرتے تھے جبکہ نماز کا اختتام سلام کے ساتھ فرماتے تھے۔

(٥١٩) اخبرنا ابو عثمان سعيد بن اسماعيل الضبى، انا ابو محمد عبدالجبار بن محمد الجراحى، نا ابو العباس المحبوبى، نا ابو عيسى الترمذى، نا قتيبة، نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن قبيصته بن هلب عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يومنا فياخذ شماله بيمينه.

✤✤ حضرت قبیصہ بن ھلب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری امامت فرمایا کرتے تھے تو اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ پکڑتے تھے۔

(٥٢٠) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج حدثنى زهير بن حرب، نا عثمان، نا همام، نا محمد بن جحادة حدثنى عبدالجبار بن وائل عن علقمة بن وائل ومولى لهم انهما حدثاه عن ابيه وائل بن حجر رضى الله تعالىٰ عنه انه راى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رفع يديه حين دخل فى الصلاة كبر وصف همام حيال اذنيه ثم التحف بثوبه ثم وضع يده

الیمنی علی الیسری فلما اراد ان یرکع اخرج یدیه من الثوب ثم رفعهما ثم کبر فرفع فلما قال سمع الله لمن حمده رفع یدیه فلما سجد سجد بین کفیه.

✤ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز شروع کی تو ہاتھ بلند فرما کر تکبیر کہی "حضرت ہمام رضی اللہ عنہ نے طریقہ بیان کیا کہ" ہاتھوں کو کانوں تک بلند فرمایا۔ پھر اپنا کپڑا اوڑھ لیا، پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا، جب رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا تو ہاتھ کپڑے سے باہر نکالے اور انہیں بلند کر کے تکبیر کہی۔ جب "سمع الله لمن حمده" کہا تو ہاتھ بلند فرمائے اور جب سجدہ کیا تو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔

(۵۲۱) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا ابو القاسم بن جعفر الهاشمی، انا ابو علی محمد بن احمد اللؤلوی، نا ابو داؤد سلیمان بن الاشعث، نا عبید الله بن معاذ، نا ابی، نا عبدالعزیز بن ابی سلمةعن عمه الماجشون بن ابی سلمةعن عبدالرحمن بن الاعرج عن عبید الله بن ابی رافع عن علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه قال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا قام الی الصلاة کبر ثم قال وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لا شریك له وبذلك امرت وانا اول المسلمین اللهم انت الملك لا اله الا انت ربی وانا عبدك ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعا لا یغفر الذنوب الا انت واهدنی لاحسن الاخلاق لا یهدی لاحسنها الا انت واصرف عنی سیئها لا یصرف عنی سیئها الا انت لبیك وسعدیك والخیر کله فی یدیك انا بك والیك تبارکت وتعالیت استغفرك واتوب الیك واذا رکع قال اللهم لك رکعت وبك آمنت ولك اسلمت خشع لك سمعی وبصری ومخی وعظمی وعصبی واذا رفع قال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ملء السموات والارض وما بینهما وملء ما شئت من شیء بعد واذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك آمنت ولك اسلمت سجد وجهی للذی خلقه فصوره فاحسن صوره وشق سمعه وبصره وتبارك الله احسن الخالقین واذا سلم من

الصلاۃ قال اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت.

صحیح۔

✤✤ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر کہتے "میں نے اپنا منہ اس ذات کی طرف کر دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق فرمایا ہر باطل دین سے منہ موڑنے والا ہوں اور مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے پروردگار کیلئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنی لغزش کا اعتراف کیا میری تمام لغزشیں معاف فرما اور تو ہی لغزشوں کو معاف فرمانے والا ہے۔ سب سے بہتر اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما تو ہی بہتر اخلاق کی طرف رہنمائی فرمانے والا ہے اور برے اخلاق کو مجھ سے پھیر دے تو ہی انہیں پھیرنے والا ہے۔ میں حاضر ہوں اور تیری عبادت کے ساتھ موافقت کرتا ہوں اور ہر قسم کی بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ میں تیری ہی وجہ سے قائم ہوں اور تیری ہی طرف لوٹ آنے والا ہوں۔ تو بڑی برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے۔ میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں (تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں)" اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع فرماتے تو کہتے "اے اللہ! میں نے تیرے لئے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیرے لئے سر تسلیم خم کیا (اسلام لایا) میری سماعت و بصارت، میری ہڈیوں کے گودے اور ہڈیوں نے اور پٹھوں نے تیرے لئے عاجزی اختیار کی"۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے "اللہ تعالیٰ نے سن لیا جس نے اس کی حمد و ثناء بیان کی۔ اے ہمارے رب! اور تیرے لئے ہی حمد و ثناء ہے۔ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان ہر چیز جتنی اور بعد ازاں جو چیز تو چاہے اتنی"۔ اور جب سجدہ فرماتے تو کہتے "اے اللہ! میں نے تیرے لئے ہی سجدہ کیا، تجھی پر ایمان لایا اور تیرے سامنے سر تسلیم خم کیا۔ میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے تخلیق فرمایا اور صورت بخشی اور اس کی تشکیل احسن فرمائی اور اس کی سماعت و بصارت پھاڑی (یعنی دیکھنے اور سننے کیلئے چہرے پر پھٹن بنائی) اللہ تعالیٰ بڑی برکت والا سب پیدا کرنے والوں سے اچھا پیدا فرمانے والا ہے"۔ اور جب نماز میں سلام پھیرتے تو

فرماتے۔ ''اے اللہ! میری گزشتہ لغزش، بعد والی، پوشیدہ، اعلانیہ اور جو میں نے اسراف کیا اور جنہیں تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے سب بخش دے۔ تو ہی مقدم ہے تو ہی موخر ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں''۔

(۵۲۲) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی اللولوی، نا ابو داؤد، نا عبدالسلام بن مطهر، نا جعفر بن سلیمان عن علی بن علی الرفاعی عن ابی المتوکل الناجی عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم اذا قام من اللیل کبر ثم یقول سبحانك اللهم وبحمدك تبارك اسمك وتعالٰی جدك ولا اله غیرك ثم یقول لا اله الا اللّٰہ ثلاثا اللّٰہ اکبر کبیرا ثلاثا اعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من همزه ونفثه ونفخه ثم یقرا۔

❖❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر فرماتے۔ ''اے اللہ! تیری ذات پاک ہے اور تمام تعریفیں تجھے ہی سزاوار ہیں، تیرا نام بڑا برکت والا ہے اور تیری بزرگی بہت بلند و بالا ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ پھر تین مرتبہ لا الہ الا اللہ اور تین مرتبہ ''اللہ اکبر کبیرا'' کہتے اور کہتے۔ میں اللہ تعالیٰ سننے والے جاننے والے سے شیطان مردود کے کونچے، وسوسوں اور خطرات سے پناہ مانگتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرأت فرماتے۔

(۵۲۳) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰہ النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا موسی بن اسماعیل، نا عبدالواحد بن زیاد، نا عمارة بن القعقاع، نا ابو زرعة عن ابی هریرة رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم یسکت بین التکبیر وبین القراة اسکاتة قال احسبه هنیة قلت بابی وامی یا رسول اللّٰہ اسکاتك بین التکبیر وبین القراة ما تقول قال اقول اللهم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللهم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللهم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد صحیح۔

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر خاموش رہتے'' راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ھنیتہ کہا یعنی تھوڑی دیر''۔ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں۔ تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموشی کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا پڑھتے ہیں؟ تو فرمایا کہ میں یہ کہتا ہوں کہ ''اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری فرمادے جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان فرمائی ہے۔ اے اللہ! مجھے اس طرح خطاؤں سے پاک وصاف کردے جیسے سفید کپڑے سے میل کچیل صاف کی جاتی ہے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھودے۔

(٥٢٤) اخبرنا عمر بن عبدالعزيز، انا ابو القاسم بن جعفر، انا ابو على اللولوى، نا ابوداؤد، نا محمد بن ابى كثير، انا سفيان عن سلمةبن كهيل عن حجر العنبس الحضرمى عن وائل بن حجر رضى الله تعالىٰ عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا قرا ولا الضالين قال امين ورفع بها صوته.

✤✤ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ''ولا الضالین'' تلاوت فرماتے تو ''آمین'' کہتے اور آمین کہتے ہوئے آواز بلند فرماتے۔

(٥٢٥) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد بن عبدالله النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا موسى بن اسماعيل، نا همام عن يحيى عن عبدالله بن ابى قتادة عن ابيه ابى قتادة رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يقرا فى الظهر فى الاوليين بام الكتاب وسورتين وفى الركعتين الآخريين بام الكتاب ويسمعنا الاية ويطول فى الركعة الاولى ما لا يطيل فى الركعة الثانية وهكذا فى العصر وهكذا فى الصبح. صحيح.

✤✤ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں تلاوت فرماتے جبکہ آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ تلاوت فرماتے اور آیت ہمیں سناتے پہلی رکعت میں جتنی لمبی قرأت فرماتے دوسری رکعت میں اتنی لمبی نہ فرماتے۔ ایسے ہی عصر میں

اور اسی طرح فجر میں کرتے۔

(٥٢٦) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی اللؤلؤی، نا ابو داود، نا عبداللّٰہ بن محمد، نا ھیثم، انا منصور عن الولید بن مسلم الھجیمی عن ابی الصدیق الناجی عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال حزرنا قیام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم فی الظھر والعصر فحزرنا قیامہ فی الرکعتین الاولیین من الظھر قدر ثلاثین آیۃ قدر الم تنزیل السجدۃ وحزرنا قیامہ فی الآخریین علی النصف من ذلک وحزرنا قیامہ فی الاولیین من العصر علی قدر الآخریین من الظھر وحزرنا قیامہ فی الآخریین من العصر علی النصف من ذلک. صحیح.

✤✤ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے نماز ظہر اور عصر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیام کا اندازہ کیا تو ہم نے اندازہ لگایا کہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام سورۃ "الم تنزیل السجدہ" کی تیس آیات کی مقدار جتنا ہوتا ہے اور دوسری دو رکعتوں میں اس سے آدھا ہوتا ہے جبکہ عصر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی آخری دو رکعتوں جتنا اور آخری دو رکعتوں میں اس سے آدھا ہوتا ہے۔

(٥٢٧) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی اللؤلؤی، نا ابو داود، نا موسی بن اسماعیل، نا حماد عن سماک بن حرب عن جابر بن سمرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کان یقرا فی الظھر والعصر بالسماء والطارق والسماء ذات البروج ونحوھا من السور.

✤✤ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر اور عصر کی نمازوں میں سورۃ طارق، سورۃ بروج اور انہی جیسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔

(٥٢٨) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاھر بن احمد، انا ابو اسحق الھاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن ابن شھاب عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ جبیر بن مطعم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ انہ قال سمعت رسول

اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم قرا فی المغرب بالطور۔ صحیح۔

✤✤ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۂ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(٥٢٩) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا يحيى بن بكير، نا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عبيدالله بن عبدالله عن عبدالله بن عباس عن ام الفضل بنت الحرث رضى الله تعالٰى عنها قالت سمعت النبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم يقراء فى المغرب بالمرسلات عرفا۔ صحيح۔

✤✤ حضرت ام فضل بنت حرث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۂ والمرسلات عرفا کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(٥٣٠) اخبرنا ابو عثمان الضبى، انا ابو محمد الجراحى، نا ابو العباس المحبوبى، نا ابو عيسى، نا عبدة بن عبدالله الخزاعى، نا زيد بن الحباب، نا حسين بن واقد عن عبدالله بن بريدة عن ابيه بريدة رضى الله تعالٰى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم يقراء فى العشاء بالشمس وضحاها ونحوها من السور۔

✤✤ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عشاء میں سورۂ والشمس وضحاھا اوراس جیسی دیگر سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔

(٥٣١) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد بن عبدالله النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا ابو الوليد، نا شعبة عن عدى قال سمعت البراء رضى الله تعالٰى عنه قال ان النبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم كان فى سفر فقراء فى العشاء فى احدى الركعتين بالتين والزيتون۔ صحيح۔

✤✤ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ دوران سفر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشاء کی دو رکعتوں میں سے ایک میں سورۂ والتین والزیتون تلاوت فرمائی۔

(٥٣٢) اخبرنا عبدالوهاب بن محمد الكسائي، انا عبدالعزيز بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، نا الربيع، انا الشافعي، انا ابن عيينة عن زياد بن علاقة عن عمه وهو قطبة بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقرا في الصبح والنخل باسقات. صحيح۔

❖❖ حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز فجر میں سورۂ والنخل باسقات کی تلاوت فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(٥٣٣) اخبرنا عبدالوهاب الكسائي، انا عبدالعزيز بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، انا الربيع، انا الشافعي، نا مسلم بن خالد وعبدالمجيد بن عبدالعزيز عن ابن جريج اخبرني محمد بن عباد بن جعفر اخبرني ابو سلمة بن سفيان وعبدالله بن عمرو العائذي عن عبدالله بن السائب رضي الله تعالىٰ عنه قال صلى بنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الصبح بمكة فاستفتح سورة المومنين حتىٰ اذا جاء ذكر موسى وهرون او ذكر عيسى اخذت النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سعلة فركع. صحيح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں ہمیں نماز فجر پڑھائی تو سورۂ المومنون سے ابتداء کی یہاں تک کہ جب حضرت موسیٰ وہارون علیہم السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانسی آ گئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع میں چلے گئے۔

(٥٣٤) اخبرنا عبدالوهاب الكسائي، انا عبدالعزيز الخلال، نا ابو العباس الاصم، انا الربيع، انا الشافعي، انا سفيان عن مسعر عن كدام عن الوليد بن سريع عن عمرو بن حريث رضي الله تعالىٰ عنه قال سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقرا في الصبح والليل اذا عسعس. صحيح۔

❖❖ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز فجر میں "سوره والليل اذا عسعس" تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(٥٣٥) اخبرنا عبدالواحد المليحي، نا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا ابو نعيم، نا سفيان عن سعد بن

ابراهيم عن عبدالرحمن بن هرمز عن ابی هريرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال كان النبی صلی اللّٰه تعالٰی عليه وسلم يقراء فی الفجر يوم الجمعة الم تنزيل وهل اتی علی الانسان. صحيح.

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جمعۃ المبارک کے دن نماز فجر میں ''سورۃ الم تنزیل اور سورۃ هل اتی علی الانسان'' تلاوت فرماتے تھے۔

(٥٣٦) اخبرنا عمر بن عبدالعزيز، انا القاسم بن جعفر، نا ابو علی اللولوی، نا ابو داؤد، نا حفص بن عمر، نا شعبة قال قلت لسليمان يعنی الاعمش ادعو فی الصلاة اذا مررت باية تخوف فحدثنی عن سعد بن عبيدة عن مستورد عن صلة بن زفر عن حذيفة رضی اللّٰه تعالٰی عنه انه صلی مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی عليه وسلم فكان يقول فی ركوعه سبحان ربی العظيم وفی سجوده سبحان ربی الاعلی وما مر باية رحمة الا وقف عندها فسال ولا باية عذاب الا وقف عندها فتعوذ. صحيح.

❖❖ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی تو آپ ﷺ نے رکوع میں ''سبحان ربی العظیم'' اور سجدوں میں ''سبحان ربی الاعلٰی'' کہا۔ اور جب بھی آیت رحمت تلاوت فرماتے تو وہاں ٹھہر کر رحمت کا سوال کرتے اور جب آیت عذاب تلاوت فرماتے تو وہاں ٹھہر کر پناہ مانگتے۔ (اللہ تعالیٰ سے)

(٥٣٧) اخبرنا عمر بن عبدالعزيز، انا القاسم بن جعفر، نا ابو علی اللولوی، نا ابو داود، نا عثمان بن ابی شيبة، نا جرير عن منصور عن ابی الضحی عن مسروق عن عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها قالت كان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی عليه وسلم يكثر ان يقول فی ركوعه وسجوده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفرلی يتاول القرآن. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ رکوع وسجود میں یہ کلمات بکثرت کہا کرتے تھے۔ ''سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفرلی'' یعنی اے اللہ! ہمارے پروردگار تیری ذات اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے۔ اے اللہ مجھے بخش دے۔

آپ ﷺ قرآن کریم کی تفسیر اوراس کی پیروی فرماتے۔(قرآن کریم میں ہے "فسبح بحمد ربك واستغفره" مترجم مدنی)۔

(۵۳۸) اخبرنا الامام الحسين بن محمد القاضي، انا ابو طاهر الزيادی، نا محمد بن عمر التاجر، نا السری بن خزيمة، نا المعلی بن اسد، نا سلام هو ابن ابی مطيع عن قتادة عن مطرف عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها ان النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم كان يقول فی ركوعه وسجوده سبوح قدوس رب الملائكة والروح. صحيح.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رکوع وسجود میں یہ کلمات کہا کرتے تھے۔"سبوح قدوس رب الملائكة والروح" .

(۵۳۹) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد بن عبدالله النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا بدل بن المحبر، نا شعبة حدثنی الحكم عن ابی ليلی عن البراء رضی الله تعالٰی عنه قال كان ركوع رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم وسجوده وبين السجدتين واذا رفع من الركوع ما خلا القيام والقعود قريبا من السواء. صحيح.

❖ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کا رکوع، سجدے، دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا اور جب رکوع سے سر اٹھاتے یہ سب سوائے قیام اور قعدہ کے تقریباً برابر ہوتے تھے۔

(۵۴۰) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا عبدالرحمن بن ابی شريح، انا ابو القاسم عبدالله بن محمد البغوی، نا علی بن الجعد، نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس رضی الله تعالٰی عنه قال كان رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم اذا قال سمع الله لمن حمده يقوم حتٰی نقول قد اوهم وبين السجدتين مثل ذلك وقال ما صليت خلف رجل اوجز صلاة من رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم فی تمام. صحيح.

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب "سمع الله

لمن حمدہ" کہتے تو اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ ہم کہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہم ہو گیا ہے اور دو سجدوں کے درمیان بھی اسی طرح کرتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ساری زندگی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر مختصر نماز کسی کے پیچھے ادا نہیں کی۔

(۵۴۱) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، انا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا عبدالله بن عبدالرحمن الدارمی، نا مروان بن محمد الدمشقی، نا سعید بن عبدالعزیز عن عطیة بن قیس عن قزعة عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا رفع راسه من الرکوع قال ربنا لك الحمد مل السموات والارض ومل ما شئت من شیء بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لك عبداللهم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منك الجد. صحیح.

✤✤ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے۔"اے ہمارے پروردگار! آسمانوں اور زمین کو جو بھر دے تیری اتنی تعریف کرتا ہوں اور بعد ازاں جو چیز تو چاہے اسے بھر دے تیری اتنی تعریف کرتا ہوں۔ تو ہی حمد وثناء اور بزرگی کے لائق ہے۔ جو (تیرے) بندے نے کہا تو ہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ ہم سب تیرے بندے تیرے غلام ہیں۔ اے اللہ! جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک دے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور تیرے سامنے تونگری کی تونگری کچھ کام نہ آئے گی۔

(۵۴۲) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی اللولوی، نا ابو داود، نا احمد بن السرح، انا ابن وهب اخبرنی یحیی بن ایوب عن عمارة بن غزیة عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یقول فی سجوده اللهم اغفرلی ذنبی کله دقه وجله اوله واخره علانیته وسره. صحیح.

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدوں میں یہ فرمایا کرتے تھے "اے اللہ! میرے تمام گناہ چھوٹے، بڑے، پہلے، بعد والے، ظاہری اور پوشیدہ سب بخش دے"۔

(یاد رہے کہ میرے مدنی تاجدار مکی سرکار رسول اکرم ﷺ تمام گناہوں اور لغزشوں سے منزہ اور پاک تھے۔ جن دعاؤں میں آپ ﷺ نے لغزشوں اور گناہوں کا ذکر فرمایا ہے وہ فقط تعلیم امت کیلئے ہیں۔ مترجم مدنی)

(٥٤٣) اخبرنا احمد بن عبدالله الصالحی، انا ابوبکر بن احمد بن الحسین الحیری، انا محمد بن احمد بن محمد بن معقل المیدانی، انا محمد بن یحیی، نا یزید بن هرون، انا شریك عن عاصم بن كلیب عن ابیه عن وائل بن حجر رضی الله تعالٰی عنه قال رایت النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم اذا سجد وضع رکبتیه قبل یدیه واذا نهض رفع یدیه قبل رکبتیه۔

✤✤ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب آپ ﷺ سجدہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھتے اور جب کھڑے ہوتے تو اپنے گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اوپر اٹھاتے۔

(٥٤٤) اخبرنا ابو سعد احمد بن محمد بن العباس الحمیدی، انا ابو عبدالله محمد بن عبدالله الحافظ، نا ابو عبدالله محمد بن یعقوب، نا علی بن الحسین الهلالی والسری بن خزیمة قالا، نا معلا بن اسد، نا وهیب عن عبدالله بن طاووس عن ابیه عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما ان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم قال امرت ان اسجد علی سبعة اعضاء علی الجبهة واشار بیده الیها والیدین والرکبتین واطراف القدمین ولا اکف الثوب ولا الشعر۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے یعنی پیشانی پر (آپ ﷺ نے ہاتھ کے ساتھ پیشانی کی طرف اشارہ فرمایا) اور دونوں ہاتھوں پر، دونوں گھٹنوں پر اور پاؤں کے کناروں پر اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کپڑے اور بالوں کو نہ اٹھاؤں۔ (یعنی انہیں بھی سجدہ کرنے دوں)۔

(٥٤٥) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی

اللولوی، نا ابو داود، نا محمد بن مسعود، نا یزید بن الحباب، نا کامل ابو العلاء حدثنی حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقول بین السجدتین اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ دوسجدوں کے درمیان یہ فرمایا کرتے تھے کہ ''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت عطا فرما، مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما''۔

(٥٤٦) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی اللولوی، نا ابو داود نا مسدد، نا ھشام عن خالد ھو الحذاء عن ابی قلابۃ عن مالک بن الحویرث رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ انہ رای النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان فی وتر من صلاتہ لم ینھض حتی یستوی قاعدا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ طاق رکعت میں ہوتے تو بالکل سیدھے بیٹھ کر ہی کھڑے ہوتے (یعنی ایک رکعت یا تین رکعت کے بعد قیام کیلئے کھڑے ہونے سے پہلے بالکل سیدھے ہوکر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے)۔

(٥٤٧) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبی، نا ابو عیسی، نا محمود بن غیلان ویحیی بن موسی قالا نا عبدالرزاق عن معمر عن عبید اللّٰہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا جلس فی الصلاۃ وضع یدہ علی رکبتہ ووضع اصبعہ التی تلی الابھام الیمنی یدعو بھا ویدہ الیسری علی رکبتہ باسطھا علیہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنا (دایاں) ہاتھ گھٹنے پر رکھتے اور دائیں انگوٹھے کے ساتھ ملی ہوئی انگلی اٹھا کر دعا فرمائی جبکہ بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر پھیلا کر رکھا۔

(٥٤٨) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاھر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد

بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا عبد بن حمید، نا یونس بن محمد، نا حماد بن سلمة عن ایوب عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالٰی عنهما ان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم کان اذا قعد فی التشهد وضع یده الیسری علی رکبته ووضع یده الیمنی علی رکبته الیمنی وعقد ثلاثة وخمسین واشار بالسبابة۔ صحیح۔

❁❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تو اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے اور ترپن کا اشارہ کرتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے۔ (ترپن کے اشارے سے یہ مراد ہے کہ خنصر، بنصر اور وسطٰی (انگلیاں) بند کرے اور سبابہ (شہادت کی انگلی) کو چھوڑ دے اور انگوٹھے کو سیدھا اس سے لگا دے)۔

(۵۴۹) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، انا ابراهیم بن محمد، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبة، نا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن عامر بن عبدالله بن الزبیر عن ابیه ابن الزبیر رضی الله تعالٰی عنهما قال کان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم اذا قعد یدعو وضع یده الیمنی علی فخذه الیمنی ویده الیسری علی فخذه الیسری واشار باصبعه السبابة ووضع ابهامه علی اصبعه الوسطی ویلقم کفه الیسری رکبته۔ صحیح۔

❁❁ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب (نماز میں تشہد میں) دعا مانگنے بیٹھتے تو دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ فرماتے اور انگوٹھا درمیانی انگلی پر رکھتے جبکہ بائیں ہتھیلی سے گھٹنا پکڑ لیتے۔

(۵۵۰) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبدالله النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا ابو الیمان، انا شعیب عن الزهری، انا عروة بن الزبیر عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها اخبرته ان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم کان یدعو فی الصلاة اللهم انی اعوذ-

بك من عذاب القبر واعوذبك من فتنة المسيح الدجال واعوذ بك من فتنة المحيا وفتنة الممات اللهم انى اعوذبك من الماثم والمغرم فقال له قائل ما اكثر ما تستعيذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث وكذب ووعد فاخلف. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نماز میں یہ دعا مانگا کرتے تھے ''اے اللہ! میں تجھ سے عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں، میں تجھ سے مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں، میں تجھ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری پناہ میں آتا ہوں گناہ سے اور قرضداری سے''۔ تو ایک کہنے والے نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ آپ ﷺ اکثر اوقات قرضداری سے کیوں پناہ مانگتے ہیں؟ تو فرمایا کہ جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔

(۵۵۱) اخبرنا احمد بن عبدالله الصالحی، انا احمد بن الحسن الحیری، نا ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم الشیبانی، نا احمد بن حازم، انا اسماعیل بن ابان، نا ابو معشر عن موسی بن عقبة عن عامر بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال كنت ارى صفحتى خدى النبى صلى الله تعالیٰ عليه وسلم اذا سلم عن يمينه وعن شماله السلام عليكم ورحمة الله. صحيح.

❖❖ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ اپنی دائیں اور بائیں جانب ''السلام علیکم ورحمتہ اللہ'' کہہ کر سلام پھیرتے تو میں آپ ﷺ کے رخساروں کی اطراف دیکھا کرتا تھا۔

(۵۵۲) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، نا ابو علی اللولوی، نا ابو داود، نا ابو الوليد الطيالسى، نا شعبة عن سماك بن حرب عن قبيصة بن هلب عن ابيه رضى الله تعالیٰ عنه انه صلى مع النبى صلى الله تعالیٰ عليه وسلم وكان ينصرف عن شقيه.

❖❖ حضرت قبیصہ بن ھلب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی تو آپ ﷺ نے دونوں جانب نگاہ پھیری (یعنی سلام پھیرتے

وقت)۔

(۵۵۳) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، انا جرير بن حازم، انا ابو رجاء عن سمرة بن جندب رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال کان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم اذا صلی صلاته اقبل علینا بوجهه. صحیح۔

❖ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز مکمل فرما لیتے تو ہماری طرف چہرہ مبارک کر کے بیٹھتے۔

☆☆☆

روک لے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور تیرے سامنے تونگر کو تونگری کچھ کام نہ آئے گی''۔

(۵۵۸) اخبرنا عبدالوهاب بن محمد الکسائی، انا عبدالعزیز بن احمد الخلال، انا ابو العباس الاصم، انا الربیع، انا الشافعی، انا ابراهیم بن محمد حدثنی موسی بن عقبة عن ابی الزبیر انه سمع عبدالله بن الزبیر رضی الله تعالٰی عنهما یقول کان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم اذا سلم من صلاته یقول بصوته الا علی لا اله الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر لا حول ولا قوة الا بالله ولا نعبد الا ایاه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا اله الا الله مخلصین له الدین ولو کره الکافرون۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو بآواز بلند یہ فرماتے تھے ''لا اله الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر لا حول ولا قوة الا بالله ولا نعبد الا ایاه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا اله الا الله مخلصین له الدین وله کره الکافرون''۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے بادشاہت اور اسی کیلئے حمد وثناء ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہ سے بچنا اور نیکی کی قدرت ہونا اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی ہے اور ہم اسی کی ہی عبادت کرتے ہیں۔ اسی کیلئے کرم اور فضل اور بہترین تعریف ہے۔ (اس) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کیلئے دین کو خالص کرتے ہیں اگرچہ کافر اسے ناپسند کریں۔

(۵۵۹) اخبرنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا ابوبکر بن مکرم، نا عبدالله القواریری، نا بشر بن منصور عن سعد عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة رضی الله تعالٰی عنه قال کان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم اذا صلی الصبح لم یبرح من مجلسه حتٰی تطلع الشمس حسناء۔

❖❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب نماز فجر ادا فرماتے تو اسی جگہ بیٹھے رہتے حتیٰ کہ سورج خوب اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔

اضافہ از مترجم

رفع الیدین اذا کبرو اذا رکع واذا رفع

تکبیر تحریمہ کے وقت اور رکوع میں جانے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا

عن عبد اللّٰہ بن عمر قال رایت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قام فی الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ وکان یفعل ذلک اذا رفع راسہ من الرکوع و یقول سمع اللّٰہ لمن حمدہ ولا یفعل ذلک فی السجود

حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے، انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔ یہاں تک کہ دونوں آپ کے کندھوں کے برابر ہو جاتے اور جب رکوع میں جانے کے لئے سر اٹھاتے تب بھی ایسا ہی کرتے اور فرماتے: سمع اللّٰہ لمن حمدہ اور آپ سجدوں کے بیچ میں رفع الیدین نہ کرتے۔

عن ابی قلابۃ انہ رای مالک بن الحویرث اذا صلی کبر ورفع یدیہ واذا اراد ان یرکع رفع یدیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفع یدیہ وحدث ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صنع ھکذا

حضرت ابو قلابہ سے مروی ہے کہ انہوں نے (صحابی رسول ﷺ) مالک بن حویرث کو دیکھا۔ جب وہ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو بھی اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی رفع الیدین کرتے اور بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

فوائد و مسائل:

ان احادیث سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واضح کیا ہے کہ حضور ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو

ہاتھ اُٹھاتے۔ اسی طرح جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی رفع الیدین فرماتے اور آپ ﷺ سجدہ میں جاتے وقت اور سجدہ سے اُٹھتے وقت رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

مسئلہ رفع یدین:

واضح ہو کہ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنے پر اجماع ہے لیکن رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرنے کے متعلق اختلاف ہے (حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ واحمد رحمۃ اللہ علیہ واسحٰق رحمۃ اللہ علیہ وابوثور رحمۃ اللہ علیہ وابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ ومالک رحمۃ اللہ علیہ وحسن بصری رحمۃ اللہ علیہ وابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ وعطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ وطاؤس رحمۃ اللہ علیہ ومجاہد رحمۃ اللہ علیہ قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ وسالم رحمۃ اللہ علیہ وقتادہ رحمۃ اللہ علیہ ومکحول رحمۃ اللہ علیہ وسعید بن جبیر وعبداللہ بن مالک وسفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ رفع یدین کے قائل ہیں) اور ان حضرات کی دلیل وہ احادیث ہیں۔ جن میں متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین فرمایا (جیسا کہ زیر عنوان حدیثوں میں مذکور ہے) احناف کا جواب یہ ہے کہ ہمیں تسلیم ہے کہ حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رفع یدین کیا لیکن سوال صرف کرنے کا نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ کیا حضور ﷺ نے رفع یدین کو ہمیشہ کے لئے باقی رکھا؟ تو جہاں تک دلائل کا تعلق ہے اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ابتداء میں رفع یدین کیا جاتا تھا مگر اس کے بعد منسوخ ہو گیا اور وہ احادیث جو قائلین رفع یدین پیش کرتے ہیں ان میں اسی منسوخ فعل کا ذکر ہے۔

(ثانیا: یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ رفع یدین کے متعلق حضور ﷺ کی کوئی قولی حدیث نہیں ملتی۔ جتنی ملتی ہیں وہ سب کی سب فعلی ہیں لیکن رفع یدین کی ممانعت پر قولی وفعلی دونوں طرح کی حدیثیں ملتی ہیں اور حضور ﷺ نے اپنے قول وعمل سے بڑی وضاحت کے ساتھ رفع یدین کا ضابطہ بتایا ہے کہ اتنے مقامات پر رفع یدین ہونی چاہیے اور اس میں رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کا ذکر نہیں ہے جس کی وجہ سے رفع یدین کی اہمیت اور کم ہو جاتی ہے)...... واضح ہو کہ رفع یدین کی جائے یا نہ کی جائے۔ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ جس پر اکھاڑے قائم کئے جائیں اور ایک دوسرے پر زبانِ طعن دراز کی جائے۔ یہ ایک فروعی مسئلہ ہے۔ اور فروعات میں غلو وتشدد جائز نہیں ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یہ ہے کہ رفع یدین منسوخ ہے۔

دلائل نسخ:

"عن جابر بن سمرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای قوماً رفعوا ایدیھم فقال قد رفعوا ایدیھم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلٰوۃ"۔

(ابوداؤد)

''حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ ہاتھ اُٹھاتے ہیں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ ہاتھ اٹھاتے ہیں۔گویا یہ سرکش گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ نماز میں سکون کرو''۔

۲) اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو نماز میں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا اور منع فرمایا۔جس سے ثابت ہوا کہ رفع یدین سنت نہیں بلکہ منسوخ ہے۔لیکن اس موقع پر کہا جاتا ہے کہ ان دونوں حدیثوں سے رکوع میں جاتے اور رکوع سے اُٹھتے وقت جو رفع یدین کی جاتی ہے اس کی ممانعت نہیں کی گئی۔ بلکہ بوقتِ سلام جو رفع یدین کی جاتی ہے اس کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت جابر ابن سمرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

سلام والی حدیث:

(الف)"صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکنا اذا سلمنا قلنا بایدینا السلام علیکم فنظر الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما شانکم تشیرون بایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اذا سلم احدکم فلیلتفت الی صاحبہ ولا یومی بیدہ"۔

''میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ہم ایسا کیا کرتے تھے کہ جب سلام پھیرتے تو السلام علیکم کہتے وقت ہاتھوں سے اشارہ کرتے تھے۔پس ہماری طرف رسول اللہ ﷺ نے دیکھا اور فرمایا۔تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو جیسے سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہل رہی ہوں۔دیکھو جب تم میں سے کوئی شخص سلام پھیرے تو اپنے برابر والے کی طرف رُخ کرے اور ہاتھ سے ہرگز اشارہ نہ کرے''۔

ایک دوسری روایت کا ٹکڑا ہے:

ب) انما یکفی احدکم ان یضع یدیہ علی فخذیہ ثم یسلم علی اخیہ من علی یمینہ

وشمالہ"۔

"یہ بات کافی ہے ہر ایک کے لئے کہ اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے پھر سلام پھیرے دائیں ہاتھ والے بھائی کی طرف اور اپنے بائیں ہاتھ والے کی طرف"۔

ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر ہوتی ہے پس ثابت ہوا کہ حضور ﷺ نے جس رفع یدین کو منع فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو لوگ سلام پھیرتے وقت ہاتھوں کو اٹھا کر اشارہ کرتے تھے..... لیکن یہ جواب نہیں بلکہ محض ایک مغالطہ ہے۔

ہمیں یہ تسلیم ہے کہ ان دونوں حدیثوں میں جن پر ہم نے (الف و ب کا نشان دیا ہے) بے شک بوقت سلام لوگ جو ہاتھ اٹھاتے تھے ان کی ممانعت کی گئی ہے لیکن جو حدیثیں احناف پیش کرتے ہیں وہ سلام کے وقت رفع یدین کے متعلق ہے ہی نہیں بلکہ وہ تو نماز میں رفع یدین کی ممانعت کے متعلق ہیں۔ چنانچہ ہم وہ دونوں حدیثیں دوبارہ پیش کرتے ہیں۔ بغور پڑھئے۔ حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں:

رفع یدین کی ممانعت والی حدیث:

۱) "قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰۃ"۔ (مسلم۔ابوداؤد،نسائی ترمذی)

"فرمایا کہ حضور تشریف لائے اور ہمیں رفع یدین کرتے ہوئے پا کر) فرمایا کہ مجھے کیا ہو گیا کہ میں تمہیں اس طرح رفع یدین کرتے ہوئے پاتا ہوں۔ جیسا کہ گھوڑوں کی دُمیں ہلتی ہیں۔ تم نماز میں سکون کرو"۔ (رفع یدین نہ کیا کرو)

۲) "عن جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن رافعوا ایدینا فی الصلوٰۃ فقال ما بالھم رافعین ایدیھم فی الصلوٰۃ کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰۃ"۔ (نسائی،ابوداؤد ومسلم)

"حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ہم پر تشریف لائے کہ ہم نماز میں رفع یدین کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کیا ہو گیا۔ ان کو نماز میں رفع یدین کرتے ہیں؟ جیسے گھوڑوں کی دُمیں ہلتی ہیں۔ تم نماز میں سکون کرو"۔ (رفع یدین نہ کیا کرو)

اور نہایا میں ہے:

"وحین رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقوامًا یرفعون ایدیھم فی الصلوٰۃ عند الرکوع وعند رفع الراس فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس فاسکنوا فی الصلوٰۃ". (نہایا)

"جب دیکھا نبی ﷺ نے کہ رفع یدین کرتے ہیں نماز میں رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اس پر حضور نے فرمایا۔ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں رفع یدین کرتے ہیں جیسا کہ گھوڑوں کی دُمیں ہلتی ہیں تم نماز میں سکون کرو"۔

اب سلام والی اور رفع یدین کی ممانعت والی حدیثوں پر غور کیجئے کہ یہ دونوں ایک ہی موقع کی اور ایک ہی حکم رکھتی ہیں یا دونوں کا مفہوم اور حکم جدا جدا ہے؟

سلام والی حدیث میں ہے۔ صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور رفع یدین کی ممانعت والی حدیث میں ہے: خرج علینا رسول اللہ علیہ وسلم نحن رافعوا ایدینا فی الصلوٰۃ" . ہم نماز میں رفع یدین کر رہے تھے کہ حضور ﷺ تشریف لائے (یعنی ہم علیحدہ علیحدہ نمازیں پڑھ رہے تھے اور اس نماز میں رفع یدین کر رہے تھے کہ (حضور ﷺ باہر سے تشریف لائے)۔

سلام والی حدیث میں ہے کہ فکنا اذا سلمنا قلنا بایدینا السلام علیکم (ہم ایسا کرتے تھے کہ جب سلام پھیرتے تو السلام علیکم کہتے وقت ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے)۔

اور رفع یدین کی ممانعت والی حدیث میں ہے:"فقال ما بالھم رافعین ایدیھم فی الصلوٰۃ کانھا اذناب خیل شمس" . (باہر سے حضور ﷺ تشریف لائے) اور فرمایا کیا ہو گیا ان کو وہ نماز میں رفع یدین کرتے ہیں جیسے سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہل رہی ہوں۔

سلام والی حدیث میں ہے۔"فنظر الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ماشانکم تشیرون بایدیکم کانھا اذناب خیل شمس"۔ (یعنی ہم حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے (سلام کے وقت) حضور ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ تشیرون بایدیکم (کہ ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو جیسے سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہل رہی ہوں)۔

اور رفع یدین کی ممانعت والی حدیث میں ہے۔"اُسکنوا فی الصلوٰۃ"۔ نماز میں سکون کرو یعنی رفع یدین نہ کرو۔ سلام والی حدیث میں ہے: اذا سلم احدکم فلیلتفت الی صاحبہ ولا

یومی بیدہ...... اور ایک روایت میں ہے: انما یکفی احدکم ان یضع یدیه علی فخدیه ثم یسلم علی اخیه من علی یمینه وشماله۔ کہ جب تم میں سے کوئی سلام پھیرے تو اپنے ساتھی کی طرف متوجہ ہو کر السلام علیکم کہے اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔ تمہارے لئے یہ کافی ہے کہ اپنے ہاتھ رانوں پر رکھو۔ پھر سلام پھیرو پہلے اپنے دائیں والے بھائی پر اور پھر بائیں والے بھائی پر۔

اور رفع یدین کی ممانعت والی حدیث میں ''اُسکنوا فی الصلوٰۃ'' ہے کہ تم نماز میں رفع یدین مت کرو بلکہ سکون اختیار کرو۔ غرضیکہ انصاف و دیانت کے ساتھ دونوں حدیثوں پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ دونوں حدیثوں علیحدہ علیحدہ حکم رکھتی ہیں دونوں مختلف واقعوں کے متعلق ہیں۔ اس لیے یہ کہنا درست نہیں ہے کہ رفع یدین کی ممانعت والی حدیث میں بوقت سلام رفع یدین کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ اوپر کی تفصیل سے ظاہر ہے کہ وہ حدیث جس میں بوقت سلام اشارہ کرنے کی ممانعت ہے وہ الگ ایک حدیث ہے اور اس میں نماز کے اندر رفع یدین کا ذکر تک نہیں ہے۔ بلکہ سلام کے وقت اشارہ کرنے سے منع کیا گیا ہے اور سلام سے خروج عن الصلوٰۃ ہوتا ہے۔ یعنی سلام پھیرنے سے آدمی نماز سے خارج ہوتا ہے اور رفع یدین کی ممانعت والی حدیث میں اس رفع یدین سے ممانعت ہو گئی ہے جو نماز کے اندر کی جاتی تھی جس پر (رافعوا ایدینا فی الصلوٰۃ) اور اسکنوا فی الصلوٰۃ کے الفاظ نصِ صریح ہیں۔ غرضیکہ اس تشریح سے آفتاب نیمروز کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ رفع یدین کی ممانعت والی حدیث میں اس رفع یدین کی ممانعت کی گئی ہے جو رکوع کو جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت کی جاتی تھی۔ لہٰذا واضح ہوا کہ رفع یدین کا حکم منسوخ ہے۔

چنانچہ عینی نے عبداللہ بن زبیر سے روایت کی:

۱) انه رای رجلا یرفع یدیه فی الصلوٰۃ عند الرکوع وعند رفع راسه من الرکوع فقال له لا تفعل فان هذا شئی فعله رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثم ترک

(عینی ج ۲ ص ۷)

''کہ آپ نے ایک شخص کو رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھ اُٹھاتے دیکھا۔ تو فرمایا ایسا نہ کیا کرو۔ کیونکہ یہ وہ کام ہے جو حضور ﷺ نے پہلے کیا تھا پھر چھوڑ دیا''۔

دارقطنی نے ابن مسعود سے روایت کی:

۲) ''قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیه وسلم و مع ابی بکر و عمر فلم یرفعوا

ایدیهم الا عند التکبیرۃ الاولیٰ فی افتتاح الصلوٰۃ''۔ (دارقطنی ص ۱۱۱)
''کہ میں نے حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کے ساتھ نمازیں پڑھیں۔
ان حضرات نے تکبیرِ اولیٰ کے سوا کسی اور جگہ ہاتھ نہیں اٹھائے''۔
طحاوی و ابن ابی شیبہ نے حضرت مجاہد سے روایت کی:

۳) ''قال صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع یدیه الا فی التکبیرۃ الاولیٰ من الصلوٰۃ''۔
''کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے نماز میں پہلی تکبیر کے سوا کسی اور جگہ ہاتھ نہیں اٹھائے''۔
طحاوی نے حضرت اسود سے روایت کی:

۴) ''قال رأیت عمر بن خطاب رفع یدیه فی اول التکبیر ثم لا یعود''۔ (بیہقی)
''کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر بن الخطاب نے صرف اول تکبیر میں ہاتھ اٹھائے پھر نہیں''۔
اور امام محمد بسند صحیح عاصم بن کلیب سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ:

۵) ''ان علیا کان یرفع یدیه اذا فتتح الصلوٰۃ ثم لا یعود''۔
''حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم شروع نماز میں رفع یدین کرتے پھر باقی نماز میں نہیں''۔
امام زیلعی نے کہا کہ مجاہد سے مروی ہے:

۶) ''قال خدمت ابن عمر عشر سنین فما رایتهٗ یرفع یدیه فی شئی من صلوٰۃ الا فی التکبیرۃ الاولیٰ''۔ (نور الانوار: ص ۱۶۱)
''انہوں نے کہا میں نے ابن عمر کی دس برس تک خدمت کی تو میں نے ان کو نماز میں سوائے پہلی تکبیر کے کسی اور جگہ رفع یدین کرتے نہیں دیکھا''۔

۷) ''وعن ابن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنه ان العشرۃ المبشرۃ ما کانوا یرفعون ایدیهم الا فی افتتاح الصلوٰۃ''۔ (عینی: ج ۳)
''حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ عشرہ مبشرہ رفع یدین نہیں کرتے تھے مگر شروع نماز میں''۔
ان احادیث و آثار سے واضح ہوا کہ رفع یدین سنت باقیہ نہیں ہے اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنا منسوخ ہے یہی وجہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبر و فاروق اعظم و علی مرتضیٰ و ابن

عمرو عشرہ مبشرہ و دیگر صحابہ کرام و تابعین عظام نے رفع یدین کو ترک کر دیا تھا نیز اس سلسلہ کی چند حدیثیں یہ بھی ہیں۔

ممانعت رفع یدین کی حدیثیں:

ترمذی اور داؤد۔ نسائی و ابن ابی شیبہ نے حضرت علقمہ سے روایت کی:

"قال قال انا ابن مسعود الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الامرۃ واحدۃ مع تکبیر الافتتاح و قال ترمذی ھذا حدیث حسن"۔

''کہ ایک دفعہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود نے فرمایا میں تم کو حضور کی نماز پڑھ کر دکھاؤں۔ پس آپ نے نماز پڑھی۔ اس میں سوائے تکبیر تحریمہ کے اور کہیں ہاتھ نہیں اٹھائے''۔

اس حدیث کے سب راوی ثقہ ہیں ابن حزم نے اس کو صحیح کہا ہے۔ بعض محدثین نے عاصم بن کلیب پر کچھ کلام کیا ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ ثقہ ہیں۔ نسائی و یحییٰ بن معین نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ امام مسلم نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ امام مسلم نے ان سے روایت کی۔ ابن حبان نے ان کو ثقات میں شمار کیا۔ ابوحاتم نے انہیں صالح کہا۔ (علامہ فیض پوری)

امام طحاوی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

"عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود"۔

''وہ حضور سے روایت کرتے کہ آپ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر کبھی نہیں اٹھاتے''۔

ابوداؤد نے حضرت براء ابن عاذب سے روایت کی ہے کہ:

"قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حین افتتح الصلوٰۃ ثم لم یرفعھما حتی انصرف"۔

''میں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز شروع کی تو دونوں ہاتھ اٹھائے۔ پھر نماز سے فارغ ہونے تک نہ اٹھائے۔

ابن ابی شیبہ نے بھی حضرت براء سے اسی مضمون کی حدیث روایت کی:

حدیث نمبر ۸ تا ۱۴ کو حاکم و بیہقی نے حضرت ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔

"عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال یرفع الایدی فی سبع مواطن عند افتتاح الصلوٰۃ واستقبال القبلۃ والصفا والمروۃ والموقفین والجمرتین"۔

''کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا سات جگہ ہاتھ اٹھائے جائیں۔ نماز شروع کرتے وقت کعبہ کے سامنے منہ کرتے وقت صفا و مروہ پہاڑ پر دو موقف منیٰ و مزدلفہ اور جمروں کے سامنے''۔

اسی مضمون کی حدیث بزار نے حضرت ابن عمر سے ابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے بیہقی نے ابن عباس سے۔ طبرانی و بخاری نے کتاب المفرد میں ابن عباس سے بھی روایت کی ہے...... اس حدیث میں رفع یدین کا ایک ضابطہ بتا دیا گیا کہ صرف سات مواقع ہیں جہاں رفع یدین کی جائے اور اس میں سے ایک مقام نماز میں پہلی تکبیر کے وقت ہے اس کے علاوہ نماز میں کہیں بھی رفع یدین مشروع نہیں ہے۔

بیہقی وطحاوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

"انہ کان یرفع یدیہ فی التکبیرۃ الاولیٰ من الصلوٰۃ ثم لا یرفع فی شئی"۔

''کہ آپ نماز میں پہلی تکبیر پر ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ پھر کسی موقع پر ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے''۔

ابوداؤد نے حضرت براء سے روایت کیا۔

"ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ الی قریب من اذنیہ ثم لا یعود"۔

''کہ حضور علیہ السلام جب نماز شروع فرماتے تو کانوں کے قریب تک ہاتھ اٹھاتے پھر ایسا نہیں کرتے''۔

بطور نمونہ یہ چند حدیثیں پیش کی گئیں جن میں قولی و فعلی دونوں طرح کی حدیثیں موجود ہیں اور جن سے آفتاب نیمروز کی طرح واضح ہوتا ہے کہ رفع یدین اب مشروع نہیں ہے اور احناف کا مسلک بفضلہٖ تعالیٰ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

قرأت خلف الامام

حدیث لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب پر مکمل بحث اور اس سے حضرت امام شافعی کے استدلال کے جوابات:

بخاری شریف کی اس حدیث سے حضرت عبداللہ بن مبارک، اوزاعی۔ امام مالک، شافعی، و احمد و اسحٰق و ابوثور و داؤد علیہم الرحمۃ نے یہ استدلال فرمایا کہ مقتدی کے لئے سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم مطلق ہے امام مقتدی اور منفرد سب کو شامل ہے۔

خواہ نماز جہری ہو یا سری۔ بہرصورت مقتدی کے لئے سورہ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے اور اگر سورہ فاتحہ نہیں پڑھے گا تو نماز ہوگی ہی نہیں۔ کیونکہ حدیث میں ''لا'' قرأت کی نفی کے لئے ہے...... لیکن امام شافعی کا استدلال درست نہیں اور اس کے متعدد معقول جوابات ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے۔

جواب اول: قرآن مجید میں ہے: فاقرؤا ما تیسر من القرآن یعنی قرآن سے جو تمہیں آسان ہو پڑھو۔ اس آیت میں أوفی ما یطلق علیه القرآن کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تو اگر قرأت کو سورۂ فاتحہ کے ساتھ مقید کر دیا جائے تو یہ مطلق پر زیادتی ہوگی اور یہ ناجائز ہے کیونکہ یہ نسخ ہے لہٰذا مطلق قرآن پاک کا پڑھنا فرض قرار پائے گا اور یہ بات طے شدہ ہے کہ اس آیت میں قرآن پڑھنے کے متعلق جو حکم ہے وہ نماز سے متعلق ہے پس مذکورہ بالا حدیث کا عموم قرآن کا معارض ہے لہٰذا سورہ فاتحہ کی خصوصیت ثابت نہیں ہوگی

جواب دوم: اور جب قرآن کی رو سے نماز میں مطلق قرآن کا پڑھنا فرض قرار پایا تو اب ضروری ہے کہ حدیث کو قرآن کے تابع کیا جائے خصوصاً اسی صورت میں جبکہ حدیث محکم نہ ہو بلکہ محتمل ہو اور یہ حدیث محتمل ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں لانفی فضیلت اور نفی کمال کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے کہ حدیث میں آیا۔

۱) لا صلوة لجار المسجد الا فی المسجد
کہ مسجد کے ہمسایہ کی نماز نہیں ہوتی مگر مسجد میں

تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر اس نے گھر میں نماز پڑھ لی۔ تو ہوگی ہی نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے والا مسجد کی فضیلت سے محروم ہو جائے گا اسی طرح قرآن مجید کی اس آیت میں انھم لا ایمان لھم میں وجود ایمان کی نفی ہے۔ کیونکہ یہ بھی فرمایا ہے وان نکثو ایمانھم من بعد عھدھم اور اس کے بعد فرمایا: لا تقاتلون قومًا نکثوا ایمانھم بلکہ معنی آیت یہ ہیں لا ایمان لھم موثوقًا ...... اسی طرح جامع صغیر میں تقریباً دو سو حدیثیں ایسی ہیں جن میں لفظ لا استعمال ہوا ہے کیا ہر جگہ لفظ لانفی ذات کے لئے استعمال ہوگا ولہٰذا حدیث زیر بحث میں لانفی ذات کے لئے نہیں ہے بلکہ نفی کمال کے لئے ہے اور مطلب حدیث یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی۔ چنانچہ وہ حدیث جس میں لفظ خداج آیا ہے، وہ ہمارے جواب کی مؤید ہے یعنی حضور ﷺ نے فرمایا:

''من صلی صلوةً لم یقرأ فیھا بأم القرآن فھی خداج''۔

''جس نے نماز پڑھی اور سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز خداج ہے''۔

خداج بالفتح کے معنی ناقص و ناتمام کے ہیں لہٰذا حدیث مذکورہ میں بھی لانفی کمال کے لئے ہی ہے۔

(جواب دوم: حدیث **لا صلوٰۃ** الخ سے یہ ہی تو ثابت ہوتا ہے کہ ہر نمازی کو نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنی ضروری ہے اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص مقتدی ہو تو امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔ لہٰذا جب امام الحمد پڑھے۔ تو گویا مقتدی نے بھی الحمد پڑھ لی۔ اگرچہ حکماً ہی پڑھی اور حضور کا ارشاد بھی یہ ہی ہے۔

"فقرأۃ الامام له قرأۃ"۔

''امام کا پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے''۔

اب اگر مقتدی بھی الحمد پڑھے تو تکرار قرأت لازم آئے گی جو غیر مشروع ہے اور منافی حکم آیت اذا قرأ القرآن ہے)

(جواب سوم: یہ کہ حدیث لا صلوٰۃ الخ کا تعلق منفرد سے ہے مقتدی سے نہیں۔ جیسا کہ احمد بن حنبل[1] و دیگر محققین نے فرمایا: ترمذی شریف ج ا، ص نمبر ۵۰ اور ابوداؤد جلد اول ص ۱۳۹ پر ہے:

"واما احمد بن حنبل فقال معنی قول النبی لا صلٰوۃ لمن لم یقرٔ بفاتحة الکتاب اذا کان وجده واحتج. بحدیث جابر حیث قال من صلی رکعة لم یقرٔفیها بام القرأن فلم یصل الا ان یکون وراء الامام الخ"۔

''امام احمد بن حنبل نے فرمایا: حضور کا یہ ارشاد کہ اس کی نماز نہیں جس نے فاتحہ نہیں پڑھی۔ اس کا تعلق منفرد سے ہے یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی اکیلا نماز پڑھے اس کو سورہ فاتحہ پڑھنی ضروری ہے مقتدی کو نہیں اور انہوں نے حدیث جابر سے استدلال کیا جس کا مضمون یہ ہے کہ جو کوئی رکعت بغیر الحمد کے پڑھے تو نماز نہ ہوگی مگر یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ دیکھو جابر بن عبداللہ جو صحابی رسول ہیں۔ انہوں نے حدیث لا صلٰوۃ لمن لم یقرٔ بفاتحة الکتاب کا یہ مطلب متعین کیا کہ یہ حکم تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے ہے''۔ (ترمذی وابوداؤد)

الغرض! جب خود حضور ﷺ نے یہ فرما دیا کہ امام کا پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے تو پھر قرأۃ خلف

---

[1] واضح ہو کہ امام احمد حنبل کے متعلق ایک روایت یہ ہے کہ وہ قرأت خلف الامام کے قائل نہیں تھے اور تو اور سیدنا امام شافعی علیہ الرحمۃ بھی ۵۰ سال تک جہری نمازوں میں عدم قرأت کے قائل رہے اور جب مصر تشریف لائے تو اپنی وفات سے دو سال قبل سری و جہری دونوں قسم کی نمازوں میں قرأت خلف الامام کے قائل ہوئے

الامام کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ چنانچہ سیدنا امام اعظم علیہ الرحمۃ، امام ابو یوسف ومحمد واحمد فی روایۃ
عبد اللہ بن وہب واشہب کا یہ ہی مسلک ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کو نہ سورہ فاتحہ پڑھنی چاہئے اور نہ
قرآن کا کوئی اور حصہ اور یہ بات جہری وسری دونوں نمازوں کے لئے ہے۔

مسئلہ قرأت خلف الامام:

احناف کا مسلک یہ ہے کہ مقتدی کو امام کے پیچھے قرآن شریف پڑھنا ممنوع ہے نماز خواہ جہری ہو
یا سری مقتدی بہرصورت سنے اور چپ رہے۔ احناف کے دلائل یہ ہیں یہ مسئلہ اگرچہ مختلف فیہ ہے اس
میں اختلاف کی گنجائش بھی ہے لیکن ہمیں اس بحث سے صرف یہ واضح کرنا ہے کہ احناف صرف رائے
اور قیاس کے پابند نہیں ہیں۔ جیسا کہ بعض متعصب غیر مقلدین الزام رکھتے ہیں بلکہ احناف نے جو
مسلک اختیار کیا ہے اس کی بنیاد بھی کتاب وسنت ہی ہے۔ اور انہوں نے کتاب وسنت کی روشنی میں
دیانت داری کے ساتھ جو کچھ سمجھا ہے اس پر عمل کرتے ہیں۔

"واذاقری القران فاستمعو اله وأنصتوا لعلکم ترحمون"۔

''جب قرآن پڑھا جائے تو سنو اور چپ رہو تا کہ تم رحم کئے جاؤ''۔

اس آیت میں ''استمعو اوانصتو'' امر کے صیغے ہیں اور یہ حکم مطلق ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ
جب بھی قرآن پڑھا جائے خواہ نماز میں بہرصورت سامع کے لئے چپ رہنا اور سننا لازم و واجب
ہے۔ نماز دو طرح کی ہوتی ہے جہری جس میں امام بلند آواز سے قرآن پڑھتا ہے لہٰذا جہری میں سننا
اور چپ رہنا دونوں پر عمل ہوگا۔ سرّی جس میں امام آہستہ قرأت کرتا ہے اس میں چونکہ سننا ممکن نہیں
اس لئے ''أنصتوا'' پر عمل ہوگا یعنی چپ رہنا اور امام چونکہ سری وجہری دونوں نمازوں میں قرآت کرتا
ہے لہٰذا مقتدی کے لئے دونوں قسم کی نمازوں میں خاموش رہنا ہوگا۔

ابتداء اسلام میں بحالت نماز دنیاوی بات چیت کر لیتے تھے اور امام کے پیچھے مقتدی قرآت بھی
کرتے تھے مسلم باب تحریم الکلام فی الصلوۃ میں ہے صحابہ کرام فرماتے ہیں۔

"کنانتکم فی الصلوۃ یکلم الرجل صاحبه وهو الی جنبه فی الصلوۃ حتی
نزلت وقوموا للّٰہ قانتین فامرنا بالسکوت ونهینا عن الکلام" (مسلم)

''ہم لوگ بحالت نماز باتیں کرلیا کرتے تھے ایک شخص اپنے ساتھی سے بحالت نماز گفتگو کر لیتا۔ حتیٰ
کہ آیت قوموا للّٰہ الخ نازل ہوئی (کہ اللہ تعالیٰ کے لئے اطاعت کرتے ہوئے کھڑے ہو) اس

پر ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور گفتگو سے منع کیا گیا۔"

"عن مجاهد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم تقرء في الصلوة فسمع قراءة فتى من الانصار فنزل واذا قرى القران فاستمعو اله وانصتوا" (بیہقی)

"حضور ﷺ قرات فرما رہے تھے کہ آپ نے ایک انصاری نوجوان کو قرآن پڑھتے سنا تو اس وقت یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی اذا قرئ القران الخ کہ جب قرآن پڑھا جائے تو سنو اور چپ رہو"۔

ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ آیت قوموا للہ کے نزول کے بعد بحالت نماز گفتگو کرنے سے منع کر دیا گیا اور آیت اذا اقرئ القرآن الخ کے نزول کے بعد قرأت خلف الامام کی ممانعت ہوگئی۔

تفسیر عماد بن کثیر نے لکھا

"قال علي بن طلحة عن ابن عباس واذا قرى القرآن الخ يعني في الصلوة المضزوضة"۔

"حضرت ابن عباس نے فرمایا آیت اذا قری الخ فرض نماز کے بارے میں نازل ہوئی"۔

تفسیر معالم التنزیل:

"میں علامہ بغوی نے تحریر فرمایا کہ ذهب جماعة الى انها في القراة في الصلوة"۔

"ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ یہ آیت در بارہ قرآت نماز نازل ہوئی ہے"

اس کے بعد امام بغوی نے دوسرے اقوال لکھ کر اخیر میں فیصلہ دیا ہے

"والاول اولٰى وهو انها في القراة في الصلوة"۔

"اور اوّل قول اولیٰ ہے یعنی یہ کہ یہ آیت در بارہ قرآت نماز نازل ہوئی ہے"

تفسیر ابن عباس:

"واذا قرى القران في الصلوة المكتوبة فاستمعوا له الى قراته وانصتوا لقراته" (تنویر مقباس)

"جب فرض نماز میں قرآن پڑھا جائے تو اس کی قرات کو سنو اور قرآن کی قرات کے وقت خاموش رہو"۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ ابن کثیر نے لکھا کہ جب اللہ عزوجل نے قرآن مجید کو لوگوں کے لئے ہدایت و رحمت اور بصیرت قرار دیا تو قرآن مجید کی حرمت و تعظیم کے لئے اس کی تلاوت کے وقت خاموش رہنے کا حکم دیا

جیسا کہ کفارِ قریش اور مشرکین کا قول تھا کہ قرآن مت سنو الخ ''ولکن یتاکد ذالك فی الصلوۃ المکتوبۃ اذا جھر الامام بالقراۃ کما رواہ مسلم الخ''

لیکن یہ حکم یعنی (فاستمعوا وانصتوا) فرض نماز میں جبکہ امام جہری قرازت کرتا ہو مؤکد ہے جیسا کہ حدیث مسلم میں حضور ﷺ نے فرمایا۔ امام اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ قرات کرے تو تم چپ رہو۔

''عن ابی العالیۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صلی بأ صحابہ فقرا اصحابہ فنزلت ھذہ الایۃ فسکت القوم و قرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ''(ابن کثیر)

''ابو العالیہ کہتے ہیں کہ جب حضور علیہ السلام اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے اور قرات کرتے تو صحابہ بھی آپ کے پیچھے قرات کرتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی پھر قوم تو چپ ہوگئی اور صرف حضور قراۃ فرماتے تھے۔

ان تفاسیر سے یہ واضح ہوا کہ یہ آیت دربار قرات نماز نازل ہوئی اور مقتدیوں کو قراء خلف الامام سے منع کیا گیا۔ (رہا یہ سوال کہ ایک آیت کے متعدد شانِ نزول ہوتے ہیں۔ مفسرین نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ آیت خطبہ و وعظ اور امام کے پیچھے جہراً قرأت کی ممانعت کے لئے نازل ہے۔ اگرچہ اس کے متعدد جواب ہیں مگر اصولی بات یہ ہے کہ مذکورہ بالا شان نزول سے آیت کا دربارہ، قرأت نماز نازل ہونے کی نفی تو نہیں ہوتی۔ ثانیاً: استدلال کرنے والا تو قرآن پاک کے نظم و معنی سے استدلال کرتا ہے لہٰذا آیت کا مفہوم و اطلاق قرأت خلف الامام کی ممانعت کے لئے کافی ہے)۔

حدیث فقرأۃ الامام لہ قرأۃ کو صحابہ کرام کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے:

''قال من صلی خلف الامام فان قرأۃ الامام لہ قرأۃ''۔

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے''۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مقتدی کو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ امام کا پڑھنا مقتدی کے کے لئے کافی ہے۔ واضح ہو کہ اس حدیث کو صحابہ کرام کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے یعنی جابر بن عبد اللہ ابن عمر۔ ابوسعید خدری۔ ابوہریرہ۔ ابن عباس و انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اور حدیث جابر کے متعدد صحیح طرق ہیں۔ جو ایک دوسرے کی مزید تقویت کا باعث بنتے

ہیں۔ اور ان سب طرق کو علامہ عینی رضی اللہ عنہ نے ج ۳، ص ۶۵ تا ص ۶۸ تک ذکر کیا ہے۔

قرأت خلف الامام کی ممانعت اسّی صحابہ کرام سے مروی ہے:

علامہ عینی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ قرأۃ خلف الامام سے اسّی صحابہ کرام نے منع فرمایا جن میں علی مرتضٰی اور عبادلہ ثلاثہ (ابن عمر، ابن عباس و ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی شامل ہیں اور دس صحابہ کرام قرأۃ خلف الامام سے شدت کے ساتھ منع کرتے تھے۔ جناب صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی مرتضٰی، عبد الرحمٰن بن عوف، سعد ابن ابی وقاص عبد اللہ بن مسعود، زید بن ثابت، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ لہٰذا ان جلیل القدر اکابر صحابہ کا قرأۃ خلف الامام کی ممانعت پر اتفاق کرنا بمنزلہ اجماع ہی کے ہے۔ اسی لئے صاحب ہدایہ علیہ الرحمۃ نے (باعتبار اتفاق الاکثر) یہ تحریر فرمایا ہے کہ ترک قرأۃ خلف الامام پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔ (عینی ج ۳، ص ۶۲)

احادیث درباره ممانعت قرأۃ خلف الامام: قرأۃ خلف الامام کی ممانعت پر کثیر حدیثیں وارد ہوئیں جن میں سے چند یہ ہیں:

"عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلّى باصحابه فلما قضى صلٰوته اقبل عليهم بوجهه فقال اتقرء ون خلف امامكم و الامام يقرٔ فقالها ثلاث مراتٍ فقالو انا لنفعل فقال لا تفعلوا". (طحاوی ص ۱۲۸)

"حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھی نماز کے بعد آپ نے صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم امام کے پیچھے پڑھتے ہو۔ حالانکہ امام بھی پڑھتا ہے (تین مرتبہ فرمایا) انہوں نے عرض کی ہاں ہم امام کے پیچھے پڑھتے ہیں حضور نے فرمایا نہ پڑھا کرو"۔

امام بیہقی نے حضرت عمر سے روایت کیا کہ حضور علیہ السلام نے نماز ظہر پڑھی:

"فقرأ رجل من الناس في نفسه فقال هل قرٔ معي احد منكم قاله ثلاثا فقال الرجل نعم يا رسول الله انا كنت اقرأ فقال اقول مالي انازع القران اما يكفي احدكم قرأة امامه انما جعل الامام ليوتم به فاذا قرٔ فانصتوا". (بیہقی)

"تو ایک آدمی نے اپنے جی میں قرأت کی۔ اس پر حضور نے فرمایا کیا میرے ساتھ تم میں سے کسی نے قرأت کی۔ تین بار فرمایا۔ ایک شخص نے عرض کی میں نے قرأت کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی کہتا تھا کہ قرآن میں جھگڑا کیا جا رہا ہوں کیا تم کو امام کی قرأت کفایت نہیں کرتی۔

امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے جب وہ قرأت کرے تو تم چپ رہو''۔
اس حدیث سے واضح ہوا کہ سری نماز میں بھی مقتدی کو خاموش رہنا چاہئے نیز یہ کہ جس شخص نے قرأۃ خلف الامام کی تھی اس نے اپنے جی میں کی تھی تو اس حدیث میں سری نمازوں میں امام کے پیچھے اپنے جی میں پڑھنے کی ممانعت بھی واضح ہوئی)

"عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان له امام فقرأة الامام له قرأة"۔ (طبرانی و دارقطنی)

''حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا امام کا پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے''۔

"عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان له امام فقراة الامام له قرأةٌ"۔ (ابن ماجہ وموطا)

حضرت جابر سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جس کے لئے امام ہو۔ تو امام کا قرآن پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے۔

محمد ابن منیع اور امام ابن ہمام نے کہا (یہ اسناد صحیح ہے علی شرط الشیخین اور اس کے راوی بخاری و مسلم کی شرط پر ہیں نیز اسی کو امام محمد نے کتاب الاثار میں مفصل درج کیا ہے۔ مفصل حدیث یہ ہے:

"عن جابر بن عبد الله الانصاری قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجل خلفه یقرأ فجعل رجلٌ من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ینهاهٗ عن القرأة فی الصلٰوة فقال اتنهانی عن القرأة خلف نبی صلی الله علیه وسلم فتنازعا حتی ذکر ذالك النبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم من صلی خلف امام فان قرأة الامام له قرأة"۔ (کتاب الاثار)

''جابر بن عبداللہ انصاری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ اور ایک آدمی آپ کے پیچھے پڑھتا تھا تو ایک صحابی نے اس شخص کو منع کیا۔ اس نے کہا تو مجھے نبی ﷺ کے پیچھے پڑھنے سے منع کرتا ہے؟ ان دونوں کا آپس میں تنازعہ ہوا۔ حتیٰ کہ اس واقعہ کی حضور علیہ السلام کو اطلاع ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو تحقیق امام کی قرأت اس (مقتدی) کی قرأت ہے''۔

"عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من صلی

رکعة فلم یقرأ بفاتحة الکتاب فلم یصل الّا وراء الامام"۔ (طحاوی ودارقطنی)

''حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ جس شخص نے ایک رکعت (میں بھی) فاتحہ نہ پڑھی۔ اس کی نماز کامل نہیں۔ مگر امام کے پیچھے (یعنی امام کے پیچھے قرأت نہیں)''۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے موقوفاً روایت کیا اور کہا حسن صحیح ہے اور امام دارقطنی وطحاوی نے مرفوعاً روایت کیا۔ اسی طرح یحیٰ بن سلام اور اسماعیل سدی نے اس کو مرفوعاً روایت کیا اور یہ دونوں صدوق ہیں۔ نیز ذیل اللآلی ص ۱۰۱ میں بھی یہ حدیث مرفوعاً درج ہے۔

"عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظهر فجعل رجل یقرء خلفه بسبّح اسم ربك الاعلی فلما انصرف قال ایکم قرء او ایکم القاری قال رجل انا فقال ظننت ان بعضکم خالجنیها"۔

''عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ تو ایک آدمی نے آپ کے پیچھے سبح اسم ربك الاعلی پڑھی۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا کس نے پڑھا؟ یا کون پڑھنے والا ہے تو ایک آدمی نے عرض کی۔ میں ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تحقیق میں نے خیال کیا کہ تم میں سے کسی نے مجھے خلجان میں ڈالا۔

اس حدیث کو امام نسائی نے باب ترك القرأه خلف الامام فیما لم یجهر فیه میں ذکر کیا۔ یعنی جن نمازوں میں سرّی قرات کی جاتی ہے ان نمازوں میں قرات خلف الامام کے ترک کے باب میں اس حدیث کو درج کیا۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ سری نمازوں بھی امام کے پیچھے قرات نہیں کرنی چاہیے۔

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ:

"قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یصلی بالناس ورجل یقرء خلفه فلما فرغ قال من ذالذی یخالجنی سورة کذافنها هم عن القراة خلف الامام"

(دارقطنی ص ۱۲۴)

حضور علیہ السلام لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور ایک آدمی آپ کے پیچھے قرات کر رہا تھا جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے خلجان میں ڈالنے والا کون تھا؟ تو آپ نے ان کو امام کے پیچھے قرات کرنے سے منع فرمایا۔

"عن ابی الاحوص عن عبد اللّٰہ قال کانوا یقرء ون خلف النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال خلطتم علی القراۃ"۔ (طحاوی ص ۱۱۸ طبرانی والبزاز اسنادہ حسن، آثار السنن ص ۸۷)

"ابو الاحوص سے روایت ہے کہ لوگ حضور علیہ السلام کے پیچھے نماز میں قرأت کرتے تھے اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے مجھ پر قرأت خلط ملط کر دی"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذاکبر فکبروا اذا قرأ فانصتوا"۔(نسائی)

"حضور علیہ السلام نے فرمایا امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے تو جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو"۔

مسلم شریف باب التشہد میں ہے کہ ابوبکر نے سلمان سے پوچھا کہ حدیث ابو ہریرہ کیسی ہے تو انہوں نے کہا ھو صحیح یعنی واذا قرئ فانصتوا یہ حدیث کہ جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو صحیح حدیث ہے۔

امام بیہقی نے ابو سعید خدری سے روایت کیا:

"سالت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الرجل خلف الامام لا یقرء شیئاً یجزیہ قال نعم"۔

"میں نے حضور علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا امام کے پیچھے قرأت نہ کرے کیا اس کو کفایت کرتا ہے حضور نے فرمایا: ہاں"۔

دار قطنی نے حضرت علی سے روایت کی کہ:

"قال رجل للنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اقرأ خلف الامام اوانصت قال بل انصت فانہٗ یکفیک"۔ (دار قطنی)

"ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے سوال کیا امام کے پیچھے قرأت کروں یا خاموش رہوں۔ حضور نے فرمایا خاموش رہو امام تیرے لئے کافی ہے"۔

امام طحاوی نے حضرت جابر سے مرفوعاً روایت کیا کہ:

"لا تقرء خلف الامام فی شئی من الصلٰوت"۔

''حضور علیہ السلام نے فرمایا: امام کے پیچھے کچھ قرأت نہ کرو نمازوں میں''۔
امام بیہقی نے کتاب القراۃ میں حضرت ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا کہ:
"ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نہی عن القراۃ خلف الامام"۔
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام کے پیچھے قرأت سے منع فرمایا''۔
ابن اکیمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ:
"صلی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم باصحابہ صلوٰۃ نظن انہا الصبح فقال ہل قرء منکم احدٌ قال رجل انا قال انی اقول ما لی أنازع القران"۔

(احمد و ترمذی، نسائی و ابن ماجہ)

''حضور علیہ السلام نے نماز پڑھائی ہمارا گمان ہے کہ وہ فجر کی نماز تھی۔ اس کے بعد فرمایا تم میں سے کسی نے قرأت کی ہے؟ ایک شخص نے عرض کی ہاں میں نے قرأت کی ہے اس پر آپ نے فرمایا میں بھی کہتا تھا کہ قرآن میں جھگڑا کیا جا رہا ہوں''۔
بیہقی نے حضرت ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا:
"من کان لہ امام فلا یقرء ون فان قرء تہ لہ قرأۃ"۔
''جس کے لئے امام ہو وہ امام کے ساتھ کچھ نہ پڑھے۔ تحقیق قرأۃ امام کی مقتدی کے لئے قرأت ہے''۔
حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"یکفیك قرأۃ الامام خافت او قرء"۔ (دار قطنی ۱۲۶)
''تیرے لئے امام کا پڑھنا کافی ہے جہری نماز ہو یا سری''۔
حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا:
"کل صلوٰۃٍ لا یقرء فیہا بام الکتاب فہی حداج الاصلوٰۃ خلف امام"۔ (بیہقی)
''ہر وہ نماز جس میں فاتحہ نہ پڑھی جائے ناقص ہے مگر وہ نماز جو امام کے پیچھے پڑھی جائے''۔
شعبی سے روایت ہے کہ:
"قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا قرءۃ خلف الامام"۔ (دار قطنی، بیہقی)
''حضور علیہ السلام نے فرمایا: امام کے پیچھے کوئی قرأت نہیں''۔

صحابہ کرام و تابعین عظام کے قرأۃ خلف الامام کے متعلق ارشادات:

صحابہ کرام و تابعین عظام کی ایک جماعت نہ صرف یہ کہ وہ قرأت خلف الامام کی قائل نہ تھی بلکہ اس سے منع بھی کرتی تھی چنانچہ عبداللہ بن زید بن اسلم اپنے والد سے راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ

"کان عشرۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینھون من القراۃ خلف الامام اشد النھی"۔ (عینی ج ۳)

دس صحابہ رسول قرأت خلف الامام سے سختی کے ساتھ منع فرمایا کرتے تھے۔

حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی مرتضیٰ، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص ابن مسعود، زید بن ثابت، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم

صدیق اکبر: "عن موسی بن عقبہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر وعثمان کانو ینھون عن القرءۃ خلف الامام"

موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر، عمر، عثمان نے قرأۃ خلف الامام سے منع فرمایا ہے۔

حضرت فاروق اعظم:

"قال لیت فی فم الذی یقرء خلف الامام حجرا"۔ (موطا محمد)

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کاش جو امام کے پیچھے قرأت کرے اس کے منہ میں پتھر ہوں"۔

حضرت علی مرتضیٰ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا

"من قرء خلف الامام فلیس علی فطرۃ"۔ (موطا)

"جو امام کے پیچھے قرأت کرے وہ دین فطرت پر نہیں ہے"۔

"عن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ وجھہ قال من قرأ خلف الامام فقد اخطأ"۔ (رواہ ابن ابی شیبہ، عبدالرزاق فی مصنفھما)

"علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس نے خطا کی"۔

عبداللہ بن عمر

"عن ابن عمر قال اذا صلی احدکم خلف الامام فحسبہ قراۃ الامام واذا صلی وحدہ فلیقرء قال وکان عبد اللہ لا یقرء خلف الامام"۔ (موطا امام مالک)

''حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں جب تم امام کے پیچھے نماز پڑھو تو تمہیں امام کی قرأت کافی ہے اور جب اکیلے نماز پڑھو تو پھر قرأت کرو نافع نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر امام کے پیچھے قرأۃ نہیں کرتے تھے''۔

"قال من صلی الامام کفته قرأته"۔ (موطا:ص۹۴)

''جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے اس کو امام کی قرأت کافی ہو گی''۔

عبداللہ بن مقسم کہتے ہیں کہ:

"انه سال عبد اللّٰه بن عمرو زید بن ثابت وجابر بن عبد اللّٰه فقالو لا یقرء خلف الامام فی شیء من الصلٰوت"۔ (طحاوی)

میں نے عبداللہ بن عمرو زید بن حارث و جابر بن عبداللہ صحابیوں سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: کہ امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت نہ کی جائے''۔

"ان ابن عمر کان ینهی عن القراۃ خلف الامام"۔ (عبدالرزاق، جوہرالنقی ص۱۵۵)

''حضرت ابن عمر قرأت خلف الامام سے منع فرمایا کرتے تھے''۔

"عن ابن زکوان عن زید بن ثابت و ابن عمر کانا لا یقرأن خلف الامام"۔ (عبدالرزاق، جوہرالنقی ص۱۵۵)

''زکوان سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت وعبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے''۔

"واخرج ایضاعن ابن عمر انه سئل عن القرأۃ خلف الامام قال تکفیك قرأۃ الامام"۔ (سند احمد: ج۲،ص۴۹)

''حضرت ابن عمر سے قرأت خلف الامام کے متعلق پوچھا گیا۔تو آپ نے فرمایا تجھے امام کی قرأت کافی ہے''۔

حضرت ابن عباس ابوحمزہ کہتے ہیں کہ:

"قلت لابن عباس اقرٔ والامام بین یدی فقال لا"۔ (طحاوی)

''میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ کیا میں اس صورت میں قرأت کروں جبکہ امام میرے آگے ہو آپ نے فرمایا نہیں''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا:

"قالت لیت الذی یقرء خلف الامام ملئ فوہ ترابا"۔ (طحاوی ص ۱۲۹)

"کاش کہ جو امام کے پیچھے پڑھتا ہے اس کا منہ مٹی سے بھر اجائے"۔

"قال انصت القراۃ فان فی الصلوۃ شغلا وسیکفیک ذلک الامام"۔

(عینی ج ص ۶۷ طحاوی وطبرانی وابن ابی شیبہ عبدالرزاق)

"حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا قرأت کے واسطے خاموش رہو۔ تحقیق نماز میں شغل ہے اور بے شک قرأت کے لئے تجھے امام کافی ہے"۔

"واخرج عن علقمة بن قیس ان عبد اللہ ابن مسعود کان لا یقرء خلف الامام فیما یجہر فیہ وفیما یخافت فیہ الاولیین ولا فی الاخریین واذا صلی وحدہ قرأ فی الاولیین بفاتحة الکتاب و سورة ولم یقرء فی الاخریین شئیا"۔

"علقمہ بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود امام کے پیچھے نہیں پڑھتے تھے نہ جہری نمازوں میں نہ سری نمازوں میں۔ نہ پہلی دو رکعتوں میں نہ پچھلی دو رکعتوں میں اور جب اکیلے نماز پڑھتے تو پہلی دو رکعتوں میں الحمد و سورہ پڑھتے اور پچھلی دو رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھتے تھے"۔

اس سے واضح ہوا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے اور یہ بھی کہ پچھلی دو رکعتوں میں قرأت واجب نہیں ہے یہ ہی وجہ ہے کہ حضرت ابن مسعود جب اکیلے نماز پڑھتے تو پچھلی دو رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھتے تھے۔

سعد بن وقاص:

"قال وددت ان الذی یقرء خلف الامام فی فیہ جمرة"۔

(موطا امام محمد وابن ابی شیبہ وعبدالرزاق عینی ج ص ۶۷)

"حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھے یہ پسند ہے کہ جو امام کے پیچھے قرأت کرے اُس کے منہ میں چنگاری ہو"۔

حضرت ابو دردا:

"عن کثیر بن مرہ عن ابی الدرداء قال قام رجل فقال یا رسول اللہ فی کل صلوۃ قرانٌ۔ قال نعم فقال رجل من القوم وجب ھذا فقال ابو الدرداء یا

کثیر وانا الی جنبه لا اری الامام اذا امّ القوم الا قد کفاهم"۔

(دار قطنی ص۱۲۹، طحاوی: ص۱۲۷)

"ابودردا کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہر نماز میں قرآن ہے؟ حضور نے فرمایا ہاں..... تو قوم میں سے ایک شخص نے کہا یہ واجب ہو گیا۔ تو ابودردا نے کہا اے کثیر اور میں اس کے پہلو میں تھا۔ میں نہیں دیکھتا امام کو وہ امامت کرے۔ مگر اس کی قرأت (مقتدیوں کو) کافی ہو گی"۔

دیکھئے حضرت ابودرداء صحابی امام کی قرأت مقتدیوں کے لئے کافی قرار دے رہے ہیں اور فی کل صلوٰۃ قران کا مطلب انہوں نے یہ ہی سمجھا کہ امام کی قرأت مقتدیوں کے لئے کافی ہے۔ فافہم

حضرت زید بن ثابت:

"انه سال زید ابن ثابت عن القرأة مع الامام فقال لا قرأة مع الامام فی شیء"۔ (مسلم باب سجود التلاوۃ)

عطاء بن یسار نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ قرأت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: امام کے ساتھ بالکل قرأت جائز نہیں۔

قال من قرءَ خلف الامام فلا صلوٰة له (مؤطا ص۱۰۰)

"حضرت زید بن ثابت نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے پڑھے اس کی نماز نہیں"۔

علقمہ بن قیس:

"قال لان اغض علی جمرة احب الی من ان اقرء خلف الامام"۔ (موطا ص۹۸)

"علقمہ تابعی کہتے ہیں کہ مجھے آگ کی چنگاری منہ میں رکھنی امام کے پیچھے قرأت کرنے سے زیادہ محبوب ہے"۔

ولید بن قیس:

"اقرء خلف الامام فی الظهر والعصر قال لا"۔ (ابن ابی شیبہ) (آثر السنن ص۹۰)

"ولید بن قیس کہتے ہیں میں نے سوید بن غفلہ (تابعی یا صحابی) سے پوچھا کہ کیا میں ظہر وعصر میں امام کے پیچھے قرأت کروں تو انہوں نے کہا نہیں"۔

ابن سیرین:

"قال لا اعلم القرأة خلف الامام من السنة"۔ (ابوبکر بن ابی شیبہ، آثار السنن: ص۹۰)

"حضرت ابن سیرین نے کہا کہ میں قرأت خلف الامام کو سنت نہیں سمجھتا"۔

یہ تمام احادیث و آثار امام کے پیچھے قرأت کی ممانعت پر نص صریح ہیں۔ اور اگر عقلاً دیکھا جائے تو وہ بھی یہ چاہتی ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔

دلائل عقلیہ:

۱) اگر مقتدی کے لئے سورہ فاتحہ کا پڑھنا فرض ہوتا تو جو شخص رکوع کی حالت میں امام کو پاتا ہے وہ رکعت کو نہ پاتا۔ حالانکہ یہ بات سب کے نزدیک متفقہ ہے کہ اگر امام رکوع میں چلا گیا اور کوئی شخص تکبیر تحریمہ کہہ کر ایک تسبیح کی مقدار قیام کر کے امام کے ساتھ رکوع میں چلا گیا۔ اور سورہ فاتحہ نہیں پڑھ سکا تو اس نے رکعت کو پالیا۔ اس سے واضح ہوا کہ امام کی قرأت مقتدی کے لئے کافی ہے ورنہ اگر فرض رہ جائے تو نماز نہیں ہوتی۔

۲) دربار شاہی میں جب کوئی وفد حاضری دیتا ہے تو آداب دربار سب بجا لاتے ہیں۔ مگر عرض معروض صرف ان کا لیڈر ہی کرتا ہے اسی طرح باجماعت نمازی بارگاہ الٰہی میں وفد کی شکل میں حاضری دیتے ہیں نماز کے ارکان رکوع وسجود و قیام وغیرہ سب ادا کرتے ہیں کہ یہ دربار کے آداب ہیں اسی طرح تسبیح التحیات وغیرہ سب پڑھتے ہیں کہ یہ دربار خداوندی کا سلام ہے لیکن تلاوتِ قرآن پاک صرف امام ہی کرتا ہے کیونکہ عرض ومعروض کا حق صرف امام کو ہے پھر جس طرح کسی وفد کے امام کا کلام وفد کے تمام افراد کا کلام سمجھا جاتا ہے اسی طرح نماز میں امام کا قران پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے۔

۳) حدیث مسلم سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورہ کا پڑھنا بھی ضروری ہے اور قائلین بھی یہ مانتے ہیں کہ مقتدی امام کے پیچھے یہ سورہ نہ پڑھے تو جیسے سورہ میں امام کی قرأت کافی ہے فاتحہ میں بھی کافی ہونی چاہئے۔ لہٰذا مقتدی کو نہ فاتحہ پڑھنی چاہئے اور نہ کوئی صورت۔

چند سوالات کے جوابات:

اس سلسلہ میں چند شبہات پیش کئے جاتے ہیں جو زیادہ تر موجودہ وغیر مقلد حضرات کی طرف سے کئے گئے ہیں ان کے مختصر جوابات یہ ہیں۔

۱) آیت واذا قرئ القران کا تعلق جمعہ کے خطبہ سے ہے جیسا کہ بعض مفسرین نے لکھا ہے لہٰذا آیت میں جمعہ کے خطبہ کے وقت خاموشی سے قرآن سنیں۔

۲) یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے بوقت تلاوت قرآن مشرکین شور مچایا کرتے تھے انہیں حکم دیا گیا کہ وہ خاموشی سے قرآن سنیں۔

۳) بعض مفسرین نے یہ بھی لکھا کہ بعض مقتدی حضور کے پیچھے جہراً (بلند آواز) سے قرآن مجید پڑھتے تھے اس کی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی اور مقتدی کی جہری قرأت کی ممانعت پر سب کا اتفاق ہے۔ (رسالہ فاتحہ خلف الامام مصنفہ عبدالقادر صاحب روپڑی)

جواب ترتیب وار:

۱) یہ سورہ مکیہ ہے اور جمعہ کی نماز و خطبہ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں شروع ہوئی ایسی صورت میں آیت کا تعلق خطبہ سے کیونکر ہو سکتا ہے

۲) قرآن مجید کی تلاوت بھی عبادت ہے کفار پر کوئی عبادت واجب نہیں۔ لہٰذا قرآن کے سننے کا وجوب بغیر ایمان لائے ان پر کیسے ہوگا۔ لہٰذا یہ غلط ہے کہ آیت میں خطاب کفار کو ہے ثانیاً آیت کا دوسرا ٹکڑا اس امر پر نص صریح ہے کہ اس میں خطاب صرف مسلمانوں کو ہے آخر میں فرمایا **لعلکم ترحمون** تا کہ تم پر رحمت کی جائے اور کافر خواہ سارا قرآن ہی حفظ کر لے اور روزانہ تلاوت کرے یا سنے جب تک ایمان نہ لائیگا اس وقت تک رحمت کا مستحق ہو ہی نہیں سکتا۔

۳) اگر کسی مفسر نے ایسا لکھا ہے تو ہمیں مضر نہیں کیونکہ کسی آیت کا حکم شانِ نزول کے ساتھ خاص نہیں ہو جاتا۔ شان نزول اگر خاص بھی ہو تو بھی حکم عام رہتا ہے اور استدلال کرنے والا قرآن پاک کے نظم و معنی سے استدلال کرتا ہے یہ آیت اور اس میں استماع و انصات کا حکم مطلق ہے کسی کے ساتھ خاص نہیں ہے لہٰذا آیت کا حکم سب کو شامل ہوگا تو اگر بالفرض آیت خطبہ یا جہر سے ممانعت کے لئے بھی نازل ہوئی ہو تو پھر بھی حکم خاص نہیں ہوگا اور آیت عموم و اطلاق جیسے خطبہ و جہراً قرأت کی ممانعت کریگا اسی طرح آہستہ قرأت کی بھی ممانعت کریگا۔ غرضیکہ آیت کا عموم و اطلاق مقتدی کو سری و جہری نمازوں میں بھی چپ رہنے کا حکم دیتا ہے۔ رہا یہ سوال کہ کیا یہ آیت قرأت خلف الامام کی ممانعت کے لئے نازل ہوئی ہے تو یہ ہم گذشتہ اوراق میں متعدد حدیثوں سے ثابت کر چکے ہیں۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ظہر کی نماز پڑھائی اور آپ کے پیچھے ایک مقتدی نے **سبح اسم ربك** پڑھی اور حضور نے اس پر انکار فرمایا۔

سوال: ترمذی میں عبادہ بن صامت کی روایت میں صریح طور پر حضور نے فرمایا ہے: قال لا

تقرء وا الا بام القرآن کہ امام کے پیچھے صرف سورہ فاتحہ پڑھا کرو۔ اس حدیث سے صاف وصریح طور پر واضح ہوا کہ مقتدی کو صرف سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیے۔

جواب: اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور لکھا ہے کہ حسن ہے اسی طرح سے بہت سے علماء نے اس کو صحیح کہا اور بہتوں نے ضعیف چنانچہ علامہ زیلعی لکھتے ہیں: فاضعفه احمد وجماعة یعنی اس حدیث کو امام حنبل اور ایک جماعت نے ضعیف قرار دیا۔ اور یحیٰی بن معین نے تصریح کی کہ جملہ استثنائیہ اس حدیث کا صحیح نہیں پس اس حالت اختلاف میں ہمیں خود بھی تحقیق کرنی چاہیے۔

اس حدیث کے طریق اسناد میں محمد بن اسحاق بن یسار جو حدیث کا راوی ہے خود مختلف فیہ ہے حضرت یحیٰی بن قطان جن کی جلالت سارے ائمہ نے نہ صرف تسلیم کی بلکہ یہاں تک کہا کہ جس کو یحیٰی چھوڑ دیں گے ہم بھی چھوڑ دیں گے نے محمد بن اسحاق کے متعلق لکھا ہے اشہد ان محمد بن اسحاق کذاب اور سلیمان تیمی نے بھی اس کو کذاب کہا اور سیدنا امام مالک نے دجال کہا و میزان الاعتدال اور دارقطنی نے کہا اس کے ساتھ حجت پکڑنا صحیح نہیں اور نسائی نے کہا قوی نہیں۔ (حاشیہ عبد العلی بحر العلوم بر مسلم مطبوعہ نول کشور ص ۴۴)

اور قاعدہ یہ ہے کہ جب کسی شخص کو چند لوگ ثقہ و عادل کہیں اور چند اس کو ضعیف اور ناقابل استناد قرار دیں۔ اور کوئی شخص اسباب جرح کا عارف تفصیلی وجوہات کی بنا پر اس کو ضعیف کہے تو اعتبار ضعف کا ہوگا جیسا کہ علامہ ابن حجر نے نخبۃ الفکر میں تصریح فرمائی ہے کہ:

”والجرح مقدم على التعديل واطلق ذلك جماعة ولكن محله ان صدر مبيناً من عارف باسبابه لانه ان كان غير مفسر لم يقدح فيمن ثبت عدالته وان صدر من غير عارف بالاسباب لم يعتبر به ايضاً“۔ (نخبۃ الفکر)

”جرح تعدیل پر مقدم ہے اور ایک جماعت نے اس بات کو عام رکھا ہے لیکن اس کا موقع یہ ہے کہ جب وہ جرح تفسیر کے ساتھ اس شخص سے صادر ہوئی ہو جو اسباب جرح کا عارف ہے کیونکہ جرح غیر مفسر اس کے حق میں مضر نہیں جس کی عدالت ثابت ہو چکی ہو اسی طرح اگر ایسا شخص جرح کرے جو اسباب جرح کا عارف نہیں ہے تو اس جرح کا بھی کوئی اعتبار نہیں“۔

اور یہ مسلم ہے کہ حضرت یحیٰی بن قطان اسباب جرح کے عارف ہیں چنانچہ تہذیب میں ہے:

’قال ابراهيم بن محمد التيمى مارأيت اعلم بالرجال من يحيى القطان“۔

(تہذیب التہذیب: ص ۲۱۵)

''ابراہیم تیمی نے کہا میں نے یحیٰ قطان سے زیادہ کسی کو رجال کا جاننے والا نہیں پایا''۔
اسی طرح امام احمد بن حنبل نے فرمایا میں نے یحیٰ قطان کا مثل نہیں دیکھا۔ اور یہ بھی مسلم ہے کہ کذاب کا لفظ جرح مفسر ہے لہٰذا محمد بن اسحاق لامحالہ ضعیف اور غیر معتبر قرار پائے گا۔
اور قطع نظر اس کے محمد بن اسحاق کو تقریب میں مدلّس بھی لکھا ہے۔ (نہایہ جلد اول: ص۱۱۷)
اور مدلس ہونا ایک خاص قسم کا عیب ہے۔ علامہ عینی علیہ السلام نے لکھا۔
"وفي حديث عباده محمد بن اسحاق بن يسار وهو مدلّس"۔ (عینی ج۳)
حدیث عبادہ میں محمد بن اسحاق مدلس ہے۔
"قال النووی ليس فيه الا التدليس"۔ (نہایہ ج۱، ص۱۱۷)
اور یہ بھی مسلم ہے کہ مدلس جب لفظ عن سے روایت کرے تو یہ روایت متصل نہیں قرار پائے گی۔
اور حدیث عبادہ جو ترمذی وغیرہ میں مذکورہ ہے محمد بن اسحاق سے بلفظ عن مرقوم ہے لہٰذا یہ روایت منقطع ہوگی اور قابل حجت نہ رہے گی۔ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ:

"المدلس اذا قال عن فلان لا يحتج بحديثه عند جميع المحدثين مع انه قد كذبهٗ مالك و ضعفه احمد و قال لا يصح۔ الحديث عنه وقال ابو زرعة الرازی لا يقضی له بشئی"۔ (عینی ج۳)

''مدلس جب بلفظ عن فلاں روایت کرے تو اس کی حدیث تمام محدثین کے نزدیک قابل حجت نہ ہو گی...... اور پھر محمد بن اسحاق کو تو امام مالک نے کذاب اور امام احمد نے ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے حدیث لینا صحیح نہیں اور ابوزرعہ رازی نے اس کی کسی بات کا اعتبار نہیں کیا''۔

خلاصۂ کلام یہ کہ حدیث عبادہ بن صامت لائق استدلال نہیں ہے اور ممانعت کی صحیح احادیث و آثار کو چھوڑ کر ایک ضعیف حدیث کا سہارا لینے کی آخر ضرورت ہی کیا ہے؟)

"عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلے فسلّم على النبی صلى الله عليه وسلم فرد وقال ارجع فصل فانك لم تصل فرجع فصلی كما صلے ثم جاء فسلم على النبی صلى الله عليه وسلم فقال ارجع فصل فانك لم تصل ثلاثا فقال والذی بعثك بالحق ما احسن غيره فعلّمنی فقال اذا قمت الى الصلٰوة فكبر ثم اقرا ما تيسر معك من القراٰن ثم اركع حتى تطمن راكعاً ثم ارفع حتى تعتدل قائماً ثم اسجد حتى

تطمئن ساجداً ثم ارفع حتی تطمئن جالسا وا فعل فی صلوتك كلها"۔

''حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے اس کو جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ: تو نے نماز نہیں پڑھی وہ گیا اور پھر پہلے کی طرح نماز پڑھی پھر آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا آپ نے فرمایا جا لوٹ جا اور نماز پڑھ: تو نے نماز نہیں پڑھی تین بار ایسا ہوا۔ آخر اس نے عرض کیا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا مجھ کو سکھلائیے آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہو پھر جو قرآن تجھ کو یاد ہے آسانی سے پڑھ سکے پڑھ پھر رکوع کر یہاں تک کہ تو رکوع کے اندر اطمینان پکڑے پھر سر اٹھا یہاں تک کہ تو بالکل برابر کھڑا ہو جائے پھر سجدہ کر اور سجدہ کے اندر اطمینان پکڑ، پھر سجدہ سے اٹھ؛ یہاں تک کہ تو بیٹھنے میں اطمینان حاصل کرے اسی طرح ساری نماز میں کرو''۔

فوائد و مسائل:

۱) اس حدیث کو امام بخاری نے صلوٰۃ و استیذان میں ذکر کیا اور مسلم و ابوداؤد و نسائی و ترمذی نے صلوٰۃ میں ذکر کیا۔

۲) یہ حدیث عنوان کے جزو یخافت کے مطابق ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے اس شخص کو نماز کا حکم دیا اور اس کی نماز نہاری (دن) کی تھی اور اصل یہ ہے کہ صلوٰۃ نہاریہ میں قرأت آہستہ کی جاتی ہے

آمین بالجہر

آمین دعا ہے اور قرآن نے آہستہ دعا مانگنے کی تلقین کی ہے:

آمین کا دعا ہونا قرآن مجید سے بھی ثابت ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک دعا کی۔ اور حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کہی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"قد اجیب دعوتکما"۔

''اللہ نے تم دونوں کی دعا قبول فرمائی''۔

دیکھئے دعا تو حضرت موسیٰ نے کی تھی اور حضرت ہارون نے صرف آمین کہی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ہارون علیہ السلام کی آمین کو بھی دعا قرار دیا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے۔...... اور دعا کو آہستہ مانگنے کا حکم دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اُدعوا ربکم تضرعًا وخفیة".

''اپنے رب سے عاجزی اور آہستہ سے دعا مانگو''۔

دوسری جگہ فرمایا کہ اے محبوب رسول جب لوگ تم سے میرے متعلق پوچھیں:

"فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان".

''تو ان سے بہت قریب ہوں جو مجھ سے دعا کرتا ہے اس کی دعا قبول کرتا ہوں''۔

اس دعا کا مقصود بھی یہ ہی ہے کہ دعا میں چیخنے چلانے اور آواز بلند کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اللہ عزوجل شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے لہٰذا دعا آہستہ مانگی جائے۔

علامہ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ادعوا ربکم تضرعًا وخفیة کی تفسیر میں لکھا کہ اخفاد دعا میں معتبر ہے اور اس پر متعدد دلائل ہیں۔ اول تو یہ ہی آیت کہ اس میں اللہ عزوجل نے دعا کو آہستہ مانگنے کا حکم دیا ہے اور ادعوا امر کا صیغہ ہے جس کا اوّل درجہ استحباب کا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد فرمایا انہ لا یحب المعتدین اللہ تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا یعنی جو دعا میں تضرع اور آہستگی اور اخفا کو ترک کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دوست نہیں رکھتا لہٰذا معنی آیت یہ ہوں گے جو لوگ دعا میں تضرع اور آہستگی کو اختیار نہیں کرتے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول نہیں فرمائے گا لہٰذا انه لا یحب المعتدین وعید شدید ہے ان لوگوں کے لئے جو آہستہ دعا نہیں کرتے اور دوسری دلیل حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا ہے جس کو قرآن مجید نے ذکر کیا اور ان کے اس فعل کی مدح فرمائی اذ نادٰی ربهٗ نداءً خفیًّا اور ان کی دعا بھی خفیہ تھی یعنی انہوں نے اپنی دعا یا کو سب سے چھپایا۔ اور صرف اللہ عزوجل کے حضور پیش کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی خفیہ دعا کرنے کی مدح فرمائی۔ اس سے واضح ہوا کہ آمین دعا ہے اور قرآن نے آہستہ دعا مانگنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا امام ومقتدی کو الحمد کے بعد آہستہ آمین کہنا مستحب ہے۔

"امن ابن الزبیر ومن وراء ہ حتی ان للمسجد للجة".

''اور عبد اللہ بن زبیر اور ان کے پیچھے والوں نے آمین کہی یہاں تک کہ مسجد میں آواز بلند ہوگئی''۔

لجۃ کے معنی صوت مرتفع کے ہیں یعنی آواز کا بلند ہو جانا۔ ویسے غیر مقلد حضرات اس کا ترجمہ (مسجد گونج گئی) کرتے ہیں اثر ابن زبیر سے آمین بالجہر کا استدلال متعدد وجوہ سے درست نہیں ہے اول اس روایت میں نماز کا ذکر نہیں ہے ممکن ہے خارج نماز تلاوت کی گئی ہو اور سوال نماز میں آمین بالجہر کا ہے۔ دوم مسجد اس صورت میں گونجتی ہے جبکہ اس کی عمارت پختہ ہو اور گنبد وغیرہ بھی ہو۔ مسجد

نبوی تو کچی مسجد تھی اور اس کی چھت چھپر کی تھی اس میں گونج پیدا نہیں ہوسکتی۔ سوم کسی بھی صحیح حدیث سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ صحابہ کرام نے حضور کی اقتدا میں نماز ادا کی ہو اور حضور امام ہوں اور انہوں نے بلند آواز سے آمین کہی ہو۔ اس طرح خلفاء اربعہ کا بلند آواز سے امین کہنا یا مقتدیوں کا خلفاء اربعہ کی اقتداء میں نماز پڑھنا اور بلند آواز سے آمین کہنا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے (جیسا کہ آئندہ صفحات میں تفصیلی بیان آئے گا) اگر ثابت ہے تو صرف اس قدر کہ کبھی حضور نے ذرا آواز کھینچ کر آمین کہی اور وہ بھی تعلیم امت کے لئے جیسا کہ علامہ ابن قیم نے زاد المعاد میں تصریح کی ہے اس کے علاوہ آمین کا دعا ہونا حدیث بخاری سے اور دعا کا خفیہ طور پر مانگنا قرآن پاک سے ثابت ہے۔ ایسی صورت میں اثر ابن زبیر واجب التاویل ہے اور اس کا محمل خارج نماز قرار دینا چاہئے۔

"وكان ابوهريرة ينادي الامام لا تفتني بامين"۔ (بخاری)

''اور حضرت ابوہریرہ امام کو آواز دے کر کہتے کہ ایسا نہ ہو کہ میری آمین جاتی رہے''۔

اس تعلیق کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا کہ حضرت ابوہریرہ بحرین میں موذن تھے تو آپ امام سے کہتے کہ جلدی نہ کرنا کہ میری آمین جاتی رہے۔ اس حدیث سے واضح ہوا کہ آمین کہنا سنت ہے اور صحابہ کرام کو آمین کہنے کا کیسا شوق تھا۔

آمین کہنے پر امت کا جماع ہے:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے قد اجتمعت الامة على ان المنفرد يومن (نووی ج۱، ص۱۷۰) اس پر امت کا اجماع ہے (سورہ فاتحہ کے بعد) منفرد آمین کہے۔

اور حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب تم سے ایک آمین کہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں۔

"فوافق احدهما الاخرى غفرله ما تقدم من ذنبه"۔ (مسلم ج۱ص۱۷۶)

''پس موافق ہوا ایک ان دونوں کی دوسری کو تو اس کے اگلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں''۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے ماتحت لکھا کہ دیگر احادیث یا تو امام کے بارے میں ہیں یا مقتدی یا دونوں کے متعلق لیکن اس حدیث کے لفظ (اذ قال احدکم) میں منفرد بھی داخل ہو جاتا ہے خلاصہ کلام یہ کہ امام ہو یا مقتدی یا اکیلا نماز پڑھنے والا سب کو الحمد کے بعد آمین کہنا سنت ہے باعثِ برکت موجب رحمت ہے:

"وقال نافع كان ابن عمر لا يدعه ويحضهم وسمعت منه في ذلك خبراً". (بخاری)

''اور نافع نے کہا کہ حضرت ابن عمر آمین کو نہیں چھوڑتے تھے بلکہ لوگوں کو اس کے کہنے کی رغبت دلاتے تھے اور میں نے اس کے متعلق ان سے ایک حدیث بھی سنی ہے''۔

اس حدیث سے بھی آمین کہنے کی اہمیت و مشروعیت ثابت ہوتی ہے کہ سیدنا ابن عمر آمین کہتے تھے اور لوگوں کو بھی آمین کہنے کی تلقین کرتے تھے۔ (۲) نیز اس حدیث سے آمین کہنے کی فضیلت تو ثابت ہوتی ہے مگر آمین بالجہر ثابت نہیں ہوتی۔

آمین کہنے کی فضیلت

"عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانه من وافق تامينه تامين الملئكة غفرله ما تقدم من ذنبه قال ابن شهابٍ وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول امين". (بخاری)

''حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے اور فرشتے (جو) آسمان پر آمین (کہا کرتے ہیں وہ بھی) کہیں اور پھر دونوں آمینیں موافق ہو جائیں تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں''۔

اس حدیث سے آمین کہنے کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی کہ آمین آہستہ کہی جائے کیونکہ فرشتے بھی آمین آہستہ کہتے ہیں۔ ان کی آمین ہمیں سنائی نہیں دیتی اور گناہوں کی معافی اسی کے لئے ہے جس کی آمین فرشتوں کی آمین کی طرح ہو...... واضح ہو کہ موافقت سے صرف موفقت فی الوقت مراد لینے پر حدیث میں کوئی دلالت نہیں ہے کیونکہ آمین کہنے کا وقت تو وہی ہے جب امام سورہ فاتحہ ختم کرتا ہے:

"جهر الماموم بالتامين".

''مقتدی کا پکار کر آمین کہنا''۔

"عن ابی هريره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قال الامام غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا امين فانه من وافق قوله قول الملئكة غفر له ما تقدم من ذنبه". (بخاری)

''حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولاالضالین کہے تو تم آمین کہو اس لئے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو

جائے گا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے"۔

یہ اور اسی مضمون کی متعدد حدیثوں سے جس میں (قال فقولوا کے الفاظ آتے ہیں۔ آمین بالجہر کا استدلال کیا جاتا ہے جس کی تقریر یہ ہے کہ قول کے ساتھ جب خطاب ہو اور اس میں اسرار اور اخفاء کی قید نہ ہو تو وہ جہر پر محمول ہو گا۔ لہٰذا حضور کا یہ فرمانا کہ فقولوا اس سے مراد یہ ہی ہے کہ آمین بلند آواز سے کہی جائے اور جب امام بلند آواز سے آمین کہے گا تو مقتدی کو بھی امام کی متابعت میں بلند آواز سے آمین کہنا لازم ہے۔

لیکن یہ استدلال درست نہیں ہے۔ اس لئے کہ قولوا کے معنی بلند آواز سے کہنے کے کرنا غلط ہے بلکہ اس کے معنی یہ ہیں "کہو تم" اگر یہ اصول مان لیا جائے کہ جہاں بھی لفظ قول مطلق وارد ہو اس سے جہر مراد ہو گا تو قل هو الله احد و قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سے بھی جہر ثابت ہو گا۔ اسی طرح احادیث میں آیا ہے۔

۱) کہ جب صبح کو بیدار ہو تو یوں کہو

۲) جب بستر پر سونے کے لئے جاؤ تو یہ یوں کہو

۳) جب کھانا کھاؤ تو یوں کہو۔

۴) اور جب قرآن ختم کرو تو یوں کہو۔

تو ان مواقع پر جس قدر دعائیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے وہ سب کی سب جہر پر محمول کرنی پڑیں گی۔ اسی طرح حدیث میں آیا ہے جب امام سمع الله لمن حمده کہے تو تم ربنا لك الحمد اور التحیات کے متعلق بھی یہ کہنا چاہئے کہ ان کا بھی بلند آواز سے پڑھنا مسنون ہے لہٰذا لفظ قولوا سے جہر کا استدلال درست نہیں ہے اور قولوا کا مفاد صرف یہ ہے کہ آمین کہو۔ رہا یہ سوال کہ آمین جہراً کہی جائے یا سرّاً یہ متعدد حدیثوں سے واضح ہے کہ آپ نے آمین آہستہ کہی ہے۔ (جیسا کہ آئندہ صفحات میں تفصیل آ رہی ہے)

مسئلہ آمین بالسر:

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مسلک یہ ہے کہ الحمد کے ختم کرنے کے بعد امام و مقتدی و منفرد کو آہستہ آمین کہنا مسنون ہے اور بلند آواز سے آمین کہنا سنت نہیں ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دلائل یہ ہیں۔

حدیث اول: حضرت وائل بن حجر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کے ہمراہ نماز پڑھی۔

جب حضور علیہ السلام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پر پہنچے

"قال امین واخفٰی بھا صوتہ"۔ (مسند امام احمد)

"تو آپ نے آہستہ آمین کہی"۔

اس حدیث کو ابوداؤد، طیاسی، ابویعلی، موصلی، طبرانی، دارقطنی اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے۔

حدیث دوم: ابوداؤد، ترمذی، و ابن ابی شیبہ نے حضرت وائل سے روایت کی کہ حضور علیہ السلام نے

جب غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھا تو:

"فقال امین وخفض بھا صوتہ"۔

"تو آہستہ آمین کہی"۔

بحث سماع علقمہ عن ابیہ:

اس حدیث کی سند یہ ہے کہ عن شعبۃ عن سلمۃ بن کھیل عن علقمۃ عن وائل بن حجر شعبہ کو عینی اور تقریب ابن حجر میں امام المحدثین لکھا ہے اور حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے غیر مقلد حضرات کی یہ عادت ہے کہ جب جواب نہ بن پڑھے تو وہ خواہ مخواہ حدیث کو ضعیف قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس حدیث جس میں خفض بھا وارد ہے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس کی سند میں علقمہ ہیں۔ جنہوں نے اپنے والد سے نہیں سنا جیسا کہ تقریب میں یہ تصریح ہے۔ صدوق الا انہ لم یسمع من ابیہ لہٰذا یہ حدیث منقطع ہے قابل احتجاج نہ رہی...... اس کے متعدد جواب ہیں۔ اول یہ کہ حدیث منقطع ہمارے نزدیک حدیث مرسل کی طرح حجت ہے۔ بشرطیکہ اس کے راوی ثقہ و عادل ہوں۔ امام ابن ہمام نے کتاب الحدود میں لکھا ہے ان الانقطاع عند ناداخل فی الارسال بعد عدالۃ الرواۃ اور ظاہر ہے کہ حدیث ہذا کے تمام راوی ثقہ و عادل ہیں لہٰذا حدیث ہذا قابل عمل ہے۔ دوم یہ کہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے تقریب میں اگرچہ عدم سماع علقمہ کی تصریح کی ہے۔ مگر دراصل یہ نفی انہوں نے عدم اطلاع کی وجہ سے کی تھی اور دلیل اس کی یہ ہے۔ خود حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے مقامات پر علقمہ کے سماع کا قول کیا ہے چنانچہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ تہذیب میں ترجمہ علقمہ میں لکھتے ہیں:

"حکی العسکری عن ابن معین انہ قال علقمہ بن وائل عن ابیہ"۔

"عسکری نے ابن معین سے حکایت کی کہ ابن معین نے کہا کہ روایت کی علقمہ بن وائل نے اپنے باپ سے"۔

اور بلوغ المرام باب صفت الصلوٰۃ میں حدیث وائل صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان یسلم عن یمینہ کے متعلق لکھا ہے رواہ ابوداؤد باسناد صحیح یعنی ابوداؤد نے اس حدیث کو باسناد حسن روایت کیا۔ پس حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا اس حدیث کی صحت اسناد کا حکم کرتا اس امر کو مستلزم ہے یہ حدیث متصل ہے مرسل و منقطع نہیں ہے۔ اور ابواؤد میں یہ حدیث بطریق علقمہ عن ابیہ ہی مروی ہے اس سے ثابت ہوا کہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ کا مختار یہ ہی ہے کہ علقمہ کا سماع اپنے والد سے درست ہے نیز روایت علقمہ عن ابیہ تو باجماع محدثین محققین ثابت ہے۔ امام ترمذی کتاب الحدود باب ماجاء فی المرأۃ حدیث علقمہ کے ذکر کے بعد لکھتے ہیں کہ علقمہ بن وائل بن حجر (سمع من ابیه وهو اکبر) نے اپنے باپ سے سنا ہے اور یہ اپنے بھائی عبدالجبار بن وائل سے بڑے ہیں۔ البتہ عبدالجبار کا سماع ثابت نہیں ہے۔

امام مسلم نے باب وجوب ملازمت جماعت المسلمین عند ظہور الفتن کے شروع میں حدیث محمد بن مثنی کی اسناد میں لکھا ہے عن علقمہ بن وائل الحضرمی عن ابیہ ظاہر ہے کہ امام مسلم اصول میں کوئی منقطع حدیث نہیں لاتے۔ پس امام مسلم کے نزدیک بھی سماع علقمہ عن ابیہ ثابت ہے اسی طرح اکابر محدثین امام بخاری وسمعانی وابن عبدالبر و جزری وابوالمحاسن شارح ترمذی۔ قاسم بن قطلوبغا۔ علی قاری و شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے نزدیک بھی علقمہ کا سماع عن ابیہ درست ہے واللہ عالم۔

حدیث سوم حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔

"وان الامام يقول امين"۔ (احمد ونسائی ص۱۸۱، آثار السنن ج۱، ص۹۱)

"اور امام بھی آمین کہتا ہے"۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ امام بھی آمین کہتا ہے اور مقتدی کو بھی آمین کہنی چاہئے اور آمین کا وقت سورہ فاتحہ کے بعد ہے اور یہ بھی واضح ہوا کہ آمین آہستہ کہنی چاہئے کیونکہ اگر آمین بلند آواز ہوتی تو حضور کو یہ فرمانے کی ضرورت نہ تھی کہ امام بھی آمین کہتا ہے کیونکہ امام کی آمین تو خود ہی سنائی دیتی۔

حدیث چہارم: حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا:

"اربع يخفيهن الامام التعوذ والثنا والتسمية والتامين"۔ (فتح القدیر)

"چار چیزوں کو امام آہستہ کہے۔ اعوذ سبحانك اللهم، بسم اللہ اور آمین"۔

حدیث پنجم: حضرت حسن کہتے ہیں کہ سمرہ بن جندب و عمران بن حصین کا آپس میں مذاکرہ ہوا۔

سمرہ بن جندب نے حدیث بیان کی کہ میں نے حضور ﷺ سے دوسکتوں کو یاد رکھا ہے:

"سكتةً اذا اكبر و سكتة اذا فرغ من قرأة غير المغضوب عليهم ولا الضالين". (ابوداؤد)

''ایک سکتہ جب آپ تکبیر کہتے اور دوسرا سکتہ جب آپ قرأۃ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین سے فارغ ہوتے''۔

تو حضرت سمرہ نے ان سکتوں کو یاد رکھا اور عمران نے اس کا انکار کیا۔تو دونوں نے ابی بن کعب کو لکھا۔تو حضرت ابی کعب نے سمرہ کی تصدیق کی۔اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام تکبیر تحریمہ کے بعد سکوت فرماتے تھے۔ظاہر ہے کہ آپ کا تکبیر تحریمہ کے بعد سکوت فرمانا ثناء کو آہستہ پڑھنے کے لئے تھا اور دوسرا سکتہ ولا الضالین کے بعد فرماتے تھے اور یہ سکتہ آمین آہستہ کہنے کے لئے ہی ہوسکتا ہے۔تو ثابت ہوا کہ حضور آمین آہستہ کہتے تھے ورنہ سورہ فاتحہ کے بعد سکوت فرمانے کی اور کوئی صورت ہو ہی نہیں سکتی......اگر یہ کہا جائے کہ الحمد کے بعد حضور ﷺ کا سکوت فرمانا ذرا دم لینے کے لئے تھا تو اس سے لازم آئے گا کہ مقتدیوں کی آمین امام کی آمین سے پہلے واقعہ ہو کیونکہ مقتدیوں کو تو امام کے ولا الضالین ختم کرنے کے بعد آمین کہنے کا حکم ہے۔تو اب اگر حضور نے سکوت فرمایا اور مقتدیوں نے آمین کہی تو ان کی آمین امام کی آمین سے پہلے ہوگئی۔حالانکہ امام سے سبقت کرنا منع ہے پس ثابت ہوا کہ حضور آمین آہستہ کہتے تھے اور آمین کا آہستہ کہنا ہی مسنون و مطلوب ہے۔

حدیث ششم:

"عن ابی وائل قال كان عمر وعلی لا يجهران بسم الله الرحمن الرحيم ولا بالتعوذ ولا بامين". (طحاوی وطبرانی)

''حضرت ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت عمر و حضرت علی بسم اللہ، اعوذ، اور آمین بلند آواز سے نہیں کہتے تھے''۔

یہ اور اس مضمون کی دیگر احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ الحمد کے بعد امام و منفرد و مقتدی کو آمین آہستہ کہنی مسنون ہے اور اکثر صحابہ کرام کا اسی پر عمل ہے۔

تصریحات:

حدیث ابوداؤد عن وائل بن حجر میں ہے: کہ حضور علیہ السلام نے جب والضالین پڑھا تو آمین کہی ورفع بها صوته اور اپنی آواز بلند کی (۲) اور بعض روایات میں مدبها صوته بھی آیا ہے۔محدثین نے اس کے

معنی اطال یعنی دراز کیا کے لکھے ہیں اور بعض محدثین نے مد سے مدِ عارضی جو اول کلمہ میں ہوتا ہے یا آخر کلمہ میں وہ مراد لیا ہے یعنی یہ مد مقابل حذف کے ہے خفض کے مقابل نہیں ہے لہٰذا اس سے جہر ثابت نہیں ہوگا۔ ورنہ امام بخاری اس حدیث کو ضرور اپنی صحیح میں درج کرتے یا کسی علت قادحہ کے سبب انہوں نے اس کو ترک کیا ہوگا غرضیکہ وائل بن حجر کی اصل روایت میں مدّ ہے کما فی الترمذی جس کے معنی کھینچنے کے ہیں نہ کہ بلند آواز کے لہٰذا رفع بھا صوتہ کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیے یا یہ روایت بامعنی ہے۔ بعض راویوں نے مد کی تفسیر رفع سے کر دی اور مد کے معنی اطالت کے ہیں یا مد عارضی کے اور اگر بالفرض رفع کے بھی ہوں تو مراد اس سے اتنی بلند آواز ہے کہ صفِ اول میں سے جو امام کے قریب ہوں وہ سن لیں۔ اور یہ بات اخفاء کے منافی نہیں ہے۔ اس لئے کہ بسا اوقات سری نمازوں میں بھی امام سے قریب والے امام کی قرأت سن لیتے ہیں چنانچہ اس کی تائید روایت ابوہریرہ سے ہوتی ہے جس میں یہ ہے:

"قال امين حتى يسمع من يليه من الصف الاول"۔ (ابوداؤد)

''کہ حضور نے آمین کہی۔ حتیٰ کہ جو صف اول میں آپ سے قریب تھا اس نے سن لی''۔

۲) واضح ہو کہ آمین وقراۃ خلف الامام ورفع یدین وغیرہ ایسے مسائل نہیں ہیں جن کی بنیاد پر ایک دوسرے پر زبان طعن دراز کی جائے اور گمراہی و بے دینی کے فتوے دیئے جائیں۔ یہ فروعی مسائل ہیں اور سلف میں بھی ان کے متعلق دو رائیں تھیں اور ائمہ دین امام اعظم ابوحنیفہ و شافعی و مالک و احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان بھی ان مسائل میں اختلاف رہا ہے اور ہے اور ہر ایک فریق نے کتاب وسنت کو سامنے رکھ کر دیانت داری سے جو کچھ سمجھا ہے اس پر عمل کیا ہے۔

غیر مقلد وہابی ان مسائل میں جو غلو کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض تو احناف پر حدیث رسول کو پس پشت ڈال دینے تک کا الزام لگاتے ہیں یہ ان کی سخت نادانی ہے انہیں اللہ سے ڈرنا چاہیے ان مسائل میں غلو سے باز رہنا چاہیے۔ ہم اہل سنت و جماعت کے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ آمین و رفع یدین کرنے والوں کو گمراہ سمجھتے ہیں یہ بھی غلط ہے ہم ان فروعی مسائل کی بنیاد پر کسی کو گمراہ و بے دین نہیں قرار دیتے البتہ غیر مقلد وہابیوں سے ہمارا اصل اختلاف عقائد کا اختلاف ہے جس کی بنا پر ہم انہیں حق پر نہیں سمجھتے۔

وما توفيقى الا بالله وهو اعلم بالصواب !

باب نمبر ۴۲

فی بیان فعله من السنن والرواتب وقیامه باللیل صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سنن ونوافل اور قیام اللیل کا بیان

(٥٦٠) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد ابن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا مسدد، نا يحيى بن سعيد عن عبيد الله اخبرني نافع عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما قال صليت مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم سجدتين قبل الظهر وسجدتين بعد الظهر وسجدتين بعد المغرب وسجدتين بعد العشاء وسجدتين بعد الجمعة فاما المغرب والعشاء في بيته وحدثني اختي حفصة ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يصلي سجدتين خفيفتين بعد ما يطلع الفجر وكانت ساعة لا ادخل على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فيها۔ صحيح۔

✤✤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد دو رکعت سنن، مغرب کے بعد دو رکعت، عشاء کے بعد دو رکعت اور دو رکعت نماز جمعہ کے بعد ادا کیں۔ جہاں تک مغرب اور عشاء (کی سنتوں) کا تعلق ہے تو وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم گھر میں ادا فرماتے اور میری بہن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم طلوع فجر (صادق) کے بعد دو رکعت ہلکی سی ادا فرماتے اور یہ ایسا وقت ہے جس میں میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر نہیں ہوتا تھا۔

(٥٦١) اخبرنا ابو الحسن الشيرزي، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن نافع عن عبدالله بن عمر رضى الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يصلي قبل الصلاة

رکعتین وبعدھا رکعتین وبعد المغرب رکعتین فی بیته وبعد صلاة العشاء رکعتین وکان لا یصلی یوم الجمعة حتی ینصرف فیصلی رکعتین فی بیته. صحیح.

** حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے پہلے (ظہر مراد ہے) اور نماز کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے اور مغرب کے بعد گھر میں دو رکعتیں اور اسی طرح عشاء کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے تھے اور جمعتہ المبارک کے دن گھر لوٹنے تک نماز مکمل نہیں فرماتے تھے گھر پہنچ کر دو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

(٥٦٢) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد بن عبدالله النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا بیان بن عمرو، نا یحیی بن سعید، نا ابن جریج عن عطاء عن عبید بن عمیر عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت لم یکن النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم علی شیء من النوافل اشد تعاهدا منه علی رکعتی الفجر. صحیح.

** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوافل (سنن) میں سے فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ کسی چیز کی حفاظت نہیں فرماتے تھے۔ (یعنی فجر کی دو رکعتیں کبھی نہیں بھولتے تھے)۔

(٥٦٣) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابو نعیم عبدالملك بن الحسن الاسفرائینی، انا ابو عوانة یعقوب بن اسحق، نا ابوداؤد السجستانی، نا احمد بن حنبل، انا هشیم، انا خالد عن عبدالله بن شقیق قال سالت عائشة رضی الله تعالٰی عنها عن صلاة رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم من التطوع فقالت کان یصلی قبل الظهر اربعا فی بیتی ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یرجع الی بیتی فیصلی رکعتین وکان یصلی بالناس المغرب ثم یرجع الی بیتی فیصلی رکعتین وکان یصلی بهم العشاء ثم یدخل بیتی فیصلی رکعتین وکان یصلی من اللیل تسع رکعات فیهن الوتر وکان یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا جالسا فاذا قرا وهو قائم رکع وسجد

وهو قائم واذا قرا وهو قاعد ركع وسجد وهو قاعد وكان اذا طلع الفجر صلى ركعتين ثم يخرج فيصلي بالناس صلاة الفجر. صحيح.

✤✤ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نفلی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں میرے گھر میں ادا فرماتے پھر باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھا کر میرے گھر لوٹ آتے اور دو رکعتیں ادا فرماتے۔ نماز مغرب لوگوں کو پڑھا کر میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعتیں ادا فرماتے۔ نماز عشاء انہیں پڑھاتے پھر میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعتیں ادا فرماتے۔ رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتروں سمیت نو رکعتیں ادا فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لمبی رات قیام کی حالت میں اور بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے گزار دیتے۔ جب قیام کی حالت میں قرأت فرماتے تو قیام کی حالت میں ہی رکوع وسجود فرماتے اور جب بیٹھ کر قرأت فرماتے تو بیٹھ کر ہی رکوع وسجود فرماتے اور جب فجر صادق طلوع ہوتی تو دو رکعتیں ادا فرماتے اور باہر تشریف لے جا کر لوگوں کو نماز فجر پڑھاتے۔

(٥٦٤) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد، نا مسلم بن الحجاج، نا احمد بن عبدالله بن الحكم، نا محمد بن جعفر، نا سعيد عن زيد بن محمد قال سمعت نافعا يحدث عن ابن عمر عن حفصة رضى الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا طلع الفجر لا يصلي الا ركعتين خفيفتين. صحيح.

✤✤ حضرت حفصہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب فجر طلوع ہوتی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف دو رکعتیں ہلکی سی ادا فرماتے۔

(٥٦٥) اخبرنا ابو الحسن الشهرزى، انا زاهر بن احمد، نا ابو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن سعيد بن ابى سعيد المقبرى عن ابى سلمة بن عبدالرحمن انه اخبره انه سال عائشة رضى الله تعالى عنها كيف كانت صلاة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى رمضان قال فقالت ما

كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يزيد في رمضان ولا في غيره على احدى عشرة ركعة يصلي اربعا فلا تسل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي اربعا فلا تسل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي ثلاثا قالت عائشة فقلت يا رسول الله اتنام قبل ان توتر فقال يا عائشة ان عيني تنامان ولا ينام قلبي. صحيح.

❖❖ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک میں کیسے نماز ادا فرماتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ ادا نہیں فرماتے تھے۔ آپ ﷺ چار رکعتیں ادا فرماتے ان کے حسن اور طوالت کے متعلق مت پوچھ۔ پھر چار رکعتیں ادا فرماتے ان کے بھی حسن اور طوالت کے متعلق مت پوچھ، پھر تین رکعتیں ادا فرماتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ وتر پڑھنے سے پہلے سوجاتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا۔

(٥٦٦) اخبرنا الامام ابو علي الحسين بن محمد القاضي، انا ابو نعيم الاسفرائيني، انا ابو عوانة، نا يونس هو ابن عبدالاعلى، انا ابن وهب اخبرني يونس وابن ابي ذئب وعمرو بن الحرث ان ابن شهاب اخبرهم عن عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها قالت كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلي فيما بين ان يفرغ من صلاة العشاء الى الفجر احدى عشرة ركعة يسلم في كل ركعتين ويوتر بواحدة ويسجد سجدتين قدر ما يقرا احدكم خمسين آية قبل ان يرفع راسه فاذا سكت الموذن عن صلاة الفجر وتبين له الفجر قام فركع ركعتين خفيفتين ثم اضطجع على شقه الايمن حتىٰ ياتيه الموذن للاقامة فيخرج وبعضهم يزيد على بعض. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نماز عشاء سے فارغ ہونے سے لے کر نماز فجر تک کے درمیانی وقفے میں گیارہ رکعتیں ادا فرماتے تھے۔ ہر

دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے۔ ایک رکعت وتر ادا فرماتے اور دو سجدے کرتے تھے ان سجدوں میں سر اٹھانے سے پہلے اتنی دیر لگاتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی آدمی پچاس آیات تلاوت کرتا ہے اور جب موذن نماز فجر کی اذان دے کر خاموش ہوتا اور آپ ﷺ کیلئے فجر ظاہر ہو جاتی تو اٹھ کھڑے ہوتے اور دو رکعتیں ہلکی سی ادا فرماتے پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے حتیٰ کہ موذن آ کر آپ ﷺ کو نماز کی اقامت کے متعلق بتاتا تو آپ ﷺ باہر تشریف لے جاتے''۔ اور ان میں سے بعض نے بعض پر اضافہ کیا ہے۔ (یعنی تعداد رکعات میں)۔

(٥٦٧) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا اسحق، انا عبدالله، انا اسرائيل عن ابي حصين عن يحيي بن وثاب عن مسروق قال سألت عائشة رضي الله تعالٰى عنها عن صلاة رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم بالليل فقالت سبع وتسع واحدى عشرة سوى ركعتي الفجر. صحيح.

❖ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نماز فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ سات، نو اور گیارہ رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

(٥٦٨) اخبرنا ابو الحسن الشيرزي، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن مخرمة بن سليمان عن كريب مولى عبدالله بن عباس عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالٰى عنهما انه اخبره انه بات عند ميمونة زوج النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم وهي خالته قال فاضطجعت في عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم واهله في طولها فنام رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم حتى اذا انتصف الليل او قبله بقليل او بعده بقليل استيقظ رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم فجلس يمسح النوم عن وجهه بيديه ثم قرا العشر الايات الخواتم من سورة آل عمران ثم قام الى شن معلقة فتوضا منها فاحسن الوضوء ثم قام يصلي قال عبدالله فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذهبت

فقمت الی جنبه فوضع رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یده الیمنی علی راسی فاخذ باذنی الیمنی یفتلها فصلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم اوتر ثم اضطجع حتٰی جاء ہ المؤذن فقام وصلی رکعتین خفیفتین ثم خرج فصلی الصبح. صحیح.

❖ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری۔ فرماتے ہیں کہ میں تکیے کی چوڑائی والی طرف لیٹا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلیہ لمبائی کے رخ لیٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو گئے حتیٰ کہ جب آدھی رات یا اس سے تھوڑا پہلے یا تھوڑا بعد کا وقت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے۔ اور اپنے ہاتھ نیند بھگانے کیلئے چہرہ انور پر پھیرنے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لٹکی ہوئی پرانی مشک کی طرف گئے اور اس سے خوب اچھی طرح وضو فرمایا پھر نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہوگئے تو میں بھی اٹھ کھڑا ہوا اور جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا اسی طرح کیا اور جا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (بائیں) پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر مروڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں اور پھر دو رکعتیں ادا فرمائیں پھر وتر ادا فرمائے۔ پھر لیٹ گئے حتیٰ کہ موذن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور دو ہلکی رکعتیں ادا فرمائیں پھر باہر تشریف لے گئے اور نماز فجر ادا فرمائی۔

(٥٦٩) اخبرنا الامام الحسین بن محمد القاضی، انا ابو نعیم عبدالملك بن الحسن الاسفرائینی، نا ابو عوانة یعقوب بن اسحق الحافظ، نا احمد بن عبدالجبار، نا محمد بن فضیل عن حصین بن عبدالرحمن عن حبیب بن ابی ثابت عن محمد بن علی بن عبد اللّٰه بن عباس عن ابیه عن عبداللّٰه بن عباس رضی اللّٰه تعالٰی عنهما انه رقد عند رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فراٰه استیقظ فتسوك ثم توضا وهو یقول : (ان فی خلق السموات والارض) (البقرة: من الایة ١٦٤) حتٰی ختم السورة ثم قام فصلی رکعتین فاطال فیهما القیام والرکوع والسجود ثم انصرف فنام حتٰی نفخ ثم فعل

ذلك ثلاث مرات ست ركعات كل ذلك يستاك ثم يتوضا ثم يقرا هولاء الايات ثم اوتر بثلاث ركعات ثم اتاه الموذن فخرج الى الصلاة وهو يقول اللهم اجعل في بصري نورا وفي سمعي نورا وفي لساني نورا ومن تحتي نورا اللهم اعطني نورا. صحيح.

✤✤ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سوئے تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے، مسواک فرمائی پھر وضو کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تلاوت فرما رہے تھے۔ "ان فی خلق السموات والارض" (البقرہ ۱۶۴) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ ختم فرمائی پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ان میں قیام اور رکوع وسجود طویل فرمائے۔ پھر واپس آکر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر اسی طرح بیدار ہو کر تین مرتبہ چھ رکعات ادا فرمائیں۔ ہر دفعہ مسواک فرماتے پھر وضو کرتے اور وہی آیات تلاوت فرماتے۔ پھر تین رکعت وتر ادا فرمائے۔ پھر موذن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کہتے ہوئے نماز کی طرف نکلے "اے اللہ! میری بصارت میں نور عطا فرما میری سماعت میں اور میری زبان میں نور بنا اور میرے نیچے نور بنا۔ اے اللہ! مجھے نور عطا فرما۔

(۵۷۰) اخبرنا الامام ابو علی الحسين بن محمد القاضی، انا ابو نعيم الاسفرائينی، انا ابو عوانة، نا موسى بن سهل، نا آدم بن ابی اياس، نا سليمان بن حيان عن هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن ابی هريرة رضی الله تعالٰی عنه قال كان النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم اذا قام من الليل للتهجد صلی ركعتين خفيفتين. صحيح.

✤✤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو نماز تہجد کیلئے اٹھتے تو دو ہلکی رکعتیں ادا فرماتے۔

(۵۷۱) اخبرنا ابو الحسين الشيرزی، نا زاهر بن احمد انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن عبدالله بن ابی بكر عن ابيه عن عبدالله بن قيس بن مخرمة انه اخبره عن زيد بن خالد الجهنی رضی الله تعالٰی عنه انه قال لارمقن صلاة رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم

اللیلة قال فتوسدت عتبته او فسطاطه فقام فصلی رکعتین خفیفتین ثم صلی رکعتین طویلتین طویلتین طویلتین ثم صلی رکعتین دون اللتین قبلهما ثم صلی رکعتین دون اللتین قبلهما ثم صلی رکعتین دون اللتین قبلهما ثم اوتر فذٰلك ثلاث عشرة رکعة۔ صحیح۔

✤✤ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز رات کو تاکتا رہوں گا۔ کہتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دہلیز یا ڈیرے پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور دو ہلکی رکعتیں ادا فرمائیں پھر دو رکعتیں طویل طویل طویل ادا فرمائیں، پھر دو رکعتیں پہلی دو سے کم طویل ادا فرمائیں۔ پھر وتر ادا فرمائے۔ تو یہ تیرہ رکعتیں ہوئیں۔

(۵۷۲) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا ابو محمد عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم عبداللّٰه بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا علی بن الجعد، انا شعبة اخبرنی عمرو بن مرة عن ابی حمزة الانصاری یحدث عن رجل من بنی عبس عن حذیفة رضی اللّٰه تعالٰی عنه انه انتهی الی النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم حین قام فی صلاته من اللیل فلما دخل فی الصلاة قال اللّٰه اکبر ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمة ثم قراء البقرة ثم رکع فکان رکوعه نحوا من قیامه یقول فی رکوعه سبحان ربی العظیم ثم رفع راسه فکان قیامه بعد الرکوع نحوا من رکوعه یقول لربی الحمد ثم سجد فکان سجوده نحوا من قیامه بعد الرکوع یقول سبحان ربی الاعلی ثم رفع راسه فکان بین السجدتین نحوا من سجوده یقول رب اغفر لی رب اغفر لی حتٰی صلی اربع رکعات قرا فیهن البقرة آل عمران والنساء والمائدة والانعام۔

✤✤ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس وقت پہنچے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہوئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز شروع کی تو کہا "اللہ اکبر ذوالملکوت والجبروت والکبریا والعظمة" پھر سورۂ بقرہ تلاوت فرمائی۔ پھر رکوع کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رکوع بھی قیام کے قریب تھا۔ رکوع میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "سبحان ربی

العظیم" کہتے۔ پھر سر اٹھایا تو رکوع کے بعد قیام بھی رکوع کے قریب قریب تھا۔ اس وقت آپ ﷺ "لربی الحمد" کہہ رہے تھے۔ پھر سجدہ کیا تو آپ ﷺ کا سجدہ بھی رکوع کے بعد والے قیام جتنا تھا۔ آپ ﷺ "سبحان ربی الاعلیٰ" کہہ رہے تھے۔ پھر سجدے سے سر اٹھایا تو سجدوں کے درمیان بیٹھنا بھی سجدوں جتنا تھا۔ آپ ﷺ "رب اغفرلی رب اغفرلی" کہہ رہے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے چار رکعتیں ادا فرمائیں اور ان میں سورۂ بقرہ، آل عمران، النساء، المائدہ اور الانعام تلاوت فرمائیں۔

(۵۷۳) اخبرنا ابو محمد عبدالله بن عبدالصمد الجوزجانی، انا ابو القاسم علی بن احمد الخزاعی، انا ابو سعید الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی الترمذی، نا محمد بن اسماعیل، نا عبدالله بن صالح حدثنی معاویة بن صالح عن عمرو بن قیس انه سمع عاصم بن حمید قال سمعت عوف بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه یقول کنت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لیلة فاستاك ثم توضا ثم قام یصلی فقمت معه فبداء فاستفتح البقرة فلا یمر بایة رحمة الا وقف فسال ولا یمر بایة عذاب الا وقف فتعوذ ثم رکع فمکث راکعا قدر قیامه ویقول فی رکوعه سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمة ثم سجد بعد رکوعه ویقول فی سجوده سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمة ثم قرا آل عمران ثم سورة سورة یفعل مثل ذلك.

✤✤ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک رات میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ ﷺ نے مسواک فرمائی پھر وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز ادا فرمانے لگے تو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے سورۂ بقرہ شروع کی۔ جب آیت رحمت تلاوت فرماتے تو ٹھہر کر رحمت کا سوال کرتے اور آیت عذاب تلاوت فرماتے تو ٹھہر کر عذاب سے پناہ مانگتے۔ پھر رکوع کیا اور رکوع کی حالت میں قیام کی مقدار ٹھہرے رہے اور رکوع میں "سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمة" کہتے پھر رکوع کے بعد سجدہ کیا اور سجدوں میں بھی "سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمة" کہا۔ پھر سورۂ آل عمران تلاوت

کی۔ پھر اسی طرح ایک ایک سورت تلاوت فرماتے رہے۔

(٥٧٤) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج. نا ابن نمير، نا ابى، نا الاعمش عن سعد بن عبيدة عن المستورد بن الاحنف عن صلة بن زفر عن حذيفة رضى الله تعالىٰ عنه قال صليت مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذات ليلة فافتتح البقرة فقلت يركع عند المائة ثم مضى فقلت يصلى بها فى ركعة فمضى فقلت يركع بها ثم افتتح النساء فقراها ثم افتتح آل عمران فقراها يقرا مترسلا اذا مر بآية فيها تسبيح سبح واذا مر بسوال سال واذا مر بتعوذ تعوذ ثم ركع فجعل يقول سبحان ربى العظيم فكان ركوعه نحوا من قيامه ثم قال سمع الله لمن حمده ثم قام طويلا قريبا مما ركع ثم سجد فقال سبحان ربى الاعلىٰ فكان سجوده قريبا من قيامه. صحيح.

❖ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کی۔ میں نے کہا کہ سو آیات پر رکوع کریں گے مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے بھی آگے گزر گئے تو میں نے کہا کہ ایک رکعت میں پوری سورت تلاوت کریں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے بھی آگے گزر گئے تو میں نے کہا کہ ختم ہونے پر رکوع کرلیں گے مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۂ النساء شروع کردی۔ پوری سورہ تلاوت کرنے کے بعد سورۂ آل عمران شروع کردی۔ وہ بھی تلاوت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اطمینان کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے رہے۔ جب کوئی ایسی آیت تلاوت فرماتے جس میں تسبیح ہوتی تو تسبیح فرماتے اور جب سوال والی آیت تلاوت فرماتے تو سوال کرتے اور جب پناہ مانگنے والی آیت تلاوت کرتے تو پناہ مانگتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع کیا تو ''**سبحان ربی العظیم**'' کہنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیام کے قریب قریب (یعنی جتنا قیام کیا اتنا) رکوع کیا۔ پھر ''**سمع اللّٰہ لمن حمدہ**'' کہا۔ پھر طویل قیام کیا جو رکوع کے قریب قریب تھا۔ پھر سجدہ کیا تو ''**سبحان ربی الاعلیٰ**'' کہا اور سجدے بھی قیام جتنے طویل کیئے۔

(٥٧٥) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، انا ابو العباس المحبوبی، نا ابو عیسی، نا ابوبکر محمد بن نافع البصری، نا عبدالصمد بن عبدالوارث عن اسماعیل بن مسلم العبدی عن ابی المتوکل الناجی عن عائشة رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا قالت قام النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم بآیة من القرآن لیلة وروی عن ابی ذر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم مثلہ وقال الایة: (ان تعذبھم فانھم عبادك) (المائدة : من الایة ١١٨) الایة.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن کی ایک آیت کے ساتھ پوری رات قیام فرمایا (یعنی پوری رات قیام میں ایک آیت تلاوت فرماتے رہے) اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت کیا ہے اور فرمایا وہ آیت مبارکہ یہ تھی "ان تعذبھم فانھم عبادك" (المائدہ ۱۱۸) یعنی اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے (ہی) بندے ہیں۔

(٥٧٦) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراھیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی محمد بن مثنی العنزی، نا محمد بن ابی عدی عن سعید عن قتادة عن زراة ان سعد بن هشام بن عامر قال انطلقنا الی عائشة رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا قلت یا ام المومنین انبئینی عن خلق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم قالت الست تقرا القرآن قلت بلی قالت فان خلق نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کان القرآن قلت یا ام المومنین انبئینی عن وتر رسول اللّٰہ فقالت کنا نعد له سواکه وطهوره فیبعثه اللّٰہ ما شاء اللّٰہ یبعثه من اللیل فیتسوك ویتوضا ویصلی تسع رکعات لا یجلس فیها الا فی الثامنة فیذکر اللّٰہ ویحمده ویدعوه ثم ینهض ولا یسلم فیصلی التاسعة ثم یقعد فیذکر اللّٰہ ویحمده ویدعو ثم یسلم تسلیما یسمعنا ثم یصلی رکعتین بعد ما یسلم وهو قاعد فتلك احدی عشرة رکعة یا بنی فلما اسن واخذ اللحم اوتر بسبع وصنع

في الركعتين مثل صنيعه في الاول فتلك تسع يا بني وكان نبي الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا صلى صلاة احب ان يداوم عليها وكان اذا غلبه نوم او وجع عن قيام الليل صلى من النهار ثنتي عشرة ركعة ولا اعلم نبي الله صلى الله تعالى عليه وسلم قرا القرآن كله في ليله ولا صلى ليله الى الصبح ولا صام شهرا كاملا غير رمضان. صحيح.

❖ حضرت سعد بن ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو میں نے عرض کی۔ اے ام المومنین مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق کے بارے میں بتائیے تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا۔ میں نے عرض کی کیوں نہیں! ضرور کرتا ہوں۔ تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق قرآن کریم ہی تو ہے میں نے عرض کی۔ ام المومنین! مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وتروں کے بارے میں بتائیے۔ تو فرمایا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مسواک اور طہارت کا پانی تیار کر کے رکھتے تھے۔ تو رات کو جب اللہ تعالیٰ چاہتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اٹھا دیتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک کرتے، پھر وضو کرتے اور پھر نو رکعت نماز ادا فرماتے۔ صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر، اس کی حمد وثناء کرتے اور اس سے دعا مانگتے پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے اور نوویں رکعت ادا فرماتے اور بیٹھ جاتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی حمد وثناء کرتے اور دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے جو ہمیں سنائی دیتا۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے تو اے میرے بیٹے! یہ گیارہ رکعتیں ہوئیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر زیادہ ہوگئی اور کمزوری ہوگئی تو سات رکعتوں کے ساتھ وتر ادا فرماتے اور اس کے بعد دو رکعتوں میں اسی طرح کرتے جیسے پہلے دو رکعتوں میں کرتے تھے۔ تو اے میرے بیٹے! یہ نو رکعتیں ہوئیں اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی نماز ادا فرماتے تو اس پر دوام پسند فرماتے تھے اور جب رات کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نیند کا غلبہ ہوتا یا درد وغیرہ کی وجہ سے قیام اللیل نہ کر سکتے تو صبح کے وقت بارہ رکعتیں ادا فرماتے اور میں نہیں جانتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پورا قرآن کریم ایک رات میں تلاوت کیا ہو اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوری رات صبح تک (کبھی) نماز ادا کی اور نہ ہی سوائے رمضان المبارک کے پورا مہینہ روزے رکھے۔

(۵۷۷) اخبرنا عبدالرحمن بن عبدالله القفال، انا ابو منصور احمد بن الفضل البرونجردي، نا ابواحمد بكر بن محمد بن حمدان الصيرفي، نا

موسی بن سهل الوشاء، نا يزيد بن هرون، نا هشام بن عبدالله عن يحيى بن ابی كثير عن ابی سلمةقال سالت عائشة ام المومنين رضی الله تعالٰی عنها عن صلاة رسول الله صلى الله تعالٰی عليه وسلم بالليل فقالت كان يصلي ثلاث عشرة ركعة يصلي ثمان ركعات ويوتر بركعة واذا سلم كبر فصلى ركعتين جالسا ويصلي ركعتين بين اذان الفجر والاقامة۔ صحيح۔

❖ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم ﷺ کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں ادا فرماتے تھے۔ آپ ﷺ آٹھ رکعتیں ادا فرماتے اور ایک رکعت وتر ادا فرماتے اور جب سلام پھیرتے تو تکبیر کہتے اور بیٹھ کر دو رکعتیں ادا فرماتے۔ اذان فجر اور فجر کی اقامت کے درمیان دو رکعتیں ادا فرماتے۔

(۵۷۸) اخبرنا الامام ابو علي الحسين بن محمد القاضي، انا ابو نعيم عبدالملك بن الحسن الاسفرائيني، انا ابو عوانة يعقوب بن اسحق الحافظ، نا ابن ابی رجاء، نا وكيع عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالٰی عنها قالت كان النبي صلى الله تعالٰی عليه وسلم يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة خمس يوتر بهن لا يجلس الا فی آخرهن۔ صحيح۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں ادا فرماتے۔ پانچ رکعتوں کے ساتھ وتر ادا فرماتے اور ان کے آخر میں ہی بیٹھتے تھے۔

(۵۷۹) اخبرنا ابو عثمان الضبي، انا ابو محمد الجراحي، نا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عيسى، نا قتيبة بن سعيد وبشر بن معاذ قالا نا ابو عوانة عن زياد بن علاقة عن المغيرة بن شعبة رضي الله تعالٰی عنه قال صلى رسول الله صلى الله تعالٰی عليه وسلم حتٰی انتفخت قدماه فقيل له اتتكلف هٰذا وقد غفرلك ما تقدم من ذنبك وما تاخر قال اولا اكون عبدا شكورا۔ صحيح۔

❖ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے نماز ادا

فرمائی حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک سوج گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی یہ مشقت کرتے ہیں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دیئے گئے ہیں تو ارشاد فرمایا کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

(۵۸۰) اخبرنا ابو عثمان الضبی، نا ابو محمد الجراحی. نا ابو العباس المحبوبی، نا ابو عیسی، نا احمد بن منیع، نا ابوبکر بن عیاش. نا ابو حصین عن یحیی بن وثاب عن مسروق انه سال عائشة رضی اللہ تعالٰی عنها عن وتر النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم فقالت من کل اللیل قد اوتر اوله واوسطه وآخره فانتهی وتره حین مات فی السحر. صحیح.

❖❖ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وتروں کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کے ہر حصے میں وتر ادا فرمائے ہیں کبھی ابتدائی حصے میں، کبھی درمیانی حصے میں اور کبھی آخری حصے میں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سحری کے قریب وتر پڑھے۔

(۵۸۱) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا مسدد، نا یحیی، نا هشام حدثنی ابی عن عائشة رضی اللہ تعالٰی عنها قالت کان النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم یصلی وانا راقدة علی فراشه فاذا اراد ان یوتر ایقظنی فاوترت. صحیح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرماتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر سوئی رہتی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر ادا فرمانے کا ارادہ کرتے تو مجھے بیدار فرماتے تو میں وتر ادا کرتی۔

(۵۸۲) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم البغوی، نا علی بن الجعد زهیر بن معاویة عن ابی اسحق قال اتیت الاسود بن یزید فقلت حدثنی کما حدثتك به ام المومنین عن صلاة رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم قالت کان ینام اول اللیل ویحیی آخره

فربما كانت له الحاجة الى اهله ثم ينام قبل ان يمس ماء حتى اذا كان عند نداء الاول قالت وثب وما قالت قام فافاض عليه الماء وما قالت اغتسل وانا اعلم ما تريد وان لم يكن جنبا توضا للصلاة۔ صحيح۔

✤✤ حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہا کہ مجھ سے وہ حدیث بیان کریں جو آپ سے ام المومنین رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے متعلق بیان فرمائی تو انہوں نے فرمایا کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کا ابتدائی حصہ سوتے تھے اور آخری حصہ جاگتے تھے۔ بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اہلیہ سے اپنی ضرورت پوری فرماتے (یعنی ہمبستری کرتے) پھر پانی چھونے سے پہلے ہی سو جاتے یہاں تک کہ جب پہلی اذان ہو جاتی (تو فرماتی ہیں کہ) اچھل کر کھڑے ہوتے (یہ نہ فرمایا کہ) اٹھ کھڑے ہوئے پھر اپنے اوپر پانی بہایا (یہ نہ فرمایا کہ) غسل کیا اور جو تیرا ارادہ ہے وہ مجھے معلوم ہے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنبی نہ ہوتے تو نماز کیلئے وضو فرماتے۔

(۵۸۳) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، نا عبدالغافر بن محمد، نا محمد بن عيسى. نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبكر بن ابى شيبة، نا سفيان بن عيينه عن ابى النضر عن ابى سلمة عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت كان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم اذا صلى ركعتى الفجر فان كنت مستيقظة حدثنى والا اضطجع۔ صحيح۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فجر کی دو رکعتیں ادا فرماتے تو اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے گفتگو فرماتے وگرنہ لیٹ جاتے۔

(۵۸٤) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد بن عبدالله النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا احمد بن يونس، نا زهير، نا يحيى هو ابن سعيد عن محمد بن عبدالرحمن عن عروة عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت كان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يخفف الركعتين اللتين قبل صلاة الصبح حتى انى لا قول هل قرأ بام الكتاب۔ صحيح۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز فجر

سے پہلے دو رکعتیں اتنی ہلکی ادا فرماتے کہ میں کہتی کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں۔

(٥٨٥) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی. نا ابو العباس المحبوبی، نا ابو عیسی، نا محمد بن المثنی، نا بدل بن المحبر، نا عبدالملك بن معدان عن عاصم بن بهدلة عن ابی وائل عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه انه قال ما احصی ما سمعت من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقرا فی الرکعتین بعد المغرب وفی الرکعتین قبل الفجر. (قل یا ایها الکافرون) و(قل هو الله احد).

❖❖ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے اتنی دفعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اور فجر سے پہلے دو رکعتوں میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے کہ شمار نہیں کرسکتا۔

(٥٨٦) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، نا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبة، نا ابو خالد الاحمر عن عثمان بن حکیم عن سعید بن یسار عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقرا فی رکعتی الفجر : (قولوا امنا بالله وما انزل الینا) والتی فی آل عمران : (تعالوا الی کلمة سواء بیننا وبینکم). صحیح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں "قولوا آمنا بالله وما انزل الینا" والا رکوع اور سورۂ آل عمران کا یہ رکوع "تعالوا الی کلمة سواء بیننا وبینکم" تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

☆☆☆

باب نمبر ۴۳

فی قراء ته فی صلاة اللیل وقعوده فیها صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

صلوٰۃ اللیل میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی قرأت اور بیٹھنے کا بیان

(۵۸۷) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا آدم، نا شعبة، نا عمرو بن مرة سمعت ابا وائل قال جاء رجل الی ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنه فقال له قرأت المفصل اللیلة فی رکعة فقال اهذا کهذ الشعر لقد عرفت النظائر التی کان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم یقرن بینهن فذکر عشرین سورة من المفصل سورتین فی کل رکعة وقال علقمة عشرون سورة من اول المفصل علی تالیف ابن مسعود آخرهن من الحوامیم حم الدخان وعم یتساء لون۔

✤ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے رات کو ایک ہی رکعت میں تمام مفصل سورتیں پڑھ ڈالیں تو انہوں نے فرمایا۔ ہاں! جلدی جلدی پڑھی ہوں گی جیسے شعر پڑھے جاتے ہیں۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ جن سورتوں کو ملا کر پڑھتے تھے میں انہیں جانتا ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بیس مفصل سورتیں ذکر فرمائیں ہر ایک رکعت میں دو دو سورتیں۔ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترتیب کے مطابق پہلی مفصل سورت سے لے کر بیس سورتیں ذکر فرمائیں اور ان کے آخر میں حم الدخان اور عم یتسا لون کو ذکر کیا۔

(۵۸۸) اخبرنا ابو محمد عبداللّٰہ بن عبدالصمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا عبداللّٰہ بن عبدالرحمن، انا یحیی بن حسان، نا عبدالرحمن بن ابی الزناد عن عمرو بن ابی عمرو عن

عكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال كانت قراء ة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ربما يسمعه من في الحجرة وهو في البيت.

** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں قرأت فرماتے تو بعض اوقات اس آدمی کو بھی سنائی دیتی جو (مسجد کے) حجرے میں ہوتا۔

(۵۸۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم، نا ابو عيسى، نا محمود، نا وكيع، نا مسعر عن ابي العلا العبدي عن يحيى بن جعدة عن ام هاني رضي الله تعالىٰ عنها قالت كنت اسمع قراء ة النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالليل وانا على عريشي.

** حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں رات کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرأت کی آواز سنا کرتی تھی حالانکہ میں اپنے چھپر یا سائبان میں ہوتی۔

(۵۹۰) اخبرنا ابو عثمان الضبي، انا ابو محمد الجراحي، انا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عيسى، نا قتيبة، نا الليث عن معاوية بن صالح عن عبدالله بن ابي قيس قال سالت عائشة رضي الله تعالىٰ عنها كيف كانت قراء ة النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالليل فقالت كل ذلك قد كان يفعل ربما اسر بالقراء ة وربما جهر فقلت الحمد لله الذي جعل في الامر سعة.

** حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو کس قسم کی قرأت فرمایا کرتے تھے؟ (سری یا جہری) تو انہوں نے فرمایا کہ ہر طرح کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔ بعض اوقات سری اور بعض اوقات جہری تو میں نے کہا کہ تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے اس معاملے میں وسعت عطا فرمائی۔

(۵۹۱) اخبرنا ابو الحسين الشيرزي، نا زاهر بن احمد، نا ابو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن ابن شهاب عن السائب بن يزيد عن المطلب بن ابي وداعة السهمي عن حفصة زوج النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انها قالت ما رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صلى في

سبحته قاعدا قط حتٰی کان قبل وفاته بعام فکان یصلی فی سبحته قاعدا ویقراء بالسورة فیرتلها حتٰی تکون اطول من اطول منها۔ صحیح۔

❖ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی نفلی نماز بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ اپنے وصال مبارک سے ایک سال پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نفلی نماز بیٹھ کر پڑھنا شروع کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورت کو ترتیل کے ساتھ خوب ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرمایا کرتے حتیٰ کہ وہ اپنے سے طویل سورت سے بھی طویل ہو جاتی۔

(۵۹۲) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة زوج النبی رضی الله تعالٰی عنها انها اخبرت انها لم تر رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم یصلی صلاة اللیل قاعدا قط حتٰی اسن وکان یقراء قاعدا حتٰی اذا اراد ان یرکع قام فقرا نحوا من ثلاثین واربعین آیة ثم رکع. صحیح۔

❖ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رات کی نماز کبھی بیٹھ کر ادا فرماتے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر زیادہ ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ کر قرأت کرتے تھے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو کر تیس یا چالیس کے قریب آیات تلاوت فرماتے پھر رکوع کرتے۔

(۵۹۳) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا الحسن بن محمد الزعفرانی، نا الحجاج بن محمد عن ابن جریج اخبرنی عثمان بن ابی سلیمان ان ابا سلمةبن عبدالرحمن اخبره ان عائشة رضی الله تعالٰی عنها اخبرته ان النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم لم یمت حتٰی کان اکثر صلاته وهو جالس۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ تر بیٹھ کر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

(٥٩٤) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، انا محمد بن احمد بن معقل المیدانی، نا محمد بن یحیی، نا سعید بن کبیر، نا عفیر، نا یحیی بن ایوب عن یحیی بن سعید عن عمرة بنت عبدالرحمن عن عائشة رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یقرا فی الرکعتین اللتین یوتر بعدھما. (سبح اسم ربک الاعلی) و(قل یا ایھا الکافرون) وفی الوتر. (قل ھو اللّٰہ احد) و(قل اعوذ برب الفلق) و(قل اعوذ برب الناس).

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ان دو رکعتوں میں کہ جن کے بعد آپ ﷺ وتر ادا فرماتے تھے ان میں "سبح اسم ربك الاعلى" اور "قل یا ایھا الکافرون" تلاوت فرمایا کرتے تھے اور وتروں میں سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ الناس تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(٥٩٥) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم البغوی، نا علی بن الجعد، انا شعبة عن سلمةبن کھیل وزبید سمعا ذرا یحدث عن ابن ابی ابزی عن ابیہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کان یوتر. (سبح اسم ربک الاعلی) و(قل یا ایھا الکافرون) و(قل ھو اللّٰہ احد) واذا سلم یقول سبحان الملک القدوس سبحان الملک القدوس سبحان الملک القدوس ویرفع صوتہ فی الثالثة ویروی ھٰذا عن عبدالرحمن بن ابزی عن ابی بن کعب عن النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم.

❖❖ حضرت ابن ابی ابزیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ وتر میں "سبح اسم ربك الاعلى"، "قل یا ایھا الکافرون" اور "قل ھو اللہ احد" پڑھا کرتے تھے اور جب سلام پھیرتے تھے تو کہتے تھے "سبحان الملك القدوس"، "سبحان الملك القدوس"، "سبحان الملك القدوس"۔ تیسری دفعہ آپ ﷺ آواز بلند فرمایا کرتے تھے۔

☆☆☆

باب نمبر ۴۴

فی قصدہ فی قیام اللیل و ذکرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیام اللیل کا قصد فرمانے اور ذکر کرنے کا بیان

(٥٩٦) اخبرنا احمد بن عبداللّٰه الصالحی، انا احمد بن الحسن الحیری، انا حاجب بن احمد الطوسی، نا عبدالرحیم بن منیب، نا یزید بن هارون، انا حمید الطویل عن انس بن مالك رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال ما كنا نشاء ان نری رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم من اللیل مصلیا الا رایناه وما نشاء ان نراه نائما الا رایناه وقال كان یصوم من الشهر حتی نقول لا یفطر منه شیئا ویفطر حتی نقول لا یصوم منه شیئا. صحیح.

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم جب بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رات کے وقت نماز کی حالت میں دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے اور جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو بھی دیکھ لیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مہینے میں روزے رکھنا شروع کرتے تو ہم یہ کہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مہینے میں کوئی روزہ نہیں چھوڑیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے رکھنا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مہینے میں کوئی روزہ نہیں رکھیں گے۔

(٥٩٧) اخبرنا ابو الحسین الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن ابی الزبیر المكی عن طاوس الیمانی عن عبداللّٰه بن عباس رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم كان اذا قام الی الصلاة من جوف اللیل یقول اللهم لك الحمد انت نور السموات والارض ولك الحمد انت قیام السموات والارض ولك الحمد انت رب السموات والارض ومن فیهن انت الحق وقولك الحق

ولقاؤك حق والجنة حق والنار حق والساعة حق اللهم لك اسلمت وبك آمنت وعليك توكلت واليك انبت وبك خاصمت واليك حاكمت فاغفر لي ما قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الهي لا اله الا انت. صحيح وزاد فيه سليمان بن ابی مسلم عن طاؤس والنبيون حق ومحمد حق.

❊❊ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آدھی رات کو نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہوتے تو فرماتے ''اے اللہ! تیرے لئے ہی حمد وثناء ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور تیرے لئے ہی حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کو قائم فرمانے والا ہے اور تیرے لئے ہی حمد ہے تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا پروردگار ہے تو حق ہے، تیرا قول حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے لئے اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے میں دشمنوں کا مقابلہ کرتا ہوں اور تیرے ہی سامنے اپنا مقدمہ پیش کرتا ہوں۔ میری اگلی پچھلی، پوشیدہ اور ظاہری سب خطائیں بخش دے تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔ اور سلیمان بن ابی مسلم نے حضرت طاؤس سے روایت کرتے ہوئے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ''تمام انبیاء کرام علیہم السلام برحق ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برحق ہیں۔

(۵۹۸) اخبرنا الامام ابو علي الحسين بن محمد القاضي، انا ابو نعيم الاسفرائيني، انا ابو عوانة، نا السلمي، نا النضر بن محمد، نا عكرمة بن عمار، نا يحيى بن ابی كثير عن ابی سلمةقال سالت عائشة رضي الله تعالٰى عنها بم كان رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم يفتتح الصلاة من الليل قالت كان يقول اللهم رب جبريل وميكائيل واسرافيل فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة انت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون اهدني لما اختلف فيه من الحق بامرك انك تهدی من تشاء الی صراط مستقيم. صحيح.

❊❊ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس چیز کے ساتھ رات کی نماز کی ابتداء فرماتے تھے؟ تو انہوں نے

فرمایا کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ''اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے رب تعالیٰ! آسمانوں اور زمین کو تخلیق فرمانے والے، پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ فرماتا ہے جن میں وہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔ اپنے حکم کے ساتھ ''جس چیز میں اختلاف کیا جاتا ہے'' اس میں سے حق کی طرف میری رہنمائی فرما تو جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی طرف ہدایت عطا فرماتا ہے''۔

(۵۹۹) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز الفاشانی، انا القاسم بن جعفر الهاشمی، انا ابو علی اللولوی، نا ابوداود، نا محمد بن رافع، نا زید بن حباب اخبرنی معاویة بن صالح اخبرنی ازهر بن سعید عن عاصم عن حمید قال سالت عائشة رضی الله تعالٰی عنها بای شیء کان یفتتح رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم قیام اللیل فقالت کان اذا قام کبر عشرا وحمد الله عشرا وسبح عشرا وهلل عشرا واستغفر عشرا وقال اللهم اغفر لی واهدنی وارزقنی وعافنی ویتعوذ من ضیق المقام یوم القیامة۔

❖❖ حضرت حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اکرم ﷺ قیام اللیل کی ابتداء کس چیز کے ساتھ فرماتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ جب آپ ﷺ کھڑے ہوتے تو دس بار اللہ اکبر، دس بار الحمد للہ، دس بار سبحان اللہ، دس بار لا الٰہ الا اللہ اور دس بار استغفر اللہ کہتے پھر کہتے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھے ہدایت عطا فرما، مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت عطا فرما اور (علاوہ ازیں) آپ ﷺ قیامت کے دن مقام کی تنگی سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

☆☆☆

باب نمبر ۴۵

فی صفة تطوعه بالنهار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صبح کے نوافل (یا سنن) کا بیان

(٦٠٠) اخبرنا ابو عثمان سعيد بن اسماعيل الضبي، انا ابو محمد الجراحي، نا ابو العباس محمد بن احمد المحبوبي، نا ابو عيسى الترمذي. نا محمد بن غيلان، نا وهب بن جرير، نا شعبة عن ابى اسحق عن عاصم بن ضمرة قال سالنا عليا رضى الله تعالىٰ عنه عن صلاة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من النهار فقال انكم لا تطيقون ذلك فقلنا من اطاق ذاك منا فقال كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا كانت الشمس من ههنا كهيئتها من ههنا عند العصر صلى ركعتين واذا كانت الشمس من ههنا كهيئتها من ههنا عند الظهر صلى اربعا وصلى اربعا قبل الظهر وبعدها ركعتين وقبل العصر اربعا يفصل بين كل ركعتين بالتسليم على الملائكة المقربين والنبيين والمرسلين ومن تبعهم من المومنين والمسلمين۔

❖❖ حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صبح کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو ہم نے کہا کہ واقعی! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سورج اس جگہ اپنی اس ہیئت پر عصر کے وقت ہوتا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعتیں ادا فرماتے اور جب سورج اس جگہ اپنی اس ہیئت پر ظہر کے وقت ہوتا تو چار رکعتیں ادا فرماتے اور ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے جبکہ عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرماتے ہر دو رکعتوں کے درمیان ملائکہ مقربین، انبیاء کرام علیہم السلام، رسل عظام اور مومنین و مسلمین میں سے ان کے پیروکاروں پر سلام کہنے

کے ساتھ فاصلہ فرماتے۔

(٦٠١) واخبرنا ابو محمد عبداللّٰه بن عبدالصمد الجوزجانی، انا ابو القاسم علی ابن احمد الخزاعی، انا ابو سعید الهیثم بن کلیب الشاشی، نا ابو عیسی الترمذی، نا قتیبة ابن سعید، نا مروان الفزاری عن جعفر بن برقان عن میمون بن مهران عن ابن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنهما قال حفظت من رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم ثمان رکعات رکعتین قبل الظهر ورکعتین بعده ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء وحدثنی حفصة برکعتی الغداة ولم اکن اراهما من النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آٹھ رکعتیں یاد کی ہیں۔ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب اور دو عشاء کے بعد جبکہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے صبح کی (یعنی نماز فجر سے پہلے کی) دو رکعتیں بیان کی ہیں۔ خود میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(٦٠٢) واخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبی، نا ابو عیسی، نا محمد بن المثنی، نا ابو داود، نا محمد بن مسلم بن ابی الوضاح عن عبدالکریم الجزری عن مجاهد عن عبداللّٰه بن السائب رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم کان یصلی اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظهر وقال انها ساعة تفتح فیها ابواب السماء فاحب ان یصعد لی فیها عمل صالح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر سے پہلے زوال شمس (سورج کے زوال) کے بعد چار رکعتیں ادا فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کہ یہ ایسی گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو میں پسند کرتا ہو کہ اس گھڑی میرا نیک عمل اوپر جائے۔

(٦٠٣) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، نا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم

بن كليب، نا ابو عيسى، نا احمد بن منيع، نا هشيم، انا عبيدة عن ابراهيم عن سهم بن منجاب عن قرثع الضبى او عن قزعة عن قرثع عن ابى ايوب الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يدمن اربع ركعات عند زوال الشمس فقلت يا رسول الله انك تدمن هذه الاربع ركعات عند زوال الشمس فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان ابواب السماء تفتح عند زوال الشمس فلا ترتج حتىٰ تصلى الظهر فاحب ان يصعد لى فى تلك الساعة خير قلت افى كلهن قراء ة قال نعم قلت هل فيهن تسليم فاصل قال لا وقال احمد بن منيع ثنا ابو معاوية، نا عبيدة عن ابراهيم عن سهم بن منجاب عن قزعة عن القرثع عن ابى ايوب عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نحوه.

❖❖ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورج کے زوال کے وقت چار رکعتیں ہمیشہ ادا فرماتے تھے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ سورج کے زوال کے وقت یہ چار رکعتیں ہمیشہ ادا فرماتے ہیں؟ کیا وجہ ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ سورج کے زوال کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں کئے جاتے یہاں تک کہ تم ظہر کی نماز ادا نہ کرلو تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اس گھڑی میری طرف سے بھلائی اور خیر ہی اوپر جائے۔ میں نے عرض کی کہ کیا ان سب رکعتوں میں قرأت ہے؟ فرمایا۔ ہاں! تو میں نے عرض کی کہ کیا ان میں جدا کرنے والا فاصلہ ڈالنے والا سلام ہے۔ تو فرمایا۔ نہیں (بلکہ ایک ہی سلام کے ساتھ چار رکعتیں ہیں)۔

(٦٠٤) اخبرنا ابو محمد الجوزجانى، نا ابو القاسم الخزاعى، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمود بن غيلان، نا ابو داود الطيالسى، انا شعبة عن يزيد الرشك قال سمعت معاذة قالت قلت لعائشة رضى الله تعالىٰ عنها اكان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى الضحى قالت نعم اربع ركعات ويزيد ما شاء الله عز وجل.

❖❖ حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کے وقت نماز ادا فرماتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا۔ ہاں! چار

رکعتیں ادا فرماتے اور (بعض اوقات) جتنی اللہ تعالیٰ چاہتا زیادہ ادا فرما لیتے تھے۔

(٦٠٥) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا محمد بن المثنی حدثنی حکیم بن معاویة الزیادی، نا زیاد بن عبداللّٰه بن الربیع الزیادی عن حمید الطویل عن انس بن مالك رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم کان یصلی الضحی ست رکعات۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کی نماز چھ رکعتیں ادا فرمایا کرتے تھے۔

(٦٠٦) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا آدم، نا شعبة، نا عمرو بن مرة قال سمعت عبدالرحمن بن ابی لیلی یقول ما حدثنا احد انه رای النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم غیر ام هانی فانها قالت ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم دخل بیتها یوم فتح مکّة فاغتسل وصلی ثمان رکعات فلم ار صلاة قط اخف منها غیر انه یتم الرکوع والسجود. صحیح۔

❖❖ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے کسی نے یہ بیان نہیں کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے دن میرے گھر تشریف لائے اور غسل فرمایا۔ پھر آٹھ رکعت نماز ادا فرمائی۔ میں نے اس سے ہلکی نماز کبھی نہیں دیکھی مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع وسجود مکمل ادا فرماتے تھے۔

(٦٠٧) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا ابن ابی عمر، نا وکیع، نا کهمس بن الحسن عن عبداللّٰه بن شقیق قال قلت لعائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها اکان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یصلی الضحی قالت لا الا ان یجئ من مغیبه. صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ

بن كليب، نا ابو عيسى، نا احمد بن منيع، نا هشيم، انا عبيدة عن ابراهيم عن سهم بن منجاب عن قرثع الضبى او عن قزعة عن قرثع عن ابى ايوب الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يدمن اربع ركعات عند زوال الشمس فقلت يا رسول الله انك تدمن هذه الاربع ركعات عند زوال الشمس فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان ابواب السماء تفتح عند زوال الشمس فلا ترتج حتىٰ تصلى الظهر فاحب ان يصعد لى فى تلك الساعة خير قلت افى كلهن قراء ة قال نعم قلت هل فيهن تسليم فاصل قال لا وقال احمد بن منيع ثنا ابو معاوية، نا عبيدة عن ابراهيم عن سهم بن منجاب عن قزعة عن القرثع عن ابى ايوبؓ عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نحوه۔

❖ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورج کے زوال کے وقت چار رکعتیں ہمیشہ ادا فرماتے تھے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ سورج کے زوال کے وقت یہ چار رکعتیں ہمیشہ ادا فرماتے ہیں؟ کیا وجہ ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ سورج کے زوال کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں کیے جاتے یہاں تک کہ تم ظہر کی نماز ادا نہ کرلو تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اس گھڑی میری طرف سے بھلائی اور خیر ہی اوپر جائے۔ میں نے عرض کی کہ کیا ان سب رکعتوں میں قرأت ہے؟ فرمایا۔ ہاں! تو میں نے عرض کی کہ کیا ان میں جدا کرنے والا فاصلہ ڈالنے والا سلام ہے۔تو فرمایا۔نہیں (بلکہ ایک ہی سلام کے ساتھ چار رکعتیں ہیں)۔

(٦٠٤) اخبرنا ابو محمد الجوزجانى، نا ابو القاسم الخزاعى، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمود بن غيلان، نا ابو داود الطيالسى، انا شعبة عن يزيد الرشك قال سمعت معاذة قالت قلت لعائشة رضى الله تعالىٰ عنها اكان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى الضحى قالت نعم اربع ركعات ويزيد ما شاء الله عز وجل۔

❖ حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کے وقت نماز ادا فرماتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا۔ ہاں! چار

رکعتیں ادا فرماتے اور (بعض اوقات) جتنی اللہ تعالیٰ چاہتا زیادہ ادا فرما لیتے تھے۔

(٦٠٥) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا محمد بن المثنی حدثنی حکیم بن معاویة الزیادی، نا زیاد بن عبداللّٰه بن الربیع الزیادی عن حمید الطویل عن انس بن مالك رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم کان یصلی الضحی ست رکعات.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کی نماز چھ رکعتیں ادا فرمایا کرتے تھے۔

(٦٠٦) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا آدم، نا شعبة، نا عمرو بن مرة قال سمعت عبدالرحمن بن ابی لیلی یقول ما حدثنا احد انه رای النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم غیر ام هانی فانها قالت ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم دخل بیتها یوم فتح مکّة فاغتسل وصلی ثمان رکعات فلم ار صلاة قط اخف منها غیر انه یتم الرکوع والسجود. صحیح.

❖❖ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے کسی نے یہ بیان نہیں کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے دن میرے گھر تشریف لائے اور غسل فرمایا۔ پھر آٹھ رکعت نماز ادا فرمائی۔ میں نے اس سے ہلکی نماز کبھی نہیں دیکھی مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع وسجود مکمل ادا فرماتے تھے۔

(٦٠٧) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا ابن ابی عمر، نا وکیع، نا کهمس بن الحسن عن عبداللّٰه بن شقیق قال قلت لعائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها اکان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یصلی الضحی قالت لا الا ان یجئ من مغیبه. صحیح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز چاشت ادا فرماتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں! مگر اس وقت جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں سے واپس آتے (تو ادا فرماتے تھے)۔

(٦٠٨) اخبرنا ابو الحسن الشيرزى، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمى، انا ابو مصعب عن مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها انها قالت ما رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى سبحة الضحى قط وانى لاسبحها وان كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ليدع العمل وهو يحب ان يعمل به خشية ان يعمل به الناس فيفرض عليهم۔ صحيح۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی چاشت کے نوافل ادا کرتے نہیں دیکھا۔ مگر میں وہ نوافل ادا کیا کرتی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی عمل چھوڑ دیا کرتے تھے حالانکہ وہ کرنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند ہوتا تھا۔ اس خدشہ کے پیش نظر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترک فرما دیا کرتے تھے کہ لوگ بھی وہی عمل کرنے لگیں اور کہیں ان پر وہ فرض کر دیا جائے۔

(٦٠٩) اخبرنا ابو محمد الجوزجانى، انا ابو القاسم الخزاعى، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا زياد بن ايوب، نا محمد بن ربيعة عن فضيل بن مرزوق عن عطية عن ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى الضحى حتىٰ نقول لا يدعها ويدعها حتىٰ نقول لا يصليها۔

❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کے نوافل ادا فرماتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب کبھی نہیں چھوڑیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترک فرما دیا کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب کبھی ادا نہیں فرمائیں گے۔

(٦١٠) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا ابو عاصم عن ابن جريج عن ابن شهاب عن عبدالرحمن بن عبدالله ابن كعب عن ابيه وعمه عبيد الله بن كعب عن

كعب رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا قدم من سفر ضحى دخل المسجد فصلى ركعتين قبل ان يجلس. صحيح.

❖ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی سفر سے چاشت کے وقت واپس تشریف لاتے تو مسجد میں داخل ہوتے اور بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

☆☆☆

باب نمبر ۴۶

فی فعله فی السهو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سہو (نماز میں بھولنے) کی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کا بیان

(٦١١) اخبرنا ابو الحسن الشيرزي، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن داود بن الحصين عن ابى سفيان مولى ابن احمد قال سمعت ابا هريرة رضى الله تعالىٰ عنه يقول صلى لنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صلاة العصر فسلم فى ركعتين فقام ذو اليدين فقال اقصرت الصلاة ام نسيت يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كل ذلك لم يكن فقال قد كان بعض ذلك يا رسول الله فاقبل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على الناس فقال اصدق ذو اليدين فقالوا نعم فاتم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما بقى من صلاته ثم سجد سجدتين وهو جالس بعد التسليم۔ صحيح۔

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نماز عصر پڑھائی تو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا تو حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھول گئے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے تو انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ان میں سے کچھ تو ہوا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسرے لوگوں کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی۔ ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باقی نماز مکمل فرمائی پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر دو سجدے کئے۔

(٦١٢) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا ابو الوليد، نا شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن

علقمة عن عبداللّٰه رضي اللّٰه تعالٰی عنه ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم صلی الظهر خمسا فقیل له ازید فی الصلاة فقال وما ذاك قالوا صلیت خمسا فسجد سجدتین بعدما سلم. صحیح.

❖❖ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ظہر پانچ رکعتیں ادا فرمائیں تو عرض کی گئی کہ کیا نماز میں اضافہ ہوگیا ہے؟ تو فرمایا۔ کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ رکعتیں ادا فرمائی ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کئے۔

(٦١٣) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، نا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن یحیی بن سعید عن عبدالرحمن الاعرج عن عبداللّٰه بن بحینة انه قال ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم قام من اثنتین من الظهر فلم یجلس فیهما فلما قضی صلاته سجد سجدتین ثم سلم بعد ذلك. صحیح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز میں دوسری رکعت میں کھڑے ہوگئے اور ان میں تشہد نہ بیٹھے تو جب نماز مکمل کر لی تو دو سجدے کئے پھر اس کے بعد سلام پھیرا۔

فائدہ از مترجم: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مذکورہ بالا احادیث مبارکہ کو اگر اس حدیث مبارکہ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے کہ "انما انسی لاسن" یعنی میں نماز میں اس لئے بھولتا ہوں کہ تمہیں سہو کے مسائل بتاؤں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھولنے میں بھی ہمارے لئے رحمت ثابت ہوتی ہے نہ کہ آپ کی شان میں کمی۔

☆☆☆

باب نمبر ۴۷

فی صفة قراء ته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسجوده عند آية السجدة

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرأت اور آیت سجدہ کے وقت سجدہ کا بیان

(٦١٤) اخبرنا عبدالواحد المليحي، نا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا عمرو بن عاصم، نا همام عن قتادة قال سئل انس رضي الله تعالٰى عنه كيف كانت قراءة النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم فقال كانت مدا ثم قرا بسم الله الرحمن الرحيم يمد بسم الله ويمد بالرحمن ويمد بالرحيم. صحيح.

❖❖ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرأت کیسے ہوتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرأت مد کے ساتھ تھی (یعنی حروف علت کو لمبا کرنا) پھر انہوں نے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھی تو "بسم اللہ" کو لمبا کیا "الرحمٰن" کو لمبا کیا اور "الرحیم" کو لمبا کیا۔ (یعنی لفظ اللہ کے الف، لفظ رحمٰن کے میم اور لفظ الرحیم کے ی کو لمبا کیا)۔

(٦١٥) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا آدم بن ابي اياس، نا شعبة، نا ابو اياس قال سمعت عبدالله بن مغفل رضي الله تعالٰى عنه قال رايت النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم وهو على ناقته او جمله وهو تسير به وهو يقراء سورة الفتح او من سورة الفتح قراءة لينة يقرا وهو يرجع. صحيح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی اونٹنی یا اونٹ پر سوار دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے چلا رہے تھے اور سورۂ فتح یا سورۂ فتح کی کوئی آیت تلاوت فرما

رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نرمی کے ساتھ تلاوت فرمارہے تھے۔ درآنحالیکہ واپس لوٹ رہے تھے۔

(٦١٦) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا على بن حجر، نا يحيى بن سعيد الاموى عن ابن جريج عن ابن ابى مليكة عن ام سلمةرضى الله تعالىٰ عنها قالت كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقطع قراء ته يقول : (الحمد لله رب العالمين) ثم يقف ثم يقول : (الرحمن الرحيم) ثم يقف وكان يقرا (مالك يوم الدين)۔

✤✤ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تلاوت میں وقفہ فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''الحمد لله رب العالمين'' پڑھتے۔ پھر ٹھہرتے۔ پھر ''الرحمٰن الرحیم'' پڑھتے۔ پھر ٹھہرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''مالك يوم الدين'' پڑھا کرتے تھے (یعنی ملك کی بجائے مالك پڑھا کرتے تھے)۔

(٦١٧) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا قتيبة بن سعيد، نا الليث عن ابى مليكة عن يعلى بن مملك انه سمع ام سلمةرضى الله تعالىٰ عنها عن قراء ة النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاذا هى تنعت قراء ة مفسرة حرفا حرفا۔

✤✤ حضرت یعلیٰ بن مملک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرأت کے بارے میں بیان کرتے ہوئے سنا۔ آپ رضی اللہ عنہا نہایت خوبی کے ساتھ ایک ایک حرف الگ کرکے قرأت کرنے لگیں۔

(٦١٨) حدثنا المطهر بن على الفارسى، انا ابوذر محمد بن ابراهيم الصالحانى، انا ابومحمد عبدالله بن محمد بن جعفر بن حيان، نا عمر بن الحسين الحلبى، نا محمد بن قدامة المصيبى، نا يوسف بن الغرق عن الطيب عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يقرا القرآن من ثلاث۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین دن میں قرآن

کریم تلاوت فرمایا کرتے تھے (یعنی تین دن میں پورا قرآن کریم ختم فرمایا کرتے تھے)۔

(۶۱۹) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى، نا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا خالد بن يزيد، نا ابوبكر عن ابى حصين عن ابى صالح عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال كان يعرض على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم القرآن كل عام مرة فعرض عليه مرتين فى العام الذى قبض وكان يعتكف كل عام عشرا فاعتكف عشرين فى العام الذى قبض. صحيح.

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہر سال میں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن کریم کا دور کیا جاتا تھا۔ (یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام سال میں ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور کیا کرتے تھے) مگر جس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پردہ فرمایا اس سال دو مرتبہ دور کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے مگر جس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پردہ فرمایا اس سال بیس دن اعتکاف فرمایا۔

(۶۲۰) اخبرنا ابو عثمان سعيد بن اسماعيل الضبى، انا ابو محمد عبدالجبار بن محمد الجراحى، انا ابو العباس محمد بن احمد المحبوبى، نا ابو عيسى الترمذى، نا سفيان بن وكيع، نا عبدالله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن سعيد بن ابى هلال عن عمر الدمشقى عن ام الدرداء عن ابى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه قال سجدت مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم احدى عشرة سجدة منها التى فى النجم.

❖❖ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے (سجود تلاوت) کیے ان میں سے ایک وہ ہے جو سورۃ النجم میں ہے۔

(۶۲۱) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا مسدد، نا عبدالوارث، نا ايوب عن عكرمة عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سجد بالنجم وسجد معه المسلمون والمشركون والجن والانس. صحيح.

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ النجم کا سجدہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تمام مسلمانوں، مشرکوں اور جن وانس نے سجدہ کیا۔

(٦٢٢) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبی، نا ابو عیسی، نا قتیبة، نا سفیان بن عیینة عن ایوب بن موسی عن عطاء بن میناء عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه قال سجدنا مع رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم فی اقرا باسم ربك واذا السماء انشقت. صحیح.

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سورۃ "اقراء باسم ربك" اور سورۃ "واذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا۔

(٦٢٣) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا مسدد، نا معتمر قال سمعت ابی حدثنی بکر عن نافع قال صلیت مع ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه العتمة فقرا : (اذا السماء انشقت) فسجد فقلت ما هذه قال سجدت بها خلف ابی القاسم صلی الله تعالٰی علیه وسلم فلا ازال اسجد فیها حتٰی القاه. صحیح.

✤✤ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عشاء ادا کی تو انہوں نے سورۃ "اذا السماء انشقت" تلاوت کی تو سجدہ کیا میں نے عرض کی یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابوالقاسم حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے اس سورت میں سجدہ کیا ہے اور میں اس میں ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل جاؤں (یعنی تادم مرگ)

(٦٢٤) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، انا ابو العباس المحبوبی، نا ابو عیسی، نا محمد بن بشار، نا عبدالوهاب الثقفی، نا خالد الحذاء عن ابی العالیة عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت کان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم یقول فی سجود القرآن باللیل سجد وجهی للذی خلقه وشق سمعه وبصره بحوله وقوته.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات

کے وقت سجدۂ تلاوت میں یہ فرمایا کرتے تھے کہ "میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے تخلیق فرمایا اور اپنی قوت اور قدرت کے ساتھ اس کی سماعت و بصارت پھاڑی۔ (یعنی چہرے پہ آنکھیں اور کان تخلیق فرمائے)۔

(٦٢٥) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبی، نا ابو عیسی، نا قتیبة، نا محمد بن یزید بن خنیس، نا الحسن بن محمد بن عبیداللہ بن ابی یزید قال: قال لی ابن جریج اخبرنی عبیداللہ بن ابی یزید عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال جاء رجل الی النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم فقال یا رسول اللّٰہ انی رایتنی اللیلة وانا نائم کانی اصلی خلف شجرة فسجدت فسجدت الشجرة لسجودی فسمعتها وھی تقول اللھم اکتب لی بھا عندك اجرا وضع عنی بھا وزرا واجعلھا عندك ذخرا وتقبلھا منی کما تقبلتھا من عبدك داود قال ابن عباس فقرا النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم سجدة ثم سجد فسمعته وھو یقول مثل ما اخبره الرجل عن قول الشجرة۔

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! رات کو میں سویا ہوا تھا تو میں نے ایک خواب دیکھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہوں۔ تو میں نے سجدہ کیا تو اس درخت نے بھی میرے سجدے کے ساتھ ہی سجدہ کیا۔ میں نے سنا کہ وہ درخت کہہ رہا تھا۔ "اے اللہ! اپنے ہاں میرے لئے اس سجدے کا اجر لکھنا اور اس کے باعث مجھ سے بوجھ اتارنا اور اسے میرے لئے اپنے ہاں آخرت کا ذخیرہ بنانا اور یہ مجھ سے قبول فرمانا جیسے تو نے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا"۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت سجدہ تلاوت فرمائی پھر سجدہ فرمایا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح کہتے سنا جیسے اس آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درخت کی بات بتائی تھی۔

☆☆☆

باب نمبر ۴۸

صفة صلاته فی السفر والخوف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمازِ سفر اور نمازِ خوف کا بیان

(٦٢٦) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا قتيبة، نا عبدالوهاب، نا ايوب عن ابى قلابة عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صلى الظهر بالمدينة اربعا وصلى العصر بذى الحليفة ركعتين قال واحسبه بات بها حتى اصبح. صحيح.

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں نمازِ ظہر چار رکعات ادا فرمائی اور ذوالحلیفہ کے مقام پر نمازِ عصر دو رکعت ادا فرمائی۔ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہیں رات گزاری یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔

(٦٢٧) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا مسدد، نا يحيى القطان عن عبيدالله اخبرنى نافع عن عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال صليت مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بمنى ركعتين وأبى بكر وعمر ومع عثمان صدرا من امارته ثم اتمها.

❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے منیٰ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو رکعتیں نماز ادا کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ابتدائی دور میں دو رکعتیں ہی ادا فرمائیں پھر پوری نماز ادا فرمانے لگے۔

(٦٢٨) اخبرنا ابو الحسن علی بن یوسف الجوینی، انا ابو محمد محمد بن علی بن محمد بن شریك الشافعی، انا عبداللّٰه بن محمد بن مسلم، نا احمد بن حرب، نا ابو معاویة عن عاصم الاحول عن عكرمة عن ابن عباس رضی اللّٰه تعالٰی عنهما قال سافر رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم سفرا فاقام تسعة عشر یوما یصلی رکعتین رکعتین قال ابن عباس فنحن نصلی ما بیننا وبین تسعة عشر رکعتین رکعتین فاذا اقمنا اكثر من ذلك صلینا اربعا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر پر تشریف لے گئے تو انیس دن قیام فرمایا اور دو رکعتیں نماز ادا فرمائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم بھی انیس دنوں کے درمیان درمیان دو دو رکعتیں نماز ادا کرتے ہیں اور جب اس سے زیادہ دن قیام کرتے ہیں تو چار رکعتیں ادا کرتے ہیں۔

(٦٢٩) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن ابی الزبیر المكی عن ابی الطفیل عامر بن واثلة ان معاذ بن جبل رضی اللّٰه تعالٰی عنه اخبره انهم خرجوا مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم عام تبوك فكان رسول اللّٰه یجمع بین الظهر والعصر وبین المغرب والعشاء قال فاخر الصلاة یوما ثم خرج فصلی الظهر والعصر جمیعا ثم دخل ثم خرج فصلی المغرب والعشاء جمیعا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غزوۂ تبوک کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (سفر پر) نکلے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا فرماتے تھے۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز موخر فرمائی پھر تشریف لائے اور ظہر اور عصر اکٹھی ادا فرمائی۔ پھر (خیمے میں) تشریف لے گئے پھر تشریف لائے تو مغرب اور عشاء اکٹھی ادا فرمائی۔

(٦٣٠) اخبرنا ابو الحسن عبدالوهاب بن محمد الكسائی، انا عبدالعزیز

بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، انا الربیع انا الشافعی اخبرنی ابن ابی یحیی عن حسین ابن عبداللّٰہ بن عباس عن کریب عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما انہ قال الا اخبرکم عن صلاۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم فی السفر کان اذا زالت الشمس وھو فی منزلہ جمع بین الظھر والعصر فی الزوال واذا سافر قبل ان تزول الشمس اخر الظھر حتٰی یجمع بینھما وبین العصر فی وقت العصر قال واحسبہ قال فی المغرب والعشاء مثل ذلک۔

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفر کی نماز کے متعلق نہ بتاؤں؟ جب سورج زائل ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی منزل پر اتر چکے ہوتے تو زوال کے وقت میں ظہر اور عصر اکٹھی ادا فرماتے اور جب سورج کے زائل ہونے سے پہلے سفر فرماتے تو ظہر کو موخر فرماتے۔ یہاں تک کہ عصر کے وقت میں ظہر اور عصر اکٹھی ادا فرماتے (فرماتے ہیں کہ) میرا خیال ہے کہ مغرب اور عشاء میں بھی اسی طرح کرتے۔

(۶۳۱) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا موسی بن اسماعیل، نا جویریۃ بن اسماء عن نافع عن ابن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما قال کان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یصلی فی السفر علی راحلتہ حیث توجھت بہ یومی ایماء صلاۃ اللیل الا الفرائض ویوتر علی راحلتہ۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ دوران سفر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سواری پر ہی نماز ادا فرماتے تھے چاہے سواری کا رخ کسی طرف بھی ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوائے فرائض کے رات کی تمام نماز اشارے سے ادا فرماتے (یعنی سواری کے اوپر ہی) اور وتر بھی سواری پر ہی ادا فرماتے۔

(۶۳۲) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبی، نا ابو عیسی، نا محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب، نا یزید بن زریع، نا معمر عن الزھری عن سالم عن ابیہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ان

النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم صلی صلاۃ الخوف باحدی الطائفتین رکعۃ والطائفۃ الآخری مواجھۃ العدو ثم انصرفوا فقاموا فی مقام اولئک وجاء وا اولئک فصلی بھم رکعۃ اخری ثم سلم علیھم فقام ھولاء فقضوا رکعتھم وقام ھولاء فقضوا رکعتھم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو گروہوں میں سے ایک کو نماز خوف کی ایک رکعت پڑھائی جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا۔ پھر پہلا گروہ دوسرے گروہ کی جگہ پر چلا گیا اور دوسرا گروہ نماز پڑھنے کیلئے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیر دیا۔ تو وہ کھڑے ہوگئے اور اپنی رکعت مکمل کر لی پھر پہلے گروہ نے بھی واپس آ کر اپنی رکعت مکمل کر لی (جبکہ ان کی جگہ دوسرا گروہ چلا گیا)۔

(۶۳۳) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاھر بن احمد، نا ابو اسحق الھاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن یزید بن رومان عن صالح بن خوات عمن صلی مع النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یوم ذات الرقاع صلاۃ الخوف ان طائفۃ صفت معہ وصفت طائفۃ وجاہ العدو فصلی بالتی معہ رکعۃ ثم ثبت قائما فاتموا لانفسھم ثم انصرفوا وصفوا وجاہ العدو وجاء ت الطائفۃ الآخری فصلی لھم الرکعۃ التی بقیت ثم ثبت جالسا واتوا لانفسھم ثم سلم بھم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت صالح بن خوات رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک آدمی سے روایت کیا ہے جنہوں نے غزوۂ ذات الرقاع والے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز خوف ادا کی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک گروہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صف بنائی جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے سامنے صف بستہ رہا تو جو گروہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا انہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رکعت پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے رہے اور انہوں نے باقی نماز مکمل کی پھر واپس جا کر دشمن کے سامنے صف بستہ ہوگئے تو دوسرا گروہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے رہے اور انہوں نے باقی نماز مکمل کی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

☆☆☆

باب نمبر ۴۹

فی صفة صلاته وخطبته فی الجمعة صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ کا بیان

(٦٣٤) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل حدثني شريح بن النعمان، نا فليح بن سليمان عن عثمان ابن عبدالرحمن بن عثمان التيمي عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يصلي الجمعة حين تميل الشمس. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز جمعہ اس وقت ادا فرمایا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

(٦٣٥) اخبرنا عبدالوهاب بن محمد الكسائي، انا عبدالعزيز بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، انا الربيع، انا الشافعي، انا ابراهيم بن محمد اخبرني جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبدالله رضي الله تعالى عنه قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يخطب يوم الجمعة خطبتين قائما يفصل بينهما بجلوس.

❖❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعۃ المبارک کے دن دو خطبے کھڑے ہو کر ارشاد فرماتے تھے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھ کر فاصلہ ڈالتے تھے (یعنی دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے)۔

(٦٣٦) اخبرنا ابو عثمان الضبي، انا ابو محمد الجراحي، انا العباس المحبوبي، نا ابو عيسى، نا قتيبة وهناد قالا، نا ابو الاحوص عن سماك عن

جابر بن سمرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال کنت اصلی مع النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فکانت صلاته قصدا وخطبته قصدا۔ صحیح۔

✤✤ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کیا کرتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز بھی متوسط ہوتی اور خطبہ بھی متوسط ہوتا۔

(۶۳۷) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبة، انا ابو الاحوص عن سماك عن جابر بن سمرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال کانت للنبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم خطبتان یجلس بینهما یقرا القرآن ویذکر الناس۔ صحیح۔

✤✤ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور ان دونوں کے درمیان میں بیٹھتے تھے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبے میں) قرآن کریم کی تلاوت فرماتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے۔

(۶۳۸) حدثنا ابو عمرو محمد بن عبدالرحمن النسوی، انا ابو الحسن علی بن موسی الدمشقی بها، نا ابو عمرو ومحمد بن موسی بن فضالة، نا الحسین بن محمد جمعة، نا سعید بن منصور، نا عبدالعزیز بن محمد الدراوردی عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم اذا خطب احمرت عیناه وعلا صوته واشتد غضبه کانه منذر جیش ثم یقول صبحتکم او مستکم الساعة ثم یقول بعثت انا والساعة کهاتین یفرق بین اصابعه السبابة والوسطی ثم یقول خیر الهدی هدی محمد وشر الامور محدثاتها وکل بدعة ضلالة۔ صحیح۔

✤✤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خطبہ (وعظ) ارشاد فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا جیسے کوئی دشمن کی فوج سے ڈراتا ہے۔ پھر فرماتے دیکھو! صبح کو تم پر قیامت آن پڑے یا شام کو آن پڑے۔ پھر

فرماتے کہ مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی مانند بھیجا گیا ہے۔ آپ ﷺ شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو جدا جدا کر کے کھڑا فرماتے۔ پھر فرماتے کہ سب سے بہتر ہدایت محمد (فداہ امی وابی) کی ہدایت ہے اور سب سے برے کام وہ ہیں جو (دین میں) نئے نکالے جائیں اور ہر بدعت (نئی چیز جس کی دین میں کوئی اصل نہ ہو اور قرآن وسنت کے متصادم ہو) گمراہی ہے۔

(٦٣٩) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابو محمد بن عبداللّٰه بن یوسف الاصبهانی، انا ابو سعید احمد بن محمد زیاد البصری، نا الحسن بن الصباح الزعفرانی، انا عبدالوهاب بن عبدالمجید الثقفی عن جعفر بن محمد عن ابیه عن عبید اللّٰه بن ابی رافع ان مروان استخلف ابا هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه علی المدینة فصلی بهم ابو هریرة الجمعة فقرا سورة الجمعة فی الرکعة الاولی وفی الثانیة : (اذا جآءك المنافقون) قال عبیداللہ فقلت له لقد قرأت سورتین سمعت علی بن ابی طالب رضی اللّٰه تعالٰی عنه یقرا بهما قال ابو هریرة سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یقراء بهما۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خلیفہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کا حاکم مقرر کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں نماز جمعہ پڑھائی تو آپ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ تلاوت فرمائی اور دوسری رکعت میں سورۂ "اذا جاء ك المنافقون" تلاوت فرمائی۔ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے وہی دونوں سورتیں تلاوت کی ہیں جو میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو تلاوت کرتے سنی ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہی دو سورتیں نبی کریم ﷺ کو تلاوت کرتے سنا ہے۔

(٦٤٠) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن ضمرة بن سعید المازنی عن عبید اللّٰه بن عبداللّٰه بن عتبة ان الضحاك بن قیس سال النعمان بن بشیر رضی اللّٰه تعالٰی عنه ماذا کان یقرا رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یوم الجمعة علی اثر سورة الجمعة فقال کان یقرا۔ (هل اتاك حدیث الغاشیة)

صحیح.

❖❖ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعۃ المبارک کے دن سورۂ جمعہ کے بعد کون سی سورت تلاوت فرمایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۂ جمعہ کے بعد سورۂ "هل اتاك حديث الغاشية" تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(٦٤١) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا عبدالرحمن بن ابى شريح انا ابو القاسم البغوى، نا على بن الجعد، انا شعبة عن ابراهيم بن محمد بن المنتشر سمعت ابى يحدث عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير رضى اللّٰه تعالٰى عنه عن النبى صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم انه كان يقرا فى صلاة الجمعة. (سبح اسم ربك الاعلى) و(هل اتاك حديث الغاشية) قال وربما اجتمع العيدان فيقرا بهما فيهما. صحيح.

❖❖ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز جمعہ میں سورۂ "سبح اسم ربك الاعلى" اور سورۂ "هل اتاك حديث الغاشية" تلاوت فرمایا کرتے تھے اور بعض اوقات دو عیدیں (یعنی جمعۃ المبارک اور کوئی عید) اکٹھی ہو جاتیں تو دونوں میں یہی دو سورتیں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

☆☆☆

باب نمبر ۵۰

فی فعله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی العیدین

عیدین میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کا بیان

(٦٤٢) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبی، نا ابو عیسی، نا محمد بن المثنی، نا ابو اسامة عن عبیداللہ بن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنهما قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم وابوبکر وعمر یصلون فی العیدین قبل الخطبة ثم یخطبون. صحیح.

❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دونوں عیدوں کی نماز خطبہ سے پہلے ادا فرمایا کرتے تھے پھر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔

(٦٤٣) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبی، نا ابو عیسی، نا مسلم بن عمرو الحذاء ابو عمرو المدنی، نا عبداللہ بن نافع عن کثیر بن عبد اللہ عن ابیه عن جده رضی اللہ تعالٰی عنه ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم کبر فی العیدین فی الاولی سبعا قبل القراءة وفی الآخرة خمسا قبل القراة.

❖ حضرت کثیر بن عبداللہ نے اپنے والد گرامی سے اور انہوں نے اپنے دادا محترم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں عیدوں کی نماز میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔

(٦٤٤) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق

الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن ضمرة بن سعيد المازني عن عبيد الله بن عبدالله بن عتبة بن مسعود ان عمر بن الخطاب رضي الله تعالیٰ عنه سال ابا واقد الليث ما كان يقرا به رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم يوم الفطر والاضحى فقال كان يقرا. (ق والقرآن المجيد) و(اقتربت الساعة وانشق القمر). صحيح.

❖ حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیث رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کیا تلاوت فرمایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۃ "ق والقران المجید" اور سورۃ "اقتربت الساعة وانشق القمر" تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(٦٤٥) اخبرنا ابو عثمان الضبي، انا ابو محمد الجراحي، نا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عيسى، نا الحسن بن الصباح البزار، نا عبدالصمد بن عبدالوارث عن ثواب بن عتبة عن عبدالله بن بريدة عن ابيه بريدة رضي الله تعالیٰ عنه قال كان النبي صلى الله تعالیٰ عليه وسلم لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم ولا يطعم يوم الاضحى حتى يصلي.

❖ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھا کر ہی باہر تشریف لاتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز ادا فرمانے تک کچھ نہیں کھاتے تھے۔

(٦٤٦) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا محمد بن عبدالرحيم، انا سعيد بن سليمان، انا هشيم، انا عبيد الله بن ابي بكر بن انس عن انس رضي الله تعالیٰ عنه كان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم لا يغدو يوم الفطر حتى ياكل تمرات وقال ابن رجاء حدثني عبيد الله عن انس عن النبي صلى الله تعالیٰ عليه وسلم وياكلهن وترا. صحيح.

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھجوریں کھا کر ہی صبح کو تشریف لاتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ (حضرت انس) سے ہی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طاق تعداد

میں کھجور کھا کر تشریف لاتے تھے (یعنی ایک، تین، پانچ یا سات کھجوریں)۔

(٦٤٧) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابو طاهر محمد بن محمد الزیادی، انا ابو حامد احمد بن محمد بن یحیی بن بلال، نا ابو الازهر احمد بن الازهر، نا یونس بن محمد، نا فلیح عن سعید بن الحارث عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه قال كان النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم اذا خرج الی العیدین رجع فی غیر الطریق الذی خرج فیه۔ هٰذا حدیث حسن غریب۔

✤✤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عیدوں کی نماز ادا فرمانے جاتے تھے تو واپس لوٹتے وقت اس راستے کے علاوہ کسی دوسرے راستے سے واپس آتے تھے جس راستے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرمانے جاتے تھے۔

(٦٤٨) عن جابر رضی الله تعالٰی عنه قال كان النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم اذا كان یوم العید خالف الطریق۔ اخرجه البخاری عن محمد بن سلام عن ابی تمیلة یحیی بن واضح عن فلیح بن سلیمان عن سعید بن الحارث عن جابر رضی الله تعالٰی عنه۔

✤✤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کے دن جدا جدا راستہ اختیار فرماتے تھے (یعنی جاتے ہوئے جو راستہ اختیار فرماتے واپسی پر اسی راستے سے تشریف نہ لاتے تھے)۔

(٦٤٩) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبدالله النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا یحیی بن بكیر، نا اللیث عن كثیر بن فرقد عن نافع ان ابن عمر رضی الله تعالٰی عنهما اخبره قال كان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم یذبح وینحر بالمصلی۔ صحیح۔

✤✤ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدگاہ میں ہی قربانی کا جانور ذبح فرماتے اور نحر فرماتے۔

(٦٥٠) اخبرنا ابو الحسن عبدالرحمن بن محمد الداودی، انا ابو الحسن

علی بن محمد بن ابراھیم الجوھری، نا ابو العباس محمد بن احمد الاثرم المقری، نا عمر بن شبة، نا ابن ابی عدی عن سعید عن قتادة عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کان یضحی بکبشین املحین اقرنین یطا علی صفا حھما ویذبحھما بیدہ ویقول بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔ صحیح۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو سینگوں والے چتکبرے مینڈھوں کی قربانی فرمایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ذبح کرتے وقت) ان کی ایک جانب پاؤں رکھتے اور اپنے ہاتھ سے ذبح فرماتے اور کہتے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"۔

☆☆☆

باب نمبر ۵۱

فی فعله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الخسوف

گرہن کی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کا بیان

(٦٥١) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابو نعیم عبدالملك بن الحسن الاسفرائینی، انا ابو عوانة یعقوب بن اسحق، نا محمد بن ادریس، نا یحیی بن سالم الوحاظی، نا معاویة بن سلام عن یحیی بن ابی کثیر اخبرنی ابو سلمةبن عبدالرحمن عن عبداللّٰه بن عمرو رضی اللّٰه تعالٰی عنهما قال کسفت الشمس علی عهد رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فنودی ان الصلاة جامعة فرکع رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم رکعتین فی سجدة ثم قام فرکع رکعتین فی سجدة ثم تجلی عن الشمس قال وقالت عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها ما سجدت سجودا قط ولا رکوعا قط کان اطول منه. صحیح.

✤ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو ندا دی گئی کہ نماز ادا کی جانے والی ہے (لوگ جمع ہوئے) تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رکعت میں دو رکوع کئے پھر کھڑے ہوئے اور ایک رکعت میں دو رکوع کئے۔ پھر سورج صاف اور روشن ہوگیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی اتنے طویل سجدے اور رکوع نہیں کئے (جتنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن کئے تھے)۔

(٦٥٢) اخبرنا ابو الحسین الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها زوج النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم انها قالت خسفت

الشمس في عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فصلى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالناس فقام فاطال القيام ثم ركع فاطال الركوع ثم قام فاطال القيام وهو دون القيام الاول ثم ركع فاطال الركوع وهو دون الركوع الاول ثم رفع فسجد ثم فعل في الركعة الآخرى مثل ما فعل في الاولى ثم انصرف وقد تجلت الشمس فخطب الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رايتم ذلك فادعوا الله وكبروا وتصدقوا وقال يا امة محمد والله ما من احد اغير من الله ان يزني عبده او تزني امته يا امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا. صحيح.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ مل کر نماز ادا فرمائی۔ آپ ﷺ نے قیام کیا تو بہت طویل قیام کیا، پھر رکوع کیا تو بہت طویل رکوع کیا، پھر قیام کیا تو بہت طویل مگر پہلے قیام سے کم طویل قیام کیا، پھر رکوع کیا تو بہت طویل مگر پہلے رکوع سے کم طویل رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور پھر سجدہ کیا۔ پھر اسی طرح دوسری رکعت میں بھی کیا جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر واپس پلٹے تو سورج صاف اور روشن ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے خطبہ ارشاد فرمایا۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرمائی پھر ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا تو جب تم انہیں گرہن لگا دیکھو تو اللہ تعالیٰ کو پکارو اور اس کی بڑائی بیان کرو اور صدقہ دو۔ پھر فرمایا۔ اے امت محمد ﷺ! قسم بخدا! اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں ہے کہ اس کا بندہ یا بندی زنا کاری کرے۔ اے امت محمد ﷺ! قسم بخدا! جو میں جانتا ہوں اگر وہ تم جانتے ہوتے تو تم ضرور کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

(٦٥٣) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا عبدالرحمن بن ابى شريح، انا ابو القاسم البغوى، نا على بن الجعد، انا شريك بن عبدالله عن المقدام بن شريح عن ابيه عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها قالت كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا راى ناشئا في السماء من سحاب او ريح استقبله

حيث كان وان كان في الصلاة تعوذ بالله من شره فاذا مطرت قال اللهم صيبا نافعا.

✚✚ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب آسمان پر بادل یا آندھی آتی ہوئی دیکھتے تو جہاں بھی ہوتے اگرچہ نماز ادا فرما رہے ہوتے تو اللہ تعالیٰ سے ان کے شر سے پناہ مانگتے اور بارش ہوتی تو فرماتے۔ اے اللہ رب العزت! اسے برسنے والی اور فائدہ دینے والی بنا دے۔

☆☆☆

باب نمبر ۵۲

فی فعله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الاستسقاء ونزول المطر

بارش طلب کرنے اور بارش برسنے کی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کا بیان

(٦٥٤) اخبرنا ابو عثمان سعيد بن اسماعيل الضبی. انا ابو محمد عبدالجبار بن محمد الجراحی، نا ابو العباس محمد بن احمد المحبوبی، نا ابو عیسی محمد بن عیسی الترمذی. نا يحيى بن موسى، نا عبدالرزاق، نا معمر عن الزهری عن عباد بن تميم عن عمه وهو عبد الله بن زيد رضی الله تعالٰی عنه ان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم خرج بالناس يستسقى فصلى بهم ركعتين جهر بالقراءة فيهما وحول ردائه ورفع يديه واستسقى واستقبل القبلة. صحيح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارش طلب فرمانے کیلئے (نماز استسقاء کیلئے) لوگوں کے ساتھ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی اور اپنی چادر مبارک الٹی کی اور ہاتھ بلند فرما کر بارش کیلئے دعا فرمائی اور قبلہ کی طرف منہ کیا۔

(٦٥٥) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبی، نا ابو عيسى، نا قتيبة، نا حاتم. نا اسماعيل عن هشام بن اسحق وهو ابن عبدالله بن كنانة عن ابيه قال ارسلنی الوليد بن عقبة وهو آمر المدينة الى ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما اساله عن استسقاء رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم فاتيته فقال ان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم خرج متبذلا متواضعا متضرعا حتى اتى المصلى فلم يخطب خطبتكم هذه ولكن لم يزل فی الدعاء والتضرع والتكبير وصلى ركعتين كما كان يصلی فی العيد.

❖❖ حضرت ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے حاکم ولید بن عقبہ نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا کہ میں ان سے پوچھوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے بارش طلب فرماتے تھے؟ (یعنی نماز استسقاء کس طرح ادا فرماتے تھے؟) تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں ہی بن بناؤ کیے عاجزی اور خشوع وخضوع کے ساتھ نکلے حتیٰ کہ عیدگاہ میں پہنچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے اس خطبہ کی طرح خطبہ ارشاد نہیں فرمایا بلکہ دعا، گریہ وزاری اور تکبیر بلند فرماتے رہے اور جس طرح نماز عید میں دو رکعتیں ادا کی جاتی ہیں اسی طرح دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(٦٥٦) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا ابو محمد الحسن بن احمد المخلدي، انا ابو العباس محمد بن اسحق السراج، ناقتيبة، نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس رضي الله تعالىٰ عنه قال مطرنا ونحن مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فحسر عن ثوبه حتىٰ اصابه المطر فقلت لم صنعت هٰذا يا رسول الله قال انه حديث عهد بربه. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے تو ہمیں بارش نے آلیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا کپڑا کھول دیا (یعنی قمیض وغیرہ اتار دی یا چادر اتار دی) یہاں تک کہ بارش نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھگو دیا تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے کیوں کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ یہ ابھی تازہ تازہ اپنے پروردگار کے پاس سے آئی ہے۔

(٦٥٧) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا محمد بن يسار، نا يحيي وابن ابي عدي عن سعيد عن قتادة عن انس رضي الله تعالىٰ عنه قال كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يرفع يديه في شيء من دعائه الا في الاستسقاء وانه يرفع حتىٰ يرى بياض ابطيه. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز استسقاء کے علاوہ کسی بھی دعا میں ہاتھ بلند نہیں فرماتے تھے اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنے ہاتھ بلند فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

باب نمبر ۵۳

فی فعلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمن مرض من العیادۃ والدعاء

مریض کی عیادت اور اس کیلئے دعا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کا بیان

(٦٥٨) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد بن عبدالله النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا المكی بن ابراهيم، نا الجعد عن عائشة بنت سعد رضی الله تعالٰی عنها ان اباها قال تشكيت بمكة شكوى شديدا فجاء نی النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم يعودنی قلت يا نبی الله انی اترك مالا وانی لم اترك الا ابنة واحدة فاوصی بثلثی مالی فقال لا فقلت اوصی بالنصف قال لا فقلت فاوصی بالثلث واترك لها الثلثين قال الثلث والثلث كثير ثم وضع يده علی جبهته ثم مسح وجهی وبطنی ثم قال اللهم اشف سعدا واتمم له هجرته فما زلت اجد برده علی كبدی فيما يخال الی حتی الساعة۔ صحيح۔

❖ حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان کے والد گرامی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ میں شدید بیمار ہوگیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کیلئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی یا نبی اللہ! میں بہت سا مال ودولت چھوڑ رہا ہوں اور میری صرف ایک ہی بیٹی ہے تو میں اپنا دو تہائی مال (صدقہ کرنے کی) وصیت کرتا ہوں۔ تو ارشاد فرمایا۔ نہیں۔ میں نے عرض کی کہ نصف مال کی وصیت کرتا ہوں۔ تو فرمایا۔ نہیں۔ میں نے عرض کی ایک تہائی مال کی وصیت کرتا ہوں تو فرمایا۔ ہاں تہائی مال اور تہائی مال بہت ہے کافی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اپنی پیشانی مبارک پر رکھا پھر وہ ہاتھ میرے چہرے اور پیٹ پر پھیرا۔ پھر فرمایا۔ اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور اس کی ہجرت مکمل فرما۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آج بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک کی ٹھنڈک

اپنے جگر پر محسوس کرتا ہوں۔

(٦٥٩) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا ابو الوليد، نا شعبة عن محمد بن المنكدر سمعت جابرا رضي الله تعالىٰ عنه يقول جاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يعودني وانا مريض لا اعقل فتوضأ وصب علي من وضوئه فعقلت فقلت يا رسول الله لمن الميراث انما يرثني كلالة فنزلت آية الفرائض. صحيح.

❖ حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں بیمار ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کیلئے تشریف لائے۔ مجھے کوئی ہوش نہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضوفرمایا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر انڈیلا تو مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میری میراث کس کیلئے ہوگی۔ میرا نہ تو باپ ہے نہ بیٹا (یعنی میں اکیلا ہی ہوں) تو اس وقت آیت میراث (آیت فرائض) نازل ہوئی۔

(٦٦٠) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل. نا ابراهيم بن موسى، انا هشام، انا ابن جريج اخبرني ابن المنكدر عن جابر رضي الله تعالىٰ عنه عادني النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وابوبكر في بني سلمة ماشيين. صحيح.

❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیدل چل کر بنو سلمہ قبیلے میں میری عیادت کیلئے تشریف لائے۔

(٦٦١) اخبرنا اسماعيل بن عبد القاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، انا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن المثنى العنزي، نا محمد بن جهضم، نا اسماعيل وهو ابن جعفر عن عمارة يعني ابن غزية عن سعيد بن الحارث بن المعلى عن عبدالله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال كنا جلوسا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذ جاء ه رجل من الانصار فسلم عليه ثم ادبر فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يا اخا الانصار كيف اخي سعد بن عبادة فقال صالح

فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من يعوده منكم فقام وقمنا معه ونحن بضعة عشر ما علينا نعال ولا خفاف ولا قلانس ولا قمص نمشي في تلك السباخ حتى جئناه. صحيح.

✤✤ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک انصاری آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا اور واپس مڑا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انصاری بھائی! میرا بھائی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کیسا ہے؟ اس نے عرض کی اچھا ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کون اس کی عیادت کیلئے جاتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو ہم سب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ ہماری تعداد تقریباً دس تھی۔ نہ ہی ہم نے جوتیاں پہنی ہوئی تھیں، نہ ہی موزے، نہ ہی ٹوپیاں اور نہ ہی قمیضیں۔ ہم شور زدہ (کھاری زمین) زمین میں چلتے ہوئے ان کے پاس گئے۔

(٦٦٢) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا عبدان، نا هشام بن عمار، نا مسلمةبن علي عن ابن جريج عن حميد عن انس رضي الله تعالىٰ عنه قال كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يعود المريض الا بعد ثلاث. مسلمةضعيف.

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین دن کے بعد ہی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ (اس روایت میں ایک راوی مسلمہ بن علی ضعیف راوی ہے)۔

(٦٦٣) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا معلى بن اسد، نا عبدالعزيز بن المختار، نا خالد عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دخل على اعرابي يعوده قال وكان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا دخل على مريض يعوده قال لا باس طهور ان شاء الله فقال له لا باس طهور ان شاء الله قال قلت طهور كلا بل هي حمى تفور او تثور على شيخ كبير تزيره القبور فقال النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :

فنعم اذا. صحیح.

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک اعرابی (بدو، دیہاتی) کی عیادت کیلئے اس کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مریض کی عیادت کیلئے تشریف لے جاتے تو فرماتے تھے۔ انشاء اللہ! کوئی حرج نہیں پاک ہو جاؤ گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بھی یہی فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ انشاء اللہ! پاک ہو جاؤ گے۔ تو اس اعرابی نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں کہ پاک ہو جاؤں گا۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ تو بخار ہے جو جوش مار رہا ہے یا بوڑھے آدمی پر بھڑک رہا ہے اور اسے قبروں کی زیارت کی طرف بلاتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں! ایسے ہی ہے۔

(٦٦٤) اخبرنا احمد بن عبدالله الصالحي، انا ابوعمر بكر بن محمد المزني، نا ابوبكر محمد بن عبدالله، نا الحسين بن الفضل البجلي، نا عفان، نا حماد عن حميد عن انس رضي الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا دخل على مريض قال اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافي لا شافي الا انت شفاء لا يغادر سقما. صحيح.

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے تو فرماتے۔ اے لوگوں کے پروردگار! بیماری (تکلیف) دور فرما اور شفاء عطا فرما۔ تو شفاء عطا فرمانے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی بھی شفا دینے والا نہیں ہے۔ ایسی شفاء عطا فرما جو کوئی بیماری باقی نہ چھوڑے۔

(٦٦٥) اخبرنا ابو الحسن الشيرزي، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا اشتكى يقرا على نفسه بالمعوذات وينفث فاذا اشتد وجعه كنت اقرا عليه وامسح عنه بيده رجاء بركتها. صحيح.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے آپ پر معوذات پڑھ کر پھونکتے اور جب تکلیف زیادہ ہوتی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھتی اور

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مبارک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھیرتی اس ہاتھ کی برکت کی امید سے۔

(٦٦٦) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا ابو منصور محمد بن محمد بن سمعان، نا ابو جعفر محمد بن احمد بن عبدالجبار الرياني، نا حميد بن زنجويه، نا يعلى بن عبيد، نا سفيان عن منصور عن ابى المنهال عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يعوذ الحسن والحسين ويقول اعيذكما بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة ويقول هكذا كان ابى ابراهيم يعوذ ابنيه اسماعيل واسحق عليهما السلام۔ صحيح۔

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام کو دم کرتے تو فرماتے۔ میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان سے، ہر زہریلے جانور سے جو قاتل نہ ہو اور ہر بدنظر سے جو دیوانہ بنا دیتی ہے۔ پھر فرماتے کہ میرے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے دونوں بیٹوں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو بھی اسی طرح دم فرمایا کرتے تھے۔

(٦٦٧) حدثنا المطهر بن على، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا ابراهيم بن محمد بن الحسن، نا عبدالرحمن نا خالد ابو معاوية الحمصى، نا محمد بن شعيب بن شابور عن عبدالله بن العلا بن زرعن حكيم بن حزام رضى الله تعالىٰ عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا راى شيئا يعجبه فخاف ان يعينه قال اللهم بارك فيه ولا اضيره۔

✤✤ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس خدشے کے پیش نظر کہ کہیں اسے نظر نہ لگ جائے فرماتے تھے۔ اے اللہ! اس میں برکت عطا فرما اور اسے کوئی نقصان نہ پہنچانا۔

☆☆☆

باب نمبر ۵۴

فی فعله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمن مات من الدعاء والصلاة عليه

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میت کیلئے دعا فرمانا اور اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا بیان

(٦٦٨) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى الجلودى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا زهير، نا معاوية بن عمرو، نا ابو اسحق الفزارى عن خالد الحذاء عن ابى قلابة عن قبيصة بن ذويب عن ام سلمةرضى الله تعالٰى عنها قالت دخل رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم على ابى سلمةوقد شق بصره فاغمضه ثم قال ان الروح اذا قبض تبعه البصر فضج الناس من اهله فقال لا تدعوا على انفسكم الا بخير فان الملائكة يؤمنون على ما تقولون ثم قال اللهم اغفر لابى سلمة وارفع درجتهٗ فى المهديين واخلفه فى عقبه فى الغابرين واغفرلنا وله يا رب العالمين وافسح له فى قبره ونور لهٗ فيه. صحيح.

✤✤ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے درآنحالیکہ ان کی نگاہ ایک طرف لگ چکی تھی (یعنی وفات پا چکے تھے) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھیں بند فرمائیں پھر ارشاد فرمایا کہ جب روح قبض کی جاتی ہے تو نگاہ اس کا پیچھا کرتی ہے۔ تو ان کے گھر والے رونے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے آپ کو مت کوسو مگر اچھی بات کے ساتھ ہی۔ کیونکہ جو تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا۔ اے اللہ! ابو سلمہ کو بخش دے، اس کا درجہ مہدیین میں بلند فرما اور جو لوگ اس کے پیچھے باقی رہ گئے ہیں ان میں تو اس کا قائم مقام رہ (یعنی ان کی حفاظت فرما) اے رب العالمین! اسے اور ہمیں بخش دے اس کیلئے اس کی قبر کشادہ فرما اور اس میں اسے روشنی عطا فرما۔

(٦٦٩) اخبرنا احمد بن عبدالله الصالحی، انا ابوبکر احد بن الحسن الخیری، انا حاجب بن احمد الطوسی، نا عبدالرحیم بن منیب. نا سفیان عن الزهری عن سالم غن ابیه رضی الله تعالٰی عنه قال رایت رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم واباب‌کر وعمر یشون امام الجنازة.

❖ حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق کو جنازے کے آگے پیدل چلتے دیکھا ہے۔

(٦٧٠) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه ان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم نعی للناس النجاشی الیوم الذی مات فیه وخرج بهم الی المصلی فصف بهم فکبر اربع تکبیرات صحیح.

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس دن نجاشی شاہ حبشہ فوت ہوا اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو اس کی موت کی خبر دی اور ان کے ساتھ جنازہ گاہ تشریف لے گئے ان کی صف بندی فرمائی اور چار تکبیریں کہیں۔

(٦٧١) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا موسی بن اسماعیل، نا عبدالواحد، نا الشیبانی عن عامر عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما ان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم مر بقبر دفن لیلا فقال متی دفن هٰذا قالوا البارحة قال افلا آذنتمونی قالوا دفناه فی ظلمة اللیل وکرهنا ان نوقظك فقام فصففنا خلفه قال ابن عباس وانا فیهم فصلی علیه۔ صحیح۔

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جس میں رات کو میت دفن کی گئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کب دفن کیا گیا ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی کہ گزشتہ رات کو۔ تو فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں خبر نہ دی؟ تو انہوں نے عرض

کی کہ ہم نے اسے رات کی تاریکی میں دفن کیا تھا۔ ہم نے آپ ﷺ کو بیدار کرنا پسند نہ کیا۔ تو آپ ﷺ کھڑے ہوگئے۔ ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بھی ان میں موجود تھا۔ آپ ﷺ نے اس قبر پر نماز جنازہ پڑھائی۔

(٦٧٢) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج حدثني هرون بن سعيد الا يلي، انا ابن وهب اخبرني معاوية بن صالح عن حبيب بن عبيد عن جبير بن نفير سمعه يقول سمعت عوف بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه يقول صلى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على جنازة فحفظت من دعائه وهو يقول اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله وزوجا خيرا من زوجه وادخله الجنّة واعذه من عذاب القبر او من عذاب النار قال حتىٰ تمنيت ان اكون ذلك الميت. صحيح.

✤✤ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک میت کی نماز جنازہ ادا فرمائی تو میں نے آپ ﷺ کی دعا یاد کر لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے عافیت عطا فرما، اس سے درگزر فرما، اس کے اترنے کی جگہ معزز فرما، اس کے داخل ہونے کی جگہ کشادہ فرما، اسے پانی، اولوں اور برف سے دھو دے، اس کو اس طرح خطاؤں سے پاک فرما جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے، اس کے گھر سے بہتر گھر، گھر والوں سے بہتر گھر والے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما، اسے جنت میں داخل فرما اور قبر کے عذاب یا دوزخ کے عذاب سے پناہ عطا فرما۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہاں تک کہ میں نے یہ آرزو کی کہ وہ میت میں ہوتا۔

(٦٧٣) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا يحيى بن يحيى التميمي، انا اسماعيل بن جعفر عن شريك وهو ابن ابى نمر عن

عطاء وهو ابن يسار عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها انها قالت كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كلما كان ليلتها من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يخرج من آخر الليل الى البقيع فيقول السلام عليكم دار قوم مومنين واتاكم ما توعدون غدا موجلون وانا ان شاء الله بكم لاحقون اللهم اغفر لاهل بقيع الغرقد۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی باری پر ان کے پاس رات گزارتے تو رات کے آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت البقیع تشریف لے جاتے اور فرماتے۔ اے گروہ مومنین کے گھر! تم پر سلامتی ہو۔ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے کل جلد ہی تمہیں عطا کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تمہیں ملنے والے ہوں گے۔ اے اللہ! جنت البقیع والوں کو بخش دے۔

☆☆☆

باب نمبر ۵۵

فی صفته صومه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفطره ووصاله

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزہ رکھنے، چھوڑنے اور صوم وصال کا بیان

(٦٧٤) اخبرنا ابوالحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت كان یوم عاشورا یوما تصومه قریش فی الجاهلیة وكان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصومه فی الجاهلیة فلما قدم المدینة صامه وامر بصیامه فلما فرض رمضان كان هو الفریضة وترك یوم عاشوراء فمن شاء صامه ومن شاء تركه. صحیح.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ یوم عاشورا ایسا دن تھا جس دن قریش زمانہ جاہلیت میں روزہ رکھتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی دور جاہلیت میں اس دن روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو خود بھی اس دن روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان المبارک (کے روزے) فرض ہو گئے تو وہ فریضہ ہو گیا (یعنی رمضان کا روزہ فرض ہو گیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم عاشورا کا روزہ ترک فرما دیا۔ تو (اب) جو چاہے اس دن روزہ رکھ لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

(٦٧٥) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن ابی النصر مولی عمر بن عبید الله عن ابی سلمة بن عبدالرحمن عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها انها قالت كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصوم حتیٰ نقول لا یفطر ویفطر حتیٰ نقول لا یصوم وما رایت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

استکمل صیام شهر قط الا رمضان وما رایته فی شهر اکثر صیاما منه فی شعبان. صحیح۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ روزے نہیں چھوڑیں گے اور آپ ﷺ روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے آپ ﷺ کو سوائے رمضان المبارک کے کبھی پورا مہینہ روزے رکھتے نہیں دیکھا اور میں نے آپ ﷺ کو شعبان المعظم سے بڑھ کر کسی مہینے میں بکثرت روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

(٦٧٦) اخبرنا ابو عبداللّٰہ محمد بن الفضل الخرقی، انا ابو الحسن علی بن عبداللّٰہ الطیسفونی، انا ابو عبدالرحمن عبداللّٰہ بن عمر الجوهری، نا احمد بن علی الکشمیهنی، نا علی بن حجر، نا اسماعیل بن جعفر، نا محمد بن عمرو بن علقمة عن ابی سلمة عن عائشة رضی اللّٰہ تعالٰی عنها قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم یصوم حتٰی نقول لا یفطر ویفطر حتٰی نقول لا یصوم ولم اره فی شهر اکثر صیاما منه فی شعبان کان یصوم شعبان الا قلیلا بل کان یصوم شعبان کله. صحیح۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اتنے روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ روزے نہیں چھوڑیں گے اور آپ ﷺ روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے آپ ﷺ کو شعبان المعظم سے بڑھ کر کسی مہینے میں بکثرت روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ شعبان المعظم کے چند روزے ہی چھوڑتے تھے بلکہ پورا شعبان المعظم ہی روزے رکھتے تھے۔

(٦٧٧) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، انا ابو عیسی، انا محمد بن بشار، انا عبدالرحمن بن مهدی عن سفیان عن منصور بن سالم عن ابی الجعد عن ابی سلمة عن ام سلمة رضی اللّٰہ تعالٰی عنها قالت ما رایت النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم یصوم شهرین متتابعین الا شعبان ورمضان۔

❖❖ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سوائے شعبان المعظم اور رمضان المبارک کے لگاتار دو مہینے روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

(٦٧٨) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، انا ابو عيسى، انا قتيبة بن سعيد، انا حماد بن زيد عن ايوب عن عبدالله بن شقيق قال سالت عائشة رضي الله تعالٰى عنها عن صيام النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم قالت كان النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم يصوم حتٰى نقول قد صام ويفطر حتٰى نقول قد افطر قالت وما صام رسول الله شهرا تاما منذ قدم المدينة الا رمضان۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ روزہ رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ روزے سے ہی رہیں گے اور افطار (روزہ چھوڑ دیتے) فرماتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ روزے چھوڑے ہی رہیں گے اور جب سے نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے ہیں تب سے سوائے رمضان المبارک کے پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔

(٦٧٩) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، انا ابو عيسى، نا محمود، انا ابو داود، انا شعبة عن يزيد الرشك قال سمعت معاذة قالت قلت لعائشة رضي الله تعالٰى عنها اكان رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم يصوم ثلاثة ايام من كل شهر قالت نعم قلت من ايه كان يصوم قالت كان لايبالي من ايه كان يصوم۔ صحيح۔

❖❖ حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اکرم ﷺ ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا۔ ہاں! تو میں نے عرض کی کہ کس کس دن روزہ رکھتے تھے؟ تو فرمایا کہ آپ ﷺ اس بات کی پرواہ نہیں فرماتے تھے کہ کس کس دن روزہ رکھیں گے۔

(٦٨٠) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابوالقاسم الخزاعي، انا الهيثم

بن کلیب، انا ابو عیسی، انا محمود بن غیلان، انا ابو احمد ومعاویة بن هشام قالا انا سفیان عن منصور عن خیثمة عن عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها قالت کان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یصوم الشهر السبت والاحد والاثنین ومن الشهر الآخر الثلاثاء والاربعاء والخمیس۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مہینے ہفتہ، اتوار اور پیر کے دن روزہ رکھتے اور دوسرے مہینے منگل، بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے۔

(۶۸۱) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، انا ابو عیسی، انا القاسم بن دینار الکوفی، انا عبیداللّٰه بن موسی وطلق بن غنام عن شیبان عن عاصم عن زرعن عبداللّٰه رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یصوم من غرة کل شهر ثلاثة ایام وقلما کان یفطر یوم الجمعة۔

✤✤ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ہر مہینے کی ابتداء میں تین دن روزہ رکھتے تھے اور جمعتہ المبارک کے دن کم ہی روزہ چھوڑتے تھے۔

(۶۸۲) حدثنا ابو الفضل زیاد بن محمد بن زیاد الحنفی، انا ابو محمد بن ابی شریح، انا ابو محمد یحیی بن محمد بن صاعد، نا عمرو بن علی، انا ابو عاصم، انا محمد بن رفاعة حدثنی سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم کان یصوم یوم الاثنین والخمیس فقلت له فقال هما یومان تعرض فیهما الاعمال علی رب العالمین۔

✤✤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے تو میں نے اس کے متعلق آپ ﷺ سے پوچھا تو ارشاد فرمایا کہ ان دونوں میں اعمال اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔

(۶۸۳) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس

المحبوبی، نا ابو عیسی، نا محمد بن یحیی، نا ابو عاصم عن محمد بن رفاعته عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وانا صائم۔

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اعمال پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اس حالت میں پیش کئے جائیں کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہو۔

(٦٨٤) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا ابو منصور محمد بن محمد بن سمعان، نا ابو جعفر محمد بن احمد بن عبدالجبار الریانی، نا حمید بن زنجویه، نا ابو عاصم عن ابن جریج قال حدثنی عبیدالله بن ابی یزید قال : قال ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ما کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتحری صیام یوم یبتغی فضله الا صیام رمضان وهذا الیوم یوم عاشورا۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی خاص دن اس دن کی فضیلت چاہتے ہوئے روزہ رکھنے کا قصد نہیں فرماتے تھے سوائے رمضان المبارک کے روزوں اور یوم عاشورہ کے روزے کے۔

(٦٨٥) اخبرنا ابو عثمان الضبی، نا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبی، نا ابو عیسیٰ، نا ابو کریب وهناد قالا، نا وکیع عن حاجب بن عمر عن الحکم بن الاعرج قال انتهیت الی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما وهو متوسد رداء ه فی زمزم فقلت اخبرنی عن یوم عاشورا ای یوم اصومه قال اذا رایت هلال المحرم فاعدد ثم اصبح من التاسع صائما قلت اهکذا کان یصومه محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال نعم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت حکم بن اعرج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچا تو انہوں نے اپنی چادر کا تکیہ بنایا ہوا تھا اور زمزم کے کنویں کے پاس ٹیک لگا کر بیٹھے تھے۔

میں نے کہا کہ مجھے یوم عاشورہ کے بارے میں بتائیے کہ کس دن میں روزہ رکھوں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ جب تو محرم کا چاند دیکھے تو دن شمار کرتا رہ۔ پھر نومحرم الحرام کی صبح روزے کی حالت میں کرنا۔ میں نے کہا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی طرح روزہ رکھتے تھے؟ تو فرمایا۔ ہاں۔

(٦٨٦) اخبرنا الامام الحسين بن محمد القاضي، نا ابو محمد عبدالله بن يوسف الاصبهانى، انا ابوبكر محمد بن الحسين القطان، انا محمد بن حيوية، انا سعيد بن ابى مريم، نا يحيى بن ايوب حدثنى اسماعيل بن أميّة انه سمع ابا غطفان بن طريف يقول سمعت عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما يقول حين صام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوم عاشورا وامر بصيامه قالوا يا رسول الله انه يوم يعظمه اليهود والنصارى فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :فاذا كان العام المقبل صمنا يوم التاسع ان شاء الله تعالىٰ قال فلم يات العام المقبل حتىٰ توفى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔ صحيح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! یہ تو ایسا دن ہے جس کی تعظیم یہود ونصاریٰ کرتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگلے سال ہم انشاء اللہ نو تاریخ کے دن روزہ رکھیں گے۔ فرماتے ہیں کہ اگلا سال آنے سے پہلے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پردہ فرما گئے۔

(٦٨٧) اخبرنا ابو الحسن الشيرزى، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمى، انا ابو مصعب عن مالك عن ابى النضر مولى عمر بن عبدالله بن عمير مولى عبدالله بن عباس عن ام الفضل بنت الحارث ان ناسا تماروا عندها يوم عرفة فى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم ليس بصائم فارسلت اليه ام الفضل بقدح لبن وهو واقف على بعيره بعرفة فشرب منه۔ صحيح۔

❖❖ حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ یوم عرفہ کو کچھ لوگ ان کے

پاس رسول اکرم ﷺ کے بارے میں بحث کرنے لگے۔ کچھ کہنے لگے کہ آپ ﷺ کا روزہ ہے اور کچھ کہنے لگے کہ آپ ﷺ کا روزہ نہیں ہے تو حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے پاس دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپ ﷺ اس وقت میدان عرفات میں اپنے اونٹ پر کھڑے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے اس پیالے میں سے دودھ نوش فرمایا۔

(٦٨٨) اخبرنا ابو عثمان الضبي، انا ابو محمد الجراحي، نا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عيسى، نا هناد، نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها قالت ما رايت النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صائما في العشر قط۔ صحيح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی بھی رسول اکرم ﷺ کو ذوالحجہ کے شروع کے دس دنوں میں روزہ دار نہیں دیکھا۔

(٦٨٩) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا عثمان بن ابي شيبة، نا جرير عن منصور عن ابراهيم عن علقمة قال سالت ام المومنين عائشة رضي الله تعالىٰ عنها فقلت يا ام المومنين كيف كان عمل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم هل كان يخص شيئا من الايام قالت لا كان عمله ديمة وايكم يستطيع ما كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يستطيع۔ صحيح۔

❖❖ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا تو عرض کی۔ اے ام المومنین رضی اللہ عنہا! رسول اکرم ﷺ کا عمل کیسا تھا۔ کیا آپ ﷺ دنوں میں سے کوئی چیز خاص فرماتے تھے۔ تو فرمایا کہ نہیں! آپ ﷺ کا عمل دائمی ہوتا تھا اور تم میں کون اس چیز کی طاقت رکھتا ہے جس چیز کی نبی کریم ﷺ طاقت رکھتے تھے۔

(٦٩٠) اخبرنا ابو الحسن الشيرزي، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال اياكم

والوصال ایاکم والوصال ایاکم والوصال قالوا فانك تواصل یا رسول الله قال لست کھیئتکم انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وصلی روزوں سے بچو، وصلی روزوں سے دور رہو، وصلی روزوں سے بچو (یعنی ایسا روزہ جس میں افطار نہیں کرتے) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تو وصلی روزے رکھتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب تعالیٰ مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔

(٦٩١) اخبرنا احمد بن عبدالله الصالحی، انا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، انا حاجب بن احمد الطوسی، نا عبدالرحیم بن منیب، نا یعلی بن عبید عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال نهانا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الوصال فقلنا یا رسول الله الست تفعله فقال انی لست فی ذلك کاحد منکم انی اظل عند ربی یطعمنی ربی ویسقینی ثم قال اکلفوا من الاعمال ما تطیقون۔

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں وصلی روزے رکھنے سے منع فرمایا تو ہم نے عرض کی یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصلی روزے نہیں رکھتے۔ تو فرمایا کہ میں اس معاملے میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں۔ میں اپنے رب تعالیٰ کے ہاں رات گزارتا ہوں۔ وہ مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔ پھر فرمایا کہ خود کو اتنے ہی اعمال کا مکلف بناؤ جتنے اعمال کی تم طاقت رکھتے ہو۔

(٦٩٢) اخبرنا الامام الحسین بن محمد القاضی، نا عبدالله بن یوسف بن بامویة، انا احمد بن سعید الاخمیمی بمکة، نا عمران الخطاب، نا عمرو بن ابی سلمة عن سعید بن عبدالعزیز عن اسماعیل بن عبیدالله عن ام الدرداء عن ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال کنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی سفر وان کان احدنا لیضع یده علی راسه من شدة الحر وما منا صائم الا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعبد الله بن رواحة۔

صحیح۔

✤✤ حضرت ابو درداؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم میں سے ہر ایک نے گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا ہوا تھا اور ہم میں سے سوائے رسول اکرم ﷺ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے کوئی روزہ دار نہیں تھا۔

(٦٩٣) اخبرنا ابو الحسن الشيرزى، انا زاهر بن احمد، انا بو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن عبيد الله بن عبدالله بن عتبة بن مسعود عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرج الى مكّة عام الفتح في رمضان فصام حتىٰ بلغ الكديد ثم افطر وافطر الناس معه وكانوا ياخذون بالاحدث فالاحدث من امر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔ صحيح۔

✤✤ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ کی طرف رمضان المبارک میں تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے روزہ رکھا۔ حتیٰ کہ جب مقام کدید تک پہنچے تو افطار فرمایا اور دوسرے لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ افطار کیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی یہ عادت تھی کہ نبی کریم ﷺ کے حکم میں سے جو نیا حکم ہوتا اسے لیتے پھر جو اس سے نیا ہوتا اسے اختیار کرتے۔

(٦٩٤) اخبرنا عبدالوهاب بن محمد الكسائى، انا عبدالعزيز بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، انا الربيع، انا الشافعى، انا عبدالعزيز بن محمد عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر رضى الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرج الى مكّة عام الفتح فى رمضان فصام حتىٰ بلغ كراع الغميم فصام الناس معه فقيل له يا رسول الله ان الناس قد شق عليهم الصيام فدعا بقدح من ماء بعد العصر فشرب والناس ينظرون فافطر بعض الناس وصام بعض فبلغه ان ناسا صاموا فقال اولئك العصاة۔

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ کی طرف رمضان المبارک میں تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ رکھا حتیٰ کہ ''کراع الغمیم'' کے مقام پر پہنچ گئے۔ دوسرے لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی روزہ رکھ لیا۔ وہاں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی یا رسول اللہ! لوگوں پر روزے دشوار ہوگئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کے بعد پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور پی لیا۔ اس وقت دوسرے لوگ دیکھ رہے تھے تو ان میں سے کچھ لوگوں نے روزہ افطار کرلیا اور بعض روزے سے ہی رہے (یعنی انہوں نے افطار نہ کیا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتہ چلا کہ کچھ لوگ ابھی روزے سے ہی ہیں تو ارشاد فرمایا کہ وہی لوگ گنہگار ہیں۔

(٦٩٥) اخبرنا ابو القاسم عبدالكريم بن هوازن القشيري، انا ابو نعيم الاسفرائيني، انا ابو عوانة، نا ابو داود السجستاني، انا ابو مسدد، نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود وعلقمة عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يقبل وهو صائم ولكن كان املككم لإربه. صحيح.

❁❁ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ دے لیا کرتے تھے لیکن یہ بات یاد رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی خواہش اور حاجت (بعض کے نزدیک عضو خاص) پر تم سب سے زیادہ اختیار وقدرت رکھتے تھے۔

(٦٩٦) اخبرنا ابو الحسن الشيرزي، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن عبد ربه بن سعيد بن قيس عن ابى بكر بن عبدالرحمن بن الحارث بن هشام عن عائشة وام سلمة زوجي النبى رضى الله تعالىٰ عنهما انهما قالتا ان كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ليصبح جنبا من جماع غير احتلام فى رمضان ثم يصوم ذلك اليوم. صحيح.

❁❁ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک میں ہمبستری کی وجہ سے نہ کہ احتلام کی وجہ سے حالت

جنابت میں صبح کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ اس دن روزہ رکھتے تھے۔

(٦٩٧) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا عبدالرحمن بن ابی شريح، ناالقاسم البغوی، نا علی بن الجعد، انا ابو جعفر الرازی عن يزيد بن ابی زياد عن مقسم عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما قال احتجم رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم وهو محرم صائم۔ صحيح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے پچھنے لگوائے درآنحالیکہ آپ ﷺ نے احرام باندھا ہوا تھا اور روزہ رکھا ہوا تھا۔

(٦٩٨) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبی، نا ابو عيسی، نا محمد بن بشار، نا عبدالرحمن بن مهدی، نا سفيان بن عاصم بن عبيدالله عن عبدالله بن عامر بن ربيعة عن ابيه عامر بن ربيعة رضی الله تعالٰی عنه قال رايت النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم مالا احصی يتسوك وهو صائم.

❖❖ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو روزے کی حالت میں اتنی دفعہ مسواک کرتے دیکھا ہے کہ میں شمار نہیں کرسکتا۔

(٦٩٩) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبی، نا ابو عيسی، نا هناد، انا ابو معاوية عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن ابی عطية قال دخلت انا ومسروق علی عائشة رضی الله تعالٰی عنها فقلنا يا ام المومنين رجلان من اصحاب محمد صلی الله تعالٰی عليه وسلم احدهما يعجل الافطار ويعجل الصلاة والآخر يوخر الافطار ويوخر الصلاة قالت ايهما يعجل الافطار ويعجل الصلاة قلنا عبدالله بن مسعود قالت هكذا صنع رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم والآخر ابو موسی۔ صحيح.

❖❖ حضرت ابوعطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت مسروق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے عرض کی۔ اے ام المومنین! دو آدمی رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں سے ہیں۔ ان دونوں میں سے ایک روزہ بھی

جلدی افطار کرتا ہے اور نماز بھی جلدی ادا کرتا ہے جبکہ دوسرا روزہ بھی دیر سے افطار کرتا ہے اور نماز بھی دیر سے ادا کرتا ہے۔ تو فرمایا کہ ان میں سے کون روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور نماز جلدی ادا کرتا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ تو فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا ہے۔ دوسرے صحابی حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔

(۷۰۰) اخبرنا ابو عثمان الضبي، انا ابو محمد الجراحي. نا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عيسى، نا محمد بن رافع، نا عبدالرزاق، نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يفطر قبل ان يصلي على رطبات فان لم يكن رطبات فتميرات فان لم يكن تميرات حسا حسوات من ماء.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز (مغرب) ادا فرمانے سے پہلے تر کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کیا کرتے تھے اگر تر کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں (چھوہارے) کے ساتھ افطار کیا کرتے تھے اور اگر چھوہارے بھی نہ ہوتے تو پانی کے چند گھونٹ پی کر افطار کرتے۔

(۷۰۱) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا حسن بن الصباح سمع روحا قال، ناسعيد عن قتادة عن انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه ان نبي الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وزيد بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورهما قام نبي الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى الصلاة فصلى قلنا لانس كم كان بين فراغهما من سحورهما ودخولهما في الصلاة قال قدر ما يقرا الرجل خمسين آية. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سحری (روزہ رکھنے کیلئے کھانا کھایا) کی۔ جب سحری کھانے سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہو کر چل دیئے اور نماز ادا فرمائی۔ ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ان کے سحری سے فراغت اور نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہونے کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟

تو فرمایا کہ اتنی مقدار کہ جتنی دیر میں کوئی آدمی پچاس آیات تلاوت کرتا ہے۔

(۷۰۲) اخبرنا ابو بکر محمد بن عبداللّٰہ بن ابی توبة، انا ابو طاهر محمد بن احمد بن الحارث، انا محمد بن يعقوب الكسائي، انا عبداللّٰہ بن محمود، انا ابراهيم بن عبداللّٰہ الخلال، نا عبداللّٰہ بن المبارك عن سفيان عن حصين عن معاذ رضي اللّٰہ تعالٰى عنه قال كان رسول اللّٰہ صلى اللّٰہ تعالٰى عليه وسلم اذا افطر قال اللهم لك صمت وعلٰى رزقك افطرت۔

❖❖ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ افطار فرماتے تو کہتے۔ اے اللہ! میں نے تیرے لئے ہی روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق کے ساتھ افطار کیا۔

(۷۰۳) حدثنا ابوبكر محمد بن علي الصفار، نا ابوبكر احمد بن الحسن الحيري. نا ابوالعباس الاصم، نا يحيى، نا علي بن الحسن بن شقيق، انا الحسين بن واقد عن مروان بن المقفع قال رايت عبداللّٰہ بن عمر رضي اللّٰہ تعالٰى عنهما يقبض على لحيته فيقطع ما زاد على الكف قال وكان رسول اللّٰہ صلى اللّٰہ تعالٰى عليه وسلم اذا افطر قال ذهب الظما وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللّٰہ تعالٰى۔

❖❖ حضرت مروان بن مقفع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی مبارک مٹھی میں لیتے اور جو بال ہتھیلی سے زیادہ ہوتے انہیں کاٹ دیتے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب روزہ افطار فرماتے تو کہتے کہ پیاس بجھ گئی اور رگیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ثواب قائم رہے گا باقی رہے گا۔

(۷۰٤) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، انا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبكر بن ابي شيبة، نا وكيع عن طلحة بن يحيى عن عمة عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المومنين رضي اللّٰہ تعالٰى عنها قالت دخل على النبي صلى اللّٰہ تعالٰى عليه وسلم ذات يوم فقال هل عندكم شيء فقلنا لا قال فاني اذا صائم ثم اتانا يوما آخر فقلنا يا رسول اللّٰہ اهدى لنا حيس فقال ارينيه

فلقد اصبحت صائما فاکل۔ صحیح۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی (کھانے کی) چیز ہے؟ ہم نے عرض کی۔ نہیں۔ تو فرمایا تب میرا روزہ ہے۔ پھر دوسرے دن ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمیں حیس (وہ حلوہ جو کھجور، گھی اور پنیر وغیرہ سے بنایا جاتا ہے) بطور تحفہ دیا گیا ہے۔ تو فرمایا کہ مجھے دکھاؤ۔ میں نے روزے کی حالت میں ہی صبح کی ہے (یعنی رات بھر کچھ نہیں کھایا) پھر آپ ﷺ نے وہ حلوہ کھایا۔

☆☆☆

باب نمبر ۵٦

فی اعتکافہ ﷺ واجتهاده فی العشر الاواخر من رمضان

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں آپ ﷺ کا اعتکاف فرمانا اور مشقت فرمانا

(٧٠٥) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل البخاري، نا عبدالله بن يوسف، نا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي رضي الله تعالى عنها ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يعتكف العشر الاواخر من رمضان حتى توفاه الله ثم اعتكف ازواجه من بعده۔ صحيح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات عطا فرمادی۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن نے اعتکاف کیا۔

(٧٠٦) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا محمد بن المثنى، نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يجاور في العشر الاواخر من رمضان ويقول تحروا ليلة القدر في العشر الاواخر من رمضان۔ صحيح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے اور فرماتے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں شب قدر تلاش کرو۔

(٧٠٧) اخبرنا ابو الحسن الشيرزي، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق

الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عمرة بنت عبدالرحمن عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها انها قالت كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اعتكف ادنی الی راسه فارجله وكان لا يدخل البيت الا لحاجة الانسان۔ صحیح۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ اعتکاف فرماتے تو اپنا سر مبارک میرے قریب کرتے تو میں آپ ﷺ کو کنگھی کرتی اور آپ ﷺ صرف قضائے حاجت کیلئے ہی گھر تشریف لاتے (یاد رہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مبارک مسجد نبوی سے متصل تھا۔ آپ ﷺ مسجد میں کھڑے ہو کر سر مبارک آگے کرتے تھے۔ مترجم مدنی)۔

(۷۰۸) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد بن عبدالله النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا علی بن عبدالله، نا سفيان عن ابی يعفور عن ابی الضحی عن مسروق عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا دخل العشر شد ميزره واحيی ليله وايقظ اهله۔ صحیح۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو رسول اکرم ﷺ اپنی تہبند مبارک مضبوطی سے باندھ لیتے، شب بیداری فرماتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار فرماتے۔

(۷۰۹) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، انا ابو العباس المحبوبی، نا ابو عيسی، نا قتيبة، نا عبدالواحد بن زياد عن الحسين بن عبدالله عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم يجتهد فی العشر الاواخر ما لا يجتهد فی غيرها۔ صحیح۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جتنی کوشش اور مشقت رمضان المبارک کے آخری عشرے میں فرماتے تھے اتنی اس کے علاوہ دنوں میں نہیں فرماتے تھے۔

باب نمبر ۵۷

فی صفة حجته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حج مبارک کا بیان

(۷۱۰) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد بن عبدالله النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا عمرو بن خالد، نا زهير، نا ابو اسحق عن زيد بن ارقم رضی الله تعالٰی عنه ان النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم غزا تسع عشرة غزوة وانه حج بعدما هاجر حجة واحدة لم يحج بعدها حجة الوداع قال ابو اسحق وبمكة اخری. صحيح.

❖❖ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انیس غزوات میں شرکت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج کیا اس کے بعد کوئی حج نہ کیا۔ وہ حج حجۃ الوداع کہلاتا ہے۔ حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں بھی ایک حج کیا تھا۔

(۷۱۱) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد بن عبدالله النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، حدثنی هدبة بن خالد، نا همام، ناقتادة عن انس رضی الله تعالٰی عنه قال اعتمر النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم اربع عمر كلهن فی ذی القعدة الا التی كانت مع حجته عمرة من الحديبية فی ذی القعدة وعمرة من العام المقبل فی ذی القعدة وعمرة من الجعرانة حيث قسم غنايم حنين فی ذی القعدة وعمرة مع حجته. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار عمرے کئے۔ تمام عمرے ذیقعد کے مہینے میں کئے سوائے اس عمرہ کے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کے ساتھ ادا کیا۔ پہلا عمرہ ذیقعد میں حدیبیہ کے مقام سے، دوسرا عمرہ اگلے سال ذیقعد میں، تیسرا عمرہ جعرانہ کے مقام سے جہاں

آپ ﷺ نے غزوۂ حنین کا مال غنیمت تقسیم فرمایا ذیقعد کے مہینے میں اور چوتھا عمرہ اپنے حج مبارک کے ساتھ ادا فرمایا۔

(۷۱۲) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن عبدالرحمن بن القاسم عن ابیه عن عائشة ام المومنین رضی الله تعالٰی عنها انها قالت كنت اطیب رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم لإحرامه قبل ان یحرم ولحله قبل ان یطوف بالبیت. صحیح۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ احرام باندھنا چاہتے تو میں احرام باندھنے سے پہلے آپ ﷺ کو خوشبو لگاتی اور جب آپ ﷺ احرام نہیں باندھے ہوئے ہوتے تھے تو طواف کعبہ سے پہلے آپ ﷺ کو خوشبو لگاتی تھی۔

(۷۱۳) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابو طاهر الزیادی، انا ابو حامد احمد بن محمد بن یحیی بن بلال، نا ابو الازهر احمد بن الازهر العبدی، نا عبدالملك عن سفیان وسعید بن زید عن عطاء بن السائب عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت كانی انظر الی وبیص الطیب فی مفرق رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم بعد ثلاث من احرامه۔ صحیح۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ گویا میں ابھی بھی رسول اکرم ﷺ کے احرام باندھنے کے تین دن بعد آپ ﷺ کی مانگ مبارک میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔

(۷۱٤) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبكر بن ابی شیبة، نا حاتم بن اسماعیل عن جعفر بن محمد عن ابیه قال دخلنا علی جابر بن عبدالله رضی الله تعالٰی عنه فقلت اخبرنی عن حجة رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم فقال ان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه

وسلم مکث تسع سنين لم يحج ثم اذن في الناس في العاشرة ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حاج فقدم المدينة بشر كثير كلهم يلتمس ان ياتم برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ويعمل مثل عمله فخرجنا معه حتىٰ اتينا ذا الحليفة فصلى ركعتين في المسجد ثم ركب القصواء حتىٰ اذا استوت به ناقته على البيداء فاهل بالتوحيد لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك واهل الناس بهذا الذى يهلون به قال جابر ولسنا ننوى الا الحج لسنا نعرف العمرة حتىٰ اذا اتينا البيت معه استلم الركن فرمل ثلاثا ومشى اربعا ثم تقدم الى مقام ابراهيم فقراء : (واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى) وجعل المقام بينه وبين البيت فكان ابى يقول ولا اعلمه ذكره الا عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يقرا في الركعتين : (قل هو الله احد) و(قل يا ايها الكافرون) ثم رجع الى الركن فاستلمه ثم خرج من الباب الى الصفا فلما دنا الى الصفا قرا : (ان الصفا والمروة من شعائر الله) ابدا بما بدا الله به فبدا بالصفا فرقى عليه حتىٰ راى البيت فاستقبل القبلة فوحد الله وكبره وقال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير لا اله الا الله وحده انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده ثم دعا بين ذلك قال مثل هذا ثلاث مرات ثم نزل الى المروة حتىٰ انصبت قدماه في بطن الوادى حتىٰ اذا صعدنا مشى حتىٰ اتى المروة ففعل على المروة كما فعل على الصفا حتىٰ اذا كان آخر طواف على المروة قال لو انى استقبلت من امرى ما استدبرت لم اسق الهدى وجعلتها عمرة فمن كان منكم ليس معه هدى فليحل وليجعلها عمرة وقدم على من اليمن ببدن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فكان جماعة الهدى الذى قدم به على من اليمن والذى اتى به رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مائة قال فحل الناس كلهم وقصروا الا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ومن كان معه هدى فلما كان يوم التروية توجهوا الى

منى فاهلوا بالحج وركب النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فصلى بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم مكث قليلا حتى طلعت الشمس وامر بقبة من شعر تضرب له بنمرة فسار رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حتى اتى عرفة فوجد القبة قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتى اذا زاغت الشمس امر بالقصواء فرحلت له فاتى بطن الوادى فخطب الناس وقال ان دماء كم واموالكم حرام عليكم كحرمة يومكم هذا فى شهركم هذا فى بلدكم هذا الاكل شىء من امر الجاهلية تحت قدمى موضوع ودماء الجاهلية موضوعته وان اول دم اضع من دمائنا دم ابن ربيعته بن الحارث كان مسترضعا فى بنى سعد فقتلته هذيل وربا الجاهلية موضوعة واول ربا اضع ربانا ربا عباس بن عبدالمطلب فانه موضوع كله فاتقوا الله فى النساء فانكم اخذتموهن بامان الله واستحللتم فروجهن بكلمة الله ولكم عليهن ان لا يوطئن فرشكم احدا تكرهونه فان فعلن ذلك فاضربوهن ضربا غير مبرح ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف وقد تركت فيكم مالن تضلوا بعده ان اعتصتم به كتاب الله وانتم تسالون عنى فما انتم قائلون قالوا نشهد قد بلغت واديت ونصحت فقال باصبعه السبابة يرفعها الى السماء وينكتها الى الناس اللهم اشهد اللهم اشهد ثلاث مرات ثم اذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ولم يصل بينهما شيئا ثم ركب حتى اتى الموقف فجعل بطن ناقته القصواء الى الصخرات وجعل حبل المشاة بين يديه واستقبل القبلة فلم يزل واقفا حتى غربت الشمس وذهبت الصفرة قليلا واردف اسامة خلفه ودفع وقد شنق للقصواء الزمام حتى ان راسها ليصيب مورك رحله ويقول بيده اليمنى ايها الناس السكينة السكينة كلما اتى جبلا من الجبال ارخى لها قليلا حتى تصعد حتى اتى المزدلفة فصلى بها المغرب والعشاء باذان واحد واقامتين ولم يسبح بينهما شيئا ثم اضطجع حتى طلع الفجر فصلى الفجر حين تبين له الصبح باذان واقامة ثم ركب القصواء

حتٰی اتی المشعر الحرام فاستقبل القبلة فدعاه وکبره وھللہٗ ووحده فلم یزل واقفا حتٰی اسفر جدا فدفع قبل ان تطلع الشمس واردف الفضل بن عباس حتٰی اتی بطن محسر فحرك قلیلا ثم سلك الطریق الوسطی التی تخرج علی الجمرة الکبری حتٰی اتی الجمرة التی عند الشجرة فرماھا بسبع حصیات یکبر مع کل حصاة منھا مثل حصا الخذف رمی من بطن الوادی ثم انصرف الی المنحر فنحر ثلاثا وستین بیده ثم اعطی علیا فنحر ما غیر واشرکه فی ھدیه ثم امر من کل بدنة ببضعة فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمھا وشربا من مرقھا ثم رکب رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فافاض الی البیت فصلی بمکة الظھر فاتی بنی عبدالمطلب یسقون علی زمزم فقال انزعوا بنی عبدالمطلب فلولا ان یغلبکم الناس علی سقایتکم لنزعت معکم فناولوه دلوا فشرب منه. صحیح.

❖ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو میں نے کہا کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حج مبارک کے متعلق بتائیے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نو سال حج ادا نہ فرمایا۔ پھر دسویں سال لوگوں کو بتایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج ادا فرمانے والے ہیں تو بہت سارے لوگ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ ان سب کی یہ خواہش تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں حج ادا کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال جیسا عمل کریں۔ تو ہم سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں دو رکعت نماز ادا فرمائی پھر اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہو گئے اور جب مقام بیداء پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی پہنچی تو بلند آواز سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا اور فرمایا۔ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ حمد وثناء اور فضل وکرم تجھے ہی سزاوار ہے اور تیری ہی بادشاہت ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں اور لوگوں نے بھی وہی آواز بلند کی جو وہ کرتے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے صرف حج کی ہی نیت کی تھی۔ ہمیں عمرے کا علم نہیں تھا۔ حتیٰ کہ جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیت اللہ شریف پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود کو استلام کیا اور طواف کے تین چکروں میں رمل (تیزی سے اکڑ کر) کیا اور چار چکر درمیانی چال چلے پھر مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس

تشریف لے گئے اور یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی "واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی" یعنی مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔ پھر مقام ابراہیم علیہ السلام کو اپنے اور بیت اللہ شریف کے درمیان رکھا۔ میرے والد گرامی کہتے تھے کہ میں نے مقام ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی سنا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعت نماز اس طرح ادا فرمائی کہ دو رکعتوں میں سورۂ اخلاص اور سورۂ الکافرون تلاوت فرمائی۔ پھر حجر اسود کی طرف واپس گئے اور اسے استلام کیا۔ پھر بیت اللہ شریف کے دروازے سے (یعنی مسجد حرام کے دروازے سے) نکل کر صفا پہاڑی کی طرف تشریف لے گئے۔ جب صفا پہاڑی کے قریب پہنچے تو یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی "ان الصفا والمروة من شعائر الله" یعنی صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پھر فرمایا کہ میں اسی سے ابتداء کروں گا جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء فرمانے کا حکم دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفا سے ابتداء فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ شریف کو دیکھا تو قبلہ شریف کی جانب منہ کر کے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور بڑائی بیان فرمائی اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کیلئے بادشاہت اور اسی کیلئے حمد وثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے تمام باطل لشکروں کو شکست دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے درمیان اسی طرح تین مرتبہ دعا فرمائی۔ پھر مروہ پہاڑی کی طرف اترے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدمین شریفین نالہ کے نشیب میں اترے۔ پھر جب ہم اوپر چڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آہستہ آہستہ پیدل چلے یہاں تک کہ ہم مروہ پہاڑی کے اوپر پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مروہ پر بھی ویسے ہی کیا جیسے صفا پر کیا تھا۔ حتیٰ کہ جب مروہ پہاڑی پر آخری چکر لگایا تو فرمایا کہ اگر پہلے مجھ کو یہ خیال آتا جو بعد میں آیا ہے تو میں قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہ لاتا اور اسے عمرہ بنا لیتا۔ چنانچہ اب تم میں سے جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں ہے وہ احرام کھول کر اسے عمرہ بنا لے۔

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میرے پاس یمن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹ بھیجے گئے تھے۔ تو قربانی کے وہ جانور جو یمن سے میرے پاس بھیجے گئے اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کئے گئے تھے ان کی تعداد سو تھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب لوگوں نے احرام کھول دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ اور جس کے پاس قربانی کا جانور تھا اس کے علاوہ سب لوگوں نے بالوں کا قصر کروایا۔ پھر جب یوم ترویہ تھا تو سب لوگ منیٰ کی طرف چلے اور حج کا احرام باندھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی سوار ہو کر وہاں

تشریف لے گئے اور وہاں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اور فجر کی نماز ادا فرمائی پھر تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمرہ پہاڑی پر اپنے لئے ایک خیمہ گاڑنے کا حکم دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے یہاں تک کہ میدان عرفات میں پہنچ گئے۔ دیکھا تو نمرہ پہاڑی پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے خیمہ گاڑ دیا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں اترے۔ پھر جب سورج ڈھل گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اونٹنی قصواء منگوائی۔ اس پر کجاوہ باندھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر سوار ہو کر وادی کے نشیب میں تشریف لائے اور لوگوں سے خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا کہ تمہارے خون اور اموال تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینے میں اس دن کی حرمت ہے۔ خبردار! امور جاہلیت میں سے ہر چیز میرے قدموں تلے باطل ہے لغو ہے اور زمانہ جاہلیت کے خون لغو ہیں۔ پہلا خون جسے میں اپنے خونوں میں سے لغو قرار دیتا ہوں وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون (قصاص مراد ہے) ہے۔ انہیں بنو سعد قبیلہ میں دودھ پلایا گیا تھا اور ہذیل قبیلہ نے انہیں قتل کیا تھا اور جاہلیت کے زمانے کا سود بھی لغو ہے اور سب سے پہلا سود جو میرے خاندان کا سود ہے یعنی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا اسے بھی میں لغو قرار دیتا ہوں وہ سارے کا سارا لغو (معاف) ہے۔ اپنی عورتوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ سے اقرار کر کے حاصل کیا ہے اور ان کی شرمگاہوں کو کلام اللہ کے ساتھ حلال کیا ہے۔ ان پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر کو کسی ایسے مرد کو نہ روندنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو۔ اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسے مارو کہ جو مار تکلیف دہ نہ ہو اور تمہارے اوپر ان کا یہ حق ہے کہ انہیں اچھے طریقے سے کھانا پینا اور لباس وغیرہ مہیا کرو۔ میں تم میں ایک ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا تو اس کے بعد تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ چیز قرآن کریم ہے اور تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیغام پہنچا دیا، حق ادا کر دیا اور خیر خواہی فرمائی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھائی اور لوگوں کی طرف پلٹتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ! گواہ ہونا، اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا۔ تین مرتبہ فرمایا۔ پھر اذان کہی، پھر اقامت کہی اور ظہر کی نماز ادا فرمائی پھر اقامت کہی اور نماز عصر ادا فرمائی ان دونوں نمازوں کے درمیان اور کوئی نوافل وغیرہ ادا نہ فرمائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹنی پر سوار ہو کر موقف پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اونٹنی قصوا کا سینہ چٹانوں کی طرف کیا اور ریت پر

پیدل چلنے والوں کا راستہ اپنے سامنے رکھا اور قبلہ شریف کی طرف منہ کیا۔ پھر سورج غروب ہونے تک وہیں کھڑے رہے جب سورج غروب ہو گیا اور تھوڑی سی زردی ختم ہوگئی تو آپ ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور چل پڑے۔ اس وقت آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی قصواء کی باگ زور سے کھینچی ہوئی تھی یہاں تک کہ آپ ﷺ کی اونٹنی کا سر کجاوے کے مورک (چمڑے کا تکیہ) تک پہنچ چکا تھا اور آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ سے اشارہ فرما کر لوگوں سے فرمایا کہ اطمینان سے چلو! اطمینان سے چلو۔ اور جب بھی آپ ﷺ کسی ٹیلے پر پہنچتے تو اونٹنی کو تھوڑی ڈھیل دیتے تا کہ وہ اوپر چڑھ جائے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ مزدلفہ پہنچ گئے۔ وہاں آپ ﷺ نے ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ نماز مغرب اور نماز عشاء ادا فرمائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل وغیرہ ادا نہ فرمائے۔ پھر آپ ﷺ لیٹ گئے یہاں تک کہ فجر صادق طلوع ہوگئی۔ جب صبح آپ ﷺ کیلئے ظاہر ہوگئی تو ایک اذان اور اقامت کے ساتھ نماز فجر ادا فرمائی۔ پھر قصواء پر سوار ہوئے اور خانہ کعبہ تشریف لے گئے تو قبلہ کی جانب منہ کیا اور دعا فرمائی، تکبیر کہی، تہلیل کہی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار فرمایا۔ پھر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ خوب روشنی ہوگئی تو طلوع سورج سے پہلے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو پیچھے بٹھا کر چل پڑے یہاں تک کہ وادی محسر میں پہنچ گئے۔ پھر تھوڑا سا چلے۔ پھر اس درمیانی راستے پر چل نکلے جو جمرہ کبریٰ تک جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس جمرہ کے پاس پہنچے جو درخت کے قریب تھا۔ تو اسے سات کنکریاں خذف کی کنکریوں کے برابر ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی (خذف سے مراد یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر اندر کی جانب چھوٹی سی کنکری رکھ کر شہادت کی انگلی سے اسے پھینک کر مارنا) آپ ﷺ نے نشیبی جانب سے کنکریاں ماریں۔ پھر قربان گاہ کی طرف تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے تریسٹھ (۶۳) اونٹوں کو نحر کیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھری عطا فرمائی تو انہوں نے باقی اونٹوں کو نحر کیا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانی میں شریک کیا۔ پھر ہر ایک اونٹ کے ٹکڑے کرنے کا حکم دیا۔ وہ ٹکڑے ایک ہانڈی میں ڈال کر پکائے گئے تو آپ دونوں نے گوشت کھایا اور شوربہ پیا۔ پھر رسول اکرم ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور بیت اللہ شریف کی طرف لوٹے تو مکہ مکرمہ میں نماز ظہر ادا فرمائی۔ پھر بنو عبدالمطلب کے پاس تشریف لے گئے جو زمزم کے کنویں سے پانی پلا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ بنو عبدالمطلب! پانی بھر بھر کر نکالتے رہو۔ اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غلبہ اور زور ڈال کر خود پانی پلانے لگیں گے تو میں خود تمہارے ساتھ پانی

پیدل چلنے والوں کا راستہ اپنے سامنے رکھا اور قبلہ شریف کی طرف منہ کیا۔ پھر سورج غروب ہونے تک وہیں کھڑے رہے جب سورج غروب ہوگیا اور تھوڑی سی زردی ختم ہوگئی تو آپ ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور چل پڑے۔ اس وقت آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی قصواء کی باگ زور سے کھینچی ہوئی تھی یہاں تک کہ آپ ﷺ کی اونٹنی کا سر کجاوے کے مورک (چمڑے کا تکیہ) تک پہنچ چکا تھا اور آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ سے اشارہ فرما کر لوگوں سے فرمایا کہ اطمینان سے چلو! اطمینان سے چلو۔ اور جب بھی آپ ﷺ کسی ٹیلے پر پہنچتے تو اونٹنی کو تھوڑی ڈھیل دیتے تاکہ وہ اوپر چڑھ جائے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ مزدلفہ پہنچ گئے۔ وہاں آپ ﷺ نے ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ نماز مغرب اور نماز عشاء ادا فرمائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل وغیرہ ادا نہ فرمائے۔ پھر آپ ﷺ لیٹ گئے یہاں تک کہ فجر صادق طلوع ہوگئی۔ جب صبح آپ ﷺ کیلئے ظاہر ہوگئی تو ایک اذان اور اقامت کے ساتھ نماز فجر ادا فرمائی۔ پھر قصواء پر سوار ہوئے اور خانہ کعبہ تشریف لے گئے تو قبلہ کی جانب منہ کیا اور دعا فرمائی، تکبیر کہی، تہلیل کہی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار فرمایا۔ پھر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ خوب روشنی ہوگئی تو طلوع سورج سے پہلے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو پیچھے بٹھا کر چل پڑے یہاں تک کہ وادی محسر میں پہنچ گئے۔ پھر تھوڑا سا چلے۔ پھر اس درمیانی راستے پر چل نکلے جو جمرہ کبریٰ تک جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس جمرہ کے پاس پہنچے جو درخت کے قریب تھا۔ تو اسے سات کنکریاں خذف کی کنکریوں کے برابر ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی (خذف سے مراد یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر اندر کی جانب چھوٹی سی کنکری رکھ کر شہادت کی انگلی سے اسے پھینک کر مارنا) آپ ﷺ نے نشیبی جانب سے کنکریاں ماریں۔ پھر قربان گاہ کی طرف تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے تریسٹھ (۶۳) اونٹوں کو نحر کیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھری عطا فرمائی تو انہوں نے باقی اونٹوں کو نحر کیا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانی میں شریک کیا۔ پھر ہر ایک اونٹ کے ٹکڑے کرنے کا حکم دیا۔ وہ ٹکڑے ایک ہانڈی میں ڈال کر پکائے گئے تو آپ دونوں نے گوشت کھایا اور شوربہ پیا۔ پھر رسول اکرم ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور بیت اللہ شریف کی طرف لوٹے تو مکہ مکرمہ میں نماز ظہر ادا فرمائی۔ پھر بنو عبدالمطلب کے پاس تشریف لے گئے جو زمزم کے کنویں سے پانی پلا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ بنو عبدالمطلب! پانی بھر بھر کر نکالتے رہو۔ اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غلبہ اور زور ڈال کر خود پانی پلانے لگیں گے تو میں خود تمہارے ساتھ پانی

نکالتا۔تو انہوں نے آپ ﷺ کو پانی کا ڈول پکڑایا تو آپ ﷺ نے اس میں سے پانی پیا۔

(٧١٥) اخبرنا ابو عبدالله محمد بن الفضل الخرقي. انا ابو الحسن علي بن عبدالله الطيسفوني، انا عبدالله بن عمر الجوهري. نا احمد بن علي الكشميهني، نا علي بن حجر، نا اسماعيل بن جعفر عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبدالله رضي الله تعالىٰ عنه بعض هذا الحديث وقال لا ننوي الا الحج لا نعرف العمرة فانطلق رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتىٰ اتى الكعبة فطاف بها سبعا رمل بها ثلاثا ومشى اربعا ثم قال: (واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى) فصلى ركعتين خلف المقام بينه وبين البيت وقال في نزوله عن الصفا ثم مشى حتىٰ اذا انصبت قدماه سعى حتىٰ اذا صعدت قدماه مشى حتىٰ اتى المروة.

❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ کا کچھ حصہ یہ ہے کہ ہم نے صرف حج کا ارادہ کیا تھا۔ہمیں عمرے کا علم نہیں تھا تو رسول اکرم ﷺ چلے یہاں تک کہ خانہ کعبہ پہنچ گئے۔ وہاں آپ ﷺ نے سات چکر طواف کیا۔ان میں سے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام چال چلے۔پھر فرمایا"واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى" اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں اس طرح کہ مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ شریف کے درمیان رکھا اور صفا پہاڑی سے اترتے ہوئے عام چال چلے یہاں تک کہ جب نشیبی زمین پر اترے تو دوڑنے لگے۔پھر جب چڑھائی پر پہنچے تو عام چال چلنے لگے یہاں تک کہ مروہ پہاڑی پر پہنچ گئے۔

(٧١٦) اخبرنا ابو الحسن الشيرزي، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن ابي الاسود عن محمد بن عبدالرحمن بن نوفل عن عروة بن الزبير عن عائشة ام المومنين رضي الله تعالىٰ عنها انها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عام حجة الوداع فمنا من اهل بعمرة ومنا من اهل بحج وعمرة ومنا من اهل بالحج واهل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالحج فاما من اهل بعمرة فحل واما من اهل بالحج او جمع الحج والعمرة فلن يحلوا حتىٰ كان يوم

النحر۔ صحیح۔

(۷۱۶) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے سال نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نکلے تو ہم میں سے کسی نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا، کسی نے عمرہ اور حج دونوں کا احرام باندھا ہوا تھا اور کسی نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا۔ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا تو جس نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا تو اس نے احرام کھول دیا اور جس نے حج کا یا حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھا تھا اس نے نہ کھولا حتیٰ کہ یوم نحر آ گیا۔

(۷۱۷) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا یحیی بن بکیر، نا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب عن سالم ان ابن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنهما قال تمتع رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فی حجة الوداع بالعمرة الی الحج واهدی فساق بعد الهدی من ذی الحلیفة وبداء رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فاهل بالعمرة ثم اهل بالحج۔

❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے عمرہ کے ساتھ حج کا فائدہ اٹھایا یعنی حج تمتع کیا اور قربانی کی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے قربانی کے کچھ جانور ذی الحلیفہ سے ہانک دیئے یعنی آگے بھیج دیئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے عمرہ کا احرام باندھ کر ابتداء فرمائی پھر حج کا احرام باندھا۔

(۷۱۸) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰه النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا موسی بن اسماعیل، نا وهیب، نا ایوب عن ابی قلابة عن انس رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال صلی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم ونحن معه بالمدینة الظهر اربعا والعصر بذی الحلیفة رکعتین لم یات بها حتٰی اصبح ثم رکب حتٰی استوت به علی البیداء حمد اللّٰه وسبح وکبر ثم اهل بحج وعمرة واهل الناس بهما فلما قدمنا امر الناس فحلوا حتٰی کان یوم الترویة اهلوا بالحج۔ صحیح۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے تو

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں نماز ظہر چار رکعت ادا فرمائی اور ذوالحلیفہ کے مقام پر نماز عصر دو رکعت ادا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے صبح ہونے تک نہ چلے۔ پھر سوار ہوئے اور مقام بیداء پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء، تسبیح وتکبیر بیان فرمائی۔ پھر حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور لوگوں نے بھی حج وعمرہ کا احرام باندھا۔ جب ہم حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم دیا تو انہوں نے احرام کھول دیئے۔ یہاں تک کہ یوم ترویہ کو انہوں نے حج کا احرام باندھا۔

(۷۱۹) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابو الربیع الزهرانی، نا حماد نا ایوب عن نافع عن ابن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنهما انه کان لا یقدم مکّة الا بات بذی طوی حتّٰی یصبح ویغتسل ثم یدخل مکّة نهارا ویذکر عن النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم انه فعله. صحیح.

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جب بھی مکہ مکرمہ آتے تو ذی طویٰ کے مقام پر رات بسر کرتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی تو غسل فرماتے پھر صبح کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی اسی طرح کا فعل بیان فرماتے۔

(۷۲۰) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰه النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا الحمیدی ومحمد بن المثنی قالا، نا سفیان بن عیینة عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم لما جاء الی مکّة دخلها من أعلاها وخرج من اسفلها. صحیح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو اس کی بالائی جانب سے داخل ہوتے اور نشیبی طرف سے باہر نکلتے۔

(۷۲۱) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا اسحق بن ابراهیم، انا یحیی بن آدم، نا سفیان عن جعفر بن محمد عن ابیه عن

جابر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم لما قدم مکّۃ اتی الحجر فاستلمہ ثم مشی علی یمینہ فرمل ثلاثا ومشی اربعا.

صحیح.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے حجر اسود کے پاس جا کر اسے استلام کرتے پھر دائیں جانب چلتے تو طواف کے تین چکروں میں رمل کرتے اور چار چکروں میں عام چال چلتے۔

(۷۲۲) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا ابو محمد الحسن بن احمد المخلدی، انا ابو العباس محمد بن اسحق السراج، نا قتیبۃ بن سعید، نا اللیث عن ابن شھاب عن سالم عن ابیہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ انہ قال لم ار رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یمسح من البیت الا الرکنین الیمانیین.

صحیح.

❖❖ حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سوائے رکن یمانی اور حجر اسود کے بیت اللہ شریف کے کسی حصے پر ہاتھ پھیرتے نہیں دیکھا۔

(۷۲۳) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، نا احمد النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن کثیر، انا سفیان عن الاعمش عن ابراھیم عن عابس بن ربیعۃ عن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ انہ جاء الی الحجر فقبلہ وقال انی اعلم انک حجر لا تضر ولا تنفع ولولا انی رایت النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک.

❖❖ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دے کر فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے۔ نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی نفع دے سکتا ہے۔ اگر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

(۷۲۴) اخبرنا عبدالوھاب بن محمد الکسائی، انا عبدالعزیز بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، نا الربیع، انا الشافعی، انا سعید بن سالم

القداح عن ابن ذئب عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبدالله عن ابن عباس رضي الله تعالٰى عنهما ان رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم طاف بالبيت وهو على راحلته واستلم الركن بمحجنة. صحيح.

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف فرما رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود کو ٹیڑھے منہ والی لکڑی کے ساتھ چھوا۔ (استلام کیا)۔

(۷۲۵) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، نا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا اسحق الواسطي، نا خالد يعني ابن عبدالله عن خالد الحذاء عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالٰى عنهما ان رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم طاف بالبيت وهو على بعير كلما اتى على الركن اشار اليه بشيء في يده وكبر. صحيح.

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجر اسود کے سامنے آتے تو جو چیز ہاتھ میں ہوتی اس کے ساتھ حجر اسود کی طرف اشارہ فرماتے اور تکبیر کہتے۔

(۷۲۶) اخبرنا احمد بن عبدالله الصالحي، انا ابوبكر احمد بن الحسين الحيري، انا ابو جعفر محمد بن علي بن دحيم الشيباني، نا احمد بن حازم بن ابي غرزة، نا عبيد الله بن موسى وجعفر بن علي قالا، نا ايمن بن نابل عن قدامة بن عبدالله بن عمار رضي الله تعالٰى عنه قال رايت رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم يسعى بين الصفا والمروة على بعير لا ضرب ولا طرد ولا اليك اليك.

✤✤ حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونٹ پر سوار صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھا ہے تو نہ ہی اس وقت مار کر لوگوں کو ہٹایا جاتا تھا، نہ ہی ہنکا کر اور نہ ہی ہٹو بچو کہہ کر۔

(۷۲۷) اخبرنا عبدالوهاب بن محمد الكسائي، انا عبدالعزيز الخلال، نا

ابو العباس الاصم، انا الربیع، انا الشافعي، انا ابراهیم بن محمد وغیره عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر رضي الله تعالٰی عنه في حجة الوداع قال فراح النبي صلی الله تعالٰی علیه وسلم الی الموقف بعرفة فخطب الناس الخطبة ثم اذن بلال ثم اخذ النبي صلی الله تعالٰی علیه وسلم في الخطبة الثانیة ففرغ من الخطبة وبلال من الاذان ثم اقام بلال فصلی الظهر ثم اقام فصلی العصر. صحیح.

✤✤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حجۃ الوداع والی حدیث مبارکہ میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدان عرفات میں تشریف لے گئے تو لوگوں سے خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسرا خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبے سے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے فارغ ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ظہر ادا فرمائی۔ پھر انہوں نے اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عصر ادا فرمائی۔

(۷۲۸) اخبرنا عبدالواحد الملیحي، انا احمد بن عبدالله النعیمي، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبدالله بن یوسف، انا مالك عن هشام بن عروة عن ابیه عروة انه قال سئل اسامة رضي الله تعالٰی عنه وانا جالس کیف کان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم یسیر في حجة الوداع حین دفع قال کان یسیر العنق فاذا وجد فجوة نص قال هشام والنص فوق العنق. صحیح.

✤✤ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں بیٹھا ہوا تھا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر کس طرح اونٹ کو چلاتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹ کو ہلکا پو یہ (یعنی درمیانی چال، نہ ہی زیادہ تیز اور نہ ہی بالکل سست) چلاتے اور جب کشادگی دیکھتے تو دوڑاتے تھے۔

(۷۲۹) اخبرنا عبدالواحد الملیحي، انا احمد بن عبدالله النعیمي، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا آدم، انا ابن ابي ذئب عن الزهري عن سالم بن عبدالله عن ابن عمر رضي الله تعالٰی عنهما قال جمع

النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم المغرب والعشاء بجمع کل واحدۃ منھما باقامۃ ولم یسبح بینھما ولا علی اثر کل واحدۃ منھما. صحیح.

** حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء مزدلفہ کے مقام پر اکٹھی ادا فرمائیں۔ ان میں سے ہر ایک نماز ایک اقامت سے ساتھ ادا فرمائی اور ان دونوں کے درمیان اور نہ ہی ان دونوں کے بعد نوافل وغیرہ ادا فرمائے۔

(۷۳۰) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا زھیر بن حرب، نا وھب بن جریر، نا ابی عن یونس الایلی عن الزھری عن عبید اللہ بن عبداللہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما ان اسامۃ بن زید کان ردف النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من عرفۃ الی المزدلفۃ الی منی قال فکلاھما قال لم یزل النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ. صحیح.

** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ عرفات سے مزدلفہ تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سوار تھے اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ مزدلفہ سے منیٰ تک تو وہ دونوں ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ پکارتے رہے۔

(۷۳۱) اخبرنا عبدالوھاب بن محمد الکسائی، انا عبدالعزیز بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، انا الربیع، انا الشافعی، نا مسلم عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رمی الجمار مثل حصی الخذف. صحیح.

** حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمرات کو خذف کے برابر کنکریاں ماریں۔

(۷۳۲) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاھر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراھیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبۃ، نا ابو خالد الاحمر وابن ادریس عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ قال رمی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ

وسلم الجمرة يوم النحر ضحى واما بعد فاذا زالت الشمس. صحيح.

✤✤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم نحر کو رمی جمار چاشت کے وقت فرمائی اور اس کے بعد باقی افعال اس وقت ادا فرمائے جب سورج ڈھل گیا۔

(۷۳۳) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، نا عبدالغافر بن محمد، نا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن مثنى، نا ابن ابى عدى عن شعبة عن قتادة عن ابى حسان عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال صلى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الظهر بذى الحليفة ثم دعا بناقته فاشعرها فى صفحة سنامها الايمن وسلت الدم وقلدها نعلين ثم ركب راحلته فلما استوت به على البيداء اهل بالحج.

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے مقام پر نماز ظہر ادا فرمائی پھر اپنی اونٹنی منگوائی اور اس کی کوہان کی دائیں جانب شعار کیا (یعنی چیرا دیا) اور خون بہایا اور اس کے گلے میں جوتیاں لٹکائیں (یہ سب قربانی کے جانور کی نشانیاں ہیں) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہوئے اور جب مقام بیداء پر پہنچے تو حج کا احرام باندھا۔

(۷۳٤) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، نا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا يحيى بن يحيى، نا ابو خيثمة عن عبدالكريم عن مجاهد عن عبدالرحمن بن ابى ليلى عن على رضى الله تعالىٰ عنه قال امرنى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان اقوم على بدنه وان اتصدق بلحمها وجلودها واجلتها وان لا اعطى الجزار منها قال نحن نعطيه من عندنا. صحيح.

✤✤ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانی کی نگرانی کروں اور اس کا گوشت، کھال اور جھول وغیرہ صدقہ کردوں اور یہ کہ قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دوں۔ فرماتے ہیں کہ ہم قصاب کو اس کی اجرت اپنے پاس سے ادا کرتے تھے۔

(۷۳۵) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا عبيد الله بن سعيد، نا محمد بن بكر، نا ابن جريج اخبرني موسى بن عقبة عن نافع اخبره ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم حلق في حجة الوداع واناس من اصحابه وقصر بعضهم. صحيح.

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حلق کروایا (یعنی سر مونڈوایا) جبکہ کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے قصر کروایا (یعنی تھوڑے سے بال کٹوائے)۔

(۷۳۶) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن موسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا عمرو الناقد، نا سفيان بن عيينة عن هشام بن حجير عن طاؤس قال: قال ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال لي معاوية اعلمت اني قصرت من راس النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عند المروة بمشقص. صحيح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے مروہ پہاڑی کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر کے بال مبارک تیر کی بھال سے کترے۔

(۷۳۷) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا يحيى بن يحيى، انا حفص بن غياث عن هشام عن محمد بن سيرين عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اتى منى فاتى الجمرة فرماها ثم اتى منزله بمنى ونحر ثم قال للحلاق خذ واشار الى جانبه الايمن ثم الايسر ثم جعل يعطيه الناس. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ میں تشریف لے گئے اور جمرات کے پاس جا کر انہیں کنکریاں ماریں پھر اپنی جائے قیام پر منیٰ میں تشریف لائے اور قربانی

کی پھر حجام (نائی) سے کہا کہ کاٹو اور اپنی دائیں جانب اشارہ فرمایا پھر بائیں جانب اشارہ فرمایا (جب اس نے بال مبارک کاٹ لئے) تو پھر آپ ﷺ وہ بال لوگوں کو عطا فرمانے لگے۔

(۷۳۸) اخبرنا اسماعیل، انا عبدالغافر، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان عن مسلم حدثنی محمد بن رافع، نا عبدالرزاق، نا عبید اللّٰه بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنهما ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم افاض یوم النحر ثم رجع فصلی الظهر بمنٰی. صحیح.

✤✤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یوم نحر کو طواف افاضہ کیا پھر واپس لوٹے اور منیٰ میں نماز ظہر ادا فرمائی۔

(۷۳۹) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللّٰه النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عثمان بن ابی شیبة، نا طلحة بن یحیی، نا یونس عن الزهری عن سالم عن ابن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنهما انه کان یرمی جمرة الدنیا بسبع حصیات یکبر علی اثر کل حصاة ثم یتقدم حتٰی یسهل فیقوم مستقبل القبلة فیقوم طویلا ویدعو ویرفع یدیه ثم یرمی الوسطی ثم یاخذ بذات الشمال فیسهل ویقوم مستقبل القبلة ثم یدعو ویرفع یدیه ویقوم طویلا ثم یرمی ذات العقبة من بطن الوادی ولا یقف عندها ثم ینصرف فیقول هکذا رایت النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یفعله. صحیح.

✤✤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نزدیکی جمرہ (چھوٹا شیطان) کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے بعد تکبیر کہتے پھر آگے بڑھتے یہاں تک کہ نرم مقام پر آ کر قبلہ رخ کھڑے ہو جاتے وہاں کافی دیر کھڑے رہتے پھر ہاتھ بلند فرما کر دعا فرماتے، پھر درمیانی جمرہ کو کنکریاں مارتے پھر اتر (یعنی شمال) کی طرف جھکتے اور نرم مقام میں آ کر قبلہ رخ کھڑے ہوتے پھر ہاتھ بلند فرما کر دعا فرماتے اور کافی دیر کھڑے رہتے پھر نشیبی جانب سے جمرہ عقبہ (آخری جمرہ) کو کنکریاں مارتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے پھر واپس لوٹ آتے تو فرماتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

(۷٤۰) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل حدثني اصبغ بن الفرج، انا ابن وهب عن عمرو بن الحارث عن قتادة عن انس بن مالك رضي الله تعالٰى عنه ان النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم صلى الظهر والعصر والمغرب والعشاء ثم رقد رقدة بالمحصب ثم ركب الى البيت فطاف به. صحيح.

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز ادا فرمائی پھر تھوڑی دیر وادی محصب میں سوئے پھر سواری پر سوار ہو کر بیت اللہ شریف گئے اور اس کا طواف کیا۔

☆☆☆

باب نمبر ۵۸

فی صفتہ لباسہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وذکر قمیصہ وجبۃ وازارہ وردائہ وبردتہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لباس، قمیض، جبہ، تہبند، چادر اور کالی کملی کا بیان

(۷۴۱) حدثنا المطهر بن علی بن عبیداللہ الفارسی، انا ابوذر محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان المعروف بابی الشیخ الحافظ، نا ابو یعلی، نا هدبة، نا همام، ناقتادة عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قلت ای اللباس کان احب او اعجب الی رسول اللہ قال الحبرة. صحیح.

❖ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ کون سا لباس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زیادہ پسند تھا یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرتا تھا؟ تو فرمایا کہ یمنی نقشین لباس۔

(۷۴۲) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبداللہ بن محمد بن جعفر، نا ابراهیم بن محمد الحارث، نا بکر بن خلف، نا ابو تمیلة، نا عبدالمومن بن خالد الحنفی عن عبداللہ بن بریدة عن امہ عن ام سلمة رضی اللہ تعالٰی عنہا قالت کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم القمیص.

❖ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام کپڑوں سے زیادہ قمیض پسند ہوتی تھی۔

(۷۴۳) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، نا ابو محمد عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا علی بن الجعد، انا زهیر عن عروة ابن عبداللہ بن قشیر حدثنی معاویة بن قرة عن

ابيه رضى الله تعالىٰ عنه قال اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى رهط من مزينة فبايعوه وانه لمطلق الازرار فادخلت يدى فى جيب قميصه فمسست الخاتم فما رايت معاوية ولا ابنه قط فى شتاء ولا حر الا مطلق ازرارهما.

✤✤ حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ میں مزینہ قبیلے کے کچھ لوگوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تہبند باندھے ہوئے تھے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قمیض کے گریبان میں ہاتھ ڈالا تو میرا ہاتھ مہر نبوت سے چھوا (یعنی مہر نبوت کو لگا) تو تو کبھی بھی معاویہ اور اس کے بیٹے کو سردی میں اور نہ ہی گرمی میں دیکھے گا مگر ان دونوں نے تہبند باندھ رکھا ہوگا۔

(٧٤٤) حدثنا المطهر بن على، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا احمد بن جعفر الحمال، نا محمد بن عيسى الدامغانى، نا سلمة بن الفضل، نا ابراهيم بن ابى يحيى عن عبدالملك قال سمعنا ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال ما اتخذ لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قميص له زر.

✤✤ حضرت عبدالملک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ایسی قمیض نہیں بنائی گئی جس میں گھنڈی ہو۔ (ٹانکنے کیلئے یعنی بٹن وغیرہ)۔

(٧٤٥) وحدثنا المطهر بن على، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، انا ابو يعلى، نا وهب بن بقية بن خالد عن مسلم الاعور عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال كان لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قميص قطنى قصير الطول قصير الكمين.

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک روئی کی قمیض تھی وہ لمبائی میں بھی چھوٹی تھی اور اس کی آستینیں بھی چھوٹی تھیں۔

(٧٤٦) اخبرنا ابو محمد عبدالله بن عبدالصمد الجوزجانى، انا ابو القاسم على بن احمد الخزاعى، انا ابو سعيد الهيثم بن كليب الشاشى، نا ابو عيسى،

نا عبداللّٰه بن محمد ابن الحجاج، نا معاذ بن هشام حدثني ابی عن بديل العقيلي عن شهر بن حوشب عن اسماء بنت يزيد رضي اللّٰه تعالٰی عنها قالت كان كم قميص رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم الى الرصغ۔

✤✤ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قمیض کی آستین کلائی تک (لمبی) تھی۔

(۷۴۷) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبداللّٰه بن محمد بن جعفر، انا زكرياء بن احمد السباحي وحدثنا عبداللّٰه بن محمد بن الحجاج الصواف بهذا الاسناد قال كان يد قميص النبی صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم اسفل من الرصغ۔

✤✤ حضرت عبداللہ بن محمد بن حجاج صواف رحمۃ اللہ علیہ نے گزشتہ حدیث مبارکہ کی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قمیض مبارک کا ہاتھ (یعنی آستین یا بازو) کلائی سے نیچے تھا۔

(۷۴۸) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبداللّٰه بن محمد بن جعفر، نا عبداللّٰه بن محمد بن الحسن، نا الحسن بن علی بن عفان، نا معاوية بن هشام عن علی بن صالح عن مسلم عن مجاهد عن ابن عباس رضی اللّٰه تعالٰى عنهما كان النبی صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم يلبس قميصا فوق الكعبين مستوى الكمين باطراف اصابعه۔

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قمیض پہنتے تھے وہ ٹخنوں سے اوپر ہوتی تھی اور اس کی آستینیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں کی اطراف کے برابر ہوتی تھیں۔

(۷۴۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا عبداللّٰه بن عبدالرحمن، انا عمرو بن عاصم، انا حماد بن سلمة عن حميد عن انس رضی اللّٰه تعالٰى عنه ان النبی صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم كان شاكيا فخرج يتوكا على اسامة وعليه ثوب قطری قد توشح فصلى بهم۔

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت

اسامہ رضی اللہ عنہ سے ٹیک لگا کر باہر تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قطری کپڑا اپنے گرد لپیٹا ہوا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو نماز پڑھائی۔

(۷۵۰) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا ابو خلیفة، نا داود بن شبیب، نا حماد بن سلمة عن حمید عن انس رضی الله تعالٰی عنه ان النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم خرج یتوکا علی اسامة وعلیه برد قطری۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے ٹیک لگا کر باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قطری چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

(۷۵۱) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا محمود بن غیلان، انا عبدالرزاق، انا سفیان الثوری، نا عون بن ابی جحیفة عن ابیه ابی جحیفة رضی الله تعالٰی عنه قال رایت رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم وعلیه حلة حمراء کانی انظر الی بریق ساقیه وقال سفیان نراه حبرة۔

❖ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرخ حلہ (پوشاک) زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ گویا میں ابھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پنڈلیوں کی چمک (اس میں سے) دیکھ رہا ہوں۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارا خیال ہے کہ وہ یمنی پوشاک تھی۔

(۷۵۲) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا علی بن خشرم، انا عیسی بن یونس عن اسرائیل عن ابی اسحق عن البراء بن عازب رضی الله تعالٰی عنه قال ما رایت احدا من الناس احسن فی حلة حمراء من رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ان کانت جمته لتضرب قریبا من منکبیه۔

❖ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سرخ پوشاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر تمام لوگوں میں سے کوئی بھی حسین اور خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

زلفیں کندھوں کے قریب قریب پڑتی تھیں۔

(۷۵۳) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، أنا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا علی بن حجر، نا شعیب بن صفوان عن عبدالملك بن عمير عن اياد بن لقيط العجلی عن ابی رمثة التيمی الرباب رضی الله تعالٰی عنه قال اتيت النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم ومعی ابن لی فاريته فقلت لما رايته هٰذا نبی الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم وعليه ثوبان اخضران وله شعر قد علاه الشيب وشيبه احمر۔

✤✤ حضرت ابو رمثہ تیمی الرباب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرا بیٹا بھی میرے ساتھ تھا تو میں نے اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کروایا اور جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو سبز کپڑے تھے (یعنی پہنے ہوئے تھے) اور کچھ بالوں پر بڑھاپا غالب آچکا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑھاپے کے بال سرخ تھے۔

(۷۵۴) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن يحيی المروزی، نا عاصم بن علی، نا عبيدالله بن اياد بن لقيط، نا اياد عن ابی رمثة رضی الله تعالٰی عنه انه رای النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم وعليه بردان اخضران۔

✤✤ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو سبز چادریں اوڑھی ہوئی تھیں۔

(۷۵۵) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا يوسف بن عيسى، نا وكيع، نا يونس بن ابی اسحق عن الشعبی عن عروة ابن المغيرة عن ابيه المغيرة بن شعبة رضی الله تعالٰی عنه ان النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم لبس جبة رومية ضيقة الكمين۔

✤✤ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنگ آستینوں والا رومی

جبہ زیب تن فرمایا۔

(٧٥٦) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن ابراهيم بن داود، نا محمد بن احمد بن الوليد بن برد، نا الهيثم بن جميل، نا زهير بن معاوية عن جابر الجعفي عن عامر عن دحية الكلبي رضي الله تعالىٰ عنه انه اهدى الى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جبة من الشام وخفين فلبسهما النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتىٰ تخرقا فلم يتبين او لم يعلم اذكيان هما او ميتة۔

✤✤ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے شام سے ایک جبہ اور موزے لا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحفۃً پیش کیے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ موزے پہنے اور اتنی دیر پہنے کہ وہ پھٹ گئے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں پھٹنے تک پہنتے رہے) یہ ظاہر نہیں ہوا یا یہ معلوم نہیں ہوا کہ وہ ذبح شدہ جانور کی کھال کے تھے یا مردہ جانور کی کھال کے۔

(٧٥٧) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا يحيى بن يحيى، انا خالد بن عبدالله عن عبدالملك بن عبدالله مولى اسماء بنت ابى بكر رضى الله تعالىٰ عنهما قال اخرجت يعنى اسماء الى جبة طيالسة كسروانية لها لبنة ديباج مكفوفين بالديباج فقالت هذه كانت عند عائشة حتىٰ قبضت فلما قبضت قبضتها وكان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يلبسها فنحن نغسلها للمرضى نستشفى بها۔ صحيح۔

✤✤ حضرت عبدالملک بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جو حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے غلام تھے وہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ایک ایرانی اطلسی جبہ نکال کر مجھے دکھایا اس کا سنجاف ریشمی کپڑے کا تھا (سنجاف وہ چٹ وغیرہ جو گریبان پر لگاتے ہیں) اور دونوں کناروں پر بھی ریشمی کپڑا لگا ہوا تھا۔ پھر فرمایا کہ یہ وفات تک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا۔ جب وہ فوت ہوئیں تو میں نے لے لیا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ ہم اسے مریضوں کو دھو کر پلاتے ہیں اور اس کے وسیلے سے شفا حاصل کرتے ہیں۔

(۷۵۸) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا احمد بن ابان، نا اسماعیل بن اسحاق، نا حجاج وسلیمان بن حرب قالا، نا حماد بن سلمة عن الحجاج بن ارطاة عن ابی عمر ختن عطاء بن ابی رباح عن اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی الله تعالٰی عنهما ان النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم کانت له جبة من طیالسة مکفوفة بالدیباج یلقی فیها العدو۔

❖❖ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک اطلسی جبہ تھا جس کے دونوں کناروں پر ریشمی کپڑا لگا ہوا تھا آپ ﷺ یہ پہن کر دشمن کا سامنا فرماتے تھے۔

(۷۵۹) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا حاجب بن ابی بکر، نا احمد بن یحیی الصوفی، نا اسحق بن منصور، نا عمارة بن زاذان عن ثابت عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه ان ذی یزن اهدی الی النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم حلة اشتریت بثلاثة وثلاثین بعیرا فلبسها مرة۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حمیر کے بادشاہ ذی یزن نے نبی کریم ﷺ کو ایک پوشاک تحفۃً بھیجی جو تینتیس (۳۳) اونٹوں کے بدلے خریدی گئی تھی تو آپ ﷺ نے وہ ایک مرتبہ پہنی۔

(۷۶۰) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبدالله النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا قتیبة، نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبة بن عامر رضی الله تعالٰی عنه قال أهدی لرسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم فروج حریر فلبسه ثم صلی فیه ثم انصرف فنزعه نزعا شدیدا کالکاره له ثم قال لا ینبغی هٰذا للمتقین۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کو ایک ریشمی

قبا تحفۃً پیش کی گئی تو آپ ﷺ نے اسے پہنا پھر اس میں ہی نماز ادا فرمائی۔ پھر واپس تشریف لائے اور اسے سختی سے کھینچ کر اتار پھینکا جیسے اسے ناپسند کیا ہو۔ پھر فرمایا کہ متقین کیلئے یہ مناسب نہیں ہے۔

(۷۶۱) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي. انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا احمد بن يونس. نا ابراهيم بن سعد حدثني ابن شهاب عن عروة عن عائشة رضي الله تعالٰى عنها ان النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم صلى في خميصة لها اعلام فنظر الى اعلامها نظرة فلما انصرف قال اذهبوا بخميصتي هذه الى ابي جهم واتوني بانبجانية ابي جهم فانها الهتني انفا عن صلاتي۔ صحيح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بیل بوٹے والی چادر اوڑھ کر نماز ادا فرمائی تو اس کے بیل بوٹوں کی طرف دیکھا۔ جب واپس تشریف لائے تو فرمایا کہ میری یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور ابوجہم کی سادہ چادر مجھے لادو کیونکہ اس نے ابھی ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا تھا۔

(۷۶۲) اخبرنا ابو الحسن الشيرزي، نا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن عمر بن ابي سلمة رضي الله تعالٰى عنه انه راى رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم يصلي في ثوب واحد في بيت ام سلمة واضعا طرفيه على عاتقيه۔ صحيح۔

❖❖ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نبی کریم ﷺ کو ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے اس کپڑے کے دونوں کنارے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

(۷۶۳) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا ابراهيم بن محمد بن الحارث، نا صالح بن حاتم بن وردان، نا يزيد بن زريع حدثني عمارة بن ابي حفصة عن عكرمة عن

عائشة رضی اللّٰہ تعالٰی عنها قالت کان علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم ثوبان خشنان غلیظان فقلت یا رسول اللّٰہ ان ثوبیك هذین خشنان غلیظان ترشح فیهما فیثقلان علیك.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے دو موٹے کھردرے کپڑے پہنے ہوئے تھے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ ﷺ کے یہ دونوں کپڑے کھردرے اور موٹے ہیں ان میں پسینہ آئے گا تو آپ ﷺ پر بوجھ ہوں گے۔

(۷٦٤) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبداللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا محمد بن یحیی، نا هناد، نا وکیع عن سفیان عن سماك بن حرب عن سوید بن قیس قال جلبت، انا ومخرمة العبدی بزا من هجر الی مکة فاتانا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم فاشتری سراویلا وثم وزان یزن بالاجر فقال اذا وزنت فارجح.

✤✤ حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت مخرمہ عبدی رضی اللہ عنہ مقام ہجر سے کپڑا لے کر مکہ مکرمہ آئے تو ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے پائجامہ خریدا پھر تولنے والے نے اجرت کیلئے وزن کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب وزن کرو تو کچھ زیادہ رکھو۔

(۷٦٥) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا احمد بن عمر، نا اسماعیل بن ابی اسحق، نا سلیمان بن حرب، نا شعبة عن الاشعث بن سلیم قال سمعت من عمتی تحدث عن عمها انه رای ازار رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم الی نصف الساق.

✤✤ حضرت اشعث بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی پھوپھی سے سنا انہوں نے اپنے چچا جان سے روایت کیا کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کا تہبند آدھی پنڈلی تک دیکھا۔

(۷٦٦) وحدثنا المطهر بن علی، نا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا احمد بن محمد بن ابراهیم، نا الحسن بن علی بن شبیب، نا محمد بن عبد اللّٰہ بن بکر، نا عبد اللّٰہ بن میمون، نا الزبیر بن

سعيد عن محمد بن المنكدر عن جابر رضى الله تعالٰى عنه قال كان النبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم اذا ابرز يضع صنفة ازاره على فخذه اليسرى.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قضائے حاجت فرماتے تو اپنے تہبند کا پلو اپنی بائیں ران مبارک پر رکھتے تھے۔

(٧٦٧) وحدثنا المطهر بن على، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا احمد بن عمر، نا اسماعيل، نا على بن المدينى، نا يحيى بن سعيد، نا محمد بن ابى يحيى عن عكرمة قال رايت ابن عباس رضى الله تعالٰى عنهما ياتزر فيضع حاشية ازاره من مقدمه على ظهر قدمه ويرفع موخره فقلت ما هذه الازرة فقال رايت رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم ياتزرها.

❖❖ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تہبند باندھتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے اپنے تہبند کا اگلا پلو پاؤں کی پشت پر رکھا اور پچھلا پلو بلند رکھا۔ تو میں نے کہا کہ یہ کیسا تہبند باندھنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے ہی تہبند باندھتے دیکھا ہے۔

(٧٦٨) وحدثنا المطهر بن على، نا محمد بن ابراهيم، نا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمود الواسطى، نا عثمان بن ابى شيبة، نا خالد بن مخلد، نا عبدالملك بن الحسن قال سمعت سهم بن المعتمر يحدث عن الهجيمى انه لقى رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم فاذا هو متزر بازار قطن قد انتثرت حاشيته.

❖❖ حضرت ہجیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روئی کا بنا ہوا تہبند باندھ رکھا تھا جس کے کنارے (پلو) الگ الگ رہتے تھے۔

(٧٦٩) وحدثنا المطهر بن على، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا بهلول بن اسحق الانبارى، نا محمد بن معاوية النيسابورى، نا ابن لهيعة عن محمد بن عبدالرحمن بن نوفل عن عروة بن

الزبیر قال کان طول رداء رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اربعة اذرع وعرضه ذراعان ونصف وکان له ثوب اخضر یلبسه للوفد اذا قدموا علیه۔

✤✤ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر کی لمبائی چار ذراع (بازو، گز) اور چوڑائی اڑھائی ذراع تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک سبز کپڑا تھا جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی وفد کے آنے پر پہنا کرتے تھے۔

(۷۷۰) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد، نا علی ابن اسحق، نا الحسین المروزی، نا ابن المبارک، انا ابن لهیعة عن محمد بن عبدالرحمن بن نوفل انه حدث عن عروة ان ثوب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الذی کان یخرج فیه الی الوفد رداء وثوب اخضر طوله اربعة اذرع وعرضه ذراعان وشبر وهو عند الخلفاء الیوم قد کان خلق فطووه بثوب یلبسونه یوم الفطر والاضحی۔

✤✤ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ لباس جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی وفد کے آنے پر پہنتے تھے وہ ایک چادر اور سبز کپڑا تھا۔ اس کی لمبائی چار ذراع اور چوڑائی اڑھائی ذراع تھی۔ آج کل وہ خلفاء کے پاس ہوتا ہے۔ وہ پرانا ہوگیا تھا تو انہوں نے اس کو ایک اور کپڑے کے ساتھ ملا کر (تہہ لگا کر) لپیٹ لیا (یعنی سی لیا) وہ خلفاء اسے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر پہنتے ہیں۔

(۷۷۱) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد، انا ابراهیم بن علی العمری، نا بسطام بن جعفر، نا ابراهیم بن ابی یحیی عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنهما قال کان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یلبس برد حبرة فی کل عید۔

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر عید پر یمنی نقشین چادر اوڑھتے تھے۔

(٧٧٢) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم. انا عبد الله بن محمد، نا علي ابن احمد بن بسطام، نا سهل بن عثمان. نا جعفر عن الحجاج بن ارطاة عن ابي جعفر عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالىٰ عنه قال كان للنبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم برد احمر يلبسه في العيدين وفي الجمعة.

❖❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک سرخ چادر تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدوں پر اور جمعۃ المبارک کے دن اوڑھتے تھے۔

(٧٧٣) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم. انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابراهيم بن محمد بن الحسن، نا يونس. نا ابن وهب اخبرني مالك عن اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال كنت امشي مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وعليه رداء نجراني غليظ الحاشية. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک نجرانی چادر جس کے کنارے موٹے (کھردرے) تھے وہ اوڑھی ہوئی تھی۔

(٧٧٤) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، نا عبد الله بن محمد بن جعفر، انا بهلول الانباري، نا مصعب بن عبيدالله الزبيري حدثني ابي عن اسماعيل بن عبد الله بن جعفر عن ابيه عبد الله بن جعفر رضي الله تعالىٰ عنه قال رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وعليه ثوبان مصبوغان بالزعفران رداء وعمامة.

❖❖ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو کپڑے زعفران کے ساتھ رنگے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک چادر تھی اور دوسرا عمامہ مبارک تھا۔

(٧٧٥) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن

محمد، نا ابراهيم بن محمد بن على الرازی، نا سليمان بن داود القزاز، نا الهيثم بن عدی، نا دلهم ابن صالح قال سمعت عبد الله بن بريدة عن ابيه بريدة رضى الله تعالىٰ عنه يقول ان النجاشى كتب الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انى قد زوجتك امراة من قومك وهى على دينك ام حبيبة بنت ابى سفيان واهديت لك هدية جامعة قميصا وسراويل وعطافا وخفين ساذجين فتوضا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ومسح عليهما قال سليمان قلت للهيثم ما العطاف قال الطيلسان۔

✤✤ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نجاشی شاہ حبشہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مکتوب لکھ کر بھیجا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم کی ہی ایک عورت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رشتہ ازدواج باندھا اور وہ ہے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر۔ یعنی حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایک مکمل تحفہ بھی بھیجا ہے یعنی ایک قمیض، پائجامہ، چادر اور دو سادہ سے موزے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا اور ان موزوں پر مسح کیا۔

(۷۷۶) حدثنا المطهر بن على، نا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، انا ابن ابى عاصم، نا حسين بن حسن، نا هشيم، نا يونس عن عبد الله الهجيمى عن سليمان بن جابر او سليم بن جابر رضى الله تعالىٰ عنه قال اتيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو جالس مع اصحابه فاذا هو محتب ببردة قد وقع هدبها على قدميه۔

✤✤ حضرت سلیمان بن جابر یا سلیم بن جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چادر کے ساتھ احتباء کئے بیٹھے تھے اس کا کنارہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر گرا ہوا تھا (احتباء یہ ہے کہ گھٹنے کھڑے کر کے سرین پر بیٹھنا اور پھر گھٹنوں کو ہاتھوں کے ساتھ پکڑ لینا اور چادر کے ساتھ اس طرح کہ اسی صورت میں بیٹھ کر اوپر چادر اوڑھ لینا)۔

(۷۷۷) وحدثنا المطهر بن على، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، نا ابن ابى عاصم، نا ابوبكر بن ابى شيبة، نا يزيد بن هارون، انا

همام عن قتادة عن مطرف بن عبد الله عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها ان النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم لبس بردة سوداء فقالت عائشة ما احسنها علیك یشوب بیاضك سوادها وسوادها بیاضك۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک کالی چادر (کالی کملی) اوڑھی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یہ چادر آپ ﷺ پر کتنی خوبصورت لگتی ہے۔ آپ ﷺ کی سفیدی اس کی سیاہی سے اور اس کی سیاہی آپ ﷺ کی سفیدی سے ملی ہوئی ہے۔

(۷۷۸) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد، نا عباس ابن مجاشع، نا محمد بن ابی یعقوب، نا محمد بن کثیر، نا همام عن قتادة عن مطرف عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت صنعت لرسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم بردة سوداء من صوف فلبسها فاعجبتهٗ فلما عرق فیها فوجد ریح الصوف قذفها۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کیلئے ایک کالی چادر اون سے بنائی تو آپ ﷺ نے وہ اوڑھی تو میں آپ ﷺ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ جب اس میں آپ ﷺ کو پسینہ آیا تو آپ ﷺ کو اون کی بو آئی تو آپ ﷺ نے وہ اتار پھینکی۔

☆☆☆

باب نمبر ۵۹

فی لبسه الصوف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونی کپڑا پہننے کا بیان

(۷۷۹) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد ابن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا ابو نعيم، نا زكريا عن عامر وهو الشعبي عن عروة ابن المغيرة عن ابيه المغيرة رضي الله تعالىٰ عنه قال كنت مع النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذات ليلة في سفر فقال امعك ماء قلت نعم فنزل عن راحلته فمشى حتىٰ توارى عني في سواد الليل ثم جاء فافرغت عليه الاداوة فغسل وجهه ويديه وعليه جبة من صوف فلم يستطع ان يخرج ذراعيه منها حتىٰ اخرجهما من اسفل الجبة فغسل ذراعيه ثم مسح براسه ثم اهويت لانزع خفيه فقال دعهما فاني ادخلتهما طاهرتين فمسح عليهما۔ صحيح۔

❖ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک رات میں دوران سفر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تیرے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کی۔ ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سواری سے اترے اور پیدل چل دیئے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں مجھ سے پوشیدہ ہوگئے پھر تشریف لائے تو میں نے برتن سے پانی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے انڈیلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک اور ہاتھ دھوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اونی جبہ پہنا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں سے بازو باہر نہ نکال سکے تو اس کے نیچے سے بازو باہر نکال لئے پھر بازو دھوئے پھر سر مبارک کا مسح کیا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موزے اتارنے کیلئے نیچے ہوا تو فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ میں نے ان میں پاؤں طہارت کے ساتھ داخل کئے ہیں۔ پھر ان پر بھی مسح فرمایا۔

(۷۸۰) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا عبدالرحمن بن ابی شريح. انا ابو القاسم البغوی، نا علی بن الجعد، نا سليمان بن المغيرة، نا حميد بن بلال عن ابی بردة قال دخلت علی عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها فاخرجت الينا ازارا غليظا مما يصنع باليمن وكساء من هذه التی تدعونها الملبدة فقالت قبض رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی عليه وسلم فی هذين الثوبين. صحيح.

❖❖ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے ایک موٹا تہبند جو یمن میں بنایا جاتا ہے اور ایک چادر جسے تم ملبدہ کہتے ہو ہمیں نکال کر دکھائے اور فرمایا کہ ان دو کپڑوں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی۔

(۷۸۱) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد الفارسی، انا محمد ابن عيسی الجلودی، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبكر بن ابی شيبة، نا محمد بن بسر عن مصعب بن شيبة عن صفية بنت شيبة عن عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها قالت خرج النبی صلی اللّٰه تعالٰی عليه وسلم غداة وعليه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخله ثم جاء الحسين فدخل معه ثم جاء ت فاطمة فادخلها ثم جاء علی فادخله ثم قال : (انما يريد اللّٰه ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا) (الاحزاب : من الاية ۳۳) صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ایک صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بالوں کی بنی ہوئی کالی کملی اوڑھی ہوئی تھی جس پر اونٹ کے پالان کی تصویریں بنی ہوئی تھیں تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں چادر کے اندر داخل فرمایا پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ بھی ان کے ساتھ داخل ہو گئے۔ پھر سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا آئیں تو انہیں بھی داخل فرمایا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو انہیں بھی داخل فرمایا پھر ارشاد فرمایا "**انما يريد اللّٰه ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا**" (احزاب ۳۳) یعنی "اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے"۔

(٧٨٢) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابراهيم بن محمد بن الحسن، نا عبد الله بن محمد الحراني، نا محمد بن سليمان بن ابي داود، نا عمر بن رياح البصري، نا عبد الله بن طاوس عن ابيه عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلي في جبة صوف ليس عليه ازار ولا رداء ويرفع يديه عند كل ركعة۔

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک اونی جبے میں نماز ادا فرما رہے تھے تو نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تہبند باندھا ہوا تھا اور نہ ہی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر رکوع کے وقت ہاتھ بلند فرماتے تھے۔

(٧٨٣) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، نا محمد ابن عبد الله بن رسته، نا عبد الله بن عمران الرازي، نا ابداود، نا زمعة عن ابي حازم عن سهل بن سعد رضي الله تعالىٰ عنه قال خيطت لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جبة من صوف انمار فما اعجب بثوب ما اعجب به فجعل يمسها بيده ويقول انظروا ما احسنها وفي القوم اعرابي فقال يا رسول الله هبها لي فخلعها فدفعها في يده قال ثم امر بمثله ان يحاك فتوفي رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو في المحاكة۔

❖ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک کڑھائی دار اونی جبہ سیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جتنا اسے پسند فرمایا اتنا کوئی کپڑا پسند نہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے ہاتھ مبارک سے چھوتے اور فرماتے۔ دیکھو۔ یہ کتنا خوبصورت ہے۔ وہاں لوگوں میں ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! یہ مجھے عطا فرما دیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ جبہ اتار کر اس اعرابی کے ہاتھ میں دے دیا۔ پھر اسی جیسا جبہ بننے کا حکم دیا۔ ابھی وہ جبہ بنا ہی جا رہا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا گئے۔

(٧٨٤) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن

محمد بن جعفر، نا ابوبکر بن معدان، نا ابو زهرة ثابت بن السمیدع الانطاکی، نا آدم بن ابی ایاس، نا شیبان عن اشعث بن سلیم عن ابی بردة عن ابیه ان شاء اللّٰہ شك ابو زهرة قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم یلبس الصوف ویرکب الحمار ویعتقل الشاة ویاتی مدعاة الضعیف۔

❖❖ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے (انشاء اللہ! ابوزہرہ رحمۃ اللہ علیہ کو آخری راوی کے متعلق شک ہے) وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونی کپڑا زیب تن فرماتے، گدھے پر سواری فرماتے، بکریوں کا دودھ دوہتے اور کمزور (غریب آدمی) کی دعوت میں بھی تشریف لے جاتے تھے۔

☆☆☆

باب نمبر ۶۰

فی قوله عند لبس الجدید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیا کپڑا پہنتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کا بیان

(۷۸۵) حدثنا المطهر بن علی، انا عبد الله بن محمد، انا ابو یعلی، نا عبد الله بن عمر بن ابان، نا ابو اسامة، نا الجریری وهو سعید بن ایاس عن ابی نضرة عن ابی سعید رضی الله تعالٰی عنه قال کان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم اذا استجد ثوبا سماه باسمه ازارا کان او قمیصا او عمامة ثم یقول اللهم لك الحمد کما کسوتنی هٰذا اسالك من خیره وخیر ما صنع له واعوذ بك من شره وشر ما صنع له۔

❖❖ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو تہبند ہوتا، قمیض ہوتی یا عمامہ ہوتا اس کا نام لے کر یہ دعا مانگتے۔ اے اللہ! تیرے لئے (ویسی ی) حمد وثناء ہے جیسے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس کیلئے بنایا گیا اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور جس کیلئے بنایا گیا اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۷۸۶) اخبرنا احمد بن عبد الله الصالحی، انا ابو الحسین علی بن محمد بن عبد الله ابن بشران، انا اسماعیل بن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عمر رضی الله تعالٰی عنهما ان النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم رای علی عمر قمیصا ابیض فقال اجدید قمیصك هٰذا ام غسیل قال بل غسیل فقال البس جدیدا وعش حمیدا ومت شهیدا۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ایک

سفید قمیص پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ تمہاری یہ قمیص نئی ہے یا دھلی ہوئی ہے؟ تو انہوں نے عرض کی کہ دھلی ہوئی ہے۔تو فرمایا کہ نیا کپڑا پہنو، خوش وخرم زندگی گزارو اور شہادت کی موت حاصل کرو۔

(۷۸۷) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا ابو الوليد، نا اسحق بن سعيد بن عمرو بن سعيد بن العاص قال حدثني ابى قال حدثني ام خالد بنت خالد بن سعيد رضى الله تعالىٰ عنها قالت اتى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بثياب فيها خميصة سوداء فقال من ترون نكسو هذه الخميصة فاسكت القوم فقال ايتونى بام خالد فاتى بى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فالبسنيها بيده فقال ابلى واخلقى مرتين فجعل ينظر الى علم الخميصة ويشير بيده الى ويقول يا ام خالد هٰذا سنا ويا ام خالد هٰذا سنا والسنا بلسان الحبشته الحسن۔ صحيح۔

❖❖ حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے ان میں ایک کالی چادر بیل بوٹوں والی تھی۔تو فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم یہ چادر کسے اوڑھائیں۔لوگ خاموش ہوگئے تو فرمایا کہ ام خالد کو میرے پاس لاؤ تو مجھے نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے اپنے دست اقدس سے وہ چادر مجھے اوڑھائی اور فرمایا بوسیدہ کر اور پرانی کر۔ایسے دو مرتبہ فرمایا (یعنی درازی عمر کی دعا فرمائی) آپ ﷺ نے اس چادر کے بیل بوٹے دیکھ کر ہاتھ سے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا۔اے ام خالد! یہ خوبصورت ہے۔اے ام خالد! یہ پیاری ہے۔''سنا'' حبشی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے ''خوبصورت''۔

(۷۸۸) اخبرنا ابو على حسان بن سعيد المنيعي، انا ابو الحسن محمد بن على بن محمد بن صخر الازدى البصرى، نا ابو القاسم عمر بن محمد بن يوسف الكاتب البغدادى، نا احمد بن محمد الاسدى المعروف بابن عبيرة، نا عبدالقدوس بن محمد بن عبدالكبير بن شعيب حدثنى محمد بن عبد الله الخزاعى حدثنى عنبسة بن عبدالرحمن ح وحدثنى ابو طاهر الفارسى،

انا ابو ذر محمد بن ابراهيم، انا عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر ابو الشيخ الحافظ، انا يوسف بن محمد المؤذن، نا ابراهيم بن الوليد الجساس، نا غسان ابن مالك ومحمد بن عبد اللّٰه الخزاعي قالا، ناعنبسة بن عبدالرحمن القرشي، نا عبد اللّٰه ابن ابى الاسود الا صفهانى قال سمعت انس بن مالك رضى اللّٰه تعالٰى عنه يقول كان النبى صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم اذا استجد ثوبا لبسه يوم الجمعة۔ فى سنده عنبسة ضعيف۔

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو جمعۃ المبارک کے دن پہنتے (اس حدیث مبارکہ کی سند میں ایک راوی عنبسہ ضعیف راوی ہے)۔

☆☆☆

باب نمبر ۶۱

فی ذکر عمامته وقلنسوته ﷺ

آپ ﷺ کے عمامہ اور ٹوپی کا بیان

(۷۸۹) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا ابو الشیخ الحافظ، انا ابراهیم بن محمد بن الحارث، نا سهل بن عثمان. نا وکیع عن مساور الوراق عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیه عمرو بن حریث رضی الله تعالٰی عنه قال رایت النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم یخطب وعلیه عمامة سوداء۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(۷۹۰) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبة، نا ابو اسامة عن مساور الوراق حدثنی جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیه عمرو بن حریث رضی الله تعالٰی عنه قال کانی انظر الی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم وعلیه عمامة سوداء قد ارخی طرفیها بین کتفیه۔

❖❖ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں کہ گویا میں ابھی بھی رسول اکرم ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھ رکھا تھا اور اس کے کنارے اپنے کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے۔

(۷۹۱) اخبرنا عبد الله بن عبدالصمد الجوزجانی، انا علی بن احمد

الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا يوسف بن موسى، نا وكيع، نا ابو سليمان وهو عبدالرحمن بن الغسيل عن عكرمة عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خطب الناس وعليه عمامة سوداء.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(۷۹۲) اخبرنا عبد الله بن عبدالصمد، انا على بن احمد الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمد بن بشار، نا عبدالرحمن بن مهدى عن حماد بن سلمة عن ابى الزبير عن جابر رضى الله تعالىٰ عنه قال دخل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مكّة عام الفتح وعليه عمامة سوداء. صحيح.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(۷۹۳) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا ابو الشيخ الحافظ حدثني سعيد بن مسلمة التوزى، نا ابو مصعب، نا عبدالعزيز بن محمد عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا اعتم سدل عمامته بين كتفيه قال نافع وكان ابن عمر يفعل ذلك.

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عمامہ باندھتے تو اپنے عمامہ (کے کنارے) کو کندھوں کے درمیان لٹکاتے (حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(۷۹٤) حدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا ابو الشيخ الحافظ، نا عبدالرحمن ابن ابى حاتم، نا يونس بن عبدالاعلى، انا ابن وهب حدثنى معاوية بن صالح عن عبدالعزيز بن مسلم عن ابى معقل عن انس رضى الله

تعالٰی عنه قال رایت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یتوضا وعلیه عمامة قطریة۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قطری (سرخ رنگ والا) عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(۷۹۵) وحدثنا ابو طاهر، انا ابوذر، انا ابو الشیخ الحافظ، انا ابو یعلی، نا محمد بن عقبة، نا عبد اللّٰه بن خراش عن العوام بن حوشب عن ابراهیم التیمی عن ابن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنهما قال کان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یلبس قلنسوة بیضاء۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔

(۷۹۶) حدثنا ابو طاهر، انا ابوذر، انا ابو الشیخ، انا ابن الباغندی، نا ابن مصفی، نا محمد بن خالد عن مفضل بن فضالة عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم کان یلبس من القلانس فی السفر ذوات الاذنین وفی الحضر المشمرة یعنی الشامیة۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوران سفر دو کانوں والی ٹوپی (ذات الاذنین) پہنا کرتے تھے اور گھر میں مشمرہ یعنی ملک شام کی بنی ہوئی ٹوپی پہنتے تھے۔

(۷۹۷) حدثنا ابو طاهر، انا ابو ذر، انا ابو الشیخ، نا محمد بن عمران بن الجنید، نا احمد بن عیسی المقاثعی وسلیمان بن داود السلال قالا، نا بشر بن یحیی المروزی، نا مسلم بن سالم عن العزرمی عن عطاء عن ابن عباس رضی اللّٰه تعالٰی عنهما قال کان لرسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم قلانس قلنسوة بیضاء مضربة وقلنسوة برد حبرة قلنسوة ذات اذنین یلبسها فی السفر فربما وضعها بین یدیه اذا صلی۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ ٹوپیاں تھیں ایک سفید سی ٹوپی تھی، ایک یمنی چادر کی ٹوپی تھی اور ایک ٹوپی دو کانوں والی تھی جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کے دوران پہنتے تھے اور بعض اوقات نماز ادا فرماتے ہوئے اپنے سامنے رکھ لیتے تھے۔

باب نمبر ۶۲

فی تقنعه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وعلیٰ آله وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے سے سر ڈھانپنے کا بیان

(۷۹۸) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا يحيى بن بكير، نا الليث عن عقيل قال ابن شهاب واخبرني عروة بن الزبير ان عائشة زوج النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رضي الله تعالىٰ عنها قالت لم اعقل ابوی قط الا وهما يدينان بدين ولم يمر علينا يوم الا ياتينا فيه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم طرفي النهار بكرة وعشيا قالت فبينما نحن جلوس في بيت ابي بكر في نحر الظهيرة قال قائل لابي بكر هٰذا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم متقنعا في ساعة لم يكن ياتينا فيها فقال ابوبكر فدى له ابي وامي والله ما جاء به في هذه الساعة الا امر قالت فجاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم واستاذن فاذن له فدخل فقال لابي بكر اخرج من عندك فقال ابوبكر انما هم اهلك بابي انت يا رسول الله قال فاني قد اذن لي في الخروج قال ابوبكر الصحابة بابي انت يا رسول الله قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : نعم فجهزنا هما احث الجهاز ثم لحق رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وابوبكر بغار في جبل ثور فمكثا فيه ثلاث ليال فاستاجر رسول الله رجلا من بني الديل خريتا وانطلق معهما عامر بن فهيرة والدليل فاخذبهم طريق السواحل. صحيح.

(۷۹۸) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ مجھ کو میرے والدین کی

شناخت جب ہوئی اس وقت بھی وہ دونوں مسلمان تھے (یعنی آپ رضی اللہ عنہا کی سمجھ بوجھ والی عمر سے پہلے ہی وہ مسلمان ہو چکے تھے) اور کوئی بھی دن ہم پر گزرتا تو رسول اکرم ﷺ صبح و شام ہمارے ہاں تشریف لاتے۔ فرماتی ہیں کہ ایک دن ہم دوپہر کے ابتدائی حصے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک کہنے والے نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ رسول اکرم ﷺ سر پر کپڑا اڈالے اس وقت تشریف لا رہے ہیں جب آپ ﷺ ہمارے پاس نہیں آتے (یعنی پہلے تو اس وقت نہیں آتے) تھے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں۔ قسم بخدا! اس وقت آپ ﷺ کسی ضروری کام سے ہی تشریف لا رہے ہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ آئے تو آپ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ آپ ﷺ کو اجازت دی گئی تو آپ ﷺ اندر داخل ہوئے اور فرمایا۔ ابوبکر! یہاں سے نکل چلو۔ تو انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر قربان! وہ سب آپ کے اپنے ہیں۔ تو فرمایا کہ مجھے نکلنے (ہجرت کرنے) کی اجازت دے دی گئی ہے۔ تو انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر قربان۔ میں بھی ساتھ جاؤں گا۔ تو فرمایا۔ ہاں! تو ہم نے جلدی جلدی انہیں تیاری کروائی۔ پھر رسول اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جبل ثور کی غار میں پہنچ گئے تو وہاں تین راتیں ٹھہرے۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے قبیلہ بنودیل سے ایک آدمی جو راستے کو خوب پہچاننے والا تھا اجرت پر ساتھ لیا۔ تو ان دونوں کے ساتھ حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور رہبر بھی چل پڑے۔ وہ رہبر ان سب کو ساحلی راستے سے لے کر نکل گیا۔

(۷۹۹) اخبرنا عبد اللہ بن عبدالصمد، نا علی بن احمد الخزاعی، نا الھیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا یوسف بن عیسی، نا وکیع، نا الربیع بن صبیح عن یزید بن ابان عن انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنه قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم یکثر القناع کان ثوبه ثوب زیات.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اکثر سر مبارک پر ایک کپڑا رکھتے۔ آپ ﷺ کا وہ کپڑا ایسا معلوم ہوتا جیسے کسی تیلی کا کپڑا ہو (کیونکہ آپ ﷺ سر مبارک میں تیل بھی بہت زیادہ ڈالا کرتے تھے)۔

☆☆☆

باب ۶۳

۶۳-باب فی خاتمہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی انگوٹھی کا بیان

(۸۰۰) اخبرنا ابو محمد عبد الله بن عبدالصمد الجوزجانی، انا ابو القاسم علی بن احمد الخزاعی، انا ابو سعید الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی الترمذی، نا محمد بن عبید المحاربی، نا عبدالعزیز بن ابی حازم عن موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالٰی عنهما قال اتخذ رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم خاتما من ذهب فکان یلبسه فی یمینه فاتخذ الناس خواتیم من ذهب فطرحه رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم وقال لا البسه ابدا فطرح الناس خواتیمهم. صحیح.

❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنتے تو دوسرے لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا میں کبھی بھی یہ نہیں پہنوں گا تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

(۸۰۱) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا احمد بن عبد الله النعیمی، انا محمد ابن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا آدم، نا شعبة عن قتادة عن انس رضی الله تعالٰی عنه قال لما اراد النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم ان یکتب الی الروم فقیل له انهم لن یقرؤوا کتابك اذا لم یکن مختوما فاتخذ خاتما من فضة ونقشه محمد رسول الله فکانما انظر الی بیاضه فی یده. صحیح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روم (کے بادشاہ) کی طرف مکتوب مبارک بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی کہ وہ تب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مکتوب نہیں پڑھیں گے جب تک اس پر مہر نہ لگی ہوگی۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نقش ''محمد رسول اللہ'' رکھوایا۔ میں گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس میں اس کی سفیدی ابھی بھی دیکھ رہا ہوں۔

(۸۰۲) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر الجرجانی، انا عبدالغافر بن محمد الفارسی، انا محمد بن عیسی الجلودی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا سفیان بن عیینة عن ایوب بن موسی عن نافع عن ابن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنهما قال اتخذ النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم خاتما من ذهب ثم القاه ثم اتخذ خاتما من ورق ونقش فیه محمد رسول اللّٰه وقال لا ینقشن احد علی نقش خاتمی هٰذا وکان اذا لبسه جعل فصه مما یلی بطن کفه وهو الذی سقط من معیقیب فی بئر اریس. صحیح.

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی پھر وہ پھینک دی پھر چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس پر ''محمد رسول اللہ'' نقش کروایا اور فرمایا کہ کوئی بھی میری اس انگوٹھی کے نقش جیسا نقش نہ بنوائے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ انگوٹھی پہنتے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کے پیٹ (یعنی نیچے کی طرف) کی طرف رکھتے۔اور وہ وہی انگوٹھی ہے جو معیقیب کے مقام پر بئر اریس (اریس نامی کنویں) میں گر گئی تھی۔

(۸۰۳) اخبرنا عبد اللّٰه بن عبدالصمد، نا علی بن احمد الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا قتیبة، نا ابو عوانة عن ابی بشر عن نافع عن ابن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنهما ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم اتّخذ خاتما من فضة وکان یختتم به ولا یلبسه.

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے ساتھ مہر لگایا کرتے تھے وہ پہنتے نہیں تھے۔

(۸۰۴) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰه بن

محمد بن جعفر، نا اسحاق بن احمد الفارسی، نا صالح بن مسمار عن هشام بن سلیمان حدثنی ابن جریج حدثنی زیاد بن سعد ان ابن شهاب اخبره ان انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه اخبره انه رای فی ید رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خاتما من ورق یوما واحدا ثم ان الناس اصطنعوا الخواتیم ولبسوها فطرح النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خاتمه وطرح الناس خواتیمهم.

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں صرف ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ پھر لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوالیں اور پہن لیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں (کہتے ہیں کہ اس حدیث مبارکہ میں ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے سہو ہوا ہے کیونکہ پیچھے حدیث مبارکہ گزری ہے اس میں سونے کی انگوٹھی پھینکنے کا ذکر ہے اور یہی قریب الفہم بھی ہے۔ اس وجہ سے کہ چاندی مردوں پر حرام نہیں بلکہ سونا حرام ہے۔ واللہ اعلم! مترجم مدنی)

(۸۰۵) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد الله النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا اسحق، انا معتمر سمعت حمیدا یحدث عن انس رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان خاتمه من فضة وکان فصه منه. صحیح.

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی بھی چاندی کی تھی اور نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

(۸۰۶) اخبرنا عبد الله بن عبدالصمد، نا علی بن احمد الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا قتیبة بن سعید وغیر واحد عن عبد الله بن وهب عن یونس عن ابن شهاب عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال کان خاتم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من ورق وکان فصه حبشیا. صحیح.

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی

چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ عقیق تھا۔

(۸۰۷) وحدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم. انا عبد الله بن محمد بن جعفر، انا ابو يعلى. نا عثمان بن ابي شيبة. نا طلحة بن يحيى عن يونس عن ابن شهاب عن انس رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لبس خاتما في يمينه فيه فص حبشي وكان فصه مما يلي كفه. صحيح.

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی اس میں نگینہ عقیق تھا اور نگینے کا منہ ہتھیلی کی طرف تھا۔

(۸۰۸) اخبرنا عبد الله بن عبدالصمد، نا على بن احمد، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمد بن يحيى. نا محمد بن عبد الله الانصارى حدثنى ابى عن ثمامة عن انس ابن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال كان نقش خاتم النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم محمد سطر ورسول سطر والله سطر. صحيح.

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا۔ ایک لائن ''محمد'' دوسری لائن ''رسول'' اور تیسری لائن ''اللہ'' (یعنی تین سطروں میں محمد رسول اللہ کندہ تھا)۔

(۸۰۹) حدثنا ابو طاهر الفارسي، نا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن عبد الله رسة وابو الحريش قالا، نا هدبة، نا حماد بن سلمة عن عبدالرحمن بن ابى نافع عن عبد الله بن جعفر رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يتختم في يمينه.

❖ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

(۸۱۰) واخبرنا عبد الله بن عبدالصمد، انا على بن احمد الخزاعى، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا ابو الخطاب زياد بن يحيى. نا عبد الله

بن ميمون عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبد اللّٰه رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم کان یتختم فی یمینه۔

❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(۸۱۱) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر، نا اسحق بن احمد، نا حفص بن عمر المهرقانی، نا ابن ابی اویس عن سلیمان بن بلال عن یونس عن الزهری عن انس بن مالك رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم کان یتختم فی یمینه ویجعل فصه فی باطن کفه۔

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائیں ہاتھ مبارک میں انگوٹھی پہنتے اور اس کا نگینہ ہتھیلی کے پیٹ کی جانب رکھتے تھے۔

(۸۱۲) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر، نا الحسن بن محمد الاهوازی، نا معمر بن سهل، نا سلمة بن عثمان البری، نا سلیمان ابو محمد القافلانی عن عبد اللّٰه بن عطاء عن ابیه عن نافع عن ابن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنهما ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم کان یتختم فی یمینه ثم انه حوله فی یساره۔

❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے پھر اسے بائیں ہاتھ میں منتقل فرمالیا۔

(۸۱۳) وحدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر، انا ابن رسته، نا ابوبکر بن خلاد، نا عبدالرحمن بن مهدی، نا حماد بن زید عن ثابت عن انس رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال کان خاتم النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فی هذه واشار الی خنصره من یده الیسری۔ صحیح۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی اس انگلی میں

تھی۔آپ رضی اللہ عنہ نے بائیں ہاتھ کی چھنگلیا کی طرف اشارہ کیا۔

(٨١٤) وحدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا راشد بن معدان، نا محمد بن العباس بن خلف، نا عمرو بن ابی سلمة، نا سعيد بن بشير عن قتادة عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال كان خاتم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی خنصره الیسری.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بائیں چھنگلیا میں ہوتی تھی۔

(٨١٥) وحدثنا ابوطاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا احمد بن عمر، نا اسماعيل، نا نصر بن علی، نا ابی، نا عبدالعزيز بن ابی رواد عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان يتختم فی يساره وكان فصه فی باطن كفه وروی ابن المبارك عن عبدالعزيز بهذا الاسناد وقال كان يتختم فی يمينه.

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے اور اس کا نگینہ ہتھیلی کے پیٹ کی جانب ہوتا تھا۔ ابن مبارک نے عبدالعزیز سے انہی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے''۔

(٨١٦) وحدثنا ابو طاهر، اخبرنا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا القاسم بن سليمان الثقفی، نا يعقوب الدورقی، نا عثمان بن عمر عن مالك بن مغول عن سليمان الشيبانی عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال اتخذ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خاتما فلبسه ثم قال شغلنی هذا عنكم منذ اليوم نظرة اليه واليكم نظرة ثم رمی به.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوا کر پہنی پھر فرمایا کہ آج اس نے مجھے تم سے غافل کر دیا ہے ایک نظر اس کی طرف اور ایک نظر تمہاری طرف دیکھتا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ انگوٹھی پھینک دی۔

باب نمبر ۶۴

فی ذکر خفه و نعله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موزوں اور نعلین مبارک کا بیان

(۸۱۷) اخبرنا عبد الله بن عبدالصمد، انا علی بن احمد الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا هناد بن السری، نا وكيع عن دلهم بن صالح عن حجير بن عبد الله عن ابن بريدة عن ابيه بريدة رضی الله تعالٰی عنه ان النجاشی اهدی الی النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم خفین اسودین ساذجین فلبسهما ثم توضا ومسح علیهما۔

❖❖ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نجاشی شاہ حبشہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دو سیاہ موزے تحفتہً بھیجے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پہنے پھر وضو کیا اور ان پر مسح فرمایا۔

(۸۱۸) اخبرنا احمد بن عبد الله الصالحی، انا ابوعمر بكر بن محمد المزنی، نا ابوبكر محمد بن عبد الله حفيد العباس بن محمد، نا الحسين بن الفضل البجلی، نا عفان، نا همام، نا قتادة عن انس رضی الله تعالٰی عنه ان النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم كان نعله لها قبالان۔ صحيح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعلین پاک میں دو تسمے تھے۔ (یعنی وہ تسمے جو انگلیوں کے بیچ میں ہوتے ہیں)۔

(۸۱۹) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا احمد بن عمر، نا اسماعيل، نا ابوبكر بن ابی شيبة، نا يحيى بن آدم، نا حسن ابن صالح عن يزيد بن ابی زياد قال رايت نعل النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم مخصرة ملسنة لها عقب خارج۔

❖❖ حضرت یزید بن ابی زیاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعل مبارک دیکھی۔ وہ بیچ میں سے باریک اور اوپر سے نوکدار اور اس کے باہر ایڑی تھی۔ (یعنی ایڑی والی باریک نوکدار تھی)۔

(۸۲۰) اخبرنا عبد اللّٰہ بن عبدالصمد، انا علی بن احمد الخزاعی، انا الھیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا ابو کریب محمد بن العلاء، نا وکیع عن سفیان عن خالد الحذاء عن عبد اللّٰہ بن الحارث عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما قال کان لنعل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم قبالان مثنی شراکھما۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعل مبارک کے دو تسمے ہوتے تھے دونوں ہی تسمے لگانے کے کام آتے تھے (یعنی دونوں تسموں میں انگلیاں ڈالتے تھے)۔

(۸۲۱) اخبرنا عبد اللّٰہ بن عبدالصمد، انا علی بن احمد، انا الھیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا احمد بن منیع، نا ابو احمد الزبیری، عن عیسی بن طھمان قال اخرج الینا انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نعلین جرداوین لھما قبالان فحدثنی ثابت بعد عن انس انھا کانت نعل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم۔

❖❖ حضرت عیسٰی بن طہمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو جوتیاں نکال کر دکھائیں جن پر بال نہیں رہے تھے۔ ان کے دو تسمے تھے۔ بعد ازاں حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعل مبارک تھی۔

(۸۲۲) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا زاھر بن احمد، نا ابو اسحق ابراھیم بن عبدالصمد الھاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی عبید بن جریج انہ قال لعبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما یا ابا عبد الرحمن رایتک تصنع اربعا لم ار احدا

من اصحابك يصنعها قال ما هن يا ابن جريج قال رايتك لا تمس من الاركان الا اليمانيين ورايتك تلبس النعال السبتية ورايتك تصبغ بالصفرة ورايتك اذا كنت بمكة اهل الناس اذا راوا الهلال ولم تهلل انت حتى يكون يوم التروية فقال عبد الله بن عمر اما الاركان فاني لم ار رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يستلم الا اليمانيين واما النعال السبتية فاني رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يلبس النعال السبتية التي ليس فيها شعر ويتوضا فيها فانما احب ان البسها واما الصفرة فاني رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصبغ بها فانا احب ان اصبغ بها واما الاهلال فاني لم ار رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يهل حتى تنبعث به راحلته. صحيح.

✤✤ حضرت ابو عبید بن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی کہ اے ابو عبدالرحمٰن! میں نے آپ کو چار کام ایسے کرتے دیکھا ہے کہ ویسے کام میں نے آپ کے کسی ساتھی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ تو فرمایا کہ کون سے کام ہیں؟ اے ابن جریج تو عرض کی کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ صرف رکن یمانی اور حجر اسود کو ہی چھوتے ہیں، دوسرا یہ کہ آپ سبتی جوتے (یعنی بن بالوں کے صاف چمڑے کے جوتے) پہنتے ہیں، تیسرا یہ کہ آپ اپنے بالوں یا کپڑوں کو زردی کے ساتھ رنگتے ہیں اور چوتھا یہ کہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے تو لوگوں نے جب چاند دیکھ لیا تو انہوں نے احرام باندھ لیا مگر آپ نے یوم ترویہ کو ہی احرام باندھا اس سے پہلے نہیں باندھا۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جہاں تک ارکان کو چھونے کا تعلق ہے تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف رکن یمانی اور حجر اسود کو ہی استلام کرتے دیکھا ہے۔ سبتی جوتے اس وجہ سے پہنتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بن بال کے سبتی نعلین مبارک پہنتے اور ان میں وضو فرماتے دیکھا ہے تو میں بھی انہیں پہننا پسند کرتا ہوں اور جہاں تک زردی کے ساتھ رنگائی کا تعلق ہے تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے ساتھ رنگتے ہوئے دیکھا ہے اس وجہ سے میں بھی اسی کے ساتھ رنگنا پسند کرتا ہوں۔ رہی بات احرام باندھنے کی تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک احرام نہیں باندھتے تھے جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی اٹھ کر سیدھی ہو کر چلنا شروع نہ کر دیتی۔

(۸۲۳) اخبرنا ابو عثمان سعید بن اسماعیل الضبی. انا ابو محمد عبدالجبار بن محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبی. نا ابو عیسی. نا علی بن حجر، نا اسماعیل بن ابراهیم عن سعید بن یزید ابی مسلمة قال قلت لانس بن مالك رضی اللّٰه تعالیٰ عنه اکان النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم یصلی فی نعلیه قال نعم. صحیح.

✤✤ حضرت سعید بن یزید ابو مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نعلین مبارک پہن کر نماز ادا فرمائی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا۔ ہاں۔

(۸۲٤) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا ابو الشیخ الحافظ، نا علی بن سعید، نا محمد بن سنان القزاز، نا ابو غسان العنبری، نا شعبة عن حمید بن هلال عن عبد اللّٰه بن الصامت عن ابی ذر رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال رایت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم یصلی فی نعلین مخصوفتین من جلود البقر.

✤✤ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی نعلین میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جن میں ٹانکے لگے ہوئے تھے گائے کی کھال کے۔

(۸۲۵) اخبرنا ابو طاهر عمر بن عبدالعزیز الفاشانی، انا الشریف ابو عمر القاسم ابن جعفر الهاشمی، انا ابو علی محمد بن احمد بن عمرو اللولوی، نا ابوداود سلیمان ابن الاشعث، نا موسی بن اسماعیل، نا حماد هو ابن سلمة عن ابی نعامة السعدی عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال بینما رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم یصلی باصحابه اذا خلع نعلیه فوضعهما عن یساره فلما رای ذلك القوم القوا نعالهم فلما قضی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم صلاته قال ما حملکم علی القائکم نعالکم قالوا رایناك القیت نعلیك فالقینا نعالنا فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : ان جبریل اتانی فاخبرنی ان فیهما قذرا او قال اذی اذا جاء

احدكم المسجد فلينظر فان راى فى نعليه قذرا او اذى فليمسحه وليصل فيهما۔

✤✤ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے ساتھ نماز ادا فرما رہے تھے کہ اچانک آپ ﷺ نے اپنے جوتے اتار کر اپنی بائیں جانب رکھ دیئے۔ جب لوگوں نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی اپنی جوتیاں اتار دیں۔ نبی کریم ﷺ نے جب نماز ادا فرمالی تو فرمایا کہ کس چیز نے تمہیں تمہاری جوتیاں اتارنے پر مجبور کیا؟ تو انہوں نے عرض کی کہ ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنی جوتیاں اتار دی ہیں تو ہم نے بھی اپنی جوتیاں اتار دیں تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ ان میں گندگی یا یہ فرمایا کہ نجاست لگی ہوئی تھی (تو میں نے اتار دیئے) جب تم میں سے کوئی مسجد (میں نماز ادا کرنے) آئے تو دیکھے اگر اس کی جوتیوں میں گندگی یا نجاست لگی ہو تو اسے صاف کر لے پونچھ ڈالے اور پھر ان میں نماز ادا کر لے۔

(۸۲۶) حدثنا المطهر بن على، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا مسلم بن عصام، نا الحسن بن يحيى بن هشام الرازى، نا ابو سلمة موسى، نا هارون بن موسى عن حسين المعلم عن عبد الله بن بريدة عن عمران بن حصين رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يمشى حافيا وناعلا ويشرب قائما وقاعدا ويتفل عن يمينه وشماله ويصوم فى السفر ويفطر۔

✤✤ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ننگے پاؤں بھی پیدل چلے ہیں اور جوتیاں پہن کر بھی۔ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر بھی پانی پیا ہے اور بیٹھ کر بھی، اپنی دائیں طرف بھی تھوک پھینکا ہے اور بائیں طرف بھی اور سفر میں روزہ رکھا بھی ہے اور نہیں بھی رکھا۔

(۸۲۷) وحدثنا المطهر بن على، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابراهيم بن محمد بن الحارث، نا محمد بن عمرو بن جبلة، نا محمد بن مروان العقيلى عن هشام عن محمد عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صلى حافيا ومتنعلا۔

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ننگے پاؤں بھی نماز ادا فرمائی ہے اور جوتیاں پہن کر بھی ادا فرمائی ہے۔

(۸۲۸) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا الفضل بن عباس، نا يحيى بن عبد الله بن بكير، نا مسلم بن خالد عن حرام بن عثمان عن ابی عتيق عن جابر رضی الله تعالٰی عنه ان النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم كان يلبس نعله اليمنی قبل اليسری وينزع اليسری قبل اليمنی۔

✤✤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داہنی نعل مبارک بائیں طرف والی نعل مبارک سے پہلے پہنتے تھے اور بائیں طرف والی نعل مبارک داہنی نعل مبارک سے پہلے اتارتے تھے۔

(۸۲۹) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، نا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن ابان، نا عبد الله بن اسحق المعروف ببدعة، نا يحيى بن حماد، نا شعبة عن الاعمش عن ذكوان عن ابی هريرة رضی الله تعالٰی عنه ان النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم كان اذا لبس ثوبا بدأ بميامنه۔

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کپڑا زیب تن فرماتے تو دائیں جانب سے ابتداء فرماتے تھے۔

(۸۳۰) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، انا ابن رسته، نا الناقدی، نا عبد الله بن صالح، نا ابو الفيض عن عطاء عن ابن عمر رضی الله تعالٰی عنهما عن النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم كان اذا لبس شيئا من الثياب بداء بالايمن واذا نزع بدا بالايسر۔

✤✤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کپڑوں میں سے کوئی چیز پہنتے تو دائیں جانب سے ابتداء فرماتے اور جب اتارتے تو بائیں جانب سے ابتداء فرماتے تھے۔

(۸۳۱) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسٰی، انا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی زهیر بن حرب، نا عمر بن یونس الحنفی، نا عکرمة بن عمار، نا ابو کثیر حدثنی ابو هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال کنا قعودا حول رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فقام رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم من بین اظهرنا فابطا علینا ففزعنا وقمنا وکنت اول من فزع فخرجت ابتغی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم حتّٰی اتیت حائطا للانصار فدخلت علی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فقال ما شانك قلت ابطات علینا فخشینا ان تقتطع دوننا ففزعنا فقال واعطانی نعلیه قال اذهب بنعلی فمن لقیت من وراء هٰذا الحائط یشهد ان لا اله الا اللّٰه مستیقنا بها قلبه فبشره بالجنة فکان اول من لقیت عمر فقال ما هاتان النعلان یا ابا هریرة قلت نعلا رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم بعثنی بهما من لقیت یشهد ان لا اله الا اللّٰه مستیقنا بها بشرته بالجنة فقال ارجع فرجعت الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم ورکبنی عمر واذا هو علی اثری قال یا رسول اللّٰه بابی انت وامی ابعث ابا هریرة بنعلیك من لقی یشهد ان لا اله الا اللّٰه مستیقنا بها قلبه بشره بالجنة قال نعم قال فلا تفعل فانی اخشی ان یتکل الناس علیها فخلهم یعملون قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم : فخلهم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان سے اٹھ کر کہیں چلے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے پاس آنے سے دیر کی تو ہم ڈر گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ سب سے پہلے میں ہی خوفزدہ ہوا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاش کرنے کیلئے نکل پڑا یہاں تک کہ ایک انصاری کے باغ میں پہنچا (وہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود تھے) تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا تو ارشاد فرمایا کہ تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے پاس آنے میں دیر لگائی تو ہم ڈر گئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

اکیلا پا کر جب ہم آپ کے پاس نہ ہوں آپ ﷺ کو پکڑ لے یا مار ڈالے۔ تو ہم گھبرا گئے۔ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے اپنی نعلین مبارک دی اور فرمایا کہ میری یہ جوتی لے جاؤ اور اس باغ کے باہر جو آدمی تمہیں ملے جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے ساتھ اس کا دل بھی ایقان کی دولت سے مالا مال ہو تو اسے جنت کی بشارت دو۔ تو سب سے پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مجھے ملے تو انہوں نے کہا۔ اے ابو ہریرہ! یہ جوتیاں کس کی اٹھائے پھرتے ہو؟ میں نے کہا کہ یہ رسول اکرم ﷺ کی جوتیاں ہیں۔ آپ ﷺ نے مجھے یہ جوتیاں دے کر بھیجا ہے کہ جس آدمی سے ملوں جو مکمل یقین کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسے میں جنت کی بشارت دوں۔ تو انہوں نے کہا کہ واپس چلا جا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے سوار کروایا اور میں رسول اکرم ﷺ کے پاس واپس چلا گیا۔ دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی میرے پیچھے پیچھے آ گئے ہیں۔ پھر انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا آپ نے ابو ہریرہ کو اپنی نعلین مبارک دے کر بھیجا ہے کہ جس آدمی سے ملے جو ایقان قلب کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسے جنت کی بشارت دے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں! تو انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ایسے مت کیجیے۔ کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ لوگ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ آپ ﷺ انہیں عمل کرنے کیلئے چھوڑ دیں۔ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چلو! چھوڑ دو۔

☆☆☆

باب نمبر ۶۵

فی ذکر فراشه ووساده ولحافه وقطیفته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر، تکیے، لحاف اور چادر (بستر کی بچھائی) کا بیان

(۸۳۲) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا علی بن حجر، نا علی بن مسهر عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت انما کان فراش رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الذی ینام علیه من آدم حشوه لیف. صحیح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ بستر جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے تھے چمڑے کا تھا جس میں کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا۔

(۸۳۳) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، نا عبدالغافر بن محمد، نا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبة، نا عبدة بن سلیمان عن هشام عن ابیه عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت کان وساد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الذی یتکی علیه من ادم حشوه لیف. صحیح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ تکیہ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹیک لگاتے تھے وہ چمڑے کا تھا اس میں کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا۔

(۸۳٤) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، انا احمد بن عمرو بن ابی عاصم، ناکامل بن طلحة نا مبارك بن فضالة عن الحسن عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال دخلت علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وتحت راسه وسادة من آدم حشوها لیف.

❋❋ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرمبارک کے نیچے چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا۔

(۸۳۵) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا ابو الخطاب زياد بن يحيى البصري، نا عبد الله بن ميمون عن جعفر بن محمد عن ابيه قال سئلت عائشة رضى الله تعالى عنها ما كان فراش رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في بيتك قالت من آدم حشوه ليف وسئلت حفصة رضى الله تعالى عنها ما كان فراش رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قالت مسح نثنيه ثنيتين فينام عليه فلما كان ذات ليلة قلت لو نثنيه باربع ثنيات كان اوطا له فثنيناه باربع ثنيات فلما اصبح قال ما فرشتموني الليلة قالت قلنا هو فراشك الا انا ثنيناه باربع ثنيات قلنا هو اوطا لك قال ردوه لحاله الاولى فانه منعني وطائة صلاتي الليلة۔

❋❋ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر کیسا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ چمڑے کا بستر تھا جس میں کھجور کا پوست (چھال وغیرہ) بھرا ہوا تھا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر کیسا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ایک کمبل تھا اس کی دو تہیں ہم لگاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر سوتے تھے۔ ایک رات میں نے کہا کہ اگر ہم اس کی چار تہیں لگا دیں تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے زیادہ نرم ہوگا۔ تو ہم نے اس کی چار تہیں لگا دیں۔ جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رات کو تم نے میرے لئے کیا بچھونا بچھایا تھا؟ تو ہم نے عرض کی وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر ہی تھا مگر ہم نے اس کی چار تہیں لگا دی تھیں۔ ہم نے سوچا کہ وہ آپ کے لئے زیادہ نرم ہوگا تو فرمایا کہ اسے اس کی پہلی حالت میں ہی لوٹا دو کیونکہ اس کی نرمی نے مجھے رات کو میری نماز کی ادائیگی سے روک دیا تھا۔

(۸۳۶) اخبرنا عبدالوهاب بن محمد الكسائي، انا عبدالعزيز بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، انا الربيع بن سليمان، انا الشافعي، انا سفيان عن ابى اسحق عن عبد الله بن شداد عن ميمونة زوج النبي رضى الله تعالى

عنها قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یصلی فی مرط بعضہ علی وبعضہ علیہ وانا حائض. صحیح.

(۸۳۶) ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ایسی چادر میں نماز ادا فرمائی جو کچھ تو میرے اوپر تھی اور کچھ آپ ﷺ کے اوپر تھی درآنحالیکہ میں حائضہ تھی۔

(۸۳۷) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا احمد بن عبد اللّٰہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا سعید بن حفص، نا شیبان عن یحیی عن ابی سلمة عن زینب بنت ابی سلمة حدثة ان ام سلمة رضی اللّٰہ تعالٰی عنها قالت حضت وانا مع النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم فی الخمیلة فانسللت فخرجت منها فاخذت ثیاب حیضتی فلبستها فقال لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم انفست قلت نعم فدعانی فادخلنی معہ فی الخمیلة قالت وان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کان یقبلها وھو صائم وکنت اغتسل والنبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم من اناء واحد من الجنابة. صحیح.

❖ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک کالی چادر میں لپٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض کا خون آنے لگا تو میں کھسک کر اس چادر سے باہر نکل گئی اور حیض والے کپڑے لے کر پہن لئے۔ رسول اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ کیا تجھے حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی ہاں تو آپ ﷺ نے مجھے بلا کر اپنے ساتھ چادر کے اندر کرلیا۔ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں بھی انہیں بوسہ دے لیا کرتے تھے اور میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل جنابت کرلیا کرتے تھے۔

(۸۳۸) حدثنا ابو طاھر الفارسی، انا محمد بن ابراھیم، انا عبد اللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا حباب بن محمد الشیزری، نا عثمان بن حفص، نا سلام بن ابی خبزة، نا ثابت عن انس بن مالك رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال کان لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ملحفة مورسة تدور بین نسائہ. وفی

سندہ سلام بن ابی خبزۃ ضعیف۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ورس میں رنگی ہوئی ایک چادر تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن کے درمیان گھومتی رہتی تھی (یعنی کبھی کسی کے پاس ہوتی کبھی کسی کے پاس)۔ (ورس ایک گھاس ہے زرد رنگ کی اس سے کپڑے رنگتے ہیں جبکہ بعض نے یہ کہا ہے کہ ورس سرخ رنگ کو کہتے ہیں۔ مترجم مدنی)

(۸۳۹) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، نا محمد بن محمد بن سليمان الواسطي، نا عبدالرحمن بن عبد الله الحلبي، نا سلام بن ابی خبزة عن انس رضی الله تعالٰی عنه قال كانت لرسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم ملحفة مورسة تدور بين نسائه فربما نضحت بالماء لتكون ازكى لريحها۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ورس میں رنگی ہوئی ایک چادر تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن کے درمیان گھومتی رہتی تھی۔ بعض اوقات اس پر پانی چھڑک لیا جاتا تاکہ اس کی بو وغیرہ بہتر ہو جائے عمدہ ہو جائے۔

(۸٤۰) وحدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر ابو الشيخ الحافظ، انا ابو يعلى، نا عبد الله بن بكار، نا محمد بن ثابت، نا جبلة بن عطية عن اسحق بن عبد الله عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما قال تضيفت ميمونة وهی خالتي وهی حينئذ لا تصلی فجاء ت بكساء ثم طرحته وفرشته للنبي صلی الله تعالٰی عليه وسلم ثم جاء ت بنمرقة فطرحتها عند راس الفراش ثم جاء ت بكساء احمر فطرحته عند راس الفراش ثم اضطجعت ومدت الكساء عليها وبسطت لی بساطا الى جنبها وتوسدت معها على وسادتها ثم جاء النبي صلی الله تعالٰی عليه وسلم وقد صلى العشاء الآخرة فانتهى الى الفراش فاخذ خرقة عند راس الفراش فاتزر بها وخلع ثوبيه فعلقهما ثم دخل معها فی لحافها حتٰى اذا كان فی آخر الليل قام الى سقاء معلق فحركه ثم توضا منه فهمت ان اقوم فاصب

عليه ثم كرهت ان يراني كنت مستيقظا فجاء الى الفراش فاخذ ثوبيه وخلع الخرقة ثم قام الى المسجد فقام يصلي فقمت فتوصات ثم جئت فقمت عن يساره فناولني بيده من ورائه فاقامني عن يمينه فصلي وصليت معه ثلاث عشرة ركعة ثم جلس فجلست الى جنبه فاصغى بخده الى خدى حتىٰ سمعت نفس النائم ثم جاء بلال فقال الصلاة يا رسول اللّٰه فقام الى المسجد فدخل المسجد فاخذ في الركعتين واخذ بلال في الاقامة.

✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کا مہمان بنا۔ اس وقت وہ نماز نہیں ادا فرماتی تھیں۔ تو وہ ایک چادر لائیں اور اسے بچھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر بنایا۔ پھر ایک تکیہ (توشک) لائیں اور بستر کے سرہانے کی طرف رکھا۔ پھر ایک سرخ چادر لا کر وہ بھی ادھر ہی رکھی۔ پھر بستر پر لیٹ کر چادر اپنے اوپر کھینچ لی اور اپنے پہلو میں میرے لئے ایک بچھونا بچھایا۔ تو میں بھی ان کے ساتھ ان کے تکیے پر سر رکھ کر لیٹ گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عشاء ادا فرما کر تشریف لائے اور بستر کے قریب پہنچے۔ پھر بستر کے سرہانے کی طرف سے ایک کپڑا اٹھا کر تہبند باندھا اور کپڑے اتار کر لٹکا دیئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کے ساتھ ان کے لحاف میں داخل ہو گئے (لحاف سے مراد وہ بڑی چادر ہے جو سوتے ہوئے اوپر اوڑھتے ہیں) یہاں تک کہ جب رات کا آخری پہر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر ایک پرانی مشک جو لٹکی ہوئی تھی اس کی طرف گئے اور اسے ہلایا۔ پھر اس سے وضو فرمایا۔ میں نے سوچا کہ اٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پانی انڈیلوں۔ پھر میں نے یہ ناپسند کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیال فرمائیں کہ میں جاگ رہا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بستر کی جانب آئے اور کپڑے پہن کر تہبند اتار دیا پھر مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر نماز ادا فرمانے لگے۔ تو میں نے بھی اٹھ کر وضو کیا اور جا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے سے اپنا ہاتھ لا کر مجھے پکڑا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کیا اور نماز ادا فرمائی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تیرہ رکعت نماز ادا کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے تو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں بیٹھ گیا (یعنی واپس گھر تشریف لا کر لیٹے) پھر میں نے اپنا رخسار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخسار کے قریب کر کے غور کیا تو میں نے خراٹے سنے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو گئے تھے) پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! نماز (کا وقت ہو گیا ہے) تو آپ اٹھ کر مسجد کی طرف چلے۔ مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز ادا

فرمائی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی۔

(۱۰۴۸) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن حجاج حدثني عبد بن حميد حدثني يعقوب بن ابراهيم بن سعد، نا ابي عن صالح عن ابن شهاب اخبرني محمد بن عبدالرحمن بن الحارث بن هشام ان عائشة زوج النبي قالت ارسل ازواج النبي فاطمة بنت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الى رسول الله فاستاذنت عليه وهو مضطجع معي في مرطي فاذن لها فقالت يا رسول الله ان ازواجك ارسلنني يسالنك العدل في بنت ابي قحافة وانا ساكتة فقال لها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اي بنية الست تحبين ما احب فقالت بلى قال فاحبي هذه قالت فقامت فاطمة حين سمعت ذلك من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرجعت الى ازواج رسول الله فاخبرتهن فارسل ازواج النبي صلى الله تعالى عليه وسلم زينب بنت جحش فاستاذنت على رسول الله ورسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مع عائشة في مرطها على الحال التي دخلت فاطمة عليها وهو بها فاذن لها فقالت يا رسول الله ان ازواجك يسالنك العدل في بنت ابي قحافة قالت ثم وقعت بي فاستطالت علي وانا ارقب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم هل ياذن لي فيها حتى عرفت ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يكره ان انتصر قالت فلما وقعت بها لم انشبها حتى اثخنت عليها قالت فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وتبسم انها بنت ابي بكر. صحيح.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ کی طرف بھیجا۔ انہوں نے آ کر آپ ﷺ سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ اس وقت میرے ساتھ میری چادر میں لیٹے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کی بیویوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے وہ ابوقحافہ کی بیٹی (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

عنہا) کے معاملے میں آپ ﷺ سے انصاف کا سوال کرتی ہیں۔ میں خاموشی سے سنتی رہی۔ تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا۔ بیٹی! جسے میں محبت کرتا ہوں اس سے تو محبت نہیں کرتی؟ انہوں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں! ضرور کرتی ہوں۔ تو فرمایا کہ اس سے بھی محبت کرو (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے) جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کی یہ بات سنی تو اٹھ کر آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے پاس واپس گئیں اور انہیں وہی بات بتائی تو انہوں نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھیجا۔ تو انہوں نے بھی اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اس وقت بھی رسول اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کی چادر میں اسی حالت میں تھے جیسے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے آنے پر تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں بھی اجازت مرحمت فرمائی تو انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ کی بیویاں ابو قحافہ کی بیٹی کے معاملے میں آپ سے انصاف کا سوال کرتی ہیں۔ پھر انہوں نے مجھے ملامت کی برا بھلا کہا اور دست درازی کی۔ میں رسول اکرم ﷺ کی طرف دیکھتی رہی کہ کیا آپ ﷺ مجھے انہیں کچھ کہنے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں۔ حتیٰ کہ میں نے جان لیا کہ آپ ﷺ اس بات کو ناپسند نہیں کرتے کہ میں بدلہ لوں۔ فرماتی ہیں کہ جب میں نے انہیں ملامت کرنی شروع کی تو ذرا بھی دیر نہیں ہوئی تھی کہ میں ان پر غالب آ گئی۔ تو رسول اکرم ﷺ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ یہ بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے۔

(۸٤۲) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، نا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن مثنی، نا یحیی بن سعید، نا شعبة، نا ابو حجرة عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما قال جعل فی قبر رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم قطیفة حمراء.

صحیح.

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی قبر انور میں ایک سرخ چادر بچھائی گئی تھی۔

☆☆☆

باب نمبر ٦٦

فی ذکر خمرته وحصیره صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خمرہ اور حصیر کا بیان

''خمرہ سے مراد وہ چھوٹا جائے نماز ہے جو بوریے کا یا کھجور کے پتوں کا بنا ہوا ہو۔ جیسے آج کل شیعہ حضرات سجدے کی جگہ پر چھوٹی ٹھیکریاں وغیرہ رکھتے ہیں ویسے ہی خمرہ پر بھی دوران سجدہ صرف منہ ہی آتا ہے جبکہ حصیر بوریے یا چٹائی کو کہتے ہیں''۔ (مترجم مدنی)

(٨٤٣) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحی، انا عبدالرحمن بن ابی شريح، انا ابو القاسم عبد الله بن محمد بن عبدالعزيز البغوی، نا علی بن الجعد، نا هشيم عن الشيبانی عن عبيدالله بن شداد عن ميمونة رضی الله تعالٰی عنها ان النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم كان يصلی علی الخمرة.

صحيح.

✤ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خمرہ پر نماز ادا فرماتے تھے۔

(٨٤٤) اخبرنا احمد بن عبد الله الصالحی، انا ابو سعيد محمد بن موسی الصيرفی، انا ابو عبد الله محمد بن عبد الله الصفار، نا احمد بن محمد بن عيسی البرقی، نا ابو حذيفة، نا سفيان عن الاعمش عن ثابت بن عبيد عن القاسم بن محمد عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها ان النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم قال لها ناولينی الخمرة فقالت انی حائض قال انها ليست فی يدك

صحيح.

✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ مجھے یہ خمرہ (سجدہ گاہ) تو پکڑانا تو انہوں نے عرض کی کہ میں حائضہ ہوں تو فرمایا کہ تیرا حیض تیرے

ہاتھ میں نہیں ہے۔

(٨٤٥) انا احمد بن عبد اللّٰه الصالحی، انا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، نا حاجب بن احمد الطوسی، نا محمد بن حماد، نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم صلی علی حصیر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوریے پر نماز ادا فرمائی۔

(٨٤٦) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز الفاشانی، انا القاسم بن جعفر الهاشمی، انا ابو علی اللولوی، نا ابو داود السجستانی، نا عبید اللّٰه بن عمر وعثمان بن ابی شیبة قالا انا ابو احمد الزبیری عن یونس بن الحارث عن ابن عوف عن ابیه عن المغیرة بن شعبة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یصلی علی الحصیر والفروة المدبوغة۔

❖❖ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوریے اور دباغت کی گئی کھال (پوستین) پر نماز ادا فرماتے تھے۔

(٨٤٧) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن اسحق بن عبد اللّٰه بن ابی طلحة عن انس بن مالك رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان جدته ملیكة دعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم لطعام صنعته فاكل منه ثم قال قوموا فلاصلی لكم قال انس فقمت الی حصیر لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحته بماء فقام علیه رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم وصففت، انا والیتیم وراء ه والعجوز من ورائنا فصلی لنا ركعتین ثم انصرف۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی دادی حضرت ملیکہ رضی اللہ عنہا نے کھانا تیار کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کھانا کھایا پھر فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بوریے کی

طرف بڑھا وہ بوریہ لمبا عرصہ بچھانے کی وجہ سے سیاہ پڑ چکا تھا۔ تو میں نے اس پر پانی چھڑک دیا۔ رسول اکرم ﷺ اس پر کھڑے ہوئے۔ میں نے اور یتیم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی اور دادی جان ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ تو آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر واپس تشریف لے گئے۔

(٨٤٨) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا شيبان بن فروخ، نا عبدالوارث عن ابى التياح عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم احسن الناس خلقا فربما تحضر الصلاة وهو فى بيتنا فيامر بالبساط الذى تحته فيكنس ثم ينضح ثم يوم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ونقوم خلفه فيصلى بنا قال وكان بساطهم من جريد النخل.

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ بہترین خلق والے تھے۔ بعض اوقات نماز کا وقت ہو جاتا درآنحالیکہ آپ ﷺ ہمارے گھر تشریف فرما ہوتے تو آپ ﷺ جس بچھونے پر بیٹھے ہوتے وہی بچھانے کا حکم دیتے تو اس پر جھاڑو مار کر پانی چھڑکا جاتا۔ پھر آپ ﷺ امامت فرماتے اور ہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ ہمارے ساتھ نماز ادا فرماتے (فرماتے ہیں کہ) ان کا بچھونا کھجور کے پتوں کا بنا ہوا تھا۔

(٨٤٩) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحى، انا احمد بن عبد الله النعيمى، انا محمد ابن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا محمد بن ابى بكر، نا معمر عن عبيدالله عن سعيد ابن ابى سعيد عن ابى سلمة بن عبدالرحمن عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يحتجر حصيرا بالليل فيصلى ويبسطه بالنهار فيجلس عليه فجعل الناس يثوبون الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فيصلون حتىٰ كثروا فاقبل فقال يا ايها الناس خذوا من الاعمال ما تطيقون فان الله لا يمل حتىٰ تملوا وان احب الاعمال الى الله ما دام وان قل. صحيح.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کے وقت بوریہ حجرے کی طرح بنا کر نماز ادا فرماتے اور دن کو بچھا کر اس پر بیٹھتے تھے تو دوسرے لوگ بھی آپ ﷺ کے پاس لوٹ کر آنے لگے اور نماز ادا کرنے لگے یہاں تک کہ بہت زیادہ ہو گئے تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے (یعنی حجرے سے) اور فرمایا۔ اے لوگو! اتنے ہی اعمال کیا کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتائے گا حتیٰ کہ تم اکتا جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کو وہی اعمال زیادہ پسند ہوتے ہیں جو ہمیشہ کئے جائیں (یعنی جن پر دوام اختیار کیا جائے) اگرچہ کم ہی ہوں۔

(۸۵۰) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج حدثني زهير بن حرب، نا عمر بن يونس الحنفي، نا عكرمة بن عمار عن سماك ابی زمیل حدثنی عبد الله بن عباس حدثنی عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال دخلت علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو مضطجع على حصير فاذا عليه ازاره وليس عليه غيره واذا الحصير قد اثر فی جنبه فنظرت ببصری فی خزانة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاذا انا بقبضة من شعير نحو الصاع ومثلها قرظا فی ناحية الغرفة واذا افيق معلق فابتدرت عيناى قال ما يبكيك يابن الخطاب قلت يا نبی الله ومالی لا ابكی وهذا الحصير قد اثر فی جنبك وهذه خزانتك لا اری فيها الا ما اری وذلك قيصر وكسری فی الثمار والانهار وانت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وصفوته فقال يابن الخطاب الا ترضى ان تكون لنا الآخرة ولهم الدنيا قلت بلى۔ صحيح۔

✤✤ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اس وقت ایک بوریے پر لیٹے ہوئے تھے اور صرف تہبند باندھ رکھا تھا اس کے علاوہ آپ ﷺ کے پاس کوئی کپڑا نہیں تھا۔ اس بوریے کے نشان آپ ﷺ کے پہلو مبارک پر پڑے ہوئے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کی الماری (یا وہ برتن وغیرہ جہاں گندم رکھی جاتی ہے) میں نظر دوڑائی تو اس میں مٹھی بھر جو دیکھے تقریباً ایک صاع تھے اور کمرے کے ایک کونے میں اتنی جتنا قرظ پڑا

ہوا تھا (قرظ ایک درخت ہے جس کے پتوں کے ساتھ چمڑا صاف کرتے ہیں، یہاں پتے ہی مراد ہیں) اور ایک پرانی مشک لٹکی ہوئی تھی (یہ تھی کل کائنات والئی دو جہاں کی علیہ الصلوٰۃ والسلام) یہ سب دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابن خطاب تجھے کس چیز نے رلایا ہے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ میں نہ روؤں۔ حالانکہ اس بوریے کے نشان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو مبارک پر پڑ چکے ہیں اور اس الماری میں جو کچھ مجھے دکھائی دیا ہے وہ ہی میں نے دیکھا ہے اور ایک وہ ہیں قیصر و کسریٰ! وہ تو خوب عیش وعشرت میں ہیں۔ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں (پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حالت ہے) تو ارشاد فرمایا ۔اے ابن خطاب کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ ہمارے لئے آخرت ہو اور ان کیلئے دنیا ہو۔ میں نے عرض کی ۔کیوں نہیں۔ راضی ہوں۔

☆☆☆

باب نمبر ۶۷

فی ذکر منبرہ و کرسیه وسریرہ ﷺ

آپ ﷺ کے منبر، کرسی اور تخت کا بیان

(۸۵۱) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد اللّٰه النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا علي بن عبد اللّٰه، نا سفيان، نا ابو حازم قال سالوا سهل بن سعد رضي اللّٰه تعالٰى عنه من اى شيء المنبر فقال ما بقي في الناس اعلم مني هو من اثل الغابة عمله فلان مولى فلانة لرسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم وقام عليه رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم حين عمل ووضع فاستقبل القبلة كبر وقام الناس خلفه فقرا وركع وركع الناس خلفه ثم رفع ثم رجع القهقرى فسجد على الارض ثم عاد الى المنبر ثم قرأ ثم ركع ثم رفع راسه ثم رجع القهقرى حتٰى سجد بالارض فهذا شانه. صحيح.

❖❖ حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ (نبی کریم ﷺ کا) منبر کس چیز کا بنا ہوا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ لوگوں میں سے اس کے بارے میں زیادہ جاننے والا میرے علاوہ کوئی باقی نہیں رہا۔ وہ غابہ جھاڑی کے جھاؤ سے بنایا گیا تھا۔ اسے فلاں آدمی جو فلاں عورت کا غلام تھا اس نے رسول اکرم ﷺ کیلئے بنایا تھا۔ جب وہ بنا کر رکھا گیا تو رسول اکرم ﷺ اس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ کی طرف منہ کیا۔ پھر تکبیر کہی تو دوسرے لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے قرات کی پھر رکوع کیا تو دوسرے لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے رکوع کیا۔ پھر آپ ﷺ اوپر اٹھے اور الٹے پاؤں منبر سے اترے اور زمین پر سجدہ کیا۔ پھر دوبارہ منبر پر چڑھ کر قرأت کی، رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور الٹے پاؤں منبر سے اترے اور زمین پر سجدہ

کیا۔ یہ تھا آپ ﷺ کا طریقہ۔

(٨٥٢) حدثنا ابو طاهر الفارسي، نا محمد بن ابراهيم الصالحاني. نا عبد الله بن محمد بن جعفر ابو الشيخ الحافظ، نا ابو حفص السلمي. نا حوثرة بن اشرس، نا ابراهيم بن زيد عن اسحق بن سويد العدوى ان ابا رفاعة رضى الله تعالىٰ عنه قال اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو جالس على كرسي خلت قوائمه حديدا.

✤✤ حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کرسی پر تشریف فرما تھے۔ میرا خیال ہے اس کے پائے لوہے کے تھے۔

(٨٥٣) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا عثمان بن ابى شيبة، نا جرير عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها قالت اعدلتمونا بالكلب والحمار لقد رايتنى مضطجعة على السرير فيجئ النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فيتوسط السرير فيصلي فاكره ان اسنحه فانسل من قبل رجلي السرير حتىٰ انسل من لحافي. صحيح.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ تم نے تو ہمیں (یعنی عورتوں کو) کتے اور گدھے کے برابر قرار دے دیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ میں ایک چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور چارپائی کو بیچ میں رکھ کر نماز ادا فرمانے لگے۔ تو میں نے یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ میں نماز میں آپ ﷺ کے سامنے آؤں میں چارپائی کی پائنتی کی طرف کھسک جاتی حتیٰ کہ میں اپنی چادر سے کھسک جاتی۔ (واقعہ یہ ہوا تھا کہ کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے یہ کہا کہ عورت کے سامنے سے گزرنے کی صورت میں نماز فاسد ہو جاتی ہے جیسے گدھے اور کتے کے آگے سے گزرنے کی وجہ سے فاسد ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم نے ہمیں کتے اور گدھے کے برابر قرار دے دیا ہے۔ مترجم مدنی)۔

(٨٥٤) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابو يعلى، نا ابو يوسف الجيزى، نا مومل، نا مبارك

بن فضالة عن الحسن عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال کنا عند رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم وعنده عمر بن الخطاب ورسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم علی سریر شریط لیس بین جنب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم وبین الشریط شیء وکان ارق الناس بشرة فانحرف انحرافة وقد اثر الشریط ببطن جلده او بجنبه فبکی عمر فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم : ما یبکیك قال اما واللّٰہ ما ابکی ان لا اکون اعلم انك اکرم علی اللّٰہ عز وجل من قیصر وکسری انهما یعیشان فیما یعیشان فیه من الدنیا وانت رسول اللّٰہ بالمکان الذی اری فقال یا عمر اما ترضی ان تکون لنا الآخرة ولهم الدنیا قال بلی قال فانه کذالك۔

✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون یا کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چارپائی پر لیٹے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو اور ان رسیوں کے درمیان کوئی چیز نہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ نرم جلد والے تھے تو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوٹنے کیلئے پلٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلد مبارک یا پہلو مبارک پر ان رسیوں کے نشان پڑ چکے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیوں روتے ہو؟ انہوں نے عرض کی۔ قسم بخدا! کیوں نہ روتا۔ حالانکہ مجھ سے زیادہ یہ بات جاننے والا کوئی نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ہاں قیصر وکسریٰ سے معزز ہیں۔ وہ تو دنیا میں عیش وعشرت کی زندگی گزار رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول اس جگہ ہیں جو میں دیکھ رہا ہوں۔ تو ارشاد فرمایا۔ اے عمر! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ ہمارے لئے آخرت ہو اور ان کیلئے دنیا ہو۔ تو انہوں نے عرض کی۔ کیوں نہیں! راضی ہوں۔ تو فرمایا کہ تو بس اسی طرح ہے۔

(۸۵۵) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا ابو الشیخ الحافظ، نا الحسن بن محمد بن ابی هریرة، نا عبد اللّٰہ بن عبدالوهاب، نا علی بن الحسن العسقلانی، نا یحیی بن حسان عن محمد بن مهاجر عن عمرو بن مهاجر قال کان متاع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم عند

عمر بن عبدالعزیز فی بیت ینظر الیه کل یوم قال وکان ربما اجتمعت الیه قریش فادخلهم فی ذلك البیت ثم استقبل ذلك المتاع فیقول هذا میراث من اکرمکم الله به واعزکم الله به قال وکان سریرا مرمولا بشریط ومرفقة من آدم محشوة بلیف وخفیه وقدحا وقطیفة صوف کانها جرمقانیة قال ورمحا وکانة فیها اسهم وکان فی القطیفة اثر وسخ راسه فاصیب رجل فطلبوا ان یغسلوا بعض ذلك الوسخ فیستعط به فذکر ذلك لعمر فسعط فبرأ۔

❖❖ حضرت عمرو بن مہاجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساز و سامان حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کمرے میں پڑا ہوا تھا۔ روزانہ اس کی زیارت کی جاتی تھی۔ ایک دفعہ قبیلہ قریش کے کچھ آدمی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ رضی اللہ عنہ انہیں اس کمرے میں لے گئے پھر اس سامان کے پاس گئے اور فرمایا۔ یہ اس پاکیزہ ذات کی میراث ہے جو تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مکرم اور معزز تھے۔ فرماتے ہیں کہ وہ سامان ان چیزوں پر مشتمل تھا۔ ایک چارپائی تھی جو کھجور کے پتوں کے ساتھ بنی ہوئی تھی، ایک چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، دو موزے، ایک پیالہ اور ایک اونی چادر تھی جیسے جرمقانی چادر ہوتی ہے، ایک نیزہ تھا اور ایک ترکش تھا جس میں کچھ تیر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کی میل کا نشان تھا۔ ایک آدمی کو کوئی جسمانی صدمہ پہنچا اور وہ بیہوش ہو گیا تو لوگوں نے یہ مطالبہ کیا کہ اس نشان کا کچھ حصہ دھو کر اس آدمی کے ناک میں ٹپکایا جائے۔ اس بات کا تذکرہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے کیا گیا تو انہوں نے دھو کر اس کے ناک میں پانی ٹپکایا تو وہ صحت یاب ہو گیا۔

☆☆☆

باب نمبر ۶۸

فی ذکر قبتہٖ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبہ (ڈیرہ) کا بیان

(۸۵۶) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابو يحيى، نا هناد، نا حاتم عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر رضی الله تعالٰی عنه ان النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم امر بقبة من شعر فضربت له بنمرة.

✤✤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بالوں سے بنا ہوا ایک قبہ گاڑنے کا حکم دیا تو نمرہ پہاڑی پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے قبہ گاڑا گیا۔

(۸۵۷) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، انا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی محمد بن عبدالاعلی حدثنی المعتمر حدثنی عمارة بن غزية الانصاری قال سمعت محمد بن ابراهيم يحدث عن ابی سلمة عن ابی سعيد الخدری رضی الله تعالٰی عنه ان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم اعتكف فی قبة تركية علی سدتها حصير. صحيح.

✤✤ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ترکی قبے میں اعتکاف فرمایا۔ اس کے دروازے یا سائبان پر بوریہ لٹکا ہوا تھا۔

(۸۵۸) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحی، انا احمد بن عبد الله النعيمی، اخبرنا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا محمد بن عرعرة حدثنی عمر بن ابی زائدة عن عون بن ابی جحيفة عن ابيه ابی

جحيفة رضي الله تعالٰى عنه قال رايت رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم في قبة حمراء من آدم ورايت بلالا اخذ وضوء رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم ورايت الناس يبتدرون ذاك الوضوء فمن اصاب شيئا تمسح به ومن لم يصب منه شيئا اخذ من بلل يد صاحبه ثم رايت بلالا اخذ عنزة فركزها وخرج النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم في حلة حمراء مشمرا صلى الى العنزة بالناس ركعتين ورايت الناس والدواب يمرون بين يدى العنزة صحيح۔

✤ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک سرخ رنگ کے قبے میں جو چمڑے کا بنا ہوا تھا اس میں دیکھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا برتن اٹھائے وضو کرا رہے تھے اور میں نے دیکھا کہ لوگ اس وضو کے پانی کو جلدی جلدی حاصل کر رہے تھے تو جسے تھوڑا بہت پانی مل جاتا وہ اسے اپنے آپ پر پھیر لیتا اور جسے نہ ملتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری لیتا (اور چہرے یا جسم پر مل لیتا) پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک چھوٹا نیزہ اٹھایا اور زمین پر گاڑ دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سرخ حلہ پہن کر باہر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑا اٹھایا ہوا تھا (یعنی حلے کے کنارے اوپر کئے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نیزے کے سامنے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی۔ میں نے دیکھا کہ لوگ اور جانور اس نیزے کے آگے سے گزر رہے تھے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطور سترہ نیزہ گاڑا ہوا تھا)۔

(۸۵۹) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد ابن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا ابو اليمان، انا شعيب، انا الزهري اخبرني انس بن مالك رضي الله تعالٰى عنه، ان ناسا من الانصار قالوا لرسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم حين افاء الله على رسوله من اموال هوازن ما افاء فطفق يعطي رجالا من قريش المائة من الابل فقالوا يغفر الله لرسول الله يعطي قريشا ويدعنا وسيوفنا تقطر من دمائهم قال انس فحدث رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم بمقالتهم فارسل الى الانصار فجمعهم في قبة من آدم فقال ما كان حديث بلغني

عنکم فقال فقهاؤهم اما ذوو راينا يا رسول الله فلم يقولوا شيئا واما اناس منا حديثة اسنانهم فقالوا يغفر الله لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يعطي قريشا ويترك الانصار وسيوفنا تقطر من دمائهم فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :اني اعطي رجالا حديثي عهد بكفر اما ترضون ان يذهب الناس بالاموال وترجعون الى رحالكم برسول الله فوالله ما تنقلبون به خير مما ينقلبون به قالوا بلى يا رسول الله قد رضينا فقال لهم انكم سترون بعدى اثرة شديدة فاصبروا حتىٰ تلقوا الله ورسوله على الحوض. صحيح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوازن قبیلہ کے اموال میں سے مال غنیمت عطا فرمایا جتنا عطا فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیلہ قریش کے کچھ آدمیوں کو سو اونٹ عطا فرمانے لگے تو انصار میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاف فرمائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کو عطا فرما رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی کافروں کے خون کے قطرے گر رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی یہ بات بیان کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو بلا بھیجا پھر انہیں چمڑے کے ایک قبے میں جمع کر کے فرمایا کہ وہ کیا بات تھی جو مجھ تک تمہارے متعلق پہنچی ہے۔ تو ان میں سے دانا اور فقہاء انصاری بولے۔ یا رسول اللہ! جہاں تک عمر رسیدہ اور صاحب مرتبہ لوگوں کا تعلق ہے تو ہم نے دیکھا ہے کہ ان لوگوں نے کچھ نہیں کیا اور جہاں تک تعلق ہے ہمارے جوانوں کا۔ تو انہوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاف فرمائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کو عطا فرما رہے ہیں اور انصار کو چھوڑ رہے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی ان کے خون کے قطرے گر رہے ہیں۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں ان لوگوں کو عطا کر رہا ہوں جن کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ تازہ ہے (یعنی نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں ان کی تالیف قلوب کیلئے عطا کر رہا ہوں) کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مال و اسباب لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ واپس جاؤ۔ قسم بخدا! جس کے ساتھ تم واپس پلٹو گے وہ اس سے بہتر ہے جس کے ساتھ دوسرے لوگ واپس پلٹیں گے۔ تو انہوں نے عرض کی۔ کیوں نہیں! یا رسول اللہ! ہم راضی ہوئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کہ تم عنقریب میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر بلا استحقاق فضیلت دی جائے گی تو تم صبر کیے رہنا یہاں تک کہ تم حوض کوثر پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرو۔

(٨٦٠) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا محمد بن يسار، نا غندر، نا شعبة عن ابي اسحق عن عمرو بن ميمون عن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال كنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في قبة فقال اترضون ان تكونوا ربع اهل الجنة قلنا نعم قال اترضون ان تكونوا ثلث اهل الجنة قلنا نعم قال والذي نفس محمد بيده اني لارجو ان تكونوا نصف اهل الجنة وذلك ان الجنة لا يدخلها الا نفس مسلمة وما انتم في اهل الشرك الا كالشعرة البيضاء في جلد الثور الاسود او كالشعرة السوداء في جلد الثور الاحمر. صحيح.

❖❖ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم ایک قبہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم جنتیوں میں سے چوتھائی حصہ ہو جاؤ (یعنی جنت کا چوتھائی حصہ تمہارا ہو) ہم نے عرض کی۔ ہاں۔ تو فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ اہل جنت کا تہائی حصہ ہو جاؤ۔ ہم نے عرض کی۔ ہاں۔ تو فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے اور یہ بات بھی ہے کہ جنت میں صرف مسلمان جان ہی داخل ہوگی اور تم اہل شرک میں نہیں ہو مگر ایسے جیسے کالے رنگ کے بیل کی کھال میں ایک سفید بال یا جیسے سرخ رنگ والے بیل کی کھال میں ایک سیاہ بال۔ (یعنی نہ ہونے کے برابر تم میں مشرک ہوں گے)۔

☆☆☆

باب نمبر ۶۹

فی ذکر عنزته وحربته وعصاه وقضيبه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھوٹے نیزے، برچھی، عصا اور چھڑی کا بیان

(٨٦١) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، نا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا الحسن بن منصور، نا حجاج بن محمد الاعور، نا شعبة عن الحكم سمعت ابا جحيفة رضي الله تعالى عنه قال خرج رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بالهاجرة الى البطحاء فتوضا ثم صلى الظهر ركعتين والعصر ركعتين وبين يديه عنزة. صحيح.

✤✤ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوپہر کے وقت صاف سطح زمین والے علاقے کی طرف (بطحاء) تشریف لے گئے۔ پھر وضو فرما کر دو رکعت نماز ظہر ادا فرمائی، پھر دو رکعت نماز عصر ادا فرمائی درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے چھوٹا نیزہ (بطور سترہ) گڑا ہوا تھا۔

(٨٦٢) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا ابراهيم بن المنذر، نا الوليد، نا ابو عمرو حدثني نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يغدو الى المصلى والعنزة بين يديه تحمل وتنصب بالمصلى بين يديه فيصلي اليها. صحيح.

✤✤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت عیدگاہ تشریف لے جاتے۔ ایک چھوٹا نیزہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے آگے وہاں اٹھا کر لے جایا جاتا اور عیدگاہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے کھڑا کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرماتے۔

(٨٦٣) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف،

نا محمد ابن اسماعیل، نا اسحق بن منصور، نا عبد الله بن نمیر، نا عبد الله عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالٰی عنهما ان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم کان اذا خرج یوم العید امر بالحربة فتوضع بین یدیه فیصلی الیها والناس وراء ه وکان یفعل ذلك فی السفر فمن ثم اتخذها الامراء۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عید کے دن باہر تشریف لاتے تو برچھی لانے کا حکم دیتے۔ وہ لا کر آپ کے سامنے گاڑی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرماتے جبکہ دوسرے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کے دوران بھی ایسے ہی کرتے۔ وہ برچھی کبھی کسی کے پاس رہی کبھی کسی کے پاس۔ پھر وہ حکام نے لے لی۔

(٨٦٤) اخبرنا ابو سعید عبد الله بن احمد الطاهری، انا جدی ابو سهل عبدالصمد ابن عبدالرحمن البزاز، انا ابوبکر محمد بن زکریا العذافری، انا اسحق بن ابراهیم بن عباد الدبری، نا عبدالرزاق، انا معمر عن منصور عن سعد بن عبیدة عن ابی عبدالرحمن السلمی عن علی بن ابی طالب رضی الله تعالٰی عنه قال خرجنا علی جنازة فبینا نحن بالبقیع اذ خرج علینا رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم وبیده مخصرة فجاء فجلس ثم نکت بها فی الارض ساعة ثم قال ما من نفس منفوسة الا قد کتب مکانها من الجنة او النار والا قد کتب شقیة او سعیدة قال فقال رجل افلا نتکل علی کتابنا یا رسول الله وندع العمل قال لا ولکن اعملوا فکل میسر اما اهل الشقاء فییسرون لعمل اهل الشقاء واما اهل السعادة فییسرون لعمل اهل السعادة قال ثم تلا هذه الایة : (فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسره للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسره للعسری) (اللیل : ٥ : ١٠) صحیح۔

❖❖ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ ادا کرنے کیلئے

نکلے تو جبکہ ہم جنت البقیع میں تھے نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ اس وقت آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آپ ﷺ آ کر بیٹھ گئے پھر کچھ دیر وہ چھڑی زمین پر مارتے رہے پھر فرمایا کہ ہر جان کی جگہ جنت یا دوزخ میں لکھ دی گئی ہے اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ وہ بدبخت ہے یا خوش بخت۔ تو ایک آدمی نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے لکھے پر ہی بھروسہ نہ کریں اور عمل کرنا چھوڑ دیں۔ تو ارشاد فرمایا۔ نہیں بلکہ عمل کرو۔ ہر ایک کیلئے اسی کام کو آسان کیا جائے گا (جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے) اگر بدبختوں میں سے ہوگا تو بدبختوں والے اعمال اس کیلئے آسان ہوں گے اور اگر خوش بختوں میں سے ہوگا تو خوش بختوں والے اعمال اس کیلئے آسان کئے جائیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ "**فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری**" (اللیل ۵ تا ۱۰) یعنی تو وہ جس نے دی اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کردیں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے۔

(۸۶۵) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا احمد بن صالح ويحيي بن سليمان قالا، نا ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب عن عبيدالله بن عبد الله عن ابن عباس رضي الله تعالٰى عنهما قال طاف النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم في حجة الوداع على بعير يستلم الركن بمحجن. صحيح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اکرم ﷺ نے ایک اونٹ پر سوار ہو کر طواف فرمایا۔ آپ ﷺ حجر اسود کو ایک ٹیڑھے منہ والی چھڑی کے ساتھ استلام فرماتے تھے چھوتے تھے۔

(۸۶۶) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا سعيد بن ابي مريم، نا ابراهيم بن سويد حدثني عمرو بن ابي عمرو مولى المطلب اخبرني سعيد بن جبير حدثني ابن عباس رضي الله تعالٰى عنهما انه دفع مع النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم يوم عرفة

فسمع النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وراء ہ زجرا شدیدا وضربا للابل فاشار بسوطہ الیھم وقال ایھا الناس علیکم بالسکینۃ فان البر لیس بالایضاع. صحیح.

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ یوم عرفہ کو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیچھے اونٹوں کو سختی کے ساتھ جھڑکنے اور مارنے کی آواز سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کی طرف اپنے کوڑے کے ساتھ اشارہ کر کے فرمایا۔ اے لوگو! سکون اختیار کرو کیونکہ تیز ہانکنے میں ثواب نہیں ہے۔

(۸۶۷) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاھر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراھیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ھرون بن معروف، نا حاتم بن اسماعیل عن یعقوب بن مجاھد ابی حزرۃ عن عبادۃ بن الولید بن عبادۃ بن الصامت قال خرجت انا وابی نطلب العلم فمضینا حتی اتینا جابر بن عبد اللہ فی مسجدہ فقال اتانا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی مسجدنا ھذا وفی یدہ عرجون من طاب فرای فی قبلۃ المسجد نخامۃ فحکھا بالعرجون ثم اقبل علینا فقال ایکم یحب ان یعرض اللہ عنہ ان احدکم اذا قام یصلی فان اللہ قبل وجھہ فلا یبصقن قبل وجھہ ولا عن یمینہ ولیبصق عن یسارہ تحت رجلہ الیسری فان عجلت بہ بادرۃ فلیقل بثوبہ ھکذا ثم طوی ثوبہ بعضہ علی بعض فقال ارونی عنبرا فقام فتی من الحی یشتد الی اھلہ فجاء بخلوق فی راحتہ فاخذہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فجعلہ علی راس العرجون ثم لطخ بہ علی اثر النخامۃ. صحیح.

✤✤ حضرت عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد گرامی علم کی طلب میں نکلے تو چلتے چلتے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی مسجد میں پہنچے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس ہماری اس مسجد میں تشریف لائے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں کھجور کی شاخ تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کے قبلہ والی دیوار میں بلغم

دیکھی تو آپ ﷺ نے اس شاخ سے اسے کھرچ دیا پھر ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرمائے۔ تم میں سے جب کوئی نماز ادا کرنے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ رب العزت اس کے سامنے ہوتا ہے۔ چنانچہ اپنے سامنے اور دائیں جانب مت تھوکو بلکہ اپنی بائیں جانب بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے اور اگر کوئی ضرورت جلدی سے اس پر آن پڑے تو اپنا کپڑا اس طرح کرلے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے کپڑے کا کچھ حصہ دوسرے حصہ پر لپیٹا (یعنی تہہ لگائی) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے عنبر (خوشبو) دو۔ تو قبیلے کا ایک نوجوان اٹھا اور بھاگتا ہوا اپنے گھر والوں کے پاس گیا اور کچھ خوشبو اپنی ہتھیلی میں لے کر آیا۔ رسول اکرم ﷺ نے وہ خوشبو لے کر اس شاخ کے سرے پر رکھی پھر بلغم کے نشان پر مل دی۔

(٨٦٨) حدثنا المطهر بن علي الفارسي، نا محمد بن ابراهيم الصالحاني، انا عبد الله ابن محمد بن جعفر، نا احمد بن عمر، نا اسماعيل بن اسحق، نا ابن ابي اويس، نا سليمان بن بلال، نا محمد بن عجلان عن عياض عن ابي سعيد رضي الله تعالىٰ عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يستحب العراجين ولا يزال في يده منها شيء فدخل يوما المسجد وفي يده العرجون فراى نخامة في القبلة فحكها بالعرجون.

❖ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کھجور کی شاخیں پسند فرماتے تھے اور ہمیشہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں کوئی شاخ ہوتی۔ ایک دن آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اس وقت بھی آپ کے ہاتھ میں کھجور کی شاخ تھی تو آپ ﷺ نے قبلہ والی دیوار میں بلغم لگی دیکھی تو آپ ﷺ نے اس شاخ کے ساتھ اسے کھرچ ڈالا۔

(٨٦٩) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا ابو اليمان، انا شعيب عن عبد الله بن ابي حسين، نا نافع بن جبير عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال قدم مسيلمة الكذاب على عهد النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فجعل يقول ان جعل لي محمد الامر من بعده تبعته وقدمها في بشر كثير من قومه فاقبل اليه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ومعه ثابت بن قيس وفي يد رسول

اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم قطعة جرید حتٰی وقف علی مسیلمة فی اصحابه فقال لو سالتنی هذة القطعة ما اعطیتکها ولن تعدو امر اللّٰہ فیك ولئن ادبرت لیعقرنك اللّٰہ۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں مسلیمہ کذاب آیا اور کہنے لگا کہ اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بعد نبوت مجھے دے دیں تو میں ان کی اتباع کروں گا۔ اس کے ساتھ اس کے قبیلہ کے بہت سے لوگ بھی آئے۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس کے پاس تشریف لے گئے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں کھجور کی ایک ہری شاخ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے ساتھیوں میں اس کے سامنے گئے اور فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی بھی مانگے تو میں یہ بھی تجھے نہیں دوں گا اور تو اللہ تعالٰی کے حکم کو نہیں ٹال سکتا جو اس نے تیرے بارے میں لکھ دیا ہے اور اگر تو (اسلام سے) پیٹھ پھیرے گا تو اللہ تعالٰی تجھے ہلاک فرمادے گا۔

(٨٧٠) اخبرنا عبدالواحد، انا احمد بن عبد اللّٰہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا مسدد، نا یحیی عن عثمان بن عتاب، انا ابو عثمان النهدی عن ابی موسی رضی اللّٰہ تعالٰی عنه انه کان مع النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم فی حائط من حیطان المدینة وفی ید النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم عود یضرب به بین الماء والطین فجاء رجل یستفتح فقال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم : افتح وبشره بالجنة فاذا عمر ففتحت له وبشرته بالجنة ثم استفتح رجل آخر وکان متکئا فجلس فقال افتح وبشره بالجنة علی بلوی تصیبه او تکون فذهبت فاذا عثمان ففتحت له وبشرته بالجنة واخبرته بالذی قال : قال اللّٰہ المستعان۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک چار دیواری والے باغ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی اور مٹی میں مار رہے تھے۔ تو کسی آدمی نے باغ کا دروازہ کھولنے کی درخواست کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دو۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ تو میں نے ان کیلئے دروازہ کھول کر انہیں جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک اور

آدمی نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی تو ارشاد فرمایا کہ کھول اور اسے جنت کی بشارت دے۔ تو وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کیلئے بھی دروازہ کھول کر انہیں جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹیک لگا کر بیٹھے تھے تو سیدھے ہو کر بیٹھ کر فرمایا کہ کھول دے اور اسے بھی جنت کی خوشخبری دے گو ان پر ایک مصیبت آئے گی یعنی بلوہ ہوگا۔ میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔ تو میں نے ان کیلئے بھی دروازہ کھولا، جنت کی بشارت دی اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا ان سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مددگار ہے۔

(۸۷۱) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا صدقته بن الفضل، انا ابن عيينة عن ابن ابى نجيح عن مجاهد عن ابى معمر عن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنه قال دخل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مكة يوم الفتح وحول البيت ستون وثلاثمائة نصب فجعل يطعنها بعود فى يده ويقول : (جاء الحق وزهق الباطل) (الاسراء : من الاية ۸۱) جاء الحق وما يبدى الباطل وما يعيد. صحيح.

❖❖ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اس وقت خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ (۳۶۰) بت تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ میں موجود لکڑی کے ساتھ انہیں گرا گرا کر فرمانے لگے "جاء الحق وزهق الباطل" (الاسراء۸۱) یعنی حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔ (یعنی جدھر سے آیا تھا ادھر ہی چلا گیا تھا)۔

(۸۷۲) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا يحيى، نا وكيع عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنه قال كنت امشى مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى حرث المدينة وهو متوكى على عسيب فمر بقوم من اليهود فقال بعضهم لبعض سلوه عن الروح وقال بعضهم لا تسالوه فسالوه عن الروح فقام متوكيا على العسيب وانا خلفه فظننت انه يوحى اليه

فقال : (ویسألونك عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا) (الاسراء : ۸۵) صحیح.

✤✤ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں پیدل چل رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت کھجور کی ایک چھڑی پر ٹیک لگا کر چل رہے تھے تو کچھ یہودیوں کے پاس سے گزرے تو ان میں سے کچھ یہودیوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو جبکہ کچھ نے یہ کہا کہ مت پوچھو تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روح کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس چھڑی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے کھڑا تھا تو میں نے خیال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ویسالونك عن الروح قل الروح من امر ربی وما او تیتم من العلم الا قلیلا" (الاسراء ۸۵) یعنی اے محبوب! وہ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجیے کہ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا۔ (یاد رہے کہ سورۂ بنی اسرائیل کو ہی سورۂ الاسراء بھی کہا جاتا ہے۔ مترجم مدنی)

(۸۷۳) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابراهيم بن محمد بن الحسن، نا ابو عمر عبدالحميد الحراني، نا عثمان بن عبدالرحمن عن المعلي بن هلال عن ليث عن مجاهد عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال التوكو على العصاء من اخلاق الانبياء كان لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عصا يتوكا عليها ويامر بالتوكي على العصاء عثمان بن عبدالرحمن ومعلى بن هلال ضعيفان.

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ عصا پر ٹیک لگانا عادات انبیاء کرام علیہم السلام میں سے ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک عصا مبارک تھا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹیک لگاتے تھے اور عصا پر ٹیک لگانے کا حکم دیا کرتے تھے۔" اس حدیث مبارکہ کی سند میں دو راوی عثمان بن عبدالرحمٰن اور معلیٰ بن ہلال ضعیف راوی ہیں"۔

☆☆☆

باب نمبر ۷۰

فی ذکر رمحه وسیفه وقوسه ونبله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیزہ (بھالا)، تلوار، کمان اور تیر کا بیان

(۸۷٤) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا ابو ذر محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد ابن جعفر، نا عمر بن محمد القافلانی، نا عبد الله بن شبیب حدثنی یحیی بن ابراهیم بن ابی قتیلة حدثنی عبدالرحمن بن زید عن ابیه عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه قال کان للنبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم رمح او عصا یرکز له فیصلی الیها۔

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک نیزہ یا عصا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے گاڑ دیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرماتے۔

(۸۷٥) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، انا محمود الواسطی، نا زکریا بن یحیی زحمویه، نا عبدالرحمن بن ابی الزناد عن ابی الزناد عن عبیدالله بن عبد الله عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنه ان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم غنم سیفه ذا الفقار یوم بدر وهو الّذی رأی فیه الرؤیا یوم احد۔

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ بدر کے دن اپنی تلوار ذوالفقار نامی بطور مال غنیمت حاصل کی اور یہ وہی تلوار ہے جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ احد کے دن خواب دیکھا۔

(۸۷٦) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابو بکر بن ابی الشیخ الواسطی، نا محمد بن ابان، نا جریر

بن حازم عن قتادة عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال کانت قبیعة سیف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم فضة۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

(۸۷۷) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا ابراهیم بن محمد بن الحسن، نا اسحق بن ابراهیم الصواف، نا یحیی بن کثیر العنبری، نا عثمان بن سعد عن انس بن مالك رضی اللّٰہ تعالٰی عنه ان سیف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم کان حنفیا وکانت قبیعته من فضة۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار مبارک حنفی تھی (احنف بن قیس کی طرف منسوب ہے) اور اس کا قبضہ چاندی کا تھا۔

(۸۷۸) حدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا ابراهیم بن محمد بن الحسن، نا محمد بن صدران، نا طالب بن حجیر، نا هود العصری عن جده مزیدة ان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم دخل مكّة یوم الفتح وعلی سیفه ذهب وفضة قال طالب فسالته عن الفضة فقال کانت قبیعة السیف فضة۔

❖❖ حضرت مزیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار مبارک سونے اور چاندی کی تھی۔ حضرت طالب بن حجیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مزیدہ رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت ہود عصری رحمۃ اللہ علیہ سے چاندی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

(۸۷۹) حدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰہ بن محمد بن جعفر، انا اسحق بن احمد الفارسی، نا محمد بن مهران الجمال، نا محمد بن جبیر عن ابی الحکم الصیقل عن مرزوق قال صقلت سیف النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم ذا الفقار فبیعته فضة وفی وسطه بکرة او بکرات فضة

وفي قيده حلقة فضة.

❖❖ حضرت مرزوق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار ذوالفقار صیقل کی تو دیکھا کہ اس کا قبضہ چاندی کا تھا اور اس کے درمیان میں نئی چمکدار چاندی تھی اور اس کے بند (جہاں سے تلوار کو پکڑتے ہیں) میں چاندی کا حلقہ تھا۔

(۸۸۰) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، نا احمد بن عمر، نا اسماعيل، نا ابوبكر، نا وكيع عن اسرائيل عن جابر عن عامر قال اخرج الينا علي بن الحسين رضي الله تعالٰى عنهما سيف رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم فاذا قبيعته والحلقتان اللتان فيهما الحمائل فضة كان سيفا لمنبه بن الحجاج السهمي اتخذه رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم لنفسه يوم بدر.

❖❖ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار نکال کر دکھائی تو اس کا قبضہ اور دونوں حلقے جن میں ایک تسمہ (یعنی جس کے ساتھ تلوار لٹکاتے ہیں) تھا سب چاندی کے تھے۔ وہ تلوار منبہ بن حجاج سہمی کی تھی۔ غزوۂ بدر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے لئے رکھ لیا۔

(۸۸۱) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، نا عبد الله بن محمد، نا اسحق بن احمد الفارسي، نا محمد بن هرون، نا معاوية بن عمرو، نا ابو اسحق الفزاري عن الحسن بن عمارة عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس رضي الله تعالٰى عنهما قال كان النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم يخطبهم في السفر متوكئا على قوس قائما.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوران سفر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایک کمان پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو کر وعظ فرماتے تھے۔

(۸۸۲) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، نا احمد بن عمر، نا اسماعيل، نا نصر بن علي، نا وكيع وعبد الله بن داود عن ابي جناب عن يزيد ابن البراء عن ابيه البراء رضي الله تعالٰى عنه ان النبي

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خطبهم يوم عيد وهو معتمد على قوس او عصا.

❖❖ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کے دن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے خطبہ ارشاد فرمایا درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کمان یا عصا پر ٹیک لگائی ہوئی تھی۔

(٨٨٣) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا شيبان بن فروخ، نا سليمان بن المغيرة، نا ثابت البناني عن عبد الله بن رباح قال: قال ابو هريرة رضي الله تعالىٰ عنه اقبل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى الحجر فاستلمه ثم طاف بالبيت قال فاتى على صنم الى جنب البيت وفي يد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قوس وهو اخذ بسية القوس فلما اتى على الصنم جعل يطعن في عينه ويقول: (جاء الحق وزهق الباطل) (الاسراء: من الاية ٨١). صحيح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجر اسود کی طرف تشریف لے گئے تو اسے استلام کیا پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا تو ایک بت جو کہ خانہ کعبہ کے پہلو میں رکھا ہوا تھا اس کے پاس گئے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں کمان تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا جھکا ہوا کنارہ تھامے ہوئے تھے تو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بت کے پاس گئے تو اس کی آنکھوں میں (اس کمان کے ساتھ) کونچا دینے لگے (یعنی وہ کمان اس کی آنکھ پر رکھ کر دباتے اور دھکیلتے) اور فرمایا "جاء الحق وزهق الباطل" (الاسراء ۸۱) یعنی حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔

(٨٨٤) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا عبد الله بن محمد، نا مروان بن معاوية، نا هاشم بن هاشم السعدي قال سمعت سعيد بن السيب يقول سمعت سعد بن ابي وقاص رضي الله تعالىٰ عنه قال نثل لي النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كنانته يوم احد فقال ارم فداك ابي وامي. صحيح.

❖❖ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ترکش میں سے تیر نکال نکال کر مجھے پکڑاتے جاتے اور فرماتے۔ تیر مارو۔ میرے ماں باپ تجھ پر

قربان!

(۸۸۵) حدثنا المطهر بن علی، نا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر، نا محمد بن العباس، نا عباس الدوری، نا عبدالحمید بن صالح، نا حباب بن علی عن ادریس عن الحکم عن یحیی بن الجزار عن علی رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال کان للنبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم قوس یقال له المرتجز وبغلة یقال لها الدلدل وحمار یقال له عفیر وسیفه ذوالفقار ودرعه ذو الفضول وناقته القصوی۔

✤✤ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک کمان تھی جسے ''مرتجز'' کہا جاتا تھا، ایک خچر تھا جسے ''دلدل'' کہا جاتا تھا، ایک گدھا تھا جسے ''عفیر'' کہا جاتا تھا، ایک تلوار ''ذوالفقار'' نامی، زرہ ذوالفضول نامی اور ایک اونٹنی ''قصوا'' نامی تھی۔

☆☆☆

باب نمبر ۷۱

فی ذکر مغفره ودرعه والترس ﷺ

آپ ﷺ کے خود، زرہ اور ڈھال کا بیان

(۸۸۶) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، نا ابو علی زاهر بن احمد، انا ابو اسحق ابراهیم بن عبدالصمد الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دخل مكّة عام الفتح وعلیٰ راسه المغفر فلما نزعه جاء رجل فقال یا رسول الله ابن خطل متعلق باستار الكعبة فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اقتلوه قال ابن شهاب ولم یكن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یومئذ محرما. صحیح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے سال رسول اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر خود تھا۔ جب آپ ﷺ نے وہ خود اتارا تو ایک آدمی آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! ابن خطل خانہ کعبہ کے پردے کے ساتھ لٹکا ہوا ہے (یعنی غلاف کعبہ کے ساتھ) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے (وہیں) قتل کردو۔ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے اس دن احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔

(۸۸۷) اخبرنا ابو عبدالرحمن صاعد بن عبد الله المقری، انا ابو طاهر محمد بن محمش الزیادی، انا ابو حامد احمد بن محمد بن یحیی بن بلال البزاز، نا یحیی بن الربیع المكی، نا سفیان بن عیینة عن یزید بن خصیفة عن السائب بن یزید ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ظاهر یوم احد بین الدرعین.

❖ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ احد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو زرہیں اوپر تلے پہنیں۔

(۸۸۸) اخبرنا ابو الحسن عبدالرحمن بن محمد الداودی، انا ابو الحسن احمد بن محمد بن موسی بن الصلت، نا ابو اسحق ابراهیم بن عبدالصمد الهاشمی، نا ابو سعید الاشج، نا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحق عن یحیی بن عباد بن عبد اللّٰہ بن الزبیر عن ابیه عن جده عبد اللّٰہ بن الزبیر عن الزبیر بن العوام رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال کان علی النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم یوم احد درعان فنهض الی الصخرة فلم یستطع فقعد طلحة تحته حتّٰی استوی علی الصخرة قال الزبیر فسمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم یقول او جب طلحة۔

❖ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو زرہیں پہن رکھی تھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چٹان پر چڑھنے کیلئے اٹھے تو نہ چڑھ سکے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیچے بیٹھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چٹان کے اوپر چڑھ گئے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے اپنے لئے (جنت) واجب کر لی۔

(۸۸۹) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا احمد بن عمر، انا اسماعیل، نا ابوبکر، نا وکیع، نا اسرائیل عن جابر عن عامر قال اخرج الینا علی بن الحسین رضی اللّٰہ تعالٰی عنهما درع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم فاذا هی یمانیة رقیقة ذات زرافین فاذا علقت بزرافینها شمرت واذا ارسلت مست الارض۔

❖ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ مبارک نکال کر دکھائی تو ہم نے دیکھا کہ وہ یمنی باریک زرہ تھی جس کی دو زنجیریں تھیں جب ان زنجیروں کو لٹکایا جاتا تو پیٹ سے لگ جاتی اور جب زنجیروں کو چھوڑ دیا جاتا تو زمین کو چھونے لگتی۔

(۸۹۰) حدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، نا عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر، نا احمد ابن عمر، نا اسماعيل بن اسحق، نا اسماعيل ابى اويس حدثنى سليمان بن بلال عن جعفر بن محمد عن ابيه محمد بن على بن الحسين بن على بن ابى طالب رضى اللّٰه تعالىٰ عنهم قال كانت فى درع رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم حلقتان من فضة عند موضع الثنى وفى ظهره حلقتان من فضة ايضًا وقال لبستها فخطت الارض.

✤✤ حضرت محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ میں پیڑو کے قریب (جہاں سے زرہ موڑتے ہیں) دو چاندی کے حلقے تھے۔ اسی طرح پچھلی طرف بھی چاندی کے دو حلقے تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ زرہ پہنی تو اس نے زمین پر لکیر کھینچ دی (یعنی اتنی لمبی تھی)۔

(۸۹۱) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد بن عبد اللّٰه النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا احمد بن محمد، انا عبد اللّٰه، انا الاوزاعى عن اسحق بن عبد اللّٰه بن ابى طلحة عن انس بن مالك رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال كان ابو طلحة يترس مع النبى صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم بترس واحد وكان ابو طلحة حسن الرمى فكان اذا رمى تشرف النبى صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم فينظر الى موضع نبله. صحيح.

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک ہی ڈھال کے ساتھ آڑ کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ (یعنی ابوطلحہ) اچھے تیر انداز تھے تو جب وہ تیر مارتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنکھ اٹھا کر دیکھتے کہ ان کا تیر کہاں پڑتا ہے۔

☆☆☆

باب نمبر ۲۷

فی ذکر رایته ولوائه ﷺ

آپ ﷺ کے پرچم اور جھنڈے کا بیان

(۸۹۲) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحی، انا احمد بن عبد الله النعيمی، انا محمد ابن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا ابو اسامة عن هشام عن ابيه عروة قال لما سار رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم عام الفتح فاسلم ابو سفيان فحبسه العباس فجعلت القبائل تمر مع النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم كتيبة كتيبة علی ابی سفيان ثم جاء ت كتيبة وهی اقل الكتائب فيهم رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم واصحابه وراية النبی مع الزبير بن العوام قال وامر رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم ان تركز رايته بالحجون قال عروة فاخبرنی نافع بن جبير بن مطعم قال سمعت العباس يقول للزبير بن العوام يا ابا عبد الله هاهنا امرك رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم ان تركز الراية. صحيح.

❖❖ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال جب رسول اکرم ﷺ چلے تو ابوسفیان رضی اللہ عنہ اسلام قبول کر چکے تھے اور انہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے قید کیا ہوا تھا تو تمام قبیلے گروہ در گروہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ابوسفیان کے سامنے سے گزرنے لگے۔ پھر ایک گروہ آیا جو دوسرے تمام گروہوں سے چھوٹا تھا۔ ان میں رسول اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی اور آپ ﷺ کا پرچم تھا۔ جو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے اٹھایا ہوا تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ آپ کا پرچم حجون پہاڑ پر گاڑا جائے۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت نافع بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے

ہوئے سنا ہے کہ اے ابوعبداللہ! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھے اس جگہ پر پرچم گاڑنے کا حکم دیا تھا۔

(۸۹۳) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا ابو الشيخ الحافظ، انا ابو يعلى الموصلي، نا ابراهيم بن الحجاج الشامي ناحيان بن عبيدالله بن حيان ابو زهير العدوى، نا ابو مجلز عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما ان راية رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كانت سوداء ولواء ه ابيض.

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم سیاہ تھا اور جھنڈا (پھریرہ) سفید تھا۔

(۸۹٤) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا ابو الشيخ احمد بن زنجويه المخرمي، نا محمد بن ابى السرى العسقلاني، نا عباس بن طالب عن حيان بن عبيد الله عن ابى مجلز عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال كانت راية رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم سوداء ولواه ء ابيض مكتوب عليه لا اله الا الله محمد رسول الله.

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم سیاہ تھا اور جھنڈا سفید تھا۔ اس کے اوپر ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' لکھا ہوا تھا۔

(۸۹٥) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا ابو الشيخ الحافظ، نا اسحق بن احمد الفارسي، نا سعيد بن عنبسة، نا ابن ادريس عن محمد بن اسحق عن عبد الله بن ابى بكر عن عمرة اظنه عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت كان لواء رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ابيض وكانت رايته سوداء من مرط لعائشة مرحل.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا سفید تھا اور پرچم سیاہ تھا جو کہ آپ رضی اللہ عنہا (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کی چادر جس پر کجاوے کی تصویر تھی اس کا بنا ہوا تھا۔

(۸۹٦) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا ابو الشيخ، نا عبد الله

بن محمد ابن زكريا، نا محمد بن بكير، نا يحيى بن ابى زائدة حدثنى ابو يعقوب الثقفى حدثنى يونس بن عبيد مولى محمد بن القاسم قال بعثنى محمد بن القاسم الى البراء بن عازب اساله عن راية رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما كانت قال كانت سوداء مربعة من نمرة۔

✤✤ حضرت یونس بن عبید رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت محمد بن قاسم رضی اللہ عنہ کے غلام تھے وہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت محمد بن قاسم رضی اللہ عنہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرچم کے متعلق پوچھنے کیلئے بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم کیسا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ سیاہ رنگ کا چوکور کڑھائی دار چادر کا تھا۔

(٨٩٧) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا ابو الشيخ، نا جبير بن هرون، نا على الطنافسى، نا وكيع، نا سفيان عن ابى الفضل عن الحسن قال كانت راية رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سوداء تسمى العقاب۔

✤✤ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم سیاہ تھا۔ اسے ''عقاب'' کے نام سے موسوم کیا گیا تھا۔

(٨٩٨) وحدثنا ابو طاهر، نا محمد بن ابراهيم، انا ابو الشيخ، نا بهلول الانبارى عن ابيه عن جده عن ابيه شيبة عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما ان عليا رضى الله تعالىٰ عنه كان صاحب راية رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوم بدر وفى المواطن كلها صاحب راية المهاجرين على وصاحب راية الانصار سعد بن عباده۔

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غزوۂ بدر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمبردار حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے اور تمام مقامات پر مہاجرین کے علمبردار حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوتے اور انصار کے علمبردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہوتے تھے۔

☆☆☆

باب نمبر ۷۳

فی ذکر شعارہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الحرب

دوران جنگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شعار کا بیان

''شعار'' اس لفظ یا فقرے کو کہا جاتا ہے جو ایک فوج والے آپس میں ایک دوسرے کو پہچاننے کیلئے مقرر کر لیتے ہیں تا کہ دوست دشمن کی تمیز ہو جائے۔ موجودہ دور میں اسے کوڈ ورڈ (Code Word) کہا جاتا ہے۔ (مترجم مدنی)

(۸۹۹) حدثنا ابو طاهر، نا محمد بن ابراهيم، انا ابو الشيخ اخبرنا ابو خليفة، نا ابو داود الطيالسي، نا عكرمة بن عمار حدثني اياس بن سلمة بن الاكوع حدثني ابي رضي الله تعالٰى عنه قال كان شعار النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم امت امت.

✤✤ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ (یا اس طرح ہے کہ) حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد گرامی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شعار ''أَمِتْ أَمِتْ'' تھا۔

(۹۰۰) وحدثنا ابو طاهر، نا محمد بن ابراهيم، انا ابو الشيخ، نا احمد بن عمر، نا اسماعيل بن اسحق، نا يحيى الحماني، نا سعيد بن خثيم عن يزيد بن علي قال كان شعار النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم يا منصور امت.

✤✤ حضرت یزید بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شعار ''یا منصور امت'' تھا۔

(۹۰۱) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا ابو الشيخ، انا احمد بن عمر، نا اسماعيل بن اسحق، نا يحيى الحماني، نا منصور الخياط وكان

جليسا لشريك عن عبد الله بن عمر بن على قال كان شعار النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يا آل كل خير۔

✤✤ حضرت عبداللہ بن عمر بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شعار یہ تھا "یا آل کل خیر"۔

(۹۰۲) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا ابو الشيخ، نا جبير نا الطنافسي، نا وكيع، نا سفيان عن ابى اسحق عن المهلب بن ابى صفرة عمن سمع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول ان بيتكم العدو فان شعاركم حم لا ينصرون۔

✤✤ حضرت مہلب بن ابی صفرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کیا جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر دشمن تم پر شبخون مارے (یعنی رات کو حملہ کرے) تو تمہارا شعار "حٰمٓ لا ينصرون" ہوگا۔

(۹۰۳) وحدثنا ابو طاهر، نا محمد بن ابراهيم، نا ابو الشيخ، نا جبير بن هرون، نا على الطنافسى، نا وكيع عن شريك عن ابى اسحق ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بعث سرية فى عشرة فيهم طلحة فقال شعاركم يا عشرة۔

✤✤ حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کے وقت دس آدمیوں کو جنگ کیلئے بھیجا ان میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا شعار "یا عشرة" یعنی اے دس آدمیو! ہوگا۔

☆☆☆

باب نمبر ۴۷

فی ذکر خیلہ وسرجہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گھوڑے اور زین کا بیان

(٩٠٤) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد اللّٰه الصالحی. انا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، انا حاجب بن احمد الطوسی. نا عبدالرحیم بن منیب. نا الفضل بن موسی، نا سفیان عن یونس بن عبید عن عمرو بن سعید عن ابی زرعة عن جریر رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال رایت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم وهو یلوی ناصیة فرسه ویقول الخیل معقود فی نواصیها الخیر. صحیح.

❖❖ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے گھوڑے کی پیشانی سے لپٹے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت اور بھلائی بندھی ہوئی ہے۔

(٩٠٥) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰه محمد بن جعفر المعروف بابی الشیخ، نا عبد اللّٰه بن الحسین بن زهیر النیسابوری، نا احمد بن حفص، نا ابی، نا ابراهیم بن طهمان عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال لم یکن شیء احب الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم بعد النساء من الخیل.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن کے بعد گھوڑوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی۔

(٩٠٦) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهیم، انا ابو الشیخ، انا ابراهیم

بن محمد ابن الحسن، نا ابراهيم بن عيسى بن ايوب بمصر، نا يحيى بن حسان، نا سليمان بن موسى، نا ابراهيم بن الفضل عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال كان احب الخيل الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الاشقر الاغر الادهم المحجل فى الشق الايمن۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ وہ گھوڑا پسند ہوتا جس کی سرخی پر تیرگی ہو، پیشانی سفید ہو، کالا مشکی ہو اور دائیں جانب والے حصے کے پاؤں میں سفیدی ہو۔

(۹۰۷) اخبرنا ابو عبد الله محمد بن الحسن المروزى، انا ابو العباس احمد بن محمد ابن سراج الطحان، انا ابو احمد محمد بن قريش بن سليمان، انا ابو الحسن على بن عبدالعزيز المكى، انا ابو عبيد القاسم بن سلام حدثنى يحيى بن سعيد عن سفيان الثورى عن مسلم بن عبدالرحمن عن ابى زعة عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه كره الشكال فى الخيل۔ صحيح۔ قال ابو عبيد الشكال هو ان يكون ثلاث قوائم محجلة وواحدة مطلقة او ثلاث قوائم مطلقة وواحدة محجلة اخذ منه الشكال الذى يشكل به الخيل لان الشكال يكون فى ثلاث قوائم۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے میں شکال کو ناپسند فرماتے تھے۔ (شکال سے مراد یہ ہے کہ گھوڑے کے تین پیروں میں سفیدی ہو اور ایک پیر خالی یا اس کے برعکس ہو۔ مترجم مدنی)۔

(۹۰۸) عن ابى بن عباس بن سهل عن ابيه عن جده رضى الله تعالىٰ عنه كان للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى حائطنا فرس يقال له اللحيف قال ابو عبد الله ويروى اللخيف۔ صحيح۔

❖❖ حضرت ابی بن عباس بن سہل نے اپنے والد گرامی سے اور انہوں نے اپنے دادا جان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہمارے باغ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک گھوڑا تھا جسے "لحیف" کہا

جاتا تھا اور ابو عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''لخیف'' بھی روایت کیا گیا ہے۔

(۹۰۹) واخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا آدم، نا شعبة عن قتادة قال سمعت انسا رضي الله تعالىٰ عنه يقول كان فزع بالمدينة فاستعار النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فرسا من ابي طلحة يقال له المندوب فركب فلما رجع قال ما راينا من شيء وان وجدناه لبحرا۔ صحيح۔

✤✤ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں دشمن کا خوف طاری ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے ایک گھوڑا مستعار لیا جسے ''مندوب'' کہا جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر سوار ہو کر گئے جب واپس تشریف لائے تو فرمایا کہ ہم نے تو کوئی چیز نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا ہم نے سمندر پایا ہے (یعنی سمندر کی طرح تیز ہے حالانکہ وہ بہت سست تھا مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سواری فرمانے کے بعد وہ واقعی سمندر ہو گیا)۔

(۹۱۰) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن احمد بن تميم، نا ابن حميد، نا سلمة بن الفضيل عن ابي اسحق عن يزيد بن ابي حبيب عن مرثد بن عبد الله عن عبد الله زرير الغافقي عن علي رضي الله تعالىٰ عنه قال كان اسم فرس النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم المرتجز واسم بغلته البيضاء دلدل واسم حماره عفير واسم درعه ذات الفضول۔

✤✤ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھوڑے کا نام ''مرتجز''، سفید خچر کا نام ''دلدل''، گدھے کا نام ''عفیر'' اور زرہ کا نام ''ذات الفضول'' تھا۔

نوٹ: ۸۸۵ نمبر حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمان کا نام ''مرتجز'' مروی ہے جبکہ اس حدیث مبارکہ میں گھوڑے کا نام ''مرتجز'' مروی ہے اور میرے خیال سے یہی قریب الفہم بھی ہے۔ مترجم مدنی۔

(۹۱۱) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشيرزي، انا زاهر بن احمد،

انا ابو اسحق ابراهيم بن عبدالصمد الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سابق بين الخيل التي قد اضمرت من الحفياء الى ثنية الوداع وكان امدها ثنية الوداع وسابق بين الخيل التي لم تضمر من الثنية الى مسجد بني زريق وكان عبد الله فيمن سابق بها۔ صحيح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام حفیاء سے لے کر ثنیۃ الوداع تک ان گھوڑوں کے درمیان دوڑ لگوائی جو شرط کیلئے تیار کئے گئے تھے اور دوڑ کی آخری حد ''ثنیۃ الوداع'' کا مقام تھا اور جو گھوڑے شرط کیلئے تیاری نہیں کئے گئے تھے ان کے درمیان ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنی زریق تک دوڑ لگوائی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے اس دوڑ میں حصہ لیا۔

(۹۱۲) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم الصالحاني، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا جبير بن هارون، نا علي الطنافسي، نا النعمان بن محمد، نا حماد بن سلمة عن يعلى بن عطاء عن عبد الله بن يسار ابي همام عن ابي عبدالرحمن الفهري رضي الله تعالىٰ عنه قال شهدت مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوم خيبر في يوم صائف شديد الحر فقال يا بلال اسرج لي فرسي فاخرج سرجا رقيقا من لبد ليس فيها اشر ولا بطر۔

❖❖ حضرت ابوعبدالرحمٰن فہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ غزوۂ خیبر کے دن ایک سخت گرمی والے دن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے بلال! میرے گھوڑے پر زین ڈالو۔ تو انہوں نے ایک زین نکالی جو پتلی سی تھی پیوند لگی ہوئی تھی اور اس میں کوئی فخر وغرور والی چیز نہیں تھی۔

☆☆☆

باب نمبر ۷۵

فی ذکر بغلته وحماره صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خچر اور گدھے کا بیان

(۹۱۳) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، انا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی ابو طاهر احمد بن عمرو بن سرح، انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب حدثنی کبیر بن عباس بن عبدالمطلب قال: قال عباس رضی الله تعالیٰ عنه شهدت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم حنین انا وابو سفیان بن الحارث بن عبدالمطلب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلم نفارقه ورسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی بغلة له بیضاء اهداها له فروة بن نفاثة الجذامی فلما التقی المسلمون والکفار ولی المسلمون مدبرین فطفق رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یرکض بغلة قبل الکفار قال عباس وانا اخذ بعنان بغلة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اکفها ارادة ان لا تسرع وابو سفیان آخذ برکاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال رسول الله: ای عباس ناد اصحاب السمرة فقال عباس وکان رجلا صیتا فقلت باعلی صوتی این اصحاب السمرة قال فوالله لکان عطفتهم حین سمعوا صوتی عطفة البقر علی اولادها فقال یا لبیك یا لبیك قال فاقتتلوا والکفار فنظر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو علی بغلة کالمتطاول علیها الی قتالهم فقال هذا حین حمی الوطیس قال ثم اخذ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حصیات فرمی

بهن وجوه الكفار ثم قال انهزموا ورب محمد فوالله ما هو الا ان رماهم بحصياته فما زلت ارى حدهم كليلا وامرهم مدبرا. صحيح.

✤✤ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوۂ حنین کے موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ موجود تھا تو میں اور حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا نہیں ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فروہ بن نفاثہ جذامی نے بطور تحفہ پیش کیا تھا۔ جب مسلمان اور کفار آمنے سامنے ہوئے تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خچر کو کفار کی طرف پاؤں مار مار کر لے جانے لگے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خچر کی باگ پکڑی ہوئی تھی اور میں اسے اس ارادے سے کھینچ رہا تھا کہ وہ تیز نہ ہو جائے اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رکاب پکڑ رکھی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے عباس! اصحاب سمرہ (یعنی بیعت رضوان) کو بلاؤ۔ (سمرہ ایک کانٹے دار درخت ہوتا ہے اس کے نیچے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تھی) حضرت عباس رضی اللہ عنہ بہت بلند آواز والے آدمی تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بلند آواز کے ساتھ کہا کہ بیعت رضوان والے کہاں ہیں؟ تو قسم بخدا! جب انہوں نے میری آواز سنی تو اس طرح واپس لوٹے جیسے گائے اپنے بچے کے پاس لوٹتی ہے اور کہا ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں۔ پھر وہ اور کفار باہم جنگ کرنے لگے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خچر پر بلند ہو کر ان کی لڑائی دیکھنے لگے اور فرمایا کہ اس وقت تنور گرم ہوا ہے (یعنی اب خوب لڑائی شروع ہوئی ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ کنکریاں پکڑ کر کافروں کے منہ پر ماریں اور فرمایا۔ قسم رب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی! انہوں نے شکست پائی۔ تو قسم بخدا! بس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انہیں کنکریاں مارنے کی ہی دیر ہوئی اور میں برابر دیکھتا رہا کہ ان کی دھار کند ہوگئی تھی اور ان کا معاملہ پیٹھ پھیرنے والا ہوگیا تھا (یعنی انہیں فوراً شکست ہوگئی)۔

(٩١٤) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا ابو الشيخ الحافظ، نا ابراهيم بن علي، نا محمد بن زياد الزيادي، نا سفيان عن الزهري عن عبيدالله بن عبد الله عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال اهدى النجاشي الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بغلة وكان يركبها وبعث اليه بقدح فكان يشرب منه.

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نجاشی شاہ حبشہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایک خچر بطور تحفہ بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر سواری فرماتے تھے اور ایک پیالہ بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں (پانی وغیرہ) پیتے تھے۔

(۹۱۵) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا اسحق بن ابراهيم سمع يحيى بن آدم، حدثنا ابو الاحوص عن ابى اسحاق عن عمرو بن ميمون عن معاذ رضى الله تعالىٰ عنه قال كنت ردف النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على حمار يقال له عفير فقال يا معاذ هل تدرى ما حق الله على عباده وما حق العباد على الله قلت الله ورسوله اعلم قال فان حق الله على عباده ان يعبدوه ولا يشركوا به شيئا وحق العباد على الله ان لا يعذب من لا يشرك به شيئا فقلت يا رسول الله افلا ابشر به الناس فقال لا تبشرهم فيتكلوا۔ صحيح۔

✤✤ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے ایک گدھے پر سوار تھا جسے عفیر کہا جاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ! کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا یہ حق ہے کہ جس بندے نے اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا وہ اسے عذاب نہ دے۔ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں بندوں کو اس بات کی خوشخبری نہ دے دوں۔ تو فرمایا انہیں خوشخبری مت دینا ورنہ وہ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔

(۹۱٦) حدثنا ابو طاهر الفارسى، انا محمد بن ابراهيم، انا ابو الشيخ، نا عمر بن زيد بن اسلم عن ابيه عن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال خرج رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على حمار يقال له اليعفور۔

✤✤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعفور نامی گدھے پر سوار ہو کر باہر تشریف لائے۔

(۹۱۷) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، نا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا مسدد، نا معتمر قال سمعت ابي يقول ان انسا رضي الله تعالىٰ عنه قال قيل للنبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لو اتيت عبد الله بن ابي فانطلق اليه النبي وركب حمارا وانطلق المسلمون يمشون معه وهي ارض سبخة فلما اتاه النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال اليك عني والله لقد آذاني نتن حمارك فقال رجل من الانصار منهم والله لحمار رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اطيب ريحا منك. صحيح.

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی کہ کاش! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ایک مرتبہ) عبداللہ بن ابی (رئیس المنافقین) کے پاس تشریف لے چلیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہو کر اس کی طرف چلے۔ مسلمان بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پیدل چل پڑے۔ وہ زمین بدبودار تھی (یعنی جس میں سے گزر کر جا رہے تھے) تو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لعین کے پاس پہنچے تو بولا۔ مجھ سے دور رہئے! قسم بخدا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گدھے کی بو مجھے تکلیف دیتی ہے (جہنمی پیپ تو تیرے لئے خوشبودار ہوگی۔ لعین آدمی!) تو مسلمانوں میں سے ایک انصاری آدمی نے کہا قسم بخدا! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گدھا تجھ سے کہیں زیادہ بہتر، عمدہ اور پاکیزہ خوشبو والا ہے۔

(۹۱۸) اخبرنا ابو الحسن الشيرزي، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن عمرو بن يحيي المازني عن ابي الحباب سعيد بن يسار عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال رايت النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلي على حمار وهو متوجه الى خيبر. صحيح.

✤✤ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گدھے پر بیٹھ کر نماز ادا کرتے دیکھا ہے اور اس گدھے کا منہ خیبر کی طرف تھا یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منہ خیبر کی طرف تھا۔

(۹۱۹) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، انا ابو العباس احمد بن محمد الخزاعي، نا القعنبي، نا

علی بن عباس عن مسلم الاعور عن انس بن مالك رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال رایت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم بخیبر علی حمار علی اکاف لیف وخطام لیف۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ خیبر کے مقام پر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گدھے پر سوار دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کے پوست کی زین پر بیٹھے ہوئے تھے اور کھجور کے پوست کی ہی نکیل (باگ) تھی۔

☆☆☆

باب نمبر ٧٦

فی ذکر ناقتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی کا بیان

(٩٢٠) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن عبد الله بن رسته، نا عبد الله بن معاذ، نا ابى عن حميد عن انس رضى الله تعالى عنه قال كانت ناقة للنبى صلى الله تعالى عليه وسلم تسمى العضباء وكانت لا تسبق فجاء اعرابى على قعود له فسبق فشق ذلك على المسلمين فقال مالكم فقالوا سبقت العضباء فقال انه حق على الله عز وجل ان لا يرتفع شيء من الدنيا الا وضعه۔ صحيح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام "عضباء" تھا۔ اس سے آگے نہیں نکلا جاتا تھا (یعنی دوڑ میں اس سے آگے کوئی نہیں نکلتا تھا) تو ایک بدو نوجوان نر اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اس سے آگے نکل گیا تو مسلمانوں پر یہ چیز بہت شاق گزری تو اس بدو نے کہا کہ تمہیں کیا ہوا؟ تو انہوں نے کہا کہ تو عضباء سے آگے نکل گیا ہے۔ تو اس نے کہا کہ اللہ رب العزت پر یہ بات حق ہے کہ وہ جس چیز کو بھی دنیا میں بلندی عطا فرمائے گا اسے پستی بھی عطا فرمائے گا۔

(٩٢١) وحدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا زيد بن عبدالعزيز الموصلي، نا ابن المقرى، نا عبد الله بن رجاء، نا موسى بن عقبة عن عبد الله بن دينار عن عمر رضى الله تعالى عنه قال دخل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يوم فتح مكة على ناقته القصواء۔

❖ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی ''قصواء'' پر سوار ہو کر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔

(۹۲۲) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبة، نا حاتم بن اسماعیل عن جعفر بن محمد عن ابیه قال دخلنا علی جابر رضی الله تعالٰی عنه فقال ان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم اذن ان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم حاج فخرجنا معه حتّٰی اذا اتی ذا الحلیفة فصلی رکعتین فی المسجد ثم رکب القصواء حتّٰی اذا استوت به ناقته علی البیداء اهل بالتوحید. صحیح.

❖ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ ہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منادی کروائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج پر جانے والے ہیں تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکل پڑے۔ حتیٰ کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو مسجد میں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قصواء نامی اونٹنی پر سوار ہوئے۔ یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی مقام بیداء پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر پہنچ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بلند آواز سے پکاری (یعنی تلبیہ کہا)۔

(۹۲۳) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد الله النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبید بن اسماعیل عن ابی اسامة عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالٰی عنهما عن النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم انه کان اذا ادخل رجله فی الغرز واستوت ناقته قائمة اهل من عند مسجد ذی الحلیفة. صحیح.

❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا پاؤں مبارک اونٹنی کی رکاب میں رکھتے اور اونٹنی بالکل سیدھی کھڑی ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تہلیل (تلبیہ) پکارنے لگتے۔

(۹۲٤) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، نا ابو محمد عبد

اللّٰه بن يوسف بن محمد بن باموية، نا ابو العباس محمد بن يعقوب، انا محمد بن محمد بن عبد اللّٰه بن عبدالحكم، نا ابن وهب اخبرني سفيان الثوري انه سمع ابا عمران وهو ايمن بن نائل يحدث ان قدامة بن عمار الكلابي رضي اللّٰه تعالٰى عنه قال رايت رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم يرمي الجمرة على ناقة صهباء لا ضرب ولا طرد ولا اليك.

✤✤ حضرت قدامہ بن عمار کلابی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ''صہباء'' نامی اونٹنی پر رمی جمار کرتے دیکھا ہے تو (اس وقت) نہ ہی مار کر ہٹایا جاتا تھا نہ ہی ہانک کر اور نہ ہی ہٹو! بچو! کہہ کر۔

(٩٢٥) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر، انا عبد اللّٰه بن محمد البغوي، نا عبيد اللّٰه العيشي، نا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن ابي المليح عن روح بن عائذ عن ابي العوام عن معاذ بن جبل رضي اللّٰه تعالٰى عنه قال كنت رديف النبي صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم على جمل احمر.

✤✤ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں سرخ اونٹ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سوار ہوا۔

(٩٢٦) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد اللّٰه النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا قتيبة بن سعيد، نا حاتم عن يزيد بن ابي عبيد قال سمعت سلمة بن الاكوع رضي اللّٰه تعالٰى عنه يقول خرجت قبل ان يوذن بالاولى وكانت لقاح النبي صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم ترعى بذي قرد قال فلقيني غلام لعبد الرحمن بن عوف فقال اخذت لقاح رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم قلت من اخذها قال غطفان قال فصرخت ثلاث صرخات يا صباحاه قال فاسمعت بين لابتي المدينة ثم اندفعت على وجهي حتٰى ادركتهم وقد اخذوا يستقون من الماء فجعلت ارميهم بنبلي وكنت راميا واقول انا ابن الاكوع اليوم يوم الرضع وارتجز

حتی استنقذت اللقاح منهم واستلبت منهم ثلاثین بردة قال وجاء النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم والناس فقلت یا نبی اللّٰہ قد حمیت القوم الماء وهم عطاش فابعث الیهم الساعة فقال یا ابن الاکوع ملکت فاسجح قال ثم رجعنا فاردفنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم علی ناقته حتی دخلنا المدینة. صحیح.

✽✽ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں (صبح کے وقت) پہلی اذان دیئے جانے سے پہلے باہر نکلا اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دودھیل اونٹنیاں (یعنی وہ اونٹنیاں جنہوں نے قریب قریب ہی بچہ جنا ہو اور دودھ بہت ہو) مقام ذی قرد میں چرائی جاتی تھیں۔ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا غلام ملا تو اس نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دودھیل اونٹنیاں ڈاکو ہنکا کر لے گئے ہیں۔ میں نے کہا کہ کون انہیں لے گیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ غطفان قبیلہ والے۔ تو میں نے تین آوازیں دیں۔ اے قوم والو! میں نے مدینہ منورہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیان اپنی آواز سنادی پھر میں اپنے چہرے کی سیدھ میں چل پڑا حتیٰ کہ میں نے انہیں دیکھ لیا وہ پانی پینے لگے تھے تو میں انہیں تیر مارنے لگا اور میں ایک اچھا تیر انداز تھا۔ ساتھ ہی میں یہ کہنے لگا کہ میں اکوع کا بیٹا ہوں۔ آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے اور میں رجز پڑھتا رہا حتیٰ کہ میں نے دودھیل اونٹنیاں ان سے چھڑالیں اور ان سے تیس (۳۰) چادریں چھین لیں۔ فرماتے ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے لوگ آئے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے ان لوگوں کو پانی سے روک دیا تھا اور وہ پیاسے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی ان کی طرف لشکر بھیجئے تو ارشاد فرمایا۔ اے ابن اکوع! تم مالک بن گئے ہو اب نرمی اور مہربانی کرو (یعنی ہمارا مال واپس آگیا اب جانے دو) تو ہم پھر واپس چل پڑے۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے سوار فرمایا حتیٰ کہ ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوگئے۔

☆☆☆

باب نمبر ۷۷

فی صفة اکله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھانا تناول فرمانے کا بیان

(۹۲۷) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد الله الصالحی، انا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، نا ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم الشیبانی، انا احمد بن حازم بن ابی غرزة، انا جعفر بن عون عن مسعر عن علی بن الاقمر عن ابی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا اکل متکئا. صحیح.

✤✤ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

(۹۲۸) اخبرنا عبد الله بن عبدالصمد الجوزجانی، انا علی بن احمد الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا احمد بن منیع، نا الفضل بن دکین، نا مصعب بن سلیم قال سمعت انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه یقول اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بتمر فرایته یاکل وهو مقع من الجوع. صحیح.

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھجور پیش کی گئی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (وہ کھجوریں) کھاتے ہوئے دیکھا درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھوک کی وجہ سے اکڑوں بیٹھے ہوئے تھے۔

(۹۲۹) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا ابو الشیخ، انا محمد بن احمد بن معدان، نا ابراهیم بن سعید الجوهری، نا ابن الطباع،

نا معاذ بن محمد بن معاذ بن ابی بن کعب عن ابیه عن جده ابی بن کعب رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم کان یجثو علی رکبتیه وکان لا یتکی۔

✤✤ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کھانا تناول فرماتے ہوئے) گھٹنوں کے بل بیٹھا کرتے تھے اور ٹیک نہیں لگاتے تھے۔

(۹۳۰) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا ابو محمد عبدالرحمن بن ابی شریح، نا عبد اللّٰه بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا علی بن الجعد، انا شعبة عن الاعمش عن ابی حازم عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال ما عاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم طعاما قط ان اشتهاه اکله والا ترکه۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی کسی کھانے کا عیب بیان نہیں فرمایا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھا لگتا تو تناول فرمالیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

(۹۳۱) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، نا ابو الشیخ الحافظ، نا اسحق بن احمد الفارسی، نا عبدالرحمن بن عمر، نا ابو قتیبة، نارجل من بنی ثور عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها قالت کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم اذا اکل الطعام یاکل مما یلیه واذا اتی بالتمر اجال یده فیه۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو اپنے سامنے سے کھاتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھجوریں پیش کی جاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مبارک ان میں گردش کرتا۔

(۹۳۲) اخبرنا عبد اللّٰه بن عبدالصمد الجوزجانی، نا علی بن احمد الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا قتیبة بن سعید، نا ابن لهیعة عن یزید بن ابی حبیب عن راشد الیافعی عن حبیب بن اوس عن ابی ایوب الانصاری رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال کنا عند النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم

یوما فقرب طعام فلم ار طعاما کان اعظم برکة منه اول ما اکلنا ولا اقل برکة فی آخره قلنا یا رسول اللّٰه کیف هٰذا قال انا ذکرنا اسم اللّٰه حین اکلنا ثم قعد من اکل ولم یسم اللّٰه فاکل معه الشیطان.

❖❖ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر تھے تو کھانا لایا گیا۔ میں نے اس کے ابتدائی حصے جیسا بڑی برکت والا کوئی کھانا نہیں دیکھا جو ہم نے کھایا اور اس کے آخری حصے جیسا کم برکت والا کھانا بھی نہیں دیکھا۔ تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوا؟ (یعنی ابتداء میں تو بڑی برکت تھی جبکہ آخر میں بہت کم برکت ہوئی) تو ارشاد فرمایا کہ جب ہم نے کھانا کھایا تو ہم نے بسم اللہ پڑھی تھی پھر ایک ایسا آدمی کھانے بیٹھا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی تو اس کے ساتھ شیطان بھی کھاتا رہا۔

(۹۳۳) واخبرنا عبد اللّٰه بن عبدالصمد، انا علی بن احمد، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا ابوبکر محمد بن ابان، نا وکیع، نا هشام الدستوائی عن بدیل بن میسرة العقیلی عن عبد اللّٰه بن عبید بن عمیر عن ام کلثوم عن عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها قالت کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یاکل طعاما فی ستة من اصحابه فجاء اعرابی فاکله بلقمتین فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم :لو سمی کفاکم.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے تو ایک بدو آیا۔ تو اسے بھی دو لقمے کھلائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ بدو بسم اللہ پڑھ لیتا تو یہ کھانا تم سب کیلئے کافی ہوتا۔

(۹۳٤) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر، نا محمد بن عبد اللّٰه بن رسته، نا ابراهیم بن المستمر، نا عفان بن مسلم، نا حماد ابن سلمة عن حمید عن ابی المتوکل عن جابر رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال کنا اذا اکلنا مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم طعاما لا نبدأ حتٰی یکون رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یبدأ.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ

کھانا کھاتے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابتداء فرمانے تک ہم کھانے کی ابتداء نہیں کرتے تھے۔

(۹۳۵) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم الصالحاني. انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابو خالد موسى بن محمد الانصاري. نا علي بن حرب، نا ابو معاوية عن هشام بن عروة عن عبدالرحمن بن سعد عن ابن كعب عن كعب بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ياكل بثلاثة اصابع ولا يمسح يده حتىٰ يلعقها. صحيح.

✤✤ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین انگلیوں کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تھے اور جب تک انگلیاں چاٹ نہ لیتے تھے ہاتھ پونچھتے نہ تھے۔

(۹۳۶) اخبرنا عبد الله بن عبدالصمد، انا علي بن احمد الخزاعي. انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا الحسن بن علي الخلال، نا عفان، نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس رضي الله تعالىٰ عنه قال كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا اكل طعاما لعق اصابعه الثلاث.

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹتے تھے۔

(۹۳۷) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، نا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا عمران بن موسى بن فضالة، نا عمرو بن عثمان، نا عبدالمجيد بن ابي رواد، نا ابن جريج عن هشام بن عروة عن محمد بن كعب بن عجرة عن ابيه كعب رضي الله تعالىٰ عنه قال رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ياكل باصابعه الثلاث الابهام والتي تليها والوسطى ورايته يلعق اصابعه الثلاث قبل ان يمسحها.

✤✤ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین انگلیوں یعنی انگوٹھا، انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ کھانا تناول فرماتے دیکھا ہے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تینوں انگلیاں پونچھنے سے پہلے چاٹتے تھے۔

(۹۳۸) اخبرنا عبد الله بن عبدالصمد، انا علي بن احمد، انا الهيثم بن

كليب، نا ابو عيسى، نا محمد بن بشار، نا معاذ بن هشام حدثني ابي عن يونس عن قتادة عن انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال ما اكل نبي الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على خوان ولا في سكرجة ولا خبز له مرقق قال فقلت لقتادة فعلام كانوا ياكلون قال على هذه السفر. صحيح.

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چوکی یا میز پر اور تشتری (چھوٹی پیالی جس میں اچار یا سلاد وغیرہ رکھتے ہیں) میں کبھی نہیں کھایا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے چپاتی پکائی گئی۔ حضرت یونس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ پھر وہ کس پر کھانا کھاتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس دسترخوان پر (یعنی جو زمین پر بچھایا جاتا ہے)۔

(۹۳۹) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا محمد بن سنان، نا همام عن قتادة قال كنا عند انس رضي الله تعالىٰ عنه وعنده خباز له فقال ما اكل النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خبزا مرققا ولا شاة مسموطة حتىٰ لقي الله عز وجل. صحيح.

✤✤ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اس وقت ان کا نانبائی بھی ان کے پاس تھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات فرمانے تک (یعنی وفات تک) نہ تو میدے کی چپاتی کھائی اور نہ ہی کھال سمیت بھنی ہوئی بکری۔

(۹٤۰) واخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا قتيبة بن سعد، نا يعقوب عن ابي حازم قال سالت سهل بن سعد رضي الله تعالىٰ عنه هل اكل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم النقي فقال سهل ما راى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم النقي من حين ابتعثه الله تعالىٰ حتىٰ قبضه الله تعالىٰ قال فقلت هل كانت لكم في عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مناخل قال ما راى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم منخلا من حين ابتعثه

اللّٰہ تعالیٰ حتّٰی قبضہ اللّٰہ تعالیٰ قال کیف کنتم تاکلون الشعیر غیر منخول قال کنا نطحنہ وننفخہ فیطیر ما طار وما بقی ثریناہ فاکلناہ۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میدہ (پسا ہوا اور چھنا ہوا آٹا وغیرہ) کھایا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبر بنا کر بھیجا تب سے وفات تک کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میدہ نہیں دیکھا تو میں نے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں تمہارے پاس چھلنیاں تھیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبر بنا کر بھیجا تب سے وفات تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی چھلنی نہیں دیکھی۔ تو میں نے کہا کہ پھر تم کیسے بغیر چھانے جو کھا لیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم جو پیستے اور انہیں پھونک مارتے تو جو چیز اڑ جاتی سو اڑ جاتی اور جو باقی رہتی ہم اسے گوندھ کر پکا لیتے اور کھا لیتے۔

☆☆☆

باب نمبر ۷۸

فی ذکر طعامه و ادامه ﷺ وما کان یحب منه

آپ ﷺ کے کھانے، سالن اور جو چیز اس میں سے پسند ہوتی اس کا بیان

(۹٤۱) اخبرنا ابو محمد عبد الله بن عبدالصمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا الحسن بن محمد الزعفرانی، نا حجاج بن محمد قال : قال ابن جریج اخبرنی محمد بن یوسف ان عطاء بن یسار اخبره ان ام سلمة رضی الله تعالٰی عنها اخبرته انها قربت الی النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم جنبا مشویا فاکل منه ثم قام الی الصلاة وما توضا۔

✤ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو ایک بھنی ہوئی پسلی پیش کی تو آپ ﷺ نے اس سے گوشت تناول فرمایا پھر نماز ادا فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں فرمایا۔

(۹٤۲) اخبرنا ابو الفتح نصر بن علی الحاکم، انا ابو سعید محمد بن موسی الصیرفی، نا ابو العباس الاصم، نا محمد بن اسحق الصنعانی، انا ابن ابی مریم، انا عبد الله بن لهیعة عن سلیمان بن زیاد عن عبد الله بن الحارث بن جزء الزبیدی رضی الله تعالٰی عنه قال اتی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم بخبز ولحم وهو فی المسجد فاکل واکلنا معه ثم آذنه الموذن بالصلاة فقام النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم فصلی وصلینا ولم نزد علی ان مسحنا ایدینا بالحصباء۔

✤ حضرت عبداللہ بن حارث بن جز زبیدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول

اکرم ﷺ کی خدمت میں روٹی اور گوشت پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے تو آپ ﷺ نے بھی کھایا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھایا۔ پھر موذن نے آپ ﷺ کو نماز کیلئے بلایا تو آپ ﷺ کھڑے ہوگئے اور نماز ادا فرمائی اور ہم نے بھی نماز ادا کی۔ تو ہم نے کنکریوں کے ساتھ ہاتھ پونچھنے سے زیادہ کوئی کام نہ کیا (یعنی وضونہیں کیا)۔

(٩٤٣) اخبرنا ابو الحسن الشيرزي، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اكل كتف شاة ثم صلى ولم يتوضا. صحيح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے بکری کے کندھے کا گوشت تناول فرمایا پھر نماز ادا فرمائی اور وضونہیں کیا۔

(٩٤٤) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا ابو اليمان، انا شعيب عن الزهري اخبر جعفر بن عمرو بن امية ان اباه عمرو بن امية اخبره انه راى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يحتز من كتف شاة فى يده فدعى الى الصلاة فالقاها والسكين الذى يحتزبها ثم قام فصلى ولم يتوضا. صحيح.

❖❖ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ بکری کے کندھے کا گوشت ہاتھ میں پکڑ کر (چھری کے ساتھ) کاٹ کر کھا رہے تھے تو آپ ﷺ کو نماز کیلئے بلایا گیا تو آپ ﷺ نے وہ گوشت اور چھری جس کے ساتھ کاٹ رہے تھے وہ رکھ دی اور کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی اور وضونہیں کیا۔

(٩٤٥) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، انا ابن ابى عمر، نا سفيان هو ابن عيينة، نا عبد الله بن محمد بن عقيل سمع جابرا ح قال سفيان وحدثناه محمد بن المنكدر عن جابر رضي الله تعالىٰ عنه قال خرج رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وانا معه فدخل على امراة من الانصار فذبحت له شاة فاكل

منها واتته بقناع من رطب فاكل منه ثم توضا للظهر وصلى ثم انصرف فاتيته بعلالته من علالته الشاة فاكل ثم صلى العصر ولم يتوضا.

✤✤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے۔ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری عورت کے پاس گئے اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے بکری ذبح کر کے گوشت پکایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گوشت تناول فرمایا۔ پھر وہ ایک طباق پکی کھجوروں کا لے کر حاضر خدمت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجوریں بھی کھائیں پھر نماز ظہر ادا کرنے کیلئے وضو فرمایا اور نماز ادا کی پھر واپس چلے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اس بکری کا بچا ہوا گوشت لے کر حاضر ہوا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ تناول فرمایا پھر نماز عصر ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا۔

(٩٤٦) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا واصل بن عبدالاعلى، نا محمد بن الفضيل عن ابى حيان التيمى عن ابى زرعته عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال اتى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم بلحم فرفع اليه الذراع وكانت تعجبه فنهس منها.

✤✤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گوشت بھیجا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بازو پیش کیا گیا اور بازو کا گوشت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پسند فرماتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں سے منہ مبارک کے ساتھ نوچ کر گوشت کھایا۔

(٩٤٧) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، انا ابو عيسى، نا الحسن بن محمد الزعفراني، نا يحيى بن عباد، نا فليح بن سليمان حدثني رجلٌ من بني عباد يقال له عبد الوهاب بن يحيى بن عباد عن عبد الله بن الزبير عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت ما كان الذراع باجب اللحم الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ولكنه كان لا يجداللحم الا غبا وكان يعجل اليها لانها اعجلها نضجا.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بازو کا گوشت سب سے زیادہ پسندیدہ ہوتا تھا لیکن کبھی کبھار ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گوشت ملتا (اور جب ملتا) تو

آپ ﷺ جلدی سے ان کی طرف (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) بھیج دیتے کیونکہ وہ اسے بہت جلد (خوش مزہ) پکا دیتی تھیں۔

(۹۴۸) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم الصالحاني، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا عبد الله بن محمد بن عبدالكريم، نا ابو زرعة، نا مالك بن اسماعيل، نا زهير، نا ابو اسحق عن سعيد بن عياض عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالىٰ عنه قال كان احب العراق الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذراع الشاة وكنا نراه يسم في ذراع الشاة وكنا نرى ان اليهود هم الذين سموه.

✤✤ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کو گوشت دار ہڈیوں میں سے سب سے زیادہ بکری کا بازو پسند تھا۔ ہم یہ خیال کرتے تھے کہ آپ ﷺ کو بکری کے بازو میں ہی زہر دیا گیا تھا اور ہم یہ بھی سوچتے تھے کہ یہودیوں نے ہی آپ ﷺ کو زہر دیا تھا۔

(۹۴۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، نا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمد بن بشار، نا مسلم بن ابراهيم، نا ابان بن يزيد عن قتادة عن شهر بن حوشب عن ابى عبيد رضي الله تعالىٰ عنه قال طبخت للنبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قدرا وكان تعجبه الذراع فناولته الذراع ثم قال ناولني الذراع فقلت يا رسول الله وكم للشاة من ذراع فقال والذى نفسي بيده لو سكت لناولتني الذراع ما دعوت.

✤✤ حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کیلئے (گوشت کی) ہنڈیا پکائی۔ آپ ﷺ بازو کا گوشت پسند فرماتے تھے تو میں نے بازو ہی آپ ﷺ کو پیش کئے (آپ ﷺ نے وہ تناول فرما کر) پھر فرمایا کہ مجھے بازو دو تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! بکری کے بازو ہوتے ہی کتنے ہیں (یعنی جو تھے وہ پیش کر چکا ہوں) تو آپ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تو خاموش رہتا تو جب تک میں مانگتا رہتا تو مجھے بازو پکڑاتا رہتا۔

(۹۵۰) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن

محمد بن جعفر، نا عبدان، نا طالوت بن عباد، نا سعید بن راشد، نا محمد بن سیرین عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه ان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم لم یکن یعجبه فی الشاة الا الکتف۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بکری کے گوشت میں سے صرف شانے کا گوشت پسند ہوتا تھا۔

(٩٥١) وحدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابو العباس احمد بن محمد البزاز، نا عبد الله بن محمد بن ابان، نا وکیع عن مسعر عن شیخ من فهم قال سمعت عبد الله بن جعفر رضی الله تعالٰی عنه یقول اتی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم بلحم فجعل القوم یلقونه اللحم فقال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم : اطیب اللحم لحم الظهر ورواه یحیی بن سعید عن مسعر عن شیخ من فهم اسمه محمد بن عبدالرحمن۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (ٹکڑے کاٹ کاٹ کر) گوشت دینے لگے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عمدہ اور بہترین گوشت پشت کا گوشت ہوتا ہے۔

(٩٥٢) حدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد، انا ابو یعلی، انا ابراهیم بن الحجاج، نا وهیب عن ایوب عن ابی قلابة عن زهدم قال کنا عند ابی موسی فاتی بلحم دجاج فقال ابو موسی هلم فکل فانی رایت رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم یاکله۔

❖❖ حضرت زہدم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو مرغی کا گوشت لایا گیا تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آگے آؤ اور کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا گوشت تناول فرماتے دیکھا ہے۔

(٩٥٣) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا الفضل بن سهل الاعرج البغدادی، نا ابراهیم بن

عبدالرحمن بن مهدی عن ابراهیم بن عمر بن سفینة عن ابیه عن جده سفینة رضی الله تعالیٰ عنه قال اکلت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لحم حباری.

❖ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حباری (سرخاب) کا گوشت کھایا ہے۔

(۹۵٤) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد الله النعیمی، انا محمد بن یوسف، انا محمد بن اسماعیل، نا مسدد، نا یحیی عن ابن جریج اخبرنی عمرو انه سمع جابرا رضی الله تعالیٰ عنه یقول غزوت جیش الخبط وامر ابو عبیدة فجعنا جوعا شدیدا فالقی البحر حوتا میتا لم نر مثله یقال له العنبر فاکلنا منه نصف شهر فاخذ ابو عبیدة عظما من عظامه فمر الراکب تحته واخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابرا یقول قال ابو عبیدة کلوا فلما قدمنا ذکرنا ذلك للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال کلوا رزقا اخرجه الله اطعمونا ان کان معکم فاتاه بعضهم فاکله. صحیح.

❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں جیش الخبط نامی لشکر میں شامل تھا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سالارِ لشکر تھے تو ہمیں شدید بھوک لگی تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر پھینکی۔ اس جیسی مچھلی ہم نے کبھی نہیں دیکھی۔ اسے عنبر کہا جاتا تھا۔ تو ہم نے آدھا مہینہ اس کا گوشت کھایا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی پکڑی تو ایک گھڑسوار اس کے نیچے سے گزر گیا جبکہ حضرت ابو زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کھاؤ، تو جب ہم واپس گئے تو ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو رزق اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نکالا اسے کھاؤ اور اگر تمہارے پاس موجود ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ۔ تو اس کا کچھ گوشت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تناول فرمایا۔

(۹۵۵) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا محمد بن ابی بکر، نا فضیل بن سلیمان عن ابی

حازم عن عبيد الله بن ابى قتادة عن ابيه ابى قتادة رضى الله تعالىٰ عنه انه خرج مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فتخلف ابو قتادة مع بعض اصحابه وهم محرمون وهو غير محرم فراوا حمارا وحشيا قبل ان يراه فلما راوه تركوه حتىٰ راه ابو قتادة فركب فرسا له يقال لها الجرادة فسالهم ان يناولوه سوطه فابوا فتناوله فحمل فعقره ثم اكل فاكلوا فندموا فلما ادركوه قال هل معكم منه شيء قال معنا رجله فاخذها النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاكلها۔ صحيح۔

❖❖ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (باہر) نکلے تو آپ رضی اللہ عنہ (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے۔ وہ سب احرام باندھے ہوئے جبکہ آپ رضی اللہ عنہ بغیر احرام کے تھے تو انہوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا آپ رضی اللہ عنہ کونظر نہ آیا۔ جب انہوں نے دیکھ لیا تو اسے چھوڑ گئے (شکار نہیں کیا) حتیٰ کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ لیا تو آپ رضی اللہ عنہ جرادہ نامی گھوڑے پر سوار ہوئے اور ان سے کہا کہ مجھے میرا کوڑا پکڑاؤ۔ تو انہوں نے انکار کر دیا تو انہوں نے خود پکڑ کر اٹھا لیا اور پھر اس گدھے کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ پھر (اسے پکا کر) کھایا تو ان سب نے بھی کھایا اور شرمندہ ہوئے۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے تو ارشاد فرمایا کیا تمہارے پاس اس گوشت میں سے کوئی چیز ہے؟ تو عرض کی کہ ہمارے پاس اس کی ٹانگ ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکڑ کر اس سے گوشت تناول فرمایا۔

(۹۵٦) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد بن عبد الله النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا سليمان بن حرب، نا شعبة عن هشام بن زيد عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال انفجنا ارنبا بمر الظهران فسقى الناس فغلبوا فادركتها فاخذتها فاتيت بها ابا طلحة فذبحها وبعث الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بوركها وفخذيها قال فخذيها لا شك فيه فقبله قلت واكل منه قال واكل منه ثم قال بعد قبله. صحيح۔

❖❖ حضرت ہشام بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ

ہم نے مر الظہر ان کے مقام پر ایک خرگوش بھگایا تو دوسرے لوگ پانی پلانے لگے (جانوروں کو) اور مغلوب ہوگئے تو میں نے اسے دیکھ کر پکڑ لیا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا تو انہوں نے ذبح کرلیا (اور پکایا) اور اس کی سرین (یعنی پچھلے حصے کا گوشت) اور رانیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھیجیں۔ فرماتے ہیں کہ رانیں بھیجیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول فرمائیں۔ میں نے کہا کہ کیا وہ تناول فرمائیں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا اور تناول بھی فرمائیں پھر بعد ازاں فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول فرمائیں۔

(٩٥٧) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشيرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن اسحق بن عبد الله بن ابی طلحة انه سمع انس ابن مالك رضی الله تعالٰی عنه يقول ان خياطا دعا رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم لطعام صنعه قال انس فذهبت مع رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم فقرب اليه خبزا من شعير ومرقا فيه دباء وقديد قال انس فرايت رسول الله يتتبع الدباء حول الصحفة قال فلم ازل احب الدباء بعد ذلك اليوم۔ صحيح۔

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے کھانا تیار کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی تو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گیا۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو کی روٹی اور شوربہ جس میں کدو اور سکھایا ہوا گوشت تھا وہ پیش کیا۔ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیالے کے کونوں سے کدو تلاش کر کے کھا رہے تھے تو اس دن کے بعد کدو مجھے ہمیشہ کیلئے محبوب ہوگیا۔

(٩٥٨) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، نا ابو القاسم الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسی، نا محمد بن بشار، نا محمد بن جعفر وعبدالرحمن بن مهدی قالا، نا شعبة عن قتادة عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه قال كان النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم يعجبه الدباء فاتی بطعام ودعی له فجعلت اتتبعه فاضع بين يديه لما اعلم انه يحبه۔

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کدو پسند

فرماتے تھے۔ تو کھانا لایا گیا اور آپ ﷺ کو دعوت دی گئی تو میں کدو تلاش کر کے آپ ﷺ کے سامنے رکھنے لگا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ آپ ﷺ اسے پسند فرماتے ہیں۔

(۹۵۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، نا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا قتيبة بن سعيد، نا حفص بن غياث عن اسماعيل بن ابی خالد عن حكيم ابن جابر عن ابيه رضی الله تعالٰی عنه قال دخلت علی النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم فرايت عنده دباء يقطع فقلت ما هٰذا قال نكثر به طعامنا۔

✤ حضرت حکیم ابن جابر نے اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ کدو کاٹا جا رہا تھا تو میں نے عرض کی یہ کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ ہم اپنے کھانے میں بکثرت اس کا استعمال کرتے ہیں۔

(۹۶۰) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمود بن محمد الواسطی، نا زكريا بن يحيى بن زحمويه، نا عثمان بن مسلم، نا ثابت البنانی عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه ان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم كان يحب القرع وكان اذا وضع بين يديه ثريد عليه قرع يلتقط القرع قال انس فانا احب القرع لحب رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم۔

✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کدو پسند فرماتے تھے اور جب آپ ﷺ کے سامنے ثرید (شوربے میں روٹی ٹکڑے کر کے ڈالنا) رکھا جاتا جس پر کدو ہوتا تو آپ ﷺ کدو (کے ٹکڑے) چن لیتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی پسندیدگی کی وجہ سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔

(۹۶۱) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن يحيى، نا محمد بن عباد، نا عبدالعزيز بن مهران الزهری، نا ابن ابی ذئب عن عبد الله بن السائب بن خباب عن ابيه عن جده رضی الله تعالٰی عنه قال رايت رسول الله صلی الله تعالٰی علیه

وسلم یا کل من قدید فی طبق فقام الی فخارة فیها ماء فشرب.

✽✽ حضرت عبداللہ بن سائب بن خباب نے اپنے والد گرامی سے اور انہوں نے اپنے دادا جان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تھال میں سکھایا ہوا گوشت تناول فرماتے دیکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مٹی کے گھڑے کی طرف گئے جس میں پانی تھا تو اس سے پانی پیا۔

(۹۶۲) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا عبد الله بن مقين البغدادی، نا محمود بن غيلان، نا علی بن الحسن، نا الحسين بن واقد، انا الزبير عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالٰی عنه قال اکلت القدید مع رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم.

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوکھا گوشت (قدید) کھایا ہے (قدید اصل میں وہ گوشت ہوتا ہے جو ٹکڑے کرکے سوکھا دیا جاتا ہے پھر ضرورت کے وقت استعمال کیا جاتا ہے۔ مترجم)۔

(۹۶۳) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا الحسين بن محمد البصری، نا الفضيل بن سليمان، نا فائد مولی عبيد الله بن علی بن ابی رافع مولی رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم قال حدثنی عبيدالله بن علی عن جدته سلمی رضی الله تعالٰی عنها ان الحسن بن علی وابن عباس وابن جعفر رضی الله تعالٰی عنهم اتوها فقالوا لها اصنعی لنا طعاما مما كان يعجب رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم ويحسن اكله فقالت يا بنی لا تشتهيه اليوم قال بلی اصنعيه لنا قال فقامت فاخذت شيئا من الشعير وطبخته ثم جعلته فی قدر وصبت عليه من زيت ودقت الفلفل والتوابل وقربته اليهم فقالت هٰذا مما كان يعجب النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم ويحسن اكله.

✽✽ حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے لئے وہ کھانا تیار کیجیے جو رسول

اکرم ﷺ کو پسند تھا اور جو کھانا آپ ﷺ کو اچھا لگتا تھا تو انہوں نے کہا۔ اے بیٹے! آج اس کھانے کی خواہش مت کرتو کہا کیوں نہیں! ضرور ہمارے لئے تیار کیجیے۔ تو انہوں نے کچھ جو لئے اور انہیں پکا کر ایک ہانڈی میں رکھا اور ان پر کچھ تیل انڈیلا اور مرچیں اور گرم مصالحہ کوٹ کر اس میں ڈالا اور ان سب کو پیش کر کے فرمایا کہ یہی وہ کھانا ہے جو نبی کریم ﷺ کو پسند تھا اور یہ کھانا آپ ﷺ کو اچھا لگتا تھا۔

(٩٦٤) واخبر ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم، انا الهيثم، نا ابو عيسى حدثني عباس بن محمد الدوري، نا يونس بن محمد، نا فليح بن سليمان عن عثمان بن عبدالرحمن عن يعقوب بن ابي يعقوب عن ام المنذر رضي الله تعالىٰ عنها قالت دخل علي رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ومعه علي ولنا دوال معلقة قالت فجعل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ياكل وعلي معه ياكل فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لعلي مه يا علي فانك ناقه قال فجلس علي ورسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ياكل قالت فجعلت لهم سلقا وشعيرا فقال النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يا علي من هٰذا فاصب فانه اوفق لك.

❖ حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہماری کھجور کے کچھ خوشے (ابھی) لٹکے ہوئے تھے تو رسول اکرم ﷺ کھجوریں کھانے لگے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھانے لگے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے علی! کھجوریں زیادہ مت کھاؤ کیونکہ تم ابھی ناتواں ہو (بیماری کی نقاہت ابھی باقی ہے) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور آپ ﷺ کھاتے رہے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے گھر والوں کے لئے چقندر اور جو تیار کر کے رکھے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے علی! اس میں سے انڈیل لو (اور کھاؤ) کیونکہ یہ تمہارے لئے زیادہ موافق ہے۔

(٩٦٥) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم الخزاعي، نا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا قتيبة بن سعيد نا عبدالعزيز بن محمد عن سهل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه انه راى رسول

اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم توضا من ثور اقط ثم راہ اکل من کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضا۔

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے ایک پیالہ پنیر کھا کر وضوفرمایا۔ پھر آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا پھر نماز ادا فرمائی اور وضونہیں کیا۔

(۹٦٦) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، نا ابو القاسم الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمود بن غيلان، نا بشر بن السري عن سفيان عن طلحة بن يحيى عن عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المومنين رضی اللہ تعالٰی عنها قالت كان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم يا تینی فیقول اعندك غداء فاقول لا فيقول انی صائم قالت واتانی یوما فقلت یا رسول اللہ انه اهدیت لنا هدية قال وما هی قلت حیس قال اما انی اصبحت صائما قالت ثم اكل۔ صحيح۔

(۹٦٦) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لاتے اور فرماتے کہ کیا تمہارے پاس صبح کا کھانا (ناشتہ) ہے؟ تو میں عرض کرتی نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ فرماتے کہ (پھر) میرا روزہ ہے۔ فرماتی ہیں کہ ایک دن آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہمیں تحفہ بھیجا گیا ہے۔ ارشادفرمایا کیا ہے؟ میں نے عرض کی حیس (ایک قسم کا حلوہ) ہے تو فرمایا کہ میرا صبح سے روزہ ہی تھا (یعنی رات بھر کچھ نہیں کھایا) پھر آپ ﷺ نے وہ حیس تناول فرمایا۔

(۹٦٧) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا ابو العباس احمد بن محمد بن علی، نا الحسن بن عرفة، نا المبارك بن سعيد عن عمرو بن سعيد الثوری عن عكرمة عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنهما قال كان احب الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الثريد من التمر وهو الحيس۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا پسندیدہ کھانا کھجور

کا ثرید تھا اور کھجور کا ثرید حیس ہی ہوتا ہے۔

(٩٦٨) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، انا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن مثنى، نا محمد بن جعفر، نا شعبة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة عن ابى ايوب الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا اتى بطعام اكل منه وبعث بفضله الى وانه بعث الى يوما بفضلة لم ياكل منها لان فيها ثوما فسالته احرام هو فقال لا ولكن اكرهه من اجل ريحه قال فانى اكره ما كرهته. صحيح.

✤✤ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جب کھانا پیش کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں سے تناول فرماتے اور جو باقی بچتا وہ میری طرف بھیج دیتے۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باقی ماندہ کھانا بھیجا تو اس میں سے (کچھ) نہیں کھایا تھا کیونکہ اس میں لہسن تھا۔ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کیا لہسن حرام ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ نہیں! لیکن میں اسے اس کی بو کی وجہ سے پسند نہیں کرتا۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناپسند فرمایا اسے میں بھی پسند نہیں کرتا۔

(٩٦٩) اخبر ابو محمد الجوزجانى، انا ابو القاسم الخزاعى، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا عبد الله هو ابن عبدالرحمن، انا سعيد بن سليمان عن عباد بن العوام عن حميد عن انس رضى الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يعجبه الثفل قال عبد الله يعنى ما بقى من الطعام.

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ثفل پسند تھا۔ (یعنی وہ کھانا جو دیگ وغیرہ میں نیچے بچ جاتا ہے)۔

(٩٧٠) حدثنا ابو طاهر الفارسى، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن يحيى، نا سعيد بن عنبسة، نا بقية عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن ابى زياد وهو خيار بن سلمة قال سالت

عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت حین سئل عن اکل البصل آخر طعام اکلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طعام فیہ بصل۔

❖ حضرت ابو زیاد خیار بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (پیاز کھانے کے متعلق) سوال کیا تو جب ان سے پیاز کھانے کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے جو آخری کھانا تناول فرمایا اس میں پیاز موجود تھا۔

(۹۷۱) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الھیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا ابو کریب محمد بن العلاء، نا ابوبکر بن عیاش عن ثابت ابی حمزۃ الثمالی عن الشعبی عن ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت دخل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال اعندك شیء قلت لا الا خبز یابس وخل فقال ھاتی ما افقر بیت من ادم فیہ خل۔

❖ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے پاس (کھانے کو) کوئی چیز ہے؟ تو میں نے عرض کی کہ ایک خشک روٹی اور سرکے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ تو فرمایا کہ وہی لے آؤ۔ وہ گھر سالن کا محتاج نہ ہوگا جس میں سرکہ ہو۔

(۹۷۲) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاھر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، انا ابراھیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبۃ، نا یزید بن ھارون، نا حجاج بن ابی زینب حدثنی ابو سفیان سمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال مربی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاشار الی فقمت الیہ فاخذ بیدی حتی اتی بعض حجر نسائہ فدخل ثم اذن لی فدخلت الحجاب فقال ھل من غداء قالوا نعم فاتی بثلاثۃ اقرصۃ فوضعن علی نبی فاخذ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرصا فوضعہ بین یدیہ واخذ قرصا آخر فوضعہ بین یدی ثم اخذ الثالث فکسر باثنین فجعل نصفہ بین یدیہ ونصفہ بین یدی ثم قال ھل من ادم قالوا لا الا شیء من خل قال ھاتوہ فنعم الادم ھو۔ صحیح۔

✤✤ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میری طرف اشارہ فرمایا۔ میں اٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا یہاں تک کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن میں سے ایک زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں پہنچ گئے اور اندر داخل ہوگئے۔ پھر مجھے اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمائی تو میں بھی پردے کے اندر داخل ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا کوئی کھانا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی (یعنی گھر والوں نے) ہاں۔ پھر تین روٹیاں لا کر اونچی جگہ پر رکھ دی گئیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روٹی پکڑ کر اپنے سامنے رکھی اور ایک پکڑ کر میرے سامنے رکھی۔ پھر تیسری روٹی کے دو ٹکڑے کئے اور آدھی اپنے سامنے رکھی اور آدھی میرے سامنے۔ پھر فرمایا کیا سالن ہے؟ تو انہوں نے عرض کی کہ تھوڑے سے سرکے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ تو فرمایا کہ وہی لے آؤ وہ کتنا ہی اچھا سالن ہے۔

(٩٧٣) اخبرنا محمد بن الحسن المروزی، انا ابو العباس الطحان، انا ابو احمد محمد ابن قریش بن سلیمان، نا علی بن عبدالعزیز، انا ابو عبید القاسم بن سلام حدثنیه یزید هو ابن هرون عن حجاج بن ابی زینب عن ابی سفیان عن جابر رضی اللّٰه تعالٰی عنه عن النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم نعم الادام الخل۔

✤✤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سرکہ کتنا ہی اچھا سالن ہے۔

(٩٧٤) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا عبد اللّٰه بن عبدالرحمن، نا عمر بن حفص بن غیاث، نا ابی عن محمد بن ابی یحیی الاسلمی عن یزید بن ابی انیسة الاعور عن یوسف بن عبد اللّٰه بن سلام رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال رایت النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم اخذ کسرة من خبز الشعیر فوضع علیها تمرة فقال هذه ادام هذه واکل۔

✤✤ حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھ کر ارشاد فرمایا۔ یہ

اس کا سالن ہے۔

(٩٧٥) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحى. انا احمد بن عبد الله النعيمى، انا محمد ابن يوسف، نا محمد بن اسماعيل. نا اسحق بن ابراهيم الحنظلى عن ابى امامة عن هشام قال اخبرنى ابى عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها قالت كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يحب الحلواء والعسل۔ صحيح۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شیرینی (مٹھائی) اور شہد پسند فرماتے تھے۔

(٩٧٦) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحى. انا احمد بن عبد الله النعيمى، انا محمد ابن يوسف، انا محمد بن اسماعيل. نا آدم. نا شعبة. نا جعفر بن اياس قال سمعت سعيد بن جبير عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما يقول اهدت ام حفيد خالة ابن عباس الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اقطا وسمنا واضبا فاكل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من الاقط والسمن وترك الاضب تقززا۔ صحيح۔

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ام حفید رضی اللہ عنہا (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پنیر، گھی اور گوہ بطور ہدیہ بھیجی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پنیر اور گھی کھا لیا اور گوہ کو نفرت فرماتے ہوئے چھوڑ دیا۔

(٩٧٧) اخبرنا ابو الحسن الشيرزى، نا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمى، انا ابو مصعب عن مالك عن يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار مولى ابن حارثة ان سويد بن النعمان رضى الله تعالىٰ عنه اخبر انه خرج مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عام خيبر حتىٰ اذا كانوا بالصهباء وهى من ادنى خيبر نزل فصلى العصر ثم دعا بالازواد فلم يوت الا بالسويق فامر به فثرى فاكل نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم واكلنا ثم قام الى المغرب فمضمض ومضمضنا ثم صلى ولم يتوضا۔ صحيح۔

✤✤ حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ غزوۂ خیبر کے سال وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب خیبر کے قریب مقام صہباء پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیام فرمایا اور نماز عصر ادا فرمائی پھر زاد راہ (توشہ) منگوایا تو صرف ستو ہی حاضر کیے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھگونے کا حکم دیا۔ جب بھگو دیئے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کھائے اور ہم نے بھی کھائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز مغرب ادا فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے تو کلی فرمائی اور ہم نے بھی کلی کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا۔

☆☆☆

باب نمبر ۷۹

فی اکلہ التمر و الفاکھۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھجور اور پھل تناول فرمانے کا بیان

(۹۷۸) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم. انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن العباس بن ايوب. نا محمد بن عبد الله بن ميمون، نا ابن عيينة، نا مولانا من فوق مسعر عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها قالت ما اكل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اكلتين في يوم الا واحد اهما تمر. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بھی ایک دن میں دو مرتبہ کھانا کھایا تو ان دونوں میں سے ایک (کھانا) کھجور ہوتی۔

(۹۷۹) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى الجلودي، انا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج. نا ابن ابي عمر، نا سفيان بن عيينة عن مصعب بن سليم عن انس رضي الله تعالىٰ عنه قال اتى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بتمر فجعل النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقسمه وهو محتفز ياكل منه اكلا ذريعا. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کھجوریں تقسیم فرمانے لگے درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی کی حالت میں (یعنی اکڑوں) بیٹھے تھے اور ان میں سے جلدی جلدی کھا رہے تھے۔

(۹۸۰) اخبرنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم الصالحاني، انا

عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر، نا عمران بن موسى بن فضالة، حدثنا ابن منصف، نا العباس بن الوليد، نا شعبة عن يزيد بن خمير قال سمعت عبد اللّٰه بن بسر رضى الله تعالىٰ عنه يقول دخل علينا رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم فاتاه ابى بتمر وسويق فجعل يا كل التمر ويلقى النوى على ظهر اصبعيه ثم يلقيه يعنى السبابة والوسطى۔

❖ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو میرے والد گرامی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھجوریں اور ستو پیش کئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجوریں کھانے لگے اور گٹھلی کو اپنی انگلیوں یعنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی پشت پر رکھ کر پھینک دیتے۔

(۹۸۱) وحدثنا ابو طاهر الفارسى، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر، نا بنان بن احمد القطان، نا داود بن رشيد، نا عبيد بن القاسم، نا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضى اللّٰه تعالىٰ عنها قالت كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم ياكل الطعام مما يليه حتىٰ اذا جاء التمر جالت يده۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سامنے سے کھانا تناول فرماتے تھے حتیٰ کہ جب کھجوریں آتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مبارک (ادھر ادھر) گردش کرنے لگتا۔

(۹۸۲) وحدثنا ابو طاهر الفارسى، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر، نا على بن سعيد العسكرى، نا على بن سهل بن المغيرة نا ابو غسان، نا اسرائيل عن مسلم الاعور عن انس بن مالك رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال كنت اذا قدمت الى رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم رطبا اكل الرطب وترك المذنب۔

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پکی کھجور (رطب) بڑھاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکی کھجور تناول فرماتے اور نیم پختہ کھجور چھوڑ دیتے تھے۔

(۹۸۳) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد اللّٰه بن محمد

بن جعفر، نا ابن رستة، نا بکر بن خلف، نا مسلم بن قتیبة عن هشام عن اسحق بن عبد اللّٰه بن ابی طلحة عن انس رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال اتیت النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم بتمر عتیق فجعل یفتشه۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پرانی کھجوریں پیش کیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چیر چیر کر تناول فرمانے لگے۔

(۹۸۴) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللّٰه النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا ابن الولید ابو عوانة عن ابی بشر عن مجاهد عن ابن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنهما قال کنت عند النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم وهو یاکل جمارا فقال من الشجر شجرة کالرجل المومن فاردت ان اقول النخلة فاذا انا احدثهم قال هی النخلة۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر تھا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کا گابھ تناول فرما رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت مومن مرد کی مانند ہے (وہ کونسا ہے؟) تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں بتاؤں کہ وہ درخت کھجور ہے میں ان سے بیان کرنے ہی والا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ درخت کھجور ہے۔

(۹۸۵) وحدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر، نا عبد اللّٰه بن محمد الرازی، نا ابو زرعة، انا یحیی بن عبدالحمید، نا عبدالسلام عن عطاء بن السائب عن ابن جبیر عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال کنا مع النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فکان ینبذ الینا التمر تمر العجوة وکنا عزابا فکان اذا قرن فقال انی قد قرنت فاقرنوا۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عجوہ کھجوریں ہماری طرف پھینکتے۔ ہم اس وقت مجرد تھے (یعنی ہمارے بیوی بچے نہیں تھے) تو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو دو کھجوریں ملا کر ایک ساتھ کھاتے تو ارشاد فرماتے کہ میں دو دو کھجوریں ملا کر کھا رہا ہوں تم بھی دو دو کھجوریں ملا کر ایک ساتھ کھاؤ۔

(۹۸۶) اخبرنا عبدالواحد المليحي، نا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا عبدالعزيز بن عبد الله حدثني ابراهيم بن سعد عن ابيه عن عبد الله بن جعفر بن ابي طالب رضي الله تعالٰى عنه قال رايت النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم ياكل الرطب بالقثاء. صحيح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو پکی کھجوریں ککڑی کے ساتھ ملا کر کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۹۸۷) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا عبدة بن عبد الله الخزاعي، نا معاوية بن هشام عن سفيان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالٰى عنها ان النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم كان ياكل البطيخ بالرطب.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ خربوزہ، پکی کھجور کے ساتھ (ملا کر) تناول فرماتے تھے۔

(۹۸۸) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا عبد الله بن العباس الطيالسي، نا محمد بن عمرو بن العباس، نا يوسف بن عطية، نا مطر الوراق عن قتادة عن انس رضي الله تعالٰى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم ياخذ الرطب بيمينه والبطيخ بيساره فياكل الرطب بالبطيخ وكان احب الفاكهة اليه. يوسف بن عطية ضعيف.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ پکی کھجوریں دائیں ہاتھ میں پکڑتے اور خربوزہ بائیں ہاتھ میں پکڑتے اور پکی کھجور خربوزے کے ساتھ تناول فرماتے اور خربوزہ تمام پھلوں سے زیادہ آپ ﷺ کو پسند تھا۔ (اس حدیث مبارکہ کی سند میں یوسف بن عطیہ ضعیف راوی ہیں)۔

(۹۸۹) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالسلام بن محمد، نا اسحق ابن حكيم، نا الحسن بن علي بن عفان، نا يحيى بن هاشم، نا

هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها قالت كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ياكل البطيخ بالرطب والقثاء بالملح. يحيى بن هاشم ضعيف.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ خربوزہ پکی کھجور کے ساتھ اور ککڑی نمک کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔ (اس حدیث مبارکہ کی سند میں یحییٰ بن ہاشم ضعیف راوی ہیں)۔

(۹۹۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانى، انا ابو القاسم الخزاعى، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا على بن حجر، نا شريك عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الربيع بنت معوذ بن عفراء رضى الله تعالىٰ عنها قالت اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بقناع من رطب واجر زغب فاعطانى ملء كفه حليا او قالت ذهبا.

❖❖ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پکی کھجوروں کا ایک طباق (تھال) اور چھوٹی چھوٹی ککڑیاں جن پر خفیف سا رواں تھا پیش کیں تو آپ ﷺ نے مجھے ہتھیلی بھر زیورات یا فرمایا کہ سونا عطا فرمایا۔

(۹۹۱) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد بن عبد الله النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا سعيد بن عفير، نا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب اخبرنى ابو سلمة اخبرنى جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنه قال كنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بمر الظهران نجتنى الكباث فقال عليكم بالاسود منه فانه اطيب فقيل اكنت ترعى الغنم قال نعم وهل نبى الا رعاها. صحيح.

❖❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم مرالظہر ان کے مقام پر نبی کریم ﷺ کے ساتھ پیلو کے پکے پکے پھل چن رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کالی کالی پیلو چنو کیونکہ وہ زیادہ عمدہ ہوتی ہے تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی کہ کیا آپ ﷺ بکریاں چرایا کرتے تھے تو ارشاد فرمایا۔ ہاں! اور ہر ایک نبی علیہ السلام نے بکریاں چرائی ہیں۔

باب نمبر ۸۰

فی صفة شربه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسقیه غیره

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پانی وغیرہ پینے اور دوسروں کو پلانے کا بیان

(۹۹۲) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی الجلودی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا یحیی بن یحیی، نا عبدالوارث بن سعید عن ابی عصام عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم یتنفس فی الشرب ثلاثا ویقول انه اروی وابرا وامرا قال انس وانا اتنفس فی الشراب ثلاثا. صحیح.

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی پینے کے دوران تین سانس لیتے اور فرماتے کہ (اس طرح پینا) یہ آدمی کو خوب سیراب کرتا ہے، بیماری سے بچاتا ہے اور خوب ہضم ہوتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی تین سانسوں میں پانی پیتا ہوں۔

(۹۹۳) حدثنا المطهر بن علی الفارسی، انا محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا عبد اللّٰہ ابن محمد بن جعفر المعروف بابی الشیخ، نا ابو یعلی، نا ابراهیم بن الحجاج، نا عبد الوارث، نا ابو عصام عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال کان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم یتنفس فی الشراب ثلاثا ویقول هو اهنا وابرا واشفی قال انس وانا اتنفس فی الشراب ثلاثا۔

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین سانسوں میں پانی پیتے اور فرماتے کہ ایسا کرنے سے پانی بہت خوشگوار ہوگا، بیماری سے بچائے گا اور خوب شفا دے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی تین سانسوں میں پانی پیتا ہوں۔

(۹۹۴) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر، انا عبد اللّٰه بن محمد البغوی، نا محمد بن جعفر الورکانی، نا سعید بن میسرة النکری عن انس بن مالك رضی اللّٰه تعالٰی عنه انه رای رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یشرب جرعة ثم قطع ثم سمی ثم جرع ثم قطع ثم سمی ثم جرع ثم قطع ثم سمی ثلاثا حتّٰی فرغ فلما شرب حمد اللّٰه علیه. سعید بن میسرة ضعیف.

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گھونٹ پانی پیا۔ پھر چھوڑ کر بسم اللہ پڑھی، پھر ایک گھونٹ پی کر چھوڑا اور بسم اللہ پڑھی پھر ایک گھونٹ پیا اور چھوڑ کر بسم اللہ پڑھی۔ تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کیا یہاں تک کہ فارغ ہوگئے۔ تو جب پانی پی لیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرمائی۔ (اس حدیث مبارکہ کی سند میں سعید بن میسرہ ضعیف راوی ہیں)۔

(۹۹۵) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ایراهیم، انا عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر، نا عمر بن الحسن الحلبی، نا ابو خیثمة مصعب بن سعید المصیصی، نا عیسی بن یونس عن المعلی بن عرفان عن شقیق عن ابن مسعود رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال كان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم اذا شرب تنفس علی الاناء ثلاثة انفاس یحمد اللّٰه علی کل نفس ویشکره عند آخرهن المعلی بن عرفان ضعیف.

❖ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پانی پیتے تو برتن پر تین سانسیں لیتے۔ ہر دفعہ سانس لینے پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرماتے اور ان کے آخر میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرماتے۔

(۹۹۶) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰه بن محمد، نا ابن رستة، نا شیبان بن فروخ، نا طلحة بن زید، نا عبد اللّٰه بن محمد عن یزید بن الاصم عن خالته میمونة رضی اللّٰه تعالٰی عنها قالت كنت آتی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم بالماء فیضعه علی فیه فیسمی

اللہ ویشکر ثم یرفع فیشکر یفعل ذلک ثلاثا لا یعب ولا یلھث، طلحۃ بن زید ضعیف۔

❖ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کو پانی پیش کرتی تو آپ ﷺ برتن اپنے منہ مبارک پر رکھ کر بسم اللہ پڑھتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرماتے پھر برتن اٹھاتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرماتے۔ آپ ﷺ تین مرتبہ ایسے کرتے۔ آپ ﷺ نے نہ ہی جانوروں کی طرح منہ لگا کر اور نہ ہی کتے کی طرح شڑپ شڑپ کر کے پانی پیا۔

(۹۹۷) وحدثنا المطھر بن علی، انا محمد بن ابراھیم، انا عبد اللہ بن محمد، نا القاسم بن فورك، نا علی بن سھل الرملی، نا مروان عن رشدین بن کریب عن ابیہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرب ماء فتنفس مرتین۔

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پانی پیا تو دو مرتبہ سانس لیا۔

(۹۹۸) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا ابو محمد عبدالرحمن بن ابی سریج، انا ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا علی بن الجعد، نا شریك بن عبد اللہ عن عاصم الاحول عن الشعبی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدلو من ماء زمزم فشرب وھو قائم۔ صحیح۔

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو آب زم زم کا ڈول پیش کیا تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیا۔

(۹۹۹) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا آدم، نا شعبۃ، نا عبدالملك بن میسرۃ سمعت النزال بن سبرۃ یحدث عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ صلی الظھر ثم قعد فی حوایج الناس فی رحبۃ الکوفۃ حتی حضرت صلاۃ العصر ثم اتی بماء فشرب وغسل وجھہ ویدیہ وذکر راسہ ورجلیہ ثم قام فشرب فضلہ وھو قائم ثم قال ان ناسا یکرھون الشرب قائما وان النبی صلی اللہ

تعالى عليه وسلم صنع مثل ما صنعت. صحيح.

❖❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نماز ظہر ادا فرمائی پھر کوفہ کی مسجد جو رحبہ کے مقام پر تھی وہاں بیٹھ کر لوگوں کی ضرورتیں پوری فرمانے لگے یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا تو آپ رضی اللہ عنہ کو پانی پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی پیا پھر چہرہ اور ہاتھ دھوئے (راوی ذکر کرتے ہیں کہ) سر اور پیر بھی دھوئے پھر کھڑے ہو کر باقی ماندہ پانی پیا اور فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو ناپسند کرتے ہیں حالانکہ جیسے میں نے کیا ہے ایسے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کیا ہے۔

(۱۰۰۰) اخبرنا عبد الله بن عبدالصمد الجوزجاني. انا علي بن احمد الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا ابن ابي عمر. نا سفيان عن يزيد بن يزيد بن جابر عن عبدالرحمن بن ابي عمرة عن جدته كبشة رضي الله تعالى عنها قالت دخل على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فشرب من في قربة معلقة قائما فقمت الى فيها فقطعته.

❖❖ حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لٹکی ہوئی مشک کے منہ سے (منہ مبارک لگا کر) کھڑے ہو کر پانی پیا۔ میں نے اٹھ کر اس مشک کا منہ کاٹ لیا (اور حصول برکت کیلئے اپنے پاس سنبھال لیا)۔

(۱۰۰۱) واخبرنا عبد الله بن عبدالصمد، انا علي بن احمد، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا قتيبة بن سعيد، نا محمد بن جعفر عن حسين المعلم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضي الله تعالى عنه قال رايت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يشرب قائما وقاعدا.

❖❖ حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد گرامی سے اور انہوں نے اپنے دادا جان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (دونوں حالتوں میں) پانی پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۰۰۲) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، نا ابو محمد عبدالرحمن بن ابي حاتم. نا ابو عتبة الحمصي، نا بقية، نا الزبيدي، نا مكحول ان مسروق حدثهم عن عائشة رضي الله

تعالیٰ عنها ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شرب قائما وقاعدا وصلى حافيا ومتنعلا وانصرف عن يمينه وعن شماله.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر بھی پانی پیا ہے اور بیٹھ کر بھی، آپ ﷺ نے ننگے پاؤں بھی نماز ادا فرمائی ہے اور جوتی سمیت بھی اور آپ ﷺ (نماز سے فارغ ہو کر) دائیں طرف بھی گئے ہیں اور بائیں طرف بھی۔

(۱۰۰۳) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا عبد الله بن محمد الرازي، نا ابو زرعة، نا عبدالحميد بن صالح، نا ابو اسحق الخميسي عن يزيد الرقاشي عن انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يسقي اصحابه فقالوا يا رسول الله لو شربت فقال ساقي القوم آخرهم. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اپنے ساتھیوں کو پانی پلا رہے تھے تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کاش آپ ﷺ (پہلے) پئیں۔ تو ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو پلانے والا ان سب سے آخر میں پیتا ہے۔

(۱۰۰٤) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشيرزي، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن ابن شهاب عن انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اتى بلبن قد شيب بماء وعن يمينه اعرابي وعن يساره ابوبكر فشرب ثم اعطى الاعرابي وقال الايمن فالايمن. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا (یعنی پنجابی میں جسے کچی لسی کہا جاتا ہے ویسا دودھ) آپ ﷺ کے دائیں جانب ایک اعرابی بیٹھا اور بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ تو آپ ﷺ نے کچھ دودھ پی کر اس اعرابی کو عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ دائیں جانب پہلے پھر دائیں جانب پہلے۔ (یعنی پہلے دائیں جانب والے پھر دائیں جانب والوں کے بعد بائیں جانب والے)۔

(۱۰۰۵) واخبرنا ابو الحسن الشيرزي، نا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق

الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن ابي حازم بن دينار عن سهل بن سعد الساعدي رضي الله تعالٰى عنه ان رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم اتي بشراب وعن يمينه غلامٌ وعن يساره الاشياخ فقال للغلام اتاذن لي ان اعطي هولاء فقال لا والله يا رسول الله لا اوثر بنصيبي منك احدا قال فتله رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم في يده۔ صحيح۔

✤✤ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں شربت وغیرہ پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائیں طرف ایک بچہ بیٹھا تھا اور بائیں جانب بزرگ حضرات تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بچے سے کہا کہ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں (تم سے پہلے) انہیں شربت دوں؟ تو اس نے عرض کی۔ نہیں! قسم بخدا! یا رسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اپنے حصے پر کسی ایک کو بھی ترجیح نہیں دوں گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ شربت اس بچے کے ہاتھ میں دے دیا۔

☆☆☆

باب نمبر ۸۱

فی ذکر شرابه ﷺ وما کان یحب منه

آپ ﷺ کی پینے کی چیزوں اوران میں سے پسندیدہ چیز کا بیان

(۱۰۰۶) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحی، انا احمد بن عبد اللّٰه النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا يحيی بن صالح، نا فليح بن سليمان عن سعيد بن الحارث عن جابر رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی عليه وسلم دخل علی رجل من الانصار ومعه صاحب له فسلم النبی صلی اللّٰه تعالٰی عليه وسلم وصاحبه فرد الرجل فقال النبی صلی اللّٰه تعالٰی عليه وسلم : ان كان عندك ماء بات فی شنة والا كرعنا والرجل يحول الماء فی حائط فقال الرجل يا رسول اللّٰه عندی ماء بات فانطلق الی العريش فسكب فی قدح ماء ثم حلب عليه من داجن فشرب النبی صلی اللّٰه تعالٰی عليه وسلم ثم اعاد فشرب الرجل الذی جاء معه.
صحيح۔

❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ ایک انصاری آدمی کے پاس تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے ساتھی نے اسے سلام کہا۔ اس نے جواب عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس ایسا پانی ہے جو رات سے پرانی مشک میں پڑا ہوا ہے تو پلاؤ ورنہ ہم منہ لگا کر ہی پانی پی لیتے ہیں۔ وہ انصاری اس وقت کنویں سے باغیچے میں پانی نکال رہا تھا۔ تو اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے پاس رات کا پڑا ہوا پانی موجود ہے پھر وہ ایک چھپر کی طرف گیا اور ایک پیالے میں پانی انڈیلا پھر اس میں گھریلو بکری کا دودھ دوہا (اور آپ ﷺ کو پیش کیا) تو نبی کریم ﷺ نے خود پی کر واپس کیا تو آپ ﷺ کے ساتھی

نے بھی پیا۔

(۱۰۰۷) اخبرنا عبد اللّٰہ بن عبدالصمد الجوزجانی، نا علی بن احمد الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا احمد بن منیع، نا اسماعیل بن ابراهیم، نا علی بن زید عن عمر هو ابن ابی حرملة عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنهما قال دخلت مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم انا وخالد بن الولید علی میمونة فجائتنا باناء من لبن فشرب النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم وانا علی یمینه وخالد علی شماله فقال له الشربة لك فان شئت آثرت بها خالدا فقلت ما کنت لاوثر علی سورك احدا ثم قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم : من اطعمه اللّٰہ طعاما فلیقل اللهم بارك لنا فیه واطعمنا خیرا منه ومن سقاه لبنا فلیقل اللهم بارك لنا فیه وزدنا منه فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم : لیس شیء یجزی مکان الطعام والشراب غیر اللبن۔

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے تو انہوں نے ہمیں دودھ کا برتن دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں سے دودھ پیا۔ اس وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں جانب اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ بائیں جانب تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پینے کی باری تو تمہاری ہے لیکن اگر تو چاہے تو میں تجھ سے پہلے خالد کو دودھ دے دوں تو میں نے عرض کی کہ میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھوٹے (یعنی باقی بچے ہوئے) پر کسی کو بھی ترجیح نہیں دوں گا۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ کوئی کھانا کھلائے تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ اے اللہ! اس میں ہمارے لئے برکت ڈال اور اس سے بہتر کھانا کھلا اور جسے دودھ پلائے تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ اے اللہ! اس میں ہمارے لئے برکت ڈال اور ہمیں مزید عطا فرما۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے دودھ کے ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو کھانے اور پینے کی جگہ پر کفایت کرے (یعنی ان دونوں کی کمی دودھ پوری کر دیتا ہے)۔

(۱۰۰۸) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا ابو علی زاهر بن احمد السرخسی، انا ابوبکر محمد بن سهل القهستانی، نا عمار بن

رجاء، نا یحیی بن آدم، نا سفیان بن عیینة عن معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة رضی اللّٰہ تعالٰی عنها قالت کان احب الشراب الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم الحلو البارد۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پینے کی چیزوں میں سے سب سے زیادہ وہ چیز پسند ہوتی جو شیریں اور ٹھنڈی ہوتی۔

(۱۰۰۹) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی وابو حامد احمد بن عبید اللّٰہ الصالحی قالا، نا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، انا محمد بن احمد بن محمد بن معقل المیدانی، نا ابو عبد اللّٰہ محمد بن یحیی، نا ابو عاصم عن الاوزاعی اخبرنی الزهری عن عبیداللّٰہ بن عبد اللّٰہ عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنهما ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم شرب لبنا فدعا بماء فتمضمض وقال ان له دسما۔ صحیح۔

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ پیا تو پانی منگوا کر کلی فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

(۱۰۱۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا عبد اللّٰہ بن عبدالرحمن، انا عمرو بن عاصم، انا حماد بن سلمة، انا حمید وثابت عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال لقد سقیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم بهذا القدح الشراب کله الماء والنبیذ والعسل واللبن۔ صحیح۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس پیالے کے ساتھ ہر چیز یعنی پانی، نبیذ، شہد اور دودھ پلایا ہے۔

(۱۰۱۱) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد الفارسی، انا محمد ابن عیسی الجلودی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن المثنی العنبری، نا عبدالوهاب الثقفی عن یونس عن الحسن عن امه عن عائشة رضی اللّٰہ تعالٰی عنها قالت کنا ننبذ لرسول اللّٰہ

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی سقاء یوکا اعلاہ ولہ عزلاء ننبذہ غدوۃ فیشربہ عشاء وننبذہ عشاء فیشربہ غدوۃ۔ صحیح۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے لئے ایک مشک میں نبیذ تیار کیا کرتے تھے اس کے اوپری حصے کا منہ باندھ دیا گیا ہوتا تھا اور اس کے نچلے حصے میں بڑا دہانہ تھا۔ ہم آپ ﷺ کیلئے اس میں صبح کے وقت نبیذ بناتے تو آپ ﷺ رات کے وقت پیتے اور رات کے وقت نبیذ بناتے تو آپ ﷺ صبح کے وقت پیتے۔

(۱۰۱۲) حدثنا المطهر بن علی الفارسی، انا محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر المعروف بابی الشیخ، انا عبد اللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا علی بن الجعد اخبرنی القاسم بن الفضل عن ثمامة بن حزن القشیری قال سالت عائشة رضی اللہ عنها عن النبیذ فدعت جاریة حبشیة فقالت سل هذه فانها کانت تنبذ لرسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فسالتها فقالت کنت انبذ لرسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی سقاء من اللیل واوکیہ فاذا اصبح شرب منہ۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ثمامہ بن حزن قشیری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبیذ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ایک حبشی لونڈی کو بلوایا اور فرمایا کہ اس سے پوچھو کیونکہ یہی نبی کریم کے لئے نبیذ تیار کرتی تھی تو میں نے ان سے پوچھا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں رسول اکرم ﷺ کے لئے ایک مشک میں رات کے وقت نبیذ بھگوتی اور اس کا منہ باندھ دیتی۔ جب صبح ہوتی تو آپ ﷺ اس سے نبیذ پیتے تھے۔

(۱۰۱۳) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی الجلودی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا عبیداللہ بن معاذ العنبری، نا ابی، نا شعبة عن یحیی بن عبید ابی عمر البهرانی قال سمعت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنهما یقول کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ینبذ لہ اول اللیل فیشربہ اذا اصبح یومہ ذلك واللیلة التی تجیی والغد واللیلة الآخری والغد الی العصر فان بقی

شيء سقاه الخادم او امر به فصب. صحيح.

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے رات کے ابتدائی حصے میں نبیذ بھگوئی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن کی صبح، اگلی رات، اس سے اگلے دن، دوسری رات اور اس سے اگلے دن کی عصر تک وہ نبیذ پیتے تھے۔ اگر کوئی چیز باقی بچ جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خادم کو پلاتے یا انڈیلنے کا حکم دے دیتے۔

(١٠١٤) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا عبد الله بن محمد بن ناجية، نا محمد بن مرزوق، نا عبيد بن عقيل، نا ابو عمرو بن العلاء عن ابى الزبير عن جابر رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان ينبذ له فى تور من حجارة فيشربه من يومه ومن الغد وبعد الغد الى نصف النهار ثم يامر ان يهراق واما ان يشربه بعض الخدم.

✤✤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک پتھریلے گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن، اس سے اگلے دن اور اس سے اگلے دن کے نصف حصے تک اس نبیذ کو پیتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے بہانے کا حکم دے دیتے وگرنہ کچھ خادم وہ پی لیتے تھے۔

(١٠١٥) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، انا ابو الحريش احمد بن عيسى الكلابى، نا مسروق بن المرزبان، نا شريك عن مسعر عن زيد الفقير وموسى بن عبد الله عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها قالت كنت اطرح فى نبيذ النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قبضة من الزبيب يلتقط حموضته.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبیذ میں مٹھی بھر کشمش (سونگی، میوہ) ڈال دیتی تھی جو اس کی کھٹاس ختم کر دیتی تھی۔

نوٹ: نبیذ سے مراد وہ شربت ہے جو کھجور، انگور، شہد، جو اور گندم سے بنایا جاتا ہے خواہ اس میں نشہ ہو یا نہ ہو اور احادیث مبارکہ میں جس نبیذ کا ذکر گزر چکا ہے اس سے مراد ہے کھجور یا انگور کو پانی میں بھگو دیں جب پانی میٹھا ہو جائے تو اس کو پی لیں۔ جب تک کہ اس میں نشہ نہ آیا ہو، مترجم)۔

باب نمبر ۸۲

فی استعذاب الماء

شیریں پانی کی تلاش کا بیان

(١٠١٦) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحاق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن اسحق بن عبد الله بن ابی طلحة انه سمع انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه یقول كان ابو طلحة اكثر انصاری بالمدینة مالا وكان احب ماله الیه بیرحاء وكانت مستقبلة المسجد وكان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یدخلها ویشرب من ماء فیها طیب قال انس فلما نزلت هذه الایة : (لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون) (آل عمران : من الایة ٩٢) قال ابو طلحة یا رسول الله ان الله تعالیٰ یقول : (لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون)وان احب اموالی الی بیرحاء وانها صدقة لله ارجو برها وذخرها عندالله فضعها یا رسول الله حیث شئت فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : بخ ذلك مال رابح وقد سمعت ما قلت فیها انی اری ان تجعلها فی الاقربین فقال ابو طلحة افعل یا رسول الله فقسمها ابو طلحة فی اقاربه وبنی عمه۔ صحیح۔

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے انصار میں سے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ مالدار تھے اور انہیں اپنے تمام مال ودولت سے زیادہ بیرحاء نامی باغ پسند تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے اور اس میں سے شیریں پانی پیتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ”لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون“ (آل عمران ۹۲) یعنی ”تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو“۔ تو

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ رب العزت کا فرمان عالیشان ہے کہ تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو اور مجھے اپنے مال و دولت میں سے بیرحاء نامی باغ سب سے زیادہ پسند ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کیلئے صدقہ ہے۔ میں اس کی بھلائی کی اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے ذخیرہ رہنے کی امید کرتا ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں چاہیں اسے رکھیں (یعنی راہ خدا میں جہاں چاہیں خرچ فرمائیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا واہ! واہ! (شاباش) وہ بہت نفع بخش مال ہے اور جو تو نے کہا وہ میں نے سن لیا۔ میرا خیال ہے کہ وہ تو اپنے قریبی رشتہ داروں کو دے دے۔ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ایسے ہی کروں گا تو انہوں نے وہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

(۱۰۱۷) حدثنا ابو طاهر الفارسي، نا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابوبكر الفريابي، نا قتيبة بن سعيد، نا عبدالعزيز بن محمد عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها قالت كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يستعذب له الماء من بئر سقيا۔

❁❁ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سقیا نامی کنویں سے شیریں پانی لایا جاتا تھا۔

(۱۰۱۸) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا عبد الله بن محمد الرازي، نا ابو زرعة، نا عتيق بن يعقوب، نا محمد بن عبيدالله، انا المنذر وعبد الله بن محمد بن يحيى بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها قالت كان يستعذب لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من السقياء والسقيا من طرف الحرة عند ارض بني فلان۔

❁❁ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے شیریں پانی سقیا سے لایا جاتا تھا اور سقیا فلاں قبیلے کی زمین کے پاس مقام حرہ کی جانب ایک کنواں ہے۔

(۱۰۱۹) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد،

نا عبد الله بن محمد الرازی، نا ابو زرعة، نا مهدی بن جعفر، نا حاتم بن اسماعيل عن يعقوب بن مجاهد ابی حزرة عن عبادة بن الوليد بن عبادة بن الصامت عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالٰی عنه قال كان رجل من الانصار يبرد لرسول الله صلى الله تعالٰی علیه وسلم الماء فی اشجاب له علی حمارة من جريد. صحيح.

✤✤ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اپنی پرانی مشکوں میں لکڑی کی ایک تپائی پر پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا۔

☆☆☆

باب نمبر۸۳

فی قدحه و صحفته ﷺ

آپ ﷺ کی پیالی اور پیالے کا بیان

دراصل ''قدح'' بھی پیالے کو کہتے ہیں اور ''صحف'' بھی پیالے کو کہتے ہیں۔ اکثر ''قدح'' لکڑی کے پیالے کو کہا جاتا ہے جو چھوٹا ہوتا ہے۔ سب سے بڑے پیالے کو ''جفنہ'' کہتے ہیں۔ ''قصعۃ'' جو دس آدمیوں کو سیراب کردے، پھر ''صحفہ'' جس سے پانچ آدمی سیراب ہوسکیں اور پھر ''میکلۃ'' جس سے دو یا تین آدمی سیراب ہوسکیں اور اس کے بعد ''صحیفۃ'' اس پیالہ کو کہتے ہیں جس سے ایک آدمی سیر ہو سکے۔ (مترجم مدنی)

(۱۰۲۰) اخبرنا عبد الله بن عبدالصمد الجوزجاني، نا علي بن حمد الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا الحسين بن الاسود البغدادي، نا عمرو بن محمد عن عيسى بن طهمان قال اخرج الينا انس بن مالك رضي الله تعالٰى عنه قدح خشب غليظ مضبب بحديد فقال يا ثابت هٰذا قدح النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم۔

❖❖ حضرت عیسٰی بن طہمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک موٹی لکڑی کا پیالہ نکال کر دکھایا جس پر لوہا منڈھا ہوا تھا اور فرمایا۔ اے ثابت! یہ نبی کریم ﷺ کا پیالہ ہے۔

(۱۰۲۱) حدثنا المطهر بن علي الفارسي، انا محمد بن ابراهيم الصالحاني، انا ابو محمد عبد الله بن محمد بن جعفر المعروف بابي الشيخ، نا عبد الله بن محمد البغوي، نا عثمان بن ابي شيبة، نا حسين بن علي الجعفي عن اخيه محمد بن علي عن محمد بن اسماعيل قال دخلت

علی انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه فرایت فی بیته قدحا من خشب فقال کان النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم یشرب فیه ویتوضا.

❁❁ حضرت محمد بن اسماعیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا تو میں نے ان کے گھر میں لکڑی کا ایک پیالہ دیکھا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں پانی پیتے تھے اور وضو فرماتے تھے۔

(۱۰۲۲) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن یحیی البصری، نا عبدالاعلی بن حماد، نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه قال سقیت رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم بهذا القدح الماء واللبن والنبیذ فلولا انی رایت اصابعه فی هذه الحلقة لجعلت علیها الذهب والفضة.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس پیالے کے ساتھ پانی، دودھ اور نبیذ پلائی ہے۔ اگر میں نے اس حلقہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیاں مبارک لگی نہ دیکھی ہوتیں تو میں اس پر سونا اور چاندی چڑھا دیتا۔

(۱۰۲۳) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد، نا علی ابن سعید العسکری، نا هلال بن العلاء، نا محمد بن مصعب، نا همام بن سلمة عن هشام بن زید عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه قال کنت اسقی النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم فی هذا القدح اللبن والعسل والسویق والنبیذ والماء البارد

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں اس پیالے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ، شہد، ستو، نبیذ اور ٹھنڈا پانی پلایا کرتا تھا۔

(۱۰۲٤) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد الله النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبدان عن ابی حمزة عن عاصم عن ابن سیرین عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه ان قدح النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم انکسر فاتخذ مکان الشعب سلسلة من فضة قال

عاصم رایت القدح وشربت منه.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیالہ مبارک ٹوٹ گیا تو انہوں نے پھٹن کی جگہ چاندی کی ایک زنجیر لگادی۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ پیالہ دیکھا ہے اوراس سے پانی پیا ہے۔

(١٠٢٥) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل نا الحسن بن مدرك، نا يحيى بن حماد، نا ابو عوانة عن عاصم الاحول قال رايت قدح النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عند انس بن مالك وكان قد انصدع فسلسله بفضة قال وهو قدح جيد عريض من نضار قال : قال انس لقد سقيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في هٰذا القدح اكثر من كذا وكذا قال وقال ابن سيرين انه كان فيه حلقة من حديد فاراد انس ان يجعل مكانها حلقة من ذهب او فضة فقال له ابو طلحة لا يغيرن شيئا صنعه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فتركه. صحيح.

❖❖ حضرت عاصم الاحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیالہ دیکھا۔ وہ ٹوٹ گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چاندی کی زنجیر لگادی تھی۔ فرماتے ہیں کہ وہ پیالہ عمدہ اور چوڑا تھا اور نضار درخت کی لکڑی کا بنا ہوا تھا (نضار، بعض کے نزدیک جھاؤ کی لکڑی، بعض کے نزدیک بیری کی، بعض کے نزدیک سرخ لکڑی اور کرمانی کہتے ہیں کہ شمشاد درخت کی لکڑی، واللہ اعلم!) فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس پیالے میں اتنی اتنی دفعہ سے زیادہ مرتبہ پلایا ہے۔ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس پیالے میں ایک لوہے کا حلقہ (کڑا وغیرہ) تھا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کی جگہ سونے یا چاندی کا کڑا لگانے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ جو چیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنائی ہے اسے مت بدلو۔ تو انہوں نے ارادہ ترک فرمادیا۔

(١٠٢٦) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا اسحق بن احمد الفارسي واحمد بن جعفر الجمال قال

ثنا ابن زرعة، نا زيد بن الحباب، نا مندل عن محمد بن اسحق عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما ان صاحب اسكندرية بعث الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بقدح قوارير فكان يشرب منه.

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سکندریہ کے بادشاہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف شیشے کا پیالہ بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں (پانی وغیرہ) پیتے تھے۔

(۱۰۲۷) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد الفارسي. انا محمد ابن عيسى الجلودي، انا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا يحيى بن يحيى، نا ابو خيثمة عن ابي الزبير عن جابر رضي الله تعالىٰ عنه قال كان ينبذ لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في سقاء فاذا لم يجدوا سقاء ينبذ له في تور من حجارة.

❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک مشک میں نبیذ تیار کی جاتی تھی تو جب انہیں مشک نہ ملتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پتھر کے ایک لوٹے یا پیالے میں نبیذ بنائی جاتی۔

(۱۰۲۸) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا محمد بن مقاتل، انا عبد الله بن المبارك، انا اسماعيل ابن ابي خالد عن الشعبي عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما عن سودة زوج النبي رضي الله تعالىٰ عنها قالت ماتت لنا شاة فدبغنا مسكها ثم ما زلنا ننبذ فيه حتىٰ صارت شنا. صحيح.

❖ ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ہماری ایک بکری مرگئی تو ہم نے اس کی کھال کی دباغت کی پھر ہم اس میں نبیذ بناتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی ہوگئی۔

(۱۰۲۹) واخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا آدم بن ابي اياس، نا ابن ابي

ذئب عن الزهری عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا قالت کنت اغتسل انا والنبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم من اناء واحد من قدح یقال لہ الفرق۔ صحیح ورواہ سفیان عن الزھری الفرق ثلاثۃ اصوع۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی برتن سے پیالے سے غسل کیا کرتے تھے۔ اس برتن کو فرق کہا جاتا ہے۔ (فــرق ۔اس برتن میں بارہ مد یا سولہ رطل یا تین صاع پانی آتا ہے جبکہ بعض نے کہا ہے کہ فرق پانچ قسط کا ہوتا ہے اور ایک قسط نصف صاع کی اور فــرق بسکون راء ۔ ایک سو بیس رطل کا ہوتا ہے مترجم مدنی)۔ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ فرق تین صاع کا ہوتا ہے۔

(۱۰۳۰) واخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللّٰہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن بشار، نا عبدالاعلٰی، نا ھشام بن حسان ان ھشام بن عروۃ حدث عن ابیہ ان عائشۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا قالت قد کان یوضع لی ولرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ھٰذا المرکن فنشرع فیہ جمیعا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یہ کونڈا یا طشت رکھا جاتا تھا تو ہم دونوں اس میں سے پانی لے کر نہانا شروع کرتے (دونوں کے ہاتھ ایک ہی برتن میں پڑتے)۔

(۱۰۳۱) واخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللّٰہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا احمد بن یونس، نا عبدالعزیز بن ابی سلمۃ، نا عمرو ابن یحیی عن ابیہ عن عبد اللّٰہ بن زید رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال اتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم فاخرجنا لہ ماء فی تور من صفر فتوضا فغسل وجھہ ثلاثا ویدیہ مرتین ومسح براسہ فاقبل بہ وادبر وغسل رجلیہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے

تو ہم نے پیتل کے ایک لوٹے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو پانی پیش کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے وضو فرمایا تو تین مرتبہ چہرہ مبارک دھویا، دو مرتبہ ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح فرمایا تو آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے ہاتھ لائے اور پھر دونوں پاؤں مبارک دھوئے۔

(۱۰۳۲) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى. انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا عبد الله بن منير سمع يزيد قال انا حميد عن انس رضى الله تعالىٰ عنه قال حضرت الصلاة فقام من كان قريب الدار من المسجد يتوضا وبقى قوم فاتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بمخضب من حجارة فيه ماء فوضع كفه فصغر المخضب ان يبسط يده فيه فضم اصابعه فوضعها فى المخضب فتوضا القوم كلهم جميعا قلت كم كانوا قال ثمانون رجلا۔ صحيح۔

✤✤ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہوا تو وہ آدمی جس کا گھر مسجد کے قریب تھا وہ وضو کرنے کیلئے اٹھ کھڑا ہوا اور کچھ لوگ باقی رہ گئے۔ تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پتھروں کے ایک گنگال کے پاس گئے اس میں کچھ پانی تھا۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں ہتھیلی رکھی تو وہ چھوٹا پڑ گیا کہ آپ کا ہاتھ اس میں پھیل سکے۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی انگلیاں ملا کر اس میں رکھیں تو تمام لوگوں نے اس سے وضو کر لیا۔ حضرت حمید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے پوچھا کہ ان کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اسی (۸۰) آدمی تھے۔

(۱۰۳۳) حدثنا المطهر بن على، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابن ابى عاصم، نا الحوطى، نا ابو عمرو عمر بن سعيد، نا محمد بن عبدالرحمن بن عرق قال سمعت عبد الله بن بسر يقول كانت للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قصعة يقال لها الغراء يحملها اربعة رجال۔

✤✤ حضرت عبداللہ بن بسر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ایک بڑا پیالہ (قصعتہ جو دس آدمیوں کو سیراب کر دے) تھا جسے غراء کہا جاتا تھا۔ اسے چار آدمی اٹھاتے تھے۔

(۱۰۳٤) وحدثنا المطهر بن على، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن

محمد بن جعفر، انا ابن أبي عاصم، نا محمد بن مصفى، نا يحيى بن سعيد القطان عن محمد بن عبدالرحمن الرحبي عن عبد الله بن بسر رضي الله تعالى عنه قال كان لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم جفنة لها اربع حلق.

✤✤ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بہت بڑا پیالہ (ٹب وغیرہ) تھا۔ اس کے چار حلقے تھے۔

☆☆☆

باب نمبر ۸۴

فی قوله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عند الفراغ من الاكل و دعائه للمضيف

کھانے سے فراغت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اور میزبان کیلئے دعا کا بیان

(۱۰۳۵) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا ابو معين، نا سفيان عن ثور عن خالد بن معدان عن ابى امامة رضى الله تعالى عنه ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا رفع مائدته قال الحمد لله كثيرا طيبا مباركا فيه غير مكفي ولا مودع ولا مستغنى عنه ربنا. صحيح.

❖ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا دستر خوان اٹھاتے تو فرماتے تمام تعریفیں اللہ رب العزت کیلئے ہیں بہت زیادہ پاکیزہ اور ان تعریفوں میں برکت ہو۔ یہ کھانا نہ لوٹایا گیا نہ الٹا گیا نہ اس کی خواہش اور طلب چھوڑی گئی۔ اے ہمارے پروردگار (یا اس طرح ہے کہ) (ہمارے پروردگار کی) تعریف نہ چھوڑی گئی ہے اور نہ رخصت کی گئی ہے اور نہ ہی اس کی تعریف سے بے پرواہی ہوسکتی ہے۔ اے ہمارے پروردگار۔

(۱۰۳۶) اخبرنا عبد الله بن عبدالصمد الجوزجاني، انا على بن احمد الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمود بن غيلان، نا ابو احمد الزبيرى، نا سفيان عن ابى هاشم عن اسماعيل بن رياح عن رياح بن عبيدة عن ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا فرغ من طعامه قال الحمد لله الذى اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمين.

❖ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے

سے فارغ ہوتے تو فرماتے۔ تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(۱۰۳۷) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا بهلول الانباری، نا محمد بن حيويه، نا ليث عن زهرة بن معبد عن ابی عبدالرحمن الحبلی عن ابی ايوب الانصاری رضی الله تعالٰی عنه قال كان رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم اذا اكل وشرب قال الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وسوغه وجعل له مخرجا۔

❖ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا کھا لیتے اور پانی پی لیتے تو فرماتے۔ تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور اسے حلق سے نیچے اتارا (یا ہضم کیا) اور اس کے نکلنے کیلئے راستہ بنایا۔

(۱۰۳۸) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا جبير بن هارون بن سليمان، نا عبدالاعلی بن حماد النرسی، نا بشر بن منصور عن زهير بن محمد عن سهيل بن صالح عن ابيه عن ابی هريرة رضی الله تعالٰی عنه ان رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم دعاه رجل الی طعام فذهبنا معه فلما طعم وغسل يده او قال يديه قال الحمد لله الذی يطعم ولا يطعم من علينا فهدانا واطعمنا وسقانا وكل بلاء حسن ابلانا الحمد لله غير مودع ولا مكافا ولا مكفور ولا مستغنی عنه ربنا الحمد لله الذی اطعم الطعام وسقی من الشراب وكسی من العری وهدی من الضلالة وبصر من العمی الحمد لله الذی فضلنی علی كثير من خلقه تفضيلا الحمد لله رب العالمين۔

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک آدمی نے کھانے کی دعوت دی تو ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا کھا لیا اور ہاتھ دھولیا یا یہ فرمایا کہ ہاتھ دھو لئے۔ تو پھر یہ فرمایا کہ تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کیلئے جو کھلاتا ہے اور اسے نہیں کھلایا جاتا (یعنی وہ کھانے سے پاک ہے) اس نے ہم پر احسان فرمایا تو ہمیں ہدایت عطا فرمائی، ہمیں

کھلایا، پلایا اور ہر ایک اچھی نعمت ہم کو عطا فرمائی۔ تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کیلئے ہیں۔ نہ ہی ہم اس کی اطاعت چھوڑنے والے ہیں نہ ہی اس کی تعریف چھوڑنے والے ہیں، نہ ہی ناشکرے ہیں اور نہ ہی اس سے بے پرواہ ہونے والے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا، عریانی سے لباس پہنایا، گمراہی سے ہدایت عطا فرمائی اور اندھے پن سے بصارت عطا فرمائی۔ تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کیلئے جس نے مجھے اپنی مخلوق میں سے بہتوں پر فضیلت عطا فرمائی تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

(۱۰۳۹) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد اللّٰه الصالحی، انا ابو الحسین علی بن محمد ابن عبد اللّٰه بن بشران، انا ابو علی اسماعیل بن محمد الصفار، نا ابوبکر احمد بن منصور الرمادی، انا عبدالرزاق، انا معمر عن ثابت عن انس او غیره ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم استاذن علی سعد بن عبادة فقال السلام علیکم ورحمة اللّٰه فقال سعد وعلیکم السلام ورحمة اللّٰه ولم یسمع النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم حتٰی سلم ثلاثا ورد علیه سعد ثلاثا ولم یسمعه فرجع النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فتبعه سعد فقال یا رسول اللّٰه بابی انت ما سلمت تسلیمة الا هی باذنی ولقد رددت علیك ولم اسمعك احببت ان استکثر من سلامك ومن البرکة ثم دخلوا البیت فقرب له زبیبا فاکل نبی اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فلما فرغ قال اکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکة وافطر عندکم الصائمون۔

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یا کسی اور نے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے (اندر جانے کی) اجازت طلب فرمائی تو فرمایا ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ''۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ'' کہا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آواز نہ سنی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ سلام کہا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ سلام کا جواب عرض کیا (مگر آواز دھیمی رکھی) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آواز نہ سنائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس چل پڑے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فوراً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے گئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر قربان! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جتنی دفعہ سلام کہا میں نے سن لیا تھا اور جواب بھی عرض کیا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آواز نہیں سنائی تھی کیونکہ

مجھے یہ پسند تھا کہ میں زیادہ سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سلام حاصل کروں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برکت حاصل کروں۔ پھر آپ دونوں گھر کے اندر داخل ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کشمش پیش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ کھائی اور جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا، تمہارے لئے ملائکہ نے دعائے رحمت کی اور تمہارے ہاں روزہ داروں نے روزہ افطار کیا۔

(۱۰۴۰) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا محمد بن المثنى، نا خالد هو ابن الحارث، نا حميد عن انس رضى الله تعالىٰ عنه دخل النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على ام سليم فاتته بتمر وسمن فقال اعيدوا سمنكم في سقائه وتمركم في وعائه فاني صائم ثم قام الى ناحية من البيت فصلى غير المكتوبة فدعا لام سليم واهل بيتها فقالت ام سليم يا رسول الله ان لي خويصة قال ما هي قالت خادمك انس فما ترك خير آخرة ولا دنيا الا دعا لي به اللهم ارزقه مالا وولدا وبارك له فاني لمن اكثر الانصار مالا وحدثتني ابنتي امينة انه دفن لصلبه مقدم الحجاج البصرة بضع وعشرون ومائة. صحيح.

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھجوریں اور گھی پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنا گھی مشکیزے میں ڈال لو اور اپنی کھجوریں تھیلے میں ڈال لو کیونکہ میرا روزہ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے ایک کونے میں کھڑے ہوئے اور فرضی نماز کے علاوہ کوئی نماز ادا فرمائی پھر حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اور ان کے گھر والوں کیلئے دعا فرمائی۔ تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ہاں ایک خاص چیز ہے (اس کیلئے بھی دعا فرمائیں) تو ارشاد فرمایا وہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم انس رضی اللہ عنہ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا وآخرت کی ہر بھلائی کی دعا میرے لئے فرمائی اور فرمایا۔ اے اللہ! اسے مال اور اولاد عطا فرما اور اسے برکت عطا فرما۔ تو میں تمام انصار سے زیادہ مالدار ہوں۔ ''میری بیٹی امینہ نے مجھ سے بیان کیا کہ جب حجاج بصرہ آیا تو ان کی سگی اولاد میں سے ایک سو بیس سے زیادہ دفن کئے جا چکے تھے''۔ (یہ حضرت حمید رضی اللہ عنہ کا قول ہے)۔

(۱۰۴۱) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا

محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن سلام، انا عبدالوهاب عن خالد الحذاء عن انس بن سيرين عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم زار اهل بيت من الانصار فطعم عندهم طعاما فلما اراد ان يخرج امر بمكان من البيت فنضح له على بساط فصلى عليه ودعا لهم۔ صحيح۔

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری کے گھر والوں سے ملاقات کیلئے تشریف لے گئے تو ان کے ہاں کھانا تناول فرمایا اور باہر نکلنے کا ارادہ فرمایا تو گھر کے ایک کونے میں (کوئی چیز بچھانے کا) حکم دیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ایک بچھونے پر پانی چھڑکا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر نماز ادا فرمائی اور ان کیلئے دعا فرمائی۔

(۱۰۴۲) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، انا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج حدثني محمد بن المثنى العنزي، نا محمد بن جعفر، نا شعبة عن يزيد بن خمير عن عبد الله بن بسر رضي الله تعالى عنه قال نزل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على ابي قال فقربنا اليه طعاما ورطبة فاكل منها ثم اتى بتمر فكان ياكله ويلقي النوى بين اصبعيه ويجمع السبابة والوسطى ثم اتى بشراب فشربه ثم ناوله الذي على يمينه قال فقام ابي واخذ بلجام دابة ادع الله لنا فقال اللهم بارك لهم فيما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم۔ صحيح۔

✤✤ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے والد گرامی کے پاس قیام فرمایا تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانا اور تر کھجوریں پیش کیں۔ پھر خشک کھجوریں (چھوہارے) لائی گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کھا کر اس کی گٹھلی اپنی انگلیوں کے درمیان رکھ کر پھینکتے اور انگشت شہادت اور درمیانی انگلی اکٹھی فرماتے۔ پھر پینے کیلئے شربت وغیرہ پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ پی لیا پھر اسے عطا فرمایا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں جانب بیٹھا تھا۔ (جب تشریف لے جانے لگے) تو میرے والد گرامی کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کے جانور کی لگام پکڑ لی کہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں تو ارشاد فرمایا۔ اے اللہ! جو تو نے انہیں رزق عطا فرمایا ہے اس میں ان کیلئے برکت فرما اور انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

باب نمبر ۸۵

فی ضیافتہ وولیمتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضیافت اور ولیمہ کا بیان

(۱۰۴۳) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا اسحاق، نا عبد الله بن بكر السهمي، نا حميد عن انس رضي الله تعالىٰ عنه قال اولم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين بنى بزينب بنت جحش فاشبع الناس خبزا ولحما ثم خرج الى حجر امهات المومنين كما كان يصنع صبيحة بنائه فيسلم عليهن ويدعو لهن ويسلمن عليه ويدعون له. صحيح.

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شب زفاف گزاری تو ولیمہ کیا۔ تو تمام لوگوں کو روٹی اور گوشت سے سیر کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امہات المومنین رضی اللہ عنھن کے حجروں کی طرف تشریف لے گئے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زفاف والی رات کی صبح کو کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں سلام کہتے اور ان کیلئے دعا فرماتے اور امہات المومنین رضی اللہ عنھن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام عرض کرتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے دعا فرماتیں۔

(۱۰۴۴) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا سليمان بن حرب، نا حماد عن ثابت عن انس رضي الله تعالىٰ عنه قال ما اولم النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على شيء من نسائه ما اولم على زينب اولم بشاة. صحيح.

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس چیز کے

ساتھ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا ولیمہ کیا اس چیز کے ساتھ کسی زوجہ محترمہ کا ولیمہ نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکری کے ساتھ (ان کا) ولیمہ کیا۔

(١٠٤٥) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، انا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا قتيبة بن سعيد، نا جعفر يعني ابن سليمان عن الجعد بن عثمان عن انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال تزوج رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فدخل باهله قال فصنعت امي ام سليم حيسا فجعلته في تور فقالت يا انس اذهب بهذا الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقل بعثت بهذا اليك امي وهي تقرئك السلام وتقول ان هٰذا لك منا قليل يا رسول الله قال فذهبت به الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقلت ان امي تقرئك السلام وتقول ان هٰذا لك منا قليل فقال ضعه ثم قال اذهب فادع لي فلانا وفلانا ومن لقيت وسمى رجالا قال فدعوت من سمى ومن لقيت قال قلت لانس عدد كم كانوا قال زهاء ثلاثمائة وقال لي رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يا انس هات التور قال فدخلوا حتىٰ امتلات الصفة والحجرة فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :ليتحلق عشرة عشرة وليأكل كل انسان مما يليه قال فاكلوا حتىٰ شبعوا قال فخرجت طائفة ودخلت طائفة حتىٰ اكلوا كلهم فقال يا انس ارفع قال فرفعت فما ادري حين وضعت كان اكثر ام حين رفعت۔ صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح فرمایا (شادی کی) اور اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ زفاف گزاری تو میری والدہ محترمہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حیس تیار کیا اور ایک چھوٹے پیالے میں رکھ کر کہا۔ اے انس! یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جاؤ اور عرض کرو کہ یہ میری والدہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا ہے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام عرض کرتی ہیں اور یہ کہتی ہیں کہ یہ ہماری طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے چھوٹا سا تحفہ ہے یا رسول اللہ! تو میں وہ حیس لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری والدہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام

عرض کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہماری طرف سے یہ آپ ﷺ کیلئے چھوٹا سا تحفہ ہے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے رکھ دو۔ پھر فرمایا کہ جاؤ اور فلاں فلاں آدمی کو اور جو تمہیں ملے انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔آپ ﷺ نے کچھ آدمیوں کا نام لیا۔تو میں نے انہیں جن کا نام آپ ﷺ نے لیا تھا اور جو مجھے ملے سب کو بلالیا۔ (حضرت جعد بن عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ان لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے کہا کہ اندازاً تین سو آدمی ہوں گے۔ جب میں نے سب کو بلالیا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا۔اے انس! وہ پیالہ لاؤ۔فرماتے ہیں کہ جب وہ سب آدمی اندر داخل ہوئے تو چبوترہ اور حجرہ مبارک بھر گیا۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دس دس آدمی حلقہ بنالیں اور ہر آدمی اپنے سامنے سے کھائے۔فرماتے ہیں کہ ان سب نے کھایا حتیٰ کہ خوب سیر ہو گئے۔ ایک گروہ جاتا اور ایک گروہ اندر داخل ہوتا تھا یہاں تک کہ سب نے کھا لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے انس رضی اللہ عنہ! پیالہ اٹھالو۔تو میں نے پیالہ اٹھالیا۔میں نہیں جانتا کہ جب میں نے وہ پیالہ رکھا تھا تو زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا تب زیادہ تھا۔ (یعنی اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی تھی)۔

(١٠٤٦) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا مسدد عن عبدالوارث عن شعيب عن انس رضى الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اعتق صفيته وجعل عتقها صداقها واولم عليها بحيس. صحيح.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا اور حیس کے ساتھ ان کا ولیمہ کیا۔

(١٠٤٧) اخبرنا ابو عبد الله محمد بن الفضل الخرقى، انا ابو الحسن على بن عبد الله الطيسفونى، انا عبد الله بن عمر الجوهرى، نا احمد بن على الكشميهنى، نا على بن حجر، نا اسماعيل بن جعفر، نا حميد عن انس رضى الله تعالىٰ عنه قال اقام النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بين خيبر والمدينة ثلاثا يبنى عليه بصفية بنت حيى قال فدعوت المسلمين الى وليمته فما كان فيها من خبز ولا لحم امر بالانطاع فالقى فيها من التمر والاقط والسمن فكانت تلك وليمته فقال المسلمون احدى امهات المومنين او مما

ملکت یمینه قالوا ان حجبها فهی من امهات المومنین وان لم یحجبها فهی مما ملکت یمینه فلما ارتحل وطالها خلفه ومد الحجاب بینها وبین الناس۔ صحیح۔

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین راتیں قیام فرمایا وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے ساتھ شب زفاف گزاری تو میں نے مسلمانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ولیمہ کی دعوت دی۔ اس ولیمہ میں نہ ہی روٹی تھی اور نہ ہی گوشت تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چمڑے کے بچھونے بچھانے کا حکم دیا اور ان پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا تو یہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ولیمہ تھا۔ مسلمانوں نے کہا کہ کیا یہ بھی امہات المومنین رضی اللہ عنھن میں سے ایک ہیں یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لونڈی ہیں۔ تو کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر انہیں پردہ کروایا گیا تو یہ بھی امہات المومنین رضی اللہ عنھن سے ہوں گی اور اگر پردہ نہ کروایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لونڈی ہوں گی۔ تو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوچ فرمائی تو اپنے پیچھے ان کیلئے جگہ تیار فرمائی (یعنی سواری پر) اور ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ کھینچ دیا۔

(۱۰۴۸) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللّٰہ النعیمی انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن یوسف، نا سفیان عن منصور بن صفیة عن امه صفیة بنت شیبة قالت اولم النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم علی بعض نسائه بمدین من شعیر۔ صحیح۔

✤✤ حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو مد جو کے ساتھ اپنی کچھ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن کا ولیمہ کیا۔

☆☆☆

باب نمبر ۸٦

فی نکاحه ﷺ ومباشرته وحبه للنساء

آپ ﷺ کے نکاح، مباشرت اور عورتوں کیلئے محبت کا بیان

(۱۰٤۹) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی الجلودی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوکریب محمد بن العلاء، نا ابو اسامة، نا هشام عن ابیه عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت ما غرت علی امراة ما غرت علی خدیجة ولقد هلکت قبل ان یتزوجنی بثلاث سنین لما کنت اسمعه یذکرها ولقد امره ربه ان یبشرها ببیت من قصب فی الجنة وان کان لیذبح الشاة ثم یهدیها الی خلائلها. صحیح.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جتنی غیرت مجھے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آئی اتنی کسی بھی عورت پر نہیں آئی۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ کے مجھ سے عقد فرمانے سے تین سال پہلے وہ فوت ہوگئیں تھیں (اس کی وجہ یہ تھی) کیونکہ میں آپ ﷺ کو ان کا تذکرہ کرتے انہیں یاد کرتے سنا کرتی تھی اور آپ ﷺ کے رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کو یہ حکم دیا تھا کہ انہیں جنت میں ایک گھر کی بشارت دیں جو خول دار موتیوں کا ہوگا اور آپ ﷺ ایک بکری ذبح فرماتے پھر وہ ان کی سہیلیوں کی طرف بطور تحفہ بھیج دیتے تھے۔

نوٹ: ''محیط'' میں ہے کہ ''قصب'' سے مراد لمبا جواہر اور باریک ملائم کپڑے کتان کے اور تازہ وشاداب موتی اور زمرد تازہ مرصع بہ یاقوت ہے۔

(۱۰۵۰) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد الله النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبید بن اسماعیل، نا ابو اسامة

عن هشام عن ابيه عروة قال توفيت خديجة قبل مخرج النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الى المدينة بثلاث سنين فلبث سنتين او قريبا من ذلك ونكح عائشة وهي بنت ست سنين ثم بنى بها وهي بنت تسع. صحيح.

❖❖ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمانے سے تین سال پہلے وفات پا گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تقریباً دو سال وہاں قیام فرمایا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عقد فرمایا۔ اس وقت ان کی عمر چھ سال تھی پھر جب ان کی عمر نو سال ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے صحبت کی۔

(۱۰۵۱) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا مسدد، نا حماد بن زيد عن هشام عن ابيه عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت قال لى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اريتك فى المنام يجيئ بك الملك فى سرقة من حرير فقال لى هذه امراتك فكشفت عن وجهك الثوب فاذا انت هى فقلت ان يكن هذا من عند الله يمضه. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو مجھے خواب میں دکھائی گئی تھی۔ ایک فرشتہ تمہیں ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر لایا اور مجھے کہا کہ یہ آپ کی بیوی ہے تو میں نے تیرے چہرے سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو تم تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اسے نافذ کردو (یعنی ہمیں منظور ہے)۔

(۱۰۵۲) اخبرنا عبدالوهاب بن محمد الكسائى، انا عبدالعزيز بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، انا الربيع بن سليمان، انا الشافعى، نا مسلم عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قبض عن تسع نسوة وكان يقسم منهن لثمان. صحيح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نو ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن تھیں اور ان میں سے آٹھ کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

باری مقرر فرمائی ہوئی تھی۔

(۱۰۵۳) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد بن عبد الله النعمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا مالك بن اسماعيل، نا زهير عن هشام عن ابيه عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها ان سودة بنت زمعة وهبت يومها لعائشة وكان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقسم لعائشة بيومها ويوم سودة. صحيح.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا تھا (بخش دیا تھا) نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کی باری اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن تشریف لے جاتے تھے۔

(۱۰۵٤) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد بن عبد الله النعيمى، نا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا حبان بن موسى، نا عبد الله، نا يونس عن الزهرى عن عروة عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها قالت كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا اراد سفرا اقرع بين نسائه فايتهن خرج سهمها خرج بها معه وكان يقسم لكل امراة منهن يومها وليلتها غير ان سودة بنت زمعة وهبت يومها وليلتها لعائشة تبتغى بذلك رضاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صحيح.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب سفر پر جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ تو ان میں سے جس کے نام کا بھی قرعہ نکلتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے اور آپ ﷺ نے سوائے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے تمام ازواج کیلئے ان کے دن اور رات کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دن اور رات کی باری حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دی تھی۔ اس سے وہ رسول اکرم ﷺ کی رضا چاہتی تھیں۔

(۱۰۵۵) اخبرنا ابو الحسن الشيرزى، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق

الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عند عبد الملك بن ابي بكر عن ابي بكر بن عبدالرحمن بن الحارث عن ابيه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين تزوج ام سلمة واصبحت عنده قال لها ليس بك على اهلك هو ان ان شئت سبعت عندك وسبعت عندهن وان شئت ثلثت عندك ودرت فقالت ثلث. صحيح.

❖ حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عقد فرمایا اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس صبح کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تیرے خاوند کی نگاہ میں تجھ کو کوئی ذلت نہیں۔ اگر تو چاہتی ہے کہ میں سات دن تک تیرے پاس رہوں تو پھر باقی ازواج کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا اور اگر تو چاہے تو میں تین دن تیرے پاس رہتا ہوں اور پھر ہر ایک کے پاس ایک ایک دن کا دورہ کروں گا تو انہوں نے عرض کی کہ تین دن میرے پاس رہیں۔

(۱۰۵۶) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا محمد بن بشار، نا معاذ بن هشام حدثني ابي عن قتادة عن انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يدور على نسائه في الساعة الواحدة من الليل والنهار وهن احدى عشرة قلت لانس اوكان يطيقه قال كنا نتحدث انه اعطي قوة ثلاثين. صحيح.

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن اور رات کی ایک ہی گھڑی میں اپنی تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس سے ہو آتے تھے اور اس وقت ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی تعداد گیارہ تھی (ہو آنے سے مراد یہ ہے کہ صحبت فرماتے تھے)۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اتنی طاقت تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تیس مردوں جتنی قوت عطا کی گئی تھی۔

(۱۰۵۷) اخبرنا الامام ابو علي الحسين بن محمد القاضي، انا ابو طاهر

الرمادی، نا ابوبکر احمد بن اسحق بن ایوب، نا علی بن الحسین بن الجنید، نا النفیلی عن مسکین ابن بکیر، نا شعبة عن ھشام بن زید عن انس بن مالك رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کان یطوف علی نسائه بغسل واحد۔ صحیح۔

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن کے پاس سے ہوآتے تھے اور ایک ہی غسل فرماتے تھے۔

(۱۰۵۸) حدثنا ابو طاھر الفارسی، انا محمد بن ابراھیم الصالحانی، انا عبد اللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا محمد بن شعیب التاجر، نا عبدالسلام بن عاصم، نا معاذ بن ھشام، نا ابی عن قتادة عن الحسن عن حطان عن جابر بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال اعطی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم الکفیت قلت للحسن ما الکفیت قال الجماع۔

✤✤ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفیت عطا کیا گیا تھا۔ میں نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ ''کفیت'' سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ قوت جماع مراد ہے۔

(۱۰۵۹) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاھر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراھیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا عمرو بن علی، نا عبدالاعلی، نا ھشام بن ابی عبد اللّٰہ عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم رای امراۃ فاتی امراته زینب وھی تمعس منیئة لها فقضی حاجتهٗ ثم خرج الی اصحابه فقال ان المراۃ تقبل فی صورۃ شیطان وتدبر فی صورۃ شیطان فاذا ابصر احدکم امراۃ فلیات اھله فان ذلك یرد ما فی نفسه۔ صحیح۔

✤✤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے درآنحالیکہ وہ اپنے چمڑے کو مل رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے اپنی ضرورت پوری فرمائی (یعنی صحبت فرمائی) پھر

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ عورت سامنے بھی شیطان کی صورت میں آتی ہے اور پیٹھ پھیرتی ہے تو بھی شیطان کی صورت میں ہوتی ہے (یعنی اسے سامنے سے دیکھیں تو بھی شہوت آتی ہے اور پیچھے سے دیکھیں تو بھی شہوت آتی ہے) جب تم میں سے کوئی کسی (غیر) عورت کو دیکھے تو اپنی بیوی کے پاس چلا جائے کیونکہ اس سے اس آدمی کے نفسانی خیالات ختم ہو جائیں گے۔

(۱۰۶۰) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، انا ابو یعلی، نا مجاهد بن موسی، نا محمد بن القاسم الاسدی، نا کامل ابو العلاء عن ابی صالح اراه عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما قال قالت عائشة رضی الله تعالٰی عنها ما اتی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم احدا من نسائه الا مقنعا یرخی الثوب علی راسه وما رایت من رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ولا رای منی۔

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جس زوجہ محترمہ کے پاس گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر پر کپڑا رکھ کر لٹکایا ہوتا اور نہ ہی میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرمگاہ دیکھی ہے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری۔

(۱۰۶۱) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، نا ابو محمد عبد الله بن یوسف بن محمد بن باموية الاصبهانی، انا ابوبکر محمد بن الحسین القطان، نا علی بن الحسن بن ابی عیسی، نا موسی بن اسماعیل نا سلام ابو المنذر عن ثابت البنانی عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم: حبب الی من الدنیا الطیب والنساء وجعلت قرة عینی فی الصلاة۔

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس دنیا میں سے صرف خوشبو اور عورتیں میرے لئے پسند کی گئی ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

(۱۰۶۲) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن

محمد بن جعفر، نا ابراهيم بن محمد بن الحسن، نا احمد بن الوليد بن برد، انا ابن ابی فديك عن زكرياء بن ابراهيم بن عبد الله بن مطيع عن ابيه قال سمعت عبد الله بن عمر رضی الله تعالٰی عنهما يقول قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم : ما اعطيت من دنياكم هذه الا نساء كم.

❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری اس دنیا میں سے مجھے صرف تمہاری عورتیں ہی عطا کی گئی ہیں۔

(۱۰۶۳) اخبرنا ابو الحسن الشيرزی، انا زاهر بن احمد، انا جعفر بن محمد بن المغلس، نا هرون بن اسحق، نا يحيی بن محمد الفارسی، نا عبدالعزيز بن محمد عن يزيد ابن عبد الله بن الهاد عن محمد بن ابراهيم عن ابی سلمة قال سالت عائشة رضی الله تعالٰی عنها كم كان صداق النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم قالت كان صداقه لازواجه اثنتی عشر اوقية ونش قالت اتدری ما النش قلت لاقالت نصف وقية فتلك خمس مائة درهم هٰذا صداق النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم لازواجه.

❖ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہر کی رقم کتنی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن کیلئے مہر بارہ اوقیہ اور ایک نش چاندی تھا۔ پھر فرمایا کہ کیا تمہیں ''نش'' کے متعلق علم ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ تو فرمایا کہ ''نش'' آدھا اوقیہ ہوتا ہے۔ تو یہ سارا پانچ سو درہم ہوا۔ یہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہر تھا اپنی ازواجِ مطہرات کیلئے۔

☆☆☆

باب نمبر ۸۷

فی تطیبه و محبته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للطیب

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خوشبو لگانے اور خوشبو سے محبت کا بیان

(١٠٦٤) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، انا اسحق بن نصر، نا يحيى بن آدم، نا اسرائيل عن ابى اسحق عن عبدالرحمن بن الاسود عن ابيه عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت كنت اطيب النبى صلى الله تعالى عليه وسلم باطيب ما نجد حتى اجد وبيص الطيب فى راسه ولحيته. صحيح.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے عمدہ خوشبو جو ہمیں ملتی وہ خوشبو لگاتی تھی۔ یہاں تک کہ میں خوشبو کی چمک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں دیکھتی تھی۔

(١٠٦٥) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا هرون بن سعيد الايلى، انا ابن وهب اخبرنى مخرمة عن ابيه عن نافع قال كان ابن عمر رضى الله تعالى عنهما اذا استجمر استجمر بالوة غير مطراة وبكافور يطرحه مع الالوة ثم قال هكذا يستجمر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم. صحيح.

✤✤ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب دھونی لیتے تو لوبان (عود) کا دھواں لیتے جو دوسری خوشبو کے ساتھ نہ ملا ہوتا اور کافور کے ساتھ دھونی لیتے تو اسے لوبان کے ساتھ ملا کر (انگیٹھی وغیرہ میں) پھینکتے۔ پھر فرماتے کہ اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دھونی لیا

کرتے تھے۔

(۱۰۶۶) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر، نا عبد اللّٰه بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا ابو نصر التمار، نا ابو جزی نصر بن طریف عن الولید بن ابی رهم عن یوسف بن ابی برزة عن عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها قالت کان احب الطیب الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم العود۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کو تمام خوشبوؤں سے زیادہ لوبان پسند تھا۔

(۱۰۶۷) اخبرنا عبد اللّٰه بن عبدالصمد الجوزجانی، انا علی بن احمد الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا محمد بن رافع وغیر واحد قالوا، نا ابو احمد الزبیری، نا شیبان عن عبد اللّٰه بن المختار عن موسی بن انس عن انس بن مالك رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال کانت لرسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم سکّة یتطیب منها۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک خوشبو تھی۔آپ ﷺ اس میں سے خوشبو لگاتے تھے۔

(۱۰۶۸) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا ابو معین، نا عزرة بن ثابت الانصاری حدثنی ثمامة بن عبد اللّٰه عن انس رضی اللّٰه تعالٰی عنه انه کان لا یرد الطیب وزعم ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم کان لا یرد الطیب۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ خوشبو نہیں لوٹاتے تھے (یعنی خوشبو کا تحفہ رد نہیں کرتے تھے) اور ان کا یہ خیال تھا کہ نبی کریم ﷺ بھی خوشبو رد نہیں فرماتے تھے۔

(۱۰۶۹) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم البغوی، نا علی بن الجعد، انا المبارك بن فضالة عن اسماعیل بن عبد اللّٰه عن انس بن مالك رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال ما رای رسول اللّٰه

صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم عرض علیه طیب فرده.

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انہوں نے کبھی ایسے نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشبو پیش کی گئی ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رد فرمادی ہو۔

(۱۰۷۰) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا احمد بن الحسن الحیری، نا ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم الشیبانی، نا ابو بکر محمد بن یعقوب الدینوری، نا داود بن احمد بن حبان البرقی، نا موسی بن ایوب ح وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انا ابن ابی عاصم، انا ابن عوف، نا موسی بن ایوب، نا خداش بن مهاجر عن الاوزاعی عن الزهری عن عروة عن عائشة رضی اللہ تعالٰی عنها قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم یکره ان یخرج الی اصحابه تفل الریح وکان اذا کان من آخر اللیل مس طیبا.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے پاس جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بو آرہی ہو۔ جب رات کا آخری پہر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشبو لگاتے (یہ فقط تعلیم امت کیلئے تھا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ مبارک کی خوشبو بھی دنیا کی تمام عطریات اور خوشبوؤں پر حاوی تھی۔ مترجم مدنی)۔

(۱۰۷۱) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا اسحق بن احمد، نا ابو زرعة، نا موسی بن اسماعیل ابوبشر المزلق صاحب البصرنی، نا ثابت عن انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنه قال کان لرسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم اناء من اللیل یعرض علیه سواکه فاذا قام من اللیل خلا واستنجی واستاك ثم یطلب الطیب فی جمیع رباع نسائه.

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے رات کی ایک ایسی ساعت تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسواک پیش کی جاتی تھی تو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اٹھتے تو قضائے حاجت فرماتے، استنجاء فرماتے پھر مسواک کرتے پھر خوشبو طلب فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن کے تمام گھروں میں ایسے ہی کرتے تھے۔

باب نمبر ۸۸

فی ترجیله الشعر وتعهده وتدهنه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالوں میں کنگھی فرمانے، اہتمام فرمانے اور تیل لگانے کا بیان

(۱۰۷۲) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها قالت كنت ارجل راس رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم وانا حائض. صحیح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کنگھی کیا کرتی درآنحالیکہ میں حائضہ ہوتی۔

(۱۰۷۳) اخبرنا عبد اللّٰه بن عبدالصمد الجوزجاني، انا علی بن احمد الخزاعي، انا الهیثم بن كلیب، نا ابو عیسي، نا یوسف بن عیسي، نا وكیع، نا الربیع بن صبیح عن زید بن ابان عن انس بن مالك رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال كان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یكثر دهن راسه وتسریح لحیته ویكثر القناع كان ثوبه ثوب زیات.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سر مبارک پر بہت سا تیل لگاتے اور اپنی ریش مبارک کو بھی بہت زیادہ سنوارتے اور اکثر سر پر ایک کپڑا رکھتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا (وہ) کپڑا ایسے لگتا جیسے کسی تیلی کا کپڑا ہوا۔

(۱۰۷٤) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر، نا مسلم بن سعید، نا مجاشع بن عمرو، نا وكیع عن الربیع بن صبیح عن یزید الرقاشي عن انس رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال كان

النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یکثر تسریح راسہ ولحیتہ بالماء ثم یتقنع کان ثوبہ ثوب زیات. قال الشیخ الامام الاجل رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ وعن والدیہ لعل الصواب یتقنع.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر اپنے سر مبارک (کے بالوں) اور ریش مبارک کو پانی کے ساتھ سنوارتے تھے پھر اپنے سر مبارک پر ایک کپڑا رکھتے وہ ایسے لگتا جیسے کسی تیلی کا کپڑا ہو۔

(۱۰۷۵) وحدثنا المطھر بن علی، انا محمد بن ابراھیم. انا عبد اللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا ابن ابی عاصم، نا ابوبکر بن ابی شیبۃ، نا عبد اللّٰہ بن موسی عن اسرائیل عن سماك عن جابر بن سمرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم قد شمط مقدم راسہ ولحیتہ وکان اذا مشط مقدم راسہ وادھن لم یتبین.

❖❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک (کے بالوں کا) اور ریش مبارک کا اگلا حصہ سفید ہوگیا تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر مبارک کے اگلے حصے میں کنگھی کرتے اور تیل لگاتے تو وہ سفید بال ظاہر نہیں ہوتے تھے۔ (یعنی بہت کم سفیدی تھی)۔

(۱۰۷٦) حدثنا المطھر بن علی، انا عبد اللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا ابو القاسم البغوی، نا ابو نصر التمار، نا ابو جزی نصر بن طریف عن الولید بن ابی رھم عن یوسف بن ابی بردۃ عن عائشۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یغسل راسہ بالسدر ویدھن بالکاذی.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر مبارک بیری کے پتوں کے ساتھ دھوتے اور کیوڑے کا تیل لگاتے تھے۔

(۱۰۷۷) وحدثنا المطھر بن علی، انا محمد بن ابراھیم، انا عبد اللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا احمد بن محمد بن علی الخزاعی، نا مسلم بن ابراھیم، نا حماد بن سلمۃ عن فرقد عن سعید بن جبیر عن ابن عمر رضی

اللّٰہ تعالٰی عنہما قال رایت النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ادھن بزیت غیر مقتت ای غیر مطیب۔

✤✤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا تیل (سر پر) لگاتے دیکھا جو خوشبودار نہ تھا۔

(۱۰۷۸) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا ابن عاصم، نا المقدمی، نا فضیل بن سلیمان عن موسی بن عقبة عن کریب عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما قال انطلق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم الی المدینة بعد ما ترجل وادھن۔

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنگھی کرنے اور تیل لگانے کے بعد مدینہ منورہ کی طرف تشریف لے گئے۔

(۱۰۷۹) اخبرنا عبد اللّٰہ بن عبدالصمد، انا علی بن احمد الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا محمد بن یحیی بن ابی عمر المکی، نا سفیان بن عیینة عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن ام هانی بنت ابی طالب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا قالت قدم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم علینا مکة قدمة ولہ اربع غدائر۔

✤✤ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں ایک مرتبہ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک پر چار چوٹیاں تھیں (یعنی سر مبارک کے بال چار زلفوں میں بٹ لئے تھے)۔

(۱۰۸۰) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا احمد بن عبد اللّٰہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا احمد بن یونس، نا ابراهیم بن سعد، نا ابن شهاب عن عبید اللّٰہ بن عبد اللّٰہ عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما قال کان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یحب موافقة اهل الکتاب فیما لم یومر فیه وکان اهل الکتاب یسدلون اشعارهم وکان المشرکون یفرقون رؤسهم فسدل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ

تعالٰی علیه وسلم ناصیته ثم فرق بعد. صحیح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان چیزوں میں اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے جن کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی حکم نہ دیا گیا ہوتا اور اہل کتاب اپنے بالوں کو پیشانی پر لٹکا لیتے تھے جبکہ مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی پیشانی مبارک پر بال لٹکاتے تھے پھر بعدازاں مانگ نکالنے لگے۔

(۱۰۸۱) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی. انا ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش الزیادی، انا ابو حامد احمد بن محمد بن یحیی بن بلال، انا ابو الازهر احمد بن الازهر. نا یعقوب بن ابراهیم بن سعد، نا ابی عن ابی اسحق حدثنی محمد بن جعفر بن الزبیر عن عروة بن الزبیر عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت اذا فرقت لرسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم صدعت فرقه عن یافوخه وارسلت ناصیته بین عینیه.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانگ نکالتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانگ چندیا پر سے دو حصے کر دیتی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک کے بال دونوں آنکھوں کے درمیان چھوڑ دیتی۔

(۱۰۸۲) اخبرنا عبد الله بن عبدالصمد، انا علی بن احمد الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا الحسن بن عرفة، نا عبدالسلام بن حرب عن یزید بن ابی خالد عن ابی العلاء الازدی عن حمید بن عبدالرحمن عن رجل من اصحاب النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم ان النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم کان یترجل غبا.

(۱۰۸۲) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں سے ایک صحابی رسول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن چھوڑ کر کنگھی فرمایا کرتے تھے۔ (یعنی ایک دن کنگھی فرماتے پھر درمیان میں ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن کنگھی فرماتے)

☆☆☆

باب نمبر ۸۹

فی مشطه ومراته صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم ومدراه

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنگھی، آئینے اور پشت خار کا بیان

مدری اور مدراہ یعنی پشت خار سے مراد ایک لمبی ڈنڈی دار کنگھی ہے جس کے ساتھ پیٹھ یا سر کھجاتے اور کنگھی کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں۔ (مترجم مدنی)

(١٠٨٣) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر، انا ابن ابی عاصم، انا ابن مصفی، نا بقية، نا عمر بن خالد عن قتادة عن انس رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال كان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم اذا اخذ مضجعه من اللیل وضع له طهوره وسواكه ومشطه فاذا اهبه اللّٰه من اللیل استاك وتوضا وامتشط قال ورایت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یمتشط بمشط من عاج۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے آپ کی طہارت کا پانی، مسواک اور کنگھی رکھ دی جاتی تو جب اللہ تعالیٰ رات کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیدار فرماتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک کرتے، وضو فرماتے اور کنگھی کرتے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہاتھی دانت کی کنگھی کے ساتھ کنگھی کرتے دیکھا ہے۔

(١٠٨٤) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰه بن محمد، نا عیسی بن محمد الرازی، نا عمرو بن اسحق نا محمد بن جعفر الاوصابی، نا ابن حمیر عن ابراهیم بن ابی عبلة قال سمعت ام الدرداء قالت سالت عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها وقالت كنت ازود رسول اللّٰه صلی اللّٰه

تعالٰی علیه وسلم فی مغزاة له ازوده دهنا ومشطا ومراة ومقصین ومکحلة وسواکا۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے سفر جہاد پر جاتے ہوئے آپ ﷺ کیلئے زادراہ تیار کرتی تو زادراہ میں تیل، کنگھی، آئینہ، دوتراشے (یعنی ناخن تراش اور مونچھ تراش) سرمے دانی اور مسواک رکھتی۔

(۱۰۸۵) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابن منیع، نا سلیمان بن عمر الرقی، نا بقیة، نا اسماعیل مولٰی کندة عن موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالٰی عنهما ان النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم کان ینظر فی المراة وهو محرم۔

✤✤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حالت احرام میں شیشے میں دیکھا کرتے تھے۔

(۱۰۸۶) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد، انا ابو یعلی، نا عمرو بن حصین، نا یحیی بن العلاء عن صفوان بن سلیم عن عطاء بن یسار عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما قال کان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم اذا نظر فی المراة قال الحمد لله الذی حسن خلقی وخلقی وزان منی ما شان من غیری۔ ویحیی بن العلاء ضعیف۔

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب آئینے میں دیکھتے تو فرماتے تمام تعریفیں اس اللہ تعالٰی کیلئے ہیں جس نے میری تخلیق اور خلق اچھا کیا اور مجھے زیب وزینت بخشی ہر اس چیز سے جو میرے علاوہ دوسروں میں عیب دار ہے۔

(۱۰۸۷) وبهذا الاسناد قال کان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم اذا اکتحل جعل فی کل عین اثنین وواحدا بینهما۔

(۱۰۸۷) انہی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب سرمہ ڈالتے تو ہر آنکھ میں دو دو (سلائیاں) ڈال کر ایک سلائی ان دونوں کے درمیان تقسیم فرماتے۔

(۱۰۸۸) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، نا عبدالرحمن بن داود الفارسی، نا عثمان بن خرذاد، نا مسلم بن قادم، نا ابو معاوية هاشم بن عيسى اليزنی الحمصی، نا الحارث بن مسلم عن الزهری عن انس رضی الله تعالٰی عنه قال كان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم اذا نظر فی المراة قال الحمد لله الذی سوی خلقی فعدله وكرم صورة وجهی وحسنها وجعلنی من المسلمين۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو فرماتے۔ تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کیلئے ہیں جس نے میری تخلیق فرمائی تو متناسب الاعضاء تخلیق فرمایا۔ میرے چہرے کی صورت کو معزز کیا اور اسے خوبصورت بنایا اور مجھے مسلمانوں میں شامل فرمایا۔

(۱۰۸۹) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، نا عبد الله بن محمد، نا محمد ابن خلف، نا وكيع، نا الحسين بن السكن القرشی، نا ابان بن سفيان، نا ابو هلال عن هش ام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت كان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم اذا نظر فی المراة قال اللهم كما حسنت خلقی فحسن خلقی وابان بن سفيان۔ ضعيف۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو فرماتے۔ اے اللہ! جیسے تو نے میری تخلیق خوبصورت فرمائی تو ایسے ہی میرا خلق بھی خوبصورت فرمادے۔

(۱۰۹۰) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا قتيبة بن سعيد، نا ليث عن ابن شهاب ان سهل بن سعد الساعدی رضی الله تعالٰی عنه اخبره ان رجلا اطلع فی حجرة فی باب رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ومع رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم مدری يحك به راسه فلما راه رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم قال لو اعلم انك تنظرنی لطعنت به فی عينك وقال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم : انما جعل الاذن من قبل البصر۔ صحيح

❖❖ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرے کے دروازے سے جھانکا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت پشت خار کے ساتھ اپنا سر مبارک کھجا رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں اس پشت خار کے ساتھ تیری آنکھ میں کونچا مارتا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اجازت مانگنے کا حکم اسی لئے دیا گیا ہے کہ دیکھا نہ جائے (یا اس طرح ہے کہ) دیکھنے سے پہلے اجازت مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔

☆☆☆

باب نمبر ۹۰

فی اکتحالہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرمہ لگانے کا بیان

(۱۰۹۱) اخبرنا عبد اللّٰہ بن عبدالصمد، انا علی بن احمد الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا محمد بن حمید الرازی، نا ابو داود الطیالسی عن عباد بن منصور عن عکرمة عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنهما ان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم قال اکتحلوا بالاثمد فانه یجلو البصر وینبت الشعر وزعم ان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم کانت له مکحلة یکتحل بها کل لیلة ثلاثة فی هذه وثلاثة فی هذه۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اثمد سرمہ لگاؤ کیونکہ وہ بصارت کو تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر رات تین سلائیاں اس آنکھ میں سرمہ لگاتے اور تین سلائیاں اس آنکھ میں۔

(۱۰۹۲) واخبرنا عبد اللّٰہ بن عبدالصمد، انا علی بن احمد الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا عبد اللّٰہ بن الصباح الهاشمی البصری، نا عبید اللّٰہ بن موسی، انا اسرائیل عن عباد بن منصور عن عکرمة عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنهما قال کان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم یکتحل قبل ان ینام بالاثمد ثلاثا فی کل عین۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سونے سے پہلے ہر آنکھ میں تین سلائیاں اثمد سرمہ لگاتے۔

(۱۰۹۳) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر، انا ابو یعلی الموصلی، نا موسی بن محمد بن حسان، نا یزید بن هارون، انا عبادِ ابن منصور عن عکرمة عن ابن عباس رضی اللّٰه تعالٰی عنهما قال کانت للنبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم مکحلة یکتحل بها عند النوم ثلاثا فی کل عین۔

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے وقت ہر آنکھ میں تین سلائیاں سرمہ لگاتے۔

(۱۰۹٤) وحدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر، نا محمد بن شعیب، نا یعقوب بن اسحق الدشتکی، نا محمد بن القاسم الاسدی، نا محمد بن عبد اللّٰه عن صفوان عن انس قال کان لرسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم کحل اسود اذا اوی الی فراشه کحل فی هذه العین ثلاثا وفی هذه العین ثلاثا۔

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کالا سرمہ تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو تین سلائیاں اس آنکھ میں اور تین اس آنکھ میں سرمہ لگاتے۔

(۱۰۹۵) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر، نا محمد بن احمد بن الولید الثقفی، نا ابراهیم بن یونس الحرمی، نا عثمان بن عمر، نا عبد الحمید بن جعفر عن عمران بن انس عن انس رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم کان یکتحل فی عینه الیمنی ثلاثا وفی الیسری ثنتین بالاثمد۔

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دائیں آنکھ مبارک میں تین اور بائیں آنکھ مبارک میں دو مرتبہ اثمد سرمہ لگاتے۔

☆☆☆

باب نمبر ۹۱

فی حجامتہ ﷺ واخذہ شعرہ وظفرہ

آپ ﷺ کے پچھنے لگوانے اور بال اور ناخن کٹوانے کا بیان

(۱۰۹۶) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا ابو علی زاهر بن احمد، انا ابو اسحق ابراهیم بن عبدالصمد الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن حمید الطویل عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه قال حجم رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ابو طیبة فامر له بصاع من تمر وامر اهله ان یخففوا عنه من خراجه. صحیح.

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابو طیبہ رضی اللہ عنہ سے پچھنے لگوائے تو انہیں ایک صاع کھجوریں عطا فرمانے کا حکم دیا اور ان کے گھر والوں (مراد مالک ہیں یہ غلام تھے) کو حکم دیا کہ ان کے محصول (روزانہ آمدنی) میں ان سے تخفیف کریں۔

(۱۰۹۷) اخبرنا ابو الحسن عبدالوهاب بن محمد الکسائی، انا عبدالعزیز بن احمد الخلال، نا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم، انا الربیع، انا الشافعی، نا عبدالوهاب الثقفی عن حمید عن انس رضی الله تعالٰی عنه انه قیل له احتجم رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم قال نعم حجمه ابو طیبة فاعطاه صاعین وامر موالیه ان یخففوا عنه من ضریبتهٖ وقال ان امثل ما تداویتم به الحجامة والقسط البحری لصبیانکم من العذرة ولا تعذبوهم بالغمز. صحیح.

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اکرم ﷺ نے پچھنے لگوائے ہیں تو انہوں نے فرمایا۔ ہاں! آپ ﷺ کو حضرت ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے پچھنے لگائے تو

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دو صاع (کھجوریں وغیرہ) عطا فرمائیں اور ان کے مالکوں کو حکم دیا کہ ان کے محصول میں ان سے کمی کریں اور ارشاد فرمایا کہ سب سے عمدہ دوا جس سے تم اپنے بچوں کا عذرہ (حلق کا کوا بڑھ جانا) بیماری میں علاج کرتے ہو وہ پچھنے لگوانا اور سمندری عود (عود ہندی) ہے اور اپنے بچوں کو حلق کا کوا دبا کر تکلیف مت دو۔

(۱۰۹۸) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد بن عبد الله النعيمى. انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا اسماعيل حدثنى سليمان بن بلال عن علقمة انه سمع عبدالرحمن الاعرج انه سمع عبد الله بن بحينة رضى الله تعالٰى عنه يقول ان رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم احتجم بلحى جمل فى طريق مكّة وهو محرم فى وسط راسه. صحيح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مکہ مکرمہ کے راستے میں لحی جمل کے مقام پر سر مبارک کے درمیان میں پچھنے لگوائے درآنحالیکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے احرام باندھا ہوا تھا۔

(۱۰۹۹) اخبرنا ابوبكر محمد بن حسان بن محمد الملقاباذى، انا السيد ابو الحسن محمد بن الحسين العلوى الحسنى، نا ابوبكر محمد بن احمد بن دلوية الدقاق، نا ابو الازهر احمد بن الازهر، نا عبدالرزاق، نا معمر عن قتادة عن انس رضى الله تعالٰى عنه ان النبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم احتجم وهو محرم على ظهر قدمه من وجع كان به.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پاؤں مبارک میں درد کی وجہ سے پاؤں کی پشت پر پچھنے لگوائے درآنحالیکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم احرام باندھے ہوئے تھے۔

(۱۱۰۰) اخبرنا عبد الله بن عبدالصمد، انا على بن احمد الخزاعى، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا عبدالعزيز بن محمد العطار البصرى، نا عمرو بن عاصم، نا همام وجرير بن حازم قالا، نا قتادة عن انس بن مالك رضى الله تعالٰى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم يحتجم فى الاخدعين والكاهل وكان يحتجم لسبع عشرة وتسع عشرة واحدى

وعشرین۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گردن کی دونوں رگوں اور دونوں کندھوں کے درمیان میں پچھنے لگواتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سترہ (۱۷)، انیس (۱۹) اور اکیس (۲۱) تاریخ کو پچھنے لگواتے تھے۔

(۱۱۰۱) اخبرنا ابو القاسم عبد اللّٰہ بن علی الکورکانی الطوسی بھا، نا ابو طاھر الزیادی، نا ابوبکر محمد بن عمر بن حفص، نا ابراھیم بن عبد اللّٰہ الشعبی، نا عون بن عمارۃ، نا عباد بن منصور عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما ان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کان یستحب الحجامۃ لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ وواحد وعشرین۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگوانا پسند فرماتے تھے۔

(۱۱۰۲) حدثنا ابو طاھر الفارسی، انا محمد بن ابراھیم، نا عبد اللّٰہ بن محمد بن جعفر المعروف بابی الشیخ، نا عبدان بن احمد، نا عبدالرحمن بن عیسی، نا عبدالملک بن سلمۃ القرشی البصری، نا المنذر بن عبد اللّٰہ الحزامی عن موسی بن عقبۃ قال سمعت بسر بن سعید یقول سمعت زید بن ثابت رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ یقول رایت النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم احتجم فی المسجد۔ عبدالملک بن سلمۃ ضعیف۔

❖❖ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد میں پچھنے لگواتے ہوئے دیکھا ہے (اس حدیث مبارکہ کی سند میں عبدالملک بن سلمہ ضعیف راوی ہیں)۔

(۱۱۰۳) وحدثنا ابو طاھر، انا محمد بن ابراھیم، انا عبد اللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا علی بن سعید، نا الحسن بن ناصح المخزمی، نا یوسف بن زیاد، نا یعقوب بن الولید الازدی، نا ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا ان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کان اذا احتجم او اخذ من شعرہ او من ظفرہ بعث بہ الی البقیع فدفنہٗ۔ فی سندہ یعقوب بن

الولید ضعیف وفی سندہ یوسف بن زیاد لیس بقوی.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پچھنے لگواتے یا بال اور ناخن کٹواتے تو جنت البقیع میں بھیج دیتے اور وہاں دفن کر دیئے جاتے (یعنی خون، بال یا ناخن وغیرہ دفنا دیئے جاتے) اس حدیث مبارکہ کی سند میں یعقوب بن ولید ضعیف راوی اور یوسف بن زیاد قوی راوی نہیں ہیں۔

(۱۱۰٤) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابن ابی عاصم، نا فضيل بن سهل، نا يحيى بن ابی بكير الاغر، نا الحسن بن صالح عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس رضی الله تعالىٰ عنهما قال كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يجز شاربه وكان ابراهيم النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يجز شاربه.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مونچھیں کاٹتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنی مونچھیں کاٹتے تھے۔

(۱۱۰۵) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى الجلودی، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان عن مسلم بن الحجاج، نا ابن ابی عمر، نا سفيان قال سمعت هشام بن حسان يخبر عن ابن سيرين عن انس بن مالك رضی الله تعالىٰ عنه قال لما رمى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الجمرة ونحر نسكه وحلق ناول الحالق شقه الايمن فحلقه ثم دعا ابا طلحة الانصاری فاعطاه اياه ثم ناوله الشق الايسر فقال احلق فحلقه فاعطاه ابا طلحة فقال اقسمه بين الناس۔ صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمی جمار کر لی، قربانی ذبح فرمالی اور سر مبارک کے بال منڈوائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجام کو (پہلے) سر مبارک کے دائیں جانب پکڑائی تو اس نے حلق کیا (یعنی بال مونڈے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور انہیں وہ بال مبارک عطا فرمائے پھر بائیں جانب حجام کے سامنے کی اور فرمایا۔ مونڈ دو تو اس نے مونڈ دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ بال مبارک بھی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے

اور ارشاد فرمایا کہ یہ لوگوں میں تقسیم کر دو۔

(۱۱۰۶) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، انا ابن ابی عاصم، انا الحسن بن علی الحلوانی، نا عمرو بن محمد، نا محمد بن القاسم الاسدی، نا محمد بن سليمان المسولی، نا عبد الله بن سلمة بن وهرام عن ابيه عن عبد الله بن عمرو ان النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم كان ياخذ اظفاره وشاربه كل جمعة۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جمعۃ المبارک کو اپنے ناخن اور مونچھیں کترواتے تھے۔

(۱۱۰۷) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، نا عبد الله بن محمد بن جعفر، انا بهلول الانباری، نا عتيق بن يعقوب، نا ابراهيم بن قدامة عن ابی قدامة عن ابی عبد الله الاغر رضی الله تعالٰی عنه ان رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم كان يقص شاربه وياخذ من اظفاره قبل ان يروح الی صلاة الجمعة۔

❖❖ حضرت ابو عبداللہ اغر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے جانے سے پہلے اپنی مونچھیں کاٹتے اور ناخن کترواتے تھے۔

(۱۱۰۸) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابراهيم بن محمد بن الحسن، نا ابو عمار الحسين بن حريث، نا علی بن الحسين بن شقيق عن ابی حمزة عن مسلم الملالی عن انس رضی الله تعالٰی عنه ان النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم كان لا يتنور فاذا كثر شعره حلقه۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سر کے بالوں پر) نورہ نہیں لگاتے تھے (یعنی بال صفا پاؤڈر) اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک بڑھ جاتے تو مونڈ وا دیتے۔

(۱۱۰۹) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسی، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا

يحيى بن يحيى، انا جعفر ابن سليمان عن ابى عمران الجونى عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال وقت لنا فى قص الشارب وتقليم الاظفار ونتف الابط وحلق العانة ان لا نترك اكثر من اربعين ليلة. صحيح۔

** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے مونچھیں کاٹنے، ناخن کاٹنے، بغل کے بال اکھیڑنے اور زیر ناف بال مونڈنے میں وقت مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس راتوں سے زیادہ نہ چھوڑیں۔

☆☆☆

باب نمبر ۹۲

فی سفرہ ﷺ واستقبالہ ورجوعہ

آپ ﷺ کے سفر پر جانے، آپ ﷺ کے استقبال اور واپس آنے کا بیان

(۱۱۱۰) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا عبد الله بن محمد بن هشام، انا معمر عن الزهري عن عبدالرحمن بن كعب بن مالك عن ابيه كعب بن مالك رضى الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم خرج يوم الخميس في غزوة تبوك وكان يحب ان يخرج يوم الخميس. صحيح.

❖ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوۂ تبوک کے وقت جمعرات کے دن سفر پر نکلے (یعنی تبوک تشریف لے جانے کیلئے) اور آپ ﷺ جمعرات کے دن سفر پر نکلنا پسند فرماتے تھے۔

(۱۱۱۱) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا احمد بن محمد، انا عبد الله، انا يونس عن الزهري اخبرني عبدالرحمن ابن كعب بن مالك ان كعب بن مالك رضى الله تعالى عنه يقول لقل ما كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يخرج اذا خرج في سفر الا يوم الخميس. صحيح.

❖ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ رسول اکرم ﷺ جمعرات کے دن کے علاوہ کسی دن سفر پر تشریف لے گئے ہوں۔

(۱۱۱۲) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن

محمد بن جعفر، نا عبد اللّٰہ بن محمد بن عبدالکریم، نا ابو زرعة، نا محمد بن امیة بن آدم القریشي، نا عثمان بن المخارق العامری عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضي اللّٰه تعالٰی عنها قالت کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یسافر فی الاثنین والخمیس.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سوموار اور جمعرات کو سفر فرماتے تھے۔

(۱۱۱۳) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللّٰه النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبد اللّٰه بن محمد، نا سفین عن الزهری عن السائب ابن یزید رضي اللّٰه تعالٰی عنه اذکر انی خرجت مع الصبیان نتلقی النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم الی ثنیة الوداع مقدمه من غزوة تبوك. صحیح.

❖❖ حضرت سائب ابن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ میں بھی بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع کی طرف نبی کریم ﷺ سے ملاقات کیلئے گیا تھا جب آپ ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے۔

(۱۱۱٤) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللّٰه النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا مسد وعن یزید بن زریع، نا خالد عن عکرمة عن ابن عباس رضي اللّٰه تعالٰی عنهما قال لما قدم النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم مکّة استقبله اغیلمة بنی عبدالمطلب فحمل واحدا بین یدیه وآخر خلفه. صحیح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بنو عبدالمطلب کے دو چھوٹے چھوٹے بچوں نے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ تو آپ ﷺ نے ایک کو اپنے سامنے (سواری پر) بٹھالیا اور ایک کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

(۱۱۱۵) اخبرنا احمد بن عبد اللّٰه الصالحی، انا ابو الحسین بن بشران، انا اسماعیل ابن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق،

انا معمر عن ثابت عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال لما قدم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم المدینۃ لعبت الحبشۃ بحرابھم فرحا بقدومہ۔

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی خوشی میں حبشیوں نے اپنے حربوں (برچھے) کے ساتھ کھیل کھیلا۔

(۱۱۱۶) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللّٰہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا موسی بن اسماعیل، نا ھمام عن اسحق بن عبد اللّٰہ ابن ابی طلحۃ عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال کان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم لا یطرق اھلہ کان لا یدخل الا غدوۃ او عشیۃ۔ صحیح۔

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اپنے گھر والوں کے پاس نہیں آتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف صبح کے وقت یا شام کے وقت ہی گھر میں داخل ہوتے تھے (یعنی جب سفر سے واپس تشریف لاتے)۔

(۱۱۱۷) حدثنا المطھر بن علی، انا محمد بن ابراھیم، انا عبد اللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا جبیر بن ھارون، نا علی الطنافسی، انا ابو اسامۃ عن ابن جریج عن الزھری عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ کعب بن مالک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم لا یقدم من سفر الی فی الضحی فیبدا بالمسجد فیرکع فیہ رکعتین ثم یجلس ثم یدخل بیتہ۔

✤✤ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کے وقت ہی سفر سے واپس تشریف لاتے تھے اور پہلے مسجد میں جاتے وہاں دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر بیٹھ جاتے پھر اپنے گھر داخل ہوتے۔

(۱۱۱۸) وحدثنا المطھر بن علی، انا محمد بن ابراھیم، انا عبد اللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا احمد بن الحسن بن عبدالجبار، نا الحکم بن موسی،

نا الوليد بن مسلم عن عبدالرحمن بن تميم عن الزهري عن عبدالرحمن بن كعب بن مالك عن كعب بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا قدم من سفر بداء بالمسجد فصلى فيه ثم يقعد ما قدر له في مسائل الناس وسلامهم۔

✤✤ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کے مسائل اور انہیں سلام کہنے کی مقدار وہاں بیٹھتے۔

(۱۱۱۹) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا حسن بن هارون بن سليمان، نا داود بن رشيد، نا بقية عن محمد بن عبدالرحمن اليحصبي عن عبد الله بن بسر صاحب النبي رضي الله تعالىٰ عنه قال كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا اتى المنزل لم ياته من قبل الباب ولكن ياتيه من قبل جانبه حتىٰ يستاذن ورواه مومل بن الفضل عن بقية وزاد وذلك ان الدور لم يكن عليها يومئذ ستور۔

✤✤ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گھر تشریف لے جاتے تو دروازے کے سامنے کی طرف سے اندر نہ جاتے بلکہ دروازے کی ایک طرف تشریف لے جاتے اور اجازت طلب فرماتے (پھر اندر تشریف لے جاتے) یہی حدیث مبارکہ اتنے اضافے کے ساتھ مومل بن فضل نے بقیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ اس وقت گھروں (کے دروازوں) پر پردے نہیں ہوتے تھے۔

(۱۱۲۰) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا محمد، نا وكيع عن شعبة عن محارب بن دثار عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لما قدم المدينة نحر جزورا او بقرة۔ صحيح۔

✤✤ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ یا گائے کی قربانی کی۔ (نحر کی یا ذبح فرمائی)۔

باب نمبر ۹۳

فی ما کان یقوله ﷺ اذا سافر او قفل

آپ ﷺ کے سفر پر جانے اور واپس لوٹتے وقت کے فرمان کا بیان

(۱۱۲۱) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو الحسین علی بن محمد ابن بشران، انا اسماعیل بن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، نا معمر عن ابی اسحق اخبرنی علی بن ربیعة انه شهد علیا رضی اللہ تعالٰی عنه حین رکب فلما وضع رجله فی الرکاب قال بسم اللہ فلما استوی قال الحمد للہ ثم قال: (سبحان الذی سخر لنا ھٰذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون) (الزخرف: ۱۳، ۱۴) ثم حمد ثلاثا وکبر ثلاثا ثم قال: لا اله الا اللہ ظلمت نفسی فاغفر لی انه لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحك فقیل ما یضحکك یا امیر المومنین قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم فعل مثل ما فعلت وقال مثل ما قلت ثم ضحك فقلت ما یضحکك یا نبی اللہ قال العبد او قال عجبت للعبد اذا قال لا اله الا انت ظلمت نفسی فاغفر لی انه لا یغفر الذنوب الا انت یعلم انه لا یغفر الذنوب الا ھو.

❖ حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو سوار ہوتے ہوئے دیکھا تو جب آپ رضی اللہ عنہ نے رکاب میں پاؤں رکھا تو ''بسم اللہ'' کہا جب اوپر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو ''**الحمد للہ**'' کہا۔ پھر کہا ''**سبحان الذی سخر لنا ھٰذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون**'' (الزخرف ۱۴،۱۳) یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لئے مسخر فرمایا اور ہم کو اس پر قدرت نہ تھی اور بیشک ہمیں اپنے رب تعالٰی کی طرف پلٹنا

ہے۔ پھر تین مرتبہ ''الحمد للہ'' اور تین مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہا۔ پھر کہا کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے کیونکہ صرف تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہ مسکرائے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی کہ امیر المومنین! کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے جیسے میں نے کیا اور یہی کہتے سنا ہے جو میں نے کہا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے تو میں نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس چیز نے ہنسایا؟ تو فرمایا کہ بندے نے۔ یا یہ فرمایا کہ مجھے بندے پر حیرانگی ہوئی کہ جب وہ کہتا ہے کہ (اے اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے کیونکہ صرف تو ہی گناہوں کو بخشتا ہے تو اسے یہ علم ہوتا ہے کہ گناہوں کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں بخشتا۔

(۱۱۲۲) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی الجلودی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا هارون بن عبد الله، نا حجاج بن محمد قال: قال ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر ان علیا الازدی اخبره ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما علمهم ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا استوی علی بعیره خارجا الی السفر کبر ثلاثا ثم قال (سبحان الذی سخر لنا هٰذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون) اللهم انا نسالك من سفرنا هٰذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللهم هون علینا سفرنا هٰذا واطولنا بعده اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاهل اللهم انی اعوذبك من وعثاء السفر وکآبة المنظر وسوء المنقلب فی المال والاهل واذا رجع قالهن وزاد فیهن آیبون تائبون عابدون لربنا حامدون۔

✤✤ حضرت علی ازدی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر پر نکلنے کے وقت اپنے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہتے پھر فرماتے ''**سبحان الذی سخرلنا هٰذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون**'' یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لئے مسخر فرمایا اور ہم کو اس پر قدرت نہ تھی اور بیشک ہمیں

اپنے رب تعالیٰ کی طرف پلٹنا ہے۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر سے تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جو تجھے راضی کردے۔ اے اللہ! ہمارے لئے ہمارا یہ سفر آسان فرما اور اس کی دوری ہمارے لئے سمیٹ دے۔ اے اللہ! تو سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور (ہمارے پیچھے ہمارے) گھر والوں کا نگہبان ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سفر کی تکلیف سے، نگاہ کے رنج سے اور مال وعیال میں بری حالت میں لوٹنے سے۔ اور جب آپ ﷺ واپس تشریف لاتے تو اس وقت بھی مذکورہ بالا کلمات کہتے اور اتنا اضافہ فرماتے کہ ''ہم واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت گزار ہیں اور اپنے پروردگار کی تعریف کرنے والے ہیں۔

(١١٢٣) اخبرنا ابو سعيد عبد الله بن احمد الظاهرى، انا جدى عبدالصمد بن عبدالرحمن البزاز، انا محمد بن زكريا العذافرى، انا اسحق بن ابراهيم الدبرى، نا عبدالرزاق، انا معمر عن عاصم الاحول عن عبد الله بن سرجس رضى الله تعالىٰ عنه قال كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا خرج مسافرا يقول اللهم انى اعوذبك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب والحور بعد الكور وسوء المنظر فى الاهل والمال. صحيح.

❖ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کسی سفر پر نکلتے تو فرماتے۔ ''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے، رنج اور غم کے ساتھ لوٹنے سے، تونگری کے بعد محتاجی سے اور اہل وعیال اور مال میں نگاہ کی برائی سے (یعنی اہل وعیال اور مال کو بری حالت میں دیکھنے سے پناہ مانگتا ہوں)۔

(١١٢٤) حدثنا احمد بن عبد الله الصالحى، انا ابو سعيد محمد بن موسى الصيرفى قال انا ابو عبد الله محمد بن عبد الله الصفار، نا ابو سعيد الحسن بن على التسترى بتستر، نا أبى، نا قتادة بن الفضل بن عبد الله بن قتادة الرهاوى حدثنى الفضل بن عبد الله بن قتادة عن عمه هشام بن قتادة عن قتادة رضى الله تعالىٰ عنه قال لما عقد لى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على قومى اخذت بيده فودعته فقال لى رسول الله صلى الله

تعالٰی علیه وسلم جعل الله التقوی زادك وغفر ذنبك ووجهك للخیر حیث ما تکون۔

❖❖ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے میری قوم سے معاہدہ کیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مبارک پکڑ لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو الوداع کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے اس طرح دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاری تیرا زادِ راہ بنائے، تیرے گناہ بخش دے اور جہاں بھی تو ہو تجھے بھلائی کی طرف متوجہ فرمائے۔

(۱۱۲۵) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، نا ابو الحسن محمد بن الحسین بن داود العلوی، نا ابو عبد الله بن یعقوب بن اسحق الکرمانی، نا محمد بن ابی یعقوب الکرمانی، نا وکیع بن الجراح، نا اسامة بن زید عن سعید المقبری عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه قال اراد رجل سفرا فاتی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم فقال یا رسول الله اوصنی فقال اوصیك بتقوی الله والتکبیر علی کل شرف فلما مضی قال اللهم ازوله الارض وهون علیه السفر۔

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے سفر پر جانے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھے نصیحت فرمائیں تو فرمایا میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور ہر بلندی پر تکبیر کہنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ جب وہ آدمی آگے چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ! زمین کو اس کیلئے سمیٹ دے اور اس پر سفر آسان فرما۔

(۱۱۲۶) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی ابو طاهر، نا عبد الله ابن وهب اخبرنی سلیمان بن بلال عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه ان النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم کان اذا کان فی سفر واسحر یقول سمع سامع بحمد الله وحسن بلائه علینا ربنا صاحبنا وافضل علینا عایذا بالله من النار۔

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی سفر میں ہوتے اور سحر کے وقت اٹھتے تو فرماتے۔ سننے والے نے سن لیا جو ہم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور جو اس نے ہر اچھی نعمت ہمیں عطا فرمائی (اس کی تعریف کی) اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنا ساتھ عطا فرما اور ہم پر فضل وکرم فرما (ہم) اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں دوزخ سے۔

(۱۱۲۷) اخبرنا ابو الحسن علی بن یوسف الجوینی، انا ابو محمد محمد بن علی بن محمد بن شریك الشافعی، انا عبد اللّٰه بن محمد بن مسلم ابوبکر الجوربذی، نا احمد بن الفرح الحمصی، نا بقیة، نا صفوان عن شریح وھو ابن عبید عن الزبیر بن الولید عن ابن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنھما عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم انه کان اذا سافر فاقبل اللیل قال یا ارض ربی وربك اللّٰه اعوذ باللّٰه من شرك وشر ما فیك وشر ما خلق فیك وشر ما یجب علیك واعوذ من اسد واسود ومن الحیّة والعقرب ومن ساکن البلد ومن والد وما ولد۔

❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر فرماتے اور رات آجاتی تو فرماتے۔ اے زمین! میرا اور تیرا پروردگار ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں تیرے شر سے، جو کچھ تجھ میں ہے اس کے شر سے، جو کچھ تجھ میں تخلیق کیا گیا ہے اس کے شر سے اور جو کچھ تجھ پر لازم ہے اس کے شر سے اور میں پناہ مانگتا ہوں شیر سے، کالے ناگ سے، ہر سانپ سے، بچھو سے، زمین کے رہنے والوں سے (یعنی جن بھوت) اور ابلیس اور اس کی اولاد کے شر سے (ان سب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں)۔

(۱۱۲۸) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، نا زاھر بن احمد، انا ابو اسحق الھاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن نافع عن عبد اللّٰه بن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنھما ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم اذا قفل من غزو او حج او غیرہ یکبر علی کل شرف من الارض ثلاث تکبیرات ثم یقول لا اله الا اللّٰه وحدہ لا شریك له له الملك وله الحمد وھو علی کل شیء قدیر آیبون تایبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللّٰه وعدہ ونصر عبدہ

وھزم الاحزاب وحدہ۔ صحیح۔

✤✤ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی غزوے سے، حج سے یا کہیں اور سے واپس تشریف لاتے تو زمین کی ہر بلندی پر تین تکبیریں کہتے پھر فرماتے۔''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کیلئے ہی بادشاہت اور اسی کیلئے حمد وثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت گزار ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس یکتا نے تمام لشکروں کو شکست عطا فرمائی۔

☆☆☆

باب نمبر۹۴

فی استحبابه الفال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیک فال پسند فرمانے کا بیان

(۱۱۲۹) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحی، انا عبدالرحمن بن ابی شريح، انا ابو القاسم البغوی، نا علی بن الجعد اخبرنی ابو جعفر الرازی عن ليث عن عكرمة عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما قال كان رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم يتفاء ل ولا يتطير وكان يحب الاسم الحسن۔

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیک فال لیتے تھے اور بدشگون نہیں لیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھے نام کو پسند فرماتے تھے۔

(۱۱۳۰) اخبرنا احمد بن عبد الله الصالحی، انا ابوعمر بكر بن محمد المزنی، انا ابو بكر محمد بن عبد الله حفيد العباس بن محمد، نا ابو علی الحسين بن الفضل البجلی، نا عفان، نا همام، نا قتادة عن انس رضی الله تعالٰی عنه عن النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم قال لا عدوی ولا طيرة ويعجبنی الفال الكلمة الطيبة الكلمة الحسنة۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی اور نہ ہی بدشگون کوئی چیز ہے اور مجھے فال اچھی لگتی ہے یعنی عمدہ کلمہ، بہتر اور اچھا کلمہ۔

(۱۱۳۱) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا احمد بن علی الخزاعی، نا مسلم بن ابراهيم، نا هشام عن قتادة عن انس رضی الله تعالٰی عنه قال : قال النبی صلی الله تعالٰی عليه

وسلم : يعجبني الفال الصالح والفال الصالح الكلمة الحسنة۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نیک فال مجھے اچھی لگتی ہے اور نیک فال سے مراد اچھا کلمہ ہے۔

(۱۱۳۲) اخبرنا ابو عبد الله محمد بن الحسن الميربند كشائي المروزي. نا ابوبكر عبد الله بن احمد القفال، نا ابو احمد محمد بن احمد بن يعقوب الفقيه، نا ابو عبدالرحمن عبد الله بن محمود، نا الحسين بن حرب الخزاعي ابو عمار، نا اوس بن عبد الله بن بريدة عن عبد الله بن بريدة رضي الله تعالٰى عنه ان نبي الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم كان لا يتطير ولكن يتفاء ل قال وكانت قريش جعلت مائة من الابل لمن اخذنبي الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم فيرده عليهم حيث توجه الى المدينة فركب بريدة في سبعين راكبا من اهل بيته في بني سهم فتلقى نبي الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم فقال من انت قال انا بريدة فالتفت الى ابي بكر فقال يا ابا بكر برد امرنا وصلح ثم قال وممن قال من اسلم قال لابي بكر سلمنا ثم قال ممن قال من بني سهم قال خرج سهمك فقال بريدة للنبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم فمن انت قال انا محمد عبد الله ورسوله فقال بريدة اشهد ان لا اله الا الله واشهد انك عبده ورسوله فاسلم بريدة واسلم الذين معه جميعا فلما اصبح قال بريدة للنبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم لا تدخل يعني المدينة الا ومعك لواء فحل عمامة ثم شدها في رمحه ثم مشى بين يديه فقال يا نبي الله تنزل علي فقال ان ناقتي هذه مامورة فسارت حتٰى وقفت على باب ابي ايوب فقال بريدة الحمد لله الذي اسلمت بنو سهم طائعين غير مكرهين۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدشگون نہیں لیتے تھے لیکن نیک فال لیتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ قریش نے اس آدمی کیلئے سو اونٹ انعام کا اعلان کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ منورہ کی طرف جاتے ہوئے پکڑ کر ان کے پاس لے جائے۔ تو بریدہ نامی آدمی

بنوسہم قبیلے میں سے اپنی قوم کے ستر (۷۰) شہسوار لے کر آپ ﷺ کے پیچھے گیا۔ تو اس کی ملاقات نبی کریم ﷺ سے ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں بریدہ ہوں۔ تو آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اے ابوبکر! ہمارا کام جم گیا اور درست ہوگیا (یعنی بـرد امـرنـا ۔ فرما کر نیک فال لی) پھر فرمایا۔ کس قبیلے سے ہو؟ اس نے کہا کہ ''اسـلـم'' قبیلے سے۔ تو آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہم سلامت (محفوظ) رہے (یعنی سـلـمنـا فرمایا) پھر فرمایا کہ کس قبیلہ کی شاخ سے ہو؟ اس نے کہا کہ بنوسہم قبیلہ سے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا پانسہ نکلا تو جیتا۔ (خـــرج سهـــمك فرمایا) تب بریدہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی۔ آپ کون ہیں؟ تو فرمایا کہ میں محمد اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ تو بریدہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ تو (اس طرح) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا اور جو ان کے ساتھ تھے ان سب نے بھی اسلام قبول کرلیا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ مدینہ منورہ میں سوائے ایک پرچم کے داخل نہ ہوں (یعنی ایک پرچم آپ ﷺ کے پاس ہونا چاہئے) پھر اپنا عمامہ کھولا اور اسے اپنے نیزے کے ساتھ باندھ کر آپ ﷺ کے آگے چلنے لگے۔ پھر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے ہاں قیام فرمائیے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری یہ اونٹنی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابع ہے۔ تو وہ اونٹنی چلتی رہی یہاں تک کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازے پر ٹھہر گئی تو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کیلئے ہیں جس نے بنوسہم قبیلے کو اسلام کی دولت سے نوازا درآنحالیکہ وہ خوش خوش تھے انہیں مجبور نہیں کیا گیا تھا۔

(۱۱۳۳) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا عبدالرحمن بن داود، نا ابو زرعة الدمشقي، نا يحيى بن صالح، نا سعيد بن بشير عن قتادة عن مطرف بن عبد الله عن ابيه رضي الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا سال عن اسم الرجل فان كان حسنا عرف ذلك في وجهه وان كان سيئا عرف ذلك في وجهه واذا سال عن اسم القرية فكذلك. ويروى هٰذا الحديث عبد الله

بن بريدة عن أبيه عن رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم۔

❖❖ حضرت مطرف بن عبداللہ نے اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی آدمی کے نام کے متعلق پوچھتے تو اگر وہ (نام) اچھا ہوتا تو اس کے (اچھے ہونے کے) متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور سے پتہ چل جاتا تھا اور اگر برا ہوتا تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور سے پتہ چل جاتا تھا اور جب کسی گاؤں (یا شہر) کے نام کے متعلق پوچھتے تو تب بھی اسی طرح ہوتا۔ ''یہی حدیث حضرت عبداللہ بن بریدہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے''۔

(١١٣٤) وحدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابراهيم بن محمد بن الحارث، نا محمد بن بكار الصيرفي، انا ابن ابى فديك عن هرون بن عبد الله عن كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف عن ابيه عن جده عوف رضى الله تعالٰى عنه عن النبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم انه خرج يقول ها خضرة فقال يا لبيك نحن اخذنا فالك من فيك اخرجوا بنا الى خضرة فخرجوا اليها فما سل فيها سيف حتى اخذها۔

❖❖ حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرماتے ہوئے باہر نکلے کہ دیکھو (یا لے لو) سرسبز وشاداب زمین! تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی ہم حاضر ہیں۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیک فال حاصل کرلی۔ ہمارے ساتھ چلو سرسبز وشاداب زمین کی طرف تو وہ سب اس کی طرف گئے۔ وہاں کوئی تلوار نہ سونتی گئی یہاں تک کہ اسے حاصل کرلیا۔

(١١٣٥) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن يحيى، نا حميد بن مسعدة، نا حسان بن ابراهيم عن سعيد بن مسروق عن يوسف بن ابى بردة عن ابيه عن عائشة رضى الله تعالٰى عنها ان النبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم قال الطير يجرى بقدر وكان يعجبه الفال الحسن۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ براشگون اندازے کے ساتھ یا تقدیر کے ساتھ چلتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھی فال پسند تھی۔

(۱۱۳۶) وحدثنا ابو طاهر، نا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن يحيى بن منده، نا احمد بن المقدام، نا عمر بن على المقدمى قال سمعت هشام بن عروة عن ابيه عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال كان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يغير الاسم القبيح الى الاسم الحسن۔

✤✤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برے نام کو اچھے نام سے بدل دیتے تھے۔

(۱۱۳۷) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، نا سلم بن عصام، نا عبدة الصفار، نا جعفر بن عون، انا عمر بن راشد عن يحيى بن ابى كثير عن ابى سلمة عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اذا بعثتم الى رسولا فابعثوه حسن الوجه حسن الاسم۔ عمر بن راشد ضعيف۔

✤✤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میری طرف قاصد بھیجو تو خوبصورت چہرے اور اچھے نام والا قاصد بھیجو۔ اس حدیث مبارکہ کی سند میں عمر بن راشد ضعیف راوی ہیں۔

(۱۱۳۸) حدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن احمد بن معدان، نا حمزة بن نصير العسال، نا عبد الله بن محمد بن المغيرة، نا موسى بن على بن رباح عن ابيه عن عقبة بن عامر رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من يبلغنا لقحتنا هذه فقام رجل فقال له ما اسمك قال صخر قال اجلس ثم قال من يبلغنا لقحتنا هذه فقام رجل فقال ما اسمك قال يعيش قال احلب۔

❖❖ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کون ہماری اس دوہیل اونٹنی کو دوہ کر ہمیں توشہ مہیا کرتا ہے۔ تو ایک آدمی کھڑا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کیا۔ صخر۔ تو فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا کہ کون ہماری اس دوہیل اونٹنی کو دوہ کر ہمیں توشہ مہیا کرے گا۔ تو ایک اور آدمی کھڑا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا یعیش۔ تو فرمایا۔ دودھ دوہو۔ (یعنی صخر چٹان کو کہتے ہیں اور یعیش زندگی گزارنے کو کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صخر کو چھوڑ کر یعیش پسند فرمایا۔ مترجم مدنی)۔

(۱۱۳۹) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، نا ابن ابى عاصم، نا عمرو بن مرزوق، نا عمران القطان عن قتادة عن زرارة عن سعد بن هشام عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها قالت ذكر عند النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رجل يقال له شهاب فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انت هشام.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا جسے شہاب کہا جاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اسے) فرمایا کہ تو ہشام ہے۔

(۱۱۴۰) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، نا عبد الله بن العباس الطيالسي، نا عثمان بن يحيى القرقيناتي، نا سفيان بن عيينة عن عمر بن ذرعن اسحق بن عبد الله بن ابى طلحة عن انس رضي الله تعالىٰ عنه ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بعث عليا الى قوم يقاتلهم ثم ارسل خلفه رجلا فقال لا تناده من ورائه وقل له لا تقاتلهم حتىٰ تدعوهم.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک قوم کی طرف ان سے جنگ کیلئے بھیجا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے ایک آدمی بھیجا اور فرمایا کہ اسے پیچھے سے آواز مت دینا اور اسے کہنا کہ انہیں دعوت اسلام دینے تک ان سے جنگ مت لڑنا۔

(۱۱۴۱) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى الجلودي، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن

الحجاج، نا عبد اللّٰه بن مسلمة بن قعنب، نا حماد بن سلمة عن ثابت البناني عن انس بن مالك رضي اللّٰه تعالٰى عنه قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم : رايت ذات ليلة فيما يرى النائم كانا في دار عقبة بن رافع فاتينا برطب من رطب ابن طاب ابن طاب رجل صالح بالمدينة فاولت الرفعة لنا في الدنيا والعاقبة في الآخرة وان ديننا قد طاب. صحيح.

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رات کو میں نے ایک خواب دیکھا کہ جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور ہمیں ابن طاب کھجوریں پیش کی گئیں۔ ابن طاب مدینہ منورہ کا ایک صالح اور نیک آدمی تھا۔ تو میں نے اس خواب کی تعبیر کی ہے کہ ہمیں دنیا میں بلند مرتبہ اور آخرت میں نیک انجام حاصل ہوگا اور یہ کہ ہمارا دین مکمل ہوگیا ہے۔

(۱۱۴۲) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي، انا ابو محمد عبدالرحمن بن ابي شريح، انا ابو القاسم عبد اللّٰه بن عبدالعزيز البغوي، نا علي بن الجعد، انا شريك بن عبد اللّٰه عن يعلى بن عطاء عن عمرو بن الشريد عن ابيه الشريد رضي اللّٰه تعالٰى عنه قال قدم على النبي صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم رجل من ثقيف مجذوم ليبايعه فذكرت ذلك للنبي صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم فقال ائته فاخبره فانيقد بايعته فليرجع. صحيح.

✤✤ حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف کا ایک جذامی (کوڑھ کے مرض والا) آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیعت کیلئے حاضر ہوا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے پاس جاؤ اور اسے بتاؤ کہ میں نے اس سے بیعت کرلی۔ اب وہ واپس چلا جائے۔

نوٹ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وجہ سے اسے اپنے پاس نہ بلایا کہ دوسرے لوگ اسے حقیر سمجھیں گے تو اسے دکھ ہوگا۔ یا اس وجہ سے کہ ضعیف الیقین آدمی کو کہیں جذام نہ ہو جائے اور وہ یہ نہ سمجھے کہ اس جذامی سے ہاتھ ملانے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ (از مترجم مدنی)

(۱۱۴۳) وروى باسناد غريب عن محمد بن المنكدر عن جابر رضي اللّٰه تعالٰى عنه ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم اخذ بيد مجذوم

فوضعها معه فی القصعة فقال کل ثقة باللّٰه وتوکلا علیه.

✤✤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جذامی (کوڑھی) کا ہاتھ پکڑ کر کھانے کے پیالے میں اپنے ساتھ شریک کرلیا اور فرمایا کہ کھاؤ! اللہ تعالیٰ پر یقین اور اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے۔

☆☆☆☆☆

باب نمبر ۹۵

فی دعواته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں کا بیان

(١١٤٤) اخبرنا ابو عمر عبدالواحد بن احمد المليحي، انا ابو منصور محمد بن محمد ابن سمعان، نا ابو جعفر محمد بن احمد بن عبدالجبار الرياني، نا حميد بن زنجويه، نا وهب بن جرير، نا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابی بردة انه سمع الاغر يحدث عن ابن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنهما انه سمع رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم يقول يا ايها الناس توبوا الی ربكم فانی اتوب الی ربی كل يوم مائة مرة۔ صحيح

✤✤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے لوگو! اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ میں ہر روز سو دفعہ اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

(١١٤٥) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا ابو منصور السمعانی، نا ابو جعفر الرياني، نا حميد بن زنجويه، نا سليمان بن حرب، نا همام بن زيد عن ثابت عن ابی بردة عن الاغر المزنی رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم : انه ليغان علی قلبی وانی لاستغفر الله فی كل يوم مائة مرة۔ صحيح۔

✤✤ حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے دل پر چھائیں (خیالات) آجاتی ہے اور میں ہر دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔

(۱۱۴۶) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد اللّٰه الصالحی، انا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، انا حاجب بن احمد الطوسی، نا محمد بن یحیی. نا یزید بن هارون، نا محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم : انی لاستغفر اللّٰه واتوب الیه کل یوم مائة مرة۔ صحیح۔

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ میں ہر روز اللہ تعالیٰ سے سو مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

(۱۱۴۷) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، انا محمد بن احمد بن محمد بن مغفل المیدانی، نا محمد بن یحیی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم : انی لاستغفر اللّٰه فی الیوم واتوب سبعین مرة۔ صحیح۔

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ میں ہر دن میں ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

(۱۱۴۸) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی الجلودی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن المثنی حدثنی عبدالاعلی، نا داود عن عامر عن مسروق عن عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها قالت کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یکثر من قول سبحان اللّٰه وبحمده استغفر اللّٰه واتوب الیه قالت فقلت یا رسول اللّٰه اراك تکثر من قول سبحان اللّٰه وبحمده استغفر اللّٰه واتوب الیه فقال خبرنی ربی انی ساری علامة فی امتی فاذا رایتها اکثرت من قول سبحان اللّٰه وبحمده استغفر اللّٰه واتوب الیه فقد رایتها : (اذا جاء نصر اللّٰه والفتح) (النصر : ۱) الی آخر اسورة۔ صحیح۔

❁❁ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت

یہ کلمات کہا کرتے تھے کہ "سبحان اللّٰہ وبحمدہ استغفر اللّٰہ واتوب الیہ" یعنی "اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے، تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس سے توبہ کرتا ہوں"۔ تو میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں آپ ﷺ کو دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ ان کلمات کی کثرت فرماتے ہیں۔ "سبحان اللّٰہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ" تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے پروردگار نے مجھے بتایا ہے کہ میں عنقریب اپنی امت میں ایک علامت دیکھوں گا تو جب میں اسے (امت کو) دیکھتا ہوں تو یہ کلمات "سبحان اللّٰہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ" بکثرت کہتا ہوں اور میں نے وہ علامت دیکھ لی ہے یعنی سورۃ "اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح"۔

(۱۱۴۹) اخبرنا ابو الحسن عبدالرحمن بن محمد الداودی، انا ابو محمد عبد اللّٰه بن احمد بن حمویه السرخسی، انا ابو اسحق ابراهیم بن خزیم الشاشی، نا ابو محمد عبد بن حمید الکشی حدثنی ابن ابی شیبة، نا عبد اللّٰه بن نمیر عن مالك بن مغول عن محمد بن سوقة عن نافع عن ابن عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال ان کنا لنعد لرسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم فی المجلس یقول رب اغفر لی وتب علی انك انت التواب الغفور مائة مرة.

✤✤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم مجلس میں رسول اکرم ﷺ کے یہ کلمات سو مرتبہ شمار کرتے تھے۔ "رب اغفرلی وتب علی انك انت التواب الغفور" یعنی اے میرے رب تعالیٰ! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما (مجھ پر نظر رحمت فرما) بیشک تو ہی توبہ قبول فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

(۱۱۵۰) اخبرنا ابو القاسم عبد اللّٰه بن محمد الحنیفی، انا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، انا ابو جعفر عبد اللّٰه بن اسماعیل الهاشمی، نا احمد بن عبدالجبار العطاری، نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: لان اقول سبحان اللّٰه والحمد للّٰه ولا اله الا اللّٰه واللّٰه اکبر احب الی مما طلعت علیه الشمس. صحیح.

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

مجھے یہ کلمات کہنا ہر اس چیز سے زیادہ پسند ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ "سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر" یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔

(۱۱۵۱) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي. انا ابو منصور محمد بن محمد بن سمعان، نا ابو جعفر محمد بن احمد بن عبدالجبار. نا حميد بن زنجويه، نا علي بن المدني نا ابن عيينة عن محمد بن عبدالرحمن مولى آل طلحة قال سمعت كريبا ابا رشدين يحدث عن ابن عباس عن جويرية بنت الحارث بن ابی ضرار رضی اللّٰه تعالٰی عنها ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی عليه وسلم خرج ذات غداة من عندها وكان اسمها برة فحوله رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی عليه وسلم فسماها جويرية وكره ان يقال خرج من عند برة فخرج وهي في المسجد فرجع بعد ما تعالى النهار فقال ما زلت في مجلسك هٰذا منذ خرجت بعد قالت نعم فقال لقد قلت بعدك اربع كلمات ثلاث مرات لو وزن بكلماتك لوزنتهن سبحان اللّٰه وبحمده عدد خلقه ورضا نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته. صحيح.

❖❖ حضرت جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک صبح ان کے پاس سے باہر نکلے ان کا نام (پہلے) برہ تھا تو آپ ﷺ نے بدل کر جویریہ رکھ دیا اور اس بات کو ناپسند فرمایا کہ یہ کہا جائے کہ برہ کے پاس سے باہر نکلا۔ آپ ﷺ باہر نکلے تو اس وقت وہ مسجد میں بیٹھی تھیں۔ پھر آپ ﷺ اس وقت واپس تشریف لائے جب دن کافی روشن ہو چکا تھا اور فرمایا کہ جب سے میں یہاں سے باہر نکلا ہوں تب سے تم اسی جگہ بیٹھی ہو (یعنی نماز و وظائف میں مشغول ہو) انہوں نے عرض کی۔ ہاں! تو ارشاد فرمایا کہ میں نے تیرے بعد چار کلمات تین دفعہ کہے ہیں اگر ان کلمات کو تیرے کلمات سے تولا جائے تو وہ برابر ہو جائیں گے۔ "سبحان اللّٰہ وبحمدہ عدد خلقه ورضا نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته" یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور اسی کیلئے تعریفیں ہیں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، جتنی سے وہ راضی ہو، اس کے عرش عظیم کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔

(۱۱۵۲) حدثنا ابو الفضل زياد بن محمد الحنفی، انا ابو معاذ الشاه بن عبدالرحمن المزنی، انا ابو الحسن علی بن عبد الله بن مبشر الواسطی، نا ابو الاشعث احمد بن المقدام العجلی، نا عثام بن علی، نا الاعمش عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو رضی الله تعالٰی عنهما قال رايت رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم يعقد التسبيح.

❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسبیح کا شمار انگلیوں پر کرتے دیکھا ہے۔

(۱۱۵۳) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا ابو محمد الحسن بن احمد المخلدی، انا ابو العباس محمد بن اسحق الثقفی السراج، نا عبدالاعلی بن حماد، نا وهيب بن خالد، نا سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة رضی الله تعالٰی عنه قال كان النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم اذا اصبح قال اللهم بك اصبحنا وبك امسينا وبك نحيا وبك نموت واليك المصير واذا امسی قال اللهم بك امسينا وبك نحيا وبك نموت واليك المصير.

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرماتے کہ اے اللہ! تیرے طفیل ہم نے صبح کی، تیرے طفیل ہم نے شام کی، تیری ہی وجہ سے ہم زندہ ہیں اور تیری ہی وجہ سے ہمیں موت آئے گی اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اور جب شام ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرماتے کہ۔ اے اللہ! تیرے ہی طفیل ہم نے شام کی، تیری ہی وجہ سے ہم زندہ ہیں اور تیری ہی وجہ سے ہمیں موت آئے گی اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

(۱۱۵٤) اخبرنا ابو محمد عبد الله بن عبدالصمد الجوزجانی، انا ابو القاسم علی ابن احمد الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسی، نا قتيبة، نا المفضل بن فضالة عن عقيل عن الزهری عن عروة عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت كان رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم اذا اوی الی فراشه كل ليلة جمع كفيه فنفث فيهما وقرا : (قل هو الله احد) و (قل اعوذ برب الفلق) و (قل اعوذ برب الناس) ثم مسح بهما ما استطاع من جسده

يبدا بهما راسه ووجهه وما اقبل من جسده يصنع ذلك ثلاث مرات. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب روزانہ رات کو اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۃ الناس پڑھ کر ہتھیلیاں اکٹھی کر کے ان میں پھونک مارتے پھر وہ دونوں ہتھیلیاں جہاں تک ہوسکتا اپنے جسم مبارک پر پھیرتے۔ آپ ﷺ سر مبارک اور چہرۂ انور سے ابتداء فرماتے پھر سامنے کے جسم مبارک پر پھیرتے (پھر جہاں تک ہوسکتا) آپ ﷺ تین مرتبہ اس طرح کرتے۔

(۱۱۵۵) حدثنا المطهر بن علي الفارسي، انا ابو ذر محمد بن ابراهيم الصالحاني، انا ابو محمد عبد الله بن محمد بن جعفر المعروف بابي الشيخ، نا جعفر بن احمد بن فارس، نا عمرو بن محمد بن عرعرة، نا معمر بن سليمان وفضيل بن عياض جميعا عن ليث يعني ابن ابي سليم عن ابي الزبير عن جابر رضي الله تعالىٰ عنه قال كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا ينام حتىٰ يقرا تنزيل السجدة وتبارك.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سورۂ تنزیل السجدہ اور سورۂ تبارک الذی تلاوت فرما کر ہی سوتے تھے۔

(۱۱۵۶) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، نا محمد ابن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا موسى، نا ابو عوانة عن عبدالملك يعني ابن عمير عن ربعي عن حذيفة رضي الله تعالىٰ عنه قال كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا اخذ مضجعه من الليل وضع يده تحت خده ثم يقول اللهم باسمك اموت واحيا واذا استيقظ قال الحمد لله الذى احيانا بعد ما اماتنا واليه النشور. صحيح.

❖❖ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو اپنا ہاتھ مبارک رخسار کے نیچے رکھتے پھر فرماتے "اللهم باسمك اموت واحيا" اے اللہ! تیرے ہی نام کے ساتھ میں مرتا ہوں (سوتا ہوں) اور زندہ ہوتا ہوں (جاگتا ہوں) اور جب آپ ﷺ بیدار ہوتے تو فرماتے "الحمد لله الذى احيانا بعد ما اماتنا واليه

النشور" تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ فرمایا اور مرنے کے بعد اٹھ کر اسی کے پاس آنا ہے۔

(۱۱۵۷) اخبرنا ابو القاسم عبد اللّٰہ بن محمد الحنیفی، نا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، نا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم، نا محمد بن اسحق الصغانی، نا عفان، نا حماد بن سلمة، انا ثابت عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ قال الحمد للّٰہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا وآوانا وکم من لا کاف لہ ولا موؤی۔ صحیح۔

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے بستر مبارک پر جاتے تو فرماتے "**الحمد للّٰہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا وآوانا وکم من لا کاف لہ ولا موؤی**" تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا، ہم کو کافی ہوا اور ہمیں ٹھکانا دیا اور کتنے ہی ایسے ہیں جن کیلئے کوئی کافی ہونے والا نہیں اور نہ ہی ٹھکانہ دینے والا۔

(۱۱۵۸) حدثنا المطہر بن علی بن عبد اللّٰہ الفارسی، انا ابو ذر محمد بن ابراھیم الصالحانی، انا عبد اللّٰہ بن محمد بن جعفر، نا اسحق بن احمد الفارسی، نا سلیمان بن داود بن صالح، نا عبدالصمد قال سمعت ابی یقول، نا الحسین بن واقد عن ابن بریدة حدثنی ابن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کان یقول اذا تبوا مضجعہ الحمد للّٰہ الذی کفانی وآوانی واطعمنی وسقانی ومن علی فافضل واعطانی فاجزل الحمد للّٰہ علی کل حال اللہم رب کل شیء ومالك کل شیء والہ کل شیء ولك کل شیء اعوذبك من النار۔

❁❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو فرماتے "**الحمد للّٰہ الذی کفانی وآوانی واطعمنی وسقانی ومن علی فافضل واعطانی فاجزل الحمد للّٰہ علی کل حال اللہم رب کل شیء ومالك کل شیء والہ کل شیء ولك کل شیء اعوذبك من النار**" تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو

مجھے کافی ہوا، مجھے ٹھکانہ دیا، مجھے کھلایا اور پلایا، مجھ پر احسان فرمایا تو بہت احسان کیا اور مجھے عطا فرمایا تو بہت عطا کیا۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہر حالت میں۔ اے اللہ! تمام چیزوں کے پروردگار تمام چیزوں کے مالک، تمام چیزوں کے معبود اور تیرے ہی لئے تمام چیزیں ہیں میں تجھ سے دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۱۵۹) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحی، انا احمد بن عبد الله النعيمی، انا محمد بن يوسف، انا محمد بن اسماعيل، نا مسدد، نا عبدالواحد بن زياد، نا العلاء بن المسيب حدثنی ابی عن البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم اذا آوى الى فراشه نام على شقه الايمن ثم قال اللهم انی اسلمت نفسی اليك ووجهت وجهی اليك وفوضت امری اليك والجات ظهری اليك رغبة ورهبة اليك لا ملجا ولا منجا منك الا اليك آمنت بكتابك الذی انزلت وبنبيك الذی ارسلت وقال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم من قالهن ثم مات تحت ليلة مات على الفطرة. صحيح.

❖❖ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بستر پر تشریف لے جاتے تو دائیں پہلو پر لیٹ کر فرماتے "اللهم انی اسلمت نفسی اليك ووجهت وجهی اليك وفوضت امری اليك والجات ظهری اليك رغبة ورهبة اليك لاملجا ولا منجا منك الا اليك آمنت بكتابك الذی انزلت وبنبيّك الذی ارسلت" اے اللہ! میں نے اپنا آپ تیرے حوالے کیا، اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا، اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور اپنی پشت تجھ پر لگا دی (یعنی تجھ پر ہی میرا اعتماد ہے) تیرے حضور عاجزی اور خوف کے ساتھ، تجھ سے بھاگ کر کوئی پناہ یا نجات کی جگہ نہیں ہے مگر تیری ہی طرف۔ میں تیری نازل شدہ کتاب پر ایمان لایا اور تیرے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے یہ کلمات کہے پھر اسی رات فوت ہوگیا تو اس کی وفات فطرت اسلام پر ہوئی (یعنی ایمان کی حالت میں اسے وفات نصیب ہوئی)۔

(۱۱۶۰) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن

محمد بن جعفر، نا اسحق بن احمد نا محمد بن ابان البلخي، نا ابو همام يعني الاهوازی عن ثور عن خالد بن معدان عن ابی زهير الانماری رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال كان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم اذا اخذ مضجعه قال اللهم اغفرلي واخسا شيطاني وفك رهاني وثقل ميزاني واجعلني في الندى الاعلى۔

❖❖ حضرت ابوزہیر انماری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے۔"**اللهم اغفرلي واخسا شيطاني وفك رهاني وثقل ميزاني واجعلني في الندى الاعلى**" اے اللہ! مجھے بخش دے، میرا شیطان ہانک دے (دور فرما) میری گرویاں چھڑا دے (اپنے حقوق سے مجھے سبکدوش فرما) میرا میزان عمل بھاری فرما اور مجھے بلند مصاحبوں میں رکھ۔

(١١٦١) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر. انا احمد بن هرون البردعي. نا احمد بن منصور، انا ابو الجواب، نا عمار بن زريق عن ابی اسحق عن الحارث وابی ميسرة عن علی رضی اللّٰه تعالٰی عنه عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم انه كان يقول عند مضجعه اللهم انی اعوذ بوجهك الكريم وبكلماتك التامة من شر ما انت اخذ بناصيته اللهم انت تكشف المغرم والماثم اللهم لا يهزم جندك ولا يخلف وعدك ولا ينفع ذا الجد منك الجد سبحانك اللهم وبحمدك.

❖❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بستر کے پاس یہ کلمات کہتے تھے"**اللهم انی اعوذ بوجهك الكريم وبكلماتك التامة من شر ما انت اخذ بنا صيته اللهم انت تكشف المغرم والماثم اللهم لا يهزم جندك ولا يخلف وعدك ولا ينفع ذا الجد منك الجد سبحانك اللهم وبحمدك** ۔ اے اللہ! میں تیرے روئے کریم اور تیرے کامل کلمات کی پناہ لیتا ہوں اس کے شر سے جسے تو اس کی پیشانی سے پکڑنے والا ہے۔ اے اللہ! تو ہی نقصان اور گناہ کو دفع کرسکتا ہے۔ اے اللہ! تیرا لشکر شکست نہیں کھاتا اور تو اپنے وعدے کے

خلاف نہیں کرتا اور تیرے سامنے تونگر کی تونگری کچھ کام نہ آئے گی۔ تیری ذات پاک ہے۔ اے اللہ اور تمام تعریفیں تجھے ہی سزاوار ہیں۔

(۱۱۶۲) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان عن مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبة، نا حسین بن علی عن زائدة عن الحسن بن عبید الله عن ابراهیم بن سوید عن عبدالرحمن ابن یزید عن عبد الله رضی الله تعالی عنه قال کان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذا امسی قال امسینا وامسی الملك لله والحمد لله لا اله الا الله وحده لا شریك له اللهم انی اسالك من خیر هذه اللیلة وخیر ما فیها واعوذ بك من شرها وشر ما فیها اللهم انی اعوذبك من الکسل والهرم وسوء الکبر وفتنة الدنیا وعذاب القبر. صحیح.

❖ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے "امسینا وامسی الملك لله والحمد لله لا اله الا الله وحده لا شریك له اللهم انی اسالك من خیر هذه اللیلة وخیرما فیها واعوذبك من شرها وشر ما فیها اللهم انی اعوذ بك من الکسل والهرم وسوء الکبر وفتنة الدنیا وعذاب القبر" ہم نے شام کی اور اللہ تعالیٰ کے سارے ملک نے شام کی، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس رات کے شر اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے۔ اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سستی سے، پھونس بڑھاپے سے، خراب بوڑھی عمر سے، دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔

(۱۱۶۳) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا عثمان بن ابی شیبة، نا جریر عن الحسن بن عبیدالله عن ابراهیم بن سوید باسناده وقال رب اسالك خیر ما فی هذة اللیلة وخیر ما بعدها واعوذبك

من شر ما فی هذه الليلة وشر ما بعدها رب اعوذبك من الكسل وسوء الكبر رب اعوذ بك من عذاب فی النار وعذاب فی القبر واذا اصبح قال ذلك ايضا اصبحنا واصبح الملك لله. صحيح.

❖ حضرت ابراہیم بن سوید رحمۃ اللہ علیہ نے انہی اسناد کے ساتھ اس طرح روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ اس طرح فرماتے "رب اسالك خير ما فی هذه الليلة وخير ما بعدها واعوذبك من شر ما فی هذه الليلة وشر ما بعدها . رب اعوذبك من الكسل وسوء الكبر رب اعوذبك من عذاب فی النار وعذاب فی القبر" یعنی اے میرے رب! میں تجھ سے جو کچھ اس رات میں ہے اور جو کچھ اس کے بعد ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس رات میں جو کچھ ہے اس کے شر سے اور جو کچھ اس کے بعد ہے اس کے شر سے، اے میرے رب! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور خراب بوڑھی عمر سے، اے میرے رب! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں آگ میں عذاب سے اور قبر میں عذاب سے"۔ (یہ کلمات شام کے وقت کہتے) اور جب صبح ہوتی تو اس وقت بھی یہ کلمات کہتے "اصبحنا واصبح الملك لله" آخر تک۔ یعنی ہم نے صبح کی اور اللہ تعالیٰ کے سارے ملک نے صبح کی۔

(١١٦٤) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا مسدد، نا يحيی عن هشام بن ابی عبد الله عن قتادة عن ابی العالية عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما ان رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم كان يقول عند الكرب لا اله الا الله العظيم الحليم لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله رب السموات ورب الارض رب العرش الكريم. صحيح.

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ سختی اور تکلیف کے وقت یہ دعا فرماتے۔ "لا اله الا الله العظيم الحليم لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله رب السموات ورب الارض رب العرش الكريم"۔ اللہ تعالیٰ جو عظمت والا بردبار ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ جو عرش عظیم کا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ جو آسمانوں کا رب اور زمین کا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہی عرش کریم کا رب ہے (یا اس طرح کہ)

عرش کا رب بہت کریم ہے"۔

(١١٦٥) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا ابو عبد الله محمد بن الحسن الزغرتائي، نا ابو محمد زنجويه بن محمد، نا محمد بن رافع، نا العقدى هو ابو عامر، نا سليمان بن سفيان حدثني بلال بن يحيى بن طلحة بن عبيدالله عن ابيه عن جده رضى الله تعالىٰ عنه ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا راى الهلال قال اللهم اهله علينا باليمن والايمان والسلامة والاسلام ربي وربك الله.

❖ حضرت بلال بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہوئے اپنے دادا جان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب چاند (پہلی رات کا) دیکھتے تو فرماتے "اللهم اهله علينا باليمن والايمان والسلامة والاسلام ربي وربك الله" اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکال (اے لوگو! یا اے چاند!) میرا اور تمہارا رب تعالیٰ اللہ جل جلالہ ہی ہے۔

(١١٦٦) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي. انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا خالد بن مخلد، نا سليمان حدثني عمرو بن ابي عمرو قال سمعت انسا رضى الله تعالىٰ عنه قال كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول اللهم اني اعوذبك من الهم والحزن والعجز والكسل والجبن والبخل وضلع الدين وغلبة الرجال. صحيح.

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ "اللهم اني اعوذبك من الهم والحزن والعجز والكسل والجبن والبخل وضلع الدين وغلبة الرجال" اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں رنج سے، غم سے، عاجزی سے، سستی سے، بزدلی (نامردی) سے، بخل سے، قرض کے بوجھ سے اور مردوں کے غلبہ (ظلم) سے۔

(١١٦٧) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا مسدد، نا المعتمر قال سمعت ابي قال سمعت انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه يقول كان نبي الله صلى الله

تعالٰی علیه وسلم یقول اللهم انی اعوذ بك من العجز والکسل والجبن والهرم واعوذبك من عذاب القبر واعوذبك من فتنة المحیا والممات. صحیح.

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ "اللھم انی اعوذبك من العجز والکسل والجبن والهرم واعوذبك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المحیا والممات" اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے، سستی سے، بزدلی سے اور پھونس بڑھاپے سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

(۱۱۶۸) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا یحیی بن موسی، نا وکیع، نا هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها ان النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم کان یقول اللهم انی اعوذبك من الکسل والهرم والمغرم والماثم اللهم انی اعوذبك من عذاب النار وفتنة النار وفتنة القبر وعذاب القبر وشر فتنة الغنی وشر فتنة الفقر ومن شر فتنة المسیح الدجال اللهم اغسل خطایای بماء الثلج والبرد ونق قلبی کما ینقی الثوب الابیض من الدنس وباعد بینی وبین خطایای کما باعدت بن المشرق والمغرب. صحیح.

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ "اللھم انی اعوذبك من الکسل والهرم والمغرم والماثم اللهم انی اعوذبك من عذاب النار وفتنة النار وفتنة القبر وعذاب القبر وشر فتنة الغنی وشر فتنة الفقر ومن شر فتنة المسیح الدجال اللهم اغسل خطایا ی بماء الثلج والبرد ونق قلبی کما ینقی الثوب الابیض من الدنس وباعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب" اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سستی سے، پھونس بڑھاپے سے، قرضداری سے اور گناہ سے، اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں آگ کے عذاب سے، آگ کے فتنہ سے، قبر کے فتنہ سے، قبر کے عذاب سے، تونگری کے فتنہ کے شر سے، غربت یا مفلسی کے فتنہ کے شر سے اور مسیح دجال

کے فتنہ کے شر سے۔ اے اللہ! میری خطائیں برف اور اولوں کے پانی کے ساتھ دھو دے، میرے دل کو اس طرح صاف فرما دے جیسے سفید کپڑے سے میل کچیل صاف کی جاتی ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ فرما دے جتنا فاصلہ تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان رکھا ہے۔

(۱۱۶۹) اخبرنا ابو الحسن علی بن یوسف الجوینی، انا ابو محمد محمد بن علی بن محمد بن شریك الشافعی، انا عبد الله بن محمد بن مسلم ابوبكر الجوربذی، نا احمد بن حرب، نا ابو معاویة عن عاصم عن ابی عثمان وعبد الله بن الحارث عن زید بن ارقم رضی الله عنه قال لا أقول لكم إلا ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لنا. اللهم إنی أعوذ بك من العجز والكسل والبخل والجبن والهم وعذاب القبر اللهم آت نفسی تقواها انت خیر من زكاها ولیها ومولاها اللهم انی اعوذبك من علم لا ینفع ومن نفس لا تشبع ومن قلب لا یخشع ومن دعوة لا یستجاب لها. صحیح.

❖❖ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں تم سے وہی کچھ کہوں گا جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا کہ "اللهم انی اعوذبك من العجز والكسل والبخل والجبن والهم وعذاب القبر اللهم آت نفسی تقواها انت خیر من زكاها انت ولیها ومولاها اللهم انی اعوذبك من علم لا ینفع ومن نفس لا تشبع ومن قلب لا یخشع ومن دعوة لا یستجاب لها"۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے، سستی سے، بخل سے، بزدلی سے، رنج سے اور قبر کے عذاب سے، اے اللہ! میرے نفس کو اس کی پرہیز گاری عطا فرما۔ تو ہی اس کو اچھا پاک فرمانے والا ہے اور تو ہی اس کا نگہبان اور مالک ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع بخش نہ ہو، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، ایسے دل سے جو خشوع وخضوع اختیار نہ کرے اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔

(۱۱۷۰) اخبرنا احمد بن عبد الله المصاحی، انا ابو الحسین بن بشران، انا اسماعیل ابن محمد الصفار، انا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن ابان عن انس رضی الله تعالٰی عنه ان النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم كان یقول اللهم انی اعوذبك من قلب لا یخشع ومن

نفس لا تشبع ومن علم لا ينفع ومن قول لا يسمع اللهم انی اعوذبك من شر هولاء الاربع.

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ "اللهم انی اعوذبك من قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن علم لا ينفع ومن قول لا يسمع اللهم انی اعوذبك من شر هولاء الاربع" اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جو خشوع وخضوع اختیار نہ کرے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، ایسے علم سے جو نفع بخش نہ ہو اور ایسی بات سے جو سنی نہ جائے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ان چار چیزوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۱۷۱) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد النعيمی، انا محمد بن يوسف. نا محمد ابن اسماعيل، نا علی بن عبد الله، نا سفيان حدثنی سمی عن ابن ابی صالح عن ابی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتعوذ من جهد البلاء ودرك الشقاء وسوء القضاء وشماتة الاعداء قال سفيان الحديث ثلاثا زدت، انا واحدة لا ادری ايتهن. صحيح.

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا (آزمائش) کی سختی، بدبختی کے آجانے، بری قسمت اور دشمنوں کے خوش ہونے سے (اللہ تعالیٰ کی) پناہ مانگا کرتے تھے۔" حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث مبارکہ میں تین چیزیں تھیں ایک کا اضافہ میں نے کیا ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ وہ ان میں کون سی ہے"۔

(۱۱۷۲) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشيرزی، نا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق ابراهيم بن عبدالصمد الهاشمی، نا ابو مصعب عن مالك عن يحيى بن سعيد عن محمد ابن ابراهيم بن الحارث التيمی عن عائشة زوج النبی رضی الله تعالىٰ عنها قالت كنت نائمة الى جنب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ففقدته من الليل فلمسته بيدی فوضعت يدی على قدميه وهو ساجد وهو يقول اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك وبك منك لا احصی ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك.

(۱۱۷۲) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں سوئی ہوئی تھی کہ رات (کے کسی پہر) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موجود نہ پایا تو میں اپنے ہاتھوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاش کرنے لگی تو میرے ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدمین شریفین کو لگے درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں تھے اور فرمارہے تھے کہ "**اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك وبك منك لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك**" میں تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں تیرے غصے سے اور تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں، میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف فرمائی۔

(۱۱۷۳) اخبرنا ابو الحسن علي بن محمد الضحاكي، نا ابو سعد عبدالمالك بن ابي عثمان الواعظ، نا محمد بن يحيى بن منصور القاضي، نا ابو عبد الله محمد بن ابراهيم البوشنجي، نا يحيى بن عبد الله بن بكير، نا يعقوب بن عبدالرحمن الاسكندراني عن موسى بن عقبة عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال كان دعاء النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اللهم اني اعوذ بك من زوال نعمتك ومن تحول عافيتك ومن فجاة نقمتك ومن جميع سخطك وغضبك. صحيح.

✽✽ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا مبارک یہ تھی کہ "**اللهم انى اعوذبك من زوال نعمتك ومن تحول عافيتك ومن فجاة نقمتك ومن جميع سخطك وغضبك**" اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زائل ہونے سے، تیری (عطا کی ہوئی) تندرستی کے پلٹ جانے سے، دفعتہً تیرا عذاب اترنے سے اور تیری ہر ناراضگی اور غضب سے۔

(۱۱۷٤) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا يحيى بن يحيى واسحق بن ابراهيم قالا، نا جرير عن منصور عن هلال عن فروة بن نوفل الاشجعي قال سالت عائشة رضي الله تعالى عنها عما كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يدعو به الله قالت كان يقوم اللهم

انی اعوذبك من شر ما عملت وشرما لم اعمل۔ صحیح۔

✤✤ حضرت فروہ بن نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ سے کون سی دعا مانگا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے "**اللھم انی اعوذبك من شر ما عملت وشر مالم اعمل**" اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ہر اس عمل کے شر سے جو میں نے سرانجام دیا اور ہر اس عمل کے شر سے جو میں نے سرانجام نہیں دیا۔

(۱۱۷۵) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر، انا محمد بن عيسي، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج حدثني حجاج بن الشاعر، نا عبد الله ابن عمرو ابو معمر نا عبدالوارث، نا الحسين عن ابن بريدة عن يحيي بن معمر عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يقول اللهم لك اسلمت وبك آمنت وعليك توكلت واليك انبت وبك خاصمت انى اعوذ بعزتك لا اله الا انت ان تضلنى انت الحى الذى لا يموت والجن والانس يموتون۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ "**اللھم لك اسلمت وبك آمنت وعليك توكلت واليك انبت وبك خاصمت انى اعوذ بعزتك لا اله الا انت ان تضلنى انت الحى الذى لا يموت والجن والانس يموتون**"۔ اے اللہ! میں تیرے لئے ہی مسلمان ہوا، تجھ ہی پر ایمان لایا، تجھی پر بھروسہ کیا، تیری ہی طرف لوٹتا ہوں اور تیری ہی مدد سے دشمنوں سے لڑتا ہوں۔ میں تجھ سے تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے گمراہ کرے (یعنی مجھے اپنی عزت کے طفیل گمراہ مت کرنا) تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو زندہ ہے جسے کبھی موت نہیں آئے گی اور جنات اور انسانوں کو موت آئے گی۔

(۱۱۷۶) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم، نا عبيدالله بن معاذ العنبرى، انا ابى شعبة عن ابى اسحق عن ابى بردة بن ابى موسى الاشعرى عن ابيه ابى موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى

اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم انه کان یدعو بهذا الدعاء اللهم اغفرلی خطیئتی وجهلی واسرافی فی امری وما انت اعلم به منی اللهم اغفر لی جدی وهزلی وخطای وعمدی وکل ذلك عندی اللهم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم به منی انت المقدم وانت الموخر وانت علی کل شیء قدیر۔ صحیح۔

❖ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللهم اغفرلی خطیئتی وجهلی واسرافی فی امری وما انت اعلم به منی اللهم اغفرلی جدی وهزلی وخطای وعمدی وکل ذلك عندی اللهم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم به منی انت المقدم وانت الموخر وانت علی کل شیء قدیر" ۔ اے اللہ! میری خطائیں، بے علمی، اپنے معاملے میں میرا اسراف اور ہر وہ چیز جو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے سب بخش دے۔ اے اللہ! جو بات میں نے سچی کہی، جو بات میں نے مزاحاً کہی، جو کام میں نے بھولے سے کیا اور جو جان بوجھ کر کیا وہ سب کچھ جو میرے پاس ہے سب بخش دے۔ اے اللہ! میری اگلی، پچھلی، پوشیدہ، ظاہری خطائیں اور جنہیں تو مجھ سے بہتر جانتا ہے سب بخش دے۔ تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے بھیجنے والا ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۱۷۷) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا ابو العباس عبدالصمد بن عبد اللّٰہ المعمری، نا محمد بن احمد ابو سعید الطالقانی، انا عبدالصمد بن الفضل، نا عبد اللّٰہ بن موسی عن موسی بن عبیدة عن محمد بن ثابت عن ابی هریرة رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم یقول اللهم انفعنی بما علمتنی ما ینفعنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما الحمد للّٰہ علی کل حال رب اعوذ بك من حال النار او حال اهل النار۔

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے "اللهم انفعنی بما علمتنی ما ینفعنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما الحمد للّٰہ علی کل حال رب اعوذبك من حال النار او حال اهل النار" اے اللہ! جو تو نے مجھے علم عطا فرمایا جو میرے لئے نفع بخش ہے اس کا نفع مجھے عطا فرما، مجھے وہ علم عطا فرما جو مجھے نفع دے اور میرے علم میں

اضافہ فرما ہر حالت میں تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔ اے میرے رب! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں آگ کی حالت یا اہل دوزخ کی حالت سے (یا اس طرح کہ) دوزخ کی کیچڑ یا اہل دوزخ کی کیچڑ سے۔

(۱۱۷۸) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم، نا ابراهیم بن دینار، نا ابو قطن عمرو ابن الهیثم القطعی عن عبدالعزیز بن عبد اللّٰه بن ابی سلمة الماجشون عن قدامة بن موسی عن ابی صالح السمان عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یقول اللهم اصلح لی دینی الذی هو عصمة امری واصلح لی دنیای التی فیها معاشی واصلح لی آخرتی التی فیها معادی واجعل الحیاة زیادة لی فی کل خیر واجعل الموت راحة لی من کل شر. صحیح.

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے "اللهم اصلح لی دینی الذی هو عصمة امری واصلح لی دنیای التی فیها معاشی واصلح لی آخرتی التی فیها معادی واجعل الحیاة زیادة لی فی کل خیر واجعل الموت راحة لی من کل شر" اے اللہ! میرے لئے میرا دین جو کہ میرا بچاؤ ہے درست فرما دے، میرے لئے میری دنیا جس میں مجھے زندگی گزارنی ہے درست فرما دے، میرے لئے میری آخرت درست فرما جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے، زندگی کو میرے لئے ہر بھلائی میں اضافے کا سبب بنا دے اور موت کو میرے لئے ہر شر سے راحت کا سامان بنا دے۔

(۱۱۷۹) اخبرنا ابو الحسن عبدالرحمن بن محمد الداودی، انا ابو الحسن علی بن ابراهیم بن الحسن بن علویة الجوهری، نا ابو العباس محمد بن احمد الاثرم المقری، نا عمر بن شیبة، نا عبدالرحمن بن مهدی، نا سفیان عن ابی اسحق عن أبی الاحوص عن عبد اللّٰه رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم کان یقول اللهم انی اسالك الهدی والتقی والعفّة والغنی. صحیح.

❖❖ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے ''اللھم انی اسالك الهدی وا التقی والعفّة والغنی'' اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، خوف (تقویٰ)، پاکدامنی اور تونگری (غنا) کا سوال کرتا ہوں۔

(۱۱۸۰) اخبرنا ابو منصور محمد بن عبدالملك المظفری السرخسی، انا ابو سعید احمد بن محمد بن الفضل، نا ابوبکر محمد بن ابراهیم بن الفضل الفحام، نا ابو عبد الله محمد بن یحیی الذهلی، نا محمد بن یوسف، نا سفیان عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن الحارث عن طلیق بن قیس عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما قال کان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم یدعو رب اعنی ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکرلی ولا تمکر علی واهدنی ویسر الهدی لی وانصرنی علی من بغی علی رب اجعلنی لك شکارا لك ذکارا لك رهابا لك مطواعا الیك مخبتا لك اواها منیبا رب تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب دعوتی وثبت حجتی واهد قلبی وسدد لسانی واسلل سخیمة قلبی۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح دعا مانگا کرتے تھے ''رب اعنی ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکرلی ولا تمکر علی واهدنی ویسر الهدی لی وانصرنی علی من بغی علی رب اجعلنی لك شکارا لك ذکارا لك رها بالك مطواعا الیك مخبتالك اواها منیبا رب تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب دعوتی وثبت حجتی واهد قلبی وسدد لسانی واسلل سخیمة قلبی'' اے میرے رب! میرا مددگار بننا میرے خلاف میرے دشمنوں کا مددگار مت بننا، میری مدد فرمانا میرے خلاف میرے دشمنوں کی مدد مت فرمانا، میرے لئے خفیہ تدبیر فرمانا میرے خلاف خفیہ تدبیر مت فرمانا، مجھے ہدات عطا فرمانا اور میرے لئے ہدایت (کا حصول) آسان فرمانا، جنہوں نے مجھ سے بغاوت کی ان کے خلاف میری مدد فرمانا۔ اے میرے رب! مجھے اپنا بنالے اور ایسا بنا دے کہ میں تیرا حد درجہ شکر ادا کروں، حد درجہ تیرا ذکر کروں، حد درجہ تجھ سے ڈروں، حد درجہ تیرا تابعدار بن جاؤں، حد درجہ تجھ سے عاجزی کرنے والا، آہ وزاری کرنے والا اور تیری ہی طرف رجوع کرنے والا بن جاؤں۔ اے میرے رب! میری توبہ

قبول فرما، میرا گناہ بخش دے، میری دعا قبول فرما، میری سند (حجت یا ایمان) قائم فرما، میرے دل کو ہدایت عطا فرما، میری زبان درست رکھ اور میرے دل میں سے کینہ اور بغض نکال دے۔

(۱۱۸۱) اخبرنا ابو بكر محمد بن عبد اللّٰه بن ابى توبة الكشميهنى، انا ابو طاهر محمد بن احمد بن الحارث، انا ابو الحسن محمد بن يعقوب الكسائى، انا عبد اللّٰه بن محمود، انا ابو اسحق ابراهيم بن عبد اللّٰه الخلال، نا عبد اللّٰه بن المبارك عن يحيى بن ايوب حدثنى عبيداللّٰه بن زحر عن خالد بن ابى عمران ان ابن عمر رضى اللّٰه تعالىٰ عنهما قال كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم لا يكاد يقوم من مجلس الا دعا بهولاء الدعوات لاصحابه اللهم اقسم لنا من خشيتك ما تحول به بيننا وبين معاصيك ومن طاعتك ما تبلغنا به جنتك ومن اليقين ما تهون به علينا مصيبات الدنيا ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احييتنا واجعله الوارث منا واجعل ثارنا على من ظلمنا وانصرنا على من عادانا ولا تجعل مصيبتنا فى ديننا ولا تجعل الدنيا اكبرهمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علينا من لا يرحمنا.

❁❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مجلس سے نہیں اٹھتے تھے مگر اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے لئے یہ دعا فرمایا کرتے تھے "**اللهم اقسم لنا من خشيتك ما تحول به بيننا وبين معاصيك ومن طاعتك ما تبلغنا به جنتك ومن اليقين ما تهون به علينا مصيبات الدنيا ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احييتنا واجعله الوارث منا واجعل ثارنا على من ظلمنا وانصرنا على من عادانا ولا تجعل مصيبتنا فى ديننا ولا تجعل الدنيا اكبرهمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علينا من لايرحمنا**"۔ اے اللہ! ہمیں اپنا خوف عطا فرما جو تو ہمارے درمیان اور اپنی نافرمانی کے درمیان حائل فرما دے، اپنی فرمانبرداری عطا فرما جس کے ساتھ تو ہمیں اپنی جنت عطا فرما دے، یقین عطا فرما جس کے ساتھ تو ہم پر دنیا کے مصائب آسان فرما دے، جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں ہماری سماعتوں سے اور ہماری بصارتوں سے لطف اندوز فرما اور ہماری سماعت و بصارت کو موت تک ہمارا وارث بنا، ایسے کر کہ ہم اسی سے بدلہ لیں جس

نے ہم پر ظلم کیا، جس نے ہم سے دشمنی کی اس کے خلاف ہماری مدد فرما، ہماری مصیبت ہمارے دین میں مت بنا، دنیا ہمارے لئے سب سے بڑی فکر مت بنا اور نہ ہی دنیا ہمارے علم کی پہنچ بنا (یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف حصول دنیا کے لئے نہ ہو) اور ہم پر ایسے (حاکم) لوگ مسلط مت فرمانا جو ہم پر رحم نہ کریں۔

(۱۱۸۲) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشيرزى، نا ابو الحسن احمد بن محمد بن اسحق الحجاجى، نا ابو العباس محمد بن عبدالرحمن الدغولى، نا محمد بن مشكان، نا ابو داود، نا شعبة عن ثابت عن انس رضى الله تعالىٰ عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يكثر ان يقول ربنا اتنا فى الدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة وقنا عذاب النار. صحيح.

✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت یہ دعا مانگا کرتے تھے "ربنا اتنا فى الدنيا حسنته وفى الآخرة حسنته وقنا عذاب النار" اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

☆☆☆

باب نمبر ۹۶

فی مرضہ ﷺ ووصیتہ ووفاتہ وسنہ

آپ ﷺ کے مرض الموت، وصیت، وفات اور عمر مبارک کا بیان

(۱۱۸۳) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحى، انا احمد بن عبد الله النعيمى، انا محمد بن يوسف، انا محمد بن اسماعيل، نا اسماعيل بن عبد الله حدثنى مالك عن ابى النضر مولى عمر بن عبيدالله عن عبيد يعنى ابن حنين عن ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جلس على المنبر فقال ان عبدا خيره الله بين ان يوتيه من زهرة الدنيا ما شاء وبين ما عنده فاختار ما عنده فبكى ابوبكر فقال فديناك بابائنا وامهاتنا فعجبنا له فقال الناس انظروا الى هٰذا الشيخ يخبر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن عبد خيره الله بين ان يوتيه من زهرة الدنيا وبين ما عنده وهو يقول فديناك بابائنا وامهاتنا فكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم هو المخير وكان ابوبكر هو اعلمنا به وقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان من آمن الناس على فى صحبة وماله ابا بكر ولو كنت متخذا خليلا من امتى لاتخذت ابا بكر الا خلة الاسلام لا يبقين فى المسجد خوخة الا خوخة ابى بكر. صحيح۔

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ ایک بندہ ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اختیار دیا ہے چاہے تو دنیا کی زیب وزینت پسند کر لے اور چاہے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اسے پسند کر لے تو اس نے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اسے اختیار کرلیا ہے (یہ سن کر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہا کہ ہمارے ماں باپ

آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ تو ہمیں ان پر بہت تعجب ہوا اور کچھ لوگوں نے کہا کہ اس بزرگ کو دیکھو! رسول اکرم ﷺ نے ایک بندے کے متعلق بتایا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس بات کا اختیار دیا ہے کہ چاہے تو دنیا کی زیب وزینت پسند کرے چاہے جو کچھ اللہ کے پاس وہ پسند کرے تو یہ بزرگ کہہ رہا ہے کہ ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں (پھر ہمیں پتہ چلا کہ) رسول اکرم ﷺ کو ہی اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس بات کو ہم سے زیادہ جاننے والے تھے اور رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ اپنی سنگت اور مال کے ساتھ مجھ پر احسان کرنے والے ابوبکر صدیق ہیں۔ اگر میں اپنی امت میں سے کوئی جانی دوست بناتا تو ابوبکر صدیق کو بناتا مگر اسلام کی دوستی سب سے بڑھ کر ہے۔ مسجد میں کوئی دریچہ باقی نہ رہے سوائے ابوبکر صدیق کے دریچے کے (باقی سب بند کردو)۔

(۱۱۸۴) اخبرنا ابوبکر محمد بن عبد اللہ بن ابی توبة الکشمیھنی، انا ابو طاھر محمد بن احمد بن الحارث، انا ابو الحسن محمد بن یعقوب الکسائی، انا عبد اللہ بن محمود، انا ابو اسحق ابراھیم بن عبد اللہ الخلال، نا عبد اللہ بن المبارك عن ابن لھیعة حدثنی یزید بن ابی حبیب ان ابا الخیر حدثه ان عقبة بن عامر الجھنی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم صلی علی قتلی احد بعد ثمان سنین کالمودع للحیاء والاموات ثم طلع المبنر فقال انی بین ایدیکم فرط وانا علیکم شھید وان موعدکم الحوض وانی لانظر الیه وانا فی مقامی ھٰذا وانی لست اخشی علیکم ان تشرکوا ولکن اخشی علیکم الدنیا ان تنافسوھا فقال عقبة فکان آخر نظرة نظرتھا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم صحیح۔

❖ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے غزوۂ احد کے مقتولین (شہداء) پر آٹھ سال بعد نماز جنازہ ایسے ادا فرمائی جیسے زندوں اور مردوں سے رخصت ہو رہے ہوں۔ پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ میں تمہارے آگے تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، میں تم پر گواہ ہوں گا اور تمہارے ساتھ کئے گئے وعدے کے پورا ہونے کا مقام حوض کوثر ہے اور میں اپنی اس

جگہ پر موجود ہوتے ہوئے بھی اسے دیکھ رہا ہوں اور مجھے تم پر اس بات کا خدشہ نہیں ہے کہ تم شرک کرو گے مگر مجھے تم پر اس بات کا خدشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں غرق ہو جاؤ گے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ آخری نظر تھی جو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ڈالی تھی (بعد ازاں وصال ہو گیا)۔

(۱۱۸۵) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا ابو نعيم، نا عبدالرحمن بن سليمان بن حنظلة بن الغسيل، نا عكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما خرج رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في مرضه الذي مات فيه بملحفة قد عصبت بعصابة دسماء حتىٰ جلس على المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فان الناس يكثرون ويقل الانصار حتىٰ تكونوا في الناس بمنزلة الملح في الطعام فمن ولي منكم شيئا يضر فيه قوما وينفع فيه آخرين فليقبل من محسنهم ويتجاوز عن مسيئهم فكان آخر مجلس جلس فيه النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صحيح۔

✤✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اس مرض کے دوران کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چادر لپیٹی ہوئی تھی اور سر مبارک پر کالی پٹی (شدت درد کی وجہ سے) باندھی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا۔ اما بعد! دوسرے لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے یہاں تک کہ وہ لوگوں میں ایسے ہو جائیں گے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے تو جو آدمی تم میں سے کسی چیز کا نگہبان (حاکم) بنے جس میں کچھ لوگوں کا نقصان ہو اور کچھ لوگوں کا فائدہ ہو تو ان کے اچھے لوگوں کو قبول کرے اور بروں سے درگزر کرے۔ یہ آخری مجلس تھی جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔

(۱۱۸۶) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا عبد الله بن محمد الجعفي، نا وهب بن جرير، نا ابي قال سمعت يعلى بن حكيم عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال خرج رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه

وسلم فی مرضه الذی مات فیه عاصبا راسه بخرقة فقعد علی المنبر فحمد الله واثنی علیه ثم قال انه لیس من الناس احد امن علی فی نفسه وماله من ابی بکر بن ابی قحافة ولو کنت متخذا من الناس خلیلا لا تخذت ابا بکر خلیلا ولکن خلة الاسلام افضل سدوا عنی کل خوخة فی هٰذا المسجد غیر خوخة ابی بکر. صحیح۔

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اس بیماری کے دوران کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی سر مبارک پر ایک پٹی باندھے باہر تشریف لائے اور منبر پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرمائی پھر ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سے کوئی بھی ابوبکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر اپنی جان اور مال سے احسان کرنے والا نہیں ہے۔ اگر میں لوگوں میں سے کسی کو جانی دوست بناتا تو ابوبکر صدیق کو ہی بناتا مگر اسلام کی دوستی ہی افضل ہے۔ اس مسجد میں میری طرف سے ہر دریچہ سوائے ابوبکر صدیق کے دریچے کے بند کر دو۔

(۱۱۸۷) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا یحیی بن یحیی، انا سلیمان بن بلال عن یحیی بن سعید قال سمعت القاسم بن محمد قال قالت عائشة رضی الله تعالٰی عنها واراساه فقال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم : ذاك لو كان وانا حی فاستغفر لك وادعو لك فقالت عائشة واثكلياه والله انی لا ظنك تحب موتی ولو كان ذاك لظللت آخر یومك معرسا ببعض ازواج فقال النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم : بل انا واراساه لقد هممت او اردت ان ارسل الی ابی بكر وابنه واعهد ان یقول القائلون او یتمنی المتمنون ثم قلت یابی الله ویدفع المومنون او یدفع الله ویابی المومنون. صحیح۔

❖ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہائے! سر درد سے پھٹا جاتا ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو تب تھا جب میں وفات پا جاتا حالانکہ ابھی میں زندہ ہوں۔ (لہٰذا ایسے مت کہو اور تم نے جو کہہ دیا ہے) لہٰذا میں تیرے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے لئے دعا کرتا ہوں۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض

کی۔ ہائے خرابی! قسم بخدا! میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ آپ ﷺ میری موت چاہتے ہیں اور جب میں مر جاؤں گی تو آپ ﷺ اپنی کسی بیوی کے ساتھ شام کو دولہا بن بیٹھیں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلکہ میں نے تو! ہائے سر گیا! میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ ابوبکر صدیق اور ان کے بیٹے کو بلوا کر وصیت کردوں (کہ وہ خلیفہ ہوں گے) ایسا نہ ہو کہ کوئی کہنے والے باتیں کریں یا خواہشمند خواہش کریں کہ ہم خلافت کے زیادہ حقدار ہیں۔ پھر میں نے کہا کہ خود ہی اللہ تعالیٰ ان کی خلافت کے علاوہ کسی کی خلافت نہ مانے گا اور مومنین بھی کسی دوسرے خلیفہ کی خلافت ٹھکرا دیں گے یا اللہ تعالیٰ ٹھکرا دے اور مومنین نہیں مانیں گے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ اور مومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوا کسی دوسرے کی خلافت تسلیم نہ کریں گے۔ حدیث مبارکہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت اور خلیفہ اول ہونے کی واضح دلیل ہے۔ مترجم مدنی)۔

(١١٨٨) اخبرنا اسماعیلُ بن عبدالقاھر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراھیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا عبید اللّٰہ بن سعید، نا یزید بن ھرون، نا ابراھیم بن سعد، نا صالح بن کیسان عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا قالت قال لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم فی مرضہ ادعی لی ابابکر اباك واخاك حتٰی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا اولی ویابی اللّٰہ والمومنون الا ابابکر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اپنے والد گرامی ابوبکر صدیق اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں وصیت لکھ جاؤں کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ کوئی خلافت کا خواہشمند خواہش کرے گا اور کوئی کہنے والا کہے گا کہ میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں۔ اللہ تعالیٰ اور مومنین سوائے ابوبکر صدیق کی خلافت کے کسی کی خلافت تسلیم نہیں کریں گے۔

(١١٨٩) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا قتیبۃ، نا سفیان عن سلیمان الاحول عن سعید بن جبیر قال: قال ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما یوم الخمیس وما

يوم الخميس اشتد برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وجعه فقال ائتوني اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده ابدا فتنازعوا ولا ينبغي عند نبي تنازع فقالوا ما شانه اهجر استفهموه فذهبوا يردون عنه فقال دعوني فالذي انا فيه خير مما تدعونني اليه واوصاهم بثلاث قال اخرجوا المشركين من جزيرة العرب واجيزوا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم وسكت عن الثالثة او قال فنسيتها۔ صحيح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ جمعرات کا دن اور کیسا تھا جمعرات کا دن بھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیف شدید ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی چیز لاؤ۔ میں تمہیں وصیت لکھ دیتا ہوں۔ اس کے بعدتم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے کبھی بھی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم آپس میں جھگڑنے لگے (کہ لائیں یا نہ لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری شدید ہے لہٰذا آپ کو تکلیف ہوگی) حالانکہ کسی نبی علیہ السلام کے پاس جھگڑنا روانہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے کہیں بیماری کی شدت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑبڑاتے تو نہیں۔ اچھی طرح سمجھ لو۔ تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تردد کا شکار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو۔ جس طرف تم مجھے بلا رہے ہو میں اس سے بہت بہتر حالت میں ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں تین چیزوں کی وصیت فرمائی کہ مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے باہر نکال دو اور جو لوگ دوسرے ملک سے پیغام لاتے ہیں ان کی اسی طرح مہمان نوازی کرنا جیسے میں کرتا تھا اور تیسری بات بیان کرنے سے خاموش ہوگئے یا یہ فرمایا کہ تیسری مجھے بھول گئی ہے۔ (آخری الفاظ میرے خیال سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہیں۔ مترجم مدنی)۔

(۱۱۹۰) اخبرنا ابو عبد الله محمد بن الحسن المروزي، انا ابو العباس احمد بن محمد ابن سراج الطحان، انا ابو احمد محمد بن قريش بن سليمان، نا ابو الحسن علي بن عبدالعزيز المكي، انا ابو عبيد القاسم بن سلام، نا يزيد بن همام عن قتادة عن صالح ابي الخليل عن سفينة عن ام سلمة رضي الله تعالىٰ عنها عن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه كان يقول في مرضه الصلاة وما ملكت ايمانكم فجعل يتكلم وما يفيض بها

لسانہ۔

❖ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ اپنی مرض الموت میں یہ فرماتے تھے کہ نماز اور جو تمہاری ملکیت ہیں (یعنی غلام لونڈیاں وغیرہ ان کا خیال رکھنا) آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے مگر زبان سے اچھی طرح الفاظ نہیں نکل رہے تھے (بیماری کی شدت کی وجہ سے)۔

(۱۱۹۱) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا سعيد بن عفير حدثنی الليث حدثنی عقيل عن ابن شهاب قال اخبرنی عبيدالله بن عبد الله بن عتبة عن عائشة زوج النبی رضی الله تعالٰی عنها قالت لما ثقل رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم واشتد به وجعه استاذن ازواجه ان يمرض فی بيتی فاذن له فخرج وهو بين رجلين يخط رجلاه فی الارض بين عباس بن عبدالمطلب وبين رجل آخر قال عبيد الله فاخبرت عبد الله بالذی قالت عائشة فقال لی عبد الله بن عباس هل تدری من الرجل الآخر الذی لم تسم عائشة قلت لا قال ابن عباس هو علی بن ابی طالب فكانت عائشة تحدث ان رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم لما دخل بيتی واشتد به وجعه قال هريقوا علی من سبع قرب لم تحلل اوكيتهن لعلی اعهد الی الناس فاجلسناه فی مخضب لحفصة زوج النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم ثم طفقنا نصب عليه من تلك القرب حتٰی طفق يشير الينا بيده ان قد فعلتن قالت ثم خرج الی الناس فصلی بهم وخطبهم واخبرنی عبيدالله بن عبد الله ان عائشة وابن عباس قالا لما نزل برسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم طفق يطرح خميصة له علی وجهه فاذا اغتم كشفها عن وجهه فقال وهو كذلك لعنة الله علی اليهود والنصاری اتخذوا قبور انبيائهم مساجد يحذر ما صنعوا۔

(۱۱۹۱) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی بیماری زیادہ ہوگئی اور تکلیف شدید ہوگئی تو آپ ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی

اللہ عنھن سے اجازت طلب فرمائی کہ بیماری کے ایام میرے حجرے میں گزاریں تو انہوں نے اجازت دے دی۔ آپ ﷺ میرے حجرے میں تشریف لانے کیلئے نکلے تو آپ ﷺ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے آدمی کے سہارے پر اس طرح چل رہے تھے کہ آپ ﷺ کے قدمین شریفین زمین پر لکیر کھینچ رہے تھے۔ حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ کیا تمہیں اس دوسرے آدمی کا علم ہے جس کا نام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نہیں لیا؟ میں نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا کہ وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ میرے حجرے میں تشریف لے آئے اور آپ ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی تو فرمایا کہ مجھ پر سات ایسی مشکیں پانی کی بہاؤ جن کے سر بندھن نہ کھولے گئے ہوں شاید میں لوگوں کو کچھ وصیت کرلوں۔ تو ہم نے آپ ﷺ کو ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے کنگال (نہانے کا برتن وغیرہ) میں بٹھایا اور ان مشکوں سے آپ ﷺ پر پانی انڈیلنے لگیں یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ہماری طرف اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرمایا کہ تم نے کام پورا کرلیا۔ پھر آپ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لے گئے۔ انہیں نماز پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں نے بیان فرمایا ہے کہ جب موت کا فرشتہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ اپنی چادر منہ پر ڈالتے اور جب دم گھٹتا تو اٹھا دیتے۔ آپ ﷺ نے اسی حالت میں فرمایا کہ یہود ونصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا جو انہوں نے کیا اس سے بچنا پرہیز کرنا۔

(۱۱۹۲) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا احمد بن يونس، نا زائدة عن موسی بن ابی عائشة عن عبيد الله بن عبد الله قال دخلت علی عائشة رضی الله تعالٰی عنها فقلت الا تحدثنی عن مرض رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم قالت بلی ثقل النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم فقال اصلی الناس قلنا لاهم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لی ماء فی المخضب قالت ففعلنا فاغتسل

فذهب لينوء فاغمى عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لاهم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لى ماء فى المخضب قالت فاغتسل ثم ذهب لينوء فاغمى عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لاهم ينتظرونك يا رسول الله والناس عكوف فى المسجد ينتظرون النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لصلاة عشاء الآخرة فارسل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى ابى بكر ان يصلى بالناس فاتاه الرسول فقال ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يامرك ان تصلى بالناس فقال ابوبكر وكان رجلا رقيقا يا عمر صل بالناس فقال له عمر انت احق بذلك فصلى ابوبكر تلك الايام ثم ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وجد من نفسه خفة فخرج بين رجلين احدهما العباس للصلاة وابوبكر يصلى بالناس فلما راه ابوبكر ذهب ليتاخر فاومى اليه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بان لا يتاخر فقال اجلسانى الى جنبه فاجلساه الى جنب ابى بكر قال فجعل ابوبكر يصلى وهو ياتم بصلاة النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والناس بصلاة ابى بكر والنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قاعد قال عبيد الله فدخلت على عبد الله بن عباس فقلت له الا اعرض عليك ما حدثنى عائشة عن مرض النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال هات فعرضت عليه حديثها فما انكر منه شياء غير انه قال اسمت لك الرجل الذى كان مع العباس قلت لا قال هو على۔ صحيح۔

✣ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور عرض کی۔ کیا آپ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرض الموت کے بارے میں نہیں بتائیں گی؟ تو انہوں نے فرمایا کیوں نہیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری بڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز ادا کرلی ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ نہیں! یا رسول اللہ! وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کر رہے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لئے لگن میں پانی رکھو۔ ہم نے پانی رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسل فرمایا پھر (مسجد میں) جانے کیلئے اٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غشی طاری ہوگئی۔ پھر افاقہ ہوا تو فرمایا۔ کیا لوگوں نے نماز ادا کرلی ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ نہیں! یا رسول اللہ! وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے منتظر ہیں۔ تو فرمایا کہ میرے لئے لگنگال میں پانی رکھو۔ پھر آپ ﷺ نے غسل فرمایا اور جانے کیلئے اٹھے تو پھر غشی طاری ہوگئی۔ پھر افاقہ ہوا تو فرمایا کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کی۔ نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ ﷺ کے منتظر ہیں۔ ادھر تمام لوگ مسجد میں جمع تھے اور نماز عشاء کیلئے نبی کریم ﷺ کا انتظار کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ تو انکے پاس قاصد نے جا کر کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے آپ کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا ہے۔ آپ بہت نرم دل آدمی تھے تو آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لوگوں کو نماز تم پڑھاؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ تو ان دونوں میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ پھر نبی کریم ﷺ کی بیماری کچھ کم ہوئی تو آپ ﷺ نماز کیلئے دو آدمیوں کے درمیان (سہارا لے کر) باہر تشریف لے گئے۔ ان دونوں میں سے ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے تو جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ پیچھے مت ہٹیں اور فرمایا کہ مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو۔ تو ان دونوں نے آپ ﷺ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں اور دوسرے لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے لگے درآنحالیکہ نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ کیا میں آپ سے وہ حدیث نہ بیان کروں جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے نبی کریم ﷺ کی مرض الموت کے متعلق بیان کی ہے؟ تو انہوں نے کہا بیان کرو تو میں نے ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی تو انہوں نے اس میں سے کسی چیز کا بھی انکار نہیں کیا مگر یہ کہا کہ کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے تم سے اس آدمی کا نام نہیں بیان کیا جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا؟ میں نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

(۱۱۹۳) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا قتيبة بن سعيد، نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت لما ثقل رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم جاء بلال يوذنه بالصلاة فقال مروا ابابكر

ان یصلی بالناس فقلت یا رسول اللّٰہ ان ابابکر رجل اسیف وانہ متی ما یقوم مقامك لا یسمع الناس فلو امرت عمر فقال مروا ابابکر یصلی بالناس فقلت لحفصۃ قولی لہ ان ابابکر رجل اسیف وانہ متی ما یقوم مقامك لا یسمع الناس فلو امرت عمر قال انکن لانتن صواحب یوسف مروا ابابکر یصلی بالناس فلما دخل فی الصلاۃ وجد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فی نفسہ خفۃ فقام یھادی بین رجلین ورجلاہ تخطان فی الارض حتیٰ دخل المسجد فلما سمع ابوبکر حسہ ذھب ابوبکر یتاخر فاومی الیہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فجاء النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم حتیٰ جلس عن یسار ابی بکر فکان ابوبکر یصلی قائما وکان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی قاعدا یقتدی ابوبکر بصلاۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم والناس یقتدون بصلاۃ ابی بکر۔ صحیح۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری بڑھ گئی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کیلئے بلانے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر صدیق سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بہت نرم دل آدمی ہیں۔ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو (کچھ) نہیں سنا سکیں گے۔ کاش! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حکم دیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے تو میں نے پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تم عرض کرو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت نرم دل آدمی ہیں۔ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو کچھ نہیں سنا سکیں گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجیے۔ (جب انہوں نے عرض کی) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم بھی حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ والیاں ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ تو جب وہ نماز ادا کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیماری میں کمی محسوس فرمائی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان ٹیک لگا کر اس طرح باہر تشریف لے گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدمین شریفین زمین پر لکیر کھینچ رہے تھے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں داخل

ہو گئے۔ تو جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی آہٹ سنی تو پیچھے ہٹنے لگے تو آپ ﷺ نے انہیں اشارے سے منع فرما دیا۔ پھر آ کر ان کی دائیں جانب بیٹھ گئے۔ وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے اور آپ ﷺ بیٹھ کر۔ وہ آپ ﷺ کی نماز کی اقتداء کر رہے تھے اور دوسرے لوگ ان کی (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نماز کی اقتداء کر رہے تھے۔

(۱۱۹٤) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا ابو اليمان، نا شعيب عن الزهري عن انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه ان ابابكر كان يصلي لهم في وجع النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الذى توفي فيه حتىٰ اذا كان يوم الاثنين وهم صفوف في الصلاة وكشف النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ستر الحجرة نظر الينا وهو قائم كان وجهه ورقة مصحف ثم تبسم فضحك فهممنا ان نفتتن من الفرح برؤية النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فنكص ابو بكر على عقبيه ليصل الصف وظن ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خارج الى الصلاة فاشار الينا النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان اتموا صلاتكم وارخى الستر فتوفي من يومه. صحيح.

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اس بیماری کہ جس میں آپ ﷺ نے وصال فرمایا اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھاتے تھے۔ حتیٰ کہ سوموار کا دن تھا اور انہوں نے نماز میں صفیں باندھی ہوئی تھیں کہ نبی کریم ﷺ نے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھا کر ہماری طرف دیکھا۔ آپ ﷺ اس وقت کھڑے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک ایسے لگ رہا تھا جیسے مصحف (قرآن کریم) کا ایک ورق ہو۔ پھر آپ ﷺ نے تبسم فرمایا اور مسکرائے تو ہم نے رسول اکرم ﷺ کے دیدار کی خوشی میں یہ ارادہ کر لیا کہ فتنہ میں پڑ جائیں (یعنی نماز چھوڑ دیں) تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں پیچھے ہٹے تا کہ آپ ﷺ صف میں شامل ہو جائیں۔ ان کا یہ خیال تھا کہ آپ ﷺ نماز کیلئے باہر تشریف لائے ہیں تو آپ ﷺ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ اپنی نماز مکمل کرو اور پردہ چھوڑ دیا (گرا دیا) آپ ﷺ کا وصال مبارک اسی دن ہوا۔

(۱۱۹۵) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا سعيد بن عفير حدثنى الليث عن عقيل عن ابن شهاب حدثنى انس رضى الله تعالىٰ عنه ان المسلمين بينما هم فى صلاة الفجر من يوم الاثنين وابوبكر صلى لهم لم يفجاهم الا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قد كشف ستر حجرة عائشة فنظر اليهم وساق بمعناه ولم يقل فتو فى من يومه. صحيح.

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان سوموار کے دن نماز فجر ادا کر رہے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دکھائی دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا ہوا تھا۔ اس سے آگے حدیث مبارکہ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ جیسی ہی ہے لیکن اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک اسی دن ہوا۔

(۱۱۹۶) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا محمد بن عبيد، نا عيسى بن يونس عن عمر بن سعيد اخبرنى ابن ابى مليكة ان ابا عمرو ذكوان مولى عائشة رضى الله تعالىٰ عنها اخبره ان عائشة كانت تقول ان من نعم الله على ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توفى فى بيتى وفى يومى وبين سحرى ونحرى وان الله جمع بين ريقى وريقه عند موته دخل على عبدالرحمن بن ابى بكر وبيده سواك وانا مسندة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فرايته ينظر اليه وعرفت انه يحب السواك فقلت آخذه لك فاشار براسه ان نعم فتناولتها فاشتد عليه وقلت الينه لك فاشار براسه ان نعم فلينتهٗ فامره وبين يديه ركوة او عليه يشك عمر فيها ماء فجعل يدخل يديه فى الماء فيمسح بها وجهه ويقول لا اله الا الله ان للموت سكرات ثم نصب يده فجعل يقول فى الرقى الاعلى حتىٰ قبض ومالت يده. صحيح.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرمایا کرتی تھیں کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے انعامات

آپ ﷺ نے پانی کا طشت منگوایا۔ پھر آپ ﷺ دہرے ہوئے اور وصال فرمانے لگے درآنحالیکہ مجھے خبر تک نہ ہوئی تو کیسے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف وصیت فرمادی۔

(۱۱۹۸) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا قتيبة، نا الليث عن ابن الهاد عن موسى بن سرجس عن القاسم بن محمد عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهو بالموت وعنده قدح فيه ماء وهو يدخل يده في القدح ثم يمسح وجهه بالماء ثم يقول اللهم اعني على منكرات الموت او سكرات الموت۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ان کے وصال مبارک کے وقت دیکھا۔ آپ ﷺ کے پاس پانی کا ایک پیالہ تھا۔ آپ ﷺ اس میں ہاتھ ڈالتے پھر پانی چہرۂ انور پر پھیر کر فرماتے "اللهم اعني على منكرات الموت" او "سكرات الموت" یعنی اے اللہ! موت کی سختیوں پر میری مدد فرما۔

(۱۱۹۹) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا عبد الله بن يوسف، نا الليث حدثني ابن الهاد عن عبدالرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت مات النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وانه لبين حاقنتي وذاقنتي فلا اكره شدة الموت لاحد ابدا بعد النبي صلى الله تعالى عليه وسلم۔ صحيح۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا وصال مبارک اس حالت میں ہوا کہ آپ ﷺ میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان (ٹیک لگائے ہوئے) تھے تو آپ ﷺ کے (وصال مبارک کے) بعد میں کبھی بھی کسی کیلئے موت کی سختی کو برا نہیں جانتی۔

(۱۲۰۰) اخبرنا احمد بن عبد الله الصالحي، انا ابو سعيد محمود بن محمد بن منصور الصيرفي، نا ابو العباس الاصم، نا محمد بن عبد الله بن عبدالحكم، انا انس بن عياض عن هشام بن عروة عن عبادة بن عبد الله بن الزبير ان عائشة رضي الله تعالى عنها اخبرته انها سمعت رسول الله

صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم واصغت الیہ قبل ان یموت وھو مسند الی صدرھا یقول اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبادہ بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک سے پہلے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ فرماتے ہوئے سنا درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سینے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ تو انہوں نے غور سے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما رہے تھے۔ "اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق" اے اللہ! مجھے بخش دینا، مجھ پر رحم فرمانا اور مجھے (میرے) رفیقوں سے ملانا (یعنی دیگر انبیاء ورسل علیہم السلام سے)۔

(۱۲۰۱) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا بشر بن محمد، انا عبد اللّٰہ انا یونس قال الزھری فاخبرنی سعید بن المسیب فی رجال من اھل العلم ان عائشۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا قالت کان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یقول وھو صحیح انہ لم یقبض نبی حتٰی یری مقعدہ من الجنۃ ثم یخیر فلما نزل بہ وراہ فی فخذی غشی علیہ ثم افاق فاشخص بصرہ الی سقف البیت ثم قال اللھم الرفیق الا علٰی فقلت اذا لا یختارنا وعرفت انہ الحدیث الذی کان یحدثنا وھو صحیح قالت وکان آخر کلمۃ تکلم بھا اللھم الرفیق الاعلی۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہ تندرست تھے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نبی علیہ السلام کا وصال اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنا ٹھکانہ جنت میں نہ دیکھ لے پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے (چاہے تو زندگی پسند کرے یا جنت کو اختیار فرمائے) تو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غشی طاری ہوئی پھر افاقہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نگاہ مبارک حجرے کی چھت کی طرف گاڑ دی پھر فرمایا "اللھم الرفیق الاعلی" اے اللہ! بلند درجہ والے رفیقوں کے ساتھ (رہنا چاہتا ہوں) تب میں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں اختیار نہیں فرمائیں گے (یعنی وصال ہوگا) اور

میں نے جان لیا کہ یہی وہ بات تھی جو آپ ﷺ تندرستی کی حالت میں ہم سے بیان فرمایا کرتے تھے اور جو آخری کلمہ آپ ﷺ نے بولا وہ یہی تھا۔ "**اللهم الرفيق الاعلى**"۔

(۱۲۰۲) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا محمد بن عبد الله بن حوشب، انا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن عروة عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها قالت سمعت النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول ما من نبي يمرض الا خير بين الدنيا والآخرة وكان في شكواه الذي قبض فيه اخذته بحة شديدة فسمعته يقول مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين فعلمت انه خير. صحيح.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی بھی نبی علیہ السلام مرض (مرض الموت) میں مبتلا ہوتا ہے تو اسے دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دے دیا جاتا ہے (جسے چاہے اختیار فرمالے) تو آپ ﷺ کا جس بیماری میں وصال ہوا اس میں آپ ﷺ کو بہت سخت ٹھسکا لگا (یعنی کھانسی آئی) تو میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "**مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين**" یعنی ان کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور نیک لوگوں کے ساتھ تو میں نے جان لیا کہ آپ ﷺ کو بھی اختیار دے دیا گیا ہے۔

(۱۲۰۳) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا سليمان بن حرب، نا حماد عن ثابت عن انس رضى الله تعالىٰ عنه قال لما ثقل النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جعل يتغشاه فقالت فاطمة واكرب اباه فقال لها ليس على ابيك كرب بعد اليوم فلما مات قالت يا ابتاه اجاب ربا دعاه يا ابتاه من جنة الفردوس ماواه يا ابتاه الى جبريل ننعاه فلما دفن قالت فاطمة يا انس اطابت انفسكم ان تحثوا على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم التراب. صحيح.

✤✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری بڑھ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غشی طاری ہونے لگی تو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہائے! میرے ابو جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیف! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ آج کے دن کے بعد تیرے ابو جان کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے میرے ابو جان! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا رب تعالیٰ نے قبول فرمائی، اے میرے ابو جان! جنت الفردوس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹھکانہ ہے۔ اے میرے ابو جان! ہم جبرائیل علیہ السلام کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کی خبر سناتے ہیں۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کیا گیا تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کہا۔ اے انس! کیا تمہارے دل اس بات سے خوش ہوں گے کہ تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مٹی پھینکو۔

(۱۲۰۴) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى الترمذی، نا نصر بن علی، نا عبد الله بن الزبير باهلی شيخ قديم بصری، نا ثابت البنانی عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه قال لما وجد رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم كرب الموت ما وجد فقالت فاطمة رضی الله تعالٰی عنها واكرباه فقال النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم : لا كرب علی ابيك بعد اليوم انه قد حضر من ابيك ما ليس بتارك منه احدا لموافاة يوم القيامة.

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موت کی تکلیف محسوس ہوئی جتنی محسوس ہوئی تو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہائے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیف تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آج کے بعد تیرے والد گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی تکلیف نہ ہوگی کیونکہ تیرے والد گرامی کے پاس وہ آ گیا ہے جس سے کوئی بھی چھوٹنے والا نہیں تا کہ قیامت کے دن پورا پورا حساب دے۔

(۱۲۰۵) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسی، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی عبد بن حميد حدثنی يعقوب يعنی ابن ابراهيم بن سعد، نا ابی عن صالح عن ابن كيسان عن ابن شهاب عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه

ان اللّٰہ تابع الوحی علی رسولہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم قبل وفاتہ حتّٰی توفی واکثر ما کان الوحی یوم توفی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم صحیح۔

✤✤ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لگاتار وحی بھیجی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے اور جس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال فرمایا اس دن تو بکثرت وحی آئی۔

(۱۲۰۶) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الھیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا نصر بن علی الجھضمی، نا مرحوم بن عبدالعزیز العطار عن ابی عمران الجونی عن یزید بن بابنوس عن عائشۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا ان ابابکر دخل علی النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم بعد وفاتہ فوضع فمہ بین عینیہ ووضع یدیہ علی ساعدیہ وقال وانبیاہ واصفیاہ واخلیلاہ۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال فرمانے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور اپنا منہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کے درمیان رکھا اور اپنے ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کلائیوں پر رکھے اور کہا۔ ہائے افسوس! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ ہائے افسوس! اللہ تعالیٰ کے منتخب بندے پر۔ ہائے افسوس! جانی دوست پر۔

(۱۲۰۷) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الھیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا محمد بن حاتم، نا عامر بن صالح عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا قالت توفی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یوم الاثنین۔

✤✤ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیر کے روز وصال فرمایا۔ (یعنی سوموار کے دن وفات پائی)۔

(۱۲۰۸) اخبرنا ابو محمد، انا ابو القاسم، انا الھیثم، نا ابو عیسی، نا ابن ابی عمر، نا سفیان بن عیینۃ عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال قبض رسول

اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یوم الاثنین فمکث ذلک الیوم ولیلۃ الثلاثاء ودفن من اللیل وقال سفیان وقال غیرہ سمع صوت المساحی من آخر اللیل۔

✤ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیر کے روز وفات پائی۔ پھر وہ دن بھی گزرا اور منگل کی رات بھی۔ پھر رات کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کیا گیا۔ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر نے کہا ہے کہ رات کے آخری حصے میں پھاوڑے کی آواز سنی گئی (یعنی قبر مبارک کھودنے کیلئے)۔

(۱۲۰۹) اخبرنا ابو محمد، انا ابو القاسم، انا الھیثم، نا ابو عیسی، نا نصر بن علی الجھضمی، نا عبد اللہ بن داود قال سلمۃ بن نبیط: اخبرنا عن نعیم بن ابی ھند عن نبیط بن شریط عن سالم بن عبید لہ صحبۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قبض فقال عمر واللہ لا اسمع احدا یذکر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قبض الا ضربتہ بسیفی ھذا قال وکان الناس امیین لم یکن فیھم نبی قبلہ فامسک الناس قالوا یا سالم انطلق الی صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فادعہ فاتیت ابابکر وھو فی المسجد فاتیتہ ابکی دھشا فلما رانی قال لی اقبض رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قلت ان عمر یقول لا اسمع احدا یقول ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قبض الا ضربتہ بسیفی فقال لی انطلق فانطلقت معہ فجاء الناس قد زحفوا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال یا ایھا الناس افرجوا لی فافرجوا لہ فجاء حتی اکب علیہ ومسہ فقال: (انک میت وانھم میتون) (الزمر: ۳۰) ثم قالوا یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اقبض رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال نعم فعلموا ان قد صدق قالوا یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انصلی علی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال نعم قالوا وکیف قال یدخل قوم فیصلون ویکبرون ویدعون ثم یخرجون ثم یدخل قوم فیکبرون ویصلون ویدعون ثم یخرجون حتی

يدخل الناس قالوا يا صاحب رسول الله ايدفن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال نعم قالوا اين قال في المكان الذي قبض فيه روحه فان الله لم يقبض روحه الا في مكان طيب فعلموا ان قد صدق ثم امرهم ان يغسله بنو ابيه واجتمع المهاجرون يتشاورون فقالوا انطلقوا بنا الى اخواننا من الانصار ندخلهم معنا في هذا الامر فقالت الانصار منا امير ومنكم امير فقال عمر من له مثل هذه الثلاث : (ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه) (التوبة: من الاية : ٤٠) من صاحبه (لا تحزن إن الله معنا) (التوبة : من الاية ٤٠) من هما قال : ثم بسط يده فبايعه وبايعه الناس بيعة حسنة جميلة.

✤✤ حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال فرمایا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے جسے یہ کہتے ہوئے سن لیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے ہیں تو میں اسے اپنی اس تلوار کے ساتھ مار ڈالوں گا۔ لوگ جاہل تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے ان میں کوئی نبی علیہ السلام نہ تھا تو وہ خاموش ہوگئے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اے ابو سالم! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوست (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے پاس جاؤ اور انہیں بلا کر لاؤ۔ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بدحواسی میں روتا ہوا ان کے پاس گیا۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو کہا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے ہیں؟ تو میں نے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میں نے جسے یہ کہتے ہوئے سن لیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے ہیں تو میں اسے اپنی تلوار کے ساتھ مار ڈالوں گا۔ تو انہوں نے مجھے کہا کہ چلو۔ میں ان کے ساتھ چل پڑا تو وہ لوگوں کے پاس گئے تو لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہجوم کیا ہوا تھا۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے لئے راستہ کشادہ کرو۔ تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کیلئے راستہ کشادہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ آگے جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھک گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوسہ دے کر کہا "انك ميت وانهم ميتون" . (الزمر ۳۰) یعنی بیشک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وصال فرمانے والے ہیں اور انہیں بھی مرنا ہے۔ پھر لوگوں نے کہا کہ اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی! کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ہاں! تو لوگوں نے جان لیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سچ

کہا (تصدیق ہوگئی)۔ پھر انہوں نے کہا اے رسول اکرم ﷺ کے ساتھی! کیا ہم نبی کریم ﷺ کی نماز جنازہ ادا کریں گے؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ تو انہوں نے کہا کیسے؟ آپ نے فرمایا کہ ایک گروہ داخل ہوگا وہ درود بھیجیں گے، تکبیر کہیں گے اور دعا مانگیں گے پھر باہر چلے جائیں گے۔ پھر ایک گروہ داخل ہوگا وہ بھی درود بھیجیں گے، تکبیر کہیں گے اور دعا مانگیں گے پھر وہ بھی باہر نکل جائیں گے یہاں تک کہ تمام لوگ داخل ہو جائیں۔ پھر انہوں نے کہا اے رسول اکرم ﷺ کے ساتھی! کیا نبی کریم ﷺ کو دفن کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ تو انہوں نے کہا کہ کہاں دفن کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا کہ اس جگہ جہاں آپ ﷺ کی روح مبارک قبض کی گئی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح مبارک پاکیزہ جگہ میں ہی قبض فرمائی ہے۔ تو انہوں نے جان لیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے تصدیق فرمادی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے ددھیالی (چچا وغیرہ یا چچاؤں کے بیٹے) رشتہ دار غسل دیں۔ (ادھر) مہاجرین باہم مشاورت کیلئے اکٹھے ہوئے تو کہا کہ ہمارے بھائیوں انصاریوں کے پاس چلو۔ وہ بھی ہمارے ساتھ اس معاملے میں شامل ہوں۔ تو انصار نے کہا کہ ایک امیر (خلیفہ) ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے ہو تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خلیفہ وہی ہے جس کیلئے اس جیسے تین انعام ہیں "**ثانی اثنین اذھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ**" (التوبۃ ۴۰) یعنی "صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے دوست سے فرماتے تھے"۔ تو آپ ﷺ کا دوست کون تھا (ابوبکر صدیق ہی تھا) اور یہ کہ "**لا تحزن ان اللّٰہ معنا**" (توبہ ۴۰) یعنی غم نہ کھا بیشک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے"۔ تو وہ دونوں کون تھے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بڑھا کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کرلی اور تمام لوگوں نے بہت اچھی طرح بیعت کرلی۔

(۱۲۱۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، نا ابو القاسم الخزاعی، انا الھیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا بشر بن ھلال الصواف البصری، انا جعفر بن سلیمان عن ثابت عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ قال لما کان الیوم الذی دخل فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم المدینۃ اضاء منھا کل شیء وما نفضنا ایدینا عن التراب وانا لفی دفنہ حتٰی انکرنا قلوبنا وفی روایۃ فلما کان الیوم الذی مات فیہ اظلم منھا کل شیء.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے تو مدینہ منورہ کی ہر چیز روشن ہوگئی تھی۔ ہم نے ابھی اپنے ہاتھوں سے مٹی بھی نہیں جھاڑی تھی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کر رہے تھے حتیٰ کہ ہمارے دلوں نے اس بات کو تسلیم ہی نہ کیا۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو مدینہ منورہ کی ہر چیز تاریک ہوگئی۔

(۱۲۱۱) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد بن عبد الله النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا مطر بن الفضيل، نا روح، نا هشام، نا عكرمة عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما قال بعث رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم لاربعين سنته بمكة ثلاث عشرة يوحی اليه ثم امر بالهجرة فهاجر عشر سنين ومات وهو ابن ثلاث وستين. صحيح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت فرمایا مکہ مکرمہ میں (۱۳) سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی آتی رہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس سال کیلئے ہجرت فرمائی اور تریسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔

(۱۲۱۲) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى. نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا اسحق بن ابراهيم الحنظلی، انا روح، نا حماد بن سلمة عن عمار بن ابی عمار عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما قال اقام رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم بمكة خمس عشرة سنة يسمع الصوت ويری الضوء سبع سنين ولا يری شيئا وثمان سنين يوحی اليه واقام بالمدينة عشرا. صحيح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پندرہ سال مکہ مکرمہ میں اس طرح قیام فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک آواز سنائی دیتی اور سات سال روشنی دکھائی دیتی تھی اور کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ آٹھ سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی آتی رہی اور مدینہ منورہ میں دس سال قیام فرمایا۔

(۱۲۱۳) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسی، نا احمد بن منیع ویعقوب بن ابراهیم الدورقی قالا انبا اسماعیل ابن علیة عن خالد الحذاء حدثنی عمار مولی بنی هاشم قال سمعت ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما یقول توفی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو ابن خمس وستین۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عمار مولیٰ بنی ہاشم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پینسٹھ (۶۵) برس کی عمر میں وفات پائی۔

(۱۲۱٤) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی ابو غسان الرازی محمد بن عمرو، نا حکام بن سلمة، نا عثمان بن زائدة عن الزبیر بن عدی عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال قبض رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو ابن ثلاث وستین وابوبکر وهو ابن ثلاث وستین وعمر وهو ابن ثلاث وستین۔ صحیح وقال ربیعة عن انس توفاه الله علی راس ستین سنة قال محمد بن اسماعیل وثلاث وستون اکثر۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک تریسٹھ برس تھی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی تریسٹھ برس کی عمر میں ہی وفات پائی۔ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساٹھ سال کے آخر پر وفات دی''۔ حضرت محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ تریسٹھ برس کا قول اکثریت کا ہے۔

(۱۲۱۵) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا خلاد بن عیسی، نا مالك هو ابن مغول عن طلحة بن مصرف قال سالت عبد الله بن ابی اوفی رضی الله تعالیٰ عنه

هل كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اوصى فقال لا فقلت كيفي كتب على الناس الوصية او امروا بالوصية قال اوصى بكتاب الله۔ صحيح۔

❖❖ حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں! تو میں نے کہا کہ پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیسے فرض ہوا؟ یا انہیں کیسے وصیت کا حکم دیا گیا؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتاب اللہ کی وصیت فرمائی تھی۔ (یعنی قرآن مجید کو تھامے رکھنا اس کے احکام پر عمل پیرا ہونا اور منہیات سے بچنا۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون" ۔(از مترجم مدنی)۔

☆☆☆☆☆

باب نمبر ۹۷

فی ترکتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ترکہ کا بیان

ترکہ اس مال کو کہتے ہیں جو میت اپنے پیچھے چھوڑ جائے۔ (از مترجم)

(۱۲۱٦) اخبرنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم الصالحاني، انا ابو الشيخ الحافظ، نا محمد بن يحيى، نا هناد، نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي وائل عن مسروق عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت توفي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ولم يترك دينارا ولا درهما ولا شاة ولا بعيرا ولا اوصى بشيء. صحيح.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے اور اپنے پیچھے کوئی دینار، کوئی درہم، کوئی بکری اور کوئی اونٹ نہیں چھوڑا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی چیز کی وصیت فرمائی۔

(۱۲۱۷) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشيرزي، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة ام المومنين رضي الله تعالى عنها انها قالت ان ازواج رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حين توفي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اردن ان يبعثن عثمان بن عفان الى ابي بكر الصديق يسألن ميراثهن من النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقالت لهن عائشة اليس قد قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لا نورث ما تركنا فهو صدقة. صحيح.

(۱۲۱۷) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرماگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج کر ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث مانگتی ہیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم وارث نہیں بناتے جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

(۱۲۱۸) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، نا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمد بن المثنى، نا يحيى بن كثير العنبرى، نا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابى البخترى ان العباس وعليًا رضى الله تعالىٰ عنهما جاء الى عمر يختصمان فقال عمر لطلحة والزبير وعبدالرحمن بن عوف وسعد نشدتكم الله اسمعتم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول كل مال نبى الله صدقة الا ما اطعمه انا لا نورث.

✤ حضرت ابوالبختری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ باہم جھگڑتے ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم سے کہا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی کا ہر مال صدقہ ہوتا ہے سوائے اس مال کے جو وہ حسن سلوک کے طور پر عطا کرے۔ بیشک ہم (انبیاء کرام علیہم السلام) وارث نہیں بناتے۔

(۱۲۱۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمد بن بشار، نا عبدالرحمن، نا سفيان عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يقسم ورثتي دينارا ولا درهما ما تركت بعد نفقة نسائى ومونة عاملى فهو صدقة. صحيح.

✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے وارث کوئی درہم و دینار تقسیم نہیں کریں گے جو مال میں اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہا کے نفقہ اور عامل کی تنخواہ کے بعد چھوڑ جاؤں وہ صدقہ ہے۔

باب نمبر ۹۸

فی قول النبی ﷺ انا فرطکم علی الحوض

آپ ﷺ کے فرمان ''میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں'' کا بیان

(۱۲۲۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، حدثنا ابو عیسی، نا ابو الخطاب زیاد بن یحیی البصری ونصر بن علی قالا، نا عبد ربه ابن البارق الحنفی قال سمعت جدی ابا امی سماك بن الولید یحدث انه سمع ابن عباس رضی الله تعالی عنهما یحدث انه سمع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول من کان له فرطان من امتی ادخله الله بهما الجنة فقالت عائشة فمن کان له فرط من امتك قال ومن کان له فرط یا موفقة فقالت فمن لم یکن له فرط من امتك قال فانا فرط لامتی لن یصابوا بمثلی۔

✤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں سے جس کے دو بچے پیش خیمے ہوں (یعنی بچپن میں وفات پا جائیں) اللہ تعالیٰ اسے ان دونوں کے ساتھ جنت میں داخل فرمادے گا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ آپ ﷺ کی امت میں سے جس کا ایک (بچہ) پیش خیمہ ہو؟ تو فرمایا۔ اے اصلاح کرنے والی! جس کا ایک پیش خیمہ بھی ہو (وہ بھی جنت میں جائے گا) تو انہوں نے عرض کی کہ آپ ﷺ کی امت میں سے جس کا کوئی پیش خیمہ نہ ہو؟ تو فرمایا کہ اپنی امت کیلئے میں پیش خیمہ ہوں گا۔ میرے جیسا انہیں ہرگز نہیں ملے گا۔

(۱۲۲۱) اخبرنا ابو الحسن عبدالوهاب بن محمد الکسائی، انا ابو محمد عبدالعزیز ابن احمد الخلال، انا ابو العباس الاصم، انا الربیع بن سلیمان،

انا الشافعي، انا القاسم ابن عبد اللّٰه بن عمر عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده رضي اللّٰه تعالىٰ عنه قال لما توفي رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم وجاء التعزية سمعوا قائلا يقول ان في اللّٰه عزاء من كل مصيبة وخلفا من كل هالك ودركا من كل ما فات فباللّٰه ثقوا واياه فارجوا فان المصاب من حرم الثواب.

✤✤ حضرت جعفر بن محمد نے اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہوئے اپنے دادا جان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہوا اور تعزیت کرنے والے آئے تو انہوں نے ایک کہنے والے کو سنا کہ کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا نام لینا (انا للّٰه وانا اليه راجعون کہنا) ہر مصیبت کی تسلی، ہر ہلاک ہونے والے کا اچھا بدل اور ہر فوت شدہ چیز کی تلافی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو اور اسی سے امید رکھو کیونکہ مصیبت زدہ وہی ہے جو ثواب سے محروم ہو۔

(۱۲۲۲) اخبرنا اسماعيل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج قال وحدثت عن ابي اسامة حدثني يزيد بن عبد اللّٰه عن ابي بردة عن ابي موسى رضي اللّٰه تعالىٰ عنه عن النبي صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم قال ان اللّٰه اذا اراد رحمة امة من عباده قبض نبيها قبلها فجعله لها فرطا وسلفا بين يديها واذا اراد هلكة امة عذبها ونبيها حي فاهلكها وهو ينظر فقر عينه بهلكتها حين كذبوه وعصوا امره. صحيح.

✤✤ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی امت پر رحم فرمانے کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کے نبی علیہ السلام کو ان سے پہلے وفات دے دیتا ہے اور اسے ان کیلئے پیش خیمہ اور ان سے آگے جانے والا بنا دیتا ہے اور جب کسی امت کی تباہی اور بربادی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے عذاب میں مبتلا فرما دیتا ہے درآنحالیکہ اس امت کا نبی علیہ السلام زندہ ہوتا ہے تو اس نبی کے دیکھتے ہوئے اس امت کو ہلاک کیا جاتا ہے جب وہ اس نبی کو جھٹلاتے اور اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں تو ان کی ہلاکت سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔

باب نمبر ۹۹

فی وجوب محبة ﷺ ولزوم متابعته واحیاء سنته

آپ ﷺ کی محبت، پیروی اور سنت نبوی کو زندہ کرنے کے لازم ہونے کا بیان

(۱۲۲۳) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي. انا احمد بن عبد الله النعيمي. انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا آدم، نا شعبة عن قتادة عن انس رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لا يومن احدكم حتىٰ اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين. صحيح.

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

(۱۲۲٤) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا سليمان بن حرب، نا شعبة عن قتادة عن انس رضى الله تعالىٰ عنه عن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ثلاث من كن فيه وجد حلاوة الايمان من كان الله ورسوله احب اليه مما سواهما ومن احب عبدا لا يحبه الا لله ومن يكره ان يعود فى الكفر بعد اذ انقذه الله كما يكره ان يلقى فى النار. صحيح.

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ تینوں ہوں اس نے ایمان کی مٹھاس حاصل کرلی۔ جس آدمی کے نزدیک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان دونوں کے علاوہ تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہو۔ جو آدمی کسی

بندے سے فقط اللہ رب العزت کی رضا کیلئے محبت کرے اور جو آدمی اس بات کو ناپسند کرے کہ وہ دوبارہ کفر میں لوٹ جائے بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے نجات دی ہے جیسے یہ ناپسند کرتا ہے کہ وہ آگ میں گرے۔

(۱۲۲۵) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا یحیی بن سلیمان حدثنی ابن وهب اخبرنی حیوة حدثنی ابو عقیل زهرة بن معبد انه سمع جدی عبد اللّٰه بن هشام رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال کنا مع النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم وهو آخذ بید عمر بن الخطاب فقال له عمر یا رسول اللّٰه لانت احب الی من کل شیء الا نفسی فقال النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : لا والذی نفسی بیده حتیٰ اکون احب الیك من نفسك فقال له عمر فانه الآن واللّٰه لانت احب الی من نفسی فقال النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : الآن یا عمر. صحیح۔

❖ حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے سوائے اپنی جان کے تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جب تک کہ میں تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (تب تک مومن کامل نہیں بن سکتا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ قسم بخدا! اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے عمر! اب ٹھیک ہے۔

(۱۲۲۶) اخبرنا ابو علی حسان بن سعید المنیعی، انا ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش الزیادی، نا ابوبکر محمد بن الحسین القطان، نا احمد بن یوسف السلمی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : والذی نفس محمد فی یده لا یسمع بی احد من هذه الامة یهودی ولا

نصرانی ومات ولم یومن بالذی ارسلت به الا کان من اصحاب النار.
صحیح.

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے! اس امت میں سے خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی ہو جس نے بھی میری بات نہ سنی اور مرگیا اور جو کچھ مجھے دے کر بھیجا گیا ہے اس پر ایمان نہ لایا تو وہ دوزخیوں میں سے ہوگا۔

(۱۲۲۷) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي. انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، انا محمد بن عبادة انا يزيد. نا سليم بن حبان، نا سعيد ابن ميناء عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه يقول جاء ت ملائكة الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وهو نائم فقال بعضهم انه نائم وقال بعضهم ان العين نائمة والقلب يقظان فقالوا ان لصاحبكم هذا مثلا فاضربوا له مثلا فقالوا مثله كمثل رجل بنى دارا وجعل فيها مأدبة وبعث داعيا فمن اجاب الداعي دخل الدار واكل من المادبة ومن لم يجب الداعي لم يدخل الدار ولم ياكل من المادبة فقالوا اولوها له يفقهها فقالوا فالدار الجنة والداعي محمد فمن اطاع محمدا فقد اطاع الله ومن عصى محمدا فقد عصى الله ومحمد فرق بين الناس. صحيح.

❖❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوئے ہوئے تھے کہ کچھ فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو ان میں سے کچھ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوئے ہوئے ہیں اور کچھ نے کہا کہ آنکھ سونے والی ہے اور دل بیدار ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ تمہارے اس ساتھی (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیلئے ایک مثال ہے تو اس کیلئے وہ مثال بیان کرو۔ پھر انہوں نے کہا کہ اس کی مثال اس آدمی کی مانند ہے جس نے ایک گھر تعمیر کیا اور اس میں ایک دعوت کا اہتمام کر کے دعوت دینے والے (بلانے والے قاصد) کو بھیجا تو جس نے دعوت دینے والے کی پکار پر لبیک کہا وہ اس گھر میں داخل ہوگا اور دعوت کھالے گا اور جس نے دعوت دینے والے کی پکار پر لبیک نہ کہا وہ اس گھر میں بھی داخل نہ ہوگا اور نہ ہی دعوت کھائے گا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اس کے سمجھنے کیلئے اس کی وضاحت

کرو۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ گھر جنت ہے اور دعوت دینے والے (قاصد) حضرت محمد مصطفی علیہ السلام ہیں تو جس نے حضرت محمد مصطفی ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے حضرت محمد مصطفی ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور حضرت محمد مصطفی ﷺ لوگوں کے درمیان فرق فرمانے والے ہیں (یعنی جو ان کے ساتھ ہوا وہ جنتی یا مسلمان اور جس نے ان سے منہ موڑا وہ دوزخی یا کافر!)

(۱۲۲۸) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا ابو كريب، نا ابو اسامة عن بريد عن ابي بردة عن ابي موسى رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال انما مثلي ومثل ما بعثني الله به كمثل رجل اتى قوما فقال يا قوم اني رايت الجيش بعيني واني انا النذير العريان فالنجا فاطاعه طائفة من قومه فادلجوا فانطلقوا على مهلهم فنجوا وكذبت طائفة منهم فاصبحوا مكانهم فصبحهم الجيش فاهلكهم واجتاحهم فذلك مثل من اطاعني فاتبع ما جئت به ومثل من عصاني فكذب ما جئت به من الحق. صحيح.

✤✤ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری مثال اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے مجھے دے کر مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال اس آدمی کی مانند ہے جو ایک قوم کے پاس گیا اور کہا اے لوگو! میں نے دشمن کا لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں بالکل واضح ڈرانے والا ہوں۔ تو اس کی قوم میں سے ایک گروہ نے اس کی بات مان لی (اطاعت کی) اور رات کو ٹھہر کر چلے۔ تو نجات پا گئے جبکہ ایک گروہ نے اسے جھٹلایا اور اپنے مکانوں میں صبح کی تو صبح کے وقت دشمن کے لشکر نے انہیں آلیا اور انہیں تباہ و برباد کر دیا اور جڑ سے اکھیڑ ڈالا۔ تو یہی ہے مثال اس آدمی کی جس نے میری اطاعت کی اور جو کچھ میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی (تو وہ نجات پا گیا) اور یہی ہے مثال اس آدمی کی جس نے میری نافرمانی کی اور حق میں سے جو میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلایا (تو وہ ہلاک ہو گیا)۔

(۱۲۲۹) اخبرنا ابو الحسن عبدالرحمن بن محمد الداودي، انا ابو الحسن علي بن عمر بن علي بن ابراهيم التمار، انا ابو بكر محمد بن عثمان بن

ثابت الصيدلاني، نا ابو محمد عبيد بن شريك البزار، نا سعيد بن الحكم بن ابي مريم، انا محمد بن جعفر اخبرني حميد انه سمع انسا رضي الله تعالى عنه قال جاء ثلاثة رهط الى ازواج النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يسالون عن عبادة النبي فما اخبروا بها كانهم تقالوها فقالوا اين نحن من النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وقد غفر الله له لما تقدم من ذنبه وما تاخر فقال احدهم اما انا فاصلي الليل ابدا وقال الآخر انا اصوم النهار لا افطر وقال الآخر انا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا فجاء النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اليهم فقال انتم الذين قلتم كذا وكذا اما والله اني لا خشاكم لله واتقاكم له لكني اصوم وافطر واصلي وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني. صحيح.

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن کے پاس تین گروہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کے بارے میں پوچھنے آئے۔ تو جب انہیں اس کے متعلق بتایا گیا تو انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہنے لگے۔ ہم کیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح ہو سکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو اللہ تعالیٰ نے اگلی پچھلی سب خطائیں معاف فرمادی ہیں پھر ان میں سے ایک نے یہ کہا کہ میں تو ہمیشہ ساری رات نماز ادا کیا کروں گا، دوسرے نہ کہا کہ میں دن کو روزہ رکھوں گا کبھی افطار نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے الگ رہوں گا کبھی شادی نہیں کروں گا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم ہی ہو وہ جنہوں نے ایسے ایسے کہا ہے۔ قسم بخدا! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور اس کیلئے تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں مگر میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نماز بھی ادا کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ تو جس نے میری سنت سے (میرے طریقے سے) منہ پھیرا وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

(۱۲۳۰) اخبرنا ابو بكر محمد بن عبدالصمد الترابي المعروف بابي بكر بن ابي الهيثم، نا الحاكم ابو الفضل محمد بن الحسين الحدادي، انا ابو يزيد محمد بن يحيي بن خالد، نا اسحق بن ابراهيم الحنظلي، نا عبدالرحمن بن مهدي عن حماد بن زيد عن عاصم بن بهدلة عن ابي وائل

عن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال خط لنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم خطا ثم قال هٰذا سبیل اللّٰہ ثم خط خطوطا عن یمینه وعن شماله وقال هذه سبیل علی کل سبیل منهم شیطان یدعوا الیه وقرا : (وان هٰذا صراطی مستقیما فاتبعوه) الانعام : من الایة ۱۵۳) الایة.

✤✤ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لئے ایک لکیر کھینچی اور ارشاد فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔ پھر اپنے دائیں اور بائیں جانب کچھ لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ دیگر راستے ہیں۔ ان میں سے ہر راستے پر ایک شیطان ہے جو اس راستے کی طرف بلاتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی "وان هذا صراطی مستقیما فاتبعوه" (انعام۱۵۳) اور یہ کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو۔

(۱۲۳۱) اخبرنا احمد بن عبد اللّٰہ الصالحی، انا ابو الحسین بن شرار، نا اسماعیل بن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم : ذرونی ما ترکتم فانما هلك الذین من قبلکم بکثرة سوالهم واختلافهم فی انبیائهم فاذا نهیتکم عن شیء فاجتنبوه واذا امرتکم بالامر فاتوا منه ما استطعتم۔ صحیح۔

✤✤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک میں تمہیں چھوڑے رہوں تم بھی مجھے چھوڑے رہو کیونکہ تم سے پہلے لوگ سوالات کی زیادتی اور اپنے انبیاء کرام علیہم السلام پر اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے تو جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو اس سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کوئی حکم دوں تو جتنا ہو سکے اس پر عمل کرو۔

(۱۲۳۲) حدثنا ابو الفضل زیاد بن محمد بن زیاد الحنفی، انا ابو محمد عبدالرحمن ابن احمد الانصاری، انا ابو عبد اللّٰہ محمد بن عقیل بن الازهر البلخی، انا الرمادی احمد ابن منصور، نا ثور بن یزید، نا خالد بن معدان عن عبدالرحمن بن عمر السلمی عن العرباض بن ساریة رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال صلی بنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم الصبح فوعظنا

موعظة بليغة ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب فقال قائل يا رسول الله كانها موعظة مودع فاوصنا فقال اوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وان كان عبدا حبشيا فانه من يعش منكم فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ واياكم ومحدثات الامور فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة.

❖❖ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ نماز فجر ادا فرمائی پھر ایسا عمدہ وعظ فرمایا کہ جس سے آنکھیں بہہ نکلیں اور دل ڈر گئے تو ایک کہنے والے نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسے لگتا ہے جیسے یہ رخصت ہونے والے آدمی کا وعظ ہے چنانچہ ہمیں وصیت فرما دیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں اور اس بات کی کہ سننا اور فرمانبرداری کرنا اگرچہ کوئی حبشی غلام ہی تمہارا امیر ہو کیونکہ جو تم میں سے زندہ رہا وہ عنقریب بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا تو اس وقت تم پر میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے۔ اسے تھامے رکھنا اور اسے اپنی داڑھوں کے ساتھ پکڑ لینا اور جو نئے کام دین میں نکالے جائیں ان سے بچنا (یعنی جن کاموں کی دلیل قرآن وحدیث اور اجماع امت سے نہ ہو) کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(۱۲۳۳) اخبرنا ابو سعد احمد بن محمد بن العباس الحميدى، انا ابو عبد الله محمد ابن عبد الله الحافظ، نا ابو العباس القاسم بن القاسم السيارى، نا ابو الموجه محمد بن عمرو الفزارى، انا عبدان بن عثمان، انا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن القاسم بن محمد عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من احدث فى ديننا ما ليس منه فهو رد صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالی جو اس دین میں سے نہیں تو وہ بات مردود ہے۔ (رد ہے)۔

(۱۲۳۴) اخبرنا ابو طاهر محمد بن على بن محمد بن على بن بويه

الزراد، انا ابوبکر محمد بن ادریس الجرجرائی وابو احمد محمد بن احمد المعلم الهروی قالا انا ابو الحسن علی بن عیسی المالینی، نا الحسن بن سفیان النسوی، نا محمد بن الحسین الاعین ابوبکر، نا معتمر بن حماد، نا عبدالوهاب بن عبدالمجید الثقفی عن هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن عقبة بن اوس عن عبد اللّٰه بن عمرو بن العاص رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما عن النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم قال لا یومن احدکم حتی یکون هواه تبعا لما جئت به۔

✤✤ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہش میرے لائے ہوئے (دین) کے تابع نہ ہو جائے۔

(۱۲۳۵) اخبرنا ابو عبد اللّٰه محمد بن الحسین المیربندکشائی، نا ابو العباس احمد بن محمد بن سراج الطحان، انا ابو احمد محمد بن مریش بن سلیمان الحروزی، انا ابو الحسن علی بن عبدالعزیز المکی، انا ابو عبید القاسم بن سلام۔ نا هیشم، انا مجالد عن الشعبی عن جابر بن عبد اللّٰه رضی اللّٰه تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم حین اتاه عمر فقال انا نسمع احادیث من یهود تعجبنا افتری ان نکتب بعضها فقال امتهوکون کما تهوکت الیهود والنصاری لقد جئتکم بها بیضاء نقیة ولو کان موسی حیا ما وسعه الا اتباعی۔

✤✤ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہم یہودیوں کی کچھ ایسی باتیں سنتے ہیں جو ہمیں اچھی لگتی ہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سمجھتے ہیں کہ ان میں سے کچھ ہم لکھ لیا کریں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم بے پرواہ ہوکر ہلاکت میں جا پڑنے والے ہو جیسے یہود ونصاریٰ پڑ گئے تھے دیکھو! میں جو دین لے کر آیا ہوں وہ نورانی سفید اور صاف ہے۔ اگر اس وقت موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

(۱۲۳۶) اخبرنا ابو القاسم عبدالکریم بن هوازن القشیری، انا الحاکم ابو عبد الله الحافظ، انا ابو محمد عبد الله بن اسحق البغوی ببغداد. نا احمد بن الهیثم السامری، نا سعید بن داود الزبیری، نا مالك بن انس قال کتب الی اثیر بن عبد الله المزنی یحدث عن ابیه عن جده عن بلال بن الحارث رضی الله تعالٰی عنه قال سمعت رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم یقول من احیا سنة من سنتی قد أمیتت بعدی فان له من الاجر مثل من عمل بها من الناس لا ینقص ذلك من اجورهم ومن ابتدع بدعة لا ترضی الله ورسوله فان له مثل اثم من عمل بها من الناس لا ینقص ذلك من اثام الناس شیئا.

❖❖ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے میری سنتوں میں سے کوئی سنت جو میرے بعد مرگئی تھی اسے زندہ کیا تو جتنے لوگوں نے اس پر عمل کیا ان سب کی مثل اجر اسے عطا کیا جائے گا اور ان لوگوں کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس آدمی نے دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالی جس سے اللہ تعالٰی اور اس کا رسول راضی نہ ہو تو جتنے لوگوں نے اس پر عمل کیا ان سب کی مثل گناہ اسے دیا جائے گا اور ان لوگوں کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

(۱۲۳۷) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابو سعید خلف بن عبد الرحمن بن محمد بن ابی نزار، نا ابو علی محمد بن محمد المرزبانی التاجر، انا ابو اسحق احمد بن محمد بن یاسین الحداد، نا احمد بن حمویه، نا محمد بن عکاشة، نا عبد الله بن داود الحربی عن الاعمش عن ابی صالح عن أبی هریرة رضی الله تعالٰی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم : من تمسك بسنتی عند فساد الناس فله اجر مائة شهید.

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے لوگوں کے فساد کے وقت میری سنت کو تھامے رکھا اس کیلئے سو شہیدوں کا ثواب ہوگا۔

(۱۲۳۸) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا محمد بن العلاء، نا حماد بن اسامة عن يزيد عن عبد الله بن ابی بردة عن ابی موسی رضی الله تعالٰی عنه عن النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم قال مثل ما بعثنی الله من الهدی والعلم كمثل الغيث الكثير اصاب ارضا وكان منها ثغبة قبلت الماء فانبتت الكلاء والعشب الكثير وكانت منها اجادب امسكت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا وسقوا وزرعوا واصاب منها طائفة اخری انما هی قيعان لا تمسك ماء ولا تنبت كلا فذلك مثل من فقه فی دين الله ونفعه بما بعثنی الله به فعلم وعلم ومثل من لم يرفع بذلك راسا ولم يقبل هدی الله الذی ارسلت به۔ صحيح۔

❖ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت اور علم مجھے عطا فرما کر بھیجا ہے اس کی مثال اس کثیر بادل کی مثال ہے جو ایک زمین پر برسا۔ اس میں گڑھے تھے جنہوں نے پانی کھینچ لیا تو اس نے گھاس اور بہت سی ہریالی اگائی جبکہ کچھ زمین سخت تھی اس نے پانی روکے رکھا (کھینچا نہیں چوسا نہیں) تو اس سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا۔ وہ پانی لوگوں نے پیا، جانوروں کو پلایا اور کھیتیاں سیراب کیں اور وہ بادل ایک صاف چٹیل زمین پر برسا تو نہ ہی اس نے پانی روکا اور نہ ہی گھاس اگائی۔ اسی طرح مثال ہے اس آدمی کی جس نے اللہ تعالیٰ کے دین میں سمجھ بوجھ حاصل کی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے دے کر بھیجا ہے اس سے نفع حاصل کیا خود بھی علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور اس آدمی کی مثال ہے کہ جس نے اس (دین) کیلئے سر ہی نہیں اٹھایا اور جو ہدایت مجھے عطا فرما کر اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اسے قبول ہی نہ کیا۔

☆☆☆

باب نمبر ۱۰۰

فی فضیلة من لقیه صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اصحابه او لقی احدا من اصحابه

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور تابعین عظام رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

صحابی سے مراد وہ آدمی جس نے ایمان کی حالت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ میں بحالت بیداری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی ہو یا دیدار کیا چاہے ایک لمحے کیلئے اور تابعی سے مراد وہ آدمی نے جس مذکورہ شرائط کے مطابق کسی صحابی کا دیدار کیا ہو یا ملاقات کی ہو۔ (مترجم مدنی)

(۱۲۳۹) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا ابو محمد عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم عبد اللّٰہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا علی بن الجعد، انا شعبة وابو معاویة عن الاعمش عن ذکوان عن ابی سعید رضی اللّٰہ تعالٰی عنه عن النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم قال لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیده لو ان احدکم انفق مثل احد ذهبا ما ادرک مد احدهم ولا نصیفه۔

✤ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہ کو برا مت کہو (گالی مت دو) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی آدمی احد پہاڑ جتنا سونا بھی اللہ تعالٰی کی راہ میں خرچ کرے تو پھر بھی صحابہ کے ایک مد یا آدھے مد تک نہیں پہنچ سکتا۔

(۱۲٤۰) اخبرنا ابو المظفر احمد بن محمد بن محمد بن محمد البشاری،

نا ابو نصر احمد بن محمد البزاز المعروف بباحوش الزاهد، انا ابوبکر محمد بن ابراهیم بن یعقوب المعروف بابی بکر بن اسحق، انا حاتم بن عقید، نا یحیی بن اسماعیل، نا یحیی الحمانی، انا الحسین بن علی عن مجمع بن یحیی الانصاری قال سمعته یذکر عن سعید بن ابی بردة عن ابی بردة عن ابی موسی رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال صلینا مع النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم المغرب ثم قلنا لو انتظرنا حتّٰی نصلی معه العشاء فانتظرناه فخرج علینا فقال ما زلتم ها هنا قلنا نعم یا رسول اللّٰه قلنا نصلی معك العشاء قال احسنتم او اصبتم ثم رفع راسه الی السماء وکان کثیرا مما یرفع راسه الی السماء قال النجوم آمنة لاهل السماء فاذا ذهبت النجوم اتی اهل السماء ما یوعدون وانا امنة لاصحابی فاذا ذهبت اتی اصحابی ما یوعدون واصحابی امنة لامتی فاذا ذهب اصحابی اتی امتی ما یوعدون. صحیح.

❖❖ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب ادا کی پھر ہم نے کہا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کرتے ہیں حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی نماز عشا ادا کریں گے تو ہم انتظار کرنے لگے (یعنی وہیں مسجد میں بیٹھے رہے) یہاں تک کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم ابھی تک یہیں ہو؟ ہم نے عرض کی ہاں! یا رسول اللہ! ہم نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی نماز عشاء ادا کریں گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اچھا کیا یا ٹھیک کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک آسمان کی طرف بلند فرمایا اور جن مقامات پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک آسمان کی طرف بلند فرمایا یہ ان میں سے زیادہ تھا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ ستارے آسمان والوں کیلئے محافظ ہیں جب ستارے مٹ جائیں گے تو آسمان والوں کیلئے بھی جو وعدہ ہے وہ آن پہنچے گا اور میں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا محافظ ہوں جب میں دنیا سے چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ کیلئے جو وعدہ ہے وہ آن پہنچے گا اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میری امت کے محافظ ہیں جب میرے صحابہ دنیا سے رخصت ہو جائیں گے تو میری امت کیلئے جو وعدہ ہے وہ آن پہنچے گا۔

(۱۲٤۱) اخبرنا ابو المظفر محمد بن احمد التمیمی، انا عبدالرحمن بن

عثمان بن القاسم المعروف بابی محمد بن ابی نصر . نا ابو الحسن هيثم بن سليمان بن حيدرة الاطرابلسی، نا محمد بن عيسى بن حبان المدامی . نا محمد بن الفضل بن عطية بن عبد الله بن مسلم عن ابن بريدة عن ابيه رضی الله تعالٰی عنه عن النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم قال من مات من اصحابی بارض كان نورهم وقائدهم يوم القيامة.

❖❖ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جو صحابی کسی سرزمین میں وفات پائے گا تو قیامت کے دن وہ اس سرزمین کے باشندوں کا نور اور ان کا قائد ہوگا۔

(۱۲۴۲) اخبرنا ابوبكر محمد بن عبد الله بن ابی توبة، انا ابو طاهر محمد بن احمد ابن الحارث، انا محمد بن يعقوب الكسائی، نا عبد الله بن محمود، انا ابو اسحق ابراهيم ابن عبد الله الخلال، نا عبد الله بن المبارك عن اسماعيل المكی عن الحسن عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم : مثل اصحابی فی امتی كالملح فی الطعام لا يصلح الطعام الا بالملح قال : قال الحسن فقد ذهب ملحنا فكيف نصلح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مثال میری امت میں ایسے ہے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے۔ بغیر نمک کے کھانا مزیدار نہیں ہوتا یا ٹھیک نہیں ہوتا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ (تابعی) فرماتے ہیں کہ ہمارا نمک ہی رخصت ہو گیا ہے تو ہم درست بھلا کیسے ہوں گے۔

(۱۲۴۳) اخبرنا عبدالواحد المليحی، انا احمد بن عبد الله النعيمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا علی بن عبد الله، نا سفيان عن عمرو سمعت جابر بن عبد الله يقول حدثنا ابو سعيد الخدری رضی الله تعالٰی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم : ياتی علی الناس زمان فيغزوا فئام من الناس فيقولون فيكم من صاحب رسول

اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لھم ثم یاتی علی الناس زمان فیغزوا فئام من الناس فیقال ھل فیکم من صاحب اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لھم ثم یاتی علی الناس زمان فیغزوا فئام من الناس فیقال ھل فیکم من صاحب من صاحب اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لھم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں کی کئی جماعتیں جہاد پر نکلیں گی تو وہ کہیں گے کہ کیا تم میں کوئی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ تو کہیں گے۔ ہاں! تو انہیں فتح عطا ہوگی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کی کئی جماعتیں جہاد پر نکلیں گی تو وہ کہیں گے کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے کسی صحابی رسول کی سنگت حاصل کی ہو؟ تو کہیں گے۔ ہاں! تو انہیں بھی فتح عطا کی جائے گی۔ پھر ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ ان کی کئی جماعتیں جہاد پر نکلیں گی تو وہ کہیں گے کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے صحابی رسول کے ساتھی کی سنگت حاصل کی ہو؟ تو کہیں گے۔ ہاں! تو انہیں بھی فتح عطا کی جائے گی۔

سبحان اللہ! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا وسیلہ تو بہت دور کی بات ہے اگر کسی تبع تابعی کا وسیلہ بھی پیش کیا جائے تو فتح وکامرانی عطا ہوتی ہے۔ (مترجم مدنی)

(۱۲۴۴) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا محمد بن کثیر، نا سفیان عن منصور عن ابراھیم عن عبیدۃ عن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم قال خیر الناس قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یجئ قوم یسبق شھادۃ احدھم یمینہ ویمینہ شھادۃ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے بہتر لوگ میرے زمانے (قرن) میں ہیں پھر جوان کے بعد ہوں گے پھر جوان کے بعد ہوں گے پھر ایک ایسی قوم آئے گی کہ جس کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی۔ (یعنی دین کی کچھ پرواہ نہ

ہوگی)۔

(١٢٤٥) اخبرنا احمد بن عبد الله الصالحي، انا احمد بن الحسين الحيري، انا حاجب ابن احمد الطوسي، نا عبدالرحيم بن منيب، نا سليمان بن داود عن هشام عن قتادة عن زرارة بن اوفي عن عمران بن حصين رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : خير امتي القران الذي بعثت فيه ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم ينشؤ قوم يشهدون ولا يستشهدون وينذرون ولا يوفون ويخونون ولا يوتمنون ويفشوا فيهم السمن۔ صحيح۔

❖❖ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری سب سے بہتر امت اس زمانے میں ہے جس میں مجھے مبعوث کیا گیا پھر جو ان کے بعد ہوں گے پھر جو ان کے بعد ہوں گے پھر کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو خود بخود گواہی دیں گے اور کوئی ان کی گواہی نہ چاہے گا، منت مانیں گے اور پوری نہیں کریں گے، خیانت کریں گے اور کوئی ان پر بھروسہ نہیں کرے گا اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔

(١٢٤٦) اخبرنا ابو سعيد احمد بن محمد بن العباس الحميدي، انا ابو عبد الله محمد ابن عبد الله الحافظ، انا ابو الفضل الحسن بن يعقوب بن يوسف العدل، نا ابو احمد محمد بن عبدالوهاب العبدي، انا جعفر بن عون، انا ابو حيان يحيي بن سعيد بن حيان عن يزيد بن حيان قال سمعت زيد بن ارقم رضي الله تعالىٰ عنه يقول قام فينا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذات يوم خطيبا فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد ايها الناس انما انا بشر يوشك ان ياتيني رسول ربي فاجيبه واني تارك فيكم الثقلين اولهما كتاب الله فيه الهدى والنور فتمسكوا بكتاب الله وخذوا به فحث عليه ورغب فيه ثم قال واهل بيتي اذكركم الله في اهل بيتي۔ صحيح۔

❖❖ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان

وعظ ارشاد فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا کہ میں بھی بشر ہی ہوں۔ قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب تعالیٰ کا قاصد آئے اور میں اس کی پکار پر لبیک کہوں (یعنی وصال مبارک کی طرف اشارہ فرمایا) میں تم میں دو نفیس چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ان میں سے ایک تو کتاب اللہ (قرآن مجید) ہے کہ جس میں ہدایت اور نور ہے لہٰذا کتاب اللہ کو تھامے رکھنا اور اس پر عمل کرنا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس پر بہت ابھارا اور اس کی بہت ترغیب دی پھر فرمایا کہ دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔ میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں (یعنی ان کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا)۔

☆☆☆

باب نمبر ۱۰۱

فی فضیلة من احبه ونصر دینه ممن جاء بعده صلی اللّٰه علیه وسلم وفضیلة أمتهٔ

آپ ﷺ سے محبت کرنے والے، آپ ﷺ کے بعد والوں میں سے جس نے آپ ﷺ کے دین کو غالب کیا اور آپ ﷺ کی امت کی فضیلت کا بیان

(۱۲٤۷) اخبرنا عبد اللّٰه بن احمد الملیحی، انا احمد بن عبد اللّٰه النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا الحمیدی، نا الولید حدثنی ابن جابر حدثنی عمیر بن هانی انه سمع معاویة رضی اللّٰه تعالٰی عنه یقول سمعت النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یقول لا یزال من امتی امة قائمة بامر اللّٰه لا یضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتٰی یاتی امر اللّٰه وهم علی ذلك۔ صحیح۔

✤✤ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ چمٹا رہے گا۔ جو اسے رسوا کرنا چاہے گا اور اس کی مخالفت کرے گا تو اسے (یعنی اس گروہ کو) کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے گا (یعنی قیامت) درآنحالیکہ وہ گروہ اسی حالت پر ہوگا۔

(۱۲٤۸) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا ابو علی زاهر بن احمد الفقیه، انا ابو اسحق ابراهیم بن عبدالصمد الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم خرج الی المقبرة قال السلام علیکم

دار قوم مومنین وانا بکم ان شاء اللّٰہ لاحقون وددت انی لو رایت اخواننا قالوا یا رسول اللّٰہ السنا اخوانك قال بل انتم اصحابی واخواننا الذین لم یاتوا بعد وانا فرطهم علی الحوض قالوا یا رسول اللّٰہ کیف تعرف من یاتی بعدك من امتك قال ارایت لو کان لرجل خیل غر محجلة فی خیل دهم بهم الا یعرف خیله قالوا بلی قال فانهم یاتون یوم القیامة غرا محجلین من الوضوء وانا فرطهم علی الحوض فلیذادن رجال من حوضی کما یذاد البعیر الضال اناديهم الا هلم الا هلم فیقال انهم قد بدلوا فاقول فسحقا فسحقا فسحقا. صحیح.

✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا ''السلام علیکم دار قوم مومنین وانا بکم ان شاء اللّٰہ لاحقون'' اے گروہ مومنین کے گھر تم پر سلامتی ہو! اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں''۔ میں چاہتا ہوں کہ کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لوں تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی نہیں؟ تو فرمایا کہ تم تو میرے صحابی (ساتھی) ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں آئے بعد میں آئیں گے اور میں حوض کوثر پر ان کا پیش خیمہ ہوں گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آئے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے کیسے پہچانیں گے؟ تو فرمایا کہ دیکھو! اگر ایک آدمی کا سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والا گھوڑا کالے مشکی گھوڑوں میں کھڑا ہو تو کیا وہ اپنا گھوڑا نہیں پہچان پائے گا؟ انہوں نے عرض کی کیوں نہیں! ضرور پہچان لے گا۔ تو فرمایا کہ وہ بھی قیامت کے دن وضو کی وجہ سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں گے اور میں حوض کوثر پر ان کا پیش خیمہ ہوں گا۔ تو میرے حوض پر سے کچھ لوگ ضرور ہانک دیئے جائیں گے جیسے راہ سے بھٹکا ہوا اونٹ ہانک دیا جاتا ہے۔ میں انہیں آواز دوں گا کہ ادھر آؤ! ادھر آؤ۔ تو کہا جائے گا کہ انہوں نے دین کو بدل دیا تھا (یعنی دین میں نئی باتیں نکال لی تھیں) تو میں کہوں گا کہ دور رہو! دور رہو! دور رہو!

(۱۲۴۹) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد الفارسی، انا محمد ابن عیسی الجلودی، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن

الحجاج، نا قتيبة بن سعيد، نا يعقوب يعني ابن عبدالرحمن عن سهيل عن ابيه عن ابی هريرة رضی الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال من اشد امتي لی حبا ناس يكونون بعدی يود احدهم لو رانی باهله وماله. صحيح.

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں جن سے مجھے شدید محبت ہے وہ وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہ چاہے گا کہ اپنے اہل وعیال اور مال ودولت کے بدلے مجھے دیکھ لے۔

(۱۲۵۰) اخبرنا ابو علی حسان بن سعيد المنيعی، انا ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش الزيادی، انا ابوبكر محمد بن الحسين القطان، نا احمد بن يوسف السلمی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن همام بن منبه عن ابی هريرة رضی الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :والذی نفسی بيده لياتين على احدكم يوم لا يرانی ثم لان يرانی احب اليه من مثل اهله وماله معهم. صحيح.

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے ایک پر ایک ایسا دن ضرور آئے گا کہ وہ مجھے نہیں دیکھ پائے گا پھر اس کے نزدیک مجھے دیکھنا اپنے اہل وعیال اور مال کے برابر دے کر بھی زیادہ محبوب ہوگا۔

(۱۲۵۱) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد الله الصالحی، نا ابو عمر بكر بن محمد المزنی، نا ابوبكر محمد بن عبد الله الحفيد، نا الحسين بن الفضل البجلی، نا عفان، حدثنا همام، نا قتادة عن انس رضی الله تعالى عنه قال نزلت على النبی صلى الله تعالى عليه وسلم (انا فتحنا لك فتحا مبينا) (الفتح:۱) الى آخر الاية مرجعه من الحديبية واصحابه مخالطوا الحزن والكآبة فقال نزلت علی آية هی احب الی من الدنيا جميعا فلما تلاها نبی الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال رجل من القوم هنيئا مريئا قد بين الله

لك ما يفعل بك فماذا يفعل بنا فانزل الاية التي بعدها : (ليدخل المومنين والمومنات جنات تجري من تحتها الانهار) (الفتح : من الاية ٥) حتى ختم الاية.

✤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ سے واپس لوٹ رہے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو غم اور تھکاوٹ نے گھیرا ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: "انا فتحنا لك فتحا مبينا" (الفتح ۱) یعنی بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر وہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ہے جو مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ تو قوم میں سے ایک آدمی نے کہا کہ مبارک ہو! اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے تو یہ بیان فرما دیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ مگر ہمارا کیا بنے گا۔ تو اس کے بعد یہ آیت طیبہ نازل ہوئی:

"ليدخل المومنين والمومنات جنات تجري من تحتها الانهار" (الفتح ۵)
یعنی تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ (آخر تک)۔

(۱۲۵۲) اخبرنا عبد الواحد بن احمد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا قتيبة بن سعيد، نا الليث عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انما اجلكم في اجل من خلا من الامم ما بين صلاة العصر الى مغرب الشمس وانما مثلكم ومثل اليهود والنصارى كرجل استعمل عمالا فقال من يعمل لي الى نصف النهار على قيراط قيراط فعملت اليهود الى نصف النهار على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من نصف النهار الى صلاة العصر على قيراط قيراط فعملت النصارى من نصف النهار الى صلاة العصر على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من صلاة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين الا فانتم الذين يعملون من صلاة العصر الى مغرب الشمس الا لكم الاجر مرتين فغضب اليهود والنصارى فقالوا نحن اكثر عملا

واقل عطاء قال الله تعالیٰ وهل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا قال فانه فضلی اعطیت من شئت. صحیح.

✤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری عمر گزشتہ امتوں کی عمر میں ایسے ہی ہے جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک کا فاصلہ ہوتا ہے اور تمہاری مثال اور یہود ونصاریٰ کی مثال ایسے ہے جیسے ایک آدمی نے مزدور تلاش کئے اور کہا کہ کون ہے جو نصف دن تک میرے لئے ایک ایک قیراط مزدوری پر کام کرے گا تو یہودیوں نے ایک ایک قیراط مزدوری پر نصف دن تک مزدوری کی۔ پھر اس نے کہا کہ کون ہے جو میرے لئے نصف دن سے لے کر نماز عصر تک ایک ایک قیراط کے بدلے کام کرے گا تو نصرانیوں نے نصف دن سے لے کر نماز عصر تک ایک ایک قیراط کے بدلے مزدوری کی۔ پھر اس نے کہا کہ کون ہے جو میرے لئے نماز عصر سے لے کر غروب آفتاب تک دو دو قیراط کے بدلے کام کرے گا؟ سنو! وہ تم ہی ہو جو نماز عصر سے لے کر غروب آفتاب تک کام کرتے ہو۔ سنو! تمہارے لئے دوہرا اجر ہے تو یہود ونصاریٰ غصے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا ہے اور ہمیں عطا کم کیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے حق میں اس سے کوئی چیز تم سے دبالی ہے؟ تو وہ عرض کریں گے نہیں! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ میرا فضل وکرم ہے۔ میں جسے چاہوں عطا فرماؤں۔

(۱۲۵۳) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد الله النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن العلاء، نا ابو اسامة عن برید عن ابی بردة عن ابی موسی رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال مثل المسلمین والیهود والنصاری کمثل رجل استاجر قوما یعملون له عملا یوما الی اللیل علی اجر معلوم فعملوا له الی نصف النهار فقالوا لا حاجة لنا الی اجرك الذی شرطت لنا وما عملنا باطل فقال لا تفعلوا اکملوا بقیة عملکم وخذوا اجرکم کاملا فابوا وترکوا واستاجر آخرین بعدهم فقال اکملوا بقیة یومکم هٰذا ولکم الذی شرطت لهم من الاجر فعملوا حتیٰ اذا کان حین صلاة العصر قالوا ما عملنا باطل ولك الاجر الذی جعلت لنا فیه فقال اکملوا بقیة عملکم فانما بقی من النهار

شیء یسیر فابوا فاستاجر قوما ان یعملوا له بقیة یومھم فعملوا بقیة یومھم حتی غابت الشمس واستکملوا اجر الفریقین کلاھما فذلك مثلھم ومثل ما قبلوا من ھذا النور. صحیح.

✤✤ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں، یہودیوں اور نصرانیوں کی مثال اس آدمی کی مثال کی مانند ہے جس نے کچھ لوگوں کو اجرت پر لیا کہ وہ اس کیلئے ایک معین اجرت پر ایک دن رات ہونے تک کام کریں گے تو انہوں نے نصف دن تک اس کا کام کیا اور کہا کہ جو اجرت تو نے ہمارے لئے مقرر کی ہے ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں اور جو کام ہم نے کیا ہے وہ بھی لغو ہے۔ تو اس آدمی نے کہا کہ ایسے مت کرو! اپنا باقی کام مکمل کرو اور اپنی پوری اجرت لے لو تو انہوں نے انکار کر دیا اور کام چھوڑ دیا۔ پھر اس نے کچھ اور لوگوں کو ان کے بعد اجرت پر لیا اور کہا اس دن کا بقیہ حصہ تم کام کرو تو تمہارے لئے اتنی ہی اجرت ہوگی جو میں نے ان کیلئے مقرر کی تھی تو انہوں نے کام کیا یہاں تک کہ جب نماز عصر کا وقت قریب تھا تو انہوں نے کہا کہ جو ہم نے کام کیا وہ لغو اور باطل ہے اور اس کام میں جو اجرت تم نے مقرر کی تھی وہ تم رکھو تو اس آدمی نے کہا کہ اپنا باقی کام مکمل کرلو۔ دن کا تھوڑا سا حصہ ہی تو باقی رہتا ہے۔ تو انہوں نے بھی انکار کر دیا۔ پھر اس نے کچھ اور لوگ اجرت پر لئے کہ وہ اس کیلئے دن کا بقیہ حصہ کام کریں تو انہوں نے اس دن کا بقیہ حصہ کام کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور انہوں نے پہلے دونوں گروہوں کی پوری اجرت حاصل کر لی۔ تو یہی ہے مثال ان کی اور جن لوگوں نے اس نور کو قبول کیا ان کی۔

☆☆☆

باب نمبر ۱۰۲

فی رؤیته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المنام

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا بیان

(۱۲۵٤) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد اللّٰہ الصالحی، انا ابوعمر بکر بن محمد المزنی، نا ابوبکر محمد بن عبد اللہ الحفید، نا ابو علی الحسین بن الفضل البجلی، نا عطفان عبدالعزیز بن المختار، انا ثابت عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنه ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم قال من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل بی وقال ان رویا المسلم جزء من ستة واربعین جزاء من النبوة. صحیح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا اور ارشاد فرمایا کہ مسلمان کا خواب نبوت کے اجزاء میں سے چھیالیسواں (۴۶) جزو ہے۔

(۱۲۵۵) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللّٰہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا خالد بن حکم، نا محمد بن حرب حدثنی الزبیدی عن الزهری قال ابو سلمة قال ابو قتادة رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم : من رانی لقد رای الحق. صحیح.

❖❖ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا تو اس نے حق دیکھا۔

(۱۲۵٦) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم

بن كليب، نا ابو عيسى، نا عبد الله بن ابى زياد، نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد، نا ابن اخيه ابن شهاب الزهرى عن عمه قال : قال ابو سلمة قال ابو قتادة رضى الله تعالى عنه قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من رانى فى النوم فقد راى الحق. صحيح.

✤✤ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے حق دیکھا۔

(۱۲۵۷) اخبرنا عبدالواحد المليحى، انا احمد النعيمى، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا عبدان، نا عبد الله عن يونس عن الزهرى حدثنى ابو سلمة عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال سمعت النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يقول من رانى فى المنام فسيرانى فى اليقظة ولا يتمثل الشيطان بى. صحيح.

✤✤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ عنقریب بیداری میں بھی مجھے دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

☆☆☆

والحمد لله تعالى وحده والصلاة والسلام على من لانبى بعده تم كتاب الانوار بعون الملك الغفار فى شمائل النبى المختار صلى الله عليه وعلى آله الاطهار وعلى التابعين الى يوم القرار بيد افقر الورى اليه تعالى مصطفى صدقى قاضيا بمدينة مدللى غفرله فى سنة ثمان وستين ومائة الف.

وقد نقلت هذه النسخة الشريفة عن نسخة نفيسة كتبت فى سنة ثمان وستين ومائة والف بيد العلامة مصطفى صدقى قاضى مدينة مدللى رحمه الله واثابه الجنة وقد تم نسخها بقلم افقر الورى اليه تعالى محمد فخر الدين ابن السيد عصام الدين ابن السيد الشيخ محمد بدر الدين الحسنى غفر الله تعالى له ولمن دعا لهم بالمغفرة.

وكان الفراغ من نسخها يوم الاثنين في ۳۰ ذي العقدة سنة ۱۳۹۳ سنة الف وثلاث مائة وثلاث وتسعين والحمد للّٰه تعالٰى حمدا يوا في نعمه ويكافي مزيده وصلى اللّٰه تعالٰى على سيدنا محمد عدد ما ذكره الذاكرون وغفل عن ذكره الغافلون وعلٰى آله وصحبه وسلم۔

الحمد للّٰه رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا ومولينا محمد وعلى آله وصحبه واولياءِ امته اجمعين الى يوم الدين۔

الحمد للّٰہ آج بروز جمعۃ المبارک بتاریخ ۸محرم الحرام ۱۴۲۹ھ بمطابق ۱۸ جنوری ۲۰۰۸ء کو مسجد سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بمقام چک کھرل ضلع حافظ آباد میں ''الانوار فی شمائل النبی المختار'' موسوم بہ ''شمائل بغوی رحمۃ اللہ علیہ'' بدست والد گرامی مولانا ابرار حسین انجم صاحب اختتام پذیر ہوئی۔ والسلام۔

مترجم
محمد عابد عمران انجم مدنی
فاضل بھیرہ شریف